پانچوان باب

ایجنسی مارواڑ

جोधपुर
जैसलमेर

اس ایجنسی سے متعلق جودہ پور اور جیسلمیر کی دو ریاستین ہین صاحب پولیٹکل ایجنٹ بمقام جودہ پور رہتے ہین صرف جودہ پور کی ریاست سے خراج بقدر ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ اور فوج خرچ بقدر ایک لاکھ پندرہ ہزار جملہ دو لاکھ تیئیس ہزار روپیہ لیا جاتا ہے جیسلمیر سے بوجہ قلت آمدنی کے و نیز اسوجہ سے کہ بادشاہ دہلی و مرہٹون کو کبھی کچھہ نہ دیا تھا خراج یا فوج خرچ وغیرہ کچھہ نہین لیا جاتا ہے اس ایجنسی سے متعلق چھاونی ایرن پورہ کی فوج ہے کہ سابقاً جودہ پور لیجن کہلاتی تھی اور ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین اوس فوج کے باغی ہونے کے بعد جو فوج بھرتی ہوئی وہ ایرن پورہ اررگیولر فورس کہلاتی ہے ملانی کے ضلع مین سرکار انگریزی کی طرف سے بہ تحت صاحب پولیٹکل ایجنٹ ایک حاکم رہتا ہے اُسکی معرفت اس ضلع کا خراج وصول ہوکر جودہ پور مین دیا جاتا ہے اس ضلع کے ٹھاکر راج جودہ پور کے ماتحت و خراج گذار ہین مگر زرخراج سرکار انگریزی کی معرفت دیتے ہین بطور خود راج مین داخل نہین کرتے *

लीजन

इररेगयुलर फोर्स

پہلی فصل

مارواڑ جسے جودہ پور بھی کہتے ہین

باعتبار وسعت ملک کے راجپوتانہ مین یہہ ریاست سب سے بڑی ہے اُسکے شمال مغرب مین
جیسلمیر شمال مین بیکانیر و شیخاواٹی مشرق مین جے پور و کشنگڈہ ضلع اجمیر و میواڑ جنوب مین میواڑ
و سروہی و ممالک گایکواڑ اور مغرب مین کچھہ کارن اور سندہ واقع ہین اسکا غایت طول
جنوب و مغرب سے شمال مشرق کو ۳۲۰ میل اور غایت عرض مخالف سمت مین ۱۶۰ میل ہے
یہہ ملک درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۴ - ۳۶ و ۲۷ - ۴۰ اور طول بلد مشرقی ۷۰ -
۴ و ۷۵ - ۲۲ کے واقع ہے اور اُسکا رقبہ ۳۵۶۷۲ مربع میل ہے اس ملک کے قدرتی
عمدہ اشیا مین سے لونی ندی ہے کہ سرحد مشرقی پر پشکر کے قریب نکلکر اور جنوب مغربی
سمت مین رواں ہوکر ملک کو عنقریب دو مساوی حصون مین تقسیم کرتی ہے اوسکے کنارہ
چپ پر یعنی جنوب مشرق مین ملک سیراب و زرخیز ہے اور کنارہ راست پر یعنی شمال مغرب مین
ویران بیابان ہے ملک کا مغربی حصہ ملحق سرحد سندہ بالکل ویران جنگل ہے اور اس سے
مشرق مین ایک سلسلہ پہاڑیون کا چھوٹے اور بڑے جنگلون کے درمیان واقع ہے چھوٹا
جنگل لونی ندی کے کنارہ راست سے شروع ہوا ہے اور درمیان شہر جودہ پور و پوکرن
شمال مشرقی سمت مین چلا گیا ہے اس جنگل پر بالکل ریت کے ٹیلے پھیلے ہوئے ہین اور طرفین
کو یعنی مشرق مین بجانب جودہ پور و منڈور اور مغرب مین بجانب پوکرن و پھلودی پست
پہاڑیان واقع ہین مشرق کی سرحد پر ملک بلند ہوتا گیا ہے اور کوہ اراولی سے کہ سطح سمندر
سے تین ہزار سے چار ہزار فیٹ تک بلند ہے جا ملا ہے کل جنوبی حصہ جودہ پور کا ساحل

बीकानेर
शेखावाटी
जैपुर
किशनगढ़
अजमेर
मेवाड
लोनी
पोकरन
मंडोर
पोकरन
फलोदी
साचोर

जालोर
सिवाना
खान
पाली
नीमाज
मेड़ता
बालोतरा

وجالور وسوانہ کے قریب پہاڑون سے مسلسل ہے اور مشرق حصص مین چھان پالی و
نیماج ومیڑتہ مین پہاڑ کم ہین درمیان بالوترہ اور دارالحکومت کے اور شمال مشرقی حد پر
زمین زیادہ تر قابل زراعت ہے جنوبی حد پر بعض پہاڑ ایسے ہین کہ انکو عالم معدنیات آتشی
تصور کرتے ہین آب و ہوا موسم گرما مین بہت گرم مگر سرما مین سرد و شفا بخش و خوشگوار
رہتی ہے موسم سرما مین کبھی کبھی پالہ پڑتا ہے مغربی اضلاع مین علی العموم ریگستانی خاصیت سے
ہوا ہمیشہ خشک اور صحت بخش رہتی ہے چنانچہ مشہور ہے کہ اوس ملک مین کیچڑ و مچھر و رطوبت
بخار آور بالکل نہین ہوتی ہین مگر جنوب مشرقی ملک کا حال جہان لونی ندی مین بافراط پانی بہتا ہے
اور بہت ندیان اور نالے اوسمین شامل ہوتے ہین بالکل برخلاف ہے اس سبب سے وہان موسم بارش
مین بہت دلدل رہتی ہے اور اوس زمانہ مین جیدہ یو رخاص بہت مرض آور رہتا ہے اس ملک مین

सांभर
डीडवाना
पचभद्रा
फलोदी
व्यायलो

بمقامات سانبھر و ڈیڈوانہ و پچبھدرہ و پھلودی نمک بکثرت پیدا ہوتا ہے بوایلو صاحب
کی رائے مین اس ملک کے اکثر پہاڑ واقع مشرق و جنوب مین چند اقسام کے فلزات ہین چنانچہ اوس
سلسلہ مین جو شمال مین اجمیر تک پہنچا ہے سیسہ لوہا تانبا اور چاندی پیدا ہوتی ہین مگر جودھپور

मकराना

کے علاقہ مین کانین کبھی کمائی نہین گئی ہین مکرانہ مین کہ یہہ شہر ایک مضبوط سرخ عمارتی پتھر کے
پہاڑ پر واقع ہے سفید سنگ مرمر کی کان ہے اور اکثر اضلاع مین کنکر بہت ہوتا ہے جسے

सूजत
पाली

جلاکر چونہ بنایا جاتا ہے سوجت مین ٹین اور سیسہ اور پالی کے قریب پھٹکری اور اضلاع
ملحق گجرات مین لوہا بہت ہوتا ہے زعبہ کثیر ملک پر روئی کاشت ہوتی ہے مگر جیسا لوڈ صاحب
کے جانے پر کثرت سردی سے ہر ایک پھلی ٹوٹ گئی تھی اور پانی مشک کے اندر جمتا تھا پالے کی
شدت سے تلف ہو جاتی ہے کل اضلاع واقع دامن کوہ اراولی مین کہ بہت چشمون سے سیراب
ہین بجز باجرہ کہ صرف ریت مین پیدا ہوتا ہے ہر قسم کا غلہ بافراط ہوتا ہے مگر باشندگان

ملک علی العموم زیادہ تر موٹھہ باجرہ کھا کر زندگی بسر کرتے ہین شیر شاہ بادشاہ نے جو سنہ ۱۵۴۴ع
مین اس ملک پر حملہ آور ہوا تھا پسپا ہو کر کہا کہ ایک مشت باجرہ کے عوض مین اپنی کل سلطنت
کھو بیٹھا تھا ✤

حیوانات کی نہ کثرت ہے اور نہ اُنکے اقسام زیادہ ہین لونی ندی کے کنارہ پر شیر بگھیرے بہت
ہین اور اکثر گھرے اور ویران بنون مین چیتے بھی بہت ہین کچھہ کی طرف بھیڑیے گیدڑ اور
تین قسم کی لومڑیان اور سرحد جنوبی پرندہ سے ملحق چکارے اور جنگلی گدھے ہوتے ہین
حسب تحریر میکمرڈو صاحب کے جنھون نے اکثر جنگلی گدھے مارے تھے یہہ جانور نمکین جنگلون
کا رہنے والا ہے اور جنگل مین بھی آتا ہے مگر موسم سرما مین مزروعہ زمین پر اگر پیداوار کا
بہت نقصان کرتا ہے جنگلی گدہا باون انچ بلند ہوتا ہے پست گردن بھورا رنگ کا
اور پیٹ سفیدی مائل ہوتا ہے مثل عام گدہون کے اُسکے بڑے بڑے کان ہوتے ہین
مگر وہ گدھے ہی کی طرح رہنکتا بھی ہے اور اوسکا رہنکنا خالیف ہرن کی آواز سے
مشابہ ہوتا ہے یہہ جانور دس سے پچاس تک گروہون مین رہتا ہے مگر کبھی کبھی تنہا اور
جوڑہ بھی ملتا ہے اوسکی غذا نمکین گھاس اور جنگلی جھاڑیان ہین اور کبھی لاغر نہین ہوتا ہے
شور پانی پیتا ہے اُسکا گوشت کھانے مین آسکتا ہے اس ملک مین سانپون کی یہہ کثرت
ہے کہ باشندگان ملک اونسے محفوظ رہنے کے واسطے ٹٹی اور باڑہ لگاتے ہین اونٹ اور
گھوڑے عمدہ نسل کے اور کثرت سے ہوتے ہین اور بہت قیمت پاتے ہین ناگور کے بیل اور
گاے عمدگی مین مشہور ہین ویران جنگلون مین بھیڑیان کثرت سے چرتی ہین اُنکی اون سے
لوئی اور کمبل تیار ہوتے ہین موٹا سوتی پارچہ بھی بہت طیار ہوتا ہے جودہپور ناگور
اور پالی مین بندوق اور تلوار طیار ہوتی ہین اور پالی مین انگریزی ساخت کے سے

मेकमरहो

آہنی صندوق طیار ہوتے ہین جودہ پور دندان فیل کے خرادی کام اور چرمی اور شیشہ کی
چیزون کے واسطے مشہور ہے اور آہنی برنجی چیزین ناگور مین بہت طیار ہوتی ہین چارنون
کی قدیم نسل جو دریا سندہ سے مشرق مین کوہ ہمالہ سے سمندر تک پھیلی ہوئی ہے اور
اس ملک کے اصل باشندے تھے اب بھی آبادی ملک مین فیصدی ساڑھے باسٹھ ہین
ساڑھے چوبیس ۲۴ فیصدی راٹھور راجپوت ہین اور باقی ماندہ برہمن وجتی وغیرہ ہین چارنون
کو کہ راجپوتون کی نسل مین سے ہین بحیثیت فرقہ مذہبی و نیز مورخان ملک کے باشندگان
ملک پر بڑا اقتدار حاصل ہے عوام کا اعتقاد ہے کہ چارنون کی خونریزی کا باعث
ہونا تحقیق اپنی بربادی اور بیخ کنی کا باعث ہے اس سبب سے اونکا زور ہے اور وے اپنے
بچون کو یہی تعلیم کرتے ہین کہ اپنی قوم کا دعوی قایم رکھنے کے واسطے جب ضرورت ہو
اپنی جان تلف کرنے مین کبھی پس وپیش نکرین اس اقتدار کی وجہ سے انمین سے ایک
آدمی قافلۂ مسافران کا بمقابل راجپوت غارتگرون کے محافظ ہوجاتا ہے اگر غارتگر
قریب آوین تو وہ اول انکو تلوار ہاتھہ مین لیکر آگاہ کرتا ہے اور نمانین تو اپنے جسم کو
مجروح کرکے اور خون کے چھینٹے دیکر جس قدر اوسکی زبان یاری دے سخت کلامی سے
بد دعا دیتا ہے اور جبتک اوسکا مطلب حاصل نہوا ایسا ہی کرتا رہتا ہے جہان بہت
سختی کی ضرورت ہوتی ہے اپنے کسی رشتہ دار کو کہ یا تو ضعیف العمر یا بچہ دختر ہو ہلاک کرتے
ہین یا خودکشی کرتے ہین اور عورت بچہ بھی اوسکے ساتھہ مرجاتے ہین چارنون سے مشابہ
مگر دعوی اقتدار مین انسے کم بھاٹ ہین جو ہجو و بد دعا کے گیت اور تصویر اور مورتون سے
زور آزمائی کرتے ہین ملک کی آبادی بحساب پچاس کس فی مربع میل ۱۷۱۲۶۰۰ سمجھی
جاتی تھی جودہ پور کے کل لوگ افیون خوری کے بہت عادی ہین تاوقتیکہ اسکو نکھالین

जती

کسی کام کے نہین ہوتے اور جب اوسکا اثر جاتا رہتا ہے اوسوقت گویا مجنون بنجاتے
ہین اور یہہ حال متواتر ہوتا رہتا ہے راجپوتون مین افیون روٹی سے بھی زیادہ ضروری
سمجھی جاتی ہے اور متفق ہوکر افیون کھانا نہایت مضبوط ذریعہ اتحاد کا سمجھا جاتا ہے
سابقاً عورتون کا اپنے شوہر متوفی کی نعش کے ساتھہ جلنا بہت مروج تھا سنہ ۱۷۴۸ء
مین مہاراجہ اجیت سنگہ کی نعش کے ساتھہ چھہ رانیان اور اٹھاون دیگر عورتین جلکر
خاکستر ہوگئین زمانۂ حال مین بھی یہہ قبیح و مکروہ رسم اس قدر جاری تھی کہ سنہ ۱۸۴۴ء
مین راجہ متوفی کے ساتھہ جلنے سے چھہ رانیون کو سرکار انگریزی نے ہرچند باز رکھنا
چاہا مگر کچھہ کارگر نہوا الا سرکار انگریزی کے مستقل اور مناسب وقت صلاح دینے مہاراجہ
صاحب نے کل علاقہ مین ستی کی ممانعت کا اشتہار جاری کردیا ہے مارواڑی زبان
کہ ہندوستانی زبان کی شاخ ہے علاقہ جودہ پور مین بولی جاتی ہے +

جودہ پور دار الریاست ایک مزروعہ سر درخت میدان کے شمال مشرقی کنارہ
پر جو جنوب مین لونی ندی اور اوسکے موئد نالون کی طرف پست ہوتا گیا ہے ایک
پہاڑ کی جنوبی دامن پر کہ پچیس[۲۵] میل طول مین اور تین چار میل عرض مین او تین سو سے
چار سو فیٹ تک بلند ہے واقع ہے شہر کے گرد پانچ میل طول کی شہرپناہ ہے اور
ناہموار زمین پر کہ پہاڑ کی طرف بلند ہوتی گئی ہے آباد ہے سب سے زیادہ بلندی پر قلعہ
ہے اوسکی کیفیت بوایلو صاحب نے اس طرح لکھی ہے بالائے قلعہ کے جنوبی حد کے برج ہیں
جسکے اندر بلند مندر ہے بیٹھنے سے کل شہر کا عجیب خوشنما نقشہ پیش نظر ہوجاتا ہے
جس پہاڑ پر قلعہ ہے اوسکے ہرسہ اطراف یعنی مشرق جنوب و مغرب مین شہر آباد ہے
صرف شمال کی طرف کوہ منڈور سے مسلسل پہاڑی ہے کہ ناہمواری زمین کے سبب سے

اوسطرف آبادی غیر ممکن ہے درختون کی طراوت بخش سبزی اور سرخ پتھر کے مکانات
پر سنگ مرمر کی سفیدی نے شہر کو عجیب آرایش و رونق بخشی ہے جا بجا پانی سے بھرے
ہوے تالاب ہین شہر کے بلند حصون مین سفید بلند فصیل نمایان ہے اور مکانات کے
قطعات مثل خوشون کے ایک دوسرے سے بلند چاند پول تک تہ بر تہ چنے ہوے
ہین اور قلعہ سے مغرب مین بیرونی مکانات کی آبادی عجیب خوبصورتی سے نظر آتی ہے
مگر قریب سے بغور دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ گلی کوچہ بیقاعدہ اور بدنما نقشہ سے بنے ہین
مکانات کم حیثیت اور بیڈول ہین اور اسی وجہ سے یہہ شہر راجپوتانہ کے دیگر شہرون
سے خراب ہے البتہ شہر مین چند خوشنما مندر ہین اونمین سے بشن پد کا مندر مقدم
ہے مگر بخلاف اسکے ٹوڈ صاحب نے لکھا ہے کہ گلی و کوچہ خوشنما و باقاعدہ ہین اور
اکثر مکانات سرخ پتھر کے بہت خوشنما ہین فصیل شہر کے اندر چند تالاب ہین شہر کے
شمال مغربی حصہ مین چھوٹا سا تالاب پدم ساگر پہاڑ مین کھدا ہوا ہے اوس طرح
مین قلعہ کے مغربی دروازہ کے نیچے رانی ساگر ہے کہ اوسکے اور قلعہ کے درمیان
فصیل بنی ہوئی ہے تاکہ یہہ تالاب قلعہ کی فوج کے قبضہ مین رہے بعض اوقات
اشد ضرورت پر شہر والون کو بھی پانی لینے کی اجازت ہوجاتی ہے اس تالاب کا
پانی صرف فوج کے خرچ مین آتا ہے مشرق مین گلاب ساگر بہت وسیع ہے اور تمام
و کمال پتھر کی تعمیر ہے بائی کا تالاب بھی جو حال مین تعمیر ہوا ہے بہت وسیع ہے
اونمین چند نلون کے ذریعہ سے دور تک کا پانی آتا ہے مگر مدت کی خشک سالی مین
بجز رانی ساگر کے کل تالاب خشک ہوجاتے ہین انکے سوا اس شہر مین قریب
تیس ۳۰ کے باولی ہین کہ انمین زینون سے اتر کر آدمی پانی تک پہنچ سکتا ہے انکا

پانی اکثر آدمی نکالتے ہین اور بعض مین رہٹ لگا ہوا ہے اور قریب چالیس ۴۰ فیٹ
کے سبکا عمق ہے اور تنور جی کے جھالرہ مین سے بھی جسمین سطح زمین سے نوے ۹۰
فیٹ عمق پر پانی ہے اور نوے ۹۰ فیٹ پانی کا عمق ہے رہٹ کے ذریعہ سے پانی
نکلتا ہے یہہ جھالرا بالکل پہاڑ مین پتھر پر کھودا گیا ہے اور کھدائی کے گھس جانے
سے معلوم ہوتا ہے کہ جھالرا بہت قدیم الایام کا ہے اوسکی شکل مربع اور اوپر
تک بہت وسیع ہے تین طرف زینہ ہے کہ آدمی پانی تک پہنچ سکتا ہے اور چوتھی
طرف رہٹ کے واسطے کھڑی بلندی ہے پانی شیرین ہے اور کبھی کم نہین ہوتا جب
بوا یلو صاحب نے ۱۸۳۲ء مین دیکھا شہر کی فصیل اکثر مقامات سے اسقدر شکست ہو گئی
تھی کہ اندر سے باہر آنے جانیکا راستہ ہو رہا تھا اور اکثر مقامات پر فصیل کے کنگورون
تک ریت چڑھ گیا تھا شہر کے مشرق مین دو پست پہاڑیان اسی اور سو فیٹ کی بلندی
کی بھی شہر پناہ مین داخل ہین اونکی بیرونی سمت مین فصیل و برج ہین کل فصیل مین
۱۰۱ برجین ہین اور ستر دروازے ہین جس گانون کے راستہ پر واقع ہین اوسی نام
سے مشہور ہین شہر کی فصیل و برجین قلعہ سے ملحق و مسلسل ہین مگر اونکے درمیان
مین ایک علیحدہ فصیل ہے جو سطح زمین سے ۳۰ فیٹ بلند ہے شمال مشرقی گوشہ
پر ۳۸ فیٹ کی بلندی ہے اور وہان چوڑا دروازہ ہے اوسکے اوپر کندہ
پتھر کی بلند دیوار ۳۰ فیٹ ہے اور اس دیوار کے دیگر اجزاء اس سے بھی بلند ہین
اور یہہ فصیلین اور برجین انہین پہاڑون کے خوبصورت پتھرون سے تعمیر ہوئی
ہین مگر بعض مقامات پر بہت کمزور و بدنما ہین - اگر سخت پہاڑ پر واقع نہوتین تو
کسی کام کی نہوتین بڑا دروازہ شمال مین ہے وہان کی سڑک پر بڑی توپین اچھی

طرح جا سکتی ہین اور راستہ پر علی التواتر سات دروازے ہین اجمیر دروازہ کے اندر مہاراجہ
صاحب کے محل ہین قلعہ سے شمال کے پہاڑ پر بھی ایسی ہی سڑک ہے کہ اوس پر بھاری توپخانہ
چل سکے اور حسب قواعد یورپ لڑائی ہوئے پر یہہ قلعہ مدت تک مقابلہ نہین کر سکتا ہے
کل قلعہ پانسو گز طول اور ڈہائی سو گز عریض ہے سرکاری محل و دیگر مکانات شمالی کنارہ
پر ہین اور کل قلعہ کے دو خمس رقبہ پر پہیلے ہوئے ہین اور اسیقدر مکانات ہین کہ ہتیار
سامان جنگی و غلہ وغیرہ کا ہے اور باقی زمین خالی ہے - قلعہ کے اندر پانی کے پانچ
حوض ہین مگر علی العموم رانی ساگر کا پانی خرچ مین آتا ہے محل کل مکانات سے بلند ہے
اور اوسکا بلند ترین حصہ زمین کی سطح سے ۱۴۵ فیٹ بلند ہے سرکاری مکانات
اچھے نہین ہین بیکانیر کے مہاراجہ صاحب کے مکان سے بھی بدتر ہین سب سے بڑا مکان دیوانعام
ہے جسے سہسر کھنبہ کہتے ہین اوسکی چھت پست ستونون کی متوازی قطارون پر کہ
ہر ایک اسمین بارہ ۱۲ فیٹ کے فاصلہ پر ہین قایم ہے - شہر سے باہر اور شمال مشرقی
گوشہ سے توپ کے گولہ کی مار پر مہامندر ہے کہ ہزار گہر اور ۱۱۲ دوکانون کی علحدہ آبادی
ہے اوسکے گرد سوا میل طول کی کم عرض پختہ دیوار ہے اوسمین تین فیٹ بلند
اور پانچ چھہ انچ عرض کے مورچے ہین اور چند برج ہین یہہ مقام شرنا یعنی پناہ گیری
مجرمان کا ہے کل آبادی بشکل منحرف ہے اور ہر چہار طرف کو چار دروازے ہین مندر
بہت بلند ہے اور سفیدی کے سبب سے دور سے نظر آتا ہے اندر سے مکان بہت
آراستہ ہے اور دیوتا کی پرستان نقرئی شامیانہ کے سایہ مین رہتی ہے ایک تالاب ہے
جسمین بہت دور سے پانی آتا ہے اور اسی فیٹ عمق کی ایک باولی ہے کہ اسمین
پانی کبھی کم نہین ہوتا ہے ایک طرف زینہ ہے کہ آدمی پانی بھرتے ہین اور تین طرف

सहस्रखंबा

महामंदर

शरणा

سے رہٹ لگی ہوئی ہین کہ اونکے ذریعہ سے آبپاشی و دیگر ضروریات کو پانی بہت
نکلتا ہے مہامندر کے احاطہ کے اندر دو محل ہین ایک مین مہاراجہ صاحب کا گرو
بہت شوکت و تجمل سے رہتا ہے دوسرے مین کوئی آدمی نہین رہتا مگر بحسب اعتقاد
ہنود گرو سابق کی روح کے بود و باش و آرایش کے واسطے طلائی شامیانہ و پلنگ
وغیرہ سامان تیار رہتا ہے جودہ پور سے پانچ میل شمال مین قدیم دارالحکومت مارواڑ
یعنی مانڈور کے کھنڈرات ہین شہر جودہ پور مہاراجہ جودہا نے سنہ ۱۴۵۹ع مین آباد
کیا تھا کہ اوسکے نام سے نامزد ہوا اور پہاڑ جودہا گر کہلاتا ہے شہر سے مغرب مین
سوا میل کے فاصلہ پر عمدہ باغات ہین اور رانکھے راج کا تالاب ہے اس تالاب مین صاف
عمیق اور کثرت سے پانی ہے کہ بجاے مصنوعی تالاب کے قدرتی جھیل معلوم ہوتا ہے
اس سے دو تین میل کے فاصلہ پر بال سمند رتالاب قریب نصف میل طول مین اور دو سو گز
عرض مین ہے اوسکے سرخ پتھر کے ناہموار کنارے ہین اور کنارون پر انواع و اقسام کے
سر درختی بخصوص جھاڑی اور سایہ دار تاڑ کے درختون کے ہے شہر سے دو میل شمال
مین اور بہر دو تالاب مذکورہ صدر کے درمیان سورساگر نامے بڑا تالاب ہے اوس کے
جنوبی کنارہ پر بہت عمدہ سفید سنگ مرمر کی عمارت معروف موتی محل ہے کہ اوسکی
ہموار چھت پر سے قلعہ بہت خوبصورتی سے دکھائی دیتا ہے بوایلو صاحب کے اندازہ
مین جودہ پور مین تیس ہزار گھرون کی آبادی تھی کہ بحساب فی گھر پانچ کس کل باشندے
ڈیڑہ لاکھ ہوتے تھے مگر اسقدر آبادی بعید از قیاس ہے مگر دوسرے مقام پر بوایلو
صاحب نے تعداد باشندگان ۱۲۹۱۵۰ لکھی ہے کہ یہہ البتہ قرین قیاس ہے۔ ٹوڈ صاحب نے
تعداد گھرون کی بیس ہزار اور آدمیون کی اسّی ہزار لکھی ہے کہ حال کی آبادی دیکھی ہوئی

जोधा
जोधागि.
फतैसागर का ताला
बालसमंद
सूरसागर
मोतीमहल

یہہ بھی زیادہ ہے - شہر جودہ پور عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۹ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۳ درجہ ۳۸ دقیقہ پر واقع ہے +

اس راج مین دیگر شہر و قصبات مفصلہ ذیل ہین

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
ادیرہ	۲۵	۲۳	۷۳	۱۷	راستہ نصیر آباد و ڈیسہ پر ۱۴۱ میل جنوب مغرب نصیر آباد سے گرد نواح کی سر زمین کنکریلی ہے اور کہین کہین پہاڑیان ہین راستہ مضبوط و صاف ہے	अदीरा
اکھنڈی	۲۵	۵۹	۷۲	۱۴	راستہ بالمیر و جودہ پور پر ۵۲ میل بالمیر سے مشرق مین کنارہ راست لونی ندی سے چھ میل شمال مین پست ٹھہری زمین پر کہ برسات مین اکثر غرق رہتی ہے واقع ہے +	अखंडी
اکلی	۲۶	۴	۷۱	۲۴	راستہ پوہکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۲۶ میل شمال مین اگرچہ ویران زمین ہے مگر راستہ میدانی اور صاف ہے +	अकली
بچوندہ	۲۵	۳۱	۷۳	۱۰	جودہ پور سے ۵۵ میل جنوب مین +	बिचूंदा
باگھوندی	۲۵	۵۶	۷۲	۱۲	راستہ بالمیر و جودہ پور پر ۹۴ میل بالمیر سے مشرق مین زرخیز سر زمین مین لونی ندی کے شمالی یعنی کنارہ راست پر اور لونی اور لیک ندیون کے اتصال پر +	बाचोदी / लीक

	نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
बाला	بالا	۲۶	۱۰	۷۳	۴۱	جودھپور سے ۵۳ میل مشرق ہین
बालन	بالن	۲۷	۱۹	۷۳	۴۴	[illegible] ۱۵ میل [illegible] مشرق ہین
वालेश्वर	بالیسر	۲۶	۵۵	۷۱	۰	جودھپور سے ۱۳۹ میل مغرب ہین
वालमेर	بالمیر	۲۵	۴۷	۷۱	۲۲	چھ ہزار گھر کی آبادی کا قصبہ زیادہ تر سنگین عمارت ہے تین سو فیٹ بلند گول پہاڑ پر قلعہ ہے اسکے نیچے قصبہ ہے
वालोतर	بالوترہ	۲۵	۵۲	۷۱	۳۱	راستہ بالمیر و جودھپور پر ۶۲ میل جنوب مغرب جودھپور سے لونی ندی کے کنارہ راستہ اور دوارکا کی سڑک اعظم پر واقع ہے اس سبب سے یہان جاتریون کی بہت آمد و رفت رہتی ہے اور اجناس تجارت بہت آتی ہین قصبہ مین ۱۲۵ پختہ چاہ ہین باشندے ہین ۵۰۷ ہندو ۳۲۵ مسلمان ہین اور یہہ قصبہ گھوڑون کی تجارت کے واسطے مشہور ہے
बांदरा	باندرہ	۲۵	۵۲	۷۱	۲۸	بالمیر سے دس میل شمال مشرق ہین
वासनी	باسنی	۲۷	۱۶	۷۴	۱۵	جودھپور سے ۹۸ میل شمال مشرق ہین ہے
वासनी	باسنی	۲۶	۱۳	۷۳	۷	راستہ بالوترہ و جودھپور سے ۸ میل جنوب ہین
[illegible]	[illegible]	۲۶	۱۶	۷۰	۳۴	راستہ پوکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۴۳ میل شمال ہین

نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول البلد مشرقی درجہ	طول البلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
بیسل پور	۲۶	۱۶	۷۳	۲۶	راستہ جودھ پور و اجمیر پر جودھ پور سے ۵ میل مشرق مین اس قصبہ مین آٹھ سو گھر بنیون اور سو دوکانون کا بازار ہے تعمیر خشت کے سترہ چاہ ہین ۲۰ بیس فیٹ عمق کے ہین انمین شیرین پانی ہے ؞	बीसलपुर
بیتری	۲۷	۵	۷۲	۲۵	راستہ جیسلمیر و ناگور و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۲۰۲ میل شمال مغرب مین دو دو سو فیٹ عمق کے دو چاہ ہین ؞	बेतरी
بہرہ	۲۵	۴	۷۳	۱۵	ضلع گودوار مین ۱۳۶ میل جنوب مغرب اجمیر سے	बेहरा
بھادریز	۲۵	۵۲	۷۱	۱۶	راستہ پوکرن و بالمیر پر پہاڑ کے مشرقی دامن پر واقع ہے سڑک پر ریتہ بہت ہے اور ناہموار ہے	भादरेज़
بھیار	۲۶	۱۹	۷۱	۳۳	راستہ پوکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۴۵ میل شمال مین اس گانون مین چارنون کی بہت آبادی ہے دو کوے ہین جنمین ۱۸۰ فیٹ کے عمق پر پانی ہے مشرقی سمت مین پوکرن کا راستہ اچھا ہے	भीमार
بھین مال	۲۵	۵	۷۲	۲۰	جودھ پور سے سو میل جنوب مغرب ؞	भीनमाल
بھیکواری	۲۶	۳۰	۷۱	۵۰	راستہ پوکرن و بالمیر پر پوکرن سے ۳۴ میل جنوب مین اس گانون مین بھی چارنون کی بہت آبادی	भेकोराई

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						قریب سوگھر کے ہے ایک تالاب کا پانی پیتے ہین جب وہ خشک ہوجاتا ہے ایک شیرین کنوئے اور ایک چاہ شور سے پانی آتا ہے گاؤن مین چھوٹا سا قلعہ ہے پوہکرن کی طرف راستہ اچھا ہے
भोरानी	بھورانی	۲۵	۳۷	۷۲	۴۳	جودہ پور سے ۵۶ میل جنوب غرب مین
भग्गू	بھگو	۲۷	۲۷	۷۳	۳۷	راستہ ناگور و بیکانیر پر بیکانیر سے ۲۲ میل شمال مغرب
भनयाना	بھنیانہ	۲۶	۳۹	۷۱	۵۳	راستہ پوہکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۲۲ میل جنوب مین پست سرزمین پر جسمین چند نالے کہ سوا ے برسات کے دیگر موسمون مین خشک رہتے ہین مگر برسات مین ایسے چڑھتے ہین کہ بند باندھنا پڑتا ہے اور پانی بکثرت جمع ہوجاتا ہے واقع ہے سنہ ۱۸۲۴ع مین کثرت بارش سے بند شکست ہوگیا پانی نکل گیا دوسرے سال چار ہزار روپیہ خرچ ہوکر مرمت ہوئی مگر سنہ ۱۸۲۴ع مین پھر ٹوٹ گیا اور چند میل پر ایک گاؤن تلف ہوگیا اسوقت سے بند کی مرمت نہین ہوئی ہے مگر کوؤن مین پندرہ بیس فیٹ کے عمق پر پانی بکثرت ہے تیس فیٹ طول

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه		
					اور بیس فیٹ عرض کا ایک چار برجون کا قلعہ ہے دو ہزار باشندون کی آبادی ہے +	
بسالہ	٢۵	۵۵	٧١	٢٣	راستہ پوکرن و بالمیر پر بالمیر سے ٦١ میل شمال مین ایک بلند پہاڑ کے دامن پر واقع ہے ایک چھوٹا پہاڑی قلعہ ہے اور ذو ۲۰ سو گھرون کی آبادی ہے +	बिसाला
برامی	٢۵	٢٢	٧٣	٢٣	راستہ نصیر آباد و ڈیسہ پر ١٣٩ میل جنوب مغرب نصیر آباد سے +	बरामी
برونده	٢٦	٢٠	٧۴	۴	راستہ جوده پور و اجمیر پر جوده پور سے ۵٩ میل شمال مشرق مین واقع ہے ساڑھے تین سو گھرون مین ١٦۴۵ - آدمیون کی آبادی ہے ایک تالاب اور چار شور کنوؤن کا پانی صرف مین آتا ہے +	बरूंदा
چیتلوانہ	٢۴	۵٣	٧١	٣٧	جوده پور سے ١۴٠ میل جنوب مغرب +	चेतलवाना
چوٹن	٢۵	٣١	٧١	٣	جوده پور سے ١۴١ میل جنوب مغرب +	चोटन
چوندیہ	٢٦	٣۴	٧۴	١۵	راستہ جوده پور و اجمیر پر اجمیر سے ٣٦ میل شمال مغرب مین +	चौंदया
چھتو	٢٦	۴٠	٧٢	۴٢	راستہ پوکرن و جوده پور پر جوده پور سے ۴٦ میل	चम्मू

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						شمال مغرب مین +
चंदानया	چندالیہ	۲۶	۳۵	۷۲	۵۳	راستہ پوہکرن وجودہ پور پر جودہ پور سے ۳۴ میل شمال مغرب مین +
चंदावल	چنداول	۲۶	۰	۷۳	۵۴	راستہ نصیرآباد و ڈلیبہ پر نصیرآباد سے ۶۱ میل جنوب مغرب مین گانون مین بیس دوکانین ہین اور آبادی بہت ہے +
दायचू	دایچو	۲۶	۴۷	۷۲	۲۷	راستہ پوہکرن وجودہ پور پر پوہکرن سے ۲۸ میل جنوب مشرق مین +
दंतीवाडा	دنتی واڑہ	۲۶	۱۶	۷۳	۳۰	راستہ جودہ پور واجمیر پر جودہ پور سے ۲۱ میل مشرق مین +
दासूरी	داسوری	۲۷	۲۵	۷۲	۵۶	جودہ پور سے ۷۹ میل شمال مین +
दीगारी	دیگاری	۲۶	۱۷	۷۳	۱۵	راستہ جودہ پور واجمیر پر جودہ پور سے ۳ میل مشرق مین واقع ہے سڑک اچھی ہے +
देवगढ	دیوگڑہ	۲۶	۲۵	۷۳	۸	راستہ پوہکرن وجودہ پور پر جودہ پور سے ۷ میل شمال مین +
दवीकोट	دیبی کوٹ	۲۶	۴۴	۷۱	۱۷	راستہ جیسلمیر و بالمیر پر بالمیر سے ۲۲ میل جنوب مشرق مین +
धनसरा	دھنسرہ	۲۷	۸	۷۳	۳۵	راستہ ناگور و نصیرآباد پر نصیرآباد سے ۱۰۲ میل شمال مغرب مین ہے +

नाम	نام	عرض بلد شمالی درجه	عرض بلد شمالی دقیقه	طول بلد مشرقی درجه	طول بلد مشرقی دقیقه	کیفیت
दिंगइ	دنگئی	۲۵	۲۷	۷۳	۳۰	راستہ نصیرآباد و ڈلیہ پر نصیرآباد سے ۱۲۲ میل جنوب مغرب مین گرد و نواح کی سرزمین ہموار اور بے برگ ہے مگر کہین کہین پہاڑیان ہین راستہ اچھا ہے +
दोलह	دولیہ	۲۶	۴	۷۲	۵۳	تین دیہات راستہ بالونزہ و جودہ پور پر بالونزہ سے ۳۱ میل شمال مشرق مین اس سبب سے کہ اس گاؤن مین شیرین پانی کے تین چاہ ہین گرد و نواح کے ملک مین مشہور ہے +
दूदवाली	دودیالی	۲۵	۲۰	۷۳	۰	سوکری ندی کے کنارہ پر جودہ پور سے ۵۹ میل جنوب مین +
दुजाना	دوجانہ	۲۵	۱۷	۷۳	۱۴	راستہ نصیرآباد و ڈلیہ پر نصیرآباد سے ۱۴۷ میل جنوب مغرب مین +
ईकाह	ایکاہ	۲۶	۵۶	۷۲	۳	راستہ پھلودی و پوکرن پر پھلودی سے ۴ میل شمال مشرق مین بلند پہاڑی سرزمین پر واقع ہے وہان قلعہ سے جنوب مین پست زمین ہے کہ بعد برسات وہان نمکین پانی جمع ہو جاتا ہے مگر دیگر موسمون مین خشک رہتا ہے +

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
گھانی راو	۲۵	۱۴	۷۳	۳۶	علاقہ گودواڑ مین جودھپور سے ۸۰ میل جنوب مشرق مین +	घानेराव
گول	۲۵	۵۳	۷۲	۹	راستہ بالمیر و جودھپور پر بالمیر سے ۴۶ میل مشرق مین لونی ندی کے کنارہ راست پر جہان ایک سے اسکا اتصال ہوا ہے پست سرزمین مین واقع ہے پچاس گھر +	गोल
گول	۲۵	۲۵	۷۲	۲۹	کنارہ راست سوکری ندی پر جودھپور سے ۷۶ میل جنوب مغرب مین +	गोल
گنگرانہ	۲۶	۳۴	۷۳	۵۹	جودھپور سے ۷۵ میل شمال مشرق مین +	गंगराना
گڈھ	۲۵	۱۱	۷۱	۷۲	کنارہ راست لونی ندی پر جودھپور سے جنوب مغرب مین ۱۲۰ میل پر واقع ہے +	गुढा
ہیات	۲۵	۵۳	۷۳	۵۰	ریری ندی کے کنارہ چپ پر ۵۲ میل جنوب مشرق جودھپور سے +	हियात
ہرسانی	۲۶	۰	۷۰	۴۹	جیسلمیر سے ۵۶ میل جنوب مین +	हरसानी
جادن	۲۵	۵۰	۷۳	۳۷	راستہ نصیرآباد و ڈیسہ پر نصیرآباد سے ۹۷ میل جنوب مغرب مین +	जादन
جالور	۲۵	۲۳	۷۲	۴۰	سوکری ندی کے کنارہ راست پر جودھپور سے ۷۱ میل جنوب مغرب +	जालार

نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
جلبارہ	۲۶	۲۵	۷۳	۴۴	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۲۰ میل مشرق مین آسوگھر کا گانو ہے *	जलबारा
جٹوالہ	۲۶	۲۵	۷۳	۴۰	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۴۰ میل مشرق مین *	जटवाला
جھوڑ	۲۶	۲۲	۷۳	۱۳	جودہ پور سے ۱۸ میل شمال مشرق مین *	झूड
جوتہ	۲۶	۰	۷۴	۸	راستہ نصیرآباد و ڈیسہ پر نصیرآباد سے ۴۰ میل جنوب مغرب *	जूता
جورائی	۲۵	۱۴	۷۱	۳۹	راستہ بالمیر و جودہ پور پر بالمیر سے شمال مشرق ۱۲ میل *	जुराई
جھرو	۲۶	۳۳	۷۴	۱۸	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۳۲ میل شمال مغرب مین *	झरो
جسول	۲۵	۴۷	۷۲	۳۳	راستہ بالمیر و جودہ پور پر جودہ پور سے ۶۰ میل جنوب مغرب مین لونی ندی کے کنارہ چپ پر ویران قصبہ ہے اسکا موقع گول پہاڑ دو سو فٹ بلند کے دامن پر ہے اوس سے ہٹکر کے بود و باش کے مکانات ہین اس مقام پر لونی ندی جب موسم بارش مین لوا ہلو صاحب نے عبور کیا	जसोल

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						... ۷ فیٹ عریض تھی اور بہت تیز بہتی تھی قصبہ جب آباد تھا ... ۳ گھر کی آبادی تھی مگر اب موضع ان حصہ بھی نہین ہے سڑک موسم بارش مین غرق رہتی ہے +
कालू	کالو	۲۶	۲۳	۷۴	۷	کنارہ چپ لونی ندی پر جودہ پور سے ۶۲ میل مشرق مین +
कानपुर	کان پور	۲۸	۱۴	۷۶	۱۳	راستہ نصیر آباد و ڈلیسہ پر نصیر آباد سے ۱۵۹ میل جنوب مغرب مین +
कनूना	کنونہ	۲۵	۵۰	۷۲	۳۰	کنارہ راست لونی ندی پر جودہ پور سے ۳۵ میل جنوب مغرب مین +
कपरेडा	کپرڑہ	۲۶	۱۷	۷۳	۳۶	راستہ نصیر آباد و جودہ پور پر جودہ پور سے ۲۹ میل مشرق مین +
करबला	کربلا	۲۵	۵۱	۷۳	۲۳	راستہ [illegible] پالی و جودہ پور پر جودہ پور سے ۳ میل جنوب مین +
कटोह	کٹوہ	۲۷	۷	۷۴	۱۹	جودہ پور سے ۹۴ میل شمال مشرق مین +
खीरवा	کھیروہ	۲۵	۴۱	۷۳	۴۳	جودہ پور سے ۴۹ میل جنوب مشرق مین +
खेमांदी	کھیماندی	۲۵	۱۵	۷۳	۱۱	راستہ نصیر آباد و ڈلیسہ پر نصیر آباد سے ۱۵۴ میل جنوب مغرب مین واقع ہے اس گاؤن مین

نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
					ڈیڑھ سو گھر بستی دو کان ہین ملک پہاڑی ہے +	
کھنڈالہ	۲۶	۱۰	۷۳	۲	راستہ بالوترہ و جودہ پور پر جودہ پور سے ۲۷ میل جنوب مغرب ہین +	खंडाला
کھرنچہ	۲۶	۲۴	۷۳	۴۳	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۳۸ میل شمال مشرق ہین +	खरेंचा
کچاون	۲۷	۱۰	۷۴	۵۳	اجمیر سے ۵۰ میل شمال مشرق ہین +	कुचावन
کودسو	۲۷	۳۲	۷۳	۲۰	جودہ پور سے ۹۸ میل شمال مشرق +	कूदसू
کولو	۲۶	۳	۷۱	۴۳	جودہ پور سے ۹۱ میل جنوب مغرب ہین +	कूलू
کوری	۲۵	۵۶	۷۲	۳۰	راستہ بالوترہ و جودہ پور پر بالوترہ سے ۱۲ میل شمال مشرق ہین +	कूरी
کورڈ	۲۵	۳۵	۷۳	۱۴	علاقہ گوداور ہین اجمیر سے ۱۰۵ میل جنوب مغرب ہین +	कोर्ड
کولٹوروہ	۲۶	۷	۷۱	۱۱	راستہ پوکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۲۸ میل شمال ہین +	कोटोरोह
کلیان پور	۲۶	۴	۷۲	۴۴	راستہ بالوترہ و جودہ پور پر بالوترہ سے ۲۸ میل شمال مشرق +	कल्यानपुर
کھوئی لرکانی	۲۷	۲۷	۷۴	۳۹	جودہ پور سے ۱۴۴ میل شمال مشرق ہین +	नाईलाड रवानी
کراو	۲۶	۳۹	۷۳	۶	جودہ پور سے ۸۳ میل شمال مغرب ہین +	कराऊ

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
करकन	کرکنی	۲۶	۴۵	۷۴	۴۸	آجمیر سے ۲۰میل جنوب مغرب مین +
कदोला	کٹولہ	۲۷	۰	۷۳	۱۶	راستہ جیسلمیر ناگور و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۱۴۲میل شمال مغرب مین +
लाँवा	لانبہ	۲۶	۳۳	۷۳	۵۲	کنارہ راست لونی ندی پر جودہ پور سے ۵۰ میل شمال مشرق مین +
लीलमा	لیلمہ	۲۵	۴۸	۷۰	۴۴	جودہ پور سے جنوب مغرب ۱۷۸میل +
लोतरा	لوترہ	۲۶	۴۳	۷۲	۳۳	جودہ پور سے ۴۶میل شمال مغرب مین +
लोटोती	لوٹوتی	۲۶	۱۶	۷۳	۵۷	کنارہ چپ لونی ندی پر جودہ پور سے ۱۵میل مشرق مین +
लोवन	لوون	۲۶	۵۱	۷۲	۱۱	راستہ پوکرن و جودہ پور پر ۸میل پوکرن سے مشرق مین +
माकवो	ماکلور	۲۵	۳۷	۷۲	۳۲	جودہ پور سے ۲۶میل جنوب مغرب مین لونی ندی کے کنارہ چپ سے ۱۳میل جنوب مین +
मंडोला	منڈولہ	۲۵	۲۰	۷۱	۵۹	لونی ندی کے کنارہ چپ پر جودہ پور سے ۱۰۰میل جنوب مغرب مین +
मानकपु	مانک پور	۲۶	۴۹	۷۳	۴۰	جودہ پور سے ۴۹میل شمال مشرق مین +
मारोह	مارو ٹھہ	۲۷	۵	۷۵	۱۰	جودہ پور سے ۴۰میل شمال مشرق مین +

نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
میہدورہ	۲۵	۵۰	۷۰	۳۹	جودہ پور سے ۱۱۶ میل جنوب مغرب مین +	मेहदूरा
مودیرہ	۲۵	۱۸	۷۳	۱۰	راستہ نصیر آباد و ڈلیہ پر نصیر آباد سے ۱۵۵ میل جنوب مغرب مین پہاڑی سرزمین مین واقع ہے +	मोदेरा
مودل	۲۵	۲۷	۷۳	۲۴	راستہ نصیر آباد و ڈلیہ پر نصیر آباد سے ۱۴۷ میل جنوب مغرب مین +	मोदल
موگرہ	۲۶	۸	۷۳	۱۰	راستہ پنچ و جودہ پور پر جودہ پور سے ۱۱ میل جنوب مین +	मोगरा
مونڈہ	۲۵	۴۷	۷۳	۵۹	جودہ پور سے ۷۵ میل جنوب مشرق مین +	मोंडा
مونڈوہ	۲۷	۳	۷۳	۵۵	راستہ نصیر آباد و ناگور پر ناگور سے جنوب مشرق ۱۱ میل +	मुंडवा
مدلی	۲۵	۴۴	۷۳	۳۰	راستہ نصیر آباد و ڈلیہ پر نصیر آباد سے ۱۱۱ میل جنوب مغرب مین +	मदली
مجل	۲۵	۵۱	۷۲	۴۵	لونی ندی کے کنارہ چپ پر جودہ پور سے ۴۱ میل جنوب مغرب +	मज्जल
ملاہر	۲۷	۱۳	۷۲	۲۶	راستہ بیکانیر و پھلودی پر پھلودی سے ۵ میل شمال مین +	मलाहर
ملبہ	۲۶	۶	۷۵	۵۰	راستہ بالوترہ و جودہ پور پر بالوترہ سے ۲۷ میل شمال مشرق مین +	मलवा

	نام	عرض شمالی		طول مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
मलीनाथ का थान	ملی ناتھہ کا تھان	۲۵	۵۳	۷۲	۹	راستہ بالمیر و جودہ پور پر جودہ پور سے ۷۱ میل جنوب مغرب مین لونی ندی کے کنارہ راست پر کہ وہان موسم بارش مین ندی بہت تیز اور چہار آٹھ میل عریض ہوتی ہے واقع ہے یہان ملی ناتھہ نامے معبود ہنود کا مکان ہے ؞
मंडालय	منڈالیہ	۲۶	۲۶	۷۳	۴۷	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۴۶ میل شمال مشرق مین ؞
मंडोर	منڈور	۲۶	۲۱	۷۳	۸	سنہ ۱۴۵۹ء مین مہاراجہ جودہانے جودہ پور نے آباد کرکے اسکو دار الحکومت مستقل کیا اوس سے پیشتر منڈور دار الریاست تہا جودہ پور سے شمال مین پانچ میل کے فاصلہ پر اسی پہاڑ کے مشرقی دامن پر اس قدیم شہر کے کھنڈرات کہ اب بھی اوس مین کچھہ آبادی ہے واقع ہین شہر کی فصیل زیادہ تر مسمار ہوگئی ہے اور اوسکا مصالحہ شہر جدید کی تعمیر کے واسطے چلا گیا مگر اسکی رفعت و مضبوطی کے ثبوت کے واسطے اب بھی بکثرت موجود ہے پتھر کے بڑے بڑے مکسر ٹکڑے بلا چونہ کے چنے ہوئے ہین پہاڑ کی چوٹی کے ملحق لوازات بیقاعدہ بنی ہوئی ہین اور اسوجہ سے وقت تعمیر قلعہ

نام	عرض بلد شمالی		طول البلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					تک توپون کا استعمال ایجاد نہین ہوا تھا پہاڑ یا بانی معمار نے محل کے واسطے وسط قلعہ مین رفیع ترین موقع تجویز کیا تھا برجین بہت بڑی اور مثل دیگر قدیم عمارتون کے مربع ہین اس احاطہ کے اندر اکثر کھنڈرات ہین عجیب الخلقت تصویرین و مورتین کہ ہنود کے متوہم دماغ سے پیدا ہوتی ہین موجود ہین فرش کے کنارہ سے تھوڑی دور چھتہ مین ہو کر صحن کا راستہ ہے کہ جسکے علحدہ حصہ مین پہاڑ سے ملحق ایک بہک جینیون کے زمانہ کے ستونون کا وسیع مکان ہے یہان اس جنگل کے بہادرون کی مورتین مع جنگی تجمل و سامان کے اور اپنے زمانہ کے کل اوضاع و اطوار سے ایسے گھوڑون پر جنکے نام مثل سوارون کے زندہ دوام ہین موجود ہین اگرچہ بجاے تکلف و تجمل کے یہ لوگ جنگ آوری کی وجہ سے زیادہ نامور ہوگئے ہین مگر ہر ایک راجہ کی مورت مع سردار کے کمال تہوری

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					و دلیری سے بہت خوشنما معلوم ہوتی ہے ہر ایک راجہ بحالہ تلوار تیر کمان و ترکش اور کٹار سے مسلح ہے اول راٹھور راجپوتون کے خطابی دیوتون کی اٹھارہ بڑی بڑی مورتین نظر آتی ہین یہہ مورتین ایک صف مین ہین اور اُنکے چہرے شمال کی طرف ہین اور پشت پر سرخ پتھر کا پہاڑ ہے مغرب مین تین مورتین ہین کہ دو بھیرون اور درمیان مین ایک گنیش ہے یہہ مورتین کشادہ چبوترہ پر ہین مگر دیگر مورتین مکان کے اندر ہین اور مورتین حقیقت مین مکان کے اندر رکھنے کے لایق ہین کہ رنگین چونہ سے تعمیر ہوئی ہین - اور تینون مورتین مذکورہ صدر سندور سے رنگی ہین اور طلائی ورق چڑھے ہوئے ہین انکے علاوہ چونہ کی تعمیر کے برہما و سورج و ہنومان و رام و سیتا و کرشن و شیوجی کی مورتین ہین اور اسنے پہلے مورتون کو ٹوڈ صاحب نے بودہ یعنی

भैरव
गणेश

ब्रह्मा
सूर्ज
हनुमा
राम
सीता
कृष्ण
शिव

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
					جینیون کے بنائے ہوئے لکھے ہین زمانہ حال کے مقدم مکانات مین سے اجیت سنگہ کا مکان ہے کہ اسکو سنہ ۱۷۲۴ع مین اوسکے بیٹے انکھے سنگہ نے مارا تھا یہہ سنگین عمارت بہت خوبصورت اور آراستہ ہے مگر اب کوئی آدمی اسمین نہین رہتا ہے ہر سوموار کو جودہ پور کے لوگون کا بغرض پرستش مندرون کے منڈ ورمین میلہ ہوتا ہے ٭	
منگارہ	۲۵	۵۲	۷۲	۲۱	راستہ بالوترہ وجودہ پور پر بالوترہ سے تین میل شمال مشرق مین ٭	मंगारा
متورہ	۲۶	۵۶	۷۳	۰	راستہ جیسلمیر ناگور و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۵۷ میل مغرب مین ٭	मतीरा
ناگور	۲۷	۱۰	۷۳	۵۰	وسیع جنگلی میدان مین چہار دیواری سے محروس ایک قصبہ ہے وہان چار تالاب اور پچاس کنوئے ہین اس نواح مین عمدہ نسل کے گاے او بیل ہوتے ہین اور قرب وجوار کے ملک مین بہت قیمت پاتے ہین اس	नागोर

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						شہر مین مہاراجہ صاحب جودہ پور کا خراج گذار سردار رہتا ہے اور ٹوڈ صاحب نے لکھا ہے کہ اچھے سال مین وہ راج مین پچھتر ہزار روپیہ صرف آمدنی سائر مین ادا کرتا ہے جودہ پور سے ۷۵ میل شمال مشرق مین ہے +
नाहरन	ناہرندی	۲۶	۱۲	۷۳	۰	راستہ بالوترہ وجودہ پور پر جودہ پور سے ۱۲ میل جنوب مغرب مین +
नीमाज	نیماج	۲۶	۹	۷۴	۷	جودہ پور سے ۴۲ میل جنوب مشرق مین +
नीमरी	نیمری	۲۸	۳	۴۸	۱۴	راستہ نصیرآباد وناگور پر ناگور سے ۲۳ میل جنوب مشرق +
ननेऊ	ننیئو	۲۷	۱۴	۷۳	۲۱	جودہ پور سے ۵۷ میل شمال مغرب مین +
ननूता	ننوتہ	۲۶	۴۹	۷۴	۵۱	اجمیر سے ۲۶ میل شمال مشرق +
पाली	پالی	۲۵	۴۸	۷۳	۲۴	یہہ مغربی راجپوتانہ کی بڑی تجارت گاہ راستہ نصیرآباد وڈیسہ پر نصیرآباد سے ۱۰۸ میل جنوب مغرب مین واقع ہے منڈاوی واقع کچھ وممالک شمالی ومالوہ وبہاول پور وسندہ کے متقاطع راستون پر واقع ہے پالی راج

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
					جودہ پور کے خالصہ مین ہے ۔ پچہتر ہزار (۷۵۰۰۰) روپیہ سالانہ محصول سایر کا آتا ہے سابق مین شہر پناہ تھی اور جودہ پور کے فریق مخالف اوسکی ملکیت پر باہم نزاع کیا کرتے تھے آخرکار حسب درخواست باشندگان شہر فصیل مسمار کی گئی باوجودیکہ شہر بہت آباد ہے شکستگی فصیل سے بدنما معلوم ہوتا ہے شہر بہت قدیم ہے اور راجپوتون نے بہ تحت حکومت شیوجی ۱۱۵۶ع مین لیا تھا ٹوڈ صاحب نے دس (۱۰۰۰۰) ہزار گھر اور پچاس (۵۰) ہزار باشندون کی آبادی لکھی ہے +	
پالڑی	۲۵	۹	۷۳	۵	راستہ نصیر آباد و ڈیسہ پر نصیر آباد سے ۱۱۳ میل جنوب مغرب مین اسمین دو سو گھر اور تین دوکانون کی آبادی ہے +	पालडी
پانچلہ	۲۶	۵۸	۷۲	۲۰	راستہ جیسلمیر ناگور و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۱۳۱ میل شمال مغرب مین +	पंचला
پاٹودی	۲۶	۹	۷۲	۲۴	جودہ پور سے ۴۸ میل جنوب مغرب مین +	पाटोदी

	نام	عرض بلد شمالی		طول البلد مشرقی		کیفیت
		درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
पीपार	پیپاڑ	۲۶	۲۴	۷۳	۴۰	راستہ جودھپور و اجمیر پر جودھپور سے ۳۷ میل شمال مشرق مین واقع ہے قصبہ کے گرد خام فصیل ہے اور اندر قلعہ ہے تین ہزار ۳۰۰۰ آدمیون کی آبادی ہے اور جنوبی دروازہ کے مقابلہ مین تالاب ہے
फलोदी	پھلودی	۲۷	۸	۷۲	۲۸	راستہ بیکانیر و بالمیر پر بالمیر سے ۱۴۷ میل شمال مشرق مین بلند زمین پر واقع ہے گرد فصیل ہے جنوب کی طرف شکستہ ہے قریب تین ہزار ۳۰۰۰ گھر کے ہین
फलसूंद	پھلسوند	۲۶	۲۴	۷۱	۵۷	پست زمین پر واقع ہے
पोहकरन	پوہکرن	۲۶	۵۴	۷۲	۰	راستہ پھلودی و جیسلمیر پر ۶۱ میل جیسلمیر سے مشرق مین واقع ہے قریب مین اسی نام کا قدیم قصبہ ویران پڑا ہے مگر اس آباد قصبہ مین تین ہزار ۳۰۰۰ گھرون کی آبادی ہے اوسکے گرد صرف پتھرون کی چنائی کی فصیل پندرہ ۱۵ فیٹ بلند ہے ویران قصبہ مین سب سے بڑی عمارت ایک مندر ہے اور اوسکے گرد ٹھاکر کے بزرگون کی چھتریان ہین اس سبب سے کہ پوہکرن مشرقی

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					راجپوتانہ اور سندہ کی تجارت کے راستہ پر واقع ہے سایر کا محصول بہت آتا ہے اور بمقابلہ دیگر علاقہ جات جودہ پور کے پوکہرن کے نواح کی زمین سیراب ہے اور ٹہاکر جسکی آمدنی ایک لاکھہ روپیہ سالانہ کی ہے راج کے اول سردارون مین سے ہے سابق مین اس سے سہ چند آمدنی تھی مگر مہاراجہ صاحب جودہ پور نے اوسکا جزو اعظم چھین لیا ہے +
پچپاک	۲۶	۱۰	۷۳	۴۷	راستہ نصیر آباد و جودہ پور پر جودہ پور سے ۳۴ میل مشرق مین +
پچپدرہ	۲۵	۵۷	۷۲	۲۱	جودہ پور سے ۶۰ میل جنوب مشرق مین اور کنارہ راست لونی ندی سے ۴ میل شمال مین واقع ہے گرد نواح کا ملک سیراب مگر کم مزروعہ ہے اس قصبہ سے تین میل شمال مین نمک کا سر ہے اوسکے پانی مین اسقدر شوریت ہے کہ جھاڑیون پر جو سر کی پانی مین ڈالی جاتی ہین موسم گرما مین خود بخود کثرت سے

पचपाक

पचभद्रा

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						نمک جم جاتا ہے یہہ قصبہ اور نمک کا سر مہاراجہ صاحب کے خالصہ مین ہین اور اُنکی آمدنی اونکے زنانہ کے مصارف مین آتی ہے +
पचरोली	پچپرولی	٢٦	٣٥	٧٤	١١	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ٣٧ میل شمال مغرب مین +
पल्ली	پلّی	٢٦	٥٧	٧٢	٥٠	جودہ پور سے ٤٩ میل شمال مغرب مین +
पटाक	پٹاؤ	٢٥	٥٧	٧٢	٣٠	راستہ بالوترہ و جودہ پور پر بالوترہ سے ١٤ میل شمال مشرق مین +
राहन	راہن	٢٦	٤٦	٧٤	٨	راستہ نصیر آباد و ناگور پر نصیر آباد سے ٥٧ میل شمال مغرب مین +
रामा	رامہ	٢٥	٤١	٧٢	٥٤	جودہ پور سے ٦٤ میل جنوب مغرب مین +
रास	راس	٢٦	١٧	٧٤	١٦	کوہ اراولی کے شمال مغربی ڈھال پر اور راستہ نصیر آباد و ڈیسہ پر نصیر آباد سے ٣٨ میل مغرب مین واقع ہے چھہ سو گھر کی آبادی ہے +
गेदानोह	ریدانوہ	٢٥	٥١	٧١	٣	جودہ پور سے ١٣٥ میل جنوب مغرب مین +
रियां	ریان	٢٦	٣٢	٧٤	٢٠	راستہ جودہ پور و اجمیر پر اجمیر سے ٤٧ میل

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه		
					شمال مغرب مین واقع ہے اس قصبہ کے گرد شکستہ خام فصیل ہے اور اوسمین میٹرتہ ٹھاکر کی بود و باش کا قلعہ ہے یہہ قلعہ شمال وجنوب بطول پچاس[۵۰] گز طویل اور تیس گز عریض ہے اور دوسو[۲۰۰] فیٹ کی بلندی کے پہاڑ پر شہر سے بلند اور محافظ موقع پر واقع ہے مغربی گوشہ مین دروازہ ہے اور اوسکے محاذی پختہ گھوگس ہے پہاڑ کے مغربی دامن پر قصبہ ہے اوسمین قریب سات سو گھر کے آبادی ہے پانی بافراط ہے کنوؤن کا عمق صرف بیس[۲۰] فیٹ کے قریب ہے اور چالیس[۴۰] فیٹ عمیق اور شیرین پانی کی ایک بہت بڑی باولی ہے لوبیلو صاحب کے اندازہ مین اس قصبہ کی آبادی ۵۶۵۰ آدمیون کی ہے +	
روہت	۲۵	۵۹	۷۳	۱۴	راستہ پنچ پالی وجودہ پور پر جودہ پور سے ۲۴ میل جنوب مین +	रोहत
سامبرہ	۲۵	۵۵	۷۲	۱۹	راستہ بالمیر وجودہ پور بالمیر سے ۵۸ میل مشرق مین اور کنارہ راست لونی ندی سے تین[۳] میل شمال	ाम्बरा

	نام	عرض البلد شمالی درجہ	عرض البلد شمالی دقیقہ	طول البلد شرقی درجہ	طول البلد شرقی دقیقہ	کیفیت
						مین بیست ڈھیری زمین ہے کہ [illegible] ہو جاتی ہے واقع ہے +
सांचोर	سانچوری	۲۵	۲۶	۷۳	[illegible]	راستہ نصیر آباد و ڈیسہ پر نصیر آباد سے ۱۳۲ میل جنوب مغرب مین واقع ہے ۵۸ گھر ہین +
सांदेरा	ساندیرہ	۲۵	۱۷	۷۳	۱۷	راستہ نصیر آباد و ڈیسہ پر نصیر آباد سے ۱۴۴ میل جنوب مغرب مین +
सांतू	سانتو	۲۵	۱۳	۷۲	۳۸	سوکری ندی کی شاخ کے کنارہ راست پر جودہ پور سے ۴۸ میل جنوب مغرب مین +
साथिव	سانتھیکہ	۲۷	۲	۷۳	۱۸	جودہ پور سے ۳۵ میل شمال مشرق مین +
सेवारा	سیوارہ	۲۴	۵۰	۷۲	۰	جودہ پور سے ۱۳۷ میل جنوب مغرب مین +
उ	شئیو	۲۶	۱۳	۷۱	۱۴	راستہ جیسلمیر و بالمیر پر بالمیر سے ۳۶ میل شمال مین ایک وسیع نگر ویران ضلع کا کہ جنکا [illegible] خراج گذار جودہ پور پر منقسم ہے دار الحکومت ہے [illegible] جودہ پور کا حاکم مع چار توپ اور کسیقدر فوج کے رہتا ہے دو سو گھرون کی آبادی ہے اور راج کا تھانہ ہے شمال مغرب کیطرف ایک عمدہ تالاب ہے +

نام	عرض بلد شمالی — درجہ	عرض بلد شمالی — دقیقہ	طول بلد شرقی — درجہ	طول بلد شرقی — دقیقہ	کیفیت
شریاری	۲۵	۴۰	۷۳	۵۳	جودہ پور سے ۴۲ میل جنوب مشرق مین +
سیندری	۲۵	۳۲	۷۱	۵۹	لونی ندی کے کنارہ چپ پر جودہ پور سے ۹۰ میل جنوب مغرب مین +
سینگر	۲۷	۱۰	[illegible]	۴۰	راستہ جیسلمر ناگور و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۱۰۱ میل شمال و مغرب مین واقع ہے یہان شور پانی کنوؤن سے ملتا ہے اور تالاب گرمی مین خشک ہوجاتا ہے اوس زمانہ مین چار میل سے پانی آتا ہے
سومیسر	۲۶	۳۱	۷۲	۱۰	جودہ پور سے ۴۳ میل مغرب شمال مین +
سومری	۲۷	۱۲	۷۴	۴	جودہ پور سے ۹۹ میل شمال مشرق مین +
سوندرہ	۲۶	۹	۷۰	۱۰	جودہ پور سے ۱۸۲ میل جنوب مغرب مین +
سورانہ	۲۵	۲۰	۷۲	۱۰	سوکری ندی کے کنارہ راست پر جودہ پور سے ۹۷ میل جنوب مغرب مین +
سنورو	۲۵	۲۰	۷۲	۲۰	سوکری ندی کے کنارہ راست پر جودہ پور سے ۸۷ میل جنوب مغرب مین +
سینچا	۲۵	۴۲	۷۱	۵۱	لونی ندی کے کنارہ راست سے ۸ میل مغرب مین جودہ پور سے ۹۲ میل جنوب مغرب مین +
سربری سروری	۲۵	۵۴	۷۲	۴۳	راستہ بالوترہ و جودہ پور پر بالوترہ سے ۲۱ میل

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						شمال و مشرق مین +
सतला	ستلانو	۲۶	۰	۷۳	۰	لونی ندی کے کنارہ راست پر جودہ پور سے ۲۴ میل جنوب مغرب مین +
सियरा	سیارہ	۲۶	۲۹	۷۳	۴۸	جودہ پور سے ۲۴ میل شمال مشرق +
तम्पी	تامپی	۲۴	۵۲	۷۱	۲۳	لونی ندی کے کنارہ راست پر جودہ پور سے ۱۵۰ میل جنوب مغرب مین +
टापू	ٹاپو	۲۶	۵۳	۷۳	۷۳	جودہ پور سے ۴۰ میل شمال مشرق مین +
तारा	تارہ	۲۶	۰	۷۱	۱۲	راستہ پوکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۲۹ میل شمال مین +
तवडी	تیوڑی	۲۶	۳۳	۷۳	۰	راستہ پوکرن و جودہ پور پر جودہ پور سے ۲۴ میل شمال مغرب +
थार	تھاٹ	۲۶	۳۴	۷۴	۲۲	راستہ نصیر آباد و بیکانیر پر نصیر آباد سے ۴۱ میل شمال مغرب +
थोबा	تھوبہ	۲۶	۴۴	۷۳	۱۰	جودہ پور سے ۳۰ میل شمال مین +
तिलवा	تلواڑہ	۲۵	۵۲	۷۲	۸	لونی ندی کے کنارہ چپ پر درمیان بالمیر و جودہ پور کے جودہ پور سے ۱۰۵ میل جنوب مغرب ہین بارش مین لونی ندی کہ یہان پاؤ میل کا عرض ہے بہت زور سے بہتی ہے ہر سال شروع

نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
					موسم سرما مین خصوص خرید فروخت حیوانات کے واسطے میلہ ہوتا ہے اور قریب آٹھ ہزار آدمی جمع ہوجاتے ہین بارش مین یہان کا راستہ غرق آب ہوجاتا ہے +	
ٹٹواس	۲۷	۱۴	۷۳	۱۹	جودہ پور سے شمال مشرق مین ۶۶ میل +	टट वास
الائی	۲۷	۲۰	۷۳	۴۰	راستہ ناگور وبیکانیر پر ناگور سے ۱۴ میل شمال مغرب مین ہے +	अलाई
اروبہ	۲۶	۳	۷۲	۴۵	راستہ بالوترہ وجودہ پور پر بالوترہ سے ۳۰ میل شمال مشرق مین +	अरूवा
بجوہ	۲۵	۲۶	۷۳	۲۶	علاقہ گودوار مین جودہ پور سے ۶۳ میل جنوب مشرق مین +	बिजोवा
والی	۲۵	۱۵	۷۳	۲۱	علاقہ گودوار مین جودہ پور سے ۴۷ میل جنوب مشرق مین +	वाली
وارنیر	۲۴	۵۸	۷۱	۰	جودہ پور سے ۱۶۷ میل جنوب مغرب مین +	वारनेर

تاریخ قدیم

مہاراجگان جودہ پور راجپوتون کی راٹھور نسل مین سے ہین جسکا کچھ حال باب اول کی دوسری فصل مین لکھا گیا ہے سمت ۱۱۲۶ مطابق سنہ ۱۰۷۲ عیسوی سے پیشتر کی تاریخ اور کرسی نامہ اس نسل کی صحیح و تحقیق نہین ہے اوس سال مین نین پال نے قنوج پر قبضہ کیا تھا اوسوقت سے راٹھورون کا لقب کام دھوج ہوا اوسکے خلف

نیسرت عرف بھرت اور پونج ولد پدرت تیرہ خاندان کام دہوج کے لقب سے مشہور ہوئے

دھرم بھومبو جسکی اولاد دہیسیا کام دہوج کہلاتی ہے +

بھانو دافغانون سے بمقام کانگرا لڑا تھا اور ابھے پور آباد کیا تھا اس سبب سے اسکی اولاد ابھے پورہ کام دھوج کہلاتی ہے +

بیرچند جسکی شادی انہل پور پٹن کی ہمیر چوہان کی دختر سے ہوئی تھی اوسکی اولاد کپولیہ کام دھوج کہلاتی ہے چودہ بیٹے تھے کہ دکن کو چلے گئے اونکی وہین بودوباش ہوگئی +

امر بجی جسکی شادی کورہ گڑہ واقع لب دریاے گنگا کے پرمار راجہ کی دختر سے ہوئی تھی اور سولہ ہزار پرمارون کو مارا اور کورہ پر قبضہ کیا اس سے اوسکی اولاد کورا کام دھوج کہلاتی ہے +

سوجن بنود جسکی اولاد جیر کھیرہ کام دہوج کہلاتی ہین +

پدم جسنے راجہ تیج من یادو سے اوڑیسہ اور بوجیلانہ فتح کیا +

اہیر جسنے یادون سے بنگالہ فتح کیا اس سبب سے اہیارہ کام دہوج ہوئے +

بردیو کے بڑے بھائی نے اوسکو بنارس مع چوراسی دیہات کے دی تھی مگر اوس نے

नैनपाल

पुरन

धर्म्मभूमबो

भानौद

कांगड़ा

अभयपुरा

बीरचंद

अनहलपुरपट्टन

हमीरचोहान

कपोलया

अमरबिजय

कोरागढ़

सुजनबिनोद

जिरखेरा

पद्म

तेजमन

बोजिलाना

बरदेव

بارکپور شہر آباد کیا اسوجہ سے اوسکی اولاد بارک کام دھوج کہلاتی ہے *

[۹] اوگر پچھو جو ہنگلاج جاندل کی پرستش گاہ کو گیا اور وہان اوسکی عبادت مقبول ہوکر چشمہ مین سے تلوار نکلی جسکے ذریعہ سے اوسنے دکن مین سمندر تک ملک فتح کیا اوسکی اولاد چندیلہ کام دھوج کہلاتی ہے *

[۱۰] مکٹ من جسنے شمال مین بہان تنور سے ممالک فتح کئے اوسکی اولاد بیر کام دھوج کہلاتی ہے

[۱۱] بھدرسینے اسٹھ برس کی عمر مین رودرسین بڑگوجر سے شمالی پہاڑون کے نیچے کنک سر فتح کیا اوسکی اولاد بھدریہ کام دھوج اہلاتی ہے *

[۱۲] النکل نے کھیرودہ شہر آباد کیا اور مسلمانون سے دریاے اٹک پر لڑا اوسکی اولاد کھیرودیہ کام دھوج کہلاتی ہے *

[۱۳] چاندنی شمال مین تاراپور حاصل کیا اور نہیرہ شہر کے چوہان راجہ کی دختر سے شادی کری اور مع اوسکے بنارس کو چلا گیا *

بھومبہ یعنی دھرم بھومبو والی قنوج کا اجے چند بیٹا تھا اکیس [۲۱] پشت تک اونکا لقب راو رہا اوسکے بعد راجہ ہوگیا اودے چند - نرپتی - کنک سین - سہسر سال - میگھ سین - بیر بھدر - دیوسین - بمل سین - دان سین - مکند - بھودو - راج سین - ترپال - سری پونج - بجے چند - جے چند - ایک بعد دوسرے کے ہوئے - کہ آخرکار جے چند قنوج کا نایک ہوکر دل پنگلا لقب سے مشہور ہوا سنہ ۱۱۷۳ء سے جب زمانہ مین نین پال نے قنوج کو فتح کیا اور اوسکے تیرہ [۱۳] پوتے مختلف ممالک مین مسکن گزین ہوئے جے چند کے زمانہ یعنی سنہ ۱۱۹۳ء تک کہ اوسوقت راٹھورون کی فرمان روائی لب دریاے گنگ ختم ہوئی ان راجگان کے زمانہ مین

مارकपुर
[illegible]
हिंगलाज देवी
चंदेला
मुकुटमन
[illegible]
रुद्रसेन
कनकसर
भरथा
[illegible]कुल
खैरोदा
खैरोदया
चांद
तारापुर
नहेरा
उदयचंद
नरपति
कनकसेन
महसमाल
मधसेन
वीरभद्र
देवसेन
विमलसेन
दानसेन
मुकंद
भूद
राजसेन
त्रपाल
श्रीपुंज
विजयचंद
जयचंद
दलपंगला

کوئی نمایان کار تحریر کے لایق وقوع مین نہ آیا اور اوس سات صدی کی مدت مین
صرف اکیس ۲۱ راجگان کے نام تحقیق ہوئے ہین حالانکہ جیسا او پر مذکور ہوا خطاب
راجگی حاصل کرنے سے پیشتر اکیس ۲۱ را ہوئے ہین +
جے چند کے زمانہ مین قنوج کی آبادی تینتس ۳۳ میل کے احاطہ مین تھی اور اوسکو دل پنگلا
یعنی فوج لنگ کا لقب کثرت فوج سے حاصل ہوا تھا کہ کوچ مین جسوقت
اگلی فوج منزل پر پہنچ جاتی تھی پچھلی فوج روانہ نہین ہوسکتی
تھی سورج پرکاش مین فوج کی یہہ تفصیل لکھی ہے اسّی ہزار مسلح آدمی تیس ۳۰ ہزار پاکھردار
گھوڑے تین ۳ لاکھہ پایک دو لاکھہ کماندار و تبردار اور گروہ کثیر جنگ آورون کا ہاتھیون پر
جب غور و عراق کے بادشاہ نے دریاے اٹک سے عبور کیا اوسکے مقابلہ کے واسطے
یہہ فوج آترو سے دریاے سندہ گئی جے چند سے لڑائی ہوئی اور سندہ ندی کہ نیلاب
مشہور تھی خون سے سرخ آب ہوگئی اور والی قنوج اوسپر غالب آیا +
راٹھورون کے جانی دشمن چوہانون کی تاریخ مین جے چند کو منڈلیک لکھا ہے وہ
شمال کے بادشاہ پر غالب آیا آٹھہ خراج گذار شاہون کو قید کیا سدہ راج والی انہلواڑہ
کو دو دفعہ شکست دی اور جنوب مین نربدا تک عملداری کر لی +
اوسنے اپنی دختر کی شادی کے واسطے حسب رواج قدیم کل ملک کے راجگان کو جمع کرکے
جشن شاہانہ کیا تاکہ وہ اونمین سے کسیکو اپنے ازدواج کے واسطے پسند کرے
مگر چوہانون کا راجہ اور میواڑ کے سمبراجے چند کی خودسری سے نفرت کرکے شریک نہوئے اوسنے اون
عوض واونکے نام کی طلائی مورتین بنواکر اونکو کمتر مقامات پر بٹھا یا یعنی چوہان کی مورت
کو پولیہ یعنی دربان بنایا پرتھی راج چوہان کو کہ اوسکی کل عمر جنگ آوری مین گذری تھی

सूर्जप्रकाश

मंडलीक

सिधराज
अनहलवाड़

सम्बरा

पौलया

غرض انتقام توہین اور ازدواج دختر راجہ سے حملہ آوری لازم آئی چنانچہ اسنے ایسا ہی کیا کہ ہندوستان کے صدہا بہادرون کے مجمع مین سے لڑکی کو لیکر بھاگ گئے مین پانچ روز تک سخت لڑائی ہوئی اگرچہ اوسکو شہرت دوامی حاصل ہوئی مگر دہلی کے عمدہ ترین بہادرون کو کھو بیٹھا اور اسی طرح جے چند نے سلطنت قنوج کے کل جنگ آورون کو تصدق کیا اسی اثنا مین شہاب الدین سلطان غوری نے موقع غنیمت سمجھکر حملہ کیا کہ دونون راجہ جنمین سے ہر ایک نے تنہا بادشاہان سابق کا کامیابی سے مقابلہ کیا تھا مغلوب ہوئے شہاب الدین غوری نے اس باہمی نااتفاقی کو غنیمت سمجھکر اول پرتھی راج چوہان سے دہلی کو فتح کیا اور بعد ازان جے چند والی قنوج پر کہ پہلی لڑائیون سے کمزور ہوگیا تھا حملہ کیا قنوج والون نے مقابلہ مین بہت کوشش کی مگر کچھ کارگر نہوئی اور آخر کار راجہ جے چند عند الفرار گنگا مین غرق ہوکر مرگیا +

۱۱۹۳ مین قنوج سے ہندو کی سلطنت اوٹھی لیکن راٹھورون کی حکومت اگرچہ دریاے گنگ کے کنارہ سے جاتی رہی مگر مشیت ایزدی مقتضی اسکی تھی کہ وہی نسل کمتر درجہ کی سرزمین پر ویسی ہی فرمانروائی کرے اور اسی خاندان مین کئی اسون پشت پر راج راجیشر راجہ مان ماروڈیس مین ویسا ہی زبردست حاکم ہوئے جیسے قنوج مین جے چند اور نین پال ہوئے تھے +

قنوج کی شکست سے اٹھارہ برس بعد ۱۲۱۲ء مین جے چند کے دو پوتے شیوجی اور سیت رام صرف دو کس ہمراہی لیکر مغرب کیطرف روانہ ہوئی بعض کہتے ہین کہ دوارکا کی جاترا کو جاتے تھے اور بعض کا بیان ہے کہ بتلاش معاش گئے تھے۔ جہان اب

राजराजेश्वर
मारुदेश
सेतराम
द्वारिका

بیکانیر شہر ہے وہان سے بلیس میل مغرب مین کولومد تھا وہان کے سولنکی راجہ نے اونکی بہت مہمانداری کی اُنھون نے بالعوض اسکے اوسکو پھولرہ کے جاریجہ رئیس لاکھا پھولانہ کے مقابلہ مین بہت مدد دی اس معرکہ مین سیت رام مارا گیا مگر سولنکی کی فتح ہوگئی اس خدمت کے جلدو مین اوسنے شیوجی کے ساتھہ اپنی ہمشیرہ کی شادی کردی اور بہت جہیز دیا وہانسے شیوجی انہلواڑہ پٹن کو گیا وہان کا رئیس اوسکو بہت خاطرداری سے دوارکا کو لے گیا لاکھا پھرتا ہوا وہان بھی پہنچا اور حسن اتفاق سے شیوجی کا اوس سے پھر مقابلہ ہوا اول تو شیوجی اپنی خاندان کی عادت وغرور سے بذاتہ جنگجو تھا دوسرے پہلی لڑائی مین بھائی مارا گیا تھا اس خواہش انتقام نے اوسکو اور بھی آمادہ کیا صرف ایک ہی لڑائی مین اگرچہ اوسکا بھتیجا مارا گیا اوسنے لاکھا پر فتح پائی اور کل مُلک مین جہان پھولانہ کے خوف سے تہلکہ پڑ رہا تھا شہرت حاصل کری +

कोलूमद
सोलंकी
फूलरा
जोरजा
लाखापुला
फूलाना

اس فتح سے حوصلہ پاکر اوسنے زیارت چھوڑ دی اور لونی ندی کے کنارہ پر ایک دعوت مین میہوہ کے والی راجپوتون کو مارا اور تھوڑے دنون کے بعد کھیردھر کے گوہلون پر فتح پائی کہ اونکا سردار مہیش داس خود شیوجی کی تلوار سے مقتول ہوا اور کھیر کی سرزمین مین راٹھورون کا جھنڈا قایم کیا +

मेहवा
दाबि
खेरधर
गोहिल
महेशदास
खेर
पाली

اس زمانہ مین شہر پالی اور اوسکے گرد نواح کے مُلک پر ایک برہمنون کی جماعت کہ پالی وال کہلاتی ہے قابض تھی انگو میر اور مینہ پہاڑی سارق بہت تنگ کرتے تھے انھون نے ان سارقون سے محفوظ رکھنے کے واسطے شیوجی کو بلایا اور اوسکو وہان رہنے کیواسطے زمین دی یہان اوسکی سولنکی رانی سے اسمو تھاما نامے لڑکا پیدا ہوا رانی سے

صلاح دی کہ برہمنون سے چھین کر پالی کا راجہ ہونا چاہیئے چنانچہ اوسنے ہولی پر برہمنون کے سردارون کو مار کر اس ریاست کو اپنے ملک مقبوضہ مین شامل کیا مگر اس دغابازی کے بعد شیوجی صرف ایک سال زندہ رہا اور ایزادی ملک کا کام اپنے تین[3] بیٹون اسّوتھاما - سونتگ - اور اجمل پر چھوڑ کر مر گیا جس طرح شیوجی نے پالی پر قبضہ کیا اوسی طرح اسّوتھاما نے ایڈر مین اپنے بھائی سونتگ کو قابض کیا یہہ مختصر ریاست واقع حد گجرات بھی مثل میہوہ کے واہیون کے قبضہ مین تھی اونکے ہان کسی رئیس کے مرنے کا ماتم تھا اوسیوقت راٹھورون نے جا کر قبضہ کر لیا سونتگ کی اولاد ہاتوندیہ راٹھور کہلاتے ہین تیسرے بھائی اجمل نے سرحد سارنگترہ تک فوج کشی کر کر اوک منڈلہ کی بیگم سے چور رئیس کو بیدخل کیا اور خود قابض ہوگیا اوسکی اولاد بھدیل کہلاتی ہے *

اسّوتھاما آٹھ بیٹے چھوڑ کر مرا دوہر[1] - جوتسی[2] - کھمپساؤ[3] - بھوپسو[4] - دھاندل[5] جیت مل[6] بندر[7] - اوہر[8] - انمین سے چار دوہر - دہاندل اوہر اور جیت مل کا حال معلوم ہے * اسّوتھاما کے بعد دوہر جانشین ہوا اوسنے قنوج لینے مین کوشش کری مگر کامیاب نہوا اور پرہارون سے مانڈور لینے کے اقدام مین خود مارا گیا اوسکے سات بیٹے ہوئے رائے پال[1] - کیرت پال[2] - بیہر[3] - بیتل[4] - جوگیل[5] - دالو[6] - بیگر[7] -
رائے پال مسندنشین ہوا اوسنے منڈور کے پرہیار کو مار کر اپنے باپ کا انتقام لیا اور تھوڑے دنون کو منڈور پر قابض بھی ہوا اوسکی تیرہ اولاد ہوئی کہ اس ملک مین پھیل گئی رائے پال کی اوسکا بیٹا کنگل اور بعد ازان جھالن و چاندو و ٹیڈو اوسکے بعد دیگرے راجہ ہو کر قرب و جوار کے رئیسون سے سخت لڑائی کر کے

अस्वथामा
सुनंग
अजमल
इडर
हातोंद्या
सारङ्गतरा
ओकमंडला
बीकभसी
भदेल
दूहर
चोपसी
खिम्प
साव
भोपसू
धांदल
जैतमल
बंदुर
ऊहर
रायपाल
कीरतपाल
बेहर
बितल
जुगेल
दालु
बेगर
कनकुल
झालन
चाहो
टीडा

ملک فتح کرتے رہے جادو اور راٹہاڑون نے جیسلمیر کے بھاٹیون سے ایسی [illegible]وت کری
کہ اونکو گھر کے ملک پر فوج کشی کرنی پڑی راٹہاڑون نے سونگرہ سے بینمحل کا
ضلع فتح کیا اور دیورہ وبالیچہ سے ملک لیکر اپنا راج بڑھایا اوسکے بعد سلکو
جانشین ہوا اس شخص کی اولاد جو سلکاوت کہلاتی ہین میوہ اور راردرہ مین
بھوبیہ مین سلکو کے بعد اوسکا بیٹا بیرم دیو جانشین ہوا اوسنے شمال کے جوہیون پر
حملہ کیا اور لڑائی مین مارا گیا بیرموت اور دوسرے بیٹے بیجو سے بیجاوت اوسکی اولاد سے
سیتر و سیوانہ اور دایچو مین بہت ہین بیرم دیو کے بعد اوسکا بیٹا چوندا ہوا کہ راٹھورون
کی تاریخ مین بہت مشہور ہے اسیوقت تک اونھون نے جہان امید فتح ہوی
حملہ آوری اور کار نمایان کرکے شہرت حاصل کری تھی مگر گیارہوین پشت
مین چوندا نے کل راٹھورون کو فراہم کرکے منڈور پر حملہ کیا اور پریہار رئیس کو
مار کر ماروار دیس کی ریاست پر قنوج کا جھنڈا نصب کیا ؁

مگر راجپوتون کی تقدیر ایسی متغیر رہی ہے کہ اس فتح سے تھوڑے دنون چوندا
اپنے بزرگون کے مقبوضہ ملک سے مخروج ہو کر کالو کی چارن کے گھر پناہ پذیر
ہوا تھا مگر منڈور فتح کرتے ہی وہ ناگور کی شاہی فوج قلعہ پر حملہ آور ہوا اور
وہان بھی فتح کری وہان سے جنوب کو عزیمت کری اور ضلع گودوار کی دارالحکومت
* نادول مین فوج متعین کری پریہار رئیس کی دختر سے شادی کی کہ اوسکو بھی
اپنے نواسہ کے مسندنشین ہونے سے اطمینان ہو گیا چوندا کے چودہ[14] بیٹے ہوے
اور اوسکے روبرو جوان ہو گئے اونکے نام رنمل[1] - ستو[2] - رندھیر[3] - ارنکوال[4]
پونج[5] - بھیم[6] - کانھ[7] - اجو[8] - رام دیو[9] - بیجو[10] - سیہس مل[11] - باگھ[12] - لونبو[13] - شیوراج[14]

सोनिगरा
बीनमहल
देवरा
बालीचा
सिलको
सिलकावत
गा.दरा
बीरमदेव
जोहया
बीरमोत
बीजो
बीजावत
सेतरो
सेवानो
दायचो
चोंडा

कालू
* नाडोल
रनमल
सतू
रनधीर
इरिकोबाल
पूंज
रामदेव
भीम
कान
अजो
रामदेव
बीजो
सेहसमल
बाघ
लुम्बो
स्वराज

ہین انمین سے رنمل ستو۔ ارنکوال۔ کانہ کی اولاد ابتک ہے چونڈا کی دختر

हंस

ہنس میواڑ کے لاکھا رانا سے منسوب ہوئی تھی اوس سے مشہور کھمبو رانا پیدا ہوا چونڈا

ایک لڑائی مین بمقام ناگور مع ہزار راجپوتون کے مارا گیا اوسنے سنہ ۱۳۸۳

مین مسند نشین ہوکر سنہ ۱۴۶۵ تک کہ مارا گیا حکومت کری اور بجاے اوسکے رنمل

راجہ ہوا ۔

چونڈا کے انتقال پر ناگور راٹھورون کے ہاتھ سے جاتی رہی میواڑ کے لاکھا رانا

हरलू

نے کہ اوسکا رنمل سالا تھا اوسکو قبضہ دلوا مع چالیس دیہات کے دیا اور اوسکو

اپنے اول سرداردن مین شمار کر رکھا مگر لاکھا رانا کے انتقال پر اوسنے معاملات

مارواڑ مین ایسی مداخلت کری کہ خود بھی مرا اور ملک پر بھی زوال آیا ۔

تاریخ اودیپور مین لکھا گیا ہے کہ لاکھا رانا کے بڑے بیٹے چونڈا نے دعوی

مسند نشینی چھوڑکر اپنے سب سے چھوٹے بھائی موکل جی کو جو راو رنمل کی

ہمشیرہ سے پیدا ہوا تھا راو کرنا چاہا اور باپ کے انتقال پر اوسکا محافظ و منتظم ہو گیا

مگر راو رنمل نے اوسکے انتظام مین مداخلت کر کر خلل اندازی کری اور اُسکے

ہمراہی راٹھور میواڑ کی زرخیز سرزمین پر مور و ملخ کیطرح جمع ہوگئے غالبا

رنمل کا ارادہ یہہ تھا کہ اوس ملک کو راٹھورون کے قبضہ مین لاوے بطور

پیش بندی کے چونڈا کے بھائی کو ہلاک کیا اور صغیر سن رانا کی ہلاکت کا

بھی اقدام کیا اوسوقت چونڈا نے یکایک حملہ کرکر راو رنمل کو مار ڈالا اور

راٹھورون کو نکالدیا ۔

راو رنمل کے چوبیس ۲۴ بیٹے تھے اونکی اولاد راج مارواڑ کے بھائی بیٹے ہین

اور علحدہ شاخون مین منقسم ہین *

نمبر	نام پسران رنمل	نام شاخ	نام ریاست یا جاگیر
۱	جودہا	جودہا	
۲	کاندل	کاندلوت	بیکانیر کا ملک فتح کیا
۳	چانپہ	چانپاوت	اہوہ کالوہ بالڑہی ہرشولہ رینٹہت جاولہ سلطانہ سنگاری
۴	انکے راج جسکے سات اخلاف مین سے اول کومپو تھا	کومپاوت	اسوپ کنتالیو جینداول سرپاری کھارلو ہرسور بلو بجوریہ سورپورہ دلوریہ
۵	ماندلہ	ماندلوت	سروندہ
۶	پٹہ	پٹاوت	کرنیچری بروہ دیس نوکھ
۷	لاکھا	لاکھاوت	
۸	بالا	بالاوت	دہوناره
۹	جیت مل	جیت ملوت	پلسنی
۱۰	کرنو	کرنوت	لوناواس
۱۱	روپا	روپاوت	چوٹیلہ
۱۲	ناتھو	ناتھاوت	بیکانیر

डूंगरा		ڈونگروت	ڈونگره	۱۳
सांदा		سانداوت	سانده	۱۴
मांदो		ماندلوت	ماندو	۱۵
बीरू		بیروت	بیرو	۱۶
जगमल		جگملوت	جگمل	۱۷
हमप्र		ہمپاوت	ہمپو	۱۸
सकतू	انکی جاگیرین بڑے جاگیرداران کے تحت مین ہین	سکتاوت	سکتو	۱۹
करम चंद		——	کرم چند	۲۰
अरीदल		اریولوت	اریول	۲۱
केतसी		کیتسیوت	کیتسی	۲۲
शत्रुसाल		سترو سالوت	سترو سال	۲۳
तेजमल		تیج ملوت	تیج مل	۲۴

چوندانے راٹھوروں کو نکالا تب جودھا مرنے سے بچکر بھاگا مگر ایسا خوف و مصیبت زدہ تھا کہ اُسکو منڈور بھی چھوڑنا پڑا ایک دفعہ راٹھور بالکل تباہ ہو گئے تھے مگر جودھا بڑی ہمت اور لیاقت کا آدمی تھا اپنی تدبیرات کو مخفی رکھکر اوس نے آدمی جمع کئے۔ اور منڈور میں دو پسران چوندا پر حملہ کر کر ایک کو وہان ہی مار ڈالا اور دوسرے کو عند الفرار سرحد گودوار پر مارا تب براہ دانشمندی تھوڑا ملک دینے کو باقیماندہ رکھنے کا ذریعہ سمجھکر صلح کی درخواست کری اور جس مقام پر چوندا کا چھوٹا بیٹا مارا گیا وہان سرحد قایم کر کر ملک گودوار بطور خونبہا دیکر رفع

شتر کیا * ہ بیاکہ سمت ۱۴۷۲ مین جب راو رنمل بمقام دنلو تھا جودہا پیدا ہوا
سنہ ۱۴۱۵ء مین اوس نے سوجت حاصل کیا اور جیٹھ سمت ۱۵۱۵ مطابق سنہ ۱۴۵۹ء مین شہر
جودہ پور کی آبادی شروع کری اور منڈور سے وہان کو دارالحکومت منتقل کیا
اس نقل دارالحکومت کا سبب یہہ تھا کہ کوہ بکرچیریہ مین جسے بعد ازان جودہا گیر
کہنے لگے ایک جوگی رہتا تھا اوس نے اس موقع پر شہر آباد کرنیکی ہدایت کری تھی اوسکی ہدایت
اور موقع مناسب کی وجہ سے منڈور کو جو بہت کشت وخون سے حاصل کیا تھا
چھوڑ کر یہان کی بود و باش اختیار کری *
جودہا نے بیفائدہ لڑائیون مین وقت ضائع نکر کر انتظام و ترقی ملک مین کوشش
کری اور قدیم مالکان ملک کو انکی جائداد پر قابض کیا راٹھورون کی اس کثرت
سے اولاد ہوئی کہ ممالک مفتوحہ انکی بود و باش کے واسطے مکتفی نرہی یعنی چوندا کے چودہ
اور رنمل کے چوبیس اور جودہا کے چودہ پسران نے ملک کے عمدہ حصص کو باہم
تقسیم کر لیا اور راٹھورون کی بود و باش کے واسطے دیگر ملک کی ضرورت ہوئی

تفصیل چودہ پسران جودہا

نمبر	نام خلف جودہا	نام شاخ	مقام ریاست	کیفیت
۱	سانتل	.	سانتلمیر	پوکرن سے تین کوس
۲	سوجا عرف سورج	.	.	بجاے جودہا مسند نشین ہوا
۳	گوموہ	.	.	لاولد
۴	دوودہ	میڑتیہ	میڑتہ	دوودہ نے جو ہاڑون سے سانبھر نے اوسکے پسر بیرم کے پسران

नकरचीर
सान्तल
सूजा-सूर्य
गोमोह
दूदोह
वीरम

जैमल जगमल

جیمل اور جگمل سے جیملوت اور جگملوت دو شاخین ہوئی ہین +

वीरसिंघ नौलाइ

۵ بیرسنگھ بیرسنگوت نولائی

बीकू

۶ بیکو بیکاوت بیکانیر

भारमल बाई भिलाय

۷ بہارمل بہارملوت بائی بھلارہ

शिवराज धुनारा

۸ شیوراج شیوراجوت دہونارہ لب لونی

करमसी क्योनसर

۹ کرمسی کرمسوت کیونسر

रायमल

۱۰ رایمل رایملوت .

सामतसी दावेरह

۱۱ سامتسی سامتسیوت داوروہ

बीदा बीदावती

۱۲ بیدا بیداوت بیداوتی ضلع ناگور

बनहर

۱۳ بنہر . .

नीम्बू

۱۴ نیمبو . .

بڑے بیٹے سانتل نے کہ بوندی کی رانی سے پیدا ہوا تھا بھاٹیون کے ملک مین بجانب شمال مغرب بود و باش کر کر قریب پانچ میل پوکرن سے سانتلمیر آباد کیا اوسکا صحرائی کے خان سے مقابلہ ہوا کہ فریقین مارے گئے اوسکو کسموہ مین داغ دیا گیا اور اوسکے ساتھ سات رانیان ستی ہوئین +

कसमोह

چودہ بیٹے دودوہ نے میڑتہ مین قیام کیا اوسکی اولاد میڑتیہ ہمیشہ مارودیس کی اول جنگ آور سمجھی گئی ہین اوسکی دختر میران بائی رانا کمبھو کی رانی تھی +

कुंदल

چھوٹا بیٹا بیکو اوسی طرف گیا جس طرف اوسکا چچا کندل گیا تھا اور وہان اوسکے
شامل ہوکر جاٹون سے ملک لیا اور اپنے نام سے بیکانیر شہر آباد کیا +
شہر جدید آباد کرنیکے بعد جودہا بتیس ۳۲ برس زندہ رہا اوسکے روبرو اوسکے بیٹے اور
پوتے مارودیس مین جلد جلد فتح کرکر آباد ہوگئے سمت ۱۵۴۵ مطابق سنہ ۱۴۸۹ء مین
بعمر اکسٹھ ۶۱ سال انتقال کیا اوسکو منڈور مین داغ دیکر بشمول دیگر بزرگون کے چھتری
تعمیر کرائی گئی +

اسوقت قنوج سے نقل وطن کئے تین سو ۳۰۰ برس کا عرصہ گذرا تھا شیوجی کی اولاد کے
راٹھور باوصف متواتر کشت وخون کے پانچ لاکھ آدمی ہوکر اسی ہزار مربع ملک
مین پھیل گئے تھے +

جودہا کی گدی پر سوجا عرف سورجمل بیٹھا اور ستائیس ۲۷ برس تک حکومت کرتا رہا
اوسنے کسیقدر ملک بھی زیادہ کیا +

اگرچہ لودھی شاہان دہلی کے خاندان مین باہم نفاق ہونیکے سبب سے اونمین سے کوئی
ویران ملک مارو پر حملہ آور نہوا اور قبل اسکے کہ اخلاف جودہا کو بادشاہی فوج سے
مقابلہ کی ضرورت ہوئی شیر شاہی خاندان اور پیدا ہوگیا مگر سمت ۱۵۷۲ مطابق سنہ ۱۵۱۶ء
مین غارت گر پٹھانون کے ایک گروہ نے بمقام پیپار تیج کے میلہ پر حملہ کیا اور راٹھوڑون
کی ایکسو چالیس ۱۴۰ باکرہ عورتون کو لیگئے سوجا نے بفور استماع اس خبر کے مع سرداران
موجودہ وقت اونکا تعاقب کرکے عورتون کو چھوڑایا اور بہت کشت وخون کرکر خود بھی
ہلاک ہوگیا +

भाबो
बामा

سوجا کے پانچ بیٹے ہوئے بھاگو کہ جوانی مین مرگیا اوسکا بیٹا گنگا مسندنشین ہوا

ऊदा
नीमाज
जैतारन
गूंदोचि
बिशायता
रायपुर
सागा
बरवह
प्रथाग
बीरमदेव
नरू
मारूपुर
नारावत
पचपहाड

اوداجسکے گیارہ بیٹون کی اولاد او داوت کہلاتے ہین اور علاوہ چند مقامات واقع میواڑ کے نیماج جیتارن گوندوچی برایتہ رائے پور وغیرہ کے جاگیرون پر قابض ہین - ساگا جس سے ساگاوت ہوئے ہین اور برہوہ مین رہتے ہین پرباگ جسکی اولاد پرباگوت ہین بیرم دیو جسکا بیٹا نرومار وپتر کہلاتا ہے اور اسکی مورت کو بمقام سوجت پوجتے ہین اوسکی اولاد نراروت جودہا کہلاتے ہین اور اونکی ایک شاخ پنچ پہاڑ واقع ناروٹی مین مقیم تھی +

سنہ ۱۵۱۶ء مین سوجا کے انتقال پر اوسکا پوتا گنگا مسند نشین ہوا اور اُسکا چچا ساگا بدعوی مسند نشینی دولت خان لودھی کو جسنے ناگور سے راٹھورون کو خارج کیا تھا اپنی مدد کیواسطے بلایا اسطرح جودہا کی اولاد باہم کُشت وخون کرنے لگے مگر گنگا نے اپنے دعوی کی صداقت اور اپنے بھائیون کی دیانت پر اعتبار کرکر پٹھانون کے پیغام تقسیم ملک کو نامنظور کرکر لڑائی کری کہ اوسکا چچا ساگا ماراگیا اور پٹھان ذلت سے شکست کھا کر بھاگا گنگا کی مسند نشینی سے بارہ برس بعد جودہا کی اولاد کو ترکستان کے مغلون کے مقابلہ کیواسطے فرمانروایان میواڑ سے اتفاق کرنا پڑا ساگا رانا نے راجگان ہند مین اپنے بزرگون کا طریقہ اختیار کرکر لڑائی شروع کری تھی اور مہاراجہ مارواڑ نے اوسکی تخت حکومت مین اپنی فوج بھیجنے مین کسرشان نہ سمجھکر ایسی شجاعت دکھلائی کہ بیانہ کے میدان مین اگر دغا بازی مخل نہوئی ہوتی توضرور ہے کہ راٹھورون کی تلوار بابر کو شکست دیکر ہندوستان کو مسلمانون کا مغلوب ہونے سے بچالیتی گنگا کا پوتا رائے مل مع کھارتو و رتنا میرٹیہ ودیگر سردارون جوغتا کی تلوارون سے اس میدان مین کام آئے +

रायमल
खारतो
रतना

سنہ ۱۵۳۲ء مین اس لڑائی سے چار برس بعد گنگا مر گیا اور بجاے اوسکے مالدیو مسند نشین
ہوا اوسنے جنگ آوری اور انتظام ملک مین بہت ناموری حاصل کی شاہنشاہ
بابر کو عمدہ ممالک لب دریاے گنگا مین مصروفیت کامل ہونے سے مارواڑ کی
ویران سرزمین پر کچھہ توجہ نہوئی مالدیو کے اضلاع و قلعات واقع سرحد کو کہ اُس
وقت تک ملازمان شاہی کے قبضہ مین تھی فتح کر کر ڈہونڈہار کی طرف اپنی فوج
متعین کردی سالگا رانا کے انتقال پر میواڑ کی گدی پر نابالغ رئیس رہگیا اسطرف سے
مغلوبین اور اُسطرف سے شاہان گجرات نے اُسپر حملہ کیا اس سے مالدیو کو اپنی بجید و نہایت طاقت و اختیار
کے استعمال کرنیکی فرصت ملگئی کہ اسطرح اوسنے دوست و دشمن کو بلا امتیاز مغلوب
کیا اور دراقع مین بقول صاحب تاریخ فرشتہ کے ہندوستان کا نہایت زبردست حاکم ہوگیا۔
جس سال مین مسند نشین ہوا اوسی سال مین اوسنے اپنے قدیم ممالک ناگور و اجمیر پر
قبضہ کیا سنہ ۱۵۹۶ء مین جالور و سوانہ و بہادراجون سیندہلون سے فتح کئے اور
دو برس بعد بیکانیر سے اخلاف بیکا کو بیدخل کیا اور میہوہ وغیرہ ممالک واقع لب لونی
کو جنہون نے خودسری اختیار کرلی تھی پست و مغلوب کیا بھاٹیون سے لڑکر بکم پور
فتح کیا اور وہان اپنے خاندان کی ایک شاخ کو کہ ابتک مالدوت کے نام سے مشہور
ہین اور جیسلمیر کے علاقہ مین خوفناک غارتگر ہین مقیم کیا بلکہ میواڑ و ڈہونڈار مین بھی اپنے
خاندان کے لوگون کی بود و باش کردی اور چاٹسو مین کہ جے پور سے صرف بیس
میل کے فاصلہ پر ہے قلعہ تعمیر کرایا اور دیورہ راجپوتون سے کہ اوسکی والدہ اوسی
خاندان کی تھی سروہی فتح کرکر واپس دی جس حالت مین یہہ فتوحات حاصل ہوئین
مالدیو نے اونکے انتظام و استحکام مین بھی کوشش کری اور قلعات تعمیر کرائے

नागोर
अजमेर

जालोर
सिवाना
भाद्राजून
सिंधलोन

चाटसू

علاوہ قلعہ ومحل کے شہر جودہپور کے گرد شہر پناہ طیار کرائی اور میڑتہ کی چار دیواری
اور قلعہ ہین کہ اوسکا نام بالکوٹ رکھا تھا دو لاکھہ چالیس ہزار روپیہ خرچ کیا ساتلمیر
کو مسمار کیا اور اوسکے مصالحہ سے پوہکرن کہ بھاٹیون سے لیا تھا تعمیر کرایا اور
ساتلمیر کی کل آبادی کو وہان منتقل کیا اور بمقامات بہادراجون وکوہ چھپلود و سواڑ
وگوندوچی وریاہ و پیپار و دہونارہ قلعات تعمیر کرائے سوانہ کے قلعہ کو کنڈل کوٹ
نامزد کیا اور قلعہ پھلودی ہین کہ ہمیر نسیراوت نے بنوایا تھا بہت اضافہ کیا اور
گڑہ بیٹلی یعنی اجمیر کے قلعہ مین کوٹ برج بنواکر بذریعہ چکر کے قلعہ ہین پانی پہنچانے
سے اپنی ذی ہنری ثابت کری ان کامون کی قابلیت اوسکو سانبھر کی پیداوار
سے حاصل ہوئی تھی اوس زمانہ ہین اضلاع ومقامات مفصلہ ذیل جودہپور کے
علاقہ ہین تھے ؛

سوجت سانبھر میڑتہ کھاٹو بدنور لاڈنو راےپور بہادراجون ناگور
سوانہ توناگر جیسلگڑہ بیکانیر ہین محل پوہکرن بارمیر کسولی ریواسہ جہاور
جالور باولی ملار دیوبرہ فتحپور امرسر کھاور بنیاپور ٹونک ٹوڈہ نادول
پھلودی سانچور ڈیڈوانہ چاٹسو لواٹن ملارنہ اجمیر جہازپور پربار کا -
ادےپور واقع شیخاوالی - انہین سے جالور اجمیر ٹونک ٹوڈہ وبدنور
کی ہر ایک محال سے تین سو ساٹھہ گانون متعلق ہین اور ایسا کوئی نہین جسمین
اسّی گانون سے کم ہون مگر چاٹسو ولوان ٹونک و ٹوڈہ واقع ڈہونڈار
اور جہازپور واقع میواڑ ہین صرف چند روزہ عملداری رہی مارواڑ کی جاگیرین
وسعت ملک اور کثرت اولاد کے ساتھہ روز بروز زیادہ ہوگئین تا بحدیکہ کل

भीमलोद
रियाह
पीपार
धुनारा
कुंडलकोट
हमीर
नोगावन
गढबाटली
कोटबुर्ज

ना-बेदनोर
नू-जेकलगढ़
बीनमहल
बारमेर
कसोला
रेवासा
जजावर
मलार
खावर
बनयापुर
नादोल
प्रमारका

ملک جاگیرون مین منقسم ہوگیا مالدیونے اس تقسیم کو روکنا ضرور سمجھکر جاگیردارون کے درجے مقرر کیئے اور اخلاف رئل وجودہ کی اولاد کے واسطے محدود جاگیرین برائے دوام علیحدہ کر دین کہ اُسوقت سے ابتک اُنپر کچھہ اضافہ نہین ہوا ہے۔
دَس برس تک مالدیو اپنی تجویزون کا اجرا کرتا رہا اس عرصہ مین بابرشاہ کا انتقال ہوا اور ہمایون کو شیرشاہ نے نکالدیا مالدیونے اوسکی کچھہ خاطرداری نکری بلکہ اپنے ملک سے نکالدیا مگر اوسکو اس بیمروتی سے کچھہ فائدہ نہوا شیرشاہ نے یا تو یہہ سمجھا کہ مالدیو کو ہمایون کی پناہ دہی کی طاقت نتھی یا ایسے زبردست رئیس کی موجودگی مین اپنی قوت کو غیر مطمئن سمجھا اَسّی ہزار فوج لیکر مارواڑ پر حملہ آور ہوا مالدیو نے اوسکو بڑھنے دیا اور مقابلہ کے واسطے پچاس ہزار فوج تیار کری اور ایسی ہوشیاری اور دانشوری سے آمادہ جنگ ہوا کہ شیرشاہ کو جو فن سپہ گری مین نہایت مشتاق تھا ہر قدم پر اپنے لشکر کو محفوظ کرنا پڑا ابتدا مین اوسنے فتح کرنا بہت سہل سمجھا تھا مگر جب ایسے موقع پر پھنس گیا کہ راجپوتون کی بہادری کو دیکھتے ہوئے مقابلہ کرنے مین خطرہ تھا اور بھاگنا غیر ممکن تھا اپنی ناعاقبت اندیشی پر بہت پشیمان ہوا ایک مہینے تک دونون فوجین ایک دوسرے کی محاذی مقیم رہین اور فوج شاہی کی حالت روز بروز خراب ہوتی گئی کہ آخرکار وہ اوس سے نکلنے سے مایوس ہوگیا اُسوقت اوسنے مالدیو کے دلمین اوسکے سردارون کیطرف سے بے اعتباری پیدا کرنیکے واسطے اونکے نام ایک خط بمضمون مشتبہ سازش لکھوا کر لشکر مین ڈلوادیا اور جاگیرون کی ضبطی سے شیرشاہ کی اس تدبیر کو اَور بھی فروغ ہوگیا کیونکہ جب حملہ کرنیکا وقت معینہ قریب آیا راجہ نے ممانعت کردی اسکا سبب مشہور ہوگیا تب چند سردارون نے اس

اشتباہ کی بے اصلی ثابت کرنیکے واسطے اپنی وفاداری کا وہ ثبوت پیش کیا جو اس
قوم کے راجپوت کرتے رہے ہین بارہ[۱۲] ہزار آدمیون سے اُنھون نے حملہ کرکر فوج شاہی کو
تباہ کردیا اور خود شاہنشاہ کی ڈیرہ تک مصیبت پیدا کی مگر بادشاہی فوج تعداد مین
زیادہ تھی آخر کار غالب آئی راجپوت لوگ مارے گئے تب مالدیو کو شیرشاہ کی دیکھ
دیکھی اور اپنے سردارون کی خیرخواہی کا حال تحقیق ہوا مگر وقت ہاتھ سے جا رہا تھا
اب کیا ہو سکتا شیوجی کی کل اولاد نے کہ اپنے ملک کی حفاظت کیواسطے جمع ہوئی
تھی شکست فاش کھائی تاہم شیرشاہ نے اونکی بہادری کو تسلیم کیا اور خطرہ سے امن
ہوکر بکارا کہ بڑی خیر ہوئی ورنہ ایکمشت باجرہ کے واسطے کل ہندوستان کی سلطنت
کھو بیٹھا تھا - سلطنت شیرشاہی کے ختم ہونیکے بعد تک مالدیو زندہ رہا اور
اوسکی موجودگی مین ہمایون مفرور کے سرپر پھر ہندوستان کا تاج شاہی رکھا گیا
اگر ہمایون کچھ عرصہ تک زندہ رہتا فوراً ٹھورون کے حق مین بہتر ہوتا کہ اوسکی نرمی
اور کاہلی اونکو انتقام سے بچا مے مین کار آمد ہوتی مگر وہ تخت نشین ہونے سے
تھوڑے دنون بعد مرگیا اور اکبر نے کہ اسوقت پندرہ[۱۵] برس کا بھی نہوا تھا یا تو اپنی
والدہ کی ہدایت سے کہ اوسنے امرکوٹ کی تکلیفون کو یاد کرکر آمادہ انتقام کیا ہوگا
یا صرف راجپوتون کا زور کم کرنیکی غرض سے سنہ ۹۶۱ھ مین مارواڑ پر فوج کشی
کی اور میڑتہ عرف مالکوٹ کا محاصرہ کرکر اور بعد سخت مقابلہ کے فتح کرلیا اور اوسی
طرح ناگور کو اپنے تحت و تصرف مین لایا اور ہر دو اضلاع رائے سنگہ والی بیکانیر کو کہ
اُسوقت جودہپور سے علحدہ ہوگیا تھا دیدئے *
سنہ ۹۶۹ھ مین مالدیو کو اطاعت کرنی لازم آئی مصلحت وقت سمجھکر اپنے دوسرے

بیٹے چندرسین کو مع تحائف بمقام اجمیر کہ اوسوقت داخل سلطنت ہوگئی تھی اکبر
کے پاس بھیجا مگر اسکے خود نہ حاضر ہونے سے اکبر ایسا ناراض ہوا کہ اوسنے رائے سنگہ کو بیکانیر
پر قابض رہنے کی کفالت دی اور مہاراں حال فرمان عطاے جودہپور خاص واسطے فرزندی
نسل کا اوسکے نام جاری کیا مگر چندرسین مین بھی راٹھوروں کا غرور و سرکشی
موجود تھی وہ بمقابلہ اکبر اور اپنے بڑے بھائی اودے سنگہ کے جسنے کچھ عرصہ
بعد زیادہ ذلت سے بادشاہ کی عنایت حاصل کری اپنے ملک کی خود اختیاری
و آزادی محفوظ رکھنے کے واسطے مستعد ہوا مالدیو کو بوڑھاپے مین اپنی دارالحکومت
کے محاصرہ کا مقابلہ کرنا پڑا اور اگرچہ محاربہ مین کوتاہی نکری مگر آخرکار اپنے
بڑے بیٹے اودے سنگہ کو بھیجکر اطاعت کرنی پڑی اودے سنگہ مع فوج کے
وہان حاضر رہا اور ایک ہزاری منصب کے امیرون مین داخل ہوکر بہ لقب موٹا راجہ
ملقب ہوا چندرسین مع گروہ کثیر متوسلان مارواڑ کے دعوی خوداختیاری کرتا رہا
جب جودہپور سے نکالا گیا سوانہ مین کہ راج کے مغربی حد پر واقع ہے چلا گیا اور
دم زیست تک وہان ہی رہا سترہ برس تک اوسنے گدی کا دعوی کیا اور
اودے سنگہ کے مقابلہ مین باوجودیکہ اوسکی مدد پر بادشاہ تھا راٹھورون سے
اطاعت کراتا رہا آخرکار اسی مخمسہ مین تین لڑکے اوگرسین آسکرن اور رائسنگہ
چھوڑکر مرگیا انمین سے رائے سنگہ سروہی کے راو سرتان سے لڑکر قصبہ دتانی کے
قریب مع چوبیس ۲۴ سردارون کے مارا گیا *

उग्रसेन
आसकरन
सुरतान
दतानी

مالدیو نے اگرچہ بادشاہ کی اطاعت کرلی مگر اپنے مذہبی مخالفون کو بیٹی دینے کی
ذلت سے بچ رہا اور اودے سنگہ کو وہ خطاب جسنے مارودیس کی خوداختیاری پر

مہر لگا دی ملنے سے تھوڑے دنون بعد مر گیا۔ اگر اوسکی عمر نے وفا کی ہوتی اور کسیقدر
طاقت بھی رکھتا تو غالب ہے کہ باتفاق رانا پرتاب والی میواڑ کے جسنے وقت اختتام
غلبہ مالدیو سے زور آزمائی شروع کری تھی مغلون کے روز افزون طاقت کے
مقابلہ مین اپنی خود اختیاری کو محفوظ رکھتا +

مالدیو سنہ ۱۶۱۵ء مین مرا اور اوسکے بارہ بیٹے مفصلہ ذیل تھے +

[۱] رام سنگھ جسنے جلاوطن ہوکر رانا میواڑ کے پاس پناہ لی اور اوسکے سات بیٹون مین سے
پانچوین [۵] کیشوداس نے چولی مہیشر مین بود و باش اختیار کری +

[۲] رایمل جو بیانہ کی لڑائی مین مارا گیا +

[۳] اودے سنگھ معروف موٹا راجہ +

[۴] چندرسین جو جھالی رانی سے پیدا ہوا تھا اوسکے تین بیٹون مین سے اوگرسین بھنائی
مین سکن گزین ہوا +

[۵] آسکرن جسکی اولاد جونیہ مین ہے +

[۶] گوپال داس جو ایڈر مین مارا گیا +

[۷] پرتھی راج جسکی اولاد جالور مین ہے +

[۸] رتن سی جسکی اولاد بھادراجون مین ہے +

[۹] بھی راج جسکی اولاد ہاری مین ہے +

[۱۰] بکرماجیت [۱۱] بھان [۱۲] نامعلوم الاسم جنکا کچھ حال معلوم نہین ہے +

اودے سنگھ کی مسندنشینی کی بابت مورخون مین باہم اختلاف ہے بعض سمت ۱۶۲۵
مطابق سنہ ۱۵۶۹ء سے جب مالدیو کا انتقال ہوا شمار کرتے ہین اور بعض اوسوقت سے

केशवदास
चूली महेश्वर
भिनाय
जूनया
ईडर
भयवाजा

سمجھتے ہین جب اوسکا بڑا بھائی چندرسین سیوانہ کے ہنگامہ مین مارا گیا +
اودے سنگہ نام کو بھی وصف ہے کہ خلاف معنی لفظ یعنی طلوع کے اُس نام کے رئیسون
کے عہد مین میواڑا اور مارواڑ اور مارواڑ کی عظمت و خود اختیاری کا ستارہ غروب ہوا ہے
جس زمانہ مین اودے سنگہ عرف موٹا راجہ نے دربار شاہی مین رسوخ پیدا کرکے ملک مارواڑ
کو ذلت دی اوسی زمانہ مین رانا پرتاب والی میواڑ نے اپنے راج کی خوداختیاری
حاصل کرنیمین جو اوسکا باپ اودے سنگہ کھو بیٹھا تھا کمال کوشش و تندہی کری
کہ اس سببسے وہ باوصف ناکامیابی بھی اپنے ہموطنونکے نزدیک بمنزلہ فرشتہ کے
قابل پرستش سمجھا جاتا ہے جب اکبر شاہ کی جودہ بائی کے ساتھہ شادی ہوکر جودہپور
کے خاندان شاہی سے رشتہ داری ہوگئی تب بادشاہ نے بجز اجمیر کے صرف ممالک
منضبطہ کو ہی واگذاشت نکیا بلکہ مالوہ کے اکثر مالا مال اضلاع عطا کئے اور اسنے
مارواڑ کی آمدنی دوچند ہوگئی اپنے بہنوئی بادشاہ کی دستگیری سے اودے سنگہ
نے اپنے بھائی بیٹون کی طاقت کو کم کیا بڑے بڑے سردارون کے بازو جھاڑے
اور اکثر قدیم جاگیردارون کی جاگیرین ضبط کین کہ اسطرح ضبطی و بندوبست جدید سے
چودہ سو گانون خالصہ مین شامل ہوئے دودوہ کی اولاد کو کہ میڑتیہ کہلاتی ہے
عنقریب بالکل بیدخل کردیا +
اودوتون سے جیتارن لیا اور رچانیا وکونیا کی اولاد سے چھوٹے چھوٹے قصبات
چھین لئے +
مگر اس عنایت کے عوض اودے سنگہ نے بھی بادشاہ کی نوکری مین اپنے راجپوتون سے
بڑے نمایان کام کرائے اس جنگل کے بادشاہ کی کہ اکبر اکثر اسی لقب سے اوسکو

بولتا تھا اولاد بکثرت تھی چونتیس ۳۴ اصل لڑکے لڑکیان کہ اونکے نام سے نئی شاخین
اور نئی جاگیرین پیدا ہوئین اونمین سے مشہورترین راجگڈہ اور رلیاگن ہین اور
حدود مارواڑ سے باہر ہوئین اونمین سے کشن گڑہ اور رتلام واقع مالوہ ہین -

रतलाम

اخیر زمانہ مین اودے سنگہ ایسا موٹا ہوگیا تھا کہ کوئی گھوڑا اوسکو نہین لیجا سکتا تھا-
مالدیو کی وفات سے تینتیس ۳۳ برس بعد اور اپنی مسند نشینی سے تیرہ ۱۳ برس بعد
اودے سنگہ نے وفات پائی اوسکی وفات کی کیفیت بھی لکھنے کے لایق ہے کہ
باوجودیکہ راجگان مارواڑ بیس ۲۰ برس کی عمر تک عورت سے محض ناواقف رہتے
تھے اور خود اوسکی ستائیس ۲۷ رانیان تھین جب وہ دربار سے اپنے وطن کو واپس
آیا ایک برہمن کی دختر اوسکے منظور نظر ہوئی یہہ برہمن آیا پنتھی یعنی آیا دیبی کا کہ
بائی بھلارہ مین ہے پوجاری تھا اس قوم کے برہمن بخلاف اپنی دیگر ہم قوموں کے

आयपन्थी

बायभिलारा

گوشت و شراب کھاتے پیتے ہین برہمن نے جب دیکھا کہ اور کسی طرح عزت نہین بچتی
ہے اپنی دختر کو قتل کر کر اور اوسکے گوشت اور خون مین اپنے گوشت کے پارچہ
بھی مخلوط کر کر آیا ماتا کو ہوم کر دیا اور اوسکے دود جگرسوز کے ساتھ راجا کو بددعا
دی کہ تین ۳ پہر یا تین ۳ روز یا تین ۳ سال کے اندر اس ظلم کا عوض ملے اور یہہ کہکر کہ
مین آیندہ کو وابی باوڑی مین رہا کرونگا خود بھی ہوم کنڈ مین گر کر مر گیا راجہ کو

ती बावड़ी

یہہ حال معلوم ہوا تو اوسکی طبیعت پر گنہگاری ایسی غالب ہوئی کہ برہمن کی صورت
ہر دم پیش نظر رہنے لگی اور اس عارضہ مین بدت معینہ کے اندر طعمہ موت ہوا +
ہنود کے توہمات سے اکثر اسلوبی اخلاق کا بھی مطلب خوب حاصل ہوتا ہے
بھلارہ کے آیا پنتھی برہمن کی روح زمانہ مابعد مین بھی رئیسون کو بدچلنی سے باز رکھنے

کیواسطے اوس حالت مین کہ جب اور کوئی تدبیر کارگر نہوئی بہت کارآمد ہوئی ہے -
اودے سنگہ کا پوتا جسونت سنگہ دابی باوڑی پر اہلکار کی دختر پر عاشق ہوا برہمن
کی روح کہ بلفظ پریت و براہم راکشس مشہور ہے جسونت سنگہ پر چڑہ گئے وہ بیہوش
ہوگیا جب سیانون یعنی معالجون نے اُسکو اُتارنا چاہا تو اوسنے شرط پیش کی کہ
خود راجہ یا اوسکے ہمرتبہ کسی شخص کو ہلاک کئے بغیر نہ جاونگا لاچار ناہر خان کومپاوت
نے منظور کیا معالجون نے روح کو پانی کے لوٹے مین اُتارا جسونت سنگہ کو ہوش
ہوگیا اور ناہر خان نے اوس خیرخواہی اور وفاداری سے جس سے اوسکا نام ابتک
مشہور ہے پانی کو نوش کیا اور قبل مرنے کے اپنی اولاد کو ہدایت کری کہ آئندہ کو
کوئی پردہان یعنی موروثی وزیر نہو چنانچہ اسوقت سے بجاے آسوپ کے کومپاوتون
کے ہوکے چانپاوت پردہان ہوا کرتے ہین +

प्रेत
वृहम राक्षस
स्यानों
कुम्पावत
प्रधान
आसोप
चांपावत

اودے سنگہ کی اولاد جو ایک صدی مین کل ملک مین پہیل گئی حسب تفصیل ذیل تھی
سورسنگہ جو مسندنشین ہوا اسکے راج بھگواندا‌س جسکے پسران بلّو و گوپال داس نے
گوبندگڑہ کی ریاست بنائی نرہر داس اور سکت سنگہ اور رگہوپت تینون کی کوئی
نامور اولاد نہوئی دلپت کے اخلاف مین سے اول مہیش داس کے بیٹے رتنا نے رتلام
مین ریاست قایم کری دوم جسونت سوم پرتاب سنگہ چہارم کنہی رام ہوئے جیت
کے چار بیٹے ہوئے اول ہرسنگہ دوم امرا سوم کنہی رام چہارم ہیمراج انکی اولاد
بلاڑی اور کہرو مین قابض ہے کشن نے سنہ ۱۶۱۳ء مین کشن گڑہ کی ریاست قایم کری
اوسکے تین بیٹے ہوئے اول بچیس مل دوم جگمل سوم بہار مل بہار مل کا ہری سنگہ
ہوا اور ہری سنگہ کا روپ سنگہ جس نے روپ نگر آباد کیا + جسونت جسکے بیٹے

सूरसिंघ
अखैराज
भगवानदा
बलू-गोप
नरहरदास
शक्तसिंह
भूपति-
महेशदास
आसकरन
कन्हीराम
हरसिंघ
पेमराज
खरवा
सबैसमं
जगमल
भारमल
हरीसिंघ

मान
मानरूपा
केशव
विसांगन
रामदास
पूरणमल
माधोदास
मोहनदास
कीरत सिंघ

مان نے مان پورہ مین سکونت کری او راوسکی اولاد مان روپا جودہ کہلاتی ہے
کیشو کی اولاد بسانگن مین ہے رام داس اور پورنمل مادہو داس موہن داس
کیرت سنگہ نامعلوم الاسم ان چہہ لڑکون کی اولاد کا حال معلوم نہین ہے انکے علاوہ
ستر لڑکیان تہین جنکا نام نہین لکہا گیا ہے سمت ۱۶۵۰ مطابق ۱۵۹۵ء مین سورسنگہ
راجہ ہوا وہ سلطنت بادشاہی فوج کے ساتھ لاہور مین نوکری پر تہا وہان اوسکے والد
کے انتقال کی خبر پہنچی اوسنے اکثر عمدہ مہمات کا سرانجام کیا تہا اور اپنے باپ کی حیات
مین سوائی کا خطاب حاصل کر لیا تہا سروہی کے راجہ نے اپنے پہاڑی ملک کے
مشکلات کا بہروسہ کرکر بادشاہ سے سرکشی کری تہی اکبر نے اوسکی سرکوبی کی
خدمت سورسنگہ کو سپرد کرے اوسکی پہلے سے عداوت تہی اسواسطے اوسنے

लालसिंह
दूधरा

سرتان سنگہ سے بخوبی انتقام لیا اور سروہی کو غارت کیا یہانتک کہ خود راو اور
رانیون کے سونیکے واسطے چارپائی باقی نرہی کہ زمین پر سونے لگے اسطرح دیورہ
جو آفتاب پر تیری شعاع سے ناراض ہوکر تیر اندازی کرتا تہا محتاج و مغلوب ہوا اور
بادشاہی فرمان کو تسلیم کرکے مع فوج کے بہ تحت سورسنگہ شاہ گجرات کے مقابلہ مین نوکری

बीड़ा
धंधोका

کرنے لگا راجہ سورسنگہ نے مظفر شاہ صوبہ گجرات کی فتح کا بیڑہ اوٹہایا تہا چنانچہ
طرفین کی فوجون نے بمقام دہندوکہ بر سر مقابلہ ہوکر سخت خونریزی کری اگرچہ
راٹہور بہت مارے گئے مگر آخرکار مظفر شاہ کو شکست ہوئی راجہ نے سترہ شہرون
کی لوٹ کا مال بادشاہ کے پاس بہیجا اور ایک کروڑ روپیہ خود لیا کر جودہ پور
مین ابزادی شہر و تعمیر قلعہ مین صرف کیا اکبر نے اس حسن خدمت کے جلد و مین
اوسکا منصب بڑہایا اور کچہہ ملک اور خلعت اور تلوار عطا کی گجرات کی لوٹ مین

سے راجہ سور سنگہ نے لاکھہ لاکھہ روپیہ چھہ بھاٹون کو دیا گجرات فتح ہونیکے بعد سور سنگہ
کو دکھن کی مہم کا حکم ہوا وہ تیرہ ہزار سوار دس بڑی توپین پچیس ۲۵ ہاتھی لیکر گیا اور
تین ۳ بڑی لڑائیان لڑا ریوا ندی عرف نربدا پر اوسنے امرا نامی جوہانون کے بلیچہ شاخ
کے راجہ پر کہ اوسکے پاس بھی پانچہزار سوار تھے حملہ کیا اور اوسکو بالکل فتح کیا اس
خدمت کے عوض مین اکبر نے اوسکو نوبت خانہ اور دہار کا ملک عطا کیا اکبر کے انتقال
اور جہانگیر کی تخت نشینی پر سور سنگہ مع اپنے بیٹے اور وارث گج سنگہ کے دربار شاہی
مین حاضر ہوا اوسیوقت بادشاہ نے بعوض بہادری جالور کے اپنے ہاتھہ سے
نوازش عطا کی کہ شاہ گجرات نے جالور کو فتح کر کر اپنے ملک مین شامل کر لیا تھا اسکا
حال شاعر نے اسطرح لکھا ہے کہ گج سنگہ کو بہاری پٹھان پر فوج کشی کا حکم ہوا جسوقت
اوسکے کوچ کا نقارہ بجا اربدہ یعنی کوہ آبو تھرایا اور جس کام مین علاء الدین بارہ
سال تک مصروف رہا تھا گج سنگہ نے تین ۳ مہینے مین انجام دیا دست بقبضہ
ہوکر جالندرہ یعنی جالور پر چڑہ گیا اور اگرچہ اکثر مشہور راٹھور بھی مارے گئے
اوسنے سات ہزار پٹھانون کو تہ تیغ کیا اور اونکا مال مغروقہ بادشاہ کے پاس بھیجا*
سلطنت گجرات کی تباہی کے بعد راجہ سور سنگہ اپنی دار الحکومت مین رہا اور اوسکا بیٹا
گج سنگہ احکام شاہی کی تعمیل کرتا رہا اور جالور فتح ہونیکے بعد اوسکو سنہ ۱۶۱۳ع مین
رانا امرا والی میواڑ پر فوج کشی کرنیکا حکم ہوا مگر کچھہ مقابلہ نہوا کہ کرن نے بادشاہ کی
نوکری قبول کری اور گج سنگہ تارا گڑہ یعنی اجمیر کو واپس آیا بادشاہ نے گج سنگہ اور
سور سنگہ دونون کا منصب بڑہایا*

مگر ان مہمات کی نسبت یہہ خیال نہین کرنا چاہیئے کہ صرف راٹھور رئیسون نے

रेवा नरबदा बलीचा धार
जालोर
अर्बुध
जालंधर

कोटा
हलपा

بلا شرکت غیرے انجام دئے ہین کیونکہ میواڑ کی مہم مین شہزادہ خورم ولیعہد سلطنت
کے ساتھہ مین راجہ گج سنگہ منجملہ چند سردارون کے تھا اور جہانگیر نے اپنے روزنامچہ
مین جس مقام پر والی میواڑ سے تعہد ہوا ہے باوجودیکہ والیان کوٹہ و دتیہ کا حال
لکھا ہے راٹھورون کا ذکر بھی نہین کیا ہے اس سے ثابت ہے کہ راجہ گج سنگہ صرف خدمات متعلقہ
فوج انجام دیتا تھا اور مارواڑ کے مورخون نے ان فتوحات کو براہ مبالغہ وحق نمکخواری
بالکل اوس سے منسوب کیا ہے سمت ۱۶۷۶ مطابق سنہ ۱۶۲۰ء مین سورسنگہ دکھن مین مرا
اوسکے سبب سے راٹھورون کی بہت ناموری ہوئی ہے بادشاہ اوسکی بڑی قدر کرتا تھا
اور بقول پٹھانون کے دکھنی اوسکی مہربانی سے خائف تھے نمعلوم مدت تک
اوس ملک مین کشت وخون کرنے سے یا تمام عمر جلا وطن رہنے سے تنگ اگر
سورسنگہ نے ایک مینار تعمیر کراکر قسم لکھدی ہے کہ میرے خاندان مین سے کوئی دریاے
نربدا کا عبور نکرے طفولیت سے اپنے باپ کے ساتھہ نوکری پر رہا باپ مراجب
لاہور مین تھا اور اخیر مین زاد بوم سے فاصلہ دور و دراز پر جان بحق ہوا اگرچہ
بادشاہ نے اوسکی خدمتون کی شکر گذاری مین کوتاہی نکرے کہ اوسکو سولہ ۱۶ شاہی
اضلاع کی اسناد عطائی اور سوائی کا خطاب حاصل تھا ان سولہ ۱۶ مین سے
نو ۹ اضلاع خاص مارواڑ مین جنکو نو ۹ کوٹی مارواڑ کہتے ہین داخل تھے اور پانچ
گجرات مین ایک مالوہ مین اور ایک دکھن مین تھے اور اس ملک کے عوض مین مارواڑ
کے تیرہ ہزار سوار بادشاہ کی نوکری کرتے تھے تاہم اپنے ملک سے براے دوام
خارج رہنے کے واسطے یہہ اجر کافی نتھا اور سورسنگہ اور اوسکے سردار اپنے ویران
وطن کے راٹھری اور منڈور کی پہلیون کو عنایات شاہی اور سلطنت کی نعمتون

سے بہتر سمجھتے تھے +

سورسنگھ نے جودھپور کو بہت رونق دی اور اوسکے وقت کی اچھی اچھی تعمیرات ہین انمین
سے تالاب سورساگر نہایت مفید و کار آمد ہے کہ قرب وجوار کے باغون کی آبپاشی
اوسی سے ہوتی ہے سورسنگھ کی اولاد مین چھہ پسر اور سات دختر تھین بیٹون کے
نام یہہ ہین گجسنگھ سبل سنگھ بیرم دیو بجے سنگھ پرتاب سنگھ جسونت سنگھ راجہ
گجسنگھ لاہور مین پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۰۲۸ھ مین برہان پور مین بمقام لشکر شاہی اوسکو
مسند نشینی کا ٹیکہ ہوا اور اس ٹیکہ کو داراب خان خلف خانخانان لیکر گیا کہ اوسنے
بطور عنایت شاہی کے راجہ گجسنگھ کی کمر سے تلوار باندھی علاوہ ملک موروثی
یعنی نوکوٹی مارواڑ کے اوسکے پٹہ مین پانچ اضلاع گجرات کے اور جھلاور واقع ڈھونڈاڑ
اور مسعودہ واقع اجمیر جسکو وہ بوجہ قربت ملک کے سب سے بہتر سمجھا تھا داخل تھی
علاوہ اسکے وہ دکھن کا صوبہ ہوا اور بطور ثبوت کامل افضال و اکرام شاہی کے لشکر
شاہی مین راٹھورون کے گھوڑے داغ علامت شاہی سے مستثنی رہے اوسکا
بڑا بیٹا امر ابتدا سے اوسکے ساتھ رہا اور بہت جوانمردی سے کل لڑائیون مین
کام دیتا رہا کیرکی گڑہ گولکنڈہ کلینہ پرنالہ گجنگڑہ اسیر ستارہ کے محاربون
اور محاصرون مین راٹھورون نے بہت بہادری اور جوانمردی ظاہر کری اسی
سبب سے اونکے سرگروہ کا لقب دلتھمبن ہوا راجپوتون کے بادشاہون سے رشتہ داری
ہوگئی تھی اس قوم کے رئیسون کے سلاطین کی تخت نشینی مین غرض خاص تھی جہانگیر کا
بڑا بیٹا اور ولیعہد پرویز جودھپور کا بھانجہ تھا اور دوسرا بیٹا خورم امیر کا بھانجہ
تھا اس سبب سے انمین باہم عداوت تھی کہ ہر ایک تخت نشینی کا خواہان تھا اور

गजसिंघ
सबलसिंघ
वीरमदेव
बिजयसिंघ
परतापसिंघ
जसवंतसिंघ
बुरहानपुर

झिलावाड़
ढूंढाड़
मसूदा

खरकीगढ़
गोलकुंडा
केलेना
परनाला
गजंगढ़
असेर
सतारा
दलथम्बन

بادشاہون نے رؤساء قدیم سے رشتہ داری کرنیمین جو فائدہ سمجھا تھا باعث
کثیر الازدواجی اس نفاق سے مبدل بہ ضرر ہوگیا خورم سمجھا تھا کہ بسبب ایک
اتفاقیہ امر پیشتر پیدا ہونیکے مین اپنے بھائی سے ہر طرح فایق ہون اور درواقع
مین وہ ہر طرح سے بہتر اور دلاور تھا اور ابتداء سے اوسکو بھیم والی میواڑ اور
مہابت خان کی مدد تھی اسوجہ سے اوسنے چاہا کہ پرویز کو مار کر مستحق تخت نشینی
ہوجاوے جس زمانہ مین دکھن کی مہم پر گیا اوسنے اپنے اس ارادہ سے
راجہ گج سنگہ والی میواڑ کو آگاہ کرکر استدعاء اعانت کری مگر بلحاظ عنایات
بادشاہ اور رشتہ داری پرویز کے اوسنے کچھ التفات نکیا پھر اوسنے گوبند داس
بھائی گج سنگہ کے مشیر کی معرفت اجراء کار چاہا مگر اوس سے بھی مطلب بر آری
نہوئی تب ناراض ہوکر اوسنے کشن سنگہ سے گوبند داس کو مروا ڈالا اور راجہ
گج سنگہ ناراض ہوکر اپنے وطن کو چلا گیا تھوڑے دنون بعد اوسنے پرویز کو
قتل کیا اور اب تخت نشینی کے واسطے صرف بادشاہ کا مارنا باقی رہ گیا جب
خورم نے اسکا بھی سامان کرلیا بادشاہ نے راجپوتون سے درخواست دستگیری
کری اسپر مارواڑ آمیر کوٹہ اور بوندی کے رئیس اپنی اپنی فوج لیکر اوسکی حمایت
کیواسطے روانہ ہوئے جب بنارس کے قریب طرفین کی فوج بر سر مقابلہ آئے
بادشاہ نے یا تو اسوجہ سے کہ آمیر کا راجہ زیادہ فوج لایا تھا یا بلحاظ رشتہ داری
اوسکے اور پرویز کے مرزا راجہ جے سنگہ والی آمیر کو فوج کا ہراول مقرر کیا راٹھور جو
اس خدمت کو ہمیشہ اپنا حق سمجھتے تھے ناراض ہوکر فوج سے علیحدہ ہوگئی اور
چاہا کہ صرف تماشہ دیکھتے رہین اس موقع پر غالب ہے کہ خورم ہندوستان

کا بادشاہ ہوجاتا مگر رانا بھیم نے راجہ گج سنگھ کو طعنہ آمیز پیام بھیجا کہ یا تو ہمارے
شامل ہو ورنہ برسر مقابلہ آؤ اس بات سے افروختہ ہوکر راٹھور بادشاہ کی کمک کو بھی
کو بھول گئے اور بالاتفاق ہاڈون کے ایسے کٹ کٹ کر لڑے کہ بھیم مارا گیا خورم
بھاگ گیا اور مفسدہ فرو ہوا سمت ۱۶۹۴ مطابق ۱۶۳۸ء مین گجرات کی مہم مین گج سنگھ
مارا گیا نہ معلوم اس مہم پر وہ بادشاہ کے حکم سے گیا تھا یا اپنے ملک کے جنوبی حصہ
کے باغیون کی سزادہی کو اوسکے امر سنگھ اور جسونت سنگھ دو بہادر لڑکے ہوئے تیسرا
اچل سنگھ اور تھا کہ ایام طفولیت مین مر گیا +
جودہ پور مین بڑی اولاد حق مسند نشینی سے اکثر محروم ہوتی رہی ہے کبھی صرف
باپ کی نامہربانی سے کبھی لڑکے کی قابلیت سرداری پچاس ہزار راٹھورون کے
نرکھنے کے سبب سے کبھی اوسکی سرکشی اور بدمزاجی سے چنانچہ امر سنگھ بھی ازحد بدمزاج تھا
اور بہادر ایسا تھا کہ جن لڑائیون مین باپ کے ساتھ گیا سب سے آگے ہوکر لڑتا تھا اور
اسکے ساتھی بھی اس سے بہت محبت رکھتے تھے اور امن کے زمانہ مین بھی انواع
ظلم و زیادتی کرتے تھے کہ آخر کار گج سنگھ نے اوسکو محروم الارث کر کر نکالدیا +
سمت ۱۶۹۰ مطابق ۱۶۳۴ء مین موجودگی کل سرداران مارواڑ کے امر کی جلاوطنی
کا حکم سنایا گیا اور دیس بٹوہ کی رسمیات ادا ہوئین سیاہ پوشاک کا خلعت
سیاہ ڈھال اور سیاہ تلوار دی گئی اور سیاہ گھوڑے پر سوار کر کر نکالدیا گیا
کہ مارواڑ سے باہر جاوے اور اس ملک سے کچھ تعلق نرکھے +
مگر امر سنگھ تنہا نگیا ہر شاخ مین سے صدہا آدمی جنکو اوس سے ابتدا سے محبت تھی
اوسکے پیرو ہوئے وہ بادشاہی دربار مین گیا اور اگرچہ بادشاہ کی منظوری سے

देशबटोह

ریاست سے مخروج ہوا تھا مگر لوکہ ہوگیا تھوڑے دنون مین اوسکو راو کا خطاب
سہ ہزاری منصب اور ناگور کا ملک بطور علیحدہ ریاست کے سلطنت سے
ملا مگر جیسی تندمزاجی نے اوسکو موروثی ملک سے نکلوایا تھا اوسی نے اوسکی
حیات کو بہ تاسف خاتمہ پر پہنچایا ؀

ایک دفعہ امرسنگہ پندرہ روز تک شکار مین مصروف رہا شاہجہان بادشاہ نے
بعلت غیر حاضری جرمانہ تجویز کیا اوسنے لاپروائی اور گستاخی سے جواب دیا کہ
میرے پاس بجز تلوار کے اور کچھہ جرمانہ دینے کو نہین ہے بادشاہ نے ناراض
ہوکر بخشی صلابت خان کو ایصال جرمانہ کے واسطے اوسکے ڈیرہ پر متعین کیا
اوسنے ہرچند سمجھایا مگر امرسنگہ نے نہ مانا اور اوسکو اپنے ڈیرہ سے نکالدیا
بادشاہ نے افروختہ ہوکر اوسکو طلب کیا وہ بہ تعمیل حکم حاضر ہوا دیکھا کہ صلابت خان
شکایت کررہا ہے وہ پنجہزاری و ہفت ہزاری منصبدارون کے درمیان
مین ہوکر اسطرح گذرا کہ گویا بادشاہ سے کچھہ عرض کرنیکو جاتا ہے اور بغل مین
سے پیش قبض نکالکر صلابت خان کو قتل کیا اور تلوار نکالکر بادشاہ پر وار کیا
کہ وہ تو تخت سے اوٹھکر اندر کو بھاگ گیا اور تلوار ستون پر لگکر پارہ
پارہ ہوگئی بعدازان امرسنگہ حاضرین دربار کو بلاامتیاز مارنے لگا چنانچہ پانچ
بڑے بڑے مغل سردار مارے گئے آخرکار اوسکے سالے ارجن گوڑ نے بحیلۂ خوشامد
وفہمایش قریب جاکر اوسکو ہلاک کیا ؀

अरजुनगौड

بلّو چانپاوت اور بھاو کومپاوت اوسکے ہمراہیون نے انتقام کے واسطے زعفرانی
پوشاک پہنکر لعل قلعہ مین کشت وخون کیا کہ مع ہمراہیون کے مارے گئے قلعہ

बल्लू
भाऊ

آگرہ کے ستون اونکی بہادری کی ابتک شہادت دیتے ہین امرسنگہ کی رانی
کہ بوندی کی بیٹی تھی بذات خود قلعہ مین آگر اوسکی لاش کولے گئی اور اوسکے ساتھہ ستی
ہوئی بخارا دروازہ جسمین ہوکر یہہ لوگ آئے تھے اوسوقت سے امرسنگہ دروازہ
کہلانے لگا اور اوسوقت سے تیغہ ہوکر صدہا سال تک بند رہا کہ آخرکار سنہ ۹ء
مین کپتان جارج سیٹل صاحب انجنیر نے کھولا جسوقت صاحب موصوف دیوار
شکست کراتے تھے ہندوستانیون نے آگاہ کیا کہ اسکا محافظ ایک سانپ رہتا
ہے آپ نہ توڑواوین صاحب نے اس بات کو صرف وہم وخیال کرکر کچھہ توجہ نکری
مگر جب مسماری دیوار کا کام قریب الاختتام تھا واقع مین ایک سانپ نکلا اور
صاحب کے پیرون مین ہوکر گذرا مگر حسن اتفاق سے صاحب موصوف بچ گئے
باوصف اس مقابلہ آرائی اور خونریزی کے شاہجہان نے راے سنگہ خلف
امرسنگہ کو ناگور کی ریاست پر بحال کیا کہ اوسکے بیٹے اور پوتے ہاتھی سنگہ اور انوپ سنگہ
برابر قابض رہے مگر چوتھی پشت مین اندر سنگہ سے والی مارواڑ نے ضبط کرلیا ؛
جسونت سنگہ جو امرسنگہ کے اخراج پر مسندنشین ہوا اودے پور کا بھانجہ تھا اوسکے
زمانہ مین علم نے بہت ترقی پائی اور چند کتابین تصنیف ہوئین شاہجہان اپنی
حرم سرا کا پابند ہوگیا تھا اور صوبہ جات سلطنت کی حکومت پر بیٹون کو متعین
کردیا تھا گوڈواتہ کی مہم مین جسونت سنگہ کی اول نوکری نکلی کہ وہ بہ تحت اورنگزیب
بائیس ۲۲ رجواڑون کی فوج کا افسر ہوگیا اس مہم اور دیگر مہمات مین جسونت سنگہ
نے بڑی خدمتین انجام دین مگر سنہ ۱۶۵۸ء تک جب شاہجہان بیمار ہوا اور انتظام
سلطنت بڑے بیٹے داراشکوہ کو سپرد کیا صرف بطور نائب کے کام کرتا رہا

جیورج میل انجینیر

گونڈوانا

دارا شکوہ نے جسونت سنگھ کا منصب پنجہزاری کر کے اوسکو مالوہ کا صوبہ مقرر کر دیا
جب شاہجہان کے بیٹوں مین نزاع ہوا راجپوتون نے کمال وفاداری ثابت
کری شجاع جو بنگالہ سے روانہ ہوا تھا اوسکے مقابلہ کے واسطے راجہ جیسنگھ متعین
ہوا اور اورنگ زیب کی حرکات کے انسداد کے واسطے کہ اوسکا ارادہ مدت تک
نہ ہی فریب کے پردہ مین مخفی رہا تھا جسونت سنگھ کو حکم ہوا اسطرح وہ کل راجپوتانہ
کے افواج تائیدی اور شاہی لشکر کا سپہ سالار ہو کر دکھن کو جہان اورنگ زیب
تھا اگرہ سے روانہ ہوا اور عبور دریاے نربدا کر کے اوجین کے قریب فروکش
ہوا وہان اوسکو اورنگ زیب کی آمد کی خبر پہنچی اور جس مقام پر مابعد فتح آباد
شہر آباد ہوا ہے جسونت سنگھ نے اوسکا انتظار کیا اول لڑائی مین اگر جسونت سنگھ
بد تدبیری نکرتا تو یقین ہے اورنگ زیب کو شکست ہو جاتی مگر اوسنے دانستہ
اس غرض سے کہ اوسکو اور مراد بخش دونون بھائیون کو ایکدفعہ مین مارونگا
اورنگ زیب کو فرصت دی مگر اسی عرصہ مین اورنگ زیب نے اوسکی فوج
کے بعض گروہون کو ملا لیا کہ لڑائی شروع ہوتے ہی مغل سوار سب چھوڑ کر علیحدہ
ہو گئے اور صرف تیس ہزار راجپوت کہ جسونت سنگھ کی راے مین مقابلہ کے
واسطے وہ بھی کافی تھے رہ گئے جسونت سنگھ محبوب نامے گھوڑے پر بھالا لیکر
سوار ہوا اور اورنگ زیب و مراد دونون پر یکبارگی حملہ آور ہوا دس ہزار
مسلمان تہ تیغ ہوئے اور علاوہ کھیلوت و ہاڑا و گوڑون کے سترہ سو راٹھور
مارے گئے جسونت سنگھ اور محبوب غرق خون ہوے اور اورنگ زیب و مراد
کی قضا نہ تھی اس سے بچ گئے رات ہو گئی اور دونون فوجین میدان جنگ

धीलोत
हाडा
गौडों

پہ سوچو دریں راجپوتون کی وفاداری کا یہہ حال تھا کہ ابتدا سے اخیر تک
شاہجہان کی خیرخواہی مین جان دیتے تھے اور مسلمان بخلاف اوسکے پھر لشکر شاہی
مین شامل ہونے کو مستعد تھے سترہ ہزار راجپوت جنمین زیادہ تر کوٹہ و بوندی
کے ہاڑا تھے اس لڑائی مین قتل ہوئے سب سے زیادہ بہادری رتنا رئیس رتلام
نبیرہ راجہ اودے سنگہ والی مارواڑ کی ہوئی اس لڑائی سے متعلق یہہ بات بھی
لکھنے کے قابل ہے کہ جب جسونت سنگہ مجبور مفرور ہو کر گیا اسکی رانی نے بوجہ
فرار شہر کا دروازہ بند کرا دیا کہ اندر نہ آنے پاوے یہان سے فتح پا کر اورنگزیب
آیندہ کو روانہ ہوا بمقام جاجئو کہ آگرہ سے تیس ۳۰ میل جنوب مین ہے راجپوتون
نے پھر مقابلہ کیا مگر بجز ثبوت وفاداری کے اور کچھہ نہ کر سکے آخر کار راجپوت
بھاگ گئے دارا نکالا گیا اور شاہجہان تخت سے بیدخل کیا گیا اورنگزیب
نے تخت نشین ہوتے ہی رئیس آمیر کی معرفت جسونت سنگہ کو پیغام معافی
بھیجا اور شجاع کے مقابلہ کے واسطے فوج طیار ہوتی تھی اوسمین شامل ہونیکے
واسطے طلب کیا جسونت سنگہ نے بہ ارادہ انتقام فوراً منظور کر کے شجاع کو اپنی
تجویز سے مطلع کیا بمقام کجوہ کہ الہ آباد سے تیس ۳۰ میل شمال مین ہے دونون
فوجون کا مقابلہ ہوا راٹھور سوارون نے فوج ماتحت شہزادہ محمد پر پیچھے سے
حملہ کیا اور بہت قتل و خونریزی کر کے لشکر شاہی کو لوٹ لیا اور مال مغروقہ کو
اونٹون پر بار کر کے اور بجمعیت فوج روانہ مارواڑ کر کے خود آگرہ کو روانہ ہوا اور
بھائیون کی فوج کو لڑتا چھوڑا +
آگرہ پہنچتے ہی اوسکا خوف اور فوج اورنگزیب کی شکست کی شہرت ایسی

जाजौ

कजवा

غالب ہوگئی کہ اگر شاہجہان کو رہا کرانا چاہتا تو قلعہ کی فوج تعمیل حکم کے واسطے
بالکل طیار تھی اگر ایسا کرتا تو غالباً اورنگ زیب تباہ ہوجاتا مگر اسکو اول تو
یہہ خوف تھا کہ بصورت فتح پانے اورنگ زیب کے میری فوج کو قرب وجوار دارالحکو
مین رہنے سے سراسر خطرہ ہے دوسری کل امید دارا شکوہ کی واپسی تھی اور راوسکو
موقع جنگ وجدل پر طلب کیا تھا مگر جس حالت مین جسونت سنگہ بامید واپسی
دارا شکوہ اورنگ زیب کی فوج کے تعاقب مین پھرتا تھا دارا شکوہ ملک مارواڑ
کی جنوبی سرحد پر سرگردان پھر کر سلطنت کو ہمیشہ کے واسطے کھو بیٹھا جسونت سنگہ اپنے
ملک کو گیا اور بال بچون کو بحفاظت تمام جودہپور کے قلعہ مین رکھدیا دارا شکوہ
آہستہ چلکر اوس سے بمقام میڑتہ شامل ہوا مگر وقت مناسب گذر چکا تھا
اورنگ زیب شجاع کو شکست دیکر مع اکثر راجپوتون کے اسطرف بعجلت تمام
روانہ ہوا چونکہ وہ ہمیشہ فریب وچالاکی کو مقابلہ آرائی سے بہتر سمجھتا تھا اوسنے
جسونت سنگہ کو لکھا کہ اگر دارا شکوہ سے علیحدہ ہوکر کسی طرف سے نہ لڑے تو
علاوہ معافی قصور کے صوبہ دار گجرات مقرر کیا جاویگا جسونت سنگہ نے قبول کرکے
واسطے مقابلہ سیواجی کے کہ خود اختیاری ملک مہاراشٹرہ کے واسطے کوشش
کرتا تھا بہ تحت شہزادہ معظم افسر فوج راجپوتان ہوکر جانا منظور کیا جسونت سنگہ
کے اسطریقہ سے ثابت ہوا کہ اوسنے دارا شکوہ کا ساتھہ اس سبب سے چھوڑا کہ
باوجودیکہ اُسمین علاوہ استحقاق تخت نشینی کے چند عمدہ اوصاف تھے مگر
جو خوبیان کہ دغاباز اورنگ زیب کے مقابلہ کے واسطے ضرور تھین اوسمین نہ تھین
دکھن مین پہنچتے ہی جسونت سنگہ نے سیواجی سے خط وکتابت شروع کی اور بادشاہ

मेडता

महाराष्ट्र

کے نائب شایستہ خان کے مارنیکی تدبیر کری اورنگ زیب کو اس سازش کی
تحقیق خبر پہنچ گئی مگر اوس نے بہت ضبط کیا بلکہ اوسکے سپہ سالار ہو جانے پر مبارکبادی
کا خط لکھا مگر بہت جلد راجہ جے سنگھ والی آمیر کو بجاے اوسکے متعین کیا اوسنے
پہنچتے ہی سیواجی کو گرفتار کیا اور لڑائی ختم ہوگئی مگر یہہ فتح جلد مبدل بذلت
ہوئی کیونکہ جے سنگھ نے جب دیکھا کہ ظالم بادشاہ سیواجی کی ہلاکت کا ارادہ رکھتا
ہے اور وہ اسکو اپنی کفالت سے لایا تھا تب اوسکو مفرور کرادیا اسپر جسونت سنگھ
پھر نائب سلطنت ہوگیا پھر اوسنے شہزادہ معظم کو ایسی تدبیرون پر آمادہ کیا کہ
بادشاہ کو بجاے اوسکے دلیر خان کا سپہ سالار مقرر کرنا لازم آیا اُنھون نے ایسا
بندوبست کیا کہ جس شب کو وہ اورنگ آباد پہنچا اوسیکو مارا جاتا مگر خبر پاکر
فوراً بھاگا اور شہزادہ اور جسونت سنگھ نے دریاے نربدا تک اوسکا تعاقب کیا
اورنگ زیب نے جسونت سنگھ کا وہان رہنا پر خطر سمجھکر اُسکے صوبہ گجرات پر
مقرر ہونیکا فرمان بھیجا وہ بتعمیل حکم احمد آباد پہنچا مگر جب دریافت ہوا کہ یہہ
بادشاہ کا صرف فریب ہے تو اپنے ملک کو روانہ ہو کر سمت ۱۷۲۶ مطابق سنہ ۱۶۷۰ع
مین داخل ہوا اس اثنا مین اورنگ زیب نے جسونت سنگھ کے پست کرنیکی ایک
تدبیر کری مگر وہ اپنے وفادار سردارون کی مدد سے بچ رہا آخر کار اورنگ زیب
نے دیکھا کہ جسونت سنگھ کی سخت عداوت سے بچنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اوسکو
ایسے ملک مین متعین کیا جاوے جہان وہ کچھہ شرارت نکرسکے اوسی زمانہ مین
کابل مین فساد ہو رہا تھا اورنگ زیب نے اوسکے اور اوسکے خاندان کی ترقی
کا اقرار کر کر سرکش راجپوتون کو سرکش پٹھانون کی سرکوبی کیواسطے متعین کیا اسنے

بڑے بیٹے پرتھی سنگہ کو انتظام ریاست پر چھوڑ کر اور اپنے قبایل اور مارواڑ کے پسندیدہ راجپوتون کو لیکر جسونت سنگہ کابل کو روانہ ہوا اور وہان سے واپس نہ آیا*

جسونت سنگہ کے وارث کو اورنگ زیب نے حضور مین طلب کر لیا تھا ایک روز دست بستہ کھڑا تھا بادشاہ نے دونون ہاتھہ پکڑ کر کہا کہ راٹھور ہمنے سنا ہے کہ تو بھی مثل جسونت سنگہ کے طاقت رکھتا ہے اب کیا کر سکتا ہے اوسنے جواب دیا کہ حضور جسپر اپنا شفقت کا ہاتھہ رکھتے ہین اوسکی کل امیدین حاصل ہو جاتی ہین حضور نے میرے دونون ہاتھہ پکڑے ہین اب مین کل عالم کو فتح کر سکتا ہون اورنگ زیب سنتے ہی بگڑا آیا یہہ بھی ویسا ہی کھوٹن ہے۔ کہ جسونت سنگہ کا یہہ نام رکھہ چھوڑا تھا مگر ضبط کر کر عطاء خلعت کا حکم دیا وہ خلعت پہنکر اور آداب بجالا کر اپنے ڈیرہ کو گیا کہ پھر نہ آیا یعنی فی الفور بہت اذیّت سے جان بحق ہوا کہتے ہین کہ یہہ خلعت زہر آلودہ تھا*

مثل جسونت سنگہ کے پرتھی سنگہ بھی بہت زبردست اور حکومت نار واڑ کے واسطے ہر طرح لایق تھا جسونت سنگہ نے جب دیکھا کہ دشمن نے میری ذات خاص سے انتقام لینے پر قناعت نکر کے بیٹے کو بھی مار ہی تب نہایت غم آگین ہوا اسکے تھوڑے دنون بعد آب و ہوا سے کابل کی سختی سے اوسکے چھوٹے بیٹے جگت سنگہ اور دلتھمبن سنگہ بھی مرگئے اور ان سخت صدمون کا متحمل نہو کر بعد حکومت بیالیس برس کے سمت ۱۷۳۲ مطابق سنہ ۱۶۸۱ع مین جسونت سنگہ لا وارث مر گیا ایک سال کے اندر اورنگ زیب کے دونون کانٹے نکل گئے یعنی جسونت سنگہ

سے تھوڑے دنون بعد سیواجی مرہٹہ کا بھی انتقال ہوا خصوص جسونت سنگہ کا اسکو
ایسا خوف تھا کہ جب تک وہ زندہ رہا ہمیشہ اورنگ زیب افسوس کرتا تھا *
جسونت سنگہ نہایت لائق و زبردست و صاحب ہمت راجہ تھا اور اگر ایسے
ہی چند دشمن اورنگ زیب کے اور ہوتے تو غالب ہے کہ اونکے اتفاق سے وہ سلطنت
مغلیہ کو لوٹ دیتا اگرچہ راٹھور لوگ دغا باز اورنگ زیب سے صاف دل دارا شکوہ
کو بہتر سمجھتے تھے مگر وہ کل قوم سے متنفر تھا اور اونکی لڑائیون مین اسی غرض سے
شریک ہوتا تھا کہ آپسمین لڑکر تباہ ہوجاوین اور سلطنت کے عہدون کو ہر مقام
پر اوسنے اسی مطلب سے منظور کیا کہ بادشاہ کو نقصان پہنچاوے اگرچہ کسی عادل
بادشاہ کے عہد مین اوسکا یہہ طریقہ داخل نمکحرامی ہوتا مگر جب خیال کیا جاتا ہے
کہ اورنگ زیب نہایت دغا باز اور ظالم اور ہنود کا سخت دشمن تھا اور اوسنے
جسونت سنگہ کو بنظر حسن کارگذاری مقرر نہ کیا تھا بلکہ علانیہ عداوت و مقابلہ
آرائی سے باز رکھنے کے واسطے تو یہہ طریقہ اوسکا کچھہ معیوب نہ تھا جن اشخاص کے
کی امداد سے جسونت سنگہ اورنگ زیب کی دغا و فریب سے بچکر اوسکا ہر طرح
مقابلہ کرتا رہا اوسمین مقدم تر کومپاوتون کا سردار مکند داس عرف ناہر خان
تھا اسی ناہر خان نے والی باوڑی کے چھنے بچا کر راجہ کو خوف و گمراہی سے
نجات دی تھی اور اورنگ زیب نے اوسکی گستاخی سے ناراض ہوکر اوسکو
شیر کے پاس بھیجا اور اوسنے شیر کو ڈرا دیا تب ناہر خان نام پایا تھا اسی طرح ایکدفعہ
شہزادہ سے ایسے ہی بیباکانہ کلام کئے تھے اوس زمانہ مین راجپوت لوگ
بطور فن سپہگری درخت کے نیچے گھوڑا دوڑا کر اوسکی شاخ سے لپٹ جاتے تھے

दाबीवाव

چنانچہ نبیرہ علاقہ میواڑ کا سردار اسی کرتب مین مجروح ہوا تھا ور مکند کو بھی اِئین بہت مشق تھی شہزادہ نے اوس سے فرمایش کی کہ ہمکو یہہ فن دکھاؤ اوسنے جواب دیا مین بند رنہین ہون میرا تماشہ دیکھا چاہتے ہو تو لڑائی مین چلو وہان تلوار کا تماشہ دکھاؤنگا اسی پر اوسکی نوکری سُرتان دیورہ والی سروہی کے مقابلہ مین بولی گئی تھی چنانچہ ایک شب یکایک حملہ کر کر سُرتان کو قید کر لیا اور اوسکے ہمراہیون کو ہوشیار کر کر اوسکو لیچلا جب اُنھون نے چھوڑانا چاہا تب اُسنے کہدیا کہ اگر تم میرے متعاقب ہوگے مین اوسکو مار ڈالونگا جسونت سنگہ سُرتان کو بادشاہ کے دربار مین لے گیا اور حسب قاعدہ مستمرہ آداب بجالانیکے واسطے کہا اوسنے جواب دیا ہمنے کبھی کسیکو سلام نہین کیا ہے اور نہ کبھی کرونگا مہتمان دربار نے اسی غرض سے کہ سر جھکاوے اوسکو دریچہ مین سے نکالا اوسنے اول قدم اندر رکھا اور اخیر مین سر نکالا کہ سر جھکانیکی ضرورت نہوئی بادشاہ نے اوس سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے درخواست کر اوسنے کہا آپ مجکو اچل گڑہ کی برابر کیا دیسکتے ہین یہی کافی ہے مجھے جانے دین +

جسونت سنگہ کا کابل مین انتقال ہوا تب اوسکی رانی والدہ اجیت سنگہ نے ستی ہونا چاہا مگر سات مہینے کی حاملہ تھی اس سبب سے اوداکو میاوت نے بہ زبردستی اوسکو باز رکھا ایک اور رانی اور سات پاترین نعش کے ساتھہ سوخت ہوئین اور جب اوسکے انتقال کی خبر جودہ پور مین پہنچی چندراوتی رانی بمقام منڈور پگڑی کے ساتھہ ستی ہوئی مدت معینہ گذر کر اجیت سنگہ پیدا ہوا اور سامان سفر درست کر کر راٹھوڑون کی فوج مع بچہ رئیس اور متعلقین رئیس متوفی کے

सुरतानेश्वर

अचलगढ़

ऊदा

चंद्रावती

اپنے ملک کو روانہ ہوئی مگر جب دہلی مین پہنچے معلوم ہوا کہ اورنگ زیب کو
جسونت سنگہ کے مرنے پر بھی صبر نہ آیا اوسنے حکم دیا کہ بچہ رئیس کو میرے سپرد
کردو اور اس غرض سے اوسنے سردارون کو ملک مارواڑ تقسیم کرنیکا اقرار
کیا مگر اونھون نے صاف انکار کیا اور افروختہ ہوکر عام خاص سے چلے آئے
فوج شاہی نے اونکی فرودگاہ کو گھیر لیا اوسوقت اجیت سنگہ کو شیرینی کے
ٹوکرے مین رکھکر روانہ کردیا اور رنچھوڑ و گوبند جودہ اور چند بھان داراوت
اور خلف راگھو اور بھارمل اوداوت اور رگھناتھ سوجاوت گھوڑون پر
سوار ہوکر مستعد جنگ و خونریزی ہوئے اور بھالہ ہاتھہ مین لیکر فوج شاہی
پر حملہ کیا خون کی ندی جاری ہوئی رتنا اور دلوہ داراوت اور بھاٹی اور
خلف سرتان اوراوداوت اور سندوہ بھاٹ میدان جنگ مین مارے گئے
جسوقت فوج شاہی قریب آئی رئیس مرحوم کی اور اپنی عورتون کو بارود سے
اوڑادیا اور کل راٹھورون نے وست بقبضہ ہوکر میدان دہلی مین داد شجاعت
دی کہ ساتوین تاریخ ساون سمت ۱۷۳۶ کے کل مارواڑ مین معرکہ کا دن مشہور ہے
شیرینی کا ٹوکرہ جسمین اجیت سنگہ تھا ایک مسلمان کو سپرد کردیا وہ ایمانداری سے
اوسکو مقام معینہ پر لے گیا اور درگاداس مع بقیہ فوج اوسکے شامل ہوا اوس
مسلمان کا مارواڑ مین بڑا رتبہ ہوا دربار مین اوسکو مجز کاکا کے اور کچھہ نہین
کہہ سکتا تھا اور اوسکی اولاد کے قبضہ مین جاگیر ابتک ہے درگاداس کوہ آبو
کے کسی مخفی مقام پر لیجا کر اجیت سنگہ کی پرورش کرتا رہا اور راجپوت
لوگ خبر پاکر اوسکے گرد جمع ہوتے گئے دشمنون نے باتفاق آنند و بعضی

रणछोड
गोविंद
चंद्रभान
दारावत
राघो
भारमल
उदावत
सुजावत
रतना
दलवा

ईंद्र

پربہار قدیم فرمانرواے مارواڑ کے ملک پر حملہ کیا اور تھوڑے عرصہ کے
واسطے فصیل منڈور پر بہاروں کا جھنڈا نصب کردیا ہمدران حال رتنا
خلاف امر سنگہ نے جودہ پور پر قبضہ کرنا چاہا مگر راٹھوروں نے کہ جسونت سنگہ
کے نام اور اوسکے بیٹے اجیت سنگہ کے وفادار رفیق تھے ایندون کو منڈور
سے نکالدیا اور رتنا کو بھرناگور مین پہنچادیا اوسوقت اورنگ زیب
خود فوج لیکر مارواڑ پر حملہ آور ہوا جودہ پور کو گھیر کر لوٹ لیا اور یہی
حال میڑتہ و ڈیڈوانہ اور روہت کا کیا مندر مسمار کئے اور بجاے
اونکے مسجدین تعمیر ہوئین اور بجبر اسلمان ہوجانے کے اور کسی طرح
کسی راجپوت نے اوسکے ہاتھ سے نجات نپائی اس علانیہ ظلم و تندد
نے کل ملک کو اورنگ زیب بلکہ اوسکے خاندان سے باغی اور برگشتہ اور
آخر کار سلطنت کو تباہ و برباد کردیا اسی زمانہ مین بادشاہ نے ہنود پر
محصول جزیہ جاری کیا تھا اور انھین ایام مین راٹھور اور سسودیون نے
اوسکے مقابلہ کیواسطے اتفاق کیا تھا اور رانا راج سنگہ نے خط مندرجہ فصل
گذشتہ لکھا تھا +

डीडवान
रोहित

تہور خان کو مع ستر ہزار فوج کے حکم ہوا کہ راجپوتون کو تباہ کرین اور خود
اورنگ زیب بھی اونکے پیچھے اجمیر کو روانہ ہوا میڑتیہ راجپوت جمع
ہوئے اور اُسکے مقابلہ کے واسطے پُشکر کو روانہ ہوئے باراہ کے مندر
کے آگے لڑائی ہوئی تاریخ ۱۱ بھادون سمت ۱۷۳۶ کو اس میدان مین کل میڑتیہ
مارے گئے +

تیر آگے بڑہا باشندگان مور دہر پہاڑون کو بھاگے روپا اور کومبو دو بھائیون نے
اوسکے مقابلہ کیواسطے گوڑہ پر قیام کیا مگر مع پچیس[۲۵] بھائیون کے مارے گئے اورنگزیب
اجے دورگ یعنی اجمیر مین پانچ روز ٹھہر کر چیتوڑ کو روانہ ہوا چیتوڑ فتح کری رانا
نے اجیت سنگہ کو پناہ دی تھی اور سیسودیون کے لشکر مین راٹھور ہراول تھے
مسلمانون کا غلبہ دیکھکر انھون نے اپنے بچہ رئیس کو زیادہ تر محفوظ کیا جب
بادشاہ بمقام دیباری پہنچا کومبو اور راوگرسین اور اودو راٹھورون نے مقابلہ کیا
جب اورنگزیب نے اودے پور پر حملہ کیا شہزادہ اعظم چیتوڑ مین رہا
بادشاہ کے پاس خبر پہنچی کہ درگا داس نے جالور پر حملہ کیا ہے وہانسے چھوڑکر
اجمیر پہنچا اور مفترہ خان کو بہاری کمک پر جالور کو بھیجا مگر درگا داس مع صادرہ
لیکر جودہ پور کو گیا اور وہان بھی مطالبہ کیا کیونکہ تر کوٹہ مین بادشاہ کیطرف سے
اندرسنگہ کا بیٹا حکمران تھا +

اورنگزیب چاہتا تھا کہ کل ملک مین ایک مذہب ہو جاوے اس نظر
سے تباہی و بربادی پھیلائی کہ ملک ویران ہو گیا اور ہر ایک اوسکے خوف
سے لرزان تھا شہزادہ اکبر کو تہور خان کی مدد پر بھیجا ایندون کو جودہ پور پر
قابض کیا مگر چامپاوتون نے بمقام کیت پور مقابلہ کر کے اونکو قتل کیا پھر انکا
لقب راو مردھر داس کا جاتا رہا اور تاریخ ۳ اجیٹھہ سمت ۱۷۳۶ کو بادشاہ کی تدبیر
پر بہارون کو ریاست دینے مین ناکار گر ہوئی +

راٹھورون کو ارابلی مین پناہ ملی اور وہان سے نکل نکل کر حملہ کرنے لگے بادشاہ
کو چین نہ لینے دیا ایک گروہ نے جالور پر حملہ کیا دوسرے نے سوانہ جا گھیرا

मोरधर
रूपा
कुम्भू
गुडा
अजयदुर्ग
चीतोड
देबारी
उग्रसैन
उदू
बिहारी
चकोटा
केतपुर
मुरधरदा
सिवाना

روز بروز راٹھوروں کی فتح ہوتی گئی اور اورنگ زیب کمزور ہوتا گیا۔ اوسنے میواڑ سے لڑائی چھوڑ کر کل فوج مارواڑ مین متعین کری مگر رانا سے لڑائی کا سبب یہی تھا کہ اوسنے اجیت سنگھ کو پناہ دی تھی اوسنے اپنی فوج بہ تحت اپنے بیٹے بھیم کے راٹھوروں کی مدد کیواسطے بھیجی کہ بمقام گودواڑ اندربھان و درگا داس کے شامل ہوئی شہزادہ اکبر اور تہور خان اوسکے مقابلہ کے واسطے بڑھے اور نادول کے مقام تاریخ ۱۴ اسوج سمت ۱۷۳۷ کو لڑائی ہوئی بھیم خلف رانا میواڑ اور اندربھان اور رجیت اور داوت بڑی جوانمردی سے مارے گئے اور درگاداس نے بڑے نمایاں کام کئے +

गोधाड

नाडोल

जेत

راجپوتوں کی بہادری اور وفاداری اور بادشاہ کی بیجا سختی اور رشد دو حرص حصول سلطنت سے اکبر کے دلمین آیا کہ ان لوگوں سے اتفاق کر لینا چاہیئے اول اوسنے اپنا راز تہور خان پہ ظاہر کیا جب دونوں کی رائے متفق ہوئی درگا داس کے پاس پیغام بھیجا اول راجپوتوں کو شبہ ہوا مگر سب جمع ہوکر شہزادہ سے ملنے گئے اور طرفین کا منشا و ارادہ ظاہر ہو کر عہدنامہ منضبط ہو گیا شہزادہ اکبر کے سر پر چتر شاہی پھرنے لگا اوسکا سکّہ جاری ہوا اور روزنہ اور پیمانہ بھی اوسکے نام کے چلے +

اورنگ زیب کو اجمیر مین خبر پہنچی کہ درگا داس اور اکبر مل گئے نہایت رنجیدہ ہوا ڈاڑھی نوچنے لگا اور ہر ایک راٹھور اکبر کے لشکر مین جمع ہونے لگا اور اورنگ زیب کی بیدخلی صریح نظر آنے لگی مگر اوسنے ہمت ہاتھ سے نہ دی اور اپنے دشمنوں کو بخوبی جانتا تھا کہ ایک چال سے اونکی کل فوج شکست

کھاجاویگی راجپوتون کی فوج لیکر اکبر اجمیر کو روانہ ہوا مگر جس حالتین اورنگ زیب
ہرطرح سامان مقابلہ مین مصروف تھا شہزادہ عیاشی مین غرق ہوگیا اور کُل کام
تہور خان پر چھوڑدیا اورنگ زیب نے تہور خان کو پیغام بھیجا کہ اگر اکبر کو گرفتار
کرا دے تو بہت انعام پاویگا اس طمع مین اگر وہ اورنگ زیب کے پاس چلا گیا
اور وہان سے راٹھورون کو خط لکھا کہ مینے تمکو اکبر سے ملا یا تھا اب باپ بیٹے
دونون مل گئے ہین آیندہ کو میری کفالت نہین ہے تمکو مناسب ہے کہ اپنے
ملک کو چلے جاو اس خط کو روانہ کر کر وہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا کہ
اس خیرخواہی کا انعام لے مگر بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایسی لکڑی ماری کہ وہ
جہنم واصل ہوا درویش قاصد راٹھورون کے پاس خط لیکر پہنچا علاوہ مضمون
خط کے اوسنے زبانی بیان کیا کہ تہور خان مارا گیا اس خبر کے پہنچتے ہی راٹھور
سوار ہوکر اکبر کے ڈیرہ سے چلدیے ایک دم کا پس وپیش نہین کیا اور نہ مطلق
تحقیقات کری کہ واقع مین یہہ امر صحیح ہے یا غلط ہے اوسی شب اکبر سے بیش
میل کے فاصلہ پر پہنچے دوسرے روز اونکو صحیح حال معلوم ہوا کہ اکبر جب اوسکو
اونکے رفیقون کی علٰحدگی اور تہور خان کی ہلاکت کی خبر پہنچی ایک ہزار آدمی جمع
نکرسکا اونہین آدمیون سے اونکے پیچھے گیا اور مع قبایل کے اونکے پاس پناہ
لی راجپوتون نے مشورہ کیا اور اکبر کی پناہ دہی قرار پاکر جانپا وتون کے
سردار کا بھائی جیتا اکبر کے قبایلون کا محافظ مقرر ہوا اور درگا داس اس
کل معاملہ کا مہتمم تھا اوسکی بہادری اور دانشوری سے شہزادہ بچا اور اسی
سے بڑی مہمات کا نیہ انجام ہوا +

नेता

اورنگ زیب نے اپنے دونون دشمنون یعنی سیواجی اور درگا داس کی تصویرین کھچوائی تھین سیواجی کی تو پلنگ پر بیٹھے ہوئے کی تھی اور درگا داس کی اس شکل سے کہ گھوڑے پر چڑھا ہوا بھالے کی نوک سے جو کی باٹیان سیکتا ہے۔ اورنگ زیب نے اول دیکھکر کہا کہ اسکو یعنی سیواجی کو تو مغلوب کر لونگا مگر یہہ کُتا یعنی درگا داس مجکو دُکھہ دینے کے واسطے پیدا ہوا ہے +

درگا داس مع اپنی فوج اور شہزادہ اکبر کے ریاست کی مغربی سرحد کی طرف اس غرض سے روانہ ہوا کہ بادشاہ لونی کے کنارے پر اونکے تعاقب مین جاوے مگر اورنگ زیب نے اوس سے بھی فریب کرنا چاہا +

درگا داس کو بطور رشوت کے آٹھہ ہزار اشرفیان بھیجین اوسنے اکبر کو کہ نہایت محتاج تھا دیدین اکبر نے نہایت محظوظ و مشکور ہو کر اوسمین سے کسیقدر ملازمان درگا داس کو تقسیم کرین اورنگ زیب بہت خفیف ہوا اور اپنے بیٹے کے تعاقب مین فوج متعین کری اکبر کو اوس سے معافی کی مطلق امید نہ تھی اسواسطے حتی الامکان دور بھاگتا تھا درگا داس اوسکی حفاظت کا کفیل ہوا اور راجیت سنگہ کی حفاظت پر اپنے بڑے بھائی سونگ کو چھوڑکر مع ہزار ستعد آدمیون کے جنوب کو روانہ ہوا ان ہزار آدمیون مین سب سے زیادہ جانباوت تھے اور علاوہ جودہ و میڑتہ وغیرہ راٹھورون کے جادون چوہان بھاٹھی دیورہ سونگرہ مانگلیہ قومون کے راجپوت تھے +

بادشاہ نے اونکا تعاقب کیا اوسکی فوج نے راٹھورون کو جا گھیرا مگر درگا داس اوسنے بچکر بھاگ گیا اورنگ زیب اونکے پیچھے جالور تک گیا وہان

سونگ

معلوم ہوا کہ دہوکہ ہوا ہے درگاداس مع شہزادہ کے گجرات کو بجانب رہت اور جلن کو بجانب جپ چھوڑکر دریاے نربدا کو نکل گیا اور نگ زیب ایسا غضبناک ہوا کہ اوسنے قرآن خدا کا سر پر کھینچکر مارا اوسنے اعظم شاہ کو حکم دیا کہ اودے پور سے لڑائی موقوف کرے اور سب کامون کو چھوڑکر راٹھورون کی بیخ کنی کرے اور اپنے بھائی کو گرفتار کرے اوسکی روانگی سے دس روز بعد جودہ پور و اجمیر مین فوج چھوڑکر خود بادشاہ بھی روانہ ہوا *

کھیچی شیو سنگہ اور مکند سے زیادہ وفادار کون ہوسکتا تھا کہ اونہون نے جس زمانہ مین کوہ آبو مین اجیت سنگہ کی پرورش کرتے تھے اوسکو کبھی نچھوڑا اور درگاداس نے بجز اونکے اور وفادار سونگرہ کے کسی پر اپنے فرار کا اظہار نکیا۔ لوکوٹی مارواڑ کے سردارون کو معلوم تھا کہ وہ پوشیدہ ہے مگر یہہ کوئی نہین جانتا تھا کہ کہان ہے کوئی جیسلمیر مین جانتا تھا کوئی بیگم پور مین کوئی سروہی مین بادشاہ نے عنایت خان کے ساتھہ جودہ پور مین دس ہزار آدمی چھوڑے تھے مگر درگاداس کا بھائی سونگ بالکل بیخطر تھا کھیم کرن کرنوت سبھل جودہا بیجل کھیچہ جیبت مل سوچپت کیسری کرنوت اور شیودان وبھیم جودہا اور چند دیگر شاخون کے راجپوتون نے جب سنا کہ بادشاہ اجمیر سے چار کوس پہنچ گیا جودہ پور مین عنایت خان پر حملہ کیا مگر اوسکی حمایت پر بیس ہزار مغل آئے اور تاریخ ۹ اساڑہ سمت ۱۷۳۷ء کو جودہ پور مین سخت محاربہ ہوا کہ ان کشور جادون اور اکثر راجپوت سردار اور دشمن کیطرف سے صدہا آدمی مارے گئے سونگ نے مسلح ہوکر ہرطرف خونریزی شروع کی بادشاہ کی عجب کیفیت ہوئی نہ راہ

चपन

खीची

खेमकरन करनोत

सभल

जोधा

बीजमल

महेचा

जेतमल

सुचोत

किशोर जादों

सूजत

رفتن بذروے مانند سانپ چھچوندر کا نقشہ ہوگیا کہ اگر چھوڑے اندھا
ہو جاوے اور نگلے تو مر جاوے ہر ناتھ سنگھ اور کانہہ سنگھ سوجیت کو روانہ
ہوئے اور مسلمانون کے مویشیون کو گھیر لیگئے سخت لڑائی ہوئی اوسمین مسلمانون
کا سرگروہ مارا گیا یہہ سوجیت کا ساکا سمت ۱۷۳۷ کے اخیر اور سمت ۱۷۳۸ کے شروع مین
واقع ہوا کہ اوس زمانہ مین کشت وخون اور وبا نے متفق ہوکر زمین کو اونسانون
سے صاف کیا ٭

سونگ کا خوف بہت غالب تھا کہ دہلی و آگرہ لرزان تھے بادشاہ نے اوسکو
صلح کا پیغام بھیجا اور یہانتک منظور کیا کہ اجیت سنگھ کو ساٹھ ہزاری منصب
اور اوسکے بھائیون کو جو کچھ وہ چاہے دونگا اجمیر واگذاشت ہوجاویگی اور
سونگ وہانکا حاکم مقرر ہوگا اور بطور تصدیق خداتعالے کے اس عہدنامہ
پر پنجہ کا نقش عیان کیا دیوان اسدخان کی معرفت یہہ عہدنامہ ہوا اور آرمیدگی
نے اوسپر عمل ہونیکی حلفاً کفالت دی بانضباط عہدنامہ کے بعد بادشاہ جسکو اکبر کا
ہمیشہ خیال رہتا تھا دکھن کو راہی ہوا اسدخان اجمیر مین رہا اور سونگ
میڑتہ مین ٹھہرا ۱۶ اسوج سمت ۱۷۳۵ کو سونگ مرگیا اسدخان نے بادشاہ کے
پاس خبر بھیجی خوف جاتا رہا بادشاہ نے عہدنامہ پر سے پنجہ اوتار لیا اور خوشی سے
دکھن کو چلا گیا سونگ کے مرنے سے کل ملک مین غم ہوا مکندسنگھ میڑتہ خلف
کلیان سنگھ منصب چھوڑ کر اپنے ملک مین شامل ہوگیا میڑتہ کے قریب ۲
کاتک سمت ۱۷۳۸ اسدخان کی فوج سے لڑائی ہوئی اوسمین اجیت خلف بیتلداس کہ
سرگروہ تھا مارا گیا مسلمانون کو خوشی ہوئی اور راجپوت مغموم ہوئے ٭

बीतलदास

اسد خان کے پاس شہزادہ اعظم کو چھوڑا اور عنایت خان جو جودھپور مین رہا اور کل ملک مین اونکی فوج پھیل گئی شمبھو کو مبارک مع اودے سنگہ بخشی دیتج سی خاف اصغر درگا داس اور فتح سنگہ و رام سنگہ مع اکثر جنگجو راٹھورون کے شہزادہ اکبر کو دکھن مین امن سے بٹھا کر واپس آئے اور سرحد میواڑ تک کل ملک مین پھیل گئے پورمنڈل کو قتل کیا اور قاسم خان حاکم کو مار ڈالا ٭

پورمنڈل

اس متواتر کشت و خون سے اگرچہ بادشاہ ہمیشہ خایف رہا اور اوسکے ہزارون آدمی مارے گئے مگر یار واڑ مین بھی آدمیون کی کمی ہو گئی اور راٹھور پھر اراولی کو بھاگ گئے اور وہان سے اپنے دشمنون پر حملہ کرتے رہے ایکدفعہ اُنھون نے جیتارن کی فوج پر حملہ کر کر نکالدیا کہ سمت ۱۷۳۹ کے ساتھ مسلمان لوگ وہان سے بھاگ گئے بیجو چاسپاوت نے سوجت چھین لیا اور رجودھون نے بہ تحت رام سنگہ شمال مین دشمنون کو مصروف جنگ رکھا اور بہ تحت اودے بھان مرزا نور علی پر بمقام جراے حملہ کیا تین گھنٹہ لڑائی ہوئی مسلمانون کی لاشون کے انبار ہو گئے اور وے نقارہ چھوڑ کر بھاگ گئے بعد معرکہ جیتارن کے کہ اودے سنگہ چانپاوت اور مکند سنگہ میڑتہ افسر تھے گجرات کی طرف کو روانہ ہوئے اور کھیرالو تک پہنچگئے تھے کہ بمقام رین پور گجرات کے حاکم سید محمد نے تعاقب کر کر جا گھیرا رات بھر مسلح کھڑے رہے اور صبح کو لڑائی ہوئی کہ صد ہا آدمی مار گئے کرن اور کیسری اور گوکلداس بھاٹھی معہ کل اہلکارون کے بلکہ خود رام سنگہ بھی اوسی میدان مین مار گئے مسلمان فتح مند رہے بھادون سمت ۱۷۳۹ مین پالی پر حملہ ہوا یہان نور علی پرتباہی آئی پانسو مسلمانون کے مقابلہ مین تین سو راٹھور کھڑے ہوئے سخت لڑائی ہوئی

जैतारन

बीजू

सिवाप

खेरालू

पालनपुर

पाली

اور اونکا افسر افضل خان مارا گیا یہان پر بالانے مسلمانون کو ہٹایا اور بلونے بمقام سوجت شیدی پر حملہ کیا چیتارن پھر سجایا گیا بیساکھ مین محکم سنگہ میڑتہ نے میڑتہ کی بادشاہی فوج پر حملہ کر کر سید علی کو مار ڈالا اور فوج کو نکالدیا +

۱۷۳۹ سمت مین متواتر جنگ و جدل و کشت و خون ہوتا رہا اور بیس تیس تیس آدمی طرفین سے مرتے رہے مگر مشکل یہہ تھی راجپوتون مین ہر ایک آدمی گھر کا متا تھا اور مسلمانون مین سے جس قدر مرتے تھے اوکی جگہ وہ مین ہوجاتے تھے اس سال مین جیسلمیر کے بھاٹیون نے آکر راٹھورون کی خوب مدد کری اور بہادرانہ جانین تصدق کین + سمت ۱۷۴۰ مین اعظم اور اسد خان دکھن مین جاکر بادشاہ کے شامل ہوئے اور عنایت خان حاکم اجمیر رہا اوسکو حکم تھا کہ بارش شروع ہوجانے پر بھی بارہ اڑمین لڑائی بند نکرے مہروال مین راٹھورون کو مع قبائل کے اچھی پناہ ملی عنایت خان کی گیارہ ہزار عمدہ فوج نے اس مقام پر چڑھ ادو چانپاوتون کی جمعیت پرگنہ پالی و سوجت و گوڈوار مین سرکش ہوئے تھے حملہ کیا اور منڈیچہ بھائی نے منڈور کے قدیم قلعہ سے خواجہ صالح کی فوج کو نکالدیا بیساکھ مین بمقام باگری محاربہ ہوا اوسمین رام سنگہ اور ساونت سنگہ بھاٹی سوار ایک ہزار مغلون کو مار کر مع اپنے دو سو آدمیون کے مارے گئے کرمسوت اور اودھاوتون نے بہ تحت انوپ سنگہ لونی ندی کے کنارہ پر شورش کرکے اوستروہ اور گنگانی کی جمعیت کو قتل کیا محکم سنگہ مع کل میڑتیون کے اپنے وطن کی زمین پر آیا اور محمد علی کی کل فوج اوسپر چڑھی اونمین باہم ملاقات ٹھہری اوسمین مسلمانون نے میڑتیون کے سردار کو مار ڈالا بادشاہ کے پاس اوسکے مرنیکی خبر پہنچی تب بہت خوش ہوا +

उदया

भीवी

बागरी

करमसोत

ऊदावत

गंगानी

شروع سمت ۱۷۸۱ کے ساتھہ جنگ وجدل مین کچھہ کمی ہوئی سوجان سنگہ راٹھور کو جنوب مین لیگیا اور لالکھا چانپاوت اور کیسر کونپاوت بھائی اور چوہان کی مدد سے قلعہ جودہ پور پر چھیڑ چھاڑ کرتے رہے سجان مرگیا تب سنگرام سنگہ کے پاس خبر بھیجی گئی وہ بادشاہ کا منصب دار و جاگیر دار تھا اوسکو بھائیون مین شامل ہونے کے واسطے طلب کیا تھا چنانچہ وہ آگیا اور سب اوسکے ساتھہ ہوئے سیوانچہ پر جسکا دار الحکومت سوانہ ہے حملہ کیا اور بالوترہ اور کھیدرہ لٹ گئی غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ پیشتر مارو کا ہر ایک دروازہ بند ہوگیا مسلمان قلعون پر قابض تھے مگر میدان مین اجیت سنگہ کی دوہائی پھرتی تھی اور وے بھان جودھون کو لیکر بہادرا جون مین پہنچا اُسنے دشمن پر حملہ کیا اور قلعہ وخزانہ چھین لیا +

सेवायच

बहादराज

پُردل خان سیوانہ مین تھا اور ناہر خان میواتی کنارہ مین اوسپر حملہ کرنیکے واسطے سوکل سرپت چانپاوت جمع ہوئے وہان خبر پہنچی کہ نور علی اسانی قوم کی دو لڑکیون کو پکڑ لیگیا ہے اونکو زیادہ تر جوش انتقام ہوا رتنا راٹھورون کو لیکر پہنچا اور لڑکر پُردل خان کو مع چھہ سو آدمیون کے تہ تیغ کیا اور راٹھورون کے ایکسو آدمی مارےگئے مرزا اس شکست کا حال سنکر مع لڑکیون کے لوڈہ کو بھاگا اور کچال مین پہنچکر مقام کردیا سبل سنگہ خلف بھائی اسکرن نے بفور استماع اس حال کے افیون کھاکر کوچ کیا اور اگرچہ مرزا کے ہر طرف ستون تھے مگر سبل سنگہ نے پیش قبض سے اوسکو ہلاک کیا اور خود بھی مارا گیا شاہ راہ بند ہوگئی اور مسلمانون کے تھانہ جات پر بڑی تنگی آئی +

कुचाल

سمت ۱۷۴۳ شروع مین بادشاہ کی فوج مقیم سانبھر کو لاکھاوت اور آساوتون نے
قتل کیا اور گودوار کے سردارون نے اجمیر کے دروازون تک حملہ کیا میڑتہ
مین لڑائی ہوئی جسمین راٹھورون کی شکست ہوئی مگر اسکے بدلے مین سنگرام سنگہ نے نواح جودہپور
مین آگ لگادی اور وہان سے دہونارہ مین آنا وہان سب شاخون کے راجپوت جمع ہو وہان
سے کوچ کرکر جالور کو گھیر لیا وہان سے دہونارہ کو گیا پھر سب شاخین جمع ہوئین
سمت ۱۷۴۴ مین چانپاوت کومپاوت اوداوت میڑتہ جودہ کرمسوت وغیرہ کل
راٹھورون کی شاخون نے کمال شوق و اضطراب سے مکند سنگہ کھیچی سے
اپنے آقا کے دیکھنے کی درخواست کری اول تو اوسنے انکار کیا کہ جس شخص نے
مجکو سپرد کیا ہے ابتک دکھن مین ہے مگر اوسکے دیکھنے کو درجن سال ہاڑا
بھی کوٹہ سے آکر اونکے شامل ہوا تھا مجبور مکند سنگہ کو دکھانا پڑا سب لوگ متفق ہوکر
کوہ آبو پر گئے اور چیت سدی ۱۵ سمت ۱۷۴۳ کو انھون نے اجیت سنگہ کو دیکھا اول
ہاڑا نے سلام کیا اور بعد ازان اودے سنگہ و سنگرام سنگہ بجے پال تیج سنگہ مکند سنگہ
و ناہر سنگہ خلف ہری سنگہ چانپاوتان و راج سنگہ جگت سنگہ جیت سنگہ سمنت سنگہ اوداوتان
و رام سنگہ و فتح سنگہ و کیسری سنگہ کومپاوتان وغیرہ کل ٹھاکران مارواڑ نے
عنایت خان نے بعد اظہار اس حال کے اورنگ زیب کو لکھا کہ جبتک ان لوگون
کا کوئی سرگروہ نہ تھا وے ہرطرح سے مجکو تنگ کرتے تھے اور اب ایک حاکم کے
تحت مین ہوکر خدا جانے کیا حال کرینگے کمک بہت جلد بھیجین ٭

اول راجہ کو اہوہ مین لیگئے وہانکے سردار نے موتیون کی بدہو یعنی نوچھاور کری
گھوڑے نذر کئے اور ٹیکہ دوڑ تیار کیا وہان سے یہہ راستہ رائے پور و بلارہ و

धुनारा

अहवा
बधौ
टीकादोड
रायपुर
बिलारा

پروندہ سرداروں سے نذر لیتے ہوئے آسوپ مین پہنچے کہ وہان کو سیاولتون کے سردار نے مہانداری کی آسوپ سے بھاٹیون کے لویرہ کی جاگیر مین گیا بعدازان میڑتیون کے مقام مسکن ریاہ اور کرسولتون کے کیونسر وکالو مسکن پابھورا و دہاندل مین اور آخرکار پوکرن مین گیا اور ہر ایک سردار نے اطاعت و تواضع کری بتاریخ ۱۰ بھادون ۱۷۷۸ سمت درگا داس دکھن سے آکر شامل ہوا +

बगोंदा
लोवेरा
बियाह
कवोंसर
कालू
पाभूरा
धांदल

عنایت خان بعلیہ خوف سے مرگیا بادشاہ کو بہت رنج ہوا تاہم اوس نے محمد شاہ نامے جسونت سنگھ کا فرضی بیٹا دعویدار مسند کھڑا کر دیا اور ہمدران حال اجیت سنگھ کو پیغام بھیجا کہ اگر اطاعت کرے تو پنجہزاری منصب پر مقرر کیا جاویگا مگر محمد شاہ بھی جودہ پور کو جاتا ہوا اثناء راستہ مرگیا بجاے عنایت خان شجاعت خان حاکم مارواڑ مقرر ہوا اور راٹھور اور ہاڑون نے متفق ہوکر اول مارواڑ کو دشمنون سے صاف کیا اور پھر غیر ملک مین اونپر حملہ کرنا شروع کیا مال پورہ اور پورمنڈل کے قلعون کی فوج کو قتل کیا وہان ہاڑہ توپ کے گولہ سے مارا گیا اور اونکی متفق فوج آٹھہ ہزار اشرفی مصادرہ لیکر واپس گئی +

मालपुरा
पुरमंडल

۱۷۶۲ سمت مین شجاعت خان نے مارواڑ کے صلح کی درخواست کری اور بشرط حفاظت تجارت بیرونی چہارم محصول راہداری راٹھورون کو دینے کا اقرار کیا عنایت خان کا بیٹا جودہ پور سے دہلی کو روانہ ہوا ہرناتھہ جودہانے بمقام رینوال پہنچکر اوسکی عورتون کو گرفتار کیا اور مال و متاع چھین لیا وہ بامید پناہ کچھواہیون کیطرف بھاگا اور شجاع بیگ اجمیر سے اوسکی مدد کو روانہ ہوا تھا اوسکا حال اوس سے بدتر ہوا یعنی مکند داس چانپاوت نے اوسکو شکست دیکر لوٹ لیا ۱۷۶۳ سمت مین کامبخش خان

रैनवाल

اجمیر کا حاکم تھا اوسپر گھاٹہ مین درگا داس نے حملہ کیا کہ وہ اجمیر کو بھاگ گیا بادشاہ نے یہہ خبر سنکر اوسکو لکھا کہ اگر درگا داس کو فتح کر لیگا تو سلطنت کے کل خانون کا سردار کیا جاویگا اور اگر فتح نکر سکے تو اپنی مالا بھیجدے کہ سنجاعتخان کو جودہ پور سے بجاے اوسکے مقرر کیا جاویگا سیفی خان نے بہ تعمیل اس حکم کے اجیت سنگہ کو فریب دینے مین کوشش کری یعنی اوسکو خط لکھا کہ تمھارے آبائی ممالک کی واگذاشت کی بابت سند شاہی حاصل ہوئی تھی تمکو چاہیے کہ خود آکر لیجاؤ اجیت سنگہ بیسہزار راٹھور ساتھہ لیکر اجمیر کو روانہ ہوا مگر پیشتر مکند چانپاوت کو روانہ کیا کہ تحقیق کرے کہ اسمین کچھہ دغا تو نہین ہے جسوقت گھاٹہ پر پہنچے دریافت ہوا کہ واقع مین دغا ہے مگر اجیت سنگہ نے کہا کہ اب اتنے قریب آ گئے ہین ایک دفعہ اجی دورگ یعنی اجمیر کو دیکھہ لین اور خان سے بھی ملاقات کر لین چنانچہ وہان پہنچے اور ارادہ کیا کہ شہر مین آگ لگاوین مگر سیفیخان نے خوف زدہ ہو کر بہت تعظیم و تواضع کری اور اپنے اور شہر کے بچنے کی غرض سے گھوڑے اور جواہرات نذر کئے ◆

سنہ ۱۷۰۱ء مین میواڑ مین پھر فساد شروع ہوا کنور امرا نے اپنے باپ رانا جیسنگہ سے بغاوت کری اور کل سردارون کو اپنے شامل کر لیا رانا بھاگ کر گوڈواڑ مین آیا اور گھاتی راو مین فوج فراہم کری امرا نے اوسپر حملہ کرنیکی تیاری کری رانا راٹھورون سے مدد کا خواستگار ہوا کل میڑتیہ اوسکے شامل ہوے اور اجیت سنگہ نے درگا داس و بھگوانداس و رتن چودہا کو مع آٹھہ ہزار راٹھورون کے اوسکی کمک پر بھیجا ◆

गोडवार

घानेराव

مگر جو پداوت وسکتاوت وجھالا وچاوتون نے بجاے اسکے کہ اپنے ملک مین غیر قوم کو مداخلت کرنے دین باپ بیٹے کے درمیان صلح کرادی تاہم راٹھورونکا بہت مشکور ہوا ✤

شہزادہ اکبر کی دختر درگاداس کے پاس رہگئی تھی اور جون جون اجیت سنگہ جوان ہوتا جاتا تھا اورنگ زیب کو فکر بڑہتا تھا اسواسطے سمت ۱۷۴۹ مین اوسکی واپسی کی بابت نرائنداس کولمبی کی معرفت خط وکتابت ہوتی رہی اور اسی اثنا مین سیفخان نے لڑائی موقوف کردی سمت ۱۷۵۱ مین جودہ پور جالور اور سیوانہ کے مسلمان حاکمون نے اپنی فوجین متفق کرکے اجیت سنگہ پر حملہ کیا کہ وہ پھر پہاڑون مین بھاگ گیا ماہ ماگھ اٹھو بالانے اونکا مقابلہ کیا مگر شکست کھائی اسی اثنا مین ایک سانڈ بیچ کرنے پر لڑائی ہوگئی کہ مکند داس چانپاوت نے بمقام موکلسر حاکم چانک اور اوسکے ہمراہیون کو گرفتار کرلیا ✤

سمت ۱۷۵۱ مین مسلمان ایسے ضعیف ہوگئے کہ اکثر اضلاع چوتھہ دینے لگے اور اکثر خراج اداکرنے لگے اور اکثر مسلمان وجہ معیشت پیدا کرنیکی غرض سے راٹھورون کے نوکر ہوگئے قاسم خان اور لشکر خان نے اجیت سنگہ پر کوچ کیا وہ بجے پور مین برسر مقابلہ ہوا اوسکی فوج مین درگاداس کا بیٹا افسر تھا خان کو شکست ہوئی اجیت سنگہ کے بڑے ہونے سے راٹھورون کی امید پوری ہوتی تھی اور اورنگ زیب اپنی پوتی کے بڑے ہونے سے نہایت رنجیدہ ہوتا تھا اوسنے جودہ پور کے حاکم شجاع کو لکھا کہ جسطرح ممکن ہو عزت کو بچادے چنانچہ وہ متواتر درخواست بھیجتا رہا آخر کار اجیت سنگہ کی اوّل بیج سنگ

कालन्वी

परनु

मोकलसर चांक

बिजयपुर

بڑا اودے رانا میواڑ کی دختر سے بیاہ جیٹھ اور دوم بیاہ اساڑھ پڑیں و یولہ کی دختر سے شادی ہوئی +

سمت ۱۷۵۵ مین پھر درگا داس کی معرفت پیغام ہوا اور اکبر کی دختر اپنے باپ دادا کے پاس پہنچی درگا داس کیواسطے ہفت ہزاری منصب تجویز ہوا اوسنے انکار کیا اور چاہا کہ جالور و سیوانچی و سانچور و تھیراد مارواڑ مین شامل کئے جاوین جس عزت و حرمت سے اکبر کی دختر کو رکھا گیا تھا اوسکی اورنگ زیب نے بھی تعریف کری پوس سمت ۱۷۶۳ مین اجیت سنگہ نے اپنا اجداوی ملک حاصل کیا اور شہر کے پانچون دروازون پر ایک ایک بھینسہ مار اشہزادہ اعظم صوبہ گجرات مارواڑ اسکے ساتھ تھا اور شجاعت مر گیا تھا سمت ۱۷۵۹ مین اعظم شاہ نے جودھپور چھین لیا اور اجیت سنگہ جالور مین رہنے لگا اوسکے بعض سردار دشمن کی نوکری کرنے لگے بعض رانا کے پاس چلے گئے اور مسلمان ہر طرح غالب ہو گئے اسی اثنا مین بماہ ماگھ سمت ۱۷۵۹ چوہان رانی سے ابھے سنگہ خلف اجیت سنگہ پیدا ہوا سمت ۱۷۶۱ مین بجائے یوسف کے جودھپور کا حاکم مرشد قلی مقرر ہوا اوسنے پھر اجیت سنگہ کو واگذاشت میرٹہ کی سند دی اور کرشن سنگہ میڑتہ اور گوبند داس جاندل مہتمم مقرر ہوئے اسی مین محکم سنگہ اندو نے اپنی حق تلفی سمجھکر درخواست کری کہ اگر مین حاکم مارواڑ مقرر ہو جاؤن تو ہندو و مسلمان دونون کو خوش رکھونگا ـ سمت ۱۷۶۱ مین بجائے مرشد قلی جعفر خان مقرر ہوا محکم سنگہ کا خط پکڑا گیا وہ نمک حرام ہوکر بادشاہی فوج مین شامل ہو گیا اجیت سنگہ نے بمقام درونارہ مقابلہ کیا ایندا وت باغی مارا گیا اور فوج شاہی کو شکست ہوئی +

देवला

जालोर
सेवांजी
सांचोर
थेराद

इंद्र

दुनाड़ा
इंदावत

سمبت ۱۷۶۳ مین ابراہیم خان بادشاہ کا سمدہی کہ صوبہ لاہور تھا بجاے اعظم گجرات کے حکومت پر مقرر ہو کر یار واڑ مین سے گزرا چیت بدی ۳ کو بادشاہ کی وفات کی خوشخبری پہنچی پچھین کو اجیت سنگہ سوار ہوا اور جودہ پور کے دروازہ پر پہنچا مسلمان اوسکے مقابلہ کی تاب نہ لا سکے بعض بھاگ گئے اور بعض روپوش ہو گئے مرزا اوترا اور اجیت سنگہ اپنے بزرگون کے محل مین داخل ہوا راٹھورون کے غضب سے کہ چھبیس ۲۶ برس سے خون جگر کھا رہے تھے مسلمان مغرور ہوئے جو دولت انھون نے سالہا سال کے ظلم و تعدی سے جمع کری تھی آخر کار مستحق مالکون کے ہاتھ پڑی بعض مسلمانون نے سرنا یعنی پناہ لی اونکا سر گروہ بھی کوسیا و تون کے پاس پناہ پذیر ہوا مگر ہندؤن کی فتح اوسوقت مکمل ہوئی کہ جب مسلمان گداگری کر کر سیتا رام اور ہر گوبند سے التجا کرنے لگے مسجدون مین رام نام کی تسبیح پھرنے لگی اور اکثر نے ہندو ظاہر ہونیکے واسطے داڑھی مونڈوالی میڑتہ خالی کر دیا گیا اور محکم سنگہ ناگور کو بھاگا سوجت اور پالی پھر جودہانین شامل ہوئے اور جودہا گڑہ کو گنگا جل اور تُلسی دَل چھڑک کر پوتر کیا اجیت سنگہ کو راج تلک ہوا شہزادہ عالم دکھن سے اور شہزادہ معظم شمال سے دار السلطنت کو روانہ ہوئے اونمین باہم بمقام آگرہ سخت محاربہ ہوا مگر شاہ عالم کہ بعد ازان بلقب بہادر شاہ معروف ہوا غالب آیا اوسکو خبر پہنچی کہ اجیت سنگہ نے ناروار کی فوج شاہی کو لوٹ لیا ہے اور اپنے قدیمی ملک پر قبضہ کر لیا ہے ٭

بعد برسات سمبت ۱۷۶۴ کے بادشاہ فوج لیکر اجمیر مین آیا اوسوقت ہرداس خلف بھگوانداس اور سرداران اوہر و مانگلیہ اور رتنا سردار اوداوتان نے

शरणा

तुलसीदल

सोलह मांगलिया

مع اپنے ہمراہیون کے قلعہ مین آئے اور راجیت سنگہ سے قسم کھائی کہ ہم آپکے شامل ہوکر دشمن کا مقابلہ کرینگے بادشاہی فوج بائی بلارہ پر مقیم ہوئی اور اجیت سنگہ نے لڑائی کا عزم کیا مگر بادشاہ کے مشیرون نے صلاح دی کہ فریب سے کام نکالنا چاہیئے چنانچہ صلح کا پیغام پیش ہوا شاہی قاصد کے ساتھہ ناہر خان پیغام لیکر بادشاہ کے پاس گیا اور وہان سے اجیت سنگہ کے نام شاہی فرمان لایا مگر اوسنے فرمان لینے سے پیشتر فوج شاہی کا ملاحظہ کرنا چاہا اور بتاریخ پھاگن کو جودہپور سے بیسل پور کو روانہ ہوا وہان شجاعت خان خلف خانخانان و راجہ بھدوریہ ورا و بدہ سنگہ والی بوندی نے بادشاہ کی طرف سے اوس کا استقبال کیا اور پیپار کے مقام لڑائی ہوئی اوسی شب بشرائط صلح مقرر ہوئین علی الصباح وہ مارواڑ کے کل آدمیون کو لیکر روانہ ہوا آنندپور مین بادشاہ سے ملاقات ہوئی بادشاہ نے اوسکو تیغ بہادر کا خطاب دیا مگر بمقتضاے مشیت ایزدی مہراب خان اور محکم سنگہ نمکحرام نے بادشاہ کی طرف سے جاگیر جودہ پور پر قبضہ کرلیا اجیت سنگہ کو یہہ حال سنکر نہایت رنج ہوا مگر کیا کرسکتا تھا مجبور بادشاہ کی اطاعت کرکرا وسکے ساتھہ دکن کو جانا اور کام بخش کے تحت مین نوکری کرنا پڑا یہی حال جے سنگہ والی آمیر کا ہوا کہ اوسکی دارالحکومت مین فوج شاہی متعین ہوئی اور اوسکے بھائی بجے سنگہ نے راج دیدیا شاہی فوج نے نربدا کا عبور کیا اور وہان پہنچتے ہی دونون رئیس مخالف ہوگئے اور اودے پور کو واپس آئے رانا امرا نے اوسکا استقبال کرکر بہت تواضع کری اور تینون مثل برہما و بشن و مہیش کے ایک مسند پر بیٹھے اسوقت سے

बाईबिला
बीसलपुर
भदोरया
पीपार
आनंदपुर
बृह्मा
विष्णु
महेश

پھر مسلمانون کا زوال اور ہنود کی فتح ہونے لگی دونو راجہ مارواڑ روانہ ہوے
اہوہ مین سنگرام سنگہ خلف اودے بھان رانا وت نے مہاندا ہی کری سالون
سمت ۱۷۶۵ مین اجیت سنگہ کی مارواڑ مین واپس پہونچنے کی خبر آئی محراب خان گھبرایا
ساتوین تاریخ کو جودہا کے محل مین تیس ۳۰ ہزار راٹھور جمع ہوئے اور دروازہ
کھولکر محراب خان کو نکالدیا اور راجیت سنگہ پھر مارواڑ کی دار الحکومت مین داخل ہوا
جے سنگہ سورساگر کے کنارہ پر مقیم رہا مگر مصیبت مین تھا کہ ملک سے
بیدخل تھا برسات کے بعد اجل کچھوایون کے پناہ دہندہ نے اوسکو آمیر مین
مسند نشین کرنیکا ارادہ کیا جب دونون متفق ہوکر میڑتہ مین پہنچے اور
دہلی اور آگرہ مین تہلکہ مچگیا اجمیر مین پہنچے تو وہان کے حاکم نے خواجہ صاحب
کی درگاہ مین پناہ لی اور مصادرہ مطلوبہ ادا کیا اجیت سنگہ سانبھر پر حملہ آور ہوا
اور سرداران آمیر اپنے آقا کے شامل ہوئے سید بارہ ہزار فوج لیکر اجل کے
مقابلہ کے واسطے عازم ہوا کو میا ونون نے لڑائی شروع کری سخت محاربہ ہوا
حسین مع چھ ہزار آدمیون کے مارا گیا اور باقیماندہ کچھ مفرور اور کچھ
پناہ پذیر ہوگئے اس شکست کی خبر پہنچتے ہی مسلمان آمیر سے نکل گئے اور
اجیت سنگہ نے سانبھر مین جمعیت چھوڑ کر منگسر مین جے سنگہ کو آمیر مین بٹھا دیا
اور بیکانیر پر حملہ کرنیکا قصد کیا اور دیوانی کا خطاب رگناتھ بھنڈاری کو دیکر
کار و بار ریاست اوسکو سپرد کیا کہ وہ سپہ گری و اہلکاری دونون کامون
مین مشاق تھا +
بھادون سمت ۱۷۶۶ مین شاہ عالم نے کام بخش کو مار ڈالا اور جے سنگہ نے

بادشاہ سے مصالحت کری اجیت سنگہ ناگور پر چڑہ کر گیا مگر اندر سنگہ کے پاس
لाडनू
کچھ سامان نہ تھا اوسنے اجیت سنگہ کے قدم پکڑ لئے اجیت سنگہ نے اوسکو لاڈنو دیا
مگر جسنے ناگور کی حکومت کری تھی اوسکو لاڈنو پر کب صبر آسکتا تھا دہلی جا کر
مستغیث ہوا بادشاہ ناراض ہوا رئیسون نے خبر پا کر مناسب سمجھا کہ آپس مین
कोलया डीडवाना
اتفاق کر لین اس غرض سے بمقام کولیہ قریب ڈیڈوانہ ملاقی ہوئے اسی
اثنا مین بادشاہ اجمیر مین داخل ہوا اور بمحبت ناہر خان غلام کے فرمان اونکو
بطور دوستانہ بھیجا حکم کی اطاعت کر کر دونون راجہ یکم اساڑہ کو روانہ اجمیر
ہوئے بادشاہ بہت تپاک سے ملا اجیت سنگہ کو نوکوٹے مارواڑ کی اور جیسنگہ
کو آمیر کی سندین عطا کین بادشاہ سے اجازت لیکر پوہکر اشنان
کیواسطے گئے اور وہان سے باہم رخصت ہوئی ساون سمت ۱۷۶۵ مین اجیت سنگہ
جودہ پور مین پہنچا اور گوڑ رانی سے شادی کر کر جو عداوت ارجن سنگہ نے
कुरुक्षेत्र
دیوان عام مین امر سنگہ کو قتل کر کر پیدا کی تھی رفع کری اور بعد ازان کورکہیت
भीषम
کی زیارت کو جا کر بھیشم کے تالاب مین اشنان کیا سمت ۱۷۶۸ مین اجیت سنگہ
नाहन
نے ناہن وغیرہ ہمالیہ کی کوہستانی ریاستون پر متعین ہو کر وہان کے
رئیسون کو مطیع کیا اور وہان سے بعد اشنان گنگاجی کے جودہ پور کو
معاودت کری سمت ۱۷۶۹ مین شاہ عالم کا انتقال ہوا اوسکے بیٹون مین
نفاق ہوا عظیم الشان مارا گیا اور معزالدین کے سر پر چتر شاہی پھرنے لگا
केमसी
اجیت سنگہ نے بھنڈاری کھیمسی کو حضور مین بھیجا اور وہ صوبہ گجرات کی سند
لیکر واپس آیا منگسر سمت ۱۷۶۹ مین وہ گجرات پر قبضہ کرنیکے واسطے تیار تھا کہ

اسی اثناء مین خاندان چغتا مین اور فساد برپا ہوا سیدون نے معزالدین کو
مارڈالا اور فرخ سیر بادشاہ ہوگیا ذوالفقار خان بھی مارا گیا اور اوسکے ساتھ مغلون
کی طاقت جاتی رہی سید سرکش ہوگئے اجیت سنگہ کو حکم ہوا کہ اپنے پسر ابھے سنگہ
کو جو سترہ برس کا ہوگیا تھا دربار مین مع فوج کے بھیجے مگر اجیت سنگہ نے اس حال
سے مطلع ہوکر کہ مکند سنگہ بدمعاش وہان ہے ایسے معتمد گروہ کو بھیجا کہ اوسکو
عین دہلی مین قتل کیا اس گستاخانہ حرکت پر سید فوج لیکر جودہ پور پر آئے اجیت سنگہ
نے دولتمندون کو سیوانہ مین اور اپنے بیٹے اور قبایل کو راردرہ کے جنگل مین
بھیجدیا جودہ پور کا محاصرہ ہوا ابھی سنگہ کو اول مین طلب کیا اور خود راجہ
کو بھی دہلی چلنے کے واسطے کہا راجہ نے دونون باتون مین سے ایک بھی منظور
کی مگر دیوان اور کیسر بھاٹ نے سمجھایا کہ جب دولتخان لودھی نے حملہ کیا
راو گنگا نے کاروبار ریاست اپنے بیٹے مالدیو کو سپرد کر دیا تھا یہہ بات اسکو
ناپسند ہوئی ابھے سنگہ راردرہ سے طلب ہوا اخیر اساڑہ سمت ۱۷۷۰ مین حسین علی کے
ساتھ دہلی کو روانہ ہوا اور وہان جاکر بادشاہ سے پنجہزاری منصب حاصل کیا
پیچھے اجیت سنگہ بھی دہلی کو گیا جن لوگون نے اوسکی بچپن مین حفاظت
کرکے جانین تصدق کری تھین اونکے مزارون کو دیکھکر اسکے دلمین جوش آیا
اور اوسنے کل خاندان تیموریہ سے انتقام لینا چاہا علاوہ اسکے اوسکو چار شکایتین
تھین اول نوروز دوم اوسکے خاندان سے جبراً لڑکیون کا لینا کہ فرخ سیر
کے واسطے اوس سے بھی طلب ہوئی تھی سوم گاؤکشی چہارم محصول جزیہ
جیٹھ سمت ۱۷۷۱ مین صوبہ گجرات کی سند از سر نو حاصل کی اجیت سنگہ

دہلی سے جودہ پور کو روانہ ہوا اوسکے دیوان کہیمسی کی کوشش سے جزیہ موقوف ہوا کہ والی مارواڑ کا یہہ احسان کل ہنود پہ ہوا ہے +

سمت ۱۷۷۱ مین اجیت سنگہ نے اپنے ملک کا دورہ کیا ابہی سنگہ اوسکے ساتھ بہالول جالور کو گیا وہان موسم برسات مین رہا بعد ازان میواسہ مین نیمچ پر حملہ کیا اور دیورہ راجپوتون سے خراج لیا پہلن پور سے فیروز خان اوس سے ملنے کو آیا تہراد کی ران نے لاکہہ روپیہ نذر کیا کہمبے کا محاصرہ کر کر کہیمکرن کولی رئیس کو فتح کیا پاٹن سے سکتا چانپاوت اور رہیجو بہنڈاری جنکو سال گذشتہ مین انتظام کے واسطے بہیجا تہا ملاقات کے واسطے آئے +

سمت ۱۷۷۲ مین اجیت سنگہ نے ہلود کی جہالا اور لونگ گڑہ کے جام کو فتح کیا اور اُس سے تین لاکہہ روپیہ اور پچیس گہوڑے خراج مین لئے اور دوارکا کے درشن کر کر گومتی مین اشنان کیا پہر جودہ پور مین پہنچا اور سنا کہ اندر سنگہ نے ناگور پہر لے لی مگر وہ اجیت سنگہ کے روبرو نہ ٹہر سکا ۱۷۷۳ مین سید اور انکے مخالف نزاع باہمی مین مصروف تہے حسین علی دکہن مین تہا اور عبد اللہ کا دل بادشاہ سے بدل گیا تہا اجیت سنگہ کو بلانیکے واسطے کاغذ بہیجا کا غذ آیا آخر کار وہ ناگور میڑتہ پُشکر مارروٹہ اور سانبہر ہوتا ہوا اور ہر مقام پر جمعیت چہوڑتا ہوا دہلی مین پہنچا مارروٹہ سے اوسنے انتظام ریاست کے واسطے ابہے سنگہ کو روانہ جودہ پور کیا دہلی مین سید نے اوسکا استقبال کیا اور اللہ وردیخان کی سرائے مین ڈیرہ کر دیا اور وہان دونون نے جے سنگہ اور مغلون کے خلاف مشورہ کیا اور اول کام ذوالفقار خان کا مارنا قرار پایا +

मेवासा
नीमच
देवरा
पल्हनपुर
थेराद
रान
कैम्बे
कोली
पाटन
बीन्नु
हलवद
नवंगढ

بادشاہ نے اجیت سنگہ کے آنیکا حال سنا تو راو بھیم سنگہ ہاڈا والی کوٹہ اور
خاندوران خان کو اوسکے لانیکے واسطے بھیجا چنانچہ اجیت سنگہ دربار مین گیا
علاوہ اپنے راٹھوروں کے وہ راو بشن سنگہ والی جیسلمیر بدم سنگہ دیرآول والہ
فتح سنگہ سردار میواڑ مان سنگہ راٹھور سیتا مو چند راوت گوپال رام پورہ والہ
اودے سنگہ کھنڈیلہ والہ سکت سنگہ منوہر پور والہ کشن سنگہ کلچی پور والہ و دیگر
سرداروں کو لے گیا موتی باغ مین ملاقات ہوئی بادشاہ نے اوسکو ہفت ہزاری
منصب دیا اور اوسکے روزینہ مین کروڑ درم کا اضافہ کیا اور ماہی مراتب اور
ہاتھی گھوڑے تلوار پیش قبض اور سرپیچ الماس اور طرہ اور دو لڑی مالا سے سرواز
عطا کرین حضور سے رخصت ہوکر اجیت سنگہ عبداللہ خان کی ملاقات کو گیا سید نے
استقبال کیا اور دونون اپنے مشورہ مین ثابت قدم ہوگئے مغلون نے
افروختہ ہوکر اجیت سنگہ کے مارنیکا ارادہ کیا +

پوس بدی ۲ سمت کو بادشاہ ملنے کے واسطے اجیت سنگہ کے ڈیرہ پر آیا اجیت سنگہ
نے ایک لاکھ روپیہ کا چبوترہ بناکر بادشاہ کو اوسپر بٹھایا اور گھوڑے ہاتھی وغیرہ
بیش قیمتی اشیا پیشکش کین بھاگن مین اجیت سنگہ اور سید بالاتفاق بادشاہ
سے ملنے کے واسطے گئے اور حسین علی کو اپنی تدبیرون سے آگاہ کرکر لکھا کہ دکھن
سے جلد آجاوے کہ بیس روز مین فوج کثیر لیکر داخل ہوا اور شہر سے شمال
مین ڈیرہ کیا اوسکا بھائی اور اجیت سنگہ بھی شامل ہوگئے دہلی مین تہلکہ مچگیا
بادشاہ نے خائف ہوکر سپارکیا ذکیجے مغل علیحدہ رہے دوسرے روز اجیت سنگہ
کے ڈیرہ پر لب جمنا مشورہ ہوا اجیت سنگہ سوار ہوکر قلعہ کو گیا اور ہر مقام پر

हेरावल

सीतामौ

कु॰

اپنے آدمیون کا پہرہ مقرر کر دیا خزانہ لوٹ لیا مغلون مین سے کوئی فرخ سیر کی
مدد کو نہ آیا جے سنگہ بھاگ گیا دوسرا بادشاہ مقرر کیا مگر چار مہینے بعد وہ بیمار ہوکر
مرگیا رفیع الدولہ کو تخت نشین کیا مگر دہلی کے مغلون نے آگرہ مین نیکوشاہ کو
تخت نشین کیا حسین وہان کو فوج لیکر گیا اور اجیت سنگہ و عبد اسد کو بادشاہ
کے پاس چھوڑا سمت ۱۷۷۶ مین اجیت سنگہ اور سید بھی روانہ ہوئے مگر مغلون
نے نیکوشاہ کو گرفتار کرا دیا وہ سلیم گڑہ مین قید ہوگیا دوسرا بادشاہ بھی مرگیا
اور اجیت سنگہ اور سیدون نے محمد شاہ کو تخت نشین کیا اس انقلاب کے زمانہ
مین بعض ملک تباہ ہوگئے اور بعض مالا مال ہوئے فرخ سیر کے مرتے ہی جے سنگہ
کا حوصلہ پست ہوگیا سیدون نے اوسکی سزا دہی کی تجویز کری آمیر کے ارادے سے
بادشاہ فتح پور سیکری کی درگاہ مین گیا وہان رئیسون نے اجیت سنگہ سے پناہ
مانگی چنانچہ اجیت سنگہ نے جے سنگہ کو پناہ دی اور اوسکا خوف رفع کرنیکے
واسطے چانپاوت سردار اور اپنے وزیر کو بھیجا کہ تشفی دلاسا دیکر جے سنگہ کو لائے
اجیت سنگہ نے ایک بادشاہ کو تخت نشین کیا اور دوسرے کو تباہی سے
بچایا بادشاہ نے اوسکو احمد آباد عطا کیا اور اوسکے ملک مین جانیکی اجازت دی
کہ جے سنگہ والی آمیر اور بدہ سنگہ ہاڑا والی بوندی کو ساتھ لیکر وہ جودہ پور کو
روانہ ہوا اور اثنا راستہ مین منوہر پور کے شیخاوت سردار کی دختر سے شادی
کی اسوج مین وہ جودہاگر مین پہنچا جے سنگہ کا ڈیرہ سورساگر پر ہوا اور ہاڑا
کا شہر سے شمال مین بسنت کے موسم مین جے سنگہ نے سورج کماری دختر اجیت سنگہ
سے شادی کری شروع سمت ۱۷۷۷ مین جب تک جے سنگہ اور بدہ سنگہ جودہ پور

जोधागिर

सूरजकुमारी

مین تھے خبر پہنچی کہ مغلون نے سیدون کو مار ڈالا اور اجیت سنگھ کے درپے ہین اوسنے تلوار کھینچکر قسم کھائی کہ اجمیر پر قبضہ کرونگا جے سنگھ کو رخصت کر دیا بارہ روز مین اجیت سنگھ میڑتہ مین پہنچا اور بزور روشن مسلمانون کو نکالکر اجمیر پر قبضہ کرلیا مسجد مین بانگ موقوف ہوکر سندر کا گھنٹہ بجنے لگا اور بجاے قرآن کے پوران کی تلاوت ہونے لگی قاضیون کی جگہہ برہمن عدل کرنے لگے اور جہان گاوکشی ہوئی تھی ہوم کنڈ بنائے گئے اجیت سنگھ تخت پر بیٹھا چتر شاہی پھرنے لگا اپنے نام سے وزنہ اور پیمانہ جاری کیا اور مکہ وایران تک خبر پہنچی کہ اجیت سنگھ نے اپنے مذہب کو فروغ دیکر مارواڑ سے رسم اسلام موقوف کردی +

ہوم کنڈ

سمت ۱۷۷۸ مین بادشاہ نے اجمیر لینے کا قصد کیا اور مظفر کو حکم دیا کہ وہ برسات مین مارواڑ کیطرف روانہ ہوا اجیت سنگھ نے اٹھہ سردار اور تیس ہزار راٹھور ساتھہ دیکر ابھے سنگھ کو مقابلہ پر متعین کیا چانپاوت جانب راست ہوئے اور کوسپاوت جانب چپ کرم سوت و میڑتہ وجودا وانید و بھاٹی وسونگرہ و دیورہ وکھنچی و دہوندل وگوگاوت متفق ہوکر روانہ ہوئے آمیر مین راٹھورون کا فوج شاہی سے مقابلہ ہوا مگر مظفر اپنے نام کے خلاف پس پا ہوکر شہر کے اندر چلاگیا ابھی سنگھ نے اس فتح سے حوصلہ پاکر بادشاہ کو سزا دینا چاہا شاہجہانپور کو لوٹ لیا نارنول قتل کیا پاٹن اور ریواری سے مصادرہ لیا دیہات مین آگ لگادی اور اللہ وردی سراے تک تاخت وتاراج کیا دہلی وآگرہ خوف سے لرزان ہوئے بعد فتح کے براستہ سانبھر ولدہانہ واپس آیا اور لدہانہ کے

लधाना

نروکہ کی لڑکی سے شادی کری ✤

سمت ۱۷۸۹ مین ابھے سنگہ سانبھر مین رہا وہان اجیت سنگہ اوسکے شامل ہوا بادشاہ نے اپنے چیلہ ناہر خان کو تاکید وتنبیہ کے واسطے متعین کیا مگر ناہر خان مع چار ہزار ہمراہیون کے سانبھر مین کھیت رہا ان ذلتون سے تنگ ہوکر محمد شاہ نے مکہ کو ہجرت کرنی چاہی مگر واسطے انتقام ناہر خان کے فوج تیار کری بائیس صوبون سے فوج تائیدی طلب کری اور جے سنگہ والی آمیر اور حیدر قلی اور ارادت خان بنگش کو اوسکا افسر مقرر کیا ساون مین تاراگڑہ کا محاصرہ ہوا اجی سنگہ وہان کا مقابلہ امر سنگہ پر چھوڑ کر خود عازم ہوا چار مہینے لڑائی رہی پھر جے سنگہ کی معرفت اجیت سنگہ سے صلح قرار پائی مسلمانون نے قرآن کی قسم کھائی اور اوسنے اجمیر چھوڑ دینا قبول کیا ابھے سنگہ جے سنگہ کے ساتھ لشکر شاہی مین گیا اور بادشاہ کے حضور مین جانا ٹھہرا جے سنگہ نے اپنی کفالت دی مگر اجی سنگہ نے دست بقبضہ ہوکر کہا مجکو اسکی کفالت ہے بادشاہ نے ولیعہد مارواڑ کی بہت عزت کری مگر پونچہ سرکشی اوسکے دہلی جانے سے ابھی وہی نتایج پیدا ہوئے جو آگرہ مین امر سنگہ کے جانے سے ہوئے تھے اس خیال سے کہ بادشاہ کے دست راست پر اول نشست میرے باپ کی ہے وہ امراء مین ہوکر چلا گیا اور تخت کے زینہ پر بھی چڑہ گیا تھا کہ ایک امیر نے روکا اوسنے تلوار پر ہاتھہ ڈالا اگر بادشاہ خود نہ روکے تو یقین ہے کہ سیلاب خون جاری ہو جاتا ابھے سنگہ اپنے باپ کی خلاف مرضی دہلی کو گیا تھا اس سبب سے اوسکی ہلاکت کا باعث ہوا ✤

اساڑہ بدی ۱۳ سمت ۱۷۸۱ کو اجیت سنگہ کا انتقال ہوا اوسکے ساتھہ چوہانی و بھٹیانی
دختر برجنگ والی جیسلمیر اور گرنلی مرگاوتی دیروال کی اور تنور رانی اور چوراڑانی
اور شیخاوت رانی چھہ رانیان اور باون کنیزکین کل اٹھاون عورتین ستی ہوئین
اجیت سنگہ کی زندگی ۵۱ سال ۳ ماہ ۲۳ یوم کی ہوئی *
جسوقت سے اجیت سنگہ اپنے بیٹے کے ہاتھہ سے مارا گیا مارواڑ پر تباہی آگئی
اوسکے انتقال پر محمد شاہ نے اپنے ہاتھہ سے ابھے سنگہ کو راج تلک کیا تلوار کمر سے
باندھی طرہ سر پر لگایا مرصع پیشقبض دیا اور چونری نوبت نقارہ وغیرہ کل
مراتب اوسکے باپ کے عطا کئے بلکہ ناگور بھی امراسکے بیٹے سے لیکر اوسکے پٹہ
مین شامل کی اسطرح مورد عنایات شاہی ہوکر وہ اپنے موروثی ملک کو روانہ
ہوا اور جودہپور پہنچکر اوسنے بھاٹ چارن اور برہمنون کو انعام و جاگیرین دین
مگر یہہ خوشی زیادہ عرصہ تک نرہی زمانہ نااتفاقی بادشاہ و اجیت سنگہ کے قدیم
رؤسا منڈور کی اولاد کو ناگور مل گئی تھی اوسپر فوجکشی کی تیاری ہوئی جس
زمانہ مین بادشاہی فوج نے اجمیر کا محاصرہ کر رکھا تھا ارادت خان بنگش تحصیلدار
جسنے اینداو کا ہاتھہ پکڑکر ناگور مین بٹھادیا تھا تہوار ہولی کے بعد فوج
گئی راو اندرہ نے سند شاہی مکفولہ جے سنگہ والی آمیر دکھلائی مگر ابھے سنگہ
نے اوسپر کچھہ لحاظ نکیا اور ناگور کا محاصرہ کرلیا کہ اندرہ اپنا قلعہ چھوڑکر چلاگیا
ابھے سنگہ نے اپنے بھائی بخت سنگہ کو دیدیا *
سمت ۱۷۸۲ مین ابھے سنگہ مارواڑ کی مغربی سرحد کے بھومیا سردارون کو کہ سندل
و دیورہ و بالا و نورہ و بالیچہ و سوداس تھے مغلوب کرنیمین مصروف ہا

इंदरा

پربتسر

راجیشور

سمت ۱۷۸۳ مین دہلی سے فرمان طلبی صادر ہوا اوسنے سر سے لگایا اور اپنے بھائی بیٹون کو جمع کیا اور ملک کا دورہ کرتا اور حسب موقع تعیناتی جمعیت و انتظام حسن و قبح کرتا ہوا روانہ ہوا پربت سر مین اوسکو عارضہ چیچک لاحق ہوا مگر شفا پائی سمت ۱۷۸۶ مین دہلی پہنچ گیا بادشاہ نے خاندوران خان کو استقبال کیواسطے بھیجا اور جسوقت حضور مین آیا بادشاہ معانقہ کر کر پکارا اوخوش بخت مہاراجہ راجیشور مدت مین تمہاری ملاقات ہوئی مجکو آج خوشی ہوئی ہے اور دیوان عام کو آج رونق ہوئی ہے اور جب وہ اپنے دیرہ پر بمقام ابھے پورہ گیا بادشاہ نے عمدہ میوہ جات و عطریات و گلاب بھیجے اور اوسکو کل امراء سلطنت سے اول رکھا سمت ۱۷۸۴ مین سر بلند خان کا فساد ہوا اوسمین راٹھورون کی شجاعت ظاہر ہونیکا بہت موقع ملا دکھن مین فساد زیادہ ہوتا گیا شہزادہ جنگلی باغی ہوگیا اور ساٹھ ہزار فوج لیکر مالوہ و سورت و احمد پور کے صوبہ دارون پر حملہ آور ہوا اور گردھر بہادر و ابراہیم قلی و رستم علی و مغل شجاعت بادشاہی نائبون کو مار ڈالا یہہ سنکر بادشاہ نے سر بلند خان کو انسداد کے واسطے متعین کیا وہ پچاس ہزار فوج اور اوسکے خرچ کے واسطے کڑوڑ روپیہ لیکر روانہ ہوا مگر اوسکی ہراول کے دس ہزار فوج کو اول معرکہ مین شکست ہوتے ہی اوسنے صلح کر کر تقسیم ملک منظور کر لی *

انہین ایام مین ابھے سنگہ نے اپنے وطن کو جانیکی رخصت حاصل کر لی تھی مگر جسوقت یہہ حال سُنا بادشاہ یکبارگی گھبرا گیا وزیر قمر الدین خان و اعتماد الدولہ و خاندوران خان و میر بخشی و شمس الدولہ و امیر الامراء و منصور علی و روشن الدولہ

وطرہ باز خان ورستم جنگ وافغان خان وخواجہ سعید الدین ومیر آتش وسعادتخان
و داروغہ خواص وبرہان الملک وعبد الصمد خان ودلیل خان وظفریہ خان
حاکم لاہور ومیر جملہ وخانخانان وظفر جنگ وارادتخان ومرشد قلی خان وجعفرخان
والہ وردی خان ومظفر خان وغیرہ بہتر امرا حاضر دربار تھے اوسوقت سنایا گیا
کہ سربلند خان نے گجرات فتح کر کرانیے دوہائی پھروادی کولیون کو خاکمین ملادیا
اور منڈیلہ وجھالا وچوراسمہ وباگھل وگوہل مفرور ہوگئے بالاؤن کو نیست و
نابود کردیا ہالار نے خرچ دینا منظور کیا اور بھومیون نے خوف زدہ ہوکر اوسکے
پاس خودبخود پناہ لی اور وہ خود احمد آباد مین بادشاہ ہوگیا اور دکھنیون سے
سازکر لیا بادشاہ نے دیکھا کہ اگر اس بغاوت کی سزا نہ دیجاوے تو ہر ایک
صوبہ دار سرکش ہوجاویگا ذکریہ خان شمال مین سعادت خان مشرق مین اور
نظام الملک دکن مین پیشتر سے بے ایمانی کرچکے تھے اور یہی حال رہا تو
سلطنت منتشر ہوجاویگی ؛

طلائی طشتری مین بیڑہ رکھکر میر توزک آہستہ آہستہ سب سردارون کے
روبرو پھرا مگر کسکی مجال تھی کہ اسکو ہاتھ لگاوے سربلند خان کے نام سے
ہر ایک کا دل گھبراتا تھا روح کانپتی تھی ہوش پران تھے مجبور بادشاہ نے
بالکل مایوس ہوکر میر توزک کو اشارہ کیا کہ واپس لے آوے ابھے سنگہ نے بادشاہ
کی سراسیمگی دیکھکر عین اوسوقت مین کہ رخصت ہونیوالا تھا بیڑہ اوٹھا کر اپنی
پگڑی مین رکھہ لیا اور بادشاہ سے مخاطب ہوکر کہنے لگا حضور مضطرب نہون
سربلند کے سرکو بلندی سے اُتار دونگا ؛

कोलयों
मंडेला
झाला
चौरासमा
बाघल
गोहिल

جسوقت ابھے سنگھ نے بیڑہ اوٹھایا زبردستون کو رشک و حسد ہوا کہ بادشاہ نے
فی الفور سند عطاے گجرات دیدی اور بکمال خوشی سے کہنے لگا کہ تمھارے
بزرگون نے ہمیشہ تخت و سلطنت کی اعانت کری ہے امید ہے کہ اب بھی تم
دستگیری کروگے انواع بخشش جسمین سات مرصع زیور تھے عطا کئے خزانہ
کھولا گیا کہ اوسمین سے اوسنے فوج کے واسطے اکتیس ۳۱ لاکھ روپیہ لیا اور توپخانہ
سے توپین لین اسطرح اسناد صوبہ داری احمدآباد و اجمیر حاصل کرکر اسارہ
سمت ۱۷۸۷ مین ابھے سنگھ بادشاہ سے رخصت ہوا اجمیر جانے مین اوسکے دو مطلب
تھے اول ایسے شہر کو کہ کلید راجستان ہے قبضہ مین لانا دوم جے سنگھ والی
آمیر سے کہ لشکر کو گیا تھا مشورہ کرنا *
اجمیر مین اپنے سردارون کو متعین کرکر ابھے سنگھ میڑتہ کو گیا اور وہان اپنے
بھائی بخت سنگھ کو ناگور دی دونون بھائی جودھپور کو روانہ ہوئے اور
سردارون کو رخصت دی کہ تیار ہوکر مہم کے واسطے جمع ہوجاوین چنانچہ وے
بتعمیل حکم جودھپور مین جمع ہوئے مگر ابھے سنگھ نے بجاے اسکے کہ گجرات کو
جاتا اول سروہی پر بدلا لینے کے واسطے چڑہائی کی سبب یہہ کہ وہان کے
رئیس نے اپنے پہاڑی مسکن کے غرور سے اوس سے سرکشی کری تھی اور
جسوقت سب سردار اپنے گھرون کو گئے تھے وہانکے مینہ اوسکے مویشیون
کو لیگئے تھے مگر فوج کشی ہوتے ہی سب مویشی واپس آگئے اس فوج مین کوٹہ بوندی
کے ہاڑا گاگرون کی کھیچی شیوپور کے گوڑ آمیر کے کچھوایہ جنگل کے سوا اپنے
اپنے سردارون کے تخت مین جمع تھے اور اوسکے خاص بھائی مارواڑکے

गागरोन
खीचा

راٹھور جانب راست تھے اور اونکی افسری پر اونکا بھائی بخت سنگہ تھا ✣

चीत सदी ۱۰ اسمت کو ابھے سنگہ نے براستہ بہادراجون و مال گڑہ و سیوانہ و جالور کوچ کیا ریواڑہ پر حملہ کیا اس لڑائی مین دشمن کے بہت آدمی مارےگئے اور چانپا وتون کا سردار قتل ہوا دیورہ پہاڑون کو چھوڑ کر بھاگ گئے وہان جمعیت متعین ہوکر پوسالیو کو کوچ ہوا کوہ آبو خوف سے لرزان ہوا سروہی مین تھلکہ پڑگیا جب سنا کہ ریواڑہ اور پوسالیو تباہ ہوگئے وہان کا رئیس بہت مضطرب ہوا جو ہانون نے بجائے مقابلہ کے دختر دینا بہتر سمجھا راو نراین داس نے میارام نامے جورہ راجپوت سردار کی معرفت اپنے متقدم مانسنگہ کی دختر راٹھور راجہ کو دینے کا پیغام بھیجا اور ناچیل و ہاتھی گھوڑا وغیرہ دیکر شادی کردی دسوین مہینے اس رانی سے رام سنگہ پیدا ہوا ✣

बहादराजो
मालगढ़
सिवाना
जालोर
रेवाड़ा
पोसालया

سربلند خان سے لڑنیکے واسطے دیورہ سردار بھی مع اپنی جمعیت کے فوج شاہی مین شامل ہوا اور وہان سے کوچ ہوکر فوج براستہ پھلن پور و سیدپور واقع لب سرسوتی روانہ ہوئے یہان سے سربلند خان کے پاس پیغام بھیجا گیا کہ شاہی توپین وسامان خزانہ بھیجدے اور آمدنی کا حساب دے اور احمد آباد اور گجرات کے کل قلعجات سے اپنی فوج اٹھالے اوسنے جواب بھیجا کہ مین خود بادشاہ ہون اور احمد آباد مین میرا سر ہے ✣

کسل سنگہ خلف سرناتھہ سنگہ چانپاوت اہوہ والہ کنہی رام کومپاوت آسوپ والہ کیسری سنگہ میڑتیہ سرسور و سردار اوداوتان و سردار خانوہ افسر جودہا و فتح سنگہ جیتاوت و ابھی مال کرناوت و کرن چانپاوت وغیرہ کل سرداروں نے

खानवा
जैतावत

متفق ہوکر مشورہ کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوئے بخت سنگہ نے چاہا کہ مین ہراول
ہوکر اول سربلندخان پر حملہ کرون اور میرا بھائی یعنی راجہ خیمہ مین رہکر تماشا دیکھے
زعفران کا رنگ تیار ہوا کہ اوس سے سب کی پوشاک افشان کرکے رام پور کے
چلنے کی تیاری کری +

سربلندخان نے ہر دروازہ پر پانچ پانچ توپین اور دو دو ہزار سپاہ متعین
کری توپخانہ کے افسر اہل فرنگ تھے اور خاص اوسکی حفاظت کی جمعیت مین بھی
اہل فرنگ بندوقچی تھے تین روز تک طرفین سے توپین چلتی رہین کہ بلندخان
کا بیٹا مارا گیا آخرکار بخت سنگہ نے مع کل راجپوتون کے حملہ کیا اول کشن سنگہ
چانپاوت مارا گیا اور اسیطرح صد ہا راجپوت سردارون نے اپنی جانین تصدق
کرین ابھے سنگہ و بخت سنگہ دونون بھائیون نے چند سرداران ذی رتبہ کو
تہ تیغ کیا اور رام سنگہ نے بھی کہ پیشتر اجمیر پر لڑ چکا تھا پانچ امرا دو ہزاری و
سہ ہزاری کو قتل کیا +

آٹھہ گھڑی دن باقی رہے سربلندخان مغرور رہا مگر اللہ یار افسر ہراول جبتک
بخت سنگہ کے ہاتھہ سے مارا گیا بیباکانہ لڑتا رہا نواب نے شکست کھائی اور
زخمی ہوا اوسکا ہاتھی ہرن کی طرح بھاگ گیا چار ہزار چار سو ترانوے (۴۴۹۳) آدمی مارے گئے
اونمین سے ایک سو پالکی نشین تھے آٹھہ ہاتھی نشین اور تین سو دیوان عام کے
تعظیمی تھے +

ابھے سنگہ کی طرف سے ایک سو بیس سردار پانسو سوار مارے گئے اور سات سو
زخمی ہوئے دوسرے روز سربلندخان مع کل مال و اسباب کے از خود گرفتار

ہوگیا اوسکو آگرہ کو لیگئے ہر منزل پہ اوسکے ساتھ کے مغل مرتے گئے مگر اوسکو سب سے زیادہ اپنے بیٹے کے مرنیکا غم تھا ابھے سنگہ گجرات کی سترہ ہزار ۱۷۰۰۰ دیہات اور مارواڑ کی نو ہزار ۹۰۰۰ اور اکہزار دیگر دیہات کی حکومت کرنے لگا اور رونا ایڈر و بھوج و پارکر و سندہ و سروہی و چالک ران والی فتح پور و جھو بخھنون و جیسلمیر و ناگور و ڈونگر پور و بانسواڑہ ولناواڑہ و ہلود و ہر روز صبح کے وقت اسکو سلام کرنے تھے اسطرح سمت ۱۷۸۶ کے دسہرہ پر سربلند خان بارہ ہزاری کے ساتھ لڑائی ختم ہوئی *

دار الحکومت اور ستر ۱۷ اضلاع ملک کی حفاظت کے واسطے فوج متعین کرکر اور گجرات کی لوٹ کا مال لیکر ابھے سنگہ جودہ پور کو معاودہ ہوا اور چار کڑوڑ روپیہ اور چودہ سو توپین علاوہ دیگر سامان جنگ کے جمع کیا زوال سلطنت کے زمانہ مین رئیس مارواڑنے اس دولت وسامان سے اپنے قلعجات و فوج کو آراستہ کیا اور انواع نزاع و فساد مین کہ بر روے کار آئے اپنے فوائد کو ہاتھ سے ندیا مہم گجرات کے بعد امن زیادہ عرصہ تک نرہا اور بخت سنگہ کی ہمت و جوانمردی سے کہ اوسکی ناگور کی جاگیر اسکی لیاقت اور خواہشون کیواسطے بہت مختصر تھی ابھے سنگہ کے عیش اور افیون خوری مین خلل واقع ہونے لگا اور بخت سنگہ بھی آگاہ تھا کہ بہادری کے سبب سے راجپوت لوگ مجھسے رضامند ہین اسوجہ سے مجھپر حسد ہوتا ہے اور بغیر ہاتھ پھیلانیکے قلعہ ناگور کے تین سو ساٹھہ دیہات پر قابض رہنا مشکل ہے مگر یہہ بھی اوسکو پسند نہ تھا کہ کسی غیر ریاست کی مدد لیکر اپنے گھر مین فساد پیدا کرے کرن نامے بھاٹ کی صلاح سے کہ بعد

ईडर
भुज
पारकर
सिंध
सिरोही
चालुक्य
लनावाड
हलवद

فتح سربلند خان کے جودہ پور چھوڑکر ناگور مین چلا آیا تھا اسلئے اپنے بھائی اور والی آمیر کے درمیان نااتفاقی پیدا کرتی +

رئیس بیکانیر نے کہ مارواڑ کی چھوٹی شاخ مین ہے اپنے بیراست نام سرپرست ابھے سنگہ کو کسی سبب سے رنجیدہ کر دیا تھا اور ابھے سنگہ نے ضعیف سلطنت کو موقع سمجھکر اوسکو تنبیہ و چشم نمائی کرنی چاہی اور اس نظر سے بیکانیر کا محاصرہ کرلیا بخت سنگہ نے سوچا کہ بیکانیر کو بچاکر ابھے سنگہ کو زک دیجاوے اور اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہوسکتی تھی کرن نے صلاح دی کہ جے سنگہ کو طعنہ دیکر افروختہ کرنا چاہیئے کہ ہمارے بزرگون نے آمیر کو پست کیا تھا اوسکا عوض ابتک کچھ نہوا ہے اور جودہ پور پر چند گولے ڈالنے کے واسطے اس سے بہتر وقت نہ ملیگا +

بخت سنگہ نے جے سنگہ کے نام خط لکھا اور بیدہران حال وکیل بیکانیر حاضر باش جیپور کو اپنی تدبیر کرنیکی ہدایت کری +

آخر زمانہ مین جے سنگہ شرابخواری کا عادی ہوگیا تھا اور اوسحالت مین جو حرکات ظہور مین آتی تھین اونکی وجہ سے حکم دے رکھا تھا کہ نشہ کیوقت راج کا کوئی معاملہ پیش نہوا کرے چنانچہ بخت سنگہ کے خط پر مجمع سرداران قرار پایا کہ یہہ راٹھورون کا خانگی نزاع ہے اسمین مداخلت کی ضرورت نہین مگر وکیل نے جے سنگہ کے مشیر بدیادہر سے دوستی پیدا کر کر زبانی عرض کرنیکے واسطے خلوت مین رسائی حاصل کری اور عرض کیا کہ بیکانیر پر مصیبت ہے اور رئیس بیکانیر مہاراجہ مارواڑ کو اپنا سرپرست نہین سمجھتا ہے مگر مہاراجہ آمیر کو آپ کی مدد کے بغیر ریاست بگڑ جاویگی غرور اور نشہ نے اوسکی تقریر کی تائید کی اور مہاراجہ جے سنگہ نے اوسیوقت ابھے سنگہ کو

خط لکھا کہ ہم سب ایک خاندان مین ہین اور ایک کا نفع ونقصان دوسرے کا نفع
ونقصان ہے مناسب ہے کہ بیکانیر کو معاف کرکر فوج برخاست کرلو جسوقت
وہ لفافہ بند کرنے لگا وکیل نے عرض کیا حضور اتنا اور لکھدین کہ۔ ورنہ میرا نام
جے سنگہ ہے۔ یہہ بھی لکھدیا وکیل لیکر گیا اور تیز رو شتر سوار کے ہاتھہ فورًا روانہ
کردیا تھوڑی دیر بعد سردار بالس کھوہ کہ جے سنگہ کا مشیر تھا آیا یہہ حال سُنکر
کہنے لگا کہ غضب کیا اب بھی خط کو واپس منگالو ورنہ کچھوایون کا خاتمہ ہوجاویگا
ہرکارہ پر ہرکارہ بھیجا گیا مگر اب وہ خط کیون ہاتھہ آنیوالا تھا جسوقت رسوڑہ
مین سردار جمع ہوئے دیپ سنگہ نے کہا کہ اس ناعاقبت اندیش تحریر سے ہم سب کو
نقصان عظیم پہنچیگا +

بہت جلد جوابی خط آیا جے سنگہ نے کھولکر سردارون کو سنایا لکھا تھا۔ کہ میرے
اور میرے ملازمان کے درمیان مداخلت کرنے یا اصلاح دینے کا آپکو کیا
استحقاق ہے اگر آپکا نام جے سنگہ ہے تو میرا نام ابھے سنگہ ہے +

سُنکر دیپ سنگہ نے کہا مینے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ انجام بخیر نہین ہے اب
بجز اسکے کہ ہم بھائی بیٹون کو جمع کرین کچھہ چارہ نہین ہے شہر سے باہر جھنڈا
کھڑا ہوا اور ہر ایک کچھوایہ کو شامل ہونیکا حکم ہوا گھر کے سب جمع ہوچکے تب
بوندی کے ہاڑا قرولی جادون شاہ پورہ کے سیسودیا اور کھیچی بلکہ جاٹون
سے مدد مانگی گئی جب ایک لاکھہ آدمی فراہم ہوگئے تب کوچ کرکر یہہ فوج
سرحد مارواڑ یہہ موضع گنگوانی مین پہنچے وہان مقام ہوا اور بپابندی رسم
ابھے سنگہ کے آنیکا انتظار کیا +

ابھے سنگھ نے بھی اس عین وقت فتح کی خلل اندازی سے نہایت رنجیدہ ہوکر بیکانیر سے فوج برخاست کرے اور مقابلہ کے واسطے جلدی سے روانہ ہوا اُسوقت بخت سنگھ کو بھی نہایت اضطراب ہوا وہ نہین جانتا تھا کہ میری افترا پردازی اتنا طول کھینچکر ملک پر آفت لاویگی کیونکہ اوسنے صرف یہی چاہا تھا کہ جے سنگھ کی دھمکی سے بیکانیر بچ جاویگی اور ابھے سنگھ کو خفت ہوگی یہہ خیال کیا کہ جے پور وجودہ پور مین عداوت ہوکر دونون ریاستین تباہ ہونگی اب اپنی پہلی تدبیر کے افشاء کا خوف نکرکر اوسنے مارواڑ کی عزت کو محفوظ رکھنا مقدم سمجھا اور بھائی سے جاکر کہا کہ بیکانیر سے فوج برخاست نکرو مین اپنی ہمراہی سرداران ناگور بھگتیہ سے لڑونگا اور خدا کی عنایت سے فتح کرونگا ابھے سنگھ نے اگرچہ اوسکو اپنے بھائی کا ناپسندیدہ حرکت کے عوض مین سزا پانا پسند تھا اور اوسکو لڑائی پر بھیجنا بھی منظور کیا مگر عدم التواء محاصرہ بیکانیر کی تجویز پسند نکری +

मगानया

راٹھورون کے ناگور مین جمع ہونیکے واسطے نقارہ بجا اور بخت سنگھ دہلی دروازہ کی برآمد مین ایک پیالہ افیون کا اور دوسرا زعفرانی رنگ کا لیکر بیٹھا ہر ایک راجپوت کو جو وہان ہوکر نکلا اول افیون دی اور اوسکے سینہ پر اپنے دست راست کے پنجہ کا زعفرانی نقش بنایا اسطرح آٹھ ہزار راجپوتون کو اپنے ساتھ مرنیکے واسطے آمادہ کرکر اوسنے اونمین سے نہایت صاحب ہمت لوگون کو منتخب کرنا چاہا اور اس غرض سے باجرہ کے سرسبز کھیت کے کنارہ پر جاکر اوسنے کہا کہ جو شخص مرنے یا فتح کرنے پر آمادہ نہو ہمارے ساتھ سے چلا جاوے یہہ کہکر

गगवानी

کھیت مین ہوکر گذرا تاکہ بھاگنے والے کسی کو نظر نہ آوین اسطرح پانچہزار سے زیادہ
آدمی رہ گئے اونکو لیکر روانہ ہوا گنگوانی کے قریب پہنچتے ہی بخت سنگہ
نے مع اپنی ہاد جمعیت کے یکبارگی آمیر کی فوج مین بھالہ و تلوار سے کشت و خون
شروع کیا اور فوج کے درمیان سے گذرتا چلا گیا پیچھے پھر کر دیکھا تو ہمراہیون
مین صرف ساٹھہ آدمی رہ گئے تھے گج سنگہ پورہ کے سردار نے کہا پچھاڑی کو
جنگل مین بخت سنگہ نے جواب دیا کہ اگاڑی کو کیا ہے ہمکو پچھلے راستہ کو دیکھنا بھی
نہین چاہئیے جب پچرنگ جھنڈا آمیر کے صدر کی علامت نظر آئی اوسنے پھر
حملہ کیا خبردار کھومبانی سردار بانس کھوہ والے نے جے سنگہ سے کہا کہ مقابلہ نہین
کرنا چاہئیے مشکل تمام اسباب کو قبول کر کے وہ کھنڈیلہ کی طرف یعنی شمال کو
روانہ ہوا تاکہ دشمن کو پشت نہ دکھلاوے اور بوقت روانگی کے پکارا کہ سترہ
لڑائیان لڑی ہین مگر کبھی تلوار سے خائف نہوا اسطرح تمام عمر فتوحات حاصل کر کر
جے سنگہ نے کہ رؤساء راجپوتانہ مین نہایت دانشور و صاحب علم و زبردست
تھا بمقابلہ قلیل جمعیت کے میدان جنگ سے مفرور ہوکر ذلت اوٹھائی اور
اس قول کو کہ ایک راٹھور دس کچھوایہ کی برابر ہوتا ہے صادق کردیا *
اگر کرن جو منجملہ چند آدمیون کے بخت سنگہ کے ساتھہ رہگیا تھا مانع نہوتا تو بخت سنگہ
دشمن پر تیسرا حملہ بھی کرتا اور اوسکے منع کرنے پر جب فوج آمیر کو میدان سے
بھاگتا دیکھہ لیا اور اپنے نقصان کا حال معلوم ہوگیا تب باز آیا ابھے سنگہ نے
پہنچکر بھائی کو تحسین و آفرین کری اور بخت سنگہ نے پھر موچھون کو تاب دیکر
کہا کہ اب بھنگتیہ کو قلعہ آمیر سے نکالونگا *

جے سنگھ نے اگرچہ اپنی تحت تحریر لی عزا پائی مگر بیکانیر کو بچانیکا مطلب بھی حاصل ہوگیا راٹا او وے پور متوسط ہو کر رفع شر کر دیا اور اسوجہ سے کہ طرفین کا مطلب حاصل ہو گیا تھا آپس میں کچھ مشکل نہوئی ؛

اس لڑائی کے بعد جلد راجپوتانہ کے تینوں بڑے رئیسوں میں اتفاق ہوا اور دختران مہارانا میواڑ سے دونوں کی شادی ہو کر زیادہ تر اتصال ہوا کہ شادی کی خوشیوں میں رنج و عداوت کو بالکل بھول گئے ؛

سمت ۱۸۰۱ میں ابھے سنگھ مرگیا اگرچہ کاہلی سے اوسکی ہمت میں کمی نہیں آئی ہوتی تو بہت خونخوار ہوجاتا اوسکی نسبت بہت روایتیں ہیں اونمیں سے یہہ بھی ہے کہ جب اجیت سنگھ چوہانی رانی سے شادی کرنیکے واسطے گیا تھا تو راستہ دو شیر دیکھے ایک سوتا ہوا دوسرا جاگتا شگونی نے تعبیر بتلائی کہ چوہانی رانی سے دو لڑکے پیدا ہونگے ایک کاہل اور دوسرا مستعد سپاہی چنانچہ ایسا ہی ہوا مگر جو شگونی یہہ بھی پیش گوئی کر دیتا کہ وے اپنے ناخنوں کو باپ کے خون سے تر کرینگے تو مارواڑ کی تباہی کہ اجیت سنگھ کے انتقال سے شروع ہوئی ہے نہوتی ؛

ابھے سنگھ کے زمانہ میں نادر شاہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا تھا مگر راجپوتوں کے نام پوشیدہ تخت تیمور کو محفوظ رکھنے کے واسطے جو فرمان آئے اونپر کچھ توجہ نہوئی کوئی مشہور سردار اپنی فوج کو کرنال کے میدان میں نہیں لے گیا دہلی کو گھیر لیا لوٹ لیا بادشاہ کو تخت سے اوتار دیا مگر کسی نے افسوس نکیا اونکی کاہلی اس درجہ کو پہنچی کہ جب ضعیف الطبع محمد شاہ اورنگ زیب کا وارث ہوا رئیسوں نے خود اپنے ہاتھ سے بناء سلطنت کی تضعیف کری اور راجپوتانہ کی بدنصیبی سے یہان تک

رئیس سلطنت کی شکستگی سے خود بھی کچھ فائدہ نہ اوٹھا سکے ۔

رام سنگہ ایسی عمر مین مسند نشین ہوا کہ جب جوش جوانی کے ضبط کے واسطے مربی
و بزرگ کی نہایت ضرورت ہوتی ہے اوسمین راٹھورون کا غرور اور چوہانون
کی سختی دونون خاندانون کے دونون اوصاف موجود تھے جسوقت اوسکی مسند نشینی
پر کل مارواڑ کے سردار جمع ہوئے نہ معلوم کس سبب سے اوسکا چچا بخت سنگہ
شامل نہوا حالانکہ قربت خاندان اور عظمت کی وجہ سے اوسکو لازم تھا کہ اس
موقع پر موجود ہوکر اپنے ہاتھ سے تلک کرتا مگر اوسنے اپنے عوض مین دہائی
بھیجی رام سنگہ نے ناراض ہوکر کہا کیا وہ مجکو لنگور سمجھتا ہے کہ ایک بڑھیا کو ٹیکہ
کرنیکے واسطے بھیجا ہے اور ہمدان حال جالور خالی کرنیکا پیغام بھیجا اور اوسکی
سزاے گستاخی کے واسطے تیاری لشکر کا حکم دیا سرداران راج سے اعتبار اوٹھا
اوسنے اومیہ نامے نقارچی کو اپنا مشیر و معتمد کیا چانپاوتون کا آزمودہ کار
سردار اس مجنونانہ حرکت کا حال سنکر محل مین آیا کہ صلاح دے مگر رام سنگہ
نے اوس سے تمسخر شروع کیا اور آخر مین کہا کہ مین تمھارا مہیب چہرہ نہین دیکھنا
چاہتا ہون چانپاوت نے نہایت متنفر ہوکر اپنی ڈہال قالین پر لوٹ کر رکھدی
اور کہا تمنے راٹھور رنجیدہ کیا ہے وہ مارواڑ کو اس ڈہال کی طرح لوٹ سکتا ہے
یہہ کہکر چلا گیا اور اپنے ہمراہیون کو لیکر مونڈیاواڑ کو روانہ ہوا وہان پاٹ بردائی
یعنی مقدم بھاٹ رہتا تھا اور اوسکی ایسی قدر تھی کہ اول سردار کی برابر لاکھہ روپیہ
کی جاگیر رکھتا تھا بخت سنگہ مارواڑ کے اول سردار کی روانگی سے مطلع ہوکر اوسکو لانیکے واسطے
آدھی رات کو روانہ ہوا پہنچا تو وہ اوسوقت سوتا تھا بخت سنگہ نے اوسکو جگانے

ऊमया

मुंडयावाड
पाटबरदाई.

سے منع کر دیا اور پلنگ کے پاس خاموش ہتھیار ہا جب اوسکی غفلت کی او
حقہ مانگا دیکھا کہ راجہ بیٹھا ہے غصہ رفع ہو گیا تھا اور اوسکی موجودگی نے مغلوب
کر لیا کہنے لگا کہ میرا سر موجود ہے اور آپکا ہے بخت سنگہ نے اوسکے متعلقون کو اجمیر
سے ناگور مین بلانیکے واسطے کہا بھاٹ نے کہا جودہ پور سے رخصت ہون بخت سنگہ
نے کہا جودہ پور و ناگور مین کیا فرق ہے جب تک مجکو باجرہ کی روٹی ملیگی تمکو
بانٹ کر کھاونگا رام سنگہ نے اپنے چچا کو فوج جمع کرنیکی زیادہ فرصت نہدی اول
کھیڑلی پر مقابلہ ہوا متواتر چہیڑ لڑائیان ہوئین اخیر لڑائی لونا واس واقع میدان
میڑتہ پر ہوئی طرفین کا بہت نقصان ہوا رام سنگہ کو شکست ہوئی اور وہ
بہاگ گیا بخت سنگہ نے جودہ پور پر قبضہ کیا باگری کے جیتاوت سردار نے جسکی اولاد
ابتک مارواڑ کی باڑ کیواڑ کہلاتی ہے راج تلک و تلوار بندہی کیا دار الریاست
کو قبضہ مین لاکر اور زیادہ تر راٹھورون کو اپنی طرف کر کے بخت سنگہ کو رام سنگہ
کے از سر نو ملک حاصل کرنے کا خوف نہ رہا کہ سرداران راج تو اسکے شامل تھے
اور اہلکارون کو بھی ملا لیا مگر جگو پروہت رام سنگہ کا ایسا وفادار رہا کہ اوسکے
شامل نہوا اور جواب صاف دیدیا اس سے بخت سنگہ بھی بہت خوش ہوا
رام سنگہ کے وکیل نے سیندھیہ سے مدد لی مگر بخت سنگہ کا کل ملک حامی
تھا کہ دکھنیون کے مقابلہ کے واسطے تیار ہوا مادہوجی سیندھیہ کا مطلب بجائے
لڑائی لوٹ سے تھا جب دیکھا کہ یہان قابو نہ چلیگا تو علیحدہ ہو گیا پس جو کام تلوار
سے نہو سکا زہر سے لینا چاہا بخت سنگہ ملک مارواڑ کے دروازہ یعنی اجمیر
کے گھاٹہ پر مقیم رہا یہان اوس سے ملنے کو مادہو سنگہ والی آمیر کی رانی

खेडली
नूनावास
बागरी
जैतावत
बाड किवाड
अजमू

راٹھور جی آئی اوسکی معرفت رام سنگہ کے دشمن کی ہلاکت کا کام انجام کو پہنچایا
یعنی سمت ۱۸۰۹ مین نزاع مسند نشینی و نفاق خانگی اپنے خلف بجے سنگہ پر چھوڑ کر
بخت سنگہ مرگیا +

اپنے تین برس کے عہد مین بخت سنگہ نے قلعجات مارواڑ کی مرمت اور آراستگی
کری اور شہر کی فصیل کو مضبوط کیا اور احمد آباد کے مال غنیمت سے جودہپور کے
محل مین اضافہ کیا متعصب مسلمانون کے ظلم کا بدلا لیا علاقہ ناگور مین اوسنے
مسجد اور مقبرون کو شکست کر کر اونکے مصالحہ سے قدیم مکانات کی مرمت کری
اور کل قلمرو مین بانگ کا دینا موقوف کر دیا کہ آج تک مارواڑ مین ممنوع ہے
اگر وہ چند سال اور حکمران رہتا تو اوس انقلاب مین جب سے سلطنت خاندان
تاتاریہ سے لب دریاے کشنا کے سپاہیون کو منتقل ہوئی غالب ہے کہ
راجپوت اپنے قدیم حقوق فرمانروائی حاصل کر لیتے ہر ریاست کو یہی منظور تھا
کہ اپنی عافیت کی مخالف حکومت کو اوٹھا دینے مین متفق ہون مگر ملکی اور دنیوی
گناہون نے ظلم جسمانی و مذہبی سے نجات پانیکا موقع حاصل نہونے دیا کسی شاعر
نے اونکے گناہون کے بیان مین اس مضمون کا شعر کہا ہے کہ روسا بیہودہ لیند
و امیر تخت نشینون کو بیدخل کر سکتے ہین مگر کورم یعنی کچھواہہ نے اپنے بیٹے کو مار ڈالا
اور کام دہوج یعنی راٹھور نے باپ کو مارا +

الغرض بجے سنگہ بیسوین سال مین بجاے بخت سنگہ مسند نشین ہوا نہ فقط شاہنشاہ
نے بلکہ کل روسا گرد نواح نے اوسکو منظور کیا اور بمقام مارو ٹھہ واقع میرٹھ
اثناء راستہ میرٹھ جہان اوسنے ایام ماتم ختم کئے راج تلک ہوا وہان رئیساء

किशना

بیکانیر و کشنگڈھ وغیرہ کے راجاؤن نے رام سنگھ کو مبارکباد دی بعد ازان وہ دار الحکومت کو گیا اور
وہان پہنچکر جشن و خیرات سے ماتم و مسند نشینی کی باقیماندہ رسمین ادا کین +
بیچارے کے مرنے سے رام سنگھ کو واسطے حصول اپنے حق کے کوشش کرنیکا موقع
ملا کہ اوسنے بااتفاق مہاراجہ آمیر مرہٹون سے عہدنامہ کیا کوٹہ اور جے پور کے
راستے سے مرہٹے آئے تھے اور رام سنگھ مع اپنے ہمراہی اور آمیر کی جمعیت کے
اونکے شامل ہوا کل فوج بجے سنگھ کو بیدخل کرنیکے واسطے عازم ہوئے +
بجے سنگھ بھی مقابلہ کے واسطے تیار تھا فوراً اپنے بہادر ہموطنون کو میڑتہ کے
میدان مین لایا کہ پردیسیون کی مداخلت روکنے کے جوش مین فیصلہ حکمرانی
مارواڑ کے واسطے مرہٹون کے انتظار مین مستعد و موجود رہے + فوج متفق
نے پیچا مین قیام کر کے بجے سنگھ کو خط بھیجا کہ مارواڑ کی گدی سے علحدہ ہو جاوے
راٹھور اگرچہ تعداد مین اوسنے کم تھے مگر مطلق خائف نہوئے کیونکہ کچھواہون کو
تو وے ہیچ سمجھتے ہین اور مرہٹون کا بھی چندان خوف نہ تھا لڑائی شروع ہوئی
اور طرفین سے بہت کشت و خون ہوا اسی اثنا مین دو وارداتین وقوع مین
آئین اول یہہ کہ سلح پوش جسوقت حملہ کر کر واپس آئے تھے دشمن سمجھکر اونپر
توپ کا چھرّہ مارا کہ غلطین اوسوقت مین جب مرہٹے گھبرانے لگے تھے اور سیندھیہ
بھاگنے کو مستعد تھا یکبارگی اونکی فتح ہوگئی +
دوسرے یہہ کہ کشن گڑھ کے راجہ نے اپنے بھائی ساونت سنگھ والی روپ نگر کو
بیدخل کر دیا تھا وہ تو بندرابن چلا گیا تھا مگر اوسکا بیٹا بہ امید حصول ریاست
رام سنگھ کے ساتھ چلا گیا تھا اور مرہٹون کے ساتھ فوج مین آیا تھا جب مرہٹون

کواپنی فتح مین شبہ تھا آیا صاحب افسر فوج مرہٹہ نے اوس سے کہا کہ تیری تقدیر
رام سنگہ کی قسمت سے متفق ہے ہمنے بہت کوشش کری مگر تمہاری تقدیر نے
یاری ندی اب کہو کیا کرین اوسنے کہا اگر اجازت ہو تو مین بھی فریب کرون ‌٭
اسطرح اجازت حاصل کر کر اوسنے ایک اپنا سوار بھیجا اوسنے دشمن کی فوج مین
جاکر مینوت سردار سے اسطرح کہ گویا اونکی طرف سے ہے کہا کہ تم کیا کرتے ہو بیجے سنگہ
توپ کے گولہ سے مرا ہوا دوسری طرف میدان مین پڑا ہے یہہ سنتے ہی مینوت
بھاگے اور اونکے ساتھ جو سنتا گیا بھاگتا گیا کسینے اتنا تامل نکیا کہ اس خبر کے
صدق و بطلان کو تحقیق کرے الغرض کل راٹھور غمزدہ ہوکر میدان جنگ سے
چلے گئے اور بیجے سنگہ تنہا رہگیا کہ بہزار خرابی گاڑی پر سوار ہو کر گیا ‌٭

میناوت

میناوت

اس لڑائی کے ختم ہونیکے بعد ایک ایک کرکے قلعجات لے لئے رام سنگہ کو فتح
نصیب ہوئی اور مرہٹے ملک مین پھیلنے لگے مگر اسی اثنا مین بیجے سنگہ نے دو
سپاہیون سے دغا کرا کر جے آپا کو مروا ڈالا اسوقت مرہٹے صرف بطور مددگار
تھے مگر اوسکے مرنیکے بعد خود دشمن ہو گئے لیکن انجام مین صلح ہو گئی مرہٹون
نے رام سنگہ سے علیحدگی اختیار کری اور اجمیر لیکر ملک مارواڑ پر خراج مقرر
کردیا رام سنگہ اپنی عمر مین بائیس ۲۲ لڑائیان لڑا تھا اور ہر ایک مین عزت کیواسطے
جان کو ہتھیلی پر رکھے پھرتا تھا اخیر دنون مین اوسکے مزاج مین بھی بہت حلم
آگیا تھا اور پہلی خطائین سہو ہو گئین تھین مگر کیا فائدہ کہ وقت ہاتھہ سے جاتا رہا
آخر کار بحالت جلا وطنی مین وہ ۱۷۷۳ء مین بمقام جے پور مرگیا اوسکی جوانمردی
کی یہی تعریف کافی ہے کہ بیجے سنگہ لاکھون کا حاکم تھا مگر اوسکو کبھی فتح نصیب

نہوئی اور رام سنگہ تھوڑے آدمیون سے جہان گیا فتح کی +

مگر رام سنگہ کے مرنے پر مارواڑ کی آفتون کا خاتمہ نہوا مرہٹون کا راجپوتانہ مین قدم جم گیا اُنھون نے بغرض لوٹ و فوائد کے راجپوتون مین انواع نزاع پیدا کئے بیجے سنگہ جیسا جوان و ناتجربہ کار تھا ویسا ہی تہیدست تھا اول لڑائیون مین بہت خرچ ہوا اور بعد ازان صلح و مصالحت مین خزانہ خالی ہوگیا خالصہ کی زمین غیر مزروعہ رہی زمیندارہ ملک چھوڑ کر چلا گیا بدعملی اور سردارون کی زیادتی سے تجارت موقوف ہوگئی +

مارواڑ کے سردار دیگر ریاستون کے سردارون کی نسبت بہت زبردست ہین اول سبب تو یہہ ہے کہ رئیس کے ساتھہ ہی اُنھون نے بھی اس جنگل مین بود و باش اختیار کری دوسرے اجیت سنگہ کی نابالغی مین اوسکی طرف سے جنگ و جدل ہوئی اوسمین اونکی طاقت بہت بڑہ گئی تیسرا سبب جسنے اس پُرمصیبت زمانہ مین آفات کا اضافہ کیا قانون تبنیت بھی پیدا ہوا اس پوکرن مین کہ چانپاوتون کی دوم درجہ کی مگر سب سے زبردست جاگیر ہے اجیت سنگہ کا بیٹا دیبی سنگہ متبنی ہوا تھا متبنی لینے کا اختیار سردار متوفی کی بیوہ اور خاندان کے بڑے بوڑہون کو ہوتا ہے مگر دیبی سنگہ کے متبنی لینے مین معلوم نہین کہ سردار متوفی نے اپنے آقا کی اولاد کو جاگیر ملنے کی نیت سے وصیت کری تھی یا قریب تر خاندان مین کوئی اس لائق متصور نہوا تھا اگرچہ متبنی ہونیوالے کا ربط و تعلق اپنے اصلی خاندان سے قطع ہوجاتا ہے مگر اس موقع پر جس حالت مین اوسکے حقیقی بھائی حکمرانی راج کے واسطے آپسمین نزاع کرتے تھے اوسکے دعوی ریاست کا

سے ہو جانا محال تھا مگر راجپوتون کا قاعدہ یہی ہے کہ جو اس طرح متبنی ہو اور کوئی
اولاد جاگیردار سے پیدا ہوکر بلاقصور تھے محروم الارث ہو جاتی ہے اور بخلاف اسکے
جو کوئی بعید خاندان سے رئیس کا متبنی ہو جاوے اوسکی اولاد مستحق سمجھی جاتی
ہے چنانچہ مسند مارواڑ کا وارث ہونے پر ایڈر والے قریب ترین با استحقاق سمجھے
جاتے ہین ٭

چانپاوتون نے چاہا کہ اپنے آقا اور ملک پر اپنا تسلط رکھین دیوی سنگھ نے ازدیگہ
کے اور دیگر سرداران اپنی شاخ سے اتفاق کیا اور اپنے ہی لوگون کی جمعیت کو
رئیس کا محافظ مقرر کرکر دو فریق کئے کہ ایک راجہ کے پاس قلعہ مین رہتا اور
دوسرا شہر مین رہتا جب کبھی راجہ اپنے ملک کی خرابی پہاڑیون کی زیادتی اور
سردارون کی لوٹ کھسوٹ کی شکایت کرتا دیبی سنگھ پوکرن والہ کہدیتا کہ آپ
مارواڑ کا کیون فکر کرتے ہین اوسکا انتظام میری تلوار کے قبضہ مین ہے راجہ کو
اس سے بہت رنج و افسوس ہوتا تھا اور وہ جگو نامے اپنے دھا بھائی سے
مشورہ کرتا تھا یہہ شخص بہت عقل و تجربہ کار تھا اوسنے نیک صلاحین دیکر
راجہ کو بھی بہت ہوشیار کردیا چانپاوتون کا اشتباہ رفع کرکر اوسنے سندہ
کے لوگون کی ایک جمعیت واسطے حفاظت شہر اور رسد رسانی کے نوکر رکھی کہ
راج مین اول تنخواہ دار فوج یہی ہوئی ہے یہہ لوگ پیادہ تھے اور کچھ انگریزی
قواعد بھی جانتے تھے کہ مرہٹون کے مقابلہ کے بعد قواعد دان فوج فایق متصور ہونے لگی
ایسے ہی موجبات سے میواڑ و جےپور مین ملازم فوج رکھنے کا دستور جاری ہوا
اور جاگیردارون کا زور کم ہوتا گیا ان لوگون مین زیادہ تر پوربیہ اور راجپوت

اور سنا ڈھی اور عرب اور روہیلہ ہوتے ہین خاص رئیس کے محکوم ہین
اور اہلکاران کی معرفت انکو احکام ملا کرتے ہین اسطرح وے رئیس اور بھائی
بیٹون کے درمیان باعث نفاق اور منبع حسد و خصومت ہوتی اور اگرچہ
اس قسم کی فوج کل ریاستون مین ہو گئی مگر بجز کوٹہ کے کہ وہان بلیں خواہ دوان
پلٹنین اور رسالے بعوض ضبطی جاگیرات سے ہو گئین کسی ریاست مین زیادہ زور
نہ پکڑنے پائے اسطرح دھابھائی نے سات سو آدمیون کی جمعیت کرکے انکو
قلعہ کے دروازہ پر متعین کیا اور راجہ نے بصلاح دھابھائی اور دیوان فتح چند
کے انتظام ملک کی تدبیر کی ریاست مین روپیہ کی ایسی قلت تھی کہ دھابھائی
نے اپنی والدہ یعنی راجہ کی دھاے سے خودکشی کا خوف دیکر پچاس ہزار
روپیہ لیا اور گھوڑون کی یہہ قلت تھی کہ سردارون کو گاڑیون مین بٹھا کر
ناگور مین پہنچایا وہان بحیلہ سرکوبی پہاڑی لوگون کے اوسنے فوج کو آراستہ کیا
اور قلعہ کی فصیل سے توپین اتار کر توپخانہ بنایا اور اس فوج کے ذریعہ سے
नीलबकरी
پہاڑی سرحد کے لوگون کو سزا دی اور وقت واپسی نیل بکری کے قلعہ پر حملہ
کیا اس سے سب جاگیردارون کو خوف ہوا اور مارواڑ کے کل بھائی بیٹے
बिरसलपुर
جودہپور سے بیس میل مشرق مین بمقام برسل پور مقابلہ کے واسطے جمع ہوئے *
گوردہن کھیچی نامے پردیسی راجپوت پرتھی سنگہ کا بوجہ بہادری اور وفاداری
کے سب سے زیادہ اعتبار تھا اور مرتے وقت وہ بجے سنگہ کو اسپر ویسا ہی
اعتبار کرنیکی وصیت کر گیا اسکے ذریعہ سے راجہ نے اپنے بھائی بیٹون کو مفسدہ
سے باز رکھنے مین کوشش کی اوسنے اول راجہ کو فہمائش کی کہ اپنی عزت کا

اعتبار کرکے اونکے پاس تنہا جاوے اور بنظر حفظ مراتب اونکے پاس اول خود
جاکر کہا کہ تمھارا آقا خود تمھارے پاس آتا ہے اوسکا استقبال کرو مگر کسی نے
توجہ نکری انجام کار گورنمنٹ راجہ کو سردار ا ہو کے ڈیرہ پہ لیگیا اور وہان
سب جمع ہو گئے راجہ نے پوچھا کہ تم سب کیون ناراض ہوا انھون نے شکایتین بیان
کین راجہ نے اوسکا رفع کرنا منظور کیا اور بشرایط ذیل صلح ہو گئی ؀
اول دیا بہائی کا نوکر رکھنا دوم ٹیپہ بھی ٹھاکرون کو دیدیجاوے سوم دیار
قلعہ سے شہر مین آجاوے ؀
ان شرطون مین سراسر نزاع کی صورت تھی کیونکہ اول شرط مین فتح جب پور کی
موقوفی مضر تھی اور اوسکے ہی سبب سے پہلے عملدرآمد ہوا اور دوسرے مین رئیس
کا اختیار جاتا رہا کہ وہ کسی کی جاگیر ضبط نہین کرسکتا اور نہ کسی کو دے سکتا مگر
طوعًا و کرہًا منظور کرنا پڑا اسطرح برائے نام رضامندی ہو کر بعض سردار اپنی
جاگیرون کو چلے گئے چند اوستے جودہ پور کو گئے اس غرض سے کہ راج مین
پہلا سا سوخ حاصل کرین ؀
راجہ بجے سنگہ کے گرو آتما رام کے انتقال تک یہی حال رہا حالت بیماری مین
راجہ نے اوسکی دعا حاصل کرنیکے واسطے بہت خدمت کی چنانچہ گرو نے دعا
دی کہ میری وفات کے ساتھ تمھاری سب تکلیف رفع ہوجاویگی راجہ نے
اوسکے انتقال پر بہت غم کیا اور بطور تعظیم کے اوسکا کریا کرم قلعہ مین کرنیکا حکم دیا
اور رانیان بھی اوسکی اخیر پرستش کرنیکے واسطے مع ہمراہیون کے اُترین اور
اور سردار لوگ رسمیات تجہیز و تکفین مین شریک ہونیکے واسطے چڑھے جب وے

پہاڑ مین قلعہ کے کٹے ہوئے زینون پر پہنچے دیوی سنگہ یکایک پکارا آج کا دن منحوس
ہے مگر کسی خوشامدی نے یہہ کہکر کہ تم مارواڑ کے ستون ہو تمکو کون دیکھہ سکتا ہے
رفع شک کر کر آہستہ آہستہ کل مقامات سے گذر گئے جب نقارہ دروازہ پر
پہنچے دروازہ بند پایا سردار اہوہ پکارا کہ دغا ہے اور کہکر برہنہ تلوار لیکر لڑنیلگا
طرفین سے بہت آدمی مارے گئے باقیماندہ قید ہوگئے مگر قید مین بھی جب
دیابھائی نے کہا کہ تمکو مرنا پڑیگا انہون نے درخواست کری کہ ہمکو تلوار
سے مارنا سپاہیون کی ناپاک گولیون سے نہ مارنا معلوم نہین کہ اونکی یہہ
خواہش حاصل ہوئی یا نہین مگر چاپاوتون کے تین سردار جیت سنگہ والی آہوہ
دیوی سنگہ والی پوہکرن اور سرسول والا اور چیتر سنگہ سردار کومپاؤتان وکیسری سنگہ
چاندرین والہ اور رنیاج کا کنور اور راس کا سردار کہ اوسوقت اوداوتون
مین اول تھا مارے گئے ہلاکت کے وقت دیوی سنگہ کی البتہ یہہ عزت ہوئی کہ
راجہ کے خاندان مین ہونیکے لحاظ سے اوسکی خونریزی نکری مگر افیون کا پیالہ دیکر
مارا مگر اوسنے مٹی کے پیالہ مین پینے سے انکار کر کر اپنا طلائی پیالہ طلب کیا جب وہ
نملا تو دیوار سے سر مار کر مر گیا اسوقت کسی تنگ ظرف شخص نے اوس سے پوچھا
کہ آپکی وہ تلوار کہان ہے جسکے قبضہ مین مارواڑ ہے اوسنے جواب دیا پوہکرن
مین سبلا کی کمر سے بندھی ہے چنانچہ اوسکے اس قول کی اچھی طرح تصدیق ہوئی
کہ اوسکا بیٹا سبل سنگہ بفور استماع خبر ہلاکت باپ کے اپنی فوج لیکر انتقام کے
واسطے چلا اول اوسنے تجارتگاہ پالی کو جلایا اور لوٹ لیا اور بعد ازان بلواڑہ
واقع لب لونی پر حملہ کیا کہ اوسمین وہ خود مارا گیا ٭

चांदरेन
नीमाज
रास

बलवाडा

کچھ عرصہ کے واسطے فساد کا انسداد ہو گیا تجارت جاری ہوئی ملک میں امن رہا بجے سنگھ نے سرداروں کو مہمات میں مصروف کرکے اپنا وفادار کیا اوّل کھوسا اور صحرائی لوگوں پر حملہ آور ہوا کہ اس سبب سے حاکم سندہ سے لڑائی ہوئی اور امرکوٹ حاصل ہوا شمال مغرب میں جیسلمیر کا ملک کم کیا اور سب سے زیادہ ملک گودواڑ کہ آمدنی میں کُل مارواڑ کی برابر ہے حاصل کیا راٹھوروں کے آنے سے پیشتر یہہ ملک مانڈور کے رئیسوں کے قبضہ میں تھا بعد ازاں قریب پانچ صدی تک سیسودیوں کے قبضہ میں رہا جب میواڑ میں نزاع رہا تب رانا نے بنظر امنیت راجہ بجے سنگھ کو سپرد کردیا تھا اور اسوقت سے ابتک شامل مارواڑ چلا آتا ہے +

कोहसाम

अमरकोट

गोदवाड़

मांडोर

सीसोदियों

کچھ عرصہ تک مارواڑ میں امن رہا پھر جب مرہٹوں کا زور ہوا راجپوتوں کو باہم اتفاق کرنا پڑا اوس زمانہ میں آمیر میں پرتاب سنگھ صاحب ہمت اور دلاور تھا اوسنے ۱۸۴۳ سمت میں مشترک دشمنوں کے مقابلہ میں فوج بھیجی اور بذات خود افسر فوج ہوکر جانیکا بجے سنگھ کے پاس پیغام بھیجا کہ اس سے تونگہ کی لڑائی وقوع میں آئی اور راٹھوروں نے کمال جوانمردی سے فتح حاصل کری قواعد دانی کا خوف نکر کراونھوں نے ڈیبائنی صاحب کی پلٹنوں پر حملہ کیا اور گولہ اندازوں کو عین توپوں کے سر پر بھالوں سے مقتول کرکر سیندھیہ کو نہ فقط اسی میدان جنگ سے بلکہ کچھ عرصہ کے واسطے کُل مہمات سے مفرور کردیا اس فتح سے بجے سنگھ نے اجمیر کا قلعہ لے لیا اور عہدنامہ خراج گذاری کو منسوخ کردیا سیندھیہ کی ہوشیاری اور ڈیبائنی صاحب کی لیاقت نے اس نقصان کا معاوضہ

तोंगा

حاصل کر لیا اور چوتھی سال مرہٹون نے اس خجالت کے رفع کرنیکے واسطے اس کثیر التعداد فوج سے چڑھائی کی کہ ہندوستانی لڑائیون مین بہت کم جمع ہوئی ہے سنہ ۱۷۹۰ع مین پاٹن اور میڑتہ کی خونخوار لڑائیان وقوع مین آئین اونمین بمقابلہ فنون یورپ کے راجپوتون کی ہمت کمال دلیری سے مگر عبث ظہور مین آئی انجام یہہ ہوا کہ ساٹھہ لاکھہ روپیہ مصادرہ فوج خرچ لیا گیا جسقدر نقد نہ وصول ہوسکا اوسکے عوض مین مال واسباب اور اول مین آدمی لئے گئے +

पाटन
मेड़ता

اجمیر کہ ٹونگہ کے چند روزہ فتح کے بعد لی تھی پھر واپس دی گئی اور مارواڑ سے براے دوام علحدہ ہوئی بلا مقابلہ خالی کرنے مین ہتک عزت تھی اور مقابلہ کرنے مین اپنے آقا کی نافرمانی اسواسطے دونون طرح کی ذلت سے بچنے کے واسطے دمراج ونان کے قلعہ دار نے برادہ الماس کا زہر کھایا اور مرگیا اس وفادار ملازم نے کہا مہاراجہ صاحب سے کہدو کہ صرف اسی طرح مین آپکے حکم کی تعمیل کرسکتا ہون صرف میری لاش کے اوپر ہوکر دکھنی اجمیر کے اندر آسکتے ہین +

मराज

اب مارواڑ مین فساد ہونیکی ایک اور صورت پیدا ہوئی مہاراجہ اجیت سنگہ کے چودہ پسران مین سے پانچ حسب تفصیل ذیل تھے +

ابھے سنگہ جسکا رام سنگہ ہوا — بخت سنگہ جسکا بجے سنگہ ہوا — انند سنگہ جو ایڈر مین متبنی ہوا

راسو جو جابوہ واقع مالوہ مین متبنی ہوا — دیبی سنگہ جو پوکرن مین متبنی ہوا

ईडर
जाबुआ

بجے سنگہ کی اولاد

فتح سنگہ طفولیت مین چیچک سے مرا — ظالم سنگہ جو الٹ کی رانی سے بجے سنگہ کا بیٹا ہوا

سانونت سنگه جسکا   سورسنگه   شیرسنگه جسکا بیٹا مانسنگه متبنی هوا

بھوم سنگه جسکا بھیم سنگه اوسکا بیٹا دھونکل سنگه دعویدار هوا گمان سنگه جسکا مانسنگه هوا

سردار سنگه جسکو بھیم سنگه نے مارا +

اپنی عمر کے اخیر حصه مین راجه بجے سنگه نے اوسوال قوم کی حسین عورت پر عاشق
هوکر اُسکو اپنا پاسبان یعنی حرم کرلیا تھا اور اوسکے عشق مین ایسا محو هوگیا
که جب لڑکا جو اوس سے پیدا هوا تھا مرگیا اوسکی تشفی کے واسطے اپنے نبیره مان سنگه
کو اوسکی گودی بٹھا کر متبنی کردیا اور اس تبنیت کو جایز کرنیکے واسطے سرداران
ریاست کو طلب کیا که اوسکو نذر دیکر ولیعهد ریاست قبول کرین مگر سرکش سردارون
نے کنیزک کے لڑکے کو اپنا آقا کرنے سے انکار کیا مجبور راجه نے اوسکو خود متبنی
کرکر سردارون کی فرضی منظوری سے اپنا اطمینان کرلیا ایک دفعه مانسنگه
کو ناگور مین بھیجا گیا مگر پاسبان نے اس خیال سے که شاید وه وهان رهکر
گمراه هوجاوے اور میرے اختیار سے جاتا رهے واپس طلب کرلیا اور اپنے
آدمیون کے ضبط مین رکھا + بجے سنگه کی بدچلنی اور پاسبان کی گستاخی
اور شرارت سے نئے نئے نفاق پیدا هوئے اور ٹھاکر لوگ اوسکو خارج کرنیکے
واسطے مالکاسنی مین جمع هوئے +

मालकास:

اس خیال سے که پهلی تدبیرین سردارون کو رضامند کرنے مین کارگر هوئی تھین
وه اوتکے لشکر مین گیا مگر جب وه صلح و مصالحت کرتا تھا سرداران متفق نے
سردار راس کو جو اپنی باری سے قلعه کی نوکری پر تھا بھیم سنگه کو اُتار لانیکے
واسطے لکھا اوسنے پاسبان سے کها که مهاراجه صاحب نے تمام لشکر مین بلایا هے

اور تمھارے ساتھ کے واسطے جمعیت تیار ہے اسطرح اوسکو اوسکے محافظون نے
علیحدہ کیا اور جسوقت وہ میانہ مین سوار ہوئے کسی نامعلوم شخص نے اوسکو
ہلاک کرڈالا اوسکا مال و اسباب فوراً ضبط ہوا اور سردار راس بھیم سنگھ
کو لیکر روانہ ہوا کہ اوسکا ڈیرہ شہر کے ناگوری ہمد پر نصب ہوا تھا اگر وہ اپنے
ڈیرہ پر قیام نکر کے سرداران متفق کے پاس چلا جاتا تو اوسیوقت بجے سنگھ خارج
اور وہ مسند نشین ہوجاتا مگر اوسکے اُٹھ جانے کی خبر جسوقت سردارون کے
پاس پہنچی اوسیوقت راجہ کو بھی پہنچگئی کہ وہ وہان سے فوراً روانہ ہوا اور
بھیم سنگھ کو سوجت اور سیوانہ کی جاگیر دیکر رضامند کرلیا اور فوراً سیوانہ
کے قلعہ پر بھیجدیا اور اپنے بڑے بیٹے ظالم سنگھ کی حق تلفی کری تھی اوسکے
غصہ کو گودوارد دیکر رفع کیا اور اوسکو خفیہ ہدایت کردی کہ اپنے بھائی بھیم سنگھ
پر حملہ کرے کہ وہ مغلوب و مفرور ہوکر اول پوکرن مین گیا اور وہان سے
جیسلمیر کو چلا گیا +

सूजत
सिवाना

اس نزاع کی حالت مین کہ ملک اطراف سے کٹ گیا تھا سردار بر سر فساد تھے
بیٹے اور پوتے باہم لڑتے تھے اور جس محبوبہ پر حفظ نفس موقوف تھا مارگئی
تھی اکتیس ۳۱ برس راج کرکے اساڑھ سمت ۱۸ مین راجہ بجے سنگھ کا انتقال ہوا +
بجے سنگھ کے انتقال کی خبر اوسکے پوتے بھیم سنگھ کو بمقام جیسلمیر فی الفور
پہنچائی گئی اور وہ بائیس ۲۲ گھنٹہ مین جودھپور مین داخل ہوا اور براہ
راست قلعہ مین جاکر گدی پر بیٹھ گیا ہمدران حال اوسکا رقیب ظالم سنگھ کہ وارث
باستحقاق تھا مسندنشینی کے واسطے مبارک وقت کا منتظر رہا کہ اوسکو بھی

میسر نہ آیا جسوقت ظالم سنگہ کی مفروری کا نقارہ بجا شہر مین بھیم سنگہ کے سندنی
کی خبر مشہور ہوئی بلارہ تک اوسکا تعاقب ہوا وہان اوسپر حملہ ہوا کہ شکست کھاکر
اودیپور کو بھاگا وہان راناصاحب نے اوسکی بخش قرار جائداد مقرر کردی
اور اوسنے اپنی بقیہ عمر تحصیل علم مین صرف کی ایک دفعہ اتفاقیہ فصد
کھولی کہ بجاے رگ کے پٹھہ کٹ گیا اور خون نکلنے سے بند نہوا کہ اسی سے وہ مر گیا
اوسکے روحانی اور جسمانی اوصاف بہت عمدہ تھے بہادر سپاہی اور لطیف شاعر تھا
خوش نصیب بھیم سنگہ نے چاہا کہ بلا شرکت غیرے حکمران ہوا اوسکا باپ اور تین
چچا تو پہلے ہی مر گئے تھے صرف شیر سنگہ اور سردار سنگہ رہ گئے چنانچہ سردار سنگہ کو
مار ڈالا اور شیر سنگہ کی آنکھین نکال کر اندھا کردیا کہ اوسنے تھوڑے دنون بعد
سر پھوڑ کر زندگی سے نجات پائی سور سنگہ کہ بجے سنگہ کی اولاد مین سب سے زیادہ
محبوب العوام تھا باقی رہ گیا اوسکے عمدہ اوصاف اوسکے حق مین زہر قاتل
ہوئے کہ مثل اورون کے وہ بھی مر گیا*

बिलारा

اب بھیم سنگہ کو کل خاندان مین سے صرف مانسنگہ کا خلش رہا وہ بھیم سنگہ کی
رسائی سے باہر جالور مین رہتا تھا اگر وہان بھی اوسکی تلوار کچھہ کام کرتی تو پھر
خاندان مین اوسکے سواے کوئی اور نہ رہتا اسصورت مین وارث ریاست
کوئی اندر سے آتا اور بجے سنگہ کے بدنام پسر دہونکل سنگہ کا دعوی کہ وہ اپنے
والد کی وفات کے بعد پیدا ہوا تھا مارواڑ کی گدی کے واسطے راٹھورون مین
باعث جنگ وجدل نہوتا*

जालोर

اسطرح کل دعویداران مسند کا خاتمہ کرکر بھیم سنگہ نے مانسنگہ کی گرفتاری مین

کوشش کری مگر جالور کے قلعہ کا محاصرہ غیر ممکن تھا اسواسطے صرف مہم رہی
اور مان سنگہ مع ہمراہیون کے گاہ گاہ نکلکر اپنے گذارہ کے واسطے غارتگری
کیا کرتا تھا ایکدفعہ پالی پر حملہ کیا تب وہ مرنے سے بمشکل بچا واپسی کے وقت
اونپر حملہ ہوا مان سنگہ کا گھوڑا چھین لیا گیا اگر اہور کا سردار اپنے پیچھے گھوڑے
پر سوار کر کر نہ لے آوے تو غالب تھا کہ وہ گرفتار ہو جاتا اگر بھیم سنگہ کے سردار
سرکش نہوتے تو یقین ہے کہ مانسنگہ کی جان نہ بچتی منتازعہ مسندنشینی کے ساتھہ
ہمیشہ ناپسندیدہ فریق پیدا ہو جاتے ہین بھیم سنگہ بھی مثل رام سنگہ کے نہایت
تندمزاج تھا جو سردار لوگ محاصرہ جالور پر مامور تھے اونکو بجاے گھوڑون
کے سواری کے واسطے بیل دئے کہ وے ناراض ہو کر گھانی راو علاقہ گودوار
مین چلے گئے مگر پھر فریقین سے متنفر ہو کر ملک سے بالکل نکل گئے اور قرب
جوار کی ریاستون مین پناہ لی اکثر جاگیرین ضبط ہوئین نماج کہ اوداوتون
کا مقدم مسکن ہے ایک برس لڑکر شکست ہوا اور اوسکی دیوار مسمار کر ڈالین
پھر جالور پر حملہ ہوا جب اوسکے ہمراہی کم ہو گئے اور نیچے کا شہر قبضہ سے جاتا رہا
مانسنگہ کو کچھ امید نرہی بتاریخ ۴ کاتک سمت ۱۸۶۰ گیارہ برس کی جفاکشی کے
بعد کہ جب اوسکے رفیق جلاوطن ہو گئے اور صدہا فاقہ کشی یا تلوار سے مر گئے
راجہ بھیم سنگہ کے انتقال کی خبر پہنچی فوج کے سپہ سالار نے پیغام بھیجا کہ آپ آوین
آپ ہمارے آقا ہین اور ہم آپکی اطاعت کرینگے مگر یہہ خبر ایسی نکایک آئی کہ اگرچہ
اوسکے ساتھہ اندرراج وزیر کا خط بھی تھا مگر مان سنگہ کو یقین نہ آیا لیکن جب دیوناتھ
گرو لشکر مین جاکر اولٹا آیا اور اوسنے بیان کیا کہ لشکر کے کل آدمیون نے

आहोर

घानीराव

موچھین مونڈالی ہین تب باور کیا اور مانسنگہ جاکر فرمانروائے مارواڑ ہوا +
تاریخ ۵ منگسر سنمت ۱۸۶۰ کو مانسنگہ مسندنشین ہوا تھا اور تھوڑے دنون بعد سوائی سنگہ
ٹھاکر پوکہرن کہ جاننا چاہئے کہ پوکرن یہ نہایت زبردست ہے اوس سے رنجیدہ
ہوکر بربسر پرخاش ہوا اگر انتقام مین کچھہ خوبی سمجھی جاتی تو سوائی سنگہ غدر پیشہ
اشخاص مین سے ہوتا دیوی سنگہ کی تلوار کہ سبل سنگہ سے اوسکے پوتے سوائی سنگہ
کے ہاتھہ مین آئی سچ کا ہتیار نہ تھا اوسنے مسندنشینی کے وقت سے مرتے دم
تک مان سنگہ کو ترسان ولرزان رکھا سوائی سنگہ اپنے فریق کے لوگون کو لیکر
چمپاسنی نامے مقام پر کہ جودہپور سے قریب پانچ میل ہے لیگیا وہان مشورہ
قرار پایا اوسنے سردارون سے کہا کہ بھیم سنگہ کی رانی حاملہ ہے اور سب سے
منظور کرالیا کہ اگر اوسکے لڑکا پیدا ہو تو وہ مارواڑ کی گدی پر بٹھایا جاوے
وے سب متفق ہوکر جودہپور مین آئے اور رانی کو شہر مین اپنی حفاظت مین
رکھا پھر ایک جلسہ ہوا اوسمین راجہ بھی شریک تھا اوسنے بھی منظور کیا کہ اگر
لڑکا ہو تو بطور وارث مارواڑکے ناگور وسیوانہ کا مالک ہوگا اور اگر لڑکی ہو
تو مہاراجہ آمیر کے ساتھہ منسوب ہوگی مدت معہود گذرکر بچہ پیدا ہوا مگر اوسکی
جان کا خطرہ تھا رانی نے اوسکی ولادت اور نوعیت کو مخفی رکھا بلکہ ٹوکرہ مین
رکھکر کسی معتمد کے ہاتھہ شہر سے باہر نکالدیا کہ رفتہ رفتہ سوائی سنگہ پاس پہنچا اوسنے
دھونکل سنگہ نام رکھا اور دو برس تک مخفی رکھا کہتے ہین کہ اگر مان سنگہ
ایام گذشتہ کے حالات بھول جاتا تو شاید آیندہ بھی مخفی رہتا مگر اوسنے طریقہ
عفو تقصیرات سے انحراف کرکے جنھون نے اوسکے ساتھہ جالور مین وفاداری

चम्पासनी

کری تھی صرف اونکا ہی عزت و اعتبار کیا اور جو اپنے آقا کے حکم سے اوسکے
مخالف رہے تھے اونسے متنفر رہا اوس زمانہ کے رفیقون مین صرف چند سردار
نوراٹھور تھے اور باقی کل غیر قوم بھاٹی راجپوت بائیس نو سوامی ماتحت مہنت
کھیم داس تھے +
دو برس گذرے تب سوائی سنگہ نے اپنے فریق کے سردارون کو اطلاع دی
انہون نے راجہ مان سنگہ سے ایفاء اقرار یعنی عطاے سند ناگور و سیوانہ کے واسطے
کہا اوسنے اقرار کیا کہ اگر یہہ بچہ واقع مین میرے متقدم سے پیدا ہوا ہے تو مین ضرور
ایفاء وعدہ کرون گا رانی کی جبلّی محبت پر بھی خوف ریاست غالب آیا اور رانی
نے کہ جو دہ پور مین تھی بچہ سے اپنا لادعوی لکھدیا اوسکے جواب نے سردارون کو
خاموش اور چند روز کے واسطے اس معاملہ کو ملتوی کردیا خصوص اسوجہ سے کہ
اوسکی ہیخوا ہی راجہ مرحوم کے ساتھہ تحقیق نہوئی +
اگرچہ اوسوقت سوائی سنگہ معقول ہوگیا مگر بجاے علانیہ مقابلہ آرائی کے ایسی خفیہ
تدبیر کری کہ جسکے انجام مین خود تباہی مین آیا اور اپنے ملک کی آزادی کو غیراقوام
کو منتقل کردیا اول اوسنے دہونکل سنگہ طفل کو پوہکران سے زیادہ محفوظ مقام کہیں
مین بہمراہی چتر سنگہ بھاٹی راجہ ابھے سنگہ کے پاس بھیجدیا اور بعد ازان ایک ایسا
فتور پیدا ہوا کہ اوس سے اوسکی دور اندیش فہانت بخوبی ظاہر ہوئی +
بھیم سنگہ راجہ متوفی کی شادی رانا میواڑ کی دختر سے قرار پائی تھی مگر قبل
اداے رسمیات ابتدائی کے وہ مرگیا سوائی سنگہ نے عاشق مزاج جگت سنگہ
راجہ آمیر کو دختر مذکور سے شادی کرنے پر آمادہ کیا کہ اوسنے رسمیات نسبت

بھمراہی جمعیت چار ہزار کس اودیپور کو بھیجے پھر سوائی سنگہ نے مان سنگہ کو آگاہ کیا کہ
دختر مذکور کی نسبت راجہ مارواڑ سے ہوئی تھی بھیم سنگہ کی خاص ذات سے نہ تھی
اب اگر اوسکو راجہ آمیر لے لیگا تو مارواڑ کی ذلت ہوگی اسپر مالسنگہ نے افروختہ ہوکر
تین ہزار سوار بھمراہی جمعیت ہمیر اسنگہ بہمیات نسبت کو روکنے کے واسطے سرحد
میواڑ پر بھیجے اسپر جگت سنگہ نے آمادہ جنگ ہوکر فوج جمع کرنی شروع کری اور
بھرتی جاری کردی +

جب سب طرح فساد کی تیاری ہوگئی سوائی سنگہ پردہ رفع کر کر علانیہ مصروف ہوا
کھیتری جاکر وہان سے دہوکل سنگہ کو جے پور لیگیا اور جگت سنگہ کے ساتھہ کھانا
کھلاکر اوسکی اصلیت قایم کردی اور راجہ بھیم سنگہ متوفی کی ایک رانی کی گود مین
بٹھاکر اوسکے دعوی مسند مارواڑ کو استحکام دیا جب وہ اسطرح مہاراجہ آمیر کا
بھانجہ ہوگیا تو مارواڑ کے سردار بھی جنھون نے اوسکے حق کو مالسنگہ کے حق سے
بہتر سمجھا اکر اوسکے گرد جمع ہوگئے تا بحدیکہ راجہ بیکانیر بھی کہ اس خاندان سے
علیحدہ و خود اختیار شاخ مین مقدم ہے اوسکا شریک ہوا اور مالسنگہ بے مدد
رہ گیا تاہم وہ اپنے موروثی دلیری سے بمقابلہ دشمنون کے کہ سب ملکر ایک
لاکھہ سے زیادہ ہوگئے تھے سرحد کیطرف روانہ ہوا اس ہنگامہ مین کہ ظاہراً کشن کنور
دختر والی میواڑ کے ازدواج کے واسطے ہوا تھا ہندوستان کے دور دور کے
ممالک سے مدد آئی تا بحدیکہ مرہٹے بھی جو بطمع تنخواہ و لوٹ ایسے موقع کے
ہمیشہ منتظر رہتے تھے جوق جوق آنے لگے جے پور کی دولت واسطے تقویت فوج
حملہ آور کے ذریعہ کافی تھا کہ ہر طرف سے اونکی کمک آنے لگی راجہ مالسنگہ

کو صرف ہلکر سے امید دستگیری تھی کیونکہ جب لارڈلیک صاحب کے تعاقب
سے وہ اٹک کو مفرور ہوا تب مانسنگہ نے اوسکے عیال واطفال کو پناہ دی تھی مگر
سوائی سنگہ نے اُسکو بھی گمراہ کردیا یعنی جب وہ مانسنگہ سے صرف اٹھارہ میل کے
فاصلہ پر رہگیا اور دوسرے روز ملنے کا اقرار کیا تھا دس لاکھ روپیہ کی ہنڈوی
باقرار اداے بمقام کوٹہ عندالواپسی دیکر علیحدہ کردیا اور جگت سنگہ اور دہونکل
اپنے مخالف پر کہ بمقام گینگولی مقیم تھا حملہ آور ہوئے جب فوجین برسر مقابلہ
ہوئین مارواڑ کے سردار جو مانسنگہ کے ساتھ تھی تیار ہوکر سلام کرنیکے واسطے آئے
مانسنگہ نے خیال کیا کہ لڑائی پر جانیکے واسطے آئے ہین مگر یہہ معلوم ہوا کہ وے
رخصتی سلام کرنیکو آئے تھے فوراً دشمن کی فوج مین شامل ہوگئے یہانتک
بغاوت ہوئی کہ میڑتہ بھی جو ہمیشہ سے وفاداری مین مشہور ہین مع چانپاوت
وجیپاوتون کے دہونکل سے جا ملے صرف چار سردار کچاون اہور جالور
نیماج کے مانسنگہ کے ساتھ رہے کہ صرف انہین کی جمعیت اور بوندی کی کمک سے
وہ لڑائی پر گیا اس مصیبت زدہ حالت مین اوسنے خودکشی کا ارادہ کیا مگر
شیو ناتھ سنگہ کچاون والے نے اپنے ہاتھی سے اوترکر صلاح دی کہ گھوڑے
پر سوار ہوکر بھاگ جاؤ مین پیچھے سے لڑتا رہونگا راجہ نے کہا کہ اپنے خاندان
مین سے اول مین ہی کچھواہون کو پُشت دکھا کر راٹھور قوم کو ذلت دونگا مقام
جہان لڑائی ہوئی یعنی گھاٹہ پربت سر سے ایک میل بڑہ کر بھاگنے کے واسطے
اچھا موقع تھا بوندی کی پلٹنین اور فوج ملازم مانسنگہ محکوم ہندل خان بہادری
سے لڑتے رہے اور اونیارہ کے راؤ کو جو متعاقب ہوا اٹھارہ کا راجہ مان سنگہ

गिंगोली
कुचावन
मुहार
जालोर
नीमाज
बनसर

पीपार

اس سے میڑتہ مین پہنچ گیا اور وہان سے براستہ پیپار دار الحکومت کو روانہ ہوا یہان اوسکے ساتھ صرف چار سردار اور تھوڑے سے آدمی پہنچے لشکر غارت ہو گیا بالارا و انگلیہ نے اٹھارہ توپین چھین لین اور سب توپین خیمہ و ہاتھی و اسباب میر خان نے لوٹ لئے اور پربت سر وغیرہ دیہات گرد نواح غارت ہوئے ✤

یہانتک تو سوائی سنگہ اور دہونکل سنگہ کی تدبیرین کارگر ہوتی گئین مگر جب فوج متفق میڑتہ مین پہنچی رئیس جے پور نے سوائی سنگہ سے کہا کہ تمھاری فتح ہو گئی تم اپنا کام کرو اور مین اودے پور جا کر شادی کرون وہ اس حالت انتقام کشی مین بھی اگرچہ مانسنگہ کا بدخواہ تھا مگر مارواڑ کی بدنامی کا خواہان نہ تھا اور اگرچہ اوسنے یہہ تدبیر اپنا مطلب نکالنے کے واسطے کری تھی مگر یہہ اوسکو ہرگز منظور نہ تھا کہ جے پور کا رسوخ زیادہ ہو سوائی سنگہ نے خیال کیا تھا کہ مانسنگہ جودہ پور نہ جاویگا جالور مین ٹھہریگا اور مین اور دہونکل سنگہ جودہ پور پر قابض ہو جاوینگے اسواسطے فوج متفق کی آئندہ جانیکی ضرورت نہ سمجھکر اوسنے میڑتہ مین تین روز مقام کر دیا اوسکا خیال صحیح تھا راجہ بسل پور تک تو سیدہا جالور کے راستہ پر گیا مگر وہان سے بصلاح سنگی گیان مل ارادہ بدل گیا سنگی نے کہا جودہ پور نو کوس بجانب راست ہے اور جالور سولہ کوس مقابل مین پہنچنا دونون جگہہ کا یکسان ہے لیکن اگر دار الحکومت مین ہی نہ رہ سکوگے تو دوسری جگہہ ٹھہرنیکی کیا امید ہو سکتی ہے اور جبتک تم اپنی گدی پر بیٹھکر مقابلہ کرتے رہوگے شکست نہین کھلا سکتی ہے راجہ مانسنگہ نے اس نصیحت پر عمل کیا اور جودہ پور

बिसलपुर

پہنچکر مقابلہ کی تیاری کری اس تبدل ارادہ اور فوج حملہ آور کا مقام ہو جانے
سے متفرق لوگون کو جودہ پور مین پہنچنے کی فرصت مل گئی اور سوائی سنگہ کی تدبیر
فسخ ہوئی *

ہندل خان کی فوج کے تین ہزار آدمی اور فوج بشن سوامی بحکوم کھیم داس
اور ایکہزار پردیسی راجپوت چوہان بھاٹی اور اینڈوسل سے راجہ مانسنگہ نے پانچہزار
معتمد فوج جمع کری اور اوسکا ہی اعتبار رکھا اور اس فوج کو اتنا کافی سمجھا کہ اوسی مین
سے جالور اور رامکوٹ کے قلعون مین جمعیت متعین کرے اور مقابلہ کی
ہر طرح تیاری کر کر حملہ آورون کے انتظار مین بیٹھا مگر اپنی قوم کے لوگون سے
اوسکو اتنی بے اعتباری ہوگئی تھی کہ جن چار سردارون نے عین مصیبت کے
وقت مین اوسکا ساتھہ دیا اونکو بھی قلعہ کے اندر نہ آنے دیا اور کہدیا
کہ اگر چاہین شہر کی حفاظت کرین تو رہین کہ وے رنجیدہ ہوکر دشمنون مین
شامل ہوگئے *

फलोदी

شہر لٹ گیا اور پھر پھلودی سے کہ تین مہینے کے مقابلہ کے بعد بعوض امداد
راجہ بیکانیر کو دی گئی تھی کل مارواڑ مین دہونکل سنگہ کی دُہائی پھیر گئی اور
اوسکے راجہ ہونے مین صرف جودہ پور فتح ہونا باقی رہگیا کہ اُسوقت ایک
معاملہ ایسا وقوع مین آیا کہ اوس سے راٹھورون کی حب الوطنی نے جوش
کھاکر راجہ مانسنگہ کو خوف خطر سے سبکدوش کیا اور اوسکے دشمنون کو اوسی
دام تباہی مین پھنسا دیا جو خود اوسکے واسطے اُنہون نے پھیلایا تھا *
پانچ مہینے تک لڑائی رہی مگر قلعہ والون کی ہمت مین کچھہ فرق نہ آیا اور

شمال و مشرق کی فصیل شکست ہوگئی مگر اوسکی شکستگی سے حملہ آورون کا مطلب
حاصل نہوا کیونکہ اوسطرف پہاڑ کھڑا اسّی فیٹ بلند ہے اور اس بلندی پہ
چڑھنے کے بغیر قلعہ کے اندر داخل ہونا غیر ممکن تھا واقعی شیل کے گولے کے
بغیر جودہ پور کا قلعہ فتح ہو سکنے قابل نہ تھا جے پور کی فوج اور دہونکل سنگہ
کے مددگار روپیہ کی قلت سے نالان ہوئے چارہ کی قلت سے سوار جنوبی
اضلاع مین چلے گئے اور امیر خان نے کُل سے علٰحدگی کو غنیمت سمجھکر خالصہ
کے ملک اور پالّی و پیپار و بھلارہ قصبون سے مصادرہ وصول کیا جو
سردار دہونکل سنگہ کے شریک تھے اونکی جاگیرون مین بھی یہی حال ہوا کہ
وے نالان و شاکی ہوئے ✤

पाली
पीपार
भिलारा

مدت کی لڑائی سے آمیر کا خزانہ خالی ہوگیا تب مصارف فوج کیواسطے سوائی سنگہ
سے تقاضا ہوا اپنے ہمدمون کا خزانہ صرف کر کر اوسنے ادن چار سردارون
سے جو مانسنگہ سے علیحدہ ہو کر آئے تھے روپیہ قرض مانگا ✤

وے دہونکل سنگہ سے علٰحدہ ہو کر سیدھے امیر خان کے پاس چلے گئے تھوڑی سی
کوشش سے وہ دہونکل سنگہ کی طرفداری چھوڑ کر راجہ مانسنگہ کے شامل ہوگیا
اور واسطے حصول اِس مطلب کے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہ تھی کہ دشمن کے
ملک مین فساد پیدا کر دین یعنی جے پور کو کہ بلا حفاظت رہ گیا تھا حملہ کر کر لوٹ لین
اس پُر خطر وقت مین جے پور کے رئیس نے حسب صلاح سرداران مارواڑ
اپنے سپہ سالار بخشی شیولال کو حکم دیا کہ امیر خان کو اوسکی ناجائز حرکات
کے عوض تاکید و تنبیہ کرے شیولال نے اونکے مشورہ کو بند کیا اور حملہ کر کر

اونکو لونی ندی سے پار اُتار دیا اور پھر بمقام گوبند گڑہ شبخون مارا پھاگی
واقع سرحد جے پور تک اوسکا تعاقب کیا شیولال نے اپنی فتح پر نازان
ہوکر اور اسباب سے بالکل بیخبر رہکر کہ جسطرف ہٹتا یا ہے اوسیطرف دشمن
خود جانا چاہتے تھے سمجھہ لیا کہ اوسکو مارواڑ سے نکالکر تعمیل حکم کر دی ہے
فوج کا مقام کرکر خودشادیانہ مین شریک ہونیکے واسطے جے پور کو گیا امیرخان
مع اپنے رفقاء کے پیپلو قریب ٹونک مین پہنچ گیا تھا جب اوسنے حال سُنا
فوراً محمد شاہ خان اور راجہ بہادر کی فوج کو کہ محاصرہ ایشرده مین مصروف تھی
مدد پر طلب کیا اور اپنے دشمن کی غیر حاضری کو غنیمت سمجھکر حیدر آبادی سالہ
کو کہ غارتگری مین مشہور تھا اپنی طرف کر لیا یہہ مطلب حاصل کر کر اوسنے
جے پور پر حملہ کیا وہان سے باوصف قلت فوج وغیرہ حاضری سپہ سالار کے
بہادری سے مقابلہ ہوا ٭

پیپلو
ईशरदा

اور ہیرا سنگہ کی پلٹنین عنقریب بالکل قتل ہوئین آخرکار جے پور والون کو
شکست فاش ہوئی اور اُنکی توپین اور سامان لشکر دشمن کے ہاتھہ آیا مارواڑی
سردارون کی مدد سے امیرخان شہر جے پور تک چلا گیا اوسکی سپہ سالاری
راجہ مانسنگہ کی نجات کی باعث ہوئی کہ فوج کا اتفاق فسخ ہوگیا اور اُسکے
بانی سوائی سنگہ کی نحوست پیدا ہوگئی راجگان بیکانیر و شاہ پورہ اس اتفاق
سے پہلے ہی علیحدہ ہوگئے تھے اور مہاراجہ کچھواہہ نے جو بامید فتح وشادی
بانی فساد ہوا تھا نہایت غم و افسوس سے خبر پائی کہ فوج کل تباہ ہوگئی اور
امیرخان مع مختصر گروہ راٹھورون کے جے پور کو گھیرے ہوئے پڑا ہے ٭

تھوڑے دنون تک دیوان راے چندے بہ سازش سوائی سنگہ اپنے آقا تک خبر
نہ پہونچنے دی مگر انجام مین جب وہ بذریعہ چھٹی ماجی کے مطلع ہوا تب نہایت
غضبناک و مغموم و مضمحل ہوا فوج برخاست کرلی اور اپنے سردارون کی حراست
مین مال معروتہ چودہ پونہہن چالیس توپین تھین روانہ کیا اور اپنے جے پور تخیر و عافیت
پہونچانیکے عوض مرہٹون کو بلاکر بارہ لاکھہ روپیہ دیا بلکہ علاوہ اوسکے نو لاکھہ روپیہ
کی ہنڈوی قاطع قرار ہونیکے عوض مین امیرخان کو دی مگر اوسکے ذلت کا یہین
خاتمہ ہوا جن سردارون کی دانائی اور بہادری نے طوفان بلا کو مان سنگہ
کے سر سے ہٹا دیا تھا انہون نے ہی ارادہ کیا کہ مال معروتہ کو مارواڑ سے
جے پور نہ پہونچنے دین اس غرض سے راستہ فرار پر میرتہ سے بیس میل مشرق مین
اپنی کل برادری کو جمع کیا اور اندراج سنگی کو اپنا افسر بنایا یہہ شخص دولت
سے راج کا دیوان تھا مگر مانسنگہ کی بدگمانی سے مثل چار سردارون کے علحدہ
ہوکر دہونکل سنگہ کے شامل ہو گیا تھا اب انہون نے ارادہ کیا کہ دشمن کے
خون سے اپنی چند روزہ خلاف ورزی کا داغ دہو ڈالین اور مال معروتہ
کو چھوڑکر اپنے وفاداری کی شہادت پہونچاوین چنانچہ سرحد پر لڑائی تھوڑی
دیر رہی مگر بہت خونریزی سے کچھواہہ راٹھورون کا مقابلہ نکرسکے شکست
کھاکر بھاگے اور لٹیرون کی لوٹ مع چالیس توپون کے بحفاظت تمام کچاون
کے قلعہ مین رکھوالی گئی اس فتح سے حوصلہ پاکر سردارون نے راجہ کشنگڑہ
کو کہ وہ بھی راٹھور تھے مگر لڑائی مین علحدہ رہا تھا درخواست کری کہ امیرخان
کی حمایت جاری رہنے کے واسطے دو لاکھہ روپیہ دے اور امیرخان اقرار

واثق کر کر جودھپور کو گیا چارون سرداراوسکو لیکر بہت فخر سے اول گئے کہ راجہ
اوسسے بہت اچھی طرح ملا اونکے قصور معاف ہو گئے اور اندراج فوج کا بخشی
مقرر ہوا +

راجہ مانسنگہ نے امیرخان کو بڑی عزت و تعظیم سے رکھا اوسکے رہنے کے واسطے
قلعہ مین علیحدہ محل بنادیا عمدہ تحایف پیش کش کئے اور بشرط رفع ہوجانے فساد
کے بڑا انعام دینے کا اقرار کیا اوسنے سوائی سنگہ کے فریق کی بیخ کنی کرنیکا اقرار
کیا اور بطور طمانیت کے راجہ سے پگڑی بدلی اور واسطے مصارف ضروری
کے تین لاکھہ روپیہ لیا +

جب سے جودہپور سے محاصرہ برخاست ہوا سوائی سنگہ دہونکل سنگہ کو ناگور
مین لے گیا تھا وہان تدبیرین کر رہا تھا کہ موڈیاوار سے جو دس میل ہے
امیرخان کا پیغام آیا کہ اگر اجازت ہو تو پیرتارکین کی زیارت کرجاؤن اسطرح
اجازت لیکر وہ تھوڑے سے سوارون سے وہان گیا اور بعد زیارت درگاہ
کے سوائی سنگہ سے ملنے کو گیا وقت رخصت بالاختصار راجہ مانسنگہ کی ناشکری
کا حال بیان کیا اور کہا کہ میری فوج اوسکے ساتھہ نہوتی تو بہتر ہوتا سوائی سنگہ
ان باتون سے خوش ہو گیا اور دہونکل سنگہ کو جودہپور کی گدی پر بٹھانیکے
عوض مین بیس لاکھہ روپیہ دینا قبول کیا امیرخان نے منظور کیا اور قرآن
کی قسم کھاکر اپنے اقرار کی پختگی کری بلکہ سوائی سنگہ سے پگڑی بدلی بعد ازان
دہونکل سنگہ سے ملا وہان بھی پختہ اقرار کیا اور رخصت ہو کر اپنے لشکر کو آیا
اور دوسرے روز سوائی سنگہ اور اوسکے سردارون کو بہ تقریب دعوت اپنے

मुंडवावे
पीरतारकी

لشکر مین بولایا +
تاریخ ۱۹ چیت سمت ۱۸۶۴ کو سوائی سنگه مع مقدم رفقا اور پانسو ہمراہیون کے
خان کے لشکر مین گیا اوسنی دغا سے خونریزی کا کامل بندوبست کر رکھا تھا
وسط لشکر مین وسیع خیمه ملاقات کے واسطے ایستاده کیا اور اوسکے ہر طرف
گراپ بھری ہوئی توپین لگائین مہمانون کا بہت تعظیم و تواضع سے استقبال کیا
ناچ شروع ہوا اور شادیانه کے سواے ظاہر کچھه نظر نه آیا تھوڑی دیر بعد
امیرخان کچھه حیله کر کر نکل گیا ناچ جاری رہا جسوقت قوالون نے لفظ دغا
زبان سے نکالا صاف دل راجپوتون پر یکایک ڈیره گرا که خونخوار پٹھان کی دغا
سے ہلاک ہوئے اسطرح بیالیس سردار عین مہمانی کی حالت مین قتل ہوئے
که اوسمین سے بڑے سردارون کے سر راجه مانسنگه کے پاس بھیجے گئے اونکے
ہمراہیون کو یکایک حمله کر کر سپاہیون نے مار لیا قلعه ناگور کو امیرخان نے
لوٹ لیا دہونکل سنگه مفرور ہوا اور کل مال و اسباب فقط سوائی سنگه
کا جمع کیا ہوا بلکه بخت سنگه کے وقت کا بھی مع تین سو توپون کے لوٹکر ساتھه
و دیگر قلعات مقبوضه امیرخان کو بھیجا گیا اسطرح اپنے قول کا ایفاء کر کر امیرخان
جودہپور کو گیا اور دس لاکھه روپیا اور دو گانون موضع مونڈیا واڑ وکو
چیله واس تیس ہزار روپیه سالانه جمع کے اور سو روپیه یومیه خرچ دسترخوان
بطور اجراس مشہور بے ایمانیکے وصول کیا +
سوائی سنگه اور اوسکے زبردست ہمراہیون کی ہلاکت سے راجه مانسنگه کے
دشمنون کا خاتمه ہوا لیکن اگرچه وه اس تعجب انگیز صورت سے دشمنون کی

मुंडयावार
कोचेलावास

بلاخیر تدبیرون سے بچ گیا مگر جس طریقہ سے اوسکو یہہ مطلب حاصل ہوا اوسنے
راجہ اور اوسکے ملک پر انواع مصیبتین نازل کرین دہونکل سنگہ کے رفیقون کے
قتل کے بعد جو لوگ اوسکے شامل رہے تھے اونپر آفت آئی جے پور کے ملک
کو امیرخان نے ویران کر دیا اور بیکانیر پر فوج کشی کری بارہ ہزار راجہ مانسنگہ
کے بھائی بیٹون کی فوج محکوم اندراج اور امیرخان اور ہندل خان کی فوج
کا دستہ مع پینتیس ۳۵ توپونکے بیکانیر پر روانہ ہوا بیکانیر کے راجہ نے اس سے
کسیقدر کم فوج آراستہ کری اور اپنے سرپرست سے بمقام باپری لڑا اور تھوڑے
مقابلہ کے بعد جسمین بیکانیر کے دو سو آدمی مرے راجہ اپنی دارالحکومت کو
بھاگا فتح مندون نے تعاقب کر کر گجنیر مین ڈیرہ کیا دو لاکھ روپیہ مصارف
فوج نقد اور قصبہ پھلودی کہ سوائی سنگہ کے شامل ہونے پر بیکانیر کو ملی تھی لیکر
صلح ہو گئی ٭

बापरी

गजनेर

टोडा

اب امیرخان مارواڑ مین حاکم ہو گیا اوسنے غفورخان کو مع جمعیت کے
ناگور مین متعین کر دیا اور میڑتہ کی زمین اپنے ہمراہیون کو تقسیم کر دی اور
ٹوحہ کے قلعہ مین اپنی فوج متعین کی کہ اس سے ٹوحہ اور سانبھر کے نمکین تالاب
اوسکے قبضہ مین آ گئے اُس زمانہ مین اندراج اور دیوناتھ گسائین راجہ مانسنگہ
کے صلاح کار تھے ملک پر جو مصیبت آتی اُنہین کی صلاح سے منسوب ہوتی
تھی اسواسطے سردارون نے امیرخان سے اونکے مارنیکی درخواست
کری اوسنے ساٹھ لاکھ روپیہ کے عوض اونکا مارنا قبول کر لیا ایک گروہ
سازش کر کر آمادہ ہوا اوسکے چند پٹھانون نے اندراج سے تنخواہ کی بابت

جھگڑہ کر کر وزیر اور گرو دونون کو قتل کیا +

دیونا تھ کے مرنے سے راجہ کی عقل مین فتور آگیا ایک مکان مین بند ہو گیا آدمیون کی آمد رفت موقوف کر دی کاروبار سب بند کر دیا اور آخر کار اپنے بیٹے چتر سنگہ کو مسند نشین کر کر خود تارک الدنیا ہو گیا مگر چتر سنگہ بد چلن ہو کر جلد مارا گیا +

بیٹے کے بے محل موت سے مانسنگہ کا دل اور بھی گھبرا گیا اور اوسکو اپنی رانی تک سے دغا کا خوف رہنے لگا بجز اُسکے جو خاص معتمد ملازم لاتا تھا اوسنے سب کھانا چھوڑ دیا نہانا موقوف کیا بال بڑہا لئے اور آخر کار ارادتًا یا واقعی مجنون ہو گیا کسی سے گفتگو نہین کرتا تھا وزیرون کی گفتگو دیوانون کی طرح سُنا کرتا تھا کامدار لوگ مجبور کام چلاتے تھے بعض کہتے ہین کہ اوسکے دیوانہ ہونے سے یہہ غرض تھی کہ کوئی اوسکے مارنے کا اقدام نکرے اور بعض کا یہہ خیال تھا کہ اندراج کے مروا دینے سے کہ اوسمین گرو کا مرنا بھی داخل تھا اوسکو خفقان مالیخولیا ہو گیا تھا الغرض وہ ظالم پٹھان کی رفاقت کے سبب سے اوسکی دغا و بے ایمانی مین شریک و معاون منصور ہوا کیونکہ اوسکی تدبیر کا طریقہ اوسکا بہت مددگار ہوا تھا اور جب تک اتفاق زمانہ نے سرکار انگریزی کے تسلط کو ملک مارواڑ مین پہنچایا راجہ اوسی بیخودی کی حالت مین رہا اور سردارون کا مجمع بافسری سالم سنگہ خلاف سوائی سنگہ کام کرتا رہا +

تاریخ زمانہ حال

سمت ۱۸۷۳ مطابق ۱۸۱۷ء مین سرکار انگریزی نے راجپوتانہ کے رئیسون کو

غارتگرون سے علیحدگی اختیار کرنے اور کل ہندوستان مین امن و عافیت
قایم کرنیکے واسطے ہدایت کی تب راجہ مانسنگہ کے جوان بیٹے یا اوسکے سردارون
نے اپنا وکیل دہلی کو بہیجا مگر عہدنامہ منضبط ہونے سے پیشتر وہ لڑکا مر گیا اسوقت
پوہکرن والونکے فریق نے راجہ مانسنگہ کے ازسرنو حکمران ہوجانیکے خوف سے
رئیس ایڈر سے اپنے لڑکے کو مسند مارواڑ پر متبنی کرنیکے واسطے درخواست
کری اگرچہ حکومت مارواڑ کی طمع کم نتھی مگر راجہ کے صرف ایک لڑکا تھا اوسنے
کہا کہ اگر کل سرداران مارواڑ متفق ہون تو متبنی کرسکتا ہون ورنہ نہین چونکہ
اتفاق غیر ممکن تھا فریق مذکور کو بجز اسکے کہ راجہ مانسنگ پھر حکمران ہو کچہ چارہ
نہوا ہرچند انہون نے اوسکو مارواڑ کی جدید حالت یعنی سرکار انگریز کے
تحت حفاظت مین آنے سے کہ اوسی کی منظوری کے منتظر تھے آگاہ کیا اور یہہ
بھی کہ کل خاندان مین سے صرف وہی باقی رہ گیا تھا اسوجہ سے اوسکو کاروبار
ریاست پھر اپنے اختیار مین لینی چاہین مگر اوسنے مطلق التفات نکیا صرف لاپروائی
سے سنتا رہا اور اگرچہ اپنی ریاست کے انقلاب جدید مین اوسکو قیود سے
رہا ہونیکی صورت نظر آگئی مگر مدت کے سخت تجربہ سے اوسکا دل ایسا خبردار
ہوگیا تھا کہ اوسنے مطلق دہوکھا نکھایا جب آخرکار اوسنے اس انقلاب کی
مفصل کیفیت کو جسمین اوس فریق کے لوگون نے بھی اوسکا حجرہ نشینی سے
باہر آنا چاہا بخوبی سمجھ لیا تب بھی بجائے اسکے کہ کسی طرح کی خوشی ظاہر کرتا
عہدنامہ کے اوس قلم کو جسمین اوسکے بھائی بیٹون کا گروہ بہ تحت حکومت سرکار
محافظ رہنا قرار پایا تھا نامنظور کیا کیونکہ اوسمین اوسنے بڑی دوراندیشی سمجھ لیا

تھا کہ سرکار کو موقع دست اندازی حاصل ہوگا اور دست اندازی سے فساد پیدا ہونگے ✤

دسمبر سنہ ۱۸۱۷ مین بیاس بشن رام برہمن نے بمقام دہلی عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر ۱ باب اول منضبط کیا اور دسمبر سنہ ۱۸۱۸ مین مسٹر ولڈر صاحب سوپرنٹنڈنٹ اجمیر وہان کے حال کی مفصل کیفیت لکھنے کے واسطے متعین ہوئے باوصف بدانتظامی مطلق ریاست کے کہ انواع موجبات مذکورہ صدر سے ظہور مین آئی تھی دربار کے جلال اور قاعدہ مین کسی طرح فرق نہ آیا اگرچہ راجہ سے سب خائف و متنفر تھے مگر گدی کی تعظیم و اداب مین سب بالاتفاق اپنی عزت سمجھتے تھے دیوان اکھے چند اور سالم سنگہ پوہکرن والہ جلسہ وزرا کے سرگروہ اور مجمع سرداران ملقب بھانگر کے قایم مقام تھے کل قلعون کی افسری اور معزز عہدون پرانی جلسے کے مقرر کیئے ہوئے لوگ مامور تھے مگر کسیقدر مخالفت بھی چلی آتی تھی کہ فتح راج برادر دیوان مقتول منتظم شہر تھا صاحب ایجنٹ نے راجہ مانسنگہ سے انتظام ریاست مین سرکار انگریزی کی طرف سے مدد دینے کے واسطے کہا اور ایک خانگی ملاقات مین جو صاحب کے پہنچنے سے تین روز بعد ہوئی یہہ بھی کہا کہ آپ کے اختیار مین فوج متعین کیجاویگی اس تجویز سے جو فائدہ راجہ نے حاصل کیا اوس سے اوسکی دانشوری ظاہر ہے اوسنے سمجھا کہ فریق مخالف کو تباہ کرنیکا ذریعہ تو موجود ہے مگر لازم یہہ ہے کہ اوسکا صرف خوف بنا رہے یعنی سبکو معلوم رہے کہ سزادہی کے واسطے فوج ہے مگر فوج برسر مقابلہ نہ لائی جاے تاکہ اس خوف کے فوائد حاصل ہوتے رہین اور اوسکی مداخلت سے ضرر

پیدا نہونے پاوین اسواسطے جسحالت مین اوسنے شکرگذاری سے بطرز معقول فوج لینے سے اسطرح انکار کیاکہ مین اپنے ہی فوج سے انتظام ملک کرونگا ہمدران حال سردارون پر بخوبی ثابت کردیا کہ کسی طرح سرکشی کرینگے تو سرکوبی کے واسطے فوج انگریزی تیار ہے کہ اسطرح سیاست کا مطلب حاصل ہوگیا اور جو مداخلت و دست اندازی زبردست سرکار کے ساتھہ تعہد کرنیمین ہوتی ہے نہونے پائے چونکہ ہندوستانی ریاستون مین حسپتی مشورہ اور عجلت فیصلہ بالکل نہین ہوتی ہے کیونکہ یہانکی رعایا ہر ایک کام سے جسمین جلدی کیجاوے وہم کرنے لگتی ہے راجہ مانسنگہ بھی اپنی طفولیت سے اسی طریقہ کا پابند تھا اوسکی یہہ خواہش ہوئی کہ انتظام ریاست کے کمتر عہدون پر ہر دو فریق کے لوگون کو مقرر کرکر گذشتہ رنج ونفاق کو سہو کردے اور خوش مزاجی اور رضاجو تدبیرون سے نہایت وہمی لوگون کا اطمینان کردے چند روز قیام کرکر صاحب ایجنٹ اجمیر رخصت ہوئے مگر پھر بھی راجہ سے کہہ گئے کہ سرکار انگریزی کی مداخلت و امداد کے بغیر انتظام ریاست کی آراستگی غیر ممکن ہے ہرچند راجہ نے اوسوقت بھی یہی جواب دیا کہ مین بطور خود اپنی تدبیرون سے انتظام کرونگا یہہ سب تدبیرین رضاجوئی پر مبنی تھین +

فروری سنہ ۱۸۱۹ع مین کرنل ٹوڈ صاحب علاوہ اودیپور و کوٹہ و بوندی کے مارواڑ کے بھی ایجنٹ مقرر ہوئے مگر کچھہ عرصہ تک بعض موجبات سے نہ جاسکے نومبر مین گئے تو دیکھا کہ حال بدستور ویسا ہی تھا اوسی فریق نے راجہ اور کل اہلکاران راج کو اپنے قابو مین لے رکھا تھا راجہ صاحب اونکی تدبیرات

کی منظوری کے سواے اور کچھ کام نہین کرتے تھے سندھی اور پٹھانون کی
فوج نہایت مصیبت زدہ حالت مین اور تنخواہ کے واسطے نالان تھے تین برس
سے اونکا حساب نہوا تھا بازار مین گداگری کرتے تھے اور جنگل سے سرونیر
گھانس چارہ لاکر اوسکی قیمت سے شکم سیری کرتے تھے جب صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کی آمد ہوئی اونکا حساب کیا گیا اور اُنہون نے منظور کر لیا کہ اگر ہمکو ایک ثلث
ملجاوے تو کل کی فارغخطی دیدینگے مگر یہہ بھی صرف اقرار تھا جب قریب
تین ہفتہ بعد صاحب چلے گئے وہ بھی نملا انصاف کا نام معدوم ہوگیا اور
بلحاظ مذہب سلطان با اختیار لوگ علانیہ کہنے لگے کہ آدمی کے قاتل کو کوئی
نہین پوچھتا ہے اور حیوانون کو کوئی مضروب یا مجروح کرے اوسپر مصیبت
آجاتی ہے اور کتّون کو کھانا کھلایا جاتا ہے الغرض ہر کا فریق کا مقصود
اعظم یہہ تھا کہ کسی قسم کی مداخلت جو رئیس کو اونکے ضبط و قید سے رہا کرے
نہونے پاوے تین ہفتہ کے قیام مین صاحب ایجنٹ نے راجہ مانسنگہ سے
چند مرتبہ ملاقات کری اوسکو اوسکے اور اوسکے بزرگون کے حالات اور اُنکے
موجبات سے بخوبی آگہی تھی کہ عند الملاقات وہی بیان کرتا تھا وقت رخصت
صاحب ایجنٹ نے کہا جن خطرات سے آپ نکلے ہین اور جس طرح اونپر غالب
آئے ہین مجکو سب معلوم ہین آپکی ہمت اور استقلال سے بیرونی دشمن
توجاتے رہے سرکار انگریزی آپکی دوست ہے اوسی جوانمردی سے اوسپر
اعتبار کر وتھوڑے عرصہ مین جو آپ چاہوگے ہوجاویگا +
راجہ مانسنگہ نے ان کلمات کو بہت شوق سے سنا اوسکے بشرہ سے دل کا حال

کبھی ظاہر نہین ہوتا تھا مگر اس موقع پر اونسے بہت خوشی سے کہا جو کام مقتضی
درستی واجب ہین بارہ مہینے مین سب درست ہو جاوینگے صاحب نے جواب دیا
اگر آپ دل سے ارادہ کرین تو چھ مہینے مین ممکن ہے ❊
مگر معاملات جنکا اوسکو انتظام کرنا تھا نہ خفیف تھے نہ تعداد مین کم تھے کیونکہ
ہر سررشتہ انتظام کی ترمیم ضرور تھی ❊
۱ انتظام راج کا مستعد عملہ مقرر کرنا ❊
۲ انتظام جمع وخرچ کرنا جسمین اول ترقی ملک خالصہ دوم ضبطی جاگیرات کہ
بعض کے خلاف انصاف ہونے سے ناراضگی ہو رہی تھی ❊
۳ بندوبست واصلاح فوج پردیسی کہ صرف اسکا ہی راجہ کو اعتبار تھا ❊
۴ واسطے انسداد غارتگری کے کہ جنوب مین مینے اور شمال مین لاڈخانی اور جنگل
مغربی مین صحرائی اور کھوسہ شبانہ روز ملک کو تباہ کرتے تھے مستعد پولیس کا
مقرر کرنا اور شرح محاصل راہداری تجارت کی اصلاح کہ جو سختی سے باعث امتناع
تجارت ہوگئی تھی اور رہدران جال اوسکی حفاظت کا انتظام کرنا ❊
صاحب ایجنٹ کے جانے سے اہلکاران شریک فریق بہت خوش ہو کر بدستور
بدنظمی کرنے لگے یا تو بغرض تحصیل روپیہ کے یا بعداوت سابقہ دیوان اور راو کے
ہمراہیون نے سختی شروع کی جاگیر گھانی راو واقع گودوار کو قرق کر کر ایک
سال کی آمدنی سے زیادہ روپیہ وصول کیا ضلع گودوار کے کل چھوٹے
سردارون کا ایسا ہی حال ہوا اونکی جاگیرین دیوان کے بھائی کے تحت انتظام
مین آگئین اسیطرح چنداول قرق ہوئی اور مصادرہ گران ادا کر واگذاشت

सीने

चंदावल

ہوئی انجام کار دیوان نے اہوہ پر بھی دست اندازی کی وہانکے سردار نے جواب
دیا میری جاگیر آپکی نہین ہے اور نہ آسانی سے ہاتھہ آویگی کل سردارون مین
رنج سبب بے اعتباری اور سرکشی پھیل گئی اور اُنکو صاف نظر آیا کہ ایک ذلیل فریق
صرف خیالی افواہ کہ ایک نادیدہ مگر بہت زبردست قوت اونکے بدافعالی
کی معاون ہے مشہور کر کر ہماری عزت و جائداد مین خلل ڈالتا ہے راجہ نے
پھر گوشہ نشینی اختیار کری اور اکھے چند و فتح راج کے درمیان کہ سردارون
کا زبردست گروہ اور رانی فتح راج کی معاون تھی صلح کرنیکے سواے کاروبار
ریاست پر بالکل متوجہ نہ تھا مگر اکھے چند نے کہ اپنے متوسلون کے ذریعہ سے
کل ملک و قلعجات بلکہ قلعہ جودہپور پر بھی حکمران تھا اس پیغام صلح کو نامنظور
کیا اور اپنی جان کے خوف کے حیلہ سے اپنے دشمنون کو رئیس تک پہنچنے ندینے
کے واسطے شہر چھوڑ کر قلعہ مین بود و باش اختیار کری +

چھہ مہینے تک اکھے چند مختار مطلق رہا اوسیکے حکم کی تعمیل ہوتی تھی اور سب
جگہہ وہی نظر آتا تھا راجہ مانسنگہ بالکل اوسکے قبضہ مین تھا جو وہ کہتا تھا وہ
کرتا تھا مگر جسحالت مین وہ باوجود سخت ناراضگی سرداران و باشندگان
شہر کی حشمت و جلال سے حکمرانی کرتا یکایک مشہور ہوا کہ اوسکا زوال آگیا
اور راجہ کی دیوانگی کی نسبت ثابت ہوا کہ اوسنے اپنے سخت غضب کو مخفی
رکھنے کے واسطے بنا رکھی تھی مگر صرف انتقام جاہلانہ سے راجہ کی سیری نہین
ہوسکتی تھی اوسنے سبکو قید کیا اور انواع اذیت اور امید جان بخشی سے راج
و رعایا کے مال تغلب شدہ کی مقدار دریافت کی دیوان اور اسکے متوسلون نے

چالیس لاکھہ روپیہ کی فہرست مرتب کر دی جب حساب طے ہو گیا اونکی بذلت و خرابی ماریجانیکا حکم ہوا نگجی قلعہ دار کو جو کنور منتظم مرحوم کی گمراہی کا باعث ہوا تھا اور موجی داندل کو زہر کے پیالے دئے گئے اور اونکی نعشین فتحپول دروازہ پہ ڈالی گئین جیوراج برادر داندل و بہاری داس کھیچی و خیاط کے سر مونڈ کر اونکی لاشونکو نیچے کے جھرنون مین ڈالدیا گیا بلکہ بیاس شیولال اور سر کیشن جو تشی اقوام برہمن بھی سزا یابی سے محفوظ نہ رہے +

کنور چتر سنگہ کے انتقال پر نگجی اور موال جی کام سے علیحدہ ہو گئے مگر اوسکی حیات مین انھون نے اوسکی حمایت اور اپنی چالاکی سے خزانہ وافر جمع کر کے محلات تعمیر کرالئے تھے جب راجہ مان از سر نو حکمران ہوا اوسنے سب کی رضاجوئی کری اونکو بھی طلب کر کے پھر اونکے عہدون پر قلعہ مین مقرر کیا اور وے اپنی پہلی دغا بازی کو بھول گئے اب راجہ نے اونکا کل جمع کیا ہوا خزانہ و زیور وجواہرات اوسنے لے لیا اور جس قلعہ کی حفاظت کیواسطے وے ملازم تھے اوسکے کنگورون سے نیچے ڈالدیا ان لوگون کی گرفتاری کی تجویز اس عمدگی سے کی گئی تھی کہ اونکے متوسل بھی جو دور دور کے ممالک مین متعین تھے اوسی ایک وقت مین گرفتار ہوئے ان ماتحت ملازمان گرفتار شدہ مین سے اکثر اپنی دولت کا اظہار کر کر رہا ہو گئے اسطرح راجہ نے زر کثیر فراہم کیا کہتے ہین کہ ایک کڑوڑ روپیہ وصول ہوا مگر اس سے نصف کا حاصل ہونا تو تحقیق ہے اور اسی ترغیب سے اوسنے وہ وحشیانہ انتقام لیا جسکو وہ سزائے واجب اعمال سمجھتا تھا اگر وہ صرف اکھے چند اور چند

بیوفا خانگی ملازمان کو سزاے موت دیتے اور دو تین سرکش سردارون کی جاگیر
ضبط کرنے پر قناعت کرتا تو دیگر سردار اور ملازم اوسکے مطیع و ثنا خوان رہتے
مگر اس اول کامیابی نے اوسکے شعلہ انتقام کو ایسا مشتعل کیا کہ اوسنے
جسے ذی رتبہ او بیقصور لوگونکو تنگ کرنا شروع کیا اکثر سردار جنکا مارنا تجویز
ہوا صرف چند روز پیشتر باضافہ دیہات جاگیر ممتاز و مورد عنایت ہوئے تھے اور
اکثر صرف اتفاقیہ طور سے اوکے چند کے ساتھ مبتلاے مصیبت ہونے سے بچ رہے
سالم سنگہ والی پوہکرن اور اوسکا ہمنشین سرتان سنگہ والی نیماج اور انار سنگہ
والی اہور اور چند اونکے کم درجہ بھائی جو بطور تشہیر خاص رئیس کے ہر روزہ دربار
مین جایا کرتے تھے اور دیوانکے مجمع انتظام مین شریک تھے اوسکے قید
ہونے پر نہایت متحیر ہوئے بنظر رضامندی اونکے راجہ نے چند شخصون کو
بھیجکر اونسے کہلایا کہ دیوان کے قید ہونے سے کہ بوجہ بے ایمانی اور بد چلنی
وہ اسیکا مستحق تھا میرا سب مطالب حاصل ہو گیا اسطرح بغرض حصول تباہی
سردار پوہکرن کے اوسکو دیگر سردارون کی بربادی مین پس و پیش نہوا انار سنگہ
کے معتمد ملازم کو کہ اوسکے پاس حاضر باش رہتا تھا رئیس نے اپنی زبان سے
کہا کہ اورون کے ساتھ آوے مگر اونکی بے اعتباری نے اوسکو بچا لیا اوسی
شب کو آٹھ ہزار ملازم فوج نے مع توپون کے جاکر سرتان سنگہ کے مسکن پر
حملہ کیا اسنے ہمقوم ایک سو اسی آدمیون سے وہ برسر مقابلہ ہوا اور دور کی
لڑائی مین نہ ٹھہر سکا مع اپنے بھائی اور اسی آدمیون کے دست بقبضہ ہوکر
دشمن پر گرا اور باقیماندہ لوگ بھاگ کر ریاست اور صغیر سن رئیس کی حفاظت

आहोर

مین مصروف ہوئے اس بہادرانہ لڑائی نے جسمین اکثر شہر کے آدمی بھی مارے گئے
پوہکرن والہ پر حملہ ہونے سے باز رکھا کہ وہ کچھہ عرصہ تک منتظر رہکر آخر کار بھاگ
گیا اور جنگل مین پناہ پذیر ہوا اگر اوس پر حملہ ہوتا تو یقین ہے کہ اوس تلوار سے
جسکے قبضہ مین مارواڑ تھی اور جسمین چار پشت یعنی دیوسنگہ وسبلا وسدا
وخو وسالم سنگہ کا غضب بھرا ہوا تھا دست بردار ہوتا اور اوسکے مرنے سے
اجیت سنگہ کی اولاد کی یہہ شاخ بالکل قطع ہو جاتی *

مان سنگہ کے رویہ کی شرح ایک جملہ سے بہتر اور کیا ہو سکتی ہے کہ ان واقعات
کے بعد اوسنے فتح راج کو حضور مین طلب کر کر کہا تم سمجھہ گئے کہ مینے تمکو عہدہ
جلد تر کن سببون سے نہین دیا تھا بعد ازان یہہ شخص کہ اندراج کا بھائی
تھا دیوانی کے عہدہ پر مقرر ہوا اور جاگیرون کی ضبطی سے جو فساد ہوئے
اونسے فوج کا اطمینان ہوگیا اور اس دباغت سے کہ جس قدر مدد چاہینگے
سرکار انگریزی سے لیجاوینگی سرداران ریاست کہ ظالم کو گدی سے اوتار کر پھینک دیتے
خائف ہوئے اور اوسکے فریبندہ دام سے کہ علانیہ مقابلہ آرائی سے زیادہ
خطرناک ہوتا ہے بچنے لگے *

نیماج نے عند المحاصرہ دلیری سے مقابلہ کیا مگر آخر کار سرتان کے بیٹے نے
بکفالت افسر فتح راج راجہ کا خاص رقعہ باقرار عفو تقصیر و واگذاشت جاگیر
حاصل کر کے صلح حاصل کر لی مگر راجہ نے بدعہدی کر کر بدنامی کا داغ لگا لیا
کیونکہ لڑکے کو راج کے لشکر مین پہنچے دیر نہوئی تھی کہ ایک اہلکار نے اوسکی
گرفتاری اور حضور مین پہنچنے کا حکمنامہ پیش کیا مگر اسمین جس قدر راجہ

کی ذلت ہوئی افسر فوج نے نیکنامی حاصل کری کہ اوس حکم کی تعمیل سے مطلق انکار کیا اور کہا کہ وہ میرے بچپن کے اعتبار پہ آیا ہے اگر راجہ اپنے بچن سے پھرتا ہے تو مین نہین پھرونگا اور اوسکو جاے امن مین پہنچا دونگا چنانچہ اوسنے اوسکو ارابلی مین پہنچا دیا کہ میواڑ مین پناہ پذیر ہوا ✣

ایسی ہی دغابازی اور ظالمانہ حرکات نے کل سرداروں کو بدیہ کر دیا بسبب تفرقہ باہمی وے ملازم فوج کا کہ تعداد مین دس ہزار تھے مقابلہ نکر سکے اور بخوف حملہ آوری افواج انگریزی کے متفق نہو سکے چند مہینے مین مارواڑ کے کل سردار راجہ کے ظلم وتعدی سے وطن چھوڑ کر قرب وجوار کی ریاستون مین چلے گئے راجہ کو یہہ قابلیت صرف سرکار انگریزی کی ظل حمایت مین آنے سے حاصل ہوئی تھی بغیر اوسکے اگر کرتا تو راج پر تباہی آجاتی جو کچھ راجہ مانسنگہ نے سرکار انگریزی سے اتحاد کر کر انجام دیا مارواڑ کے بہادر ترین راجگان سلف مین سے کوئی نہین کر سکا ✣

بہادر سردار کوٹہ ومیواڑ وبیکانیر وجے پور کی ریاستون مین جاکر پناہ پذیر ہوئے تا بحدیکہ انار سنگہ بھی جسکی وفاداری کا بدل کسی قدردانی واحسانمندی سے ممکن نہ تھا جلا وطن ہو کر متلاشی پناہ ہوا جب بھیم سنگہ نے جالور پر حملہ کیا وہی مانسنگہ کا مقدم محافظ تھا اپنی عورت کا زیور اور ناک کی نتھہ تک فروخت کر کر اوسکے خورونوش وحفاظت کا سامان بہم پہنچایا اور جب بمقام پالی تنہا وپیادہ رہ گیا اور قریب تھا کہ قید ہو جاوے تب بھی انار سنگہ اپنے پیچھے گھوڑے پر چڑھا کر لیگیا تھا اور جب کل سردار چھوڑ کر دہوکل سنگہ کے

اور صرف چار اوسکے ساتھ رہے انمین بھی انار سنگہ تھا اور جنہون نے مارواڑ
کے جھنڈے اور مال و اسباب کو جے پور لیجاتے ہوئے کچھواہون سے چھوڑا یا
اونمین بھی انار سنگہ تھا اور آخرکار راجہ کی رہائی اور راز سر نو حکمرانی کرانیکا باعث
بھی انار سنگہ تھا ایسے شخص کے ساتھ جس آقا نے ناحق شناسی کی اوسکے
غضب کو اگر جنون کہا جاوے تو زیبا ہے ۱۸۳۱ء مین بڑے سردارون نے
جو جلاوطن ہوگئے تھے حکام انگریزی کی وساطت حاصل کرنے مین کوشش
کری مگر دوسرے سال تک کچھ صورت رضامندی نہوئی ۱۸۳۲ء مین اُنہون
نے صاحب پولیٹکل مغربی راجپوتانہ کو خط مندرجہ ذیل لکھا اور صاحب نے
بلاتامل اُنکو جواب دیا کہ اگر میعاد واجب مین اونکی حقرسی کی تدبیر نہو تو اُنہین
اختیار ہے جسطرح کرسکین اپنا حق حاصل کرین *

مضمون خط سرداران جلاوطن ملک مارواڑ بخدمت صاحب پولیٹکل ایجنٹ راجپوتانہ مغربی

بعد سلام شوق ہمنے آپکی خدمت مین اپنے معتمد کو بھیجا ہے کہ ہمارا حال
مفصل عرض کرے سرکار کمپنی بہادر مالک ہندوستان ہے اور آپکو ہمارا
سب حال معلوم ہے اور کوئی امر جو ہمسے یا ہمارے ملک سے متعلق ہو
آپ سے مخفی نہین ہے تاہم ہماری حقیقت خاص کا آپکو ظاہر ہونا ضرور
ہے سرمہاراجہ صاحب اور ہم ایک خاندان سے ہین اور سب راٹھور ہین
وے ہمارے آقا ہین اور ہم اونکے نوکر ہین مگر اب اُنپر غصہ غالب ہو رہا ہے
اور ہم ملک سے بیدخل ہوگئے ہین ہماری موروثی جائداد اور مسکن اکثر

ضبط ہو گئے ہین اور جو اب تک علٰحدہ ہین اونکا بھی حال ہونیوالا ہے بعض
باوجود اقرار واثق تشفی وطمانیت کے گرفتار ہو کر مارے گئے اور بعض قید
ہین متصدی واہلکار اور دیسی پردیسی سب گرفتار ہوئے ہین اور نہایت
بیرحم وظالمانہ حرکات جو کبھی نہین سنی گئین اور نہ ہم لکھہ سکتے ہین اونکے
ساتھہ عمل مین آئے ہین اونکے مزاج کا ایسا حال ہوا ہے کہ جو مہور نے پہلے
رئیسون مین سے کبھی کسیکا نہوا اونکے بزرگ پشتون سے حکومت کرتے
رہے ہین اور ہمارے بزرگ اونکے وزیر و صلاح کار تھے جو کچھہ کیا جاتا تھا
سرداروں کے مجموعی عقل کا نتیجہ تھا اونکے بزرگون کے روبرو ہمارے
بزرگون نے مارا ہے اور مارے گئے ہین اور بادشاہ کی نوکری کر کر اونہون
نے جودہ پور کا راج ایسا بنا دیا ہے جہان کہین مارواڑ کا کچھہ کام پڑا ہمارے
بزرگ موجود تھے اور اپنی جانین دیکر ملک کو بچایا بعض اوقات ہمارے
آقا نا بالغ رہے ہین اون ایام مین بھی ہمارے بزرگون کی دانشوری اور
خدمتون سے زمین ہمارے قدمون کے نیچے رہی خود اونکے یعنی راجہ مانسنگھ
کے روبرو ہمنے خدمتین انجام دی ہین اوس پرخطر وقت مین جب جے پور
کی فوج نے جودہ پور کو گھیر لیا ہمنے اوسپر حملہ کیا ہماری جان و مال کا خطرہ
تھا مگر خدا نے کامیاب کیا اور خدا گواہ ہے اب کم درجہ لوگ ہمارے رئیس
کی پیشی مین ہین اس سبب سے یہہ حال ہوا ہے ہماری خدمتون کو قبول
کرے تب وہ ہمارا مالک ہے اور جو نکرے تو ہم اوسکے بھائی اور رشتہ دار
اور زمین کے دعویدار ہین وہ ہمکو بیدخل کیا چاہتا ہے مگر ہم کیونکر بیدخل

ہوجاوین انگریز کل ہندوستان کے مالک ہین سردار فلان نے اپنا
وکیل اجمیر کو بھیجا تھا اوسکو حکم ہوا کہ دہلی جاوے بموجب حکم فلان ٹھاکہ دہلی
گیا مگر وہان کسی نے کچھ راستہ نہ بتایا اگر صاحبان انگریز ہماری سماعت نکرینگے
تو کون کریگا انگریز کسیکی زمین چھین لینے کی اجازت نہین دیتے ہین ہماری
زادبوم مارواڑ ہے اوسمین سے ہم روٹی کھاوینگے ایک لاکھ راٹھور ہین
کہان جا سکتے ہین صرف صاحبان انگریز کا لحاظ کرکے ہم اس عرصہ تک صبر
کیئے بیٹھے رہے ہین اور اگر اپنے ارادہ سے آپکی سرکار کو اطلاع نکرین تو آیندہ
کو آپ ہمکو قصور وار سمجھینگے اسواسطے ہم آپکو اطلاع دیکر خود بری ہوتے ہین
جو کچھ مارواڑ سے لائے تھے سب کھاگئے اور جو قرض ملا وہ بھی کھاگئے اب
جو محتاجگی سے فاقہ کشی کی نوبت پہنچیگی تو جو کچھ ہمسے ہوسکیگا کرینگے *
صاحبان انگریز ہمارے مالک اور آقا ہین سری ہانسنگہ نے ہماری جائداد
ضبط کرلی ہے آپ کی سرکار کی مداخلت سے اسکا تصفیہ ہوسکتا ہے مگر
اوسکی کفالت اور وساطت کے بغیر ہمکو بالکل اعتبار نہین ہے ہماری اس
عرضی کا جواب بھیجین ہم اوسکا صبر سے انتظار کرتے ہین لیکن اگر جواب نہ آویگا
تو باوجود اس اطلاع دہی کے ہمارا کچھ قصور نہوگا گرسنگی مجبور آدمی سے
کچھ تدبیر کراویگی اس مدت دراز تک ہم صرف آپکی سرکار کے لحاظ سے خاموش
رہے ہین ہماری سرکار استغاثہ سننے مین بہری ہوگئی ہے مگر کبتک
ہم منتظر رہینگے آپ ہماری امید پر توجہ کرین مٹی ساون سدی ۳ سمت ۱۹ ۲۱
بعد وصول اس خط کے گورنمنٹ سے مسٹر ویلڈر صاحب پولٹکل ایجنٹ

تصفیہ ثالش ٹھاکران کے واسطے بھیجے گئے اونکے اور مہاراجہ صاحب کے
درمیان درباب ٹھاکران جو تعہد ہوا لکھا جاتا ہے +

عہدنامہ سرکار جودہپور درباره ٹھاکران جلاوطن

ٹھاکران بودسو و چنداول عفو تقصیرات کے واسطے سعی کرانا نہین چاہئیے
ہین مگر اہوہ و آسوپ و نیماج و راس کے سردارون کو اگرچہ اونمین سے
کوئی قابل رحم نہین ہے براہ خوشنودی سرکار انگریزی جسقدر جایداد
اونکی مہاراجہ بخت سنگھ کے وقت مین تھی عرصہ چھہ مہینے کے اندر واپس دیجاوے گی
مگر مہاراجہ صاحب کے اطمینان کیواسطے گورنر جنرل صاحب کی طرف سے
ایک خریطہ اس مضمون کا دیا جاوے کہ اگر ٹھاکران مذکور اطاعت و نوکری
مین کوتاہی کرین یا کسی جرم کے مجرم ہون یا اپنا طریقہ حسب خواہش دربار
نہ رکھین تو مہاراجہ صاحب کو اختیار ہے جیسا مناسب سمجھین عمل کرین
سرکار انگریزی کی وساطت سے بالفعل اسیقدر منظور ہوا ہے اگر سردار
راج کی نوکری و اطاعت اچھی طرح کرینگے تو اونکو زیادہ تر اجر ملیگا اور
سرداران کم درجہ بشرطیکہ سرکار انگریزی اونکی طرف سے مداخلت نکرے
اونکا طریقہ حسب اطمینان مہاراجہ صاحب و دیوان فتح راج ہو جانے پر
ازسرنو مورد عنایت ہونگے مورخہ پھاگن بدی ۱۱ سمت ۱۸۹۰ +

جواب صاحب پولیٹیکل ایجنٹ

حسب خواہش سرکار انگریزی جسکے حکم سے مین اس کام کیواسطے یہان آیا ہون
مہاراجہ مانسنگھ صاحب نے منظور کیا ہے کہ جو ٹھاکر جرایم سابق کی پاداش مین جلاوطن

बूदसू
चंदावल
अहुवा
आसोप
नीमाज
रास

ہو گئے ہین اونکی قدیم جاگیرون پر ازسرنو دخل دلایا جاویگا اگر آئندہ کوئی ٹھاکر کسی جرم کا مجرم ہو یا خلاف مرضی مہاراجہ صاحب عمل کرے تو عہدنامہ مین یہہ اقرار ہے کہ مہاراجہ صاحب کو اختیار ہوگا سرکار انگریزی اونکی طرف سے پھر مداخلت نکریگی اور مہاراجہ صاحب کی زیادہ تر دلجمعی کے واسطے اسی مضمون کا ایک خریطہ نواب گورنر جنرل صاحب کیطرف سے دیا جاویگا مورخہ ۲۵ فروری سنہ ۱۸۲۴ع (دستخط الیف ویلڈر صاحب پولیٹکل ایجنٹ)

اوس زمانہ مین مارواڑ مین ٹھاکران مفصلہ ذیل تھے

آٹھ سرداران درجہ اول

نمبر	نام سردار	نام شاخ	نام مسکن	آمدنی	کیفیت
۱	کیسری سنگھ	چانپاوت	اہوہ	یک لکھ	یہہ سردار مارواڑ کا اول سردار ہے نصف جاگیر عطیہ ہے اور نصف بھائیون کی چھین کر حاصل کری ہے
۲	بختاور سنگھ	کومپاوت	آسوپ	[illegible] ہزار	
۳	سالم سنگھ	چانپاوت	پوکرن	یک لاکھ	مارواڑ مین سب سے زبردست ہے

आहवा

आसोप

पोहकरण

نمبر	نام سردار	نام شاخ	نام مسکن	آمدنی	کیفیت	
۴	سرطان سنگه	اوداوت	نیماج	۵ ہزار		नीमाज
۵	—	میڑتیہ	ریاہ	۲۵ ہزار	کل راٹھوروں مین میڑتیہ سب سے بہادر ہین +	रियां ह
۶	اجیت سنگه	میڑتیہ	گھانے راؤ	۵ ہزار	یہہ سردار میواڑ کے سولہ سرداروں مین تھا +	घानेराव
۷	—	کرمسوت	کیمسر	۱۰ ہزار		केमसर
۸	—	بھاٹھی	کھیجڑلہ	۲۵ ہزار	اوّل درجہ کے سرداروں مین صرف یہی غیر قوم ہے +	खेजडला

سرداران درجہ دوم

نمبر	نام سردار	نام شاخ	نام مسکن	آمدنی	
۱	شیوناتھہ سنگه	اوداوت	کُچامن	۵ ہزار	कुचामन
۲	سرتان سنگه	جودہ	کھاری کادلو	۲۵ ہزار	खारीकाद
۳	پرتھی سنگه	اوداوت	چنداول	۲۵ ہزار	चंदावल
۴	تیج سنگه	اوداوت	کھاڈہ	۲۵ ہزار	खाडा
۵	انار سنگه	بھاٹھی	اہور	۱۵ ہزار	अहोर
۶	جیت سنگه	کوسیاوت	باگوری	۱۰ ہزار	बागोरी
۷	پدم سنگه	ایضاً	گج سنگه پوره	۲۵ ہزار	गजसिंघपुर
۸	—	میڑتہ	میٹھڑی	۱۰ ہزار	मीठडी

نمبر	نام سردار	نام شاخ	نام مسکن	آمدنی	
۹	کرن سنگه	اوداوت	ماروٹھ	ہزار	मारोठ
۱۰	ظالم سنگه	کومپاوت	روت	ہزار	रोत
۱۱	سوائی سنگه	جودہا	چھاپر	ہزار	छापर
۱۲	-	-	بودسو	ہزار	बूदसू
۱۳	شیوداننگه	چاپاوت	کاوٹه کلان	ہزار	कावटा
۱۴	ظالم سنگه	ایضاً	ہرسوله	ہزار	हरसोला
۱۵	ساونل سنگه	ایضاً	دیگود	ہزار	दीगोद
۱۶	حکم سنگه	ایضاً	کاوٹه خورد	ہزار	कावटा

یہہ سردار صرف جاگیردار ہین کہ فی پانسو روپیہ آمدنی پر ایک سوار کے حساب سے نوکری کرتے ہین انکے سواے دیگر سردار ہین کہ جاگیردار نہین ہین مگر بحسب ضرورت راج کی اطاعت و نوکری کرتے ہین انمین مقدم تر سرداران بارمیر و کوٹورہ و جسول و پھلسوند و برگونگ و باکریہ و کالن ری و بروندہ ہین کہ بشرطیکہ رئیس اونکو خوش رکھے اور اطاعت کر اسکے فوج کثیر بھیج سکتے ہین ٭٭

बारमेर
कोटोरा
जैसोल
फलसौंद
बरगांग
बांकरया
कालिंद्री
बरोंदा

سنہ ۱۸۲۴ مین سرکار انگریزی نے مہاراجہ مانسنگه اور سردارون کے درمیان صلح کرائی وہ زیادہ عرصہ تک نرہی سنہ ۱۸۲۷ مین سردارون نے از سرنو ناراض ہوکر اور بجاے دہونکل سنگه فوج جمع کرکے جے پور کیطرف سے جودہ پور پر حملہ کیا اسپر راجہ مانسنگه نے سرکار انگریزی کو لکھا کہ یہہ مفسدہ بغاوت اندرونی

سے نہین ہوا ہے بلکہ ریاست غیر یعنی جےپور سے فوج کشی ہے اسصورت مین
مقابلہ کے واسطے فوج انگریزی سے مدد ملنے کا مستحق ہون اسپر سرکار انگریزی
سے صاف جواب ملا کہ اگر مفسدہ ایسا ہے کہ کل سرداران و رعایا کی
خواہش رئیس کو بیدخل کرنیمین متفق ہے تو کوئی وجہ معقول نہین ہے کہ سرکار
انگریزی ایسے رئیس کو کہ جو اپنی رعایا کی اعانت و اطاعت سے بوجہ ظلم و جبر کے
مطلق محروم ہے ریاست جودہ پور مین بزبردستی قایم رکھے البتہ محفوظ ریاستون
کے رئیس کو براہ واجب سرکار انگریزی سے خواستگار مدد ہونیکا استحقاق ہے
مگر ایسی صورت مین نہین ہے کہ جب خود رئیس کے ظلم و نالایقی و بدنظمی سے سرکشی
عوام و مفسدہ عظیم پیدا ہوا ہو رئیسون کو لازم ہے کہ اپنی رعایا کو ضبط و اطاعت
مین رکھین اور اگر وسے خود ہی اونکو باغی کردین تو واجب آتا ہے کہ اوسکے
نتایج کے متحمل ہون +

جسحالت مین گورمنٹ نے رئیس جودہ پور کو یہہ بزرگانہ و مفید نصیحت کری اسی آن
حال رئیس جےپور کو بھی تاکید کری اور دہونکل سنگہ سے علحدہ ہونیکا حکم دیا کہ وہ
چھوڑکر جھجر کو چلا گیا اور سردارون کو رئیس جودہ پور سے رضامند کرایا +
سنہ ۱۸۲۴ مین میرواڑہ کے پرگنات چانک و کوٹ و کرانہ کے اکیس ۲۱ گاؤن
علاوہ کہ راج جودہ پور بنظر مطیع کرنے میتہ اور میرون کے بموجب عہدنامہ مورخہ
۵ مارچ سنہ ۱۸۲۴ مندرجہ باب دوم آٹھہ برس کے واسطے تحت انتظام انگریزی
مین لئے گئے اونکی میعاد منقضی ہونے پر بتاریخ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۸۳۵ عہدنامہ ثانی
مندرجہ باب دوم منضبط ہوا دیہات مذکورہ نو برس کے واسطے اور سات

चांग
कोट
किराना

دیہات دیگر انتظام انگریزی مین مفوض ہوئے کہ یہہ میعاد بھی منقضی ہونے پر سنہ ۱۸۴۳ء مین
سات دیہات مندرجہ عہدنامہ مہاراجہ صاحب نے واپس لے لئے مگر باقیماندہ دیہات تامرضی
سرکار انگریزی بدستور انتظام انگریزی مین رہے کہ ابتک اوسیطرح ہین +
اسیطرح ملانی کا جنگلی ضلع اگرچہ راج جودہ پور کے اندر واقع ہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ
مارواڑ کے تحت انتظام مین رہتا ہے وہانکے جاگیردار بجز اداے [illegible] زرخراج
کے اور دیگر مہاراجہ صاحب کے محکوم نہین ہین اور یہہ خراج بھی صاحب پولیٹکل ایجنٹ
وصول کرکر راج مین داخل کرتے ہین +
بموجب آٹھوین قلم عہدنامہ ۶ جنوری سنہ ۱۸۱۸ء کے راج جودہ پور کے ذمہ عندالطلب پندرہ سو
سواران کے فوج کا مہیا کرنا قرار پایا تھا اوسکے بموجب سنہ ۱۸۳۲ء مین غارتگران مقیم
نگرپارکر سے لڑنیکے واسطے فوج طلب ہوئی تو جو فوج راج سے آئی محض ناکارہ ثابت
ہوئی اسواسطے سنہ ۱۸۳۵ء مین بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل بجاے بہمرسانی فوج کے
مبلغ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ مصارف جودہ پور لیجن کے واسطے
ادا کرنا قرار پایا سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین فوج جودہ پور لیجن باغی ہوگئی بجاے اوسکے
ایرن پورہ مین ہندوستانی فوج بھرتی ہوئی +

नगरपारकर

लीजन

عہدنامہ فیمابین مہاراجہ مانسنگہ صاحب بہادر راجہ جودہ پور و سرکار انگریزی
مرتبہ لفٹنٹ ہنری ٹریولین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانا
ازانجاکہ مہاراجہ مانسنگہ صاحب بہادر والی جودہ پور نے متی پوہ سدی پورنماشی سمت ۱۸۹۲
سے بعوض کنٹنجنٹ پندرہ سو سواروں کے کہ بموجب آٹھوین قلم عہدنامہ سرکار
انگریزی مرتبہ مقام دہلی تاریخ ۶ جنوری سنہ ۱۸۱۸ء کے عندالطلب بہم پہنچانا اونکے ذمہ

ट्रेविलयन

ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ نقد دینا قبول کیا ہے بہہ کاغذ بطور عہدنامہ مرتب ہوکر سرکار انگریزی کی طرف سے آٹھوین قلم عہدنامہ مذکور کی عبارت ذیل کو منسوخ کرتا ہے عند الطلب سرکار انگریزی راج جودہ پور سے پندرہ سو سوار سرکار کی نوکری کے واسطے بھیجا جایا کرینگے اور بجاے اوسکے یہہ عبارت داخل کرتا ہے کہ راج جودہ پور سے ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سرکار انگریزی کے خزانہ اجمیر مین داخل ہوتا رہیگا اول ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کا داخلہ ماہ پوہ سمت ۱۸۹۳ ہوگا اور بعد ازان اوسی تاریخ کو ہر سال ہوتا رہیگا متی پوہ بدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق دسمبر سنہ ۱۸۳۵ مقام جودہ پور + (دستخط ایچ ڈبلیو ٹرولین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل)

پیشگاہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سے باجلاس کونسل منظور ہوا +

۹ فروری سنہ ۱۸۳۶ع امرکوٹ کا علاقہ سنہ ۱۸۰۷ء سے جودہ پور کے علاقہ مین چلا آتا تھا سنہ ۱۸۱۳ مین سندہ کے امیران تال پور نے چھین لیا سندہ فتح ہونیکے بعد سرکار انگریزی نے مہاراجہ صاحب جودہ پور کو واپس دینے کا اقرار کیا مگر چونکہ امرکوٹ کا قلعہ پسندیدہ مقام واقع سرحد ہے اور جودہ پور سے اوس علاقہ کا خاطر خواہ انتظام نہین ہوسکتا اسواسطے مناسب متصور ہوا کہ اوسکو بقبضہ سرکار انگریزی رکھکر بالعوض اوسکے خراج مین منہائی کرکر معاوضہ نقد دیا جاوے اسوجہ سے بموجب دست آویز مندرجہ ذیل کے منجملہ ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ زر خراج سالانہ مبلغ دس ہزار روپیہ آمدنی علاقہ امرکوٹ منہا ہوکر سنہ ۱۸۴۷ سے صرف اٹھانوہ ہزار روپیہ سالانہ خراج بذمہ راج جودہ پور رہا +

तालपुर

خط وکیل جودہ پور بخدمت صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر جودہ پور مورخہ ۱۵ مئی ۱۸۴۷ء

آپ کے خط مورخہ ۶ مارچ گذشتہ کا مضمون مینے مہاراجہ صاحب کی خدمت مین لکھا تھا کہ بجاے علاقہ امرکوٹ کے فوج خرچ تعدادی ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ مین سے دس ہزار روپیہ سالانہ منہا ہوا کریگا اوسکے جواب مین مہاراجہ صاحب نے لکھا ہے کہ امرکوٹ میرا ہے اور رامرکوٹ پر میرا دعوی جیسا کہ صاحب بہادر جانتے ہین صریح ہے جبتک سرکار انگریزی کے قبضہ مین ہے مین سمجھونگا کہ گویا میرے قبضہ مین ہے مگر جب سرکار انگریزی کسیکو دینا چاہے تب مجکو ہی عطا کیا جاوے کسی اَور کو ندیا جاوے کیونکہ امرکوٹ میرا تھا اسواسطے مجکو ملنا چاہیئے راجستان مین ہم لوگ استحقاق زمین کی بہت قدر کرتے ہین اور جس روز امرکوٹ مجکو دیا جاویگا بہت خوشی کا دن ہوگا ہمدرانحال یہہ دس ہزار روپیہ سالانہ ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ خراج واجب الطلب سرکار انگریزی سے منہا ہونا چاہیئے کیونکہ منہائی بعوض زمین کے ہوتی ہے اور خراج بھی زمین کی بابت لیا جاتا ہے اسواسطے خراج سے منہا ہونا چاہیئے ✦

صحیح ترجمہ دستخط ایچ لیچ گرتھرڈ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل ۱۷ جون ۱۸۴۷ء کو منظور و قبول کیا ✦

۱۸۳۷ء مین سرکار انگریزی نے تاکید و تنبیہ کر اکر انسداد فساد کیا تھا اوس سے ملک مارواڑ کی مصیبت کا صرف التواء ہوا ایشیا اور یوروپ کے بڑے بڑے بادشاہون کی تاریخ سے ثابت ہے کہ جنہون نے طفولیت اور جوانی کو خواہشات

نفس کی سیری اور عیاشی اور ظلم و دغا بازی مین بسر کیا اونکی عمر کا تیسرا حصہ
یعنی پیری مذہبی لوگون کی اطاعت مین صرف ہوا ہے چنانچہ یہی حال مانسنگہ
کا ہوا کہ وہ جوگیون کا مطیع ہوا مگر جوگیون کے رسوخ نے اوسکے ظلم و سنگدلی
مین بالکل تخفیف نکری بلکہ اونکے سبب سے تشدد و بے انصافی کی یہہ
کثرت ہوئی کہ سرکار انگریزی کو مداخلت کرنی پڑے سنہ ۳۹ء کے موسم
بارش مین کرنل صندرلینڈ صاحب مع فوج کے جودہ پور بھیجے گئے
کہ امن و عافیت اور حتی الامکان خوش انتظامی پیدا کرین پانچ مہینے
تک وہان رہے مانسنگہ نے بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل سردارون کے
قدیمی حقوق پر لحاظ رکھنے کا اقرار کیا اور یہہ بھی قبول کیا کہ نظم و نسق
ریاست مین میری اور امراء و وزراء ریاست کی امداد کے واسطے انگریزی
ایجنٹ جودہ پور مین متعین رہا کرے مہاراجہ صاحب کے دو گمراہ کرنیوالون
کو خارج کیا گیا سترالیط معقولہ جاگیرداران پر جاگیرین واگذاشت کرائی گئین
فوج کی تنخواہ واجب الطلب دلائی گئی خرچ سرکاری وصول کیا گیا اور
اوسکے آیندہ کو بروقت وصول ہونیکا بندوبست مناسب ہوا جو سردار
باغی ہوگئے تھے اونکے قصور معاف کرائے گئے اور جن لوگونے راج مارواڑ
مین فساد کی تجویز کی تھی اونکو سرکار انگریزی نے معاف کیا +

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و مہاراجہ مانسنگ صاحب

درمیان جناب سرکار انگریزی اور راج جودہ پور کے مدت سے دوستی
ہے عہدنامہ سمت ۱۸۱ء سے یہہ رابطہ مستحکم تر بنا پر قایم ہوا ہے اسیطرح زمانہ حال

تک دونون سرکارون مین جانبین سے یگانگت رہی ہے اور ایسی ہی آیندہ کو رہیگی اسواسطے معرفت کرنل جان سدرلینڈ صاحب کے درمیان جناب سرکار انگریزی اور مہاراجہ مانسنگہ صاحب بہادر کے شرائط ذیل قرار پائی ہین ٭ اب صلاح باہمی انتظام ملک کے واسطے مہاراجہ صاحب اور کرنیل سدرلینڈ صاحب اور سرداران و اہلکاران و خواص و پاسبان راج فراہم ہونگے اور قواعد انتظام مقرر کرینگے اونکے بموجب حال و آیندہ کارروائی مین عملدرآمد رہیگا وہی بپابندی رواج قدیم سرداران و اہلکاران ریاست کے حقوق کی حدبندی و تقرر کرینگے ٭

صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور اہلکاران راج جودہ پور بموجب اونہین قواعدون اور مہاراجہ صاحب کی صلاح کے سرانجام امور ریاست کرینگے اور رواج قدیم کو ہر طرح ملحوظ رکھینگے ٭

کرنل صاحب نے کہا ہے کہ سرکار انگریزی کی فوج جودہ پور کے قلعہ مین رہیگی اور مہاراجہ صاحب نے بھی یہہ امر منظور کر لیا ہے رجہستان کی دیگر ریاستون مین جہان پولیٹکل ایجنٹ صاحب رہتے ہین شہر سے باہر قیام ہوتا ہے اور یہان کے قلعہ مین گنجایش نہونیکی وجہ سے مشکل ہے مگر تاہم بنظر خوشنودی سرکار فوج کا قیام منظور کیا گیا ہے کہ مناسب مقام تجویز ہو کر رکھی جاوے دربار کو سرکار سے کسیطرح کا خوف نہین ہے

सरी जी का सन्दर और स्वरूप اور جوگیسر جو خواہ دیسی ہون یا پردیسی مگر اونکے ہم مذہب اور ہم صحبت ہون اور امرا اور کیکا اور متصدی اور

श्रीजी
स्वरूप
औगरबर
वीका

خواص و پاسبان وغیرہ کا جو درجہ وعزت حال مین ہے اوسمین کمی نہوگی سرنجی
کا سندر ناتھون کا مندر ہے سروپ یعنی لچھمن ناتھ اور پیران ناتھ اور انکے
رشتہ دار جوگیشر یعنی ناتھہ امرا یعنی ریاست کے ٹھاکر کیکا یعنی مہاراجہ صاحب
کی کنیزک زاد اولاد ٭

کارباری اپنے اپنے عہدہ کا کام موجب قاعدہ مقررہ کے انجام دینگے
اگر کسی کا انصرام کار مین قصور ثابت ہوگا تو بعد صلاح مہاراجہ صاحب کے
بجاے اوسکے دوسرا لایق شخص مقرر ہوگا ٭

جن لوگون کے حقوق ضبط ہوگئے ہین موجب اصول معدلت اونکو واگذاشت
کئے جاوینگے اور جو کارکن ہین دربار کی نوکری اچھی طرح کرینگے ٭

سرکار انگریزی کی عین خواہش ہے کہ ملک مارواڑ کی حقوق ملکیت اور فوائد
بدستور جاری ہین اور مہاراجہ صاحب کی عزت و نیکنامی محفوظ رہے اسواسطے
اونمین سرکار کی طرف سے کسیطرح کمی نہوگی اور نہ کسی دوسری کی طرف سے
کمی ہونے دیگی سرکار اسکی کفیل ہوتی ہے ٭

صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور اہلکاران راج مارواڑ مشورہ کرکر حسب صلاح
مہاراجہ صاحب و بہ پابندی قواعد مقررہ بندوبست کرینگے کہ سرکار انگریزی
کا خراج اور سوار خرچ واجب الطلب ادا کیا جاوے اور آیندہ کو بروقت ادا
ہوتا رہے دعوی معاوضہ نقصان جس پر ثابت کیا جاوے اوس سے دلایا جاویگا
اور مارواڑ کے نقصان کا دعوی جو دیگر ریاستون پر ہے ثبوت کامل پہنچنے پر
اونسے دلایا جاویگا ٭

مہاراجہ صاحب نے سردار ون کو جاگیر کے پٹہ جات جدید عطا کئے ہین اور عوض ہین اونسے اطاعت کرنیکا اقبال کرایا ہے اور جرائم گذشتہ معاف کئے ہین اسطرح سرکار انگریزی بھی جنپر پیشتر اعتراض کیا ہے اونکو معاف کریگی مثلاً اسروپ وجوگیشر وامراو واہنکار وغیرہ +

صاحب پولٹیکل ایجنٹ انگریزی دار الحکومت ہین مقرر ہوئے ہین اسواسطے کسی پر ظلم و تشدد ہونے پاویگا اور مذہبی لوگون کے جھہ فرقون یعنی کھٹ درشن ہین کچھ مزاحمت نہوگی اور جو جانور مارد اطر ہین متبرک سمجھے جاتے ہین مارے نجاوینگے +

اگر مہاراجہ صاحب کے راج کے کل امور کا بندوبست چھ مہینے یا ایک برس یا اٹھارہ مہینے کے عرصہ ہین ہوجاویگا توصاحب پولٹیکل ایجنٹ اور انگریزی فوج برخاست ہوجاویگی اور اگر تعمیل اس سے بھی پیشتر ہوجاوے تو چونکہ اوس سے اعتبار زیادہ ہوگا سرکار انگریزی کو زیادہ تر خوشی ہوگی حسب مضمون بالا یہہ عہدنامہ بتاریخ ۲۴ ستمبر ۱۸۳۹ء بمقام جودہ پور منضبط ہوا الفنسٹن کرنل سدرلینڈ صاحب جناب نواب گورنر جنرل صاحب ہندوستان کی منظوری یا ترمیم کے واسطے ارسال کرینگے اور حسب مضمون عہدنامہ جناب ممدوح کیطرف سے خریطہ مہاراجہ صاحب کے نام حاصل کیا جاویگا +

عہدنامہ بالا کو کرنل جان سدرلینڈ صاحب نے اختیارات عطیہ جناب نواب جارج آکلینڈ صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان مرتب کیا +

(دستخط و مہر سرشتہ ردہ مل وکیل)

(دستخط و مہر سرشتہ فوج دمال)

नटदरशन

ज्योर्ज आक लेंड

تشریح کرنل سدرلینڈ صاحب

اصل سند کی قلم چہارم مین جو صرف یہہ لکھا ہے کہ ایک فوج قلعہ مین رکھی جاویگی اور مہاراجہ صاحب نے لفظ مقام مناسب لکھا ہے اوس سے یہہ مراد ہے کہ فوج سرکاری محل یا زنانہ یا مست. رہین نہ رکھی جاویگی قلم پنجم ان لوگون کے حقوق اراضی و دیگر حقوق کا تقرر وحد بندی بموجب قلم اول ہو گی قلم ۶ و ۷ چاہتا تھا کہ ہاتھونکو دست اندازی امور ریاست سے بیدخل کرنیکا ذکر کیا جاوے مگر مہاراجہ مانسنگہ صاحب نے نمانا لیکن اصل مین وے انہین شرایط کے بموجب بے اختیار ہوگئے ہین کہ راج کے اہلکار اور کاربار دیوانی مین داخل نہین ہین قلم نہم یہہ بھی چاہتا تھا کہ فوج خرچ یعنی مصارف فوج کشی حال کا بھی کہ بمدد راج جودہ پور ہے ذکر کیا جاوے مگر مہاراجہ مانسنگہ صاحب نے کہا کہ اگرچہ فوج خرچ ضرور ادا ہونا چاہیئے مگر ایسی شرایط مین کہ مطالبہ دوامی اور راج کے بندوبست آئندہ سے متعلق ہین اوس کا داخل کرنا ضرور نہین ہے *

قلم یازدہم متبرک جانورون مین دواب شاخدار و مور و کبوتر متصور ہین

قلم سیزدہم جو کچھہ درباب قرارداد عہدنامہ معرفت لفٹنٹ کرنل سدرلینڈ صاحب بہ اختیارات عطیہ نواب گورنر جنرل صاحب لکھا ہے اصل مین کاغذ کی پیشانی پر لکھا تھا مگر مہاراجہ صاحب نے اخیر مین بدل دیا ہے *

بعد انضباط اس عہدنامہ کے پانچ مہینے انگریزی فوج جودہ پور مین رہی جب کچھہ شکل انتظام ظہور مین آگئے برخاست ہوئی چونکہ یہہ عہدنامہ مہاراجہ مانسنگہ صاحب کی ذات خاص سے تھا اسواسطے بتاریخ ۵ ستمبر ۱۸۴۳ء جب مہاراجہ صاحب

کا انتقال ہوا عہدنامہ بھی کالعدم ہو گیا ❊

مہاراجہ مانسنگہ کے کوئی خلف صلبی نہ تھا اور نہ اُنھون نے متبنیٰ لیا تھا اُنکے انتقال پر دہونکل سنگہ نے پھر دعوی کیا مگر منظور نہوا ایڈر و احمد نگر کے رئیس خاندان مین رئیس جودہ پور سے قریب ترین ہین اسواسطے بیوہ رانیون اور سردارون واہلکارون کو اجازت ہوئی کہ اون ریاستون مین سے کسیکو متبنیٰ کرین چنانچہ سب نے بالاتفاق تخت سنگہ رئیس احمد نگر کو کہ سابقاً ایڈر کی طرف سے وکالت بھی کرچکا تھا مع کنور جسونت سنگہ کے طلب کیا ❊

جب مہاراجہ تخت سنگہ صاحب جودہ پور کو آئے تب اسوجہہ سے کہ پرتھی سنگہ رئیس سابق احمد نگر نے جسونت سنگہ کو متبنیٰ لیا تھا اور خود تخت سنگہ بطور مدار المہام کام کرتے تھے بدعوی استحقاق ریاست کنور جسونت سنگہ صاحب کو احمد نگر مین رکھنا چاہا مگر تحقیقات سے ثابت ہوا کہ تخت سنگہ دو برس تک احمد نگر مین فرمان روا رہے تھے اور سرکار بھی اونہین کو رئیس سمجھتی تھی پس بموجب رواج ملک راجپوتانہ وگجرات اور دھرم شاستر کے جسوقت سے اُنھون نے جودہ پور کی ریاست منظور کر لی اونکے خاندان سے احمد نگر کی وراثت کاحق جاتا رہا اسواسطے سنہ ۱۸۴۸ء مین حکم ہوا کہ احمد نگر ایڈر مین شامل کیا جاوے کہ سنہ ۱۸۴۷ء مین اوسی ریاست سے علیحدہ ہوا تھا اور مہاراجہ تخت سنگہ صاحب اپنے متعلقون کو احمد نگر سے جودہ پور لیجاوین اور آیندہ کو اوس ریاست کے کام مین مداخلت نکرین سنہ ۱۸۴۳ء مین مہاراجہ تخت سنگہ صاحب مارواڑ مین مسند نشین ہوئے وے مہاراجہ اجیت سنگہ

سے تیسری پشت مین یعنی اونکے پوتے تھے مگر اونکی خوش انتظامی کی جو امید
تھی مبدل بہ مایوسی ہوئی اونکے مسند نشین ہوتے ہی ملک مین غدر
ہوگیا اگرچہ مہاراجہ مانسنگہ کے زمانہ کا سا فساد نہوا مگر عنقریب کل سردار
باغی و سرکش ہوگئے مہاراجہ صاحب کو شراب خواری کی عادت بکثرت ہوئی
شبانہ روز محلون مین رہنے لگے حضور مین کسیکا گذر نہوتا تھا اس سبب
سے راج کا کام کل اہلکارون پر منحصر تھا اور اونکی یہہ کیفیت تھی کہ مہاراجہ
صاحب کی فراجداری اور اپنی منفعت کے سوائے کسی کام سے غرض
نہین رکھتے تھے ✦

۱۸۵۷ء کے غدر مین فوج معروف جودہ پور لیجن باغی ہوگئی اور دیگر ممالک
کے باغی اور چند مارواڑ کے سرکش ٹھاکر اوسکے شامل ہوئے میجر میشن
صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج کی فوج لیکر اونسے برسر مقابلہ ہوئے مگر
عہدہ برا نہوسکے باغیون نے صاحب موصوف کو قتل کیا اور اونکا سر
آہوہ کے قلعہ پر لٹکایا ٹھاکران گولر و آسوپ و آلنیاواس و باجاواس
علانیہ شریک باغیان ہوکر غارتگری کرنے لگے ان ٹھاکرون کی چشم نمائی
۱۸۵۶ء سے بمنظوری سر رچمنڈ شکسپیر صاحب پولٹیکل ایجنٹ شروع ہوئی
تھی ۱۸۵۷ء کے غدر مین ہر چہار نے بلکہ گولر والے نے بخصوصیت فوج باغی
کے شامل ہوکر مارواڑ کو تاخت و تاراج کیا بہت سرکشی کی اور انجام
مین عند التعاقب فوج راج بیکانیر مین جاکر پناہ پذیر ہوئی حسب الحکم
کرنل ایڈن صاحب کپتان امپی صاحب نے مہاراجہ صاحب کو

मेशन
गूलर
आसोप
आलनयावा
बाजावास
सर रेचमंड
शेकसपियर
इडिन
इमपी

فہمایش کی کہ ان لوگون کا قصور معاف کرکر اونکو مارواڑ مین آباد کرنا چاہیئے مہاراجہ صاحب نے اونسے صلح کرنا اور جاگیر دینا قبول کیا مگر اونکی قدیم جاگیر دینے پر راضی نہوئے چونکہ صاحب ایجنٹ کی راے مین بغاوت وسرکشی سے یہہ ٹھاکر اپنی قدیم جاگیر کا استحقاق کھو چکے تھے صاحب نے مہاراجہ صاحب کی اس تجویز مین اعتراض نکیا اور ٹھاکرون نے بلاوالگذاشت قدیم جاگیرون کے صلح منظور نہین کی اسوجہ سے بدستور باغی رہے مگر مہاراجہ صاحب کمال استقلال سے سرکار انگریزی کے وفادار رہے اور تابمقدور اپنے حکام کی امداد واعانت کری چنانچہ ۱۸۶۷ء کی رپورٹ مین کرنل ایڈن صاحب نے لکھا ہے کہ مہاراجہ تخت سنگہ صاحب بلاشبہ سرکار انگریزی کے صادق خیرخواہ ونہایت خوش اخلاق اور بذاتہ محبوب العوام ہین بجلدوے خیرخواہی اونکو خطاب وتمغاے ستارہ ہند درجہ اول عطا ہوا +

جب مہاراجہ صاحب مسندنشین ہوئے زیادہ تر ملک ٹھاکران وکامداران ومتوسلان مہاراجہ مان سنگہ کے قبضہ مین تھا راج کی آمدنی مین ہر طرح سے کمی تھی اور وہ آمدنی ایسی عظیم الشان ریاست کے مصارف وفوج کے واسطے کافی نہ تھی اوس زمانہ مین راج مین ایک بھی ہاتھی نہ تھا اور نہ توشہ خانہ مین کوئی زیور تھا سواے اسکے قرضہ کثیر تھا اور اوسکے ادا ہونیکی کوئی صورت نہ تھی +

اگرچہ مہاراجہ صاحب کے متوسل بھی احمد نگر سے اونکے ساتھ آئے تھے مگر اونکا کوئی اعتبار اور عزت نہین کرتا تھا مجبور اونکو راج کے قدیم اہلکارون

کی معرفت انتظام کرانا پڑا اسوروئی عہدون پر مدت سے دولتمند آدمی
مقرر تھے ان سب لوگون کا ساز و تعلق ٹھاکرون سے تھا اکثر اونکے بوہرہ
تھے اور اکثر زیادہ تر بدذیانتی سے مہاراجہ صاحب کا روپیہ خرچ کرکر اور
ملک کی آسودگی مین خلل انداز ہوکر اپنا رسوخ زیادہ کرتے تھے ؎

اس خلجان مین پھنسکر مہاراجہ صاحب نے کاہلی مین اپنا آرام سمجھا اخیر مین یہہ
کاہلی جس سے صرف اونکا ہی نقصان تھا سالہا سال کی ہوگئی اور جسقدر بگڑنا
اور لوگون کے پنجہ سے رہا ہونا امر محال ہوگیا زنانہ ڈیوڑھی اور متوسلون کا گروہ
کثیر اونکے انصاف و تجویز مین خلل انداز ہوتا تھا شراب خواری کی بدعادت سے
کام کے لائق نہین رہے عقل مین فتور آگیا اور مردہ بدست زندہ خود
اہلکارون کے اختیار مین ہوگئے غیر لوگون سے گفتگو کرنے مین ہوشیار
معلوم ہوتے تھے اور اگرچہ اکثر امور مین ضعیف الطبع تھے بعض مین بدرجۂ
غایت مستقل مزاج تھے ؎

دیہات خالصہ کی قلت اور وسعت ملک اور قبیلہ کثیر اور تعداد متوسلان پر
غور کیا جاوے تو مہاراجہ تخت سنگہ کا طامع و حریص ہونا عجب نہ تھا اپنے
خاص عملہ مین اونکو کفایت شعاری کی بہت ضرورت تھی رئیس الوجسکا ملک
مارواڑ کا آٹھوان حصہ ہے مصارف ذاتی مین درجہا زیادہ خرچ کرتا تھا
مہاراجہ تخت سنگہ کا سرکار انگریزی پر مطلق اعتبار تھا اور وسے سرکار کے
وفادار رفیق تھے مگر اونکی عادات اور ملک کی وسعت اور اہلکار ایسے
تھے کہ اونکو اپنے ارادون کی بجا آوری محال تھی مہاراجہ صاحب کو یقین

ہو گیا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی صلاح صرف ہمارے فائدہ کے واسطے ہے
اور اونکے وقت مین اہلکارون کا اقتدار جو اونکے اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ
کے درمیان باعث مغائرت تھا کم ہو گیا تھا +
اگرچہ سابق مین ایسا سمجھا گیا تھا کہ ٹھاکرون پر بڑی زیادتی ہوتی ہے مگر
تحقیقات سے ثابت ہوا کہ اونکی شکایتین جھوٹی تھین بلکہ وے ایسے
جرایم کے مرتکب ہوتے تھے کہ اگر انگریزی علاقہ مین ہوتے تو سخت سزا
سزا سخت متصور ہوتے بجاے اسکے کہ مہاراجہ صاحب کو انتظام مین
مدد دیتے ہون ارتکاب جرایم مین چشم پوشی کرتے ہین انسداد جرایم و
سزادہی مجرمان کو اپنی رنجش کا باعث سمجھتے ہین بلکہ چھوٹے ٹھاکر علانیہ
غارتگری سے بسر اوقات کرتے ہین جس حالت مین کہ مہاراجہ صاحب
ذمہ دار انتظام امن و عافیت مارواڑ سمجھے جاتے ہین کم سے کم ایک
ثلث ملک ٹھاکرون کے قبضہ مین ہے جو تدبیرات انتظام مین مخل بلکہ
مخالف ہین بجز میواڑ کے مارواڑ کی برابر زبردست سردار کسی ریاست
مین نہین ہین جے پور مین بجز کھیتری وغیرہ خود اختیار رئیسون کے دو
تین ٹھاکر ہین جو جودہ پور کے دس بارہ جاگیردارون کی برابر متصور ہو سکین
اور دوم و سوم درجہ کے ماتحت ٹھاکر بہت کثرت سے ہین +
البتہ مہاراجہ صاحب نے جاگیرین ضبط کرنے مین بہت کوشش کی مگر اس
ضبطی سے اونکو ایسا فائدہ نہوا جیسا بشرط اختیار اور ذریعہ ہونے کے
ٹھاکرون کو ارتکاب جرم پر انصاف سے سزا دینے مین ہوتا +

اسیے انتظام کیواسطے مہاراجہ صاحب کو اہلکاران جدید مقرر کرنیکا فکر ہوا تھا
اور جب موقع ملا انہون نے فوراً کرنل ٹیلر صاحب کو نوکر رکھا اور بمنظوری
گورنمنٹ جودہ پور مین بلایا مگر کرنل ٹیلر صاحب اپریل سے اکتوبر تک رہے
اونکا جانا مارواڑ کے حق مین بہت مضر ہوا مزاج ولیاقت اور ارادہ سے
ہر طرح کرنل صاحب بددیانت اور فریبی اہلکارون کو ضبط مین رکھنے کے
لایق تھے یہہ لوگ اصلاح ریاست و رفع بدنظمی وابتری ریاست کی کُل تدبیرات
مین خلل انداز ہوتے ہین اگر وے کسی مدت تک رہتی تو مارواڑ کا بند وبست
ہوجاتا اور مہاراجہ صاحب وٹھاکرون کی نااتفاقی جسکو اہلکار بطمع وغرض
خود تازہ رکھتے ہین رفع ہوجاتے اور صلح واتفاق سے فوائد کثیر حاصل
ہوتے؀

جب مارواڑ مین کوئی معتبر وزبردست اہلکار نملا اور کرنیل ٹیلر صاحب
چلے گئے مہاراجہ صاحب نے حاجی محمد خان کو مقرر کیا اور عہدہ دیوانی
دیگر کُل سررشتہ جات واہلکاران مارواڑ پر بااختیار کیا اوسکا بھی مہاراجہ
صاحب کو اعتبار تھا اور اوسنے بھی اپنی کارگذاری سے ثابت کیا کہ یہہ
اعتبار بیجا نہین تھا اکثر صورتون سے اوسنے ابتری موقوف کری اور
انتظام کیا بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۸۶۷ء دیوان نواب حاجی محمد خان بمقام پشکر
مارا گیا اس سے کُل ریاست مین شور ہوگیا اور انتظام مین خلل واقع ہوا
بوجہ پردیسی ہونیکے اوس سے سب ناراض تھے اس سبب سے وقت
دوپہر اپنے خیمہ مین سوتا ہوا دغا سے مارا گیا مہاراجہ صاحب کو ایسے بیباک

وستعد دیوان کے مرنیکا نہایت رنج ہوا عرصہ تک کام بند رہا اور مدت تک
انتظام کی صورت کچھہ نہوئی مہاراجہ صاحب نے حاجی محمد کے لڑکے کو بعمر چھہ
سال تھا بعطاے خطاب نوابی دیوان کیا اس سے بجز اظہار غم مہاراجہ صاحب
واشک شوئی پس ماندگان مہلوک کے راج کے انتظام کو کچھہ فائدہ نہوا اوسکے
متوسلوں مین سے صرف ایک مرد العلی خان لیاقت وتجربہ کار آدمی تھا +
سنہ ۱۸۶۷ع مین مہاراجہ صاحب کے دس صاحبزادگان تھے اور علاوہ
اونکے کنیزک زاد اولاد بکثرت تھی مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب -
کنور زورآور سنگہ صاحب - کنور پرتاب سنگہ صاحب - کنور کشور سنگہ صاحب -
کنور رنجیت سنگہ صاحب - کنور بہادر سنگہ صاحب - کنور بھوپال سنگہ صاحب -
کنور مادھو سنگہ صاحب - کنور محبت سنگہ صاحب - کنور محبت سنگہ صاحب دوم
خلف کلان مہاراج کنور جسونت سنگہ صاحب حسب تذکرہ بالا احمد نگر مین
پیدا ہوئے تھے نمبر ۳ و ۴ اوسی ما سے پیدا ہوئے زورآور سنگہ نمبر ۲
جودہ پور مین دوسری ما سے پیدا ہوئے ابتدا مین ہی اونمین نزاع ہوگیا
تھا اور انکے متوسل اوسکو فروغ دیتے تھے اونکا قول تھا کہ مہاراج کنور
جسونت سنگہ صاحب جو اپنے باپ کے رئیس مارواڑ ہونے سے پیشتر پیدا
ہوا تھا وارث نہین ہے اور کنور زورآور سنگہ صاحب مسند نشینی کا مستحق
ہے یہہ تو پیشتر سے ہی امید نہ تھی کہ جسونت سنگہ صاحب کی مسند نشینی
سے مارواڑ کی بہتری ہو کیونکہ وہ تندمزاج اور بدصحبت تھے اونکے ایسی
شورش وفساد مین پیدا ہونے اور پرورش پانے سے اور ویسی ہی

تشریف پیش نظر ہونے سے اونکا جابر و سخت مزاج اور اوباش ہونا عجب نہ تھا
اُنھون نے اور اونکے چھوٹے بھائیون نے شہر مین مصادرہ وصول کرنیکے
واسطے جمعیت تعینات کر رکھی تھی اور یہہ بھی کہتے ہین کہ وہ مسافرون اور
تاجرون کو لوٹتے تھے ٭

धानराव

سنہ ۱۸۶۶ء کے موسم سرما مین ٹھاکر گھانے راو کہ شراب خوار تھا مرگیا بلا اجازت
راج اور حسب بیان مہاراجہ صاحب خلاف خواہش ٹھاکر متوفی اوسکا چھوٹا
بھائی مسندنشین ہوگیا اور جاگیر پر قابض رہنے مین کوشش کی البتہ
مہاراجہ صاحب کی خواہش تھی کہ اپنے بیٹون مین سے ایک کو متبنی کر کر
مسندنشین کرین مگر یہہ امر بیوہ ٹھاکر متوفی اور اوسکے خاندان کی رضامندی
کے بغیر پایۂ واجب نہین ہوسکتا تھا مدت تک نزاع رہا ٹھاکر نے سرکشی کری
آخرکار فروری سنہ ۱۸۶۸ء مین فیصلہ ہوا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ٹھاکر کا بیان
بالکل غلط تھا اہالیان خاندان ٹھاکر کو بھی اپنے قول و فعل پر اور مہاراجہ
صاحب کی رضاجوئی نکرنی اور صاحب ایجنٹ کی صلاح پر عمل نکرنیکا بہت
افسوس رہا مگر آخرکار اوسیطرح فیصلہ ہوا ٭

سنہ ۱۸۶۶ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ دربار جودہپور ریاست کے حالات ظاہر
کرنے مین بہت متعصب ہے بلکہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اونسے محض
ناواقف رکھنے مین کوشش کرتا ہے اور اہلکاران راج کو صاحب موصوف
کے پاس جانیکی مطلق ممانعت ہے ٭

ملک ٹھاکران ولایات و جاگیرداران و اولاد روسا سابق مین اسقدر تقسیم

ہوتا ہے کہ ایک ثلث کا محصول راج مین مطلق نہین آتا ہے اور آمدنی ریاست بائیس لاکھ سے زیادہ نہین ہے اسمین شک نہین کہ کامدارون اور درمیانی لوگون کی بددیانتی سے جسقدر روپیہ وصول ہوتا ہے راج مین جمع نہین ہوتا ہے اچھے انتظام سے آمدنی مال وسائر وسوائی بقدر چہارم زیادہ ہوسکتی ہے کامدارون کی بددیانتی اور غفلت سرشتہ مال کی ایک نظیر کرنل ٹیلر صاحب نے بیان کری تھی کہ ایک ٹھاکر نے سالہا سال سے خالصہ کے چودہ دیہات کی زمین اپنی جاگیر مین شامل کرلی تھی جاگیر کی پڑتال پر دیہات علحدہ کرلئے گئے اور اگرچہ دیہات کا نام خالصہ کی فہرست مین درج تھا مگر زمین نہ نکلی ٹھاکر نے قدیم دیہات کو ویران کرکر اپنی جھوپڑیان آباد کردین اور زمین اپنے قبضہ مین رکھی اسیطرح بعض دیہات جاگیر مین لکھے جاتے ہین اور کامدارون کے قبضہ مین ہین اور بعض پر وسے بلاحکم وبلا استحقاق قابض ہین ایک دفعہ کوئی گانو انتظام کیواسطے کسیکو سپرد کیا گیا پھر اوسیکے قبضہ تصرف مین رہکر سہو ہو جاتا ہے پھر کوئی اوسکا پرسان نہین ہوتا علاقہ مارواڑ مین کل دیہات ۵۰۰ حسب تفصیل ذیل ہین ٭

بقبضہ ٹھاکران	بقبضہ راجیان	خالصہ	چارن بارٹھہ وبرہمن وغیرہ
۲۵۸۴	۱۸۲	۷۲۵	۵۷۰
دیگر متوسلان	دیہات سوراجیہ سغروق لونی ندی		دیہات متعلقہ سیوبعض مقبوضہ بجہ بیان بعض خالصہ بعض ویران
۴۰۴	۵۵۰		۴۸۵

चारन बारैठ

सुराचंद सेव

دیہات خالصہ پرگنات مفصلہ ذیل مین منقسم ہین جودہ پور[1] - جالور[2] - ساچور[3] - بھین مال[4] - ناگور[5] - ڈیڈوانہ[6] - کولیہ[7] - دولت پورہ[8] - مارروٹ[9] - پربت سر[10] - نانوہ[11] - سانبھر[12] - کالولہ[13] - سوجت[14] - پالی[15] - میڑتہ[16] - جیتارن[17] - پھلودی[18] - پچپدرہ[19] - سیو[20] - بالی[21] - سوانہ[22] - بلارہ[23] -

اور چبوترہ ہاے سایر مقامات مفصلہ ذیل پر ہین ✦

جودہ پور - جالور - ناگور - سوجت - گودوار - میڑتہ - جیتارن - پھلودی - پالی - بھین مال - ساچور - ڈیڈوانہ - دولت پورہ - ماروٹ - پربت سر ✦

راج کی فوج موروثی بخشی کی تحت حکومت نہایت خراب اور شکستہ حال ہے تنخواہ مدتون مین ملتی ہے پوشش و ہتیار اوسکی خراب ہین کسیقدر ولایتی البتہ آراستہ ہین جاگیردار ٹھاکرون کے سوار بکثرت ہین مگر اوس زمانہ کی نسبت جب راجپوت مسلمان اور مرہٹون کا مقابلہ کرتے تھے اور ممالک غیر مین لڑائی کے واسطے جاتے تھے اس باامن زمانہ مین نوکری کم دلچسپ ہوگئی ہے اب جاگیر کے سوار تعداد معینہ سے کم اور محض خراب آتے ہین اور وہ بھی عدول حکمی کرتے ہین اچھے سوارون کو ٹھاکر لوگ اپنے ساتھ گھر رکھتے ہین مہاراجہ صاحب نے فوج کی آراستگی کیواسطے ایک انگریزی افسر مقرر کرنے کی درخواست کری تھی مگر گورنمنٹ سے منظور نہوئی ✦

سنہ ۱۸۷۵ء مین مارواڑ کی فوج حسب تفصیل ذیل تھی ✦

سواران

सान्चोर
भीनमाल
नागोर
डीडवाना
कोलया
दौलतपुरा
मारोट
परबतसर
नानवा
सांभर
कानोला
सूजत
पाली
मेडता
जैतारन
फलोदी
पचभद्रा
सेऊ
बाली
सिवाना
बिलारा
गोदवार

بارگیرراج	سواران جاگیر	رسالہ تنخواہ دار	میزان
۵۹۷	۳۷۰۰	۱۰۳۹	۵۲۳۳

توپخانہ توپ گولہ انداز	پیادگان	میزان
۲۴ ۲۴۰	۴۰۸۹	۴۰۸۹

تفصیل قلعات علاقہ مارواڑ مع توپون کے کہ توپخانہ کے علاوہ ہین

جودہپور	جالور	ناگور	سوانہ	پھلودی	پالی	دیوری	میڑتہ
ماﮌے	دﮌے	موﮌے	ص	للعہ	ے	ص	

سوجیت	دولت پورہ	پربت سر	نانوہ	گیراب واقع شیو	کاتولہ
ے	ے	للعہ		دو	ے

نومبر ۱۸۶۷ء مین جودہپور کے جودہا اور بیکانیر کے بیداوتون کے مقدمہ مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے بموجودگی معتمدان ہردو ریاستون کے جاکر بالاتفاق بٹھاکر گانون فیصلہ کردیا کہ فریقین نے رضامند ہوکر عمل یابی سے صلح کی کفالت کری اور آیندہ کے تنازعات کا استغاثہ کرکر حسب قاعدہ فیصلہ کرانا منظور کیا اسکے علاوہ چند دیگر خفیف جھگڑون کا بھی فیصلہ ہوا کہ صاحب ایجنٹ کے جانے سے بہت فائدہ ہوا ✣

ضلع جالور کی ویران سرزمین مین مہاراجہ صاحب نے چند سال سے تخت گڑہ آباد کیا اور گرد نواح کے جاگیردار اس سے بہت ناراض تھے اسمین شک نہین کہ علاقہ تخت گڑہ کی زمین اصل مین مالوت نسل کی راجپوتون کی تھی وے سب مرگئے اور انکی جاگیر راج مین بصیغہ لاوارثی آئے گرد نواح مین چند

देवरी

गेराब कावला

बीदवती

अमलपानी

मालौत

میل تک ویران جنگل ہے اصل مین اسکا بند و بست بہت خبرداری سے
ہوا تھا اور بلا تحقیقات کوئی زمین نہین لی گئی مگر کہین کہین حدود قایم نہ تھے
اور گرد نواح کے لوگون کو ضبطی کا خوف ہوا اس سے فساد عظیم برپا ہوا
دہیہ خالصہ مہارانی رانا وتجیصاحبہ کو دیا گیا اور حفاظت کے واسطے راج
کی فوج متعین ہوئی +

مہاراجہ صاحب کو کئی دفعہ اس بدنظمی سے آگاہ کیا گیا مگر کچھہ حاصل نہ ہوا پس
کل ملک مین فساد ہو گیا اور آمد و رفت بند ہو گئی اگرچہ اندرونی بدنظمی ہونے
سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو مداخلت کا اختیار نہ تھا مگر اکثر لوگون کی نالشات
پہنچنے سے اونکو دست اندازی کرنا لازم آیا کہ اونھون نے بہت محنت و جانفشانی
سے جا بجا پھر کر فیصلہ کیا اسپر بھی سانڈرے راو کے ٹھاکر نے بغیر اس کے کہ جس
زمین کو وہ اپنی سمجھتا ہے اور جسپر اوسکا سوائے زبردستی اور کچھہ حق نہین
فیصلہ کو قبول نہین کیا اہالیان دربار نے جنکو مہاراجہ صاحب نے بھیجا تھا
جہانتک حقوق راج محفوظ تھے صاحب ایجنٹ کی مدد کری مگر جب سرحدات
جنکا مہاراجہ صاحب کو بہت فکر تھا اور بلا امداد صاحب ایجنٹ اونکا قایم
ہونا محال تھا قایم ہو گئین اہالیان راج کنارہ کش ہوے اور باقیماندہ حدود
کے فیصلہ مین خلل انداز ہوئے یہہ مقدمہ جسمین بارہ دیہات متعلق تھے
اور بیس میل محیط سرحد تھی راج کے ضعف حکومت اور بدچلنی اور ٹھاکرون
کی زبردستی اور سرکشی کا ثبوت کافی ہے +

सांडेराव

اضلاع سانچور و جالور واقع سرحد بھیلن پور و سروہی مین بھی ایسا ہی

पहलवन पुर

فساد تھا اگرچہ فروری ۱۸۶۶ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی جانے سے فساد وچوری موشیان مین کسیقدر کمی ہوگئی مگر دربار کے ضعف وغفلت اور ٹھاکرون کی سرکشی سے کہ کسیکو خیال مین نہین لاتے تھے انسداد کلی ہونا محال تھا*

सकरा
जैसलमेर
मलानी

اسیطرح ضلع سکرہ واقع شمال ومغربی سرحد بجانب جیسلمیر وملانی مین جہان غارتگر راجپوت رہتے ہین بہت شورش ہوئی مہاراجہ صاحب نے نہ خود اونکا انتظام کیا اور نہ ٹھاکر پوکرن کو جسکا بہت نقصان ہوتا ہے کرنے دیا اکثر ٹھاکران اور داوت شاخ کے بشمول ٹھاکران گھانی راو مہاراجہ صاحب سے باغی وسرکش ہوگئے تھے اس سے عیان ہے کہ علی العموم ٹھاکر لوگ اوس سے ناراض تھے لیکن اگرچہ اُنمین سے اسوقت بھی بغاوت وخونریزی کیواسطے اکثر طیار تھے مگر جب سے گھانی راو والہ کا فیصلہ ہوا سابق کی سرکشی رفع ہوگئی اور گو اونکا اتفاق ویسا خطرناک وپرشر رہا مگر وسیع تر وزیادہ مستقل ہوگیا مئی ۱۸۶۶ء مین اکثر ٹھاکر جودہ پور مین جمع ہوئے اونمین سرگروہ ٹھاکران پوکرن وکُچاون ورانسے پور وئیماج تھے اونکا مقصد یہہ تھا کہ مہاراجہ صاحب سے انتظام کیصورت تبدیل کرادین مگر یہہ امر کہ وے اس ارادہ پر قایم رہینگے یانہین اور راونکی تدبیر کارگر ہوگی یانہین مشتبہ تھا اور اسیطرح اگرچہ مہاراجہ صاحب نے فیصلہ مقدمات وانتظام کرنیکا اقرار کیا تھا اس اقرار کے ایفاء کی اُمید نہ تھی اور یقین تھا کہ ٹھاکران ومہاراجہ صاحب وصاحبزادگان مہاراجہ صاحب کے درمیان نا اتفاقی پیدا ہوکر کوئی فریق سرکار انگریزی سے امداد کا خواہان

ہوگا کہ پیشتر سے ایسا ہوتا رہا ہے سنہ ۳۶ء میں جب ٹھاکر لوگ مستدعی امداد ہوئے تھے مہاراجہ صاحب کے با فہمائندہ عہد حیات میں بہ تحت صاحب پولیٹکل ایجنٹ پنچایت ہوکر بندوبست کیا گیا تھا +

اس مرتبہ ٹھاکروں نے بسب صلاح صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بذات خود حاضر ہوکر مہاراجہ صاحب سے استغاثہ کیا بہت توقف سے وے حضور مین بلائے گئے مہاراجہ صاحب نے سب حال تجویبی سنا مگر کچھ جواب نہ دیا دو مرتبہ پھر ملے مگر پھر بھی کچھ فائدہ نہوا اور اگرچہ اہلکاران راج نے مہاراجہ صاحب کو فہمائش کری تاہم جو سوال کیا گیا اوسکا مخالف جواب ملا +

۷ مارچ کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کل اہلکاران و ٹھاکران کا دربار کر کر اونکو ماروار کی خراب حالت اور مہاراجہ صاحب کے افراط انتظام سے مطلع کر کر سب کو صلح کرنے اور خفیف نزاعوں کے رفع کرنیکی صلاح دی اور یہہ بھی کہا کہ ٹھاکروں کی مدد کے بغیر مہاراجہ صاحب کچھ نہیں کر سکتے ہیں اور جہاں ٹھاکر و اہلکار اس کثرت سے ہین اور اسقدر ملک پر قابض ہین خوش انتظامی ملک زیادہ تر اونھیں کے اختیار رہنے ہو سکتی ہے اور جو سطرح بالاتفاق بہتری ملک مین کوشش کرینگے اونکی سرکار انگریزی سے دستگیری و تحسین و آفرین ہوگی اس تقریر کی زیادہ تر ضرورت یہہ تھی کہ ٹھاکر لوگ مخالف تھے اور بدنظمی بابت کے واسطے مہاراجہ صاحب کو متہم کرتے تھے اپنی خفیف شکایتوں کو پیش کر کر راج کی حکومت کو مطلق خیال مین نہین لاتے تھے اور جو تدبیر اونکے مفید نہین ہوتی اوسمین خلل انداز ہوتی تھی اسصورت مین اضافہ طاقت کے بغیر

دربار سے اس ابتری کا بند و بست امر محال تھا ؛
مہاراجہ صاحب برائے نام خود کام کرتے تھے مگر سبکو معلوم تھا کہ وے
استقلال سے کام پر متوجہ رہنے کی قابلیت نہین رکھتے تھے اور اسکا نتیجہ یہہ
تھا کہ رفع شکایت اور انسداد خرابیون کی کچھہ تدبیر نہو سکی متواتر اونسے تاکید
ہوئی اور ہمیشہ انھون نے تقرر پنچایت و دیگر محکمہ جات و تقسیم کام و عدل
و انصاف کرنیکا اقرار کیا مگر امید نہ تھی کہ ایسی سرکش و کثیر الرقبہ ریاست مین
کبھی اپنا اقتدار قایم کر سکین ؛
باوجودیکہ کوئی بڑا مفسدہ نہوا مگر ٹھاکر لوگ اور اہلکاران راج اور رعایا
بلکہ خود مہاراجہ صاحب کے اہل قبیلہ سمجھتے تھے کہ ناروارڑ کی ایسی تباہی و ابتری
ہوتی ہے کہ اوس سے اوبھرنا مشکل ہے اور انجام مین سرکار انگریزی
کی مداخلت ہوگی خود مہاراجہ صاحب کے خاندان مین بہت تنازع ہوگیا
صاحبزادگان کثیر التعداد جنمین سے پانچ جوان ہوگئے تھے اور باپ کے
اختیار سے نکل گئے تھے اپنی اپنی معاش کے واسطے نزاع و تکرار کرتے تھے ؛
بدنظمی مطلق اور شورش و فساد سے ظاہر ہوا کہ دیوان کی وفات کے بعد
ابتری زیادہ ہوئی اور محکمہ ایجنسی کی کل کارروائی تابحدیکہ عام روزمرہ
کے کاغذات کا جواب ملنا مشکل ہوگیا مہاراجہ صاحب یا اونکے اہلکارون کی
طرف سے کوئی حرکت جاہلانہ نہوئی مگر غفلت و تساہل و تعویق کہ اکثر عدم قابلیت
عملہ متعلقہ سے ہوتی ہین اس کثرت سے ظہور مین آئین کہ مقدمات کا فیصلہ غیر ممکن
ہوگیا اس بدنظمی ملک و سرکشی ٹھاکران پر قحط سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ ع کی مصیبتین

زیادہ ہوکر خرابی و ابتری درجہ انتہائی کو پہنچی اور دوسرے سال تک ٹھاکرون
کی حقرسی اور فیصلہ کی صورت ظہور مین نہ آئی کل کام بند ہوگیا کپتان
امپی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو کاروبار روزمرہ مین بھی تحریرون کا جواب
نہ ملتا تھا نہایت ضروری مصارف کی منظوری پیشگاہ مہاراجہ صاحب سے
ہوتی تھی مگر مہاراجہ صاحب شبانہ روز زنانہ مین رہتے تھے اور عورات
اور خواجہ سراوون کے سوا کسیکی رسائی نہ تھی اونہین کا اختیار مطلق
تھا اونہین کے ذریعہ سے عرض و معروض ہوتی تھی بیرونجات مین ظلم و
تشدد ہوتا تھا جرایم سنگین متواتر وقوع مین آتے تھے انصاف برائے نام
بھی نہوتا تھا رشوت ستانی اور تغلب کی کچھہ باز پرس نہ تھی مہاراجہ
صاحب کی عیاشی اور کثرت مروت سے اوسکا انسداد ممکن نہ تھا ٹھاکر لوگ
مدت سے استغاثہ کیواسطے بامید حقرسی جودہ پور مین پڑے تھے پہلے
ہنگامون مین ٹھاکرون مین نفاق رہتا تھا مگر اس عرصہ سب بالاتفاق مہاراجہ
صاحب کے شاکی ہوئے کہ ہماری جاگیرون کو ضبط کیا چاہتے ہین چھوٹے ٹھاکرون
کے شامل ہوگئے چونکہ ایسا اتفاق کبھی نہوا تھا سبکو یہی خیال تھا کہ کوئی
آفت آنیوالی ہے اوسکے آنے تک ہمارا اتفاق بنا رہے تو بہتر ہے سرکار
انگریزی کیطرف سے اونکو شبہہ تھا بڑے ٹھاکر سرکار کی مداخلت کے
خواستگار تھے اس امید سے کہ پنچایت ہوگی تو ہم اوسمین مقرر ہونگے
مگر چھوٹے ٹھاکرون کو یہہ امید نہ تھی اس سے خائف تھے اس غرض
سے ٹھاکرون نے نواب گورنر جنرل صاحب کو عرضی بھیجی مگر قبل پہنچنے

عرضی کے حادثہ واقع ہوگیا +

دیوریہ کے ٹھاکر کا انتقال ہوگیا تھا ٹھکرانیون نے لڑکا گود لیا مہاراجہ صاحب نے اس غرض سے کہ جاگیر کو جو بہ تحت ٹھاکر نیماج ہے ضبط کرین چاہا کہ متبنیٰ نہونے دین فوج تعینات کری فوج کے سپاہیون نے ٹھکرانی سے سختی اور زیادتی کی نیماج کی فوج نے ٹھکرانیون کی مدد کر کر راج کی فوج کو نکالدیا راج نے چاہا کہ فوج کثیر بھیجکر اونکو سزا دین مگر مخالفون کی فوج زبردست ہوگئی اور راج کی فوج تنخواہ چڑھی ہوئی ہونیکے سبب سے لڑنے پر بالکل آمادہ نہوئی اس سے مجبور توقف ہوگیا +

ٹھاکرون نے راج کی فوج کا یہہ حال دیکھا تو اپنے اور اپنے رشتہ دارون کے دیہات منضبطہ پر بلکہ دیگر دیہات پر جنکا اونھین کسی خفیف وجہ سے بھی دعوی تھا قابض ہوگئے آہوہ[1] آسوپ[2] الہنیاواس[3] گولر[4] باجوواس[5] کے ٹھاکرون نے اپنی اپنی منضبطہ جاگیرون پر یکبارگی قبضہ کرلیا بدنظمی راج کی یہہ کیفیت تھی کہ آہوہ کے ٹھاکر نے اپنی جاگیر پر قبضہ کیا اوس سے پیشتر چار سو پیادہ اور چار ضرب توپ آہوہ کو بھیجی گئی تھی اگر جاتی تو چار روز مین پہنچ جاتی مگر دریافت ہوا کہ تو پین تو شہر کے دروازہ پر چھوڑ گئے اور پیادون نے پالی پہنچکر تنخواہ نہ ملنے کے سبب سے تعمیل حکم کرنے سے انکار کیا +

آہوہ پر راج کی غفلت سے جاتا رہا ۱۸۵۸ء مین انگریزی فوج نے چار پختہ برجون کو اوڑا دیا تھا مگر فصیل خام اور زینہ کو شکست کرانا اور خندق

देवरिया
नी .ज
१ आहुवा
२ आसोप
३ अलनियावास
४ गूलर
५ बाजुवास
पाली

کو بھروانا راج کی فوج کے ذمہ رکھا تھا انگریزی فوج کا کوچ ہوتے ہی کام
بند ہوگیا اور باوجود متواتر ہدایت صاحب ایجنٹ کے جاری نہوا اس سے
ٹھاکر ایک شکستہ برج کے راستہ سے بآسانی اندر چلا گیا اور راج کی شکستہ
حال فوج کو فی الفور نکالدیا اور توپین چھین لین اور ایک مہینے مین محنت کر کر
قلعہ کو ایسا مضبوط کر لیا کہ راج کو اوسکا فتح کرنا غیر ممکن ہوگیا +

مگر اس مفسدہ مین ایک بڑی خوبی یہہ تھی کہ سابق مین ٹھاکر لوگ دادخواہی
کے واسطے فساد کرتے تھے تب خالصہ کے ملک کو تاخت و تاراج کرتے تھے
مگر اس مرتبہ صرف اپنی دیہات پر قبضہ کر لیا اور راج کی فوج کے سواے رعایا
سے کسی طرح کا تعرض نکیا یہہ راجپوتون کے نزاع مین ایک ترقی کی صورت
پیدا ہوئی ہے اور وجہ اسکی یہہ سمجھی تھی کہ جبتک زمیندار وغیرہ غریب
رعایا کو نہ ستایا جاوے سرکار انگریزی کچھہ دست اندازی نکریگی اس
انقلاب کے زمانہ مین جو امن و امان رہا نہایت تعجب انگیز ہے +

ٹھاکران مارواڑ کی عرضداشت پر گورنمنٹ سے حکم آیا اوسکی تعمیل کے
واسطے کرنیل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اور کرنل بروک صاحب
پولٹیکل ایجنٹ دسمبر مین جودہ پور گئے بعد بحث و تقریر کے مہاراجہ صاحب
نے بارہ دفعات کا اقرارنامہ لکھا اوسکے ذریعہ سے مختاران منتظم راج مقرر
کر کر مصارف راج کے واسطے اونکے اختیار مین پندرہ لاکھہ روپیہ سالانہ
سپرد کرنا اور انتظام عدالت فوجداری و دیوانی بھی اونکے سپرد رکھنا اور
اپنے مصارف کو حد معینہ کے اندر رکھکر خزانہ راج سے کوئی رقم بلا منظوری

कीटंग
ब्रुक

صاحب پولٹیکل ایجنٹ نہ لینا منظور کیا اور مصارف عملہ مہاراج کنوار ولیعہد
و دیگر صاحبزادگان مہاراجہ صاحب بھی صاحب ایجنٹ سے گفتگو ہوکر قرار
پاگیا اور معاملات مندرجہ ذیل مین یہہ ٹھہرا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی
تجویز حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ہوگی اوسکو قبول کرینگے
ورنہ گورنمنٹ مین اپیل کرینگے ❖

اول حکمنامہ   دوم ٹھاکران اہوہ و آسوپ و گولرو اہلینیا و اسکے
نزاع کا تصفیہ اور یہہ بھی قرار پایا کہ اگر چار برس کے بعد گورنمنٹ کو
ضرورت مداخلت ہو تو یہہ اقرار نامہ چار برس تک واجب التعمیل رہیگا
جلسہ منتظمان جو مہاراجہ صاحب نے بایفاے شرائط اس اقرار نامہ کے مقرر کیا
اسمین اشخاص مندرجہ ذیل تھے جوشی ہنسراج وزیر اعظم مہتا بجے سنگہ

महता बिजे सिंह

فوجداری عدالت مہتا ہر جیون دفتر مال سنگی شمر تھراج دیوانی عدالت
پنڈت شیونراین علی العموم منتظمان ریاست مین باہم عناد رہتا تھا مگر
رشوت ستانی و تغلب مال ریاست مین سب متفق تھے اور مہاراجہ صاحب
اور ٹھاکرون کی نااتفاقی سے اونکو فائدہ کثیر تھا اسواسطے بذریعہ کامداران
ٹھاکران کے کہ اونھین کے ہم جنس تھے اس فساد و سرکشی کی ہمیشہ اشتعال
ہوتی تھی ❖

مختاران حال مین سے جوشی ہنسراج کل ملازمان ریاست مین سے
نہایت وفادار تھا اور ہر صورت سے اپنے آقا کے حکم کی اطاعت کرتا تھا
ٹھاکرون سے اوسکی اور اوسکے کل خاندان کی نااتفاقی تھی اس سے

وے ناراض تھے اور اوسکی سختی اور بدمزاجی سے سب لوگ ناراض تھے
وہ لیئق و صاحب حوصلہ و نیک چلن اور مستقل مزاج اور کشادہ دل تھا
مگر پڑھا ہوا ورکام مین مشاق نہ تھا اس سببسے کام کے لایق نہ تھا ؀
بجے سنگہ اور سنگی سمرتھہ راج جوشی کے مخالف فریق مین سے تھے اور خود
منتظم ہوا چاہتے تھے وے لیئق تھے مگر جس جلسہ مین جوشی سرگروہ تھا
امید نہ تھی کہ دل ملا دیوین مہتا ہرجیون مہاراجہ صاحب کے ساتھہ وقت
مسند نشینی احمد آباد سے آیا تھا وہ بہت ہوشیار تھا اور جس کام پر مقرر
ہوا تھا ہر صورت سے اوسکے لایق تھا پنڈت شیونراین پردیسی تھا اوسکو
انگریزی کا اچھا علم تھا اور وہ معتمد تھا مہتا ہرجیون اور پنڈت شیونراین
جودہ پور کی سازش و فریب وغیرہ سے بری تھے گو خاص لیاقت نہین
رکھتے تھے بہبودی ریاست کے بدل خیرخواہ تھے ؀
مہاراجہ صاحب نے اقرار نامہ تو لکھا مگر اوسکی تعمیل نکری منتظمان کو بجاے
پندرہ لاکھہ روپیہ کے صرف ساڑھے آٹھہ لاکھہ روپیہ دیا کہ اس سے اونکے کام
مین خرابی پڑگئی زرخراج اور دیگر بقایا خزانہ انجنسی زرکثیر مطلوبہ کو ٹھیار
و تنخواہ فوج و ملازمان سررشتہ جات مین یہہ روپیہ خرچ ہوگیا فوج و دیگر
ملازمان کی تنخواہ ادا نہوسکی مدت مین مہاراج کنوار ولیعہد کے مصارف کا
فیصلہ ہوا اونکو اپنے اور زنانہ کے کل مصارف کی بابت بہ استثناء رانیون
کے کہ اونکی جاگیر علیحدہ ہے ایک لاکھہ روپیہ سالانہ جمع کا پرگنہ سپرد ہوا چند
سال تک وے بہت تنگدست رہے کبھی قرض لیکر اور کبھی رعایا کو

गोदवार

لوٹ کر بسر اوقات کرتے تھے اب لاکھہ روپیہ کی تعداد مقرر ہوکر گودوار کا
پرگنہ دیا گیا اور یہہ قرار پایا کہ اگر آمدنی لاکھہ روپیہ سے کم ہو تو باقیماندہ راج
سے ملے اور جوش انتظامی سے زیادہ ہو تو اضافہ نصفا نصف تقسیم ہو گودوار
ملنے کے بعد انہون نے وہانکے غارتگر مینون کو بہت سزا دی +

چھوٹے صاحبزادون کی معاش فی کس بیس ہزار روپیہ سالانہ قرار پائی مگر دیرے کے
زیادہ خواہان ہین جنکی وجہ سے مدت تک جاگیر کا تصفیہ نہوا اور نہ مہاراجہ صاحب کو منظور
تھا کہ اپنی عمر مین اس سے زیادہ دیہات دین + حکمنامہ یعنی ندرانہ مسندنشینی کا بھی فیصلہ ہوا جو
تجویز صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے کری تھی مہاراجہ صاحب نے منظور

देख

کرلی اول ندرانہ مسندنشینی رکھیہ یعنی تعداد آمدنی جاگیر مندرجہ دفتر
کے تین چہارم کی برابر لیجاوے دوم بیٹون یا پوتون کی مسندنشینی پر
اوس سال مین کوئی اور رکھیہ یا نوکری نہ لیجاوے سوم چچا تایا کی
اولاد مسندنشین ہو تو سالانہ رکھیہ آٹھہ فیصدی کی لیجاوے مگر اوس
سال مین نوکری نہ لیجاوے مستثنیات یہہ ہین جن صورتون مین
کل یا جزو پہلے سے معاف ہوچکی ہے اوسی مقدار سے منہائی کیجاوے
اگر کوئی ٹھاکر شرح مندرجہ صدر کو گران سمجھے تو وہ ایک سال کی آمدنی
جاگیر راج مین دیدے اوس سال مین اوس سے رکھیہ یا نوکری نہین لیجاویگی
جب ایک سال مین دو مسندنشینی ہوجاوین تو دونون کی بابت صرف
ایک ہی حکمنامہ یعنی ندرانہ لیا جاویگا دو سال کے اندر دو مسندنشینی ہونگی
تو دونون کی بابت ڈیڑہ حکمنامہ لیا جاویگا دو سال سے زیادہ عرصہ کے

بعد مسند نشینی پر صلحنامہ لیا جاویگا ✦

بارہ وٹھیہ یعنی باغی ٹھاکران اہوہ و اسوپ و گولر و اہلنیا واس و باجہ واس کا فیصلہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے کیا مگر باوجود یکہ مضمون اپیل لکھوایا تھا اپیل دائر نہین کیا ✦

बारोठया
बाजूवास

اقرار نامہ مین چھوٹے ٹھاکران و راج کے تنازعون کا کچھہ تصفیہ نہوا تھا مگر صاحب ایجنٹ نے اس نظر سے کہ اونکے فساد سے انگریزی سرکار کو ضرورت مداخلت ہوگی تصفیہ کرنا چاہا کیونکہ ٹھاکرون نے راج کے دیہات دبا رکھے تھے اور راج کو دیہات کی واپسی اور ٹھاکرون کی سزادہی کی طاقت نہ تھی ✦

ٹھاکران پوہکرن و کچاون و راس و رائے پور و نیماج کا تصفیہ شروع ہوا ہر ایک ٹھاکر کو علیحدہ علیحدہ شکایت تھی اور مہاراجہ صاحب اونکی شکایت رفع کرنا اپنی منزلت سے کم سمجھتے تھے ٹھاکر لوگ اپنے دعوی پر ضد کرتے تھے اور مدت سے جودہ پور مین پڑے تھے چونکہ چاہتے تھے اونکے قبضہ مین موجود تھا وہ اپنے گھرون کو جانیکی اجازت کو غنیمت سمجھتے تھے مگر دربار کو خوف تھا کہ بلا تصفیہ جاوینگے تو ملک پر آفت آویگی اور بہدران حال انصاف مین بھی پس و پیش تھا جب ٹھاکر ایک منزل چلے گئے تب راضی نامہ کی صورت پیدا ہوئی اس تصفیہ سے کل ملک مین انقلاب ہوا ✦

पोहकरन
कुचावन
रास
रायपुर
नीमाज

چھوٹے ٹھاکرون کے دیہات مقبوضہ کے تصفیہ مین بڑی مشکل واقع ہوئی

लड्लू

اس سبب سے کہ اونکے قبضہ کی معیاد مناسب تحقیق ہونی دشوار تھی کرنل
لڈلو صاحب کے بندوبست سنہ ۳۹-۱۸۴۰ع پر جسکے موجب ۲۱۶ دیہات جمعی
للعہ لکھے ہوے بمقدار ۵ سالانہ کے ٹھاکرون کو دئے گئے تھے خود صاحب موصوف نے اسوجہ سے
کہ ٹھاکرون نے انکو طرز واجب سے تقسیم نکیا عمل نہین کیا تھا اسواسطے زمانہ
مسندنشینی مہاراجہ تخت سنگہ صاحب کے قبضہ کے بموجب تصفیہ ہونا قرار پایا
اور فریقین نے منظور کیا دیہات متنازعہ کی تعداد ۱۲۴۰ اور ۲۵۰
تھی انمین سے ۱۳۰ ایسے لوگون کے قبضہ مین تھے جنکا کچھہ حق نہ تھا
مگر باقیماندہ مندرجہ فہرست کرنل لڈلو صاحب تھی +

مہاراجہ تخت سنگہ صاحب کی مسندنشینی سے پیشتر ضبط ہوگئی تھی — دیہہ
جاگیردارون نے کبھی قبضہ نہ پایا — دیہہ

موعہ دیہہ

بپاداش جرم ضبط ہوئی — دیہہ

جاگیر رشتہ داران وبیرلیسیان ممکن الضبطی — دیہہ
بسازش اہلکاران لئے گئے — دیہہ

مہاراجہ صاحب نے واگذاشت کرنا منظور کیا — دیہہ

میزان — دیہہ

آخرکار مہاراجہ صاحب نے دیہات کا واگذاشت کرنا منظور کیا
جنبد باقیماندہ کی تحقیقات شروع ہوئی اسکے سوا ٹھاکرون نے

دیہات عطیہ راج کو لینا اور جو وقت مسند نشینی قبضہ مین نہ تھی اونکو چھوڑ دینا منظور کیا اس طرح یہہ معاملہ جس سے کل مارواڑ کو خوف تھا رضامندی فیصل ہوگیا اقرار کے بموجب عدالت فوجداری و دیوانی کا اہتمام ایک اہلکار کو سپرد ہوا مگر بسبب عداوت حکام عدالت و وزراء راج کے اچھی طرح نہوا علاوہ اسکے زنانہ ڈیوڑھی کا اختیار جو دہ پور مین اسقدر رہے کہ غربا کی حقرسی غیر ممکن ہے تاہم ایسے کام کا شروع ہونا اچھا تھا۔ اس بندوبست سے دوسرے سال مہاراجہ صاحب کے طریقہ مین بہت فرق پیدا ہوا مگر انتظام ریاست بدستور ویسا ہی ضعیف رہا اسکا سبب زیادہ تر مہاراجہ صاحب کی مشتبہ مزاجی اور تلون طبعی تھی*

وقت مسند نشینی پر مہاراجہ صاحب بہت چست و ہوشیار و متوجہ کار رہتے مگر بعد ازان بہ تدریج عیاش و آرام طلب ہوگئے تھے ملک مین فساد ہونے سے محنت کرنیکی ضرورت پیدا ہوئی تب پھر کسیقدر متوجہ ہوئے عادت شرابخواری کہ بکثرت ہوگئی تھی بالکل چھوڑ دی اور تندرست و توانا ہوگئے سابق مین ہمیشہ محل کے اندر رہتے تھے اب باہر رہنے لگے اور چند گھنٹہ روز مرہ کام کرنے لگے اگرچہ سرکار انگریزی کے ہمیشہ سے دلی خیر خواہ اور حکام انگریزی کے مہمان نواز تھے مگر بد صلاحون کے بہکانے سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی صلاح پر بے التفاتی کرتے تھے مگر اب اونکو بخوبی ثابت ہوگیا کہ اونکے راج کا استحکام سرکار انگریزی کی امداد پر منحصر ہے اور انھون نے سرکار کی خلاف ورزی کا ارادہ مطلق چھوڑ دیا

قحط سنہ ۱۸۶۹ء

تحمل قحط کے تو مارواڑی لوگ ہمیشہ سے عادی ہین مگر کبھی چارہ کا ہوتا تھا اور کبھی غلہ کا مگر ایسا کبھی نہوا کہ دونون صورتون سے قحط ہوا ہو - سمت ۱۹۲۶ مطابق سنہ ۱۸۶۹ء مین کہ راجپوتانہ مین نہایت مصیبت کا زمانہ گذرا ہے غلہ نایاب تھا مگر چارہ کی افراط تھی کہ اوس سے مویشی بچگئے تھے مگر سنہ ۱۸۶۹ء مارواڑ کے حق مین اوس سے بھی سخت ہوا کہ غلہ و چارہ دونون معدوم ہوگئے یہہ قحط صرف مارواڑ مین نہ تھا بلکہ ہر چہار طرف کے ملکون مین تھا ایسے آفات کے وقت مین لوگ دیگر ممالک خصوص مالوہ مین چلے جاتے تھے کہ وہان کبھی قحط نہین ہوتا تھا مگر اس سال مین دور دور تک قحط ہوا اور مالوہ مین بھی بجاے غلہ کے افیون کاشت زیادہ ہوجانے سے جو دستگیری بیشتر ہوتی تھی نہ ہوئی +

رعایا مارواڑ دل شکستہ ہوکر اس آفت شدید کے مقابلہ کے واسطے تیار ہوئی اور زمانہ قحط کو پردیس مین بسر کرنیکے واسطے مستعد ہوئی قبل اسکے کہ اثنا راستہ کی گھاس خشک ہوئی وسط اگست مین روانہ ہوگئے گاڑیون مین باقیماندہ غلہ بھر کر اور اوسپر کپڑے پھیلا کر اور اونپر عورت و بچون کو بٹھا کر اور مویشیون کو آگے لیکر گانون کے گانون نے بہت رنج و افسوس مگر ہمت سے کوچ کیا گھر سے تو تنگین چلے تھے مگر جہان کی امید کر کر چلے تھے وہان بھی چارہ کی ویسی ہی قلت اور غلہ کی ویسی ہی گرانی ملی +

یہہ لوگ مختلف اطراف کی راہ لیکے ناگور و دیگر شمالی پرگنات مارواڑ سے

ناگور

रेवाड़ी देहली पंजाब मेड़ना

صرف پانی نملنے کے سبب سے ریواڑی دہلی و پنجاب کیطرف روانہ ہوئی اس
نواح مین بھی ہرجنس کی گرانی تھی اور جہانتک گئے کچھ افاقہ نملا میڑتہ اور
جودہ پور کے مشرقی و شمالی ملک سے اجمیر کو گئے اور وہان بھی قحط تھا ئین
سے کسیقدر مالوہ کو گئے مگر زیادہ تر عبور چمبل کر کر علاقہ جھالا واڑ و کوٹہ
مین ٹھہر گئے یہ البتہ کسیقدر اچھے رہے مگر قلت چارہ سے اونکے مویشی مر گئے۔

देम्बूरी

جنوب مشرقی اضلاع سے دو گروہ چلے اونمین سے بڑا دیسوری کے
درہ مین ہوکر کوہ ارابلی کے دوسری طرف گیا اونکو میواڑ مین کسیقدر
چارہ ملا مگر وہان بھی نہ رہ سکے تب زیادہ تر رتلام کو گئے اور باقیماندہ
اودیپور مین رہ گئے جو پہلے پہنچے اُنھون نے بہترین چراگاہون پر قبضہ کر لیا
سب سے بہتر وہ رہے جو رتلام کو گئے تھے رتلام کا راجہ مارواڑ کے راٹھورون
کے خاندان مین سے ہے اس سے ٹھاکران مارواڑ کی رعایا کو وہان کے
دیہات مین پناہ ملی جو غریب مالوہ مین پیچھے سے پہنچے اونکا حال نہایت تنگ
ہوا اور سب سے زیادہ مصیبت مین آئے اوّل اپنا کل غلہ فروخت کر
اور پھر خوراک کیواسطے مویشی فروخت کر کر اونھون نے نہایت افلاس و
مصیبت سے واپسی وطن کا ارادہ کیا کہ اسحالت گرسنگی مین صدہا مویشی

मंटगमरी

مین ہوکر گذرے سے برگیڈیر جنرل منٹگمری صاحب کمانڈنٹ نیمچ لکھتے ہین کہ مارواڑی
جتنے مویشی لائے تھے اونمین سے بہت تھوڑے واپس لیجاتے ہین یہہ لوگ
اکثر راستون مین مرتے ہین بعض کو کُتے کھا جاتے ہین اور بعض نالون
مین ایک دو اینچ نیچے دفن کیے جاتے ہین اس غرض سے کہ بھکر مہتر کہ ندین

مین پہنچ جاوین +

पहलनपुर
राधनपुर
دوسرا پڑا گروہ پہلن پور کے راستہ سے گجرات مین گیا اور بعض رادھن پور کو
گئے اونکو بھی بڑی مایوسی ہوئی اگست کی بارش سے گجرات پر جو مصیبت نازل
ہوئی اوس سے گھاس چارہ گائون و مویشی بھکر سمندر مین پہنچے مارواڑی غریبون
बडोदा
کیواسطے خشک جنگل رہ گیا ہر منزل پر گرسنگی سے مر کر باقی ماندہ مشرق بڑودہ
مین پہنچے یہان آب وہوا اور خورش کے بدل سے مجمع کثیر راہی ملک بقا
मलानी
ہوا اور باشندگان ملانی جو رادہن پور کو گئے اونکو بھی نقص آب وہوا
وچارہ سے وہی مصیبت پیش آئی +

علاوہ زراعت پیشہ کے عنقریب ہر پیشہ کے کم درجے لوگ چلے گئے گجرات
مین سیلاب سے مکانات مسمار ہو گئے تھے اونکی مرمت مین اون لوگون کو
مزدوری مل گئی جو مشرق کیطرف گئے اونکو سرکار انگریزی کی تعمیرات مین
مزدوری ملی وہ صرف اس امید سے گئے تھے کہ جہان ارزانی ہو وہان
جاوین مگر وہان اونکو ارزانی کے سوا ے فذریعہ خیرات بھی مل گیا +

جلا وطنون کی تعداد کا اندازہ کرنا مشکل ہے مارواڑ کا شمالی حصہ تو بالکل
ویران ہوگیا سیراب ملک مین قصبہ جات آباد رہے مگر دیہات بالکل ویران
ہین مکانات کی حفاظت کیواسطے ایک ایک دو دو عورت و پیر ضعیف مرد رہگئے ہے
जैतारन
सूजत
गोदवार
بجز جیتارن وسوجت وگودوار کے پرگنات کے کہ دامن کوہ ارابلی پر واقع
ہین کل مارواڑ کی تین چہارم آبادی کم ہوگئی اسمین سے ایک چہارم غالباً برا ے
دوام جاتی رہی کہ اکثر جہان گئے وہین رہ گئے اور رسالہا سال کی بدنظمی یا سست

کی وجہ سے واپس نہ آئے جفاکش زراعت پیشہ لوگون کو ہر ریاست مین خاطرداری
سے رکھینگے سرمایہ کاشتکاری نہونے سے اونکی واپسی مین خلل واقع ہوا
آدمیون کے سواے مارواڑ مین مویشیون کا بہت نقصان ہوا مارواڑ کا
جزو اعظم چراگاہ کا ملک ہے ناگور کے مویشی تمام ہندوستان مین مشہور
ہین وہان کی عمدہ گھاس کھاکر پرورش پاتے ہین موافقت آب و ہوا
خشک اور عمدہ گھاس سے تیار ہوکر بچھڑون کی جوڑیان اسی روپیہ سے
لیکر ڈہائی سو روپیہ قیمت مین پربت سر و پوہکر و تلواڑہ کے میلون مین فروخت
ہوتے ہین اس ملک کی دولت مویشی ہے خوراک و خدمت سے فربہ ہوتے
ہین تبدیل آب و ہوا پر اگر خبر گیری کامل نہو تو مرجاتے ہین پس اس قحط
کی مصیبتون کا اونکو تحمل کہان تھا اس سے بہت ضایع ہوگئے
مارواڑ کے قریب ۴۵۰۰ آباد دیہات مین فی دیہہ ادنی درجہ ۵۰۰ خیال کیے جاوین
تو ۲۲۵۰۰۰۰ مویشی کل ملک مین ہونگے اس جلاوطنی مین صرف دسوان
حصہ باقی رہگیا کم سے کم بیس لاکھ مویشی اور ساڑھے سات لاکھ انسان غیر ملکون
کو گیا باقیماندہ دسوان حصہ مرگیا ہر گانون کے گرد انبار استخوان سے
کثرت وفات عیان تھی جو لوگ گجرات و رادہن پور کو گئے تھے اونکے کل مویشی
مرگئے اور جو لعوض غلہ مفت دئے گئے انکو بھی شامل کیا جاوے تو اسمین
کچھہ مبالغہ نہین کہ پہلی سال کی نسبت صرف چہارم رہگئے
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے ابتدا سے بہت اچھی تدبیر کی تھی ایک
ہندوستانی گماشتہ جیسلمیر کو بھیجا کہ سندہ سے نادہ والون کو غلا لاویں

पर्बतसर
पोहकर
तलवाडा

लीजन

لوگوں کو تحریک دی یہہ شخص عباس علی تھا کہ سابق مین جودہ پور لیجن مین رسالدار

एजुटंट

تھا اور ایام غدر مین اوسنے اپنی فوج کے ایجوٹنٹ صاحب کی جان بچائی
تھی وہ وسط نومبر مین جیسلمیر پہنچا اور اوسنے ۴۹۱۳ اقطارون مین ۸۰۵۰۰ من
بار شتر غلہ بھیجا اگر جیسلمیر ہوکر مارواڑ مین ایک لاکھ بار شتر غلہ آیا اجمیر کے جلسہ
بہم رسانی غلہ نے بھی راجپوتانہ کے غربا کی بہت دستگیری کی دربار مارواڑ
نے پیشتر تو محصول غلہ معاف نہین کیا تھا مگر جلسہ کے بعد معاف کردیا ملک سندہ
مین ہر طرح کا محصول معاف ہوگیا +

تخفیف مصائب قحط کیواسطے مارواڑ مین کوئی تعمیر جاری نہوئی نہ غربا ر
شہر و رعایا دیہات خالصہ کی کچھہ دستگیری ہوئی کاشتکارون پر سب سے
زیادہ مصیبت تھی حاکم و تحصیلدارون نے اونکو لوٹ لیا اور وارڈ

डेलूरी

سائر ڈلیوری نے وہان سے گذرنے پر سالتمام کی جمع وصول کرنے پر
کفایت نکر با وجودیکہ مجبور جاتے تھے مویشیون پر علحدہ محصول لیا +

مگر جودہ پور و پالی شہرون کا حال ایسا خراب نہوا باشندگان شہر بکثرت
چلے جانے سے جسقدر پرورش کرنیوالے دولتمند تھے اوسقدر محتاج غریب

जारेजा

نرہے تھے سب سے زیادہ جاریجہ جی رانی نے سخاوت کری اوسنے ہر روزہ
سات من پختہ کھانا تقسیم کیا اور رات کیوقت ایک انجانہ غلہ ہر شریف محتاج
کو جو حیا داری سے دن کیوقت نہ مانگ سکتا تھا دیا کرتی تھی جودہ پور
مین بعض محتاج ڈیڑہ آنہ دو آنہ فی گھڑہ کے حساب سے پانی بیچکر دفع الوقتی
کرتے تھے اور ناگوری دروازہ اور ایجنسی کے درمیان چار میل کے قریب

مٹر کی طیار ہوتی ہے اوسپر قریب پانسو آدمی مزدوری پر لگے رہے تھے
مگر سپاہیون کی عورت و بچہ کام پر آتے تھے شہر کے فقیر نہین آتے تھے
پالی کے ساہوکارون نے بہت خیرات کری +

مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا کیواسطے کچھہ تدبیر نہ کی اسکا زیادہ تر سبب یہہ
ہے کہ راج کو غلہ میسر نہ آیا مارواڑ مین کل ملازمون کو غلہ سرکار سے ملتا ہے
اور دواب و مویشی شامل ہوکر راج مین غلہ کا خرچ بہت ہے بد انتظامی سے
چند سال مین غلہ خرید نہوا اس سے خرچ بکثرت زیادہ ہوگیا خزانہ خالی ہوگیا
آمدنی کچھہ نہوئی مہاراجہ صاحب کو جیب خاص سے دینا منظور نہوا غلہ کچھہ سیر کا
بکتا تھا اور گھاس کا تین ساڑھے پانچ سیر کا بکتا اور ملتی بھی نہ تھی نواب
علی مراد صاحب والی خیرپور واقع سندہ بر ترنے قبل اختتام ذخیرہ راج کے
لکھا تھا کہ اپنے گھوڑون اور مویشیون کو وہان بھیجدین کہ چارہ کی افراط ہے
قحط رفع ہوجانے پر واپس بھیجے جاوینگے اور اپنا ایک سردار بھی راستہ کے
انتظام کے واسطے بھیجا تھا مگر غفلت و کاہلی سے اوسپر عمل نہوا اور گھر بیٹھے اونکو
کو مار ڈالا پندرہ سو گھوڑون مین سے صرف دو سو بچے اور مویشی عنقریب کل
مرگئے اسقدر مویشی تھے کہ پانچ چھہ لاکھہ روپیہ خرچ کئے بغیر اونکا ازسرنو جمع کرنا
محال تھا +

مگر رانیون اور ٹھاکرون نے اس سے برعکس عمل کیا رعایا کو نقد و غلہ دیا
ایصال مالگذاری ملتوی رکھا اور اونکو گانون مین رکھنے اور اونکے مویشیون
کو بچانیکی ہر ایک تدبیر کی اس سے خالصہ اور جاگیر کے دیہات مین بہت فرق

खैरपुर

پیدا ہوا *

سال آئندہ کی کاشت مین انہین دیہات کی پیداوار سے ملک کا گذارہ ہوا اگر
ٹھاکرون نے اپنے دیہات کے بقالون کو اپنی دیہات کے سواے دوسرے
کو غلہ فروخت کرنیکی ممانعت کردی یہہ امر خلاف تدبیرات سرکار انگریزی کے خلاف
تھا مگر اونکا مقصود حاصل ہوگیا کہ اونکی رعایا محتاجگی سے نہ بھاگی *

قحط مین گھوڑون کے مرنے سے ٹھاکران ملانی کا بہت نقصان ہوا یہہ لوگ
عمدہ نسل کے گھوڑے پرورش کر کر بالوترہ متصل قریب تلواڑہ کے میلہ مین فروخت
کرتے ہین اکثر گھوڑے جیسلمیر اور رادھن پور کو بھیجے گئے تھے مگر اونمین سے زیادہ تر
تبدیل غذا سے مر گئے ضلع ملانی کے دیہات پانی کی قلت سے اول ہی ویران
ہوگئے تھے غریب لوگ جنکو نقل مکان سے کچھ فائدہ نہ تھا بالمیر و جیسول مین
ٹھہر گئے اونکے واسطے تعمیرات کا جاری کرنا ضرور رہا اتفاقاً روپیہ موجود تھا
مہاراجہ مانسنگہ صاحب نے ملانی مین تالابون کے واسطے تیس ہزار روپیہ دیا تھا
جب کپتان جیکسن صاحب مہتمم ملانی تھے اوسمین سے بیس ہزار روپیہ تعمیر بند کلان
قریب بالمیر مین خرچ ہوگیا تھا مگر وہ بند ٹوٹ گیا پھر مرمت نہ ہوئی اور میجر
مالکم صاحب نے مالے ۵ ہزار سنہ مین راج کے خزانہ مین امانت رکھدیا تھا سنہ ۱۸۵۳ع
مین سر رچمنڈ شیکسپیر صاحب نے بھوٹیہ مین چاہ تیار کرانیکے واسطے اوٹھا لیا تھا
مولمالے ۵ ہزار جو خیرات کیواسطے رکھا تھا کسی کام مین نہ آیا اوسوقت تعمیرات
مفصلہ ذیل مین خرچ ہوا *

اول سوہن تالاب واقع بالمیر اسمین ہزار روپیہ خرچ ہوا نصف جاگیردارون نے

बालोतरा
तिलवाडा
बालमेर
जैसोल
जैकसन
मालकम
रिचमंड
शेक्सपियर
भूटया
व
सोहनताला

دیا یہہ قدیمی تالاب ہے صرف صاف کیا گیا تھا +

कारेली

دوم کاریلی تالاب بالمیر مین پانی کی بہت قلت تھی اسواسطے مضبوط زمین پر
یہہ تالاب بنایا گیا ہے مارچ مین سمہین ۱۰۶ فیٹ طول ۷۰ فیٹ عرض ۷ فیٹ
عمق پانی تھا اس تالاب مین آٹھہ مہینے کے خرچ کا پانی رہتا ہے +
کاریلی تالاب اور سوہن تالاب کا پانی بالاجتماع سال تمام کے خرچ کیواسطے کافی
ہے اسمین تمامہ [illegible] خرچ ہوا اور اسمین سے نصف بالمیر کے جاگیردارون نے دیا +

चौवा

سوم چوبہ تالاب اس جدید تالاب مین تین سو روپیہ صرف ہوا +

कीलनू

چہارم کیلنو تالاب یہہ جدید تالاب بصرف تین سو روپیہ تھانہ تخت آباد کیواسطے
تعمیر ہوا ہے اس مقام پر پانی بہت کم تھا مویشیون کو تین روز بعد پانی پلایا
کرتے تھے ۱۴۱ فیٹ طول ۱۲۰ فیٹ عرض ۱۴ فیٹ عمق ہے +

नेतरार

پنجم نیتزار تالاب انتظام خاص مین یہی ایک گانون ہے تالاب جدید بصرف
تین سو روپیہ تیار ہوا ہے ۲۲۵ طول ۱۷۵ عرض ۱۵ عمق +

वेटू

ششم بیٹو تالاب بصرف تین سو روپیہ ۱۸۹ طول ۱۵۷ عرض ۹ عمق +

रेलवू

ہفتم ریٹیو تالاب بصرف چھہ سو روپیہ ۳۰۰ فیٹ طول ۲۱ فیٹ عرض ۱۵ فیٹ
عمق نصف خرچ بذمہ ٹھاکران پدم سنگہ و اچل سنگہ والیان جسول رہا +

खेरतालाव घोलपालय गुडा

کھیر تالاب گھولیا لیہ تالاب بصرف پانسو روپیہ تیار ہوا چند دیہات کے درمیان
ہے سبکو فائدہ ہوگا جاہ واقع گڈہا بصرف [illegible] گڈہا بڑا قصبہ ہے
اسمین شیرین پانی نہین ہے تالاب سے شیرین ہوگیا ہے +
اسطرح بصرف للعمہ [illegible] ہزار کے جسمین سے [illegible] ہزار رعایا سے وصول ہوا غربا

ملانی کو مزدوری ملی اور شہر بالمیر دار الحکومت کو شیرین پانی میسر ہوگیا رام داس ڈپٹی ملانی نے موقع تالاب تجویز کرنے مین بہت محنت کی *

اختتام موسم بارش پر سواران جودہ پور متعینہ ملانی کو چارہ کی تکلیف ہوئی ڈیڑہ سو سوار فاقہ کشی کرنے لگے گھاس کا تنکا میسر نہ آیا سوارون نے گھوڑون کو چھوڑ دیا مگر کھانے کو کچھہ نہ ملا مجبور تھان کو واپس آئے اور صرف بیس گھوڑے زندہ رہے بجاے سوارون کے شتر سوار بھیجنے کے واسطے راج کو لکھا گیا مگر فساد کی وجہ سے کچھہ سماعت نہوئی *

دھامپالی
راجگوہ
ساکرہ

سرحد جیسلمیر پر کہ وہان جنگہ میالی و راجگوہ و ساکرہ کے بھومیہ سردار رہتے ہین جیسلمیر کے بھاٹیون کی غارتگری کا کچھہ انتظام نرہا یہہ بھومیہ جیسلمیر و مارواڑ کو کچھہ نہین دیتے ہین اور ناحی غارتگر ہین کپتان اپنی صاحب نے تھانہ جات مقرر کئے تھے اور کوئی بھاٹی علاقہ ملانی مین نہین آنے پاتا تھا تھانہ جات

امرکوٹ

برخاست ہوتے ہی انھون نے ملانی اور سندہ کے اضلاع امرکوٹ مین لوٹ شروع کردی کُل ملانی مین فساد ہوگیا اور تجارت غلہ سندہ و جودہ پور کی بالمیر کے راستہ سے موقوف ہوگئی *

گدرہ

راج مارواڑ سے کچھہ مدد نہ ملی تب درمیان گدرہ واقع سرحد سندہ راستہ امرکوٹ اور جیسول واقع مارواڑ کے جاگیرداران بالمیر کے تھانہ جات مقرر کرائے گئے

ہر تھانہ مین چار چار اونٹ آٹھہ آٹھہ آدمی مقرر ہوئے اور ان آٹھون مین

پاگی
سرائلی

ایک پگی یعنی سراغی تھانی شتر و دو کس سوار کی تنخواہ بیس روپیہ تھی اور پگی کو تین روپیہ سوائے ملتے تھے کُل کی نگرانی کے واسطے دو افسر بیس روپیہ

تنخواہ کے مقرر ہوئے تو تھانہ جات بحساب فی تھانہ ل۵ کل لا ماہوار کے خرچ سے مقرر ہوئے اور یہہ بندوبست یکم مارچ سے پانچ مہینے کے واسطے ہوا جاگیرداروں نے فوراً بھائیون کو مطلع کر دیا ایک دو گروہ غارتگرون کا جو اطلاع پہنچنے سے پیشتر آ گئے تھے گرفتار ہوکر سزایاب ہوئے اور غارتگری بالکل موقوف ہوکر اسعر کوٹ و ملانی مین امن ہو گیا ؂

باوجود قحط کے کل جاگیرداران ملانی نے بجز دو کے فوج بل بہ تعداد ۵ ادا کر دیا یہہ دو لون اول جاگیردار نگر میوہ مطالبہ دار ماہی ۵ ۱۴ روپیہ اور دوسرا جاگیردار سیہانی مالگذار ۵ تھے کہ اونکا ذمگی مطالبہ دوسرے سال وصول ہوا سنہ ۱۸۶۹ء مین لوند کا مہینا واقع ہونے سے جو لوگ وطن چھوڑ کر گئے تھے اس امید سے کہ اساڈھ مین بارش شروع ہوگی جیٹھ سے واپس آنے لگے مگر وہان خشکی و قحط و معدومی گھاس و پانی کا بدستور وہی حال تھا مجبور واپس جانے لگے اثناء راستہ ہیضہ ہوا کہ اوس سے ہزارون آدمی مرے جا بجا لاشون کے ڈھیر ہوگئے اور مدت تک انبار استخوان پڑے پائے وسط جون مین گرد نواح کے ممالک مین بارش شروع ہوئی اس امید سے کہ مارواڑ مین بھی ہوئی ہوگی پھر ایک دفعہ آئے اور پھر وہی مایوسی حاصل ہوئی کیونکہ ملک بدستور آتشکدہ تھا پھر اوسی مصیبت مین مبتلا ہوئے ہیضہ اور قحط بدستور ساتھ رہے اول مرتبہ کی واپسی پر ملانی سے سندہ مین بھی ہیضہ پہنچ گیا تھا دوسری دفعہ جانے پر لوگون نے اپنے دیہات مین نہ آنے دیا مگر لفٹنٹ کرنل ٹروپٹ صاحب نے بڑی شفقت و مہربانی کری کہ اونکے مشکور ہین جو اول مرتبہ

फ़ौजबल

नगरमेव

सेहानी

हरबेट

گئے تھے جیسلمیر مین داخل ہونے نپائے شہرپناہ سے باہر سدا برتون سے کھانا لیتے رہے بعض خیرپور کو جاتے ہوئے راستہ مین مرگئے اور بعض سرگردان پھرتے رہے حسن اتفاق سے جیسلمیر مین بارش جلد شروع ہوگئی اور بکثرت ہوئی کہ لوگون کے دل فراخ ہوگئے اور اونکی خبرگیری کرنے لگے +

ہرطرف ہزارون جلا وطن آدمی گئے نیچ اجمیر اور ایرن پورہ مین اونکی پرورش بہت ہوئی جودہ پور و پالی مین بھی سنا ہو کارون نے بہت روپیہ تقسیم کیا مگر اوس دستگیری سے چند روزہ افاقہ ہوا ان لوگون کی کثرت موت کے اندازہ کیواسطے ایک یہہ نظیر ہے کہ پہلن پور مین گجرات سے تین ہزار آدمی پہنچے تھے اونمین چالیس آدمی ہرروزہ مرتے تھے کہ تھوڑے عرصہ مین چند آدمی بچے ہرگروہ غربا مین فیصدی آٹھہ دس آدمی ہرروزہ مرے پہلن پور وادیپور مین بھی پرورش ہوتی تھی مگر غذاے مناسب نہ ملی البتہ ایرن پورہ مین چارسو بچون کی بہت خبرگیری سے پرورش ہوئی +

جو لوگ گھر پر رہے اون پر سرگردانون سے زیادہ مصیبت پڑی کہ اونکو گداگری یا مزدوری سے کھانا ملتا رہا مگر اونکو کسی ذریعہ سے بھی نہ ملا کہ اسطرح جنکے پاس روپیہ تھا وے بھی مرگئے مدت تک خاص جودہ پور و پالی مین غلہ نایاب رہا +

۱۹ جولائی کو خفیف بارش ہوئی بعدازان شہر مین کثرت سے ہوئی اور لوگون کو تازگی آئی مگر زراعت کے مویشی سب مرگئے تھے اسواسطے چھوٹے چھوٹے ہل بناکے آدمیون نے زمین جوتی اور عورتون نے تخم ریزی کی

ملانی مین اونٹ اور بیل ایسے گران ہوگئے کہ بیلون کے ہل کا کرایہ چار روپیہ یومیہ اور اونٹون کے ہل کا تین روپیہ یومیہ تھا ان مشکلات سے اُنھون نے معمولی سے نصف اراضی کاشت کی زراعت اچھی ہوئی اور سب کو امید ہوئی کہ عمدہ فصل ہوگی مگر اسی اثنا مین ایک اور آفت آئی چھوٹے چھوٹے خاکی رنگ کے کیڑے کہ ٹیڑیون کے انڈون سے چینوٹی کی برابر نکلتے ہین چند انچ موٹے دلون سے ابر کی طرح چھا گئے یہہ ٹیڈیان جی مین جیسلمیر کیطرف سے آئین اور بیس تیس تیس مربع میل کے قطعات اراضی پر مسکن گزین ہوئین جسقدر بڑہین زیادہ ضرر رسان ہوئین اور پر نکل آئے تب دور تک نقصان پہنچانے لگین جہان پہنچین درخت گھاس اور زراعت کو برباد کر دیا آفتاب نکلتے ہی نقل مکان کر کر نئی جگہہ جا پہنچی تھین اور ریختہ غلہ کے کھیت مین اُتر کر اور سبزی مٹا کر زمین کو اپنے ہمرنگ کر دیتی تھین صبح کو اونکا کوچ ہونے پر درخت بالکل بے برگ رہجاتے اخیر اکتوبر تک اُنھون نے یہہ نقصان کیا اوسی زمانہ مین اخبارون سے دریافت ہوا کہ یوفریٹیز جہاز عدن اور بمبئی کے درمیان تین چار روز تک انہین کیڑون سے محروس رہا تھا مگر اونکے جانے سے پیشتر مارواڑ کی زراعت مین ۵۷ فیصدی کا نقصان ہوا اور یہہ ایک دوسرا قحط ہوگیا اس سے بھی اکثر لوگ دیس چھوڑ کر چلے گئے سنہ ۱۸۶۹ء مین گھاس کی کثرت ہوگئی اوسمین ایک قسم کی گھاس جسکا تخم بھوروٹ ہوتا ہے بکثرت پیدا ہوئے یہہ تخم بطور غلہ کے کھایا جاتا ہے اور مقوی اور خوش ذائقہ ہوتا ہے اوسکی روٹی بعینہ مثل باجرہ کی روٹی کے ہوتی ہے اور اوسکا ذخیرہ سالتمام کے خرچ کے واسطے

यूफरेटीज

भुरट

رکھا جاتا ہے غریب لوگ ہمیشہ ہی کھاتے ہین مگر اس سال مین ٹھاکرون نے بھی
کھایا بلکہ اکثر ٹھاکرون نے باجرہ رعایا کو دیا اور خود دھبورٹ کھایا اس قحط مین
ٹھاکرون نے اپنی رعایا کی کمال فیاضی سے دستگیری کی +

جودہ پور مین کسیقدر عمیق کنوؤن کا پانی صرف مین آتا ہے اور کسیقدر گرد نواح کے
پہاڑی غارون کا نالہ کے ذریعہ سے شہر کے تالابون مین جمع ہوتا ہے اوسکو
خرچ مین لاتے ہین ۱۸۶۸ء؁ مین ان تالابون مین پانی کا ایک قطرہ نہ آیا الغرض
پانی کی نہایت قلت ہوئی عورتون کو کھینچنے مین بہت تکلیف ہوتی تھی پانی سے
نہانا سب نے چھوڑ دیا خشک ریتہ سے نہانے لگے +

قحط و ملخ خوری و ہیضہ کے علاوہ ایک مصیبت اَور نازل ہوئی کہ نوع بشر کے
واسطے سب سے زیادہ مہلک تھی بارش ختم ہوتے ہی بخار کی ایسی شدت
ہوئی کہ جو غلہ ٹیڈیون سے بچا تھا اوسکو کوئی گھر مین نہ لا سکا جو لوگ آفات
سابقہ سے ضعیف تھے اول ہی طعمۂ قضا ہوئے خصوص ندیون کے کنارہ
پر بخار کا بہت زور تھا کُل آبادی مین سے قریب بیس فیصدی بخار سے مر گئے

صرف ملانی کے ضلع مین حسب تفصیل ذیل نقصان ہوا

نمبر	نام مقامات	تعداد آبادی قبل قحط	نقل وطن	موت ہیضہ	موت بخار	میزان نقصان	آبادی بقیماندہ
۱	بالمیر	۵۰۴۷	۱۹۰	۱۱۵	۱۱۱	۴۱۶	۴۶۳۱
۳۱	دیہات متعلقہ	۱۳۶۴۳	۱۵۱۴	۲۴۳	۴۸۱	۲۲۳۵	۱۱۴۹۸
۱	بسال	۲۰۱۲	۱۸۰	۰	۱۱۸	۲۹۸	۱۷۱۴
۱۱	دیہات متعلقہ	۳۷۲۲	۴۶۰	۲۴	۱۷۷	۶۶۱	۳۰۶۱

सींदरी

١	سیندری	٤٧٣٠	١١٩٠٧	١١٨	٥١٩	١٨٣٤	٢٨٩٦
٣٦	دیہات متعلقہ	١٣٨٨٣	٣٠٤٨	٣٠٥	٩١٠	٤٢٦٣	٩٦٢٠
٨١		٤٣٠١٧	٦٥٨٩	٨٠٥	٢٣١٦	٩٨٠٧	٣٣٤٤

اس صورت مین ٨١ دیہات مین منجملہ ٤٣٠١٧ باشندون کی چہارم ضایع ہوکر ٣٣٤٤٠ باقی رہے دیہات بالمیر وبیالہ واقع اندرون جنگل اور دیہات سیندری لب دریاے لونی مین بیماری کا فرق رہا جنگل مین چالیسوان حصہ مرا اور ندی پر چھٹا حصہ مرا مگر اسپر بھی ملانیمین دیگر اضلاع مارواڑ کی نسبت کم مرے لیکن اگر مرنا ملانی کے حساب سے پھیلایا جاوے تو کم سے کم پندرہ لاکھ یا سوا گیارہ لاکھ کی کمی ہوئی اور یونی چار لاکھ کی صرف محلات سے ٭

نقصان مویشی کا اندازہ بحساب ٧٥ فیصدی کیا گیا تھا مگر تحقیقات سے ٨٥ فیصدی ثابت ہوا کہ اسطرح ساڑھے بائیس لاکھ مین سے قریب اٹھارہ لاکھ مرکر پونے چار لاکھ بچے میلہ تلواڑہ کی تعداد مویشیان سے اندازہ ہوسکتا ہے٭

نام دواب	سنہ ١٨٦٩ء	سنہ ١٨٧٠ء	نام دواب	سنہ ١٨٦٩ء	سنہ ١٨٧٠ء
اسپ	٢٢٥٨	٦٠٠	بیل	٧٤٣٦٩	١٢٠٠٠
شتر	٣٢٢٣٥	٢٠٠٠	گدہے	١٣٠٠	

١٨٦٨ء مین زیادہ تر دواب بچا اور صرف فروختگی کے تھے سنہ ١٨٧٠ء مین عمر رسیدہ اور سواری دیتے ہوئے مجبور فروخت ہوئے پرند وہرن وسگ گشتی ولومڑی سب مر گئے مطلق نبچا٭

قحط کی وجہ سے دو سال مین آمدنی ریاست بقدر دس لاکھہ روپیہ سالانہ کم
ہوکر سنہ ۱۸۶۹ع مین صرف ســـ لاکھہ لـ ہزار بدین تفصیل ہوئی

مالگذاری بعد منہائی جاگیرات واگذاشت شدہ	محاصل معینہ	نمک	سایر
مو لاکھہ	دو لکھہ صہ ہزار	مو لکھہ صہ ہزار	صہ لکھہ

عدالت پولیس	رکھیہ یعنی آٹھہ فیصدی جاگیرات پر	متفرقات حکمنامہ سود وجرمانہ و اسپ خرچ
یک لکھہ	دو لکھہ لـ ہزار	صہ لکھہ

امید نہ تھی کہ یہہ کمی چار یا پانچ برس بغیر رفع ہوجاوے واقعی خرچ راج کا
بقدر بیس لاکھہ روپیہ تخمیناً تھا مگر اوسمین غبن وتغلب ہونے سے قریب
کل آمدنی خرچ ہوئی *

انتظام راج

سنہ ۱۸۶۶ع مین فوج کی تنخواہ تقسیم ہوئی تھی دوسرے سال پھر بکثرت چڑہ گئی زرآمدنی فضول خرچی مین
صرف ہوتا تھا فوج کی تنخواہ کا فکر صرف اسوقت ہوتا تھا کہ جب وہ مستعد بغاوت ہوجاتے
سنہ ۱۸۶۸ع تک شکل انتظام مین کچھہ فرق نہوا بیرونی حالات سے بدستور وہی
بیخبری ولاپروائی رہی ملک سے جو کچھہ بطرز ما واجب مالگذاری یا بطور
مصادرہ ممکن تھا وصول کرتے تھے رعایا کی حفاظت اور انصاف پر کسیکو
مطلق لحاظ نہ تھا اہلکار لوگ اپنے رسوخ واختیار کے واسطے باہم لڑتے تھے
راج کے نقصان یا رعایا کی تباہی کا کسیکو فکر نہ تھا *

اقرارنامہ جنوری سنہ ۱۸۶۹ع کے بعد مہاراجہ صاحب نے اول دیوان جوشی ہنسراج
کو مقرر کیا مگر حسب امداد کا وہ متوقع تھا نہ دی جوشی تندمزاج اور لاپروا آدمی

تھا مہاراجہ صاحب کے ہمنشینون اور زنانہ ڈیوڑھی کے متوسلون سے جنکے
اعمال باعث بدنظمی ریاست تھے اوسکی جلد نااتفاقی ہوگئی اقرار نامہ کی شرطون
مین سے ایک یہہ بھی تھی کہ دیہات خالصہ کا بند وبست دیوان کرے کسان
متعلق زنانہ اوسمین دست اندازی نکرین اکثر دیہات خوجون کے قبضہ مین
تھے مہاراجہ صاحب نے بہت آزردگی سے اونکو بیدخل کیا وے بہت ناراض
ہوئے اور ملک کی بدنظمی کو دیوان کی نالایقی سے منسوب کیا اوسکو مدد
نہ ملی تو مجبور مستعفی ہوگیا +
جوشی کے بعد مدت تک مہاراجہ صاحب نے کسیکو دیوان مقرر نہ کیا اس عہدہ
کیواسطے نہایت زبردست اور محبوب العوام بجے سنگہ تھا مگر اوسکا بڑے ٹھاکرون
سے اتفاق تھا اور مہاراجہ صاحب مین یہہ نقص تھا کہ رضامندی سے کسی
امر کو طے نہین کرتے تھے پس انھون نے بجے سنگہ کو جسے اپنی ثبات عقل کی
اوقات مین اچھا سمجھتے تھے اپنے اور جاگیرداران ریاست کے درمیان رضامندی
کرانیکا موقع نہ پانے دیا مہاراجہ صاحب کے بڑے مصاحبون اور زنانہ کے
بڑے متوسلون کی خواہش تھی کہ بجے سنگہ مقرر ہو اور مہاراجہ صاحب بھی رضامند
ہوگئے تھے بلکہ اوسکو طلب کر لیا تھا مگر اسی عرصہ مین دوسرے فریق نے
اپنا اقتدار قایم رکھنے کی غرض سے مرد العلی خان امیدوار کو پیش کیا او
اوسنے اقرار کیا کہ حسب خواہش مہاراجہ صاحب انتظام کرونگا +
صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب کو صلاح دی کہ ایسے وقت مین
جب علاوہ بدنظمی کے قحط سے ملک پر آفت آرہی ہے ایسا مختار چاہیئے

جسکو سب چاہتے ہون اور جسکا اعتبار کرین اور جو ملک کے اختلافات و نااتفاقی
کو رفع کر کر مدت کی تکلیف کے بعد چین دے کسی وقت مین بھی پردیسی آدمی
ملک کا اچھا بندوبست نہین کر سکتے ہین کیونکہ مارواڑ کی زبان کل
ہندوستان سے مختلف ہے پس اسوقت مین بالتخصیص غیر ممکن ہے
مگر اس صلاح پر عمل نہوا دیسی اور پردیسی اہلکارون مین اتفاق ہونا غیر ممکن
ہے پس اس تدبیر سے مہاراجہ صاحب اور اونکی رعایا کے درمیان زیادہ
اتفاق ہوتا مگر اس صلاح پر عمل نہوا اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی منظوری
حاصل کر کر مردان علیخان کو مقرر کر دیا +
کچھہ عرصہ تک یہہ دیوانی برائے نام رہی اور اوسکو کچھہ اختیار نہلا مگر بتدریج
وہ بعض سررشتہ جات پر اختیار حاصل کرتا گیا جسقدر اوسکا اختیار بڑہا اوسیقدر
لوگ اوس سے زیادہ ناراض ہوتے گئے چونکہ سب لوگ اوسکے قصور کے
متلاشی تھے وہ بھی اپنے طریقہ مین درست رہا اور اس سبب سے اون
لوگون کو کہ ریاست کو لوٹتے تھے کسیقدر ضبط مین رکھا مردان علی خان
دیانتدار نہ تھا اوسکی مراد یہہ تھی کہ مہاراجہ صاحب کا اعتبار حاصل کرے
چونکہ اوسکے لئیق ہونے مین کچھہ شک نہین اوسنے اپنا مطلب حاصل کیا اس
طرح استقلال پاکر اوسنے آمد وخرچ ریاست مین مداخلت شروع کی اسوقت
قدیم اہلکارون سے نااتفاقی ہو گئی اُن اہلکارون کے دوست مہاراجہ صاحب
کے ہمنشینون اور زنانہ کے متوسلون مین تھے اُنہون نے اوسکے احکام
منسوخ کرا دئے اور چند روز مین یہہ حال کر دیا کہ اوسکے حکم کی کوئی تعمیل نہین

کرتا اور اوسکے مکان سے باہر لوگ حکمون پر خندہ کرتے تھے +

اسکا انسداد کرنیکے واسطے دیوان نے ممالک مغربی وشمالی سے مسلمانون کا گروہ طلب کیا کہ بجاے مارواڑی اہلکارون کے مقرر کرے چنانچہ بکثرت جوہ پورمین آسے اور قدیم ملازمون کی جا پر چھوٹے عہدون پر بھی مقرر ہوگئے وہیں لوگ بلا امتیاز خیرخواہی و بدخواہی و مدت ملازمت برخاست کئے گئے اصل کام چھوٹ گیا اور نزاع و انقلاب مین شبانہ روز ی مصروفیت رہی بے اعتباری وعناد زیادہ ہوا دیوان سے عوام الناس ناراض ہوگئے اس سے مہاراجہ صاحب بخوبی واقف تھے مگر بجاے اسکے کہ اوسکی تخفیف مین کوشش کرتے مخالفون کو باغی سمجھنے لگے جو لوگ روبرو آتے اونکو بدخواہی کا متہم کرتے اور علانیہ کہتے تھے کہ میرا جامہ بھی دشمن ہے دیوان بھی اس رنجش سے واقف تھا اور اپنے ساتھ سپاہیون کی جمعیت رکھتا تھا تاکہ کوئی پاس نہ آسکے الغرض مردان علی خان نے بھی خوش انتظامی سے لیاقت ثابت نہ کی جسطرح وہ اہلکارون کے ساتھ پیش آیا صریح اوسکی نالائقی کی دلیل تھی علاوہ اوسکے سشتبہ مزاج آقا کی وجہ سے بڑی مشکل مین تھا خرچ کے معاملات کو مہاراجہ صاحب کے روبرو عرض کرنے مین خوف کرتا تھا کہ مبادا ناراض ہوجاوین اسواسطے تدبیرات خوش انتظامی التوا مین رہین کیونکہ جسوقت روپیہ کی درخواست کرتا اوسیوقت معتوب ہوتا کل وقت عیش و تماشہ مین صرف ہوتا تھا جمع کا جو روپیہ آتا تو دیوان اپنی فضول خرچی کے واسطے لے لیتا یا مہاراجہ صاحب اپنے خزانہ مین جمع کر لیتے ریاست کے ضروری

مصارف التوا مین تھے فوج و ملازمان سرشتہ جات و کارخانجات تنخواہ نہ ملنے کے شاکی تھے اور انجام مین متقاضی ہوتے تھے پردیسی لوگ خوش تھے اور تنخواہ بروقت پاتے تھے ٭

اسوقت تک جس معاملہ مین زنانہ کے فریق کا کچھہ تعلق نہ تھا مہاراجہ صاحب نے دیوان کو مدد دی اوسکے مکان پر مدت تک خود رہتے تھے اوسکو نوابی کا لقب اور بڑا خطاب دیا اسپر لوگ ہنسی کرتے تھے مگر مہاراجہ صاحب کے عنایت کے ثبوت تھے ٭

اقرارنامہ انتظام پر مہاراجہ صاحب نے کچھہ عمل نکیا کہ اسکے واسطے طبیعت کے استقلال کی ضرورت تھی ایک سے زیادہ مختارون کی معرفت کام کرانیکا طریقہ مارواڑ مین بالکل غیر معلوم تھا مہاراجہ صاحب کسیکو اختیار دینا گوارا نہین کرتے تھے اور مختار کو ہر معاملہ مین اجازت لینی پڑتی تھی پندرہ لاکھہ روپیہ مین سے صرف ساڑھے دس لاکھہ خرچ ریاست کے واسطے دیا کہ کمی زر سے کام مین ہرج رہا مہاراجہ صاحب زیادہ تر زنانہ مین رہتے تھے خوجون کی معرفت پیغام آیا جایا کرتے تھے خواجون کے دیہات پر تو دیوان کا قبضہ ہوگیا تھا مگر حبیب خاص اور خواصون کے دیہات پر قابض نہوسکا مہاراجہ صاحب کے مصارف خانگی کا حساب ریاست سے علحدہ نہوا اور نہ کوٹھیان جو مہاراجہ صاحب نے جاگیرداروں کو روپیہ قرض دینے کے واسطے مقرر کی تھین موقوف ہوئین مہاراجہ صاحب نے ریاست سے اپنا تعلق علحدہ نکیا اور نہ باوجود تحریر اقرارنامہ کسیکو اختیار دیا ٭

مہاراجہ صاحب اور مہاراج کنوار صاحب کے درمیان نااتفاقی تھی پرگنہ
گود وار بہ تعین لاکھ روپیہ دیا گیا تھا اور کمی و بیشی لینی دینی ٹھہری تھی چنانچہ
اوسکی آمدنی مین قحط کے سبب سے کمی ہوئی مہاراج کنوار صاحب نے حساب دیا
اور واسطے ایصال اسی ہزار روپیہ واجب الطلب کے خود جودہ پور مین آئے
مگر باوجودیکہ اونکو مصارف ذمگی راج دینے پڑے اس روپیہ کے ملنے مین
لیت ولعل ہوتا رہا اخیر مین جب نزاع انتہا درجہ کو پہنچا مہاراجہ صاحب نے
روپیہ ادا کیا چونکہ تا وقت قابض رہنے مہاراج کنور صاحب سے حساب
سالانہ کا تصفیہ ضرور تھا احتمال تھا کہ ہر سال ایسا ہی فساد رہے دیگر صاحبزادون
مین بڑے کو پچیس ہزار اور چھوٹون کو بیس بیس ہزار روپیہ مقرر ہوا تھا بجز
زور آور سنگہ صاحب کے کہ دو چند لیتے رہے تھے اون سب نے یہہ روپیہ
منظور کر لیا ؛

تصفیہ حکمنامہ یعنی خراج سند نشینی اور منسوخی مطالبہ تغیرات ذمگی رعایا
نے سبکو خوشی ہوئی اور طرفین سے اُسپر عمل ہوا ؛

مہاراجہ صاحب نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے فیصلہ نسبتی ٹھاکران
باروٹھیہ کو بجز ٹھاکران گولر و باجوواس حسب ضابطہ منظور نکیا اور گولیرو
باجوواس مین بھی جو دیہات راج کو دلانے تجویز ہوئے اونپر قبضہ نکیا تھا
ٹھاکران کا قبضہ دیرینہ ہونے سے اونکا بیدخل کرنا مشکل نظر آتا تھا
گولر کے ٹھاکر پہ دربار کی بہت مہربانی تھی اقرارنامہ کی رو سے مہاراجہ
صاحب نے منظور کیا تھا کہ اگر فیصلہ سے ناراض ہونگے تو فوراً اپیل کرینگے

مگر باوصف انقضاء عرصہ زاید از یک سال اپیل نہ کیا اور نہ بجز تجویز نسبتی ٹھاکر آسوپ کے کسی امر سے چندان ناراض تھے بلکہ صاف کہدیا کہ اگر آسوپ کا تصفیہ میری مرضی کے موافق ہوتا تو مجکو دیگر تجویز مین کچھہ اعتراض نہوتا اسلیئے اُنہون نے ٹھاکر آسوپ کو دربار مین طلب کیا صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب و بڑے ٹھاکرون کے درمیان تصفیہ کیا تھا اوسمین بجز ٹھاکر جیرانی کے کچھہ دست اندازی نہوئی مگر اونہون نے جاگیرداران کی کچھہ رضاجوئی نکی کہ بدستور اپنی جاگیرون پر قابض رہے مگر جو دہ پور مین بلائے نگئے مطالبہ ریکھہ جو دو سال سے ندیا تھا دیدیا اور اونکے سوار بھی عند الطلب نوکری کے واسطے موجود ہوے مگر ٹھاکرون سے راج کے کامون مین صلاح اور نوکری نہین لیجاتی تھی ✤

चिरानी

چھوٹے ٹھاکرون کے دیہات مقبوضہ کی کچھہ تحقیقات نہوئی اس سے جو دیہات راج مین شامل ہونے چاہیئے تھے بدستور ٹھاکرون کے قبضہ مین رہے ٹھاکرون نے دیہات خالی کر دیے تھے مگر اوسنے کچھہ حاصل ہونیکی امید نہ تھی اس سے راج نے قبضہ نکیا راج کی لاپروائی دیکھکر چھوٹے ٹھاکرون اور دیگر متوسلین ریاست اور مہاراجہ صاحب کے کنیزک زادہ لڑکون نے خالی دیہات پر قبضہ کر لیا اور بعض دیہات جنہون نے خالی کر دیئے تھے انھون نے بھی پھر لے لیئے جب تک قحط کی وجہ سے آمدنی کی امید نہ ہوئی راج سے صرف ریکھہ کا مطالبہ ہوا اور اوسکے انجام پر مطلق لحاظ نہوا شہر سے باہر جن گانون سے کچھہ آمدنی کی امید نہ تھی اوسپر اسقدر کم توجہی تھی کہ

ہرایک ٹھاکر دس بارہ سواروں سے خالصہ کے دس بارہ دیہات پر قبضہ کر سکتا تھا اول تو کوئی مدت تک پرسان نہوتا اور جو ہوا تو راج اوسکو بیدخل نکر سکتا تھا ✤

عدالت کے کام مین بدستور خرابی تھی جوشی ہنسراج نے سماعت اپیل پر ایک متصدی کو مامور کردیا حکام عدالت کو جو درجہ مین دیوان کی برابر تھے یہہ بات ناگوار ہوئی اور کنارہ کش ہوئے اور جوشی کے مستعفی ہونیکے بعد مرد الغلیخان کے ساتھہ بوجہ پردیسی ہونیکے کام نکلیا پھر وہی سررشتہ درباریون کی معرفت دادخواہ ہونیکا جاری ہو گیا ✤

تجارت پیشہ لوگ اسکے بہت شاکی تھے کہ جودہ پور کے ساہوکارون کا روپیہ جاگیردارون اور زمیندارون کے ذمہ تھا ادا نہ کیا اور شادی وغیرہ کے ضروریات خانگی کیواسطے روپیہ لیتے ہین اور اوسکے عوض گاؤن کی جمع مقرر کر دیتے ہین سابق مین جب کوئی جاگیردار گاؤن پر قبضہ نہین دیتا تھا عدالت دیوانی سے دستک ہوجاتی تھی اب عدالت بند ہو جانے سے ساہوکارون کے قرضہ کی کچھہ داد و فریاد نرہی اور داد و ستد بند ہو گئی اکثر ساہوکارون کو قحط مین بضرورت خرید غلہ عورتون کا زیور بیچنا پڑا اور چند کا دیوالہ نکل گیا ایک دفعہ بازار بالکل بند ہو گیا تھا مگر مہاراجہ صاحب نے لاکھہ روپیہ دیا اور ہنڈویات کا وصول کرنا ملتوی رکھا تب کچھہ کام جاری ہوا ✤

مہاراجہ صاحب کا طریقہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور کل صاحبان انگریز کی طرف بہت دوستانہ تھا ہمیشہ صاحب کی صلاح پر عمل کرتے تھے اور جو کبھی

انحراف کیا تو اپنے ارادہ سے نہین بلکہ ضعف طبیعت اور اَور ون کے اغوا سے مصاحبون کی معرفت صلاح دیجاتی تھی وہ مہاراجہ صاحب تک کم پہنچتی تھی اور پہنچتی تھی تو بشکل دیگر اور صاحب خود صلاح دیتے تھے اوسکو سب مصاحب مجبور منظور کرتے تھے جو رئیس بائیس برس تک خود سر ہو کر رہا تھا اوسکا صلاح پر بد لحاظی کرنا عجب نہ تھا یہہ تو مہاراجہ صاحب جانتے تھے کہ یہہ صلاح اونکی بہتری کے واسطے دیجاتی تھی مگر مارواڑ مین جھوٹ اور فریب اسقدر رائج ہے کہ اوسکے مقابلہ مین صاحب ایجنٹ کی صلاح بہت سادہ اور بدمزہ معلوم ہوتی تھی سرداران ریاست راج کی بے انصافی اور اہلکارون کی بد دیانتی و عداوت سے سب کشیدہ خاطر تھے +

سرکار انگریزی و راج جودہ پور کے درمیان بابت ٹھیکہ حصہ جودہ پور نمک سانبھر عہدنامہ ہوا اسمین سرکار نے سوا لاکھ روپیہ دینا قبول کیا اور یہہ بھی کہ اگر نمک ساڑھے آٹھ لاکھ من سے زیادہ فروخت ہو تو علاوہ اوسکے بیس روپیہ فیصدی اَور دیا جاوے یہہ عہدنامہ جودہ پور مین ۲۷ جنوری ۱۸۷۰ء کو منضبط ہوا +

نوہا گودھا

۱۷ اپریل ۱۸۷۰ء کو بابت نمک نوحہ اور گوڈہ واقع جھیل سانبھر کے دوسرا عہدنامہ ہوا اوسمین چھتیس ۳۶ ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا اور علاوہ اوسکے نو لاکھ من نمک سے زیادہ کی فروختگی پر چالیس ۴۰ روپیہ فیصدی مالکانہ مقرر ہوا +

یکم فروری ۱۸۷۰ء کو سانبھر پر سرکار کا قبضہ ہوا مگر نوحہ اور گوڈہ پر عرصہ تک قبضہ نہوا مارواڑ مین غلہ بکثرت آنیکے سبب سے بنظر کفایت کرایہ باربرداری نمک

بہت فروخت ہوا ئے ۱۸۹۹ء مین قحط کی مصیبت جو دو سال تک رہی تھی رفع
ہوگئی مگر محتاجگی خلایق و ویرانی دیہات وکمی زراعت و معدومی مویشیان
سے یہہ حالت ہوگئی کہ سالہا سال کی حسن انتظامی کے بغیر مارواڑ کا پہلی
حالت کو پہنچنا دشوار تھا کاشتکار و تاجر و کاریگر وغیرہ ہر پیشہ کے لوگون نے
دیگر ممالک مین بود و باش اختیار کی اور اونکی واپسی کے واسطے بجاے
اس بدنظمی و ابتری کے کوئی بہتر ذریعہ ترغیب چاہیئے تھا +

مارواڑ کے خشک قطعات مین پانی نہوئے سے بڑی مصیبت ہوئی جودہ پور مین
لوگ تشنگی سے مرتے تھے بعض کوؤن مین کیچڑ نکل آئی اور کسی مقام پر پانی
ملتا تھا تو وہان مرد و عورتون کا ہجوم ہوجاتا تالاب و کوؤن پر صبح سے شام
تک پنہاریون کی آمد و رفت جاری رہتی تھی بحسنت تمام لیجاتی تھین اور
گھنٹون تک انتظار مین ٹھہرتین اس سے کمال رنج تھا مہاراجہ صاحب نے
اپنے خاص تالاب جلیسر سے عوام کو پانی لینے کی اجازت دی اس سے ایک
مہینے کارروائی ہوئی لیکن خوف تھا کہ اگر بارش دیر سے ہوگی تو غریب ضعیف
لوگون پر آفت آویگی +

شہر جودہ پور کے واسطے جسمین ایک لاکھہ آدمیون کی آبادی ہے بہم رسانی
آب نوشیدنی کا بند و بست ضرور تھا اور یہہ بند و بست غیر ممکن نہ تھا مگر
البتہ محنت و خرچ چاہتا تھا پس جو تکلیف ہوئی مہاراجہ صاحب کی کم توجہی سے
تھی اگر مہاراجہ صاحب کچھہ تکلیف خرچ گوارا کرتے تو اونکی دارالحکومت مین یہہ
تکلیف نازل نہوتی +

जलेसर

बाई जी का तालाब

باہی جی کا تالاب - طول ۱۰۸۷ فیٹ عرض ۵۷۵ عمق ۴۵ سے ۱۵ تک چہار دیواری شہر کے اندر رہبت عمدہ ہے اگر کل دیوارین تیار ہوجاوین تو اوسط درجہ پچیس فیٹ پانی بھرا رہے اور اس پانی سے بہت جات روانی ہو اس تالاب مین شہر سے اور نہر مین پہاڑ واقع مغرب شہر کے نالون سے پانی آتا ہے تالاب اور نہرون مین تین لاکھ روپیہ خرچ ہوا

श्री कंवर

باہی سری کنور دختر مہاراجہ مانسنگہ صاحب رئیس سابق نے کہ مہاراجہ جے سنگہ صاحب والی جے پور کی بیوہ تھی اس تالاب کو تعمیر کرایا تھا مگر قبل اسکے کہ تالاب کی فرش بندی ہوا ور دیوارین اختتام کو پہنچین رانی نے ضعف و پیری سے سفلہ مزاج خدمتگارون کو کام سپرد کردیا عوام کے بیان سے ظاہر ہے کہ اوسنے اس تالاب کی تکمیل کے واسطے روپیہ علیحدہ جمع کردیا تھا اگر یہہ امر صحیح ہے تو بمرور ایک سال اوسکے انتقال پہ یہہ روپیہ غائب ہوگیا یہہ تالاب غیر مکمل تھا اور اگرچہ نہر بھی مرمت طلب تھی تاہم تھوڑی سی بارش سے اوسمین بہت پانی آتا تھا مگر تالاب مین فرش نہونے سے جذب ہوکر شہر سے باہر کی نشیب مین نکلجاتا تھا باہی جی کی جائداد اراضی و نقدی جسقدر کنیزکون کے ہاتھ سے بچ رہی تھی مہاراجہ صاحب کو ملی تاہم اس تالاب کی تکمیل پر انھون نے مطلق توجہ نکری ساہوکار و اہلکار و دیگر دولتمند آدمی اوسکے واسطے چندہ دینے کو تیار تھے مگر صرف مہاراجہ صاحب کی اجازت کے منتظر تھے صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے خود بھی کہا اور مصاحبون سے بھی

کہلا یا کہ مہاراجہ صاحب دس ہزار روپیہ دیکر کام شروع کراوین باقیماندہ
روپیہ زنانہ ڈیوڑھی اور باشندگان شہر سے وصول ہوجاویگا مگر
انھون نے ایک کوڑی بھی ندی آخرکار دوسرے سال مین صاحب
پولیٹکل ایجنٹ نے دولتمند باشندگان شہر کی کمیٹی مقرر کرکرا اور خود
میر انجمن ہوکر قریب پچاس ہزار روپیہ جمع کیا اور راج تمام مہاراج کنوار
جسونت سنگھ صاحب تالاب مذکور کی درز بندی اور فرش کا کام جاری
ہوا جسوقت تجویز ہوئی تھی جودہ پور مین نہ تھے مگر جب آگئے انھون نے
اس تجویز کو بہت پسند کیا اور از خود اوسکی تعمیر مین امداد و اعانت کرنے لگے
سبکو بہت خوشی ہوئی اونکی دستگیری سے اور روپیہ حاصل ہونیکی
امید ہوگئی اس پچاس ہزار روپیہ مین پندرہ ہزار روپیہ مہاراجہ صاحب سے
بھی لیا گیا اور اسیقدر زنانہ ڈیوڑھی سے ملا اور ٹھاکرون نے بھی
جنکے مکانات شہر مین ہین زر کثیر دیا اہالیان کمیٹی مین سے سب سے زیادہ
کوشش لالجی موتی سنگھ و کوتوال شہر و کویراج مورد ہن نے کی کہ ۱۸۸۷ء
مین کام سب طرح سے تیار ہوگیا اس تالاب مین اسقدر پانی جمع ہوگا کہ
شہر کے کل ضروریات کے واسطے کافی ہوگا اور پانی کی آمد ایسی ہے
کہ ایک بارش سے باہر پانی بھر جاویگا اور جودہ پور کی تکلیفات قلت
پانی کے لحاظ سے یہہ تالاب نعمت غیر مترقبہ ہے اس کام مین اسوجہ سے
کوشش کامل کی گئی کہ اول تو اس تالاب سے ہی شہر کے واسطے
پانی کا ذخیرہ کامل ہوجاویگا دوسری امید تھی کہ لوگون کو ایسے ہی دیگر

تعمیرات کی جرأت ہوگی اور شہر کی تکلیف رفع ہوگی کیونکہ اگرچہ جودہ پور کے پانی کی قلت رفع کرنیکے واسطے سہل ترین اور مقدم تدبیر یہی تھی مگر علاقہ اسکے اور بھی ہین یعنی اگر گرد نواح کی پہاڑی ڈھال کا پانی اور بیرونی تالابون کا بطور مناسب جمع کرکر شہر مین لایا جاوے تو فقط آب نوشیدنی کا ہی ذخیرہ کامل نہو جاوے بلکہ شہر جو اب گندگی و بدبو سے خراب رہتا ہے تازہ پانی سے صاف اور خوشگوار رہا کرے +

मायलम

کرنل کیٹنگ صاحب سابق ایجنٹ گورنر جنرل نے مسٹر ہالیس صاحب انجنیر راجپوتانہ کو تحقیقات و تجویز بہم رسانی آب نوشیدنی جودہ پور کے واسطے بھیجا تھا چنانچہ انھون نے تجویزات کرکر مفصل رپورٹ کی مگر مہاراجہ صاحب کو روپیہ دینا منظور نہوا اس سبب سے چھوڑ دی گئی سالہا سال سے صاحبان پولٹیکل ایجنٹ مہاراجہ صاحب کو اس ضرورت سے آگاہ کرتے تھے اور تین سال کی مصیبت نے اور بھی ثابت کردیا تاہم کیا مجال ہے کہ مہاراجہ صاحب کے دل مین اپنی رعایا پر جو خاص قلعہ اور محل کے گرد و پیش رہتے ہے کچھ بھی رحم پیدا ہو باوصف مہاراجہ صاحب کی لاپروائی کے بنظر تکلیف خلایق اور ضرر صحت یہ معاملہ ایسا ہے کہ اگر اسپر لحاظ رہیگا اور متواتر کوشش ہوگی تو اخیر مین کبھی نہ کبھی ضرور عمل ہوگا +

اس زمانہ مین بہ تحت مہاراجہ صاحب انتظام ریاست براے نام مردار الخان دیوان و مہتا بجے سنگہ و سنگی سمرتھ راج و مہتا ہر جیون اور پنڈت شیونراین کو مفوض تھا +

برائے نام اسواسطے کہا گیا ہے کہ مہاراجہ صاحب کو کسی دیوان یا مصاحب پر اعتبار نہ تھا ابتدا میں جب حسب الحکم گورنمنٹ مورخہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۶۹ع مقرر ہوئے تب مہاراجہ صاحب نے اقرار کیا تھا کہ یہہ لوگ انصرام کار ریاست کیواسطے مجملاً و مفرداً با اختیار رہینگے دیوان کو کل کی نگرانی اور مصاحبونکو مال و دیوانی و فوجداری وغیرہ سررشتہ جات کے کام مفوض رہینگے مگر مثل دیگر مراتب اقرارنامہ کے اسپر بھی کچھہ عمل نہوا حکم گورنمنٹ پر لحاظ نرہا جو اہلکار انتظام سے تعلق نہین رکھتے تھے کام مین دست اندازی کرتے تھے مہاراجہ صاحب سے ذریعہ مکالمت مستورات او خواجہ سراتھے جو روپیہ کار ریاست کیواسطے تھا مصارف ذاتی مین صرف ہوتا تھا اور سپاہ و دیگر ملازمون کو تنخواہ نہین ملتی تھی *

دسمبر سنہ مین دیوان نے حسب خواہش مہاراجہ صاحب و ہدایت صاحب پولٹیکل ایجنٹ اکثر پردیسی آدمیون کو موقوف کیا اس سے اگرچہ کسیقدر اوسکی طاقت کم ہوئی مگر اوسنے اپنے آقا کی رضامندی حاصل کرلی اور اپنی بدنامی رفع کی کل حالات وطرز حکومت پر خیال کرنے سے تا وقتیکہ انقلاب کامل نہوا اوسکی علیحدگی سودمند نہ تھی بلکہ اندنون مین تو اوسنے راج کی خیرخواہی کی تھی رئیس کو اکثر نیک صلاح دیتا تھا مگر اوسپر عمل نہوا مہاراجہ صاحب اپنے اہلکارون کو ہمیشہ بدلتے رہتے تھے یعنی کسی قدر اونکو طمع تھی اور کسیقدر اس تبدل کو اصلاح انتظام ریاست سمجھے تھے چنانچہ اسیطرح مردالغلیخان کی برخاستگی کیواسطے بھی صاحب

پولیٹکل ایجنٹ سے دریافت کیا جب وہ اصلاح انتظام کی کوئی صلاح
دیتا تھا مہاراجہ صاحب اوسکو بطور کلمات غرض آلودہ پردیسی شخص کی
کہ اپنی سیری ہوس اور انگریزون کی خوشنودی حاصل کرنیکے واسطے
کہتا ہے اور ہماری خوشی و فوائد ذاتی پر لحاظ نہین رکھتا خیال کرکر
کچھ توجہ نہین کرتے تھے*

دیگر شرکا انتظام یعنی مصاحبان راج سے بجز مہتا نجے سنگہ کے
جو اپنے اقتدار ذاتی سے کسیقدر خود اختیار تھا کوئی آزادانہ راے
نہین دیتا تھا سب مہاراجہ صاحب سے خائف تھے اور اونکے
حکم کی خاموشی سے تعمیل کرتے تھے بجاے اسکے کہ اپنے عہدہ کے
کام کو خود کرین اپنے ماتحتون سے کراتے تھے اور خود رئیس کی
خدمت مین بمقام محل و باغ وغیرہ جہان وہ رہتا حاضر باشی کرتے
تھے اسطرح اونکا وقت خوشامد و سخن سازی مین بسر ہوتا تھا*

جس حالت مین اجراء کار و بار کی یہہ صورت تھی خود رئیس کے طریقہ
سے حکومت ضعیف تر ہوتی تھی مہاراجہ صاحب ٹھاکرون و دیگر
توابعین کی جاگیرون کو براہ ضد و عداوت ضبط کرتے تھے اسی سبب سے
اکثر ستم رسیدہ ٹھاکرون نے اتفاق کرکر جاگیرین بہ زبردستی لے لین
اور صاحب ایجنٹ نے ثالث ہوکر باقیماندہ منضبطہ جاگیرین واگذاشت
کرا دین چندسال گذشتہ مین ان افراط و تفریط نے رئیس کے اختیار کو
ضعیف کردیا اور اسی سبب سے ٹھاکرون مین اتفاق ہوگیا بالک

کو دشمن سمجھنے لگے احکام دربار کی مطلق تعمیل نہین کرتے تھے وہان آجم
صاحب بجاے اسکے کہ کسی ٹھاکر کو رضامند اور کسیکو مغلوب کرکر
ضبط مین رکھتے ایسے رنج آور اور بیجا استعمال غضب تدبیرین کرتے
تھے اور خود اونکا عملدرآمد نہین کرسکتے اور اُنسے خصومت و مقابلہ اراجی
کی تحریک ہوتی تھی ٭

رئیس کو یہہ تمیز نہ تھی کہ اپنے اختیار و حکومت کو کس موقع پر براہ دانشوری
و بطرز واجب استعمال کرنا چاہیئے جسحالت مین مقدمات تحقیق مثل
قتل عمد کھاٹو مین سزا ندی ڈکیتی کا انسداد نہ کیا اور غارتگر سرداروں
باشندونکی سرکوبی نہ کی بڑے ٹھاکرون کو یا اوانکے باغیون مثل
سانکرہ کو خفیہ مدد دیکر یا دیہات مثل جیرانی و میٹھڑی وغیرہ کو یا لکان
باستحقاق سے چھینکر اپنا دشمن بنایا تنازعات کو قایم رکھا یا اضافہ دیا
مثل مقدمہ بابرہ کے بھائی کو بھائی سے اور ماکو بیٹے سے لڑا یا ایک
فریق کی طرفداری سے دوسرے پر ظلم کیا یہہ نہ سمجھا کہ اختیار و حکومت
کی بد استعمالی سے ضعف حکومت ہوتا ہے اور جن لوگون کو دوست
بنانا چاہیئے اونکو غرض نالایق یا صرف جوش حماقت سے ناراض کیا
اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ٹھاکرون نے اپنے مالک کی حکومت کو بالاے
طاق رکھکر وہ اقتدار حاصل کیا جسکا اونکو مطلق استحقاق نہ تھا
اور جن معاملات مین راج سے فیصلہ ہونا چاہیئے تھا اونمین دست اندازی
کرکر اپنا اختیار بڑہانا یا کسیکی حکومت کے محکوم نہونے سے ہر ایک

खाटू

सांकरा
खिरानी
मीठडी

बाबरा

ٹھاکرنے بمقتضاء خاصہ طبعی جیسا چاہا اپنی جاگیر مین اور اوس سے باہر
عمل کیا اور راج کی نوکری و اداے محصول جسقدر چاہا کیا جو حال کہ
مہاراجہ صاحب کا جو حال بجانب سرداران تھا وہی بجانب اہلکاران
راج اور خود اپنی اہل قبیلہ کے تھا جسحالت مین کسیکو نگرانی کاروبار
مفوض نہین کرتے تھے خود بھی اہلکارون کی نگرانی نہین کرسکتے تھے کسی
داد خواہ کی اونکے پاس تک رسائی نہ تھی البتہ جو زنانہ یا خدمتگارون
کے ذریعہ سے جانا چاہتا وہ پہنچ سکتا تھا بس ہر ایک اہلکار کو لازم آیا
کہ زنانہ مین یا خدمتگارون مین کسیکو اپنا حامی بناوے جسنے عورت
محبوبہ رئیس یا کسی خواجہ سرا سے رسائی پیدا کر لی اوسنے ضرور عہدہ حاصل
کیا وقت تقرر نذرانہ دیا پھر وقتاً فوقتاً تحفہ تحائف بھیجتا رہا تا کہ مہربانی
بدستور رہے اور جب اوسکے ظلم و زیادتی کی خبر پہنچکر باز پرس ہو
دستگیری کیجاوے جو اسطرح عہدہ حاصل کرتا تھا وہ اخفاء جرایم و
اتہام وکل دیگر ذریعہ استحصال زر کو عمل مین لاسکتا تھا اوسے کچھ حساب
دینے کی ضرورت نہ تھی اور نہ کارپردازون کی تعمیل حکم واطاعت کی
حاجت تھی کسی بعید گوشہ مارواڑ مین چین سے حکومت کی یا اپنے
رشتہ دار قرابتی کو وہان بھیجکر خود جودھپور مین رہے اور تا وقتیکہ
کوئی قوی تر سفارش والا اور زیادہ تر خرچ کرنیوالا بجاے اوسکے
مقرر ہوا باطمینان تمام رہا +

حاکم سیوانہ نے ایک راجپوت کو گرفتار کیا اوسکی دو گھوڑیان لے لین اور

सिवाना

بہتمت باطلہ پراوسکو چند روز تک سیوانہ مین قید رکھا انجام کار راجپوت کو چھوڑ دیا اور اوسکی گھوڑیان اور روپیہ لے لئے اس اثنا مین صاحب ایجنٹ کا دورہ ہوا تحقیقات سے حاکم پرحسب اقبال اوسکے جرم ثابت ہوا روپیہ واپس کیا مگر گھوڑیان ندین کہ کہین اپنے کام پر بھیجدی تھین مہاراجہ صاحب کو اطلاع دیگئی تو حاکم نے زرخوراک ایام قبضہ ناجایز کا دعوی کیا اور حکم ہوا کہ ادائے زرخوراک لیجاوی ✦

اہالیان راج کی خودسری کی نظیر بوراہسہ کا مقدمہ اور ہے ضلع پربت سر مین برڑوا اور بوراہسہ دو ٹھاکرون کے گانون ہین ٹھاکر برروٹ بقالان بوراہسہ کو جو برروہ مین گئے تھے گرفتار کرلیا اوسنے معاوضہ لیا اور حسب الطلب ٹھاکر بوراہسہ رہا کیا بوراہسہ والہ نے حاکم پربت سر سے استغاثہ کیا حاکم برروہ مین گیا وہان دعوت کھائی اور ٹھاکر سے پگڑی بدلی اور بوراہسہ والے سے کہدیا کہ جودہ پور جاکر استغاثہ کرے بوراہسہ والہ حسب قاعدہ راجپوتون کے منتظر موقع رہا اور برروہ کے بقالون کو گرفتار کرکر انتقام لیا برروہ والہ نے بوراہسہ کے ایک نگلہ پر شبخون مارا مقابلہ مین نگلہ کا ایک مرد اور ایک عورت ماری گئی اور دو آدمی زخمی ہوئے اسیر خون کا جھگڑہ ہوگیا بوراہسہ والہ داد خواہ ہوا مگر ٹھاکر برروہ اور حاکم پربت سر نے جودہ پور مین بندوبست کرلیا اوسکی کچھ سماعت نہوئی اس صورت مین اگر راج مارواڑ کی بے اعتباری اور عدو لحکمی ہو تو کیا عجب ہے ✦

बोराव्हा
परबतसर
बरूड

पाली

हरताल

پالی مین زرگرون نے بمرور عرصہ ۱۶ سولہ سال زیور بنایا تھا وہ اب وزن مین کم ہوا اوسکی قیمت اونسے لی گئی اسپر انھون نے ہڑتال کرکے تھوڑے دنون وہان ایک پہلے حاکم کے ظلم سے چھیپی لوگ جنکی صنعت سے یہہ شہر مشہور ہے وطن چھوڑ کر چلے گئے تھے پالی آبادان شہر اور بڑی تجارتگاہ تھا حاکمون کے ظلم سے چھہ سال کے عرصہ مین صرف دو ثلث رہگیا ✢

جालोर

بھنڈاری بہادرمل کے مقدمہ سے عیان ہے کہ مہاراجہ صاحب حضوری خدمتگارون کا بڑا پاس رکھتے تھے اور بہت ضد و ناواجبیت سے اونکی حمایت کرتے تھے چون سنہ ۱۸۶۷ مین جب یہہ شخص مقرر ہوا تب قایم مقام صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب سے کہا تھا کہ وہ درجہ و چلن رویہ سے اس عہدہ کے لایق نہین ہے اسکے جواب مین لکھا آیا کہ اوسکا بھتیجا مقرر ہوا ہے کہ مثل حاکمی جالور کے مارواڑ مین لڑکے اپنے باپ کی جا پر مقرر ہو جاتے ہین اسکے امتناع مین سخت خریطہ لکھا گیا مگر مہاراجہ صاحب اپنے ارادہ مین مستقل رہے بھنڈاری بہادرمل زنانہ کا متوسل اور کم حیثیت آدمی تھا باوصف ممانعت و تاکیدات صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے بدستور اپنے عہدہ پر رہا ✢

اوسکی خدمت یہہ تھی کہ جسقدر روپیہ ممکن ہو لاکر خزانہ مین جمع کرے اور بلا اجازت زبانی خاص مہاراجہ صاحب کے ایک خرمہرہ کسیکو نہ دے اس مخفی ہدایت کے بموجب چٹھیات دیوان کا جو بمہر مہاراجہ صاحب جاری ہوتی تھین روپیہ نہین دیتا تھا بلکہ تا وقتیکہ زبانی حکم نہوتا خود

مہاراجہ صاحب کی چٹھی کا روپیہ بھی ادا نکرتا اسطرح سیکڑون کمبخت ملازم چٹھیان لئے پھرتے تھے تاوقتیکہ سعی کامل بہم نہ پہنچاتے یا خزانچی سے سازش نکرتے کسیکو روپیہ وصول نہوتا ✣

اسیطرح جوشی ہنسراج کہ محض نالایق تھا مہاراجہ صاحب کا بڑا معتمد تھا مارواڑکے جوشیون کا سرگروہ برمھہ آچاری اور ازبس پابند مذہب تھا اوسکو نیک کرداری کا بڑا دعوی تھا اور پرہیزگاری کی وجہ سے اوسکا سب لحاظ کرتے تھے باوصف ضعیفی پہردن تک چھاتی تک پانی مین بال کھولکر منتر پڑھتا ہوا کھڑا رہتا تھا منڈور مین اوسنے یانچہزار برہم قوم جوشیون کو کھانا کھلایا گوشت کا نام لینے سے اوسکو لرزہ آتا تھا تاپاک چیز سے بچنے کے واسطے دامن کو کمرسے لپیٹ لیتا زمانہ آیندہ کے حالات کہنے کا دعوی رکھتا تھا مگر زمانہ حال مین حق و راست کہنا گوارا نہین کرتا باوصف بزرگی وہ بہت چالاک و زبردست و مونہہ زور اور بے ایمان آدمی تھا بہت غل مچاتا اور رئیس کو دبالیتا اوسکے بھائی بھتیجے اور متوسل اس کثرت سے تھے کہ اونکی معرفت اندر باہر سب جگہہ کی خبرین حاصل کرتا اور سب پر غالب رہتا ✣

سابق مین وہ دیوان تھا مگر اس خیال سے کہ دیوانی مین کسی روز خراب ہوگا عقلمندی سے استعفا دیدیا بعد ازان مہاراجہ صاحب کیطرف سے ایجنٹ گورنر جنرل کیخدمت مین وکیل ہوگیا ایک مقدمہ تنازعہ اراضی مین اوسنے بالکل جعلی کاغذ پیش کیا صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اسکو

बृहस्पआचारी

मंडोर

موقوف کردیا اور مہاراجہ صاحب کو لکھا کہ اوسکو جودہپور مین نہ آنے دین
مگر کمال حیرت کا مقام ہے کہ بفور پہنچنے خریطہ مشعر جلاوطنی جوشی ہنسراج
کی مہاراجہ صاحب نے اوسکے بیٹے آسکرن کو جودہپور کی قلعہ داری پرکہ
نہایت معزز و معتبر عہدہ ہے مقرر کیا +
جوشی نے اگرچہ وکالت چہوڑدی اور جودہپور مین بہی نہین آیا مگر مہاراجہ
صاحب کی اوسپر کمال مہربانی رہی اور اپنے بیٹون اور متوسلون کی
معرفت پیغام جاری رکہا اور دربار کے بدترین مشیرون مین داخل
ہوکر ایجنسی کی کارروائی اور محکمہ جات باضابطہ کے عمل درآمد مین جنمین مہاراجہ
صاحب کے اقرارنامہ ۱۸۶۹ء کے بموجب جوشی بہادرمل کو کچہہ منصب
دست اندازی نہین تہا خلل انداز رہا +
ابتری کاروبار دربار صرف مردون کے سبب سے نہ تہی بلکہ زنانہ اور راہبر
کی عورتین مع متوسلون کے انتظام ریاست مین بہت دخیل تہین اکثر
انمین سے بہت دولتمند اور ذی جائداد ہوگئین مستورات محبوبہ
مہاراجہ صاحب وغیرہ جنسے اونکی اولاد ہوگئی مارواڑ مین جاگیرین رکہتی
ہین مگر اختیار و رسوخ صرف اونہین کا نہین تہا جو بوجہ رئیس سے
منسوب ہونیکے معاملات راج مین دست اندازی کرنے مین معذور
ہوسکتی تہین ایک عورت ڈیلنی نامے کہ رانی سری کنور کی کنیز تہی اور
سابق مین اوسکے کاروبار کا انتظام کرتی تہی اوسکے انتقال پر بہت
دولتمند ہوگئی روپیہ خرچ کرکر اوسنے دربار مین رسوخ پیدا کیا اس رسوخ

डीलणी

کے ذریعہ سے وہ اپنے متوسلون کو عہدہ پر مقرر کراتے تھے مہاراجہ تخت سنگہ صاحب اوس سے بہت محبت کرتے تھے اور اوسکی صلاح مانتے تھے اگرچہ اوسکی دستاندازی پر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اعتراض کیا مگر پیش نگیا اور انہین ایام مین اوس پر غصب مال تعدادی بہتر ہزار روپیہ کی نالش ہوی کہ مقدمہ دربار مین بھیجا گیا اگرچہ ایجنسی سے حقرسی مدعی کیواسطے بہت تاکید ہوی اور دعوی بھی صحیح معلوم ہوتا تھا مگر کچھہ سماعت نہوئی +

ایک پٹیالہ کے جوہری نے مہاراجہ صاحب کے خواجہ سرا کو زیور فروخت کیا تھا اوسمین سے چند رقمین زنانہ مین چلی گئین اور چند کو خواجہ فروخت کر کر مکہ شریف کی زیارت کو چلا گیا وہانسے وہ دیوالیہ ہوکر آیا اور جوہری کو ایک پیسہ نملا دیوان کی عدالت واقعہ جودہ پور مین اوسکا مقدمہ رجوع ہوا ۳ اگست ۱۸۶۸ع کو مبلغ ... ہزار کی ڈگری ہوئی مگر چونکہ خواجہ سرا متعلق زنانہ تھا اسکے پاس خاص اوسکا تو روپیہ مطلق نہ تھا اور حسب شرائط اقرارنامہ سنہ ۱۸۶۹ع صرف مہاراجہ صاحب کے حکم سے اجراء ڈگری ہوسکتا تھا اس سبب سے وہ ڈگری ردی ہوگئی ایجنسی سے تقاضا شدید ہونے پر مہاراجہ صاحب نے مقدمہ کی سماعت کی ازسر نو تحقیقات ہوئی اگرچہ واقعات مقدمہ وہی تھی سود و خرچہ کم ہوکر زر ڈگری بتعداد للعہ ۱۴۰۰ رکھا گیا مارچ مین مہاراجہ صاحب نے مصاحبون کی معرفت صاحب ایجنٹ کے پاس پیغام بھیجا کہ چودہ ہزار روپیہ محکمہ پچوکلا مین جمع کرا دیا جاوے مگر تین مہینے تک مدعی کو نملے تاکہ خواجہ سرا مدعا علیہ اس عرصہ مین اپنا دعوی پیش کرے

पटियाला

چنانچہ شرط کا ایفا تھوا تب لاچار چوہری یا اوسکے گماشتہ نے سات ہزار روپیہ لیکر راضینامہ دیدیا*

مارواڑ مین مثل ٹھاکرون کے متصدیون کا بھی بڑا جوڑ ہے اسیقدر وہ بھی رئیس کو فریب دیتے ہین ریاست کی تنابون کو کھینچکر طرفین سے اپنا مطلب حاصل کر لیتے ہین مہاراجہ صاحب کو توابعین پر افروختہ کرتے ہین اور توابعین کو خلاف ورزی کیواسطے اغوا کرتے ہین اور طرفین سے مطلب حاصل کرتے ہین چونکہ متوسط ہین لڑائی کا تماشہ بہت غور سے دیکھتے رہتے ہین اور حسب موقع جبتک فائدہ ہو لڑائی جاری رکھتے ہین بعد ازان ثالث ہوکر فیصلہ کرادیتے ہین یہہ لوگ مختلف اقوام اور خاندانون کے ہین اور سب مہاراجہ صاحب کی خیر خواہی کا دم بھرتے ہین اونکے فوائد علیحدہ ہین مگر اختیار مشترک کیواسطے سب متفق ہوجاتے ہین ضعیف الطبع رئیس اور ابتری ریاست سے اونکو دغابازی اور بے ایمانی کا بڑا موقع حاصل ہوتا ہے اکثر متصدی ٹھاکرون کی بوہرگت کرتے ہین اور خفیہ ٹھاکر کی طرف سے خلاف فوائد راج کوشش کرتے ہین اور احکام راج کو منسوخ کراتے ہین اگر متصدی بنظر ایصال اسپنے قرضہ کے ٹھاکر کی ذلت کرانا چاہتا ہے تو دربار کو افروختہ کرکر اوسکی جاگیر ضبط کرا سکتا ہے*

مہاراجہ صاحب کی کثرت قبائل راجپوتانہ مین ضرب المثل تھی مخالف مستورات کی عداوت اور اصلی و کنیزک زادہ اطفال کے نا تربیت یافتہ

وے بے قید رہنے اور اونکی خودسری اور بیحد اوباشی سے ملک کی
خرابی مین بڑا اضافہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب کے ضبط و اختیار سے باہر نکل گئے
اور جس حالتمین زنانہ مین مخالفت و تکرار رہتی تھی اطفال براہ خودسری و
سینہ زوری انواع تشدد و زیادتی کرتے تھے اور کچھ سزا نہین ہوتی تھی
کہ اسی سبب سے خلایق خایف و لرزان تھی اسطرح مہاراجہ صاحب کا
خود اپنے گھر مین کچھ اختیار و حکم نہ تھا*
ایسی بد نصیب ریاست مین کہ رئیس اپنے ملک بلکہ محل مین اطاعت
نہین کرا سکتا تھا کل اختیار و حکومت کو اپنے ہاتھہ مین رکھتا تھا کسی
دوسرے شخص کا اعتبار نکرتا تھا کرون کا زبردست گروہ فریبی و
دغاباز اہلکارون کا مجمع اور بڑا خودسر قبیلہ کہ کسی کی حکومت کو خیال
مین نہ لاکر جاہے جیسی زیادتی کرتے اونکے اعمال بد پر چشم پوشی کیجاتی
اور کچھہ باز پرس نہوتی بانظمی و ابتری کا رستے واردا تون کا بکثرت وقوع
مین آنا عجب نہ تھا چنانچہ بجز حصہ سڑک اجمیر و ایرن پورہ واقع گودوار
کے جسکا انتظام مہاراج کنواجسونت سنگہ صاحب کرتے تھے دیگر کل
سڑکین واقع راج خصوص قرب و جوار جودہ پور کی شب و روز مسافرون
کے واسطے پر خطر تھین*
جب وارداتون کی کثرت ہوئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے صاحب
پولٹیکل ایجنٹ کو ہدایت کی تھی کہ مہاراجہ صاحب سے اونکے علاقہ مین
انگریزی بندوقین و رائیفل و انگریزی باروت و ٹوپی بجز صاحبان انگریز

کے اور بلا حصول اجازت نامہ تحریری فروخت ہونیکی ممانعت کرادین اور
یہہ بھی کہ اس قسم کی کُل اشیاء جو تاجرون کے پاس ہون اور معیاد معینہ
کے اندر رجسٹری نہو جاوین ضبط کرلئے جاوین کیونکہ ایسے اسلحہ اکثر باغی و
غارتگرون کے پاس ہوتے ہین ٭

مہاراجہ صاحب کو اس باب مین لکھا گیا اور تدبیر بھی بتلائی گئی مگر اونکی
طاقت کہان تھی کہ اوسپر عمل کرین کوئی راجپوت ایسا نہین جسکے پاس انگریزی
بندوق و تفنگچہ نہو اور اونکا سامان بھی رکھتے ہین صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ
پھلن پور کو بھی لکھا گیا کہ اپنے علاقہ مین ہوکر ان اسلحہ کو مارواڑ مین
نہ گذرنے دین ٭

سالہا سال سے دربار سرکاری خراج عین وقت پر ادا کرتا رہا تھا مگر قحط
کے زمانہ مین اسمین خلل واقع ہوگیا سنہ ۱۸۷۰ مین یک لکھہ [illegible] ہزار فوج
خرچ واجب الطلب جنوری جولائی تک ادا نہوا کہ گورنمنٹ کو اسکی اطلاع
دیگئی اور [illegible] ہزار زر خراج واجب الطلب جولائی نومبر سنہ ۱۸۷۰ مین وصول
ہوا جنوری سنہ ۱۸۷۱ مین مع فوج خرچ ذیل کی رقمین اور واجب الطلب ہوکر
کُل سے لکھہ [illegible] ہزار باقی رہا ٭

۴	۳	۲	۱
خزانہ جے پور بابت وکریات پنچوکلا [illegible]	سررشتہ تعمیرات خرچ سڑک آگرہ و احمدآباد واقع مارواڑ یک لکھہ	واجب الطلب خزانہ ایجنسی بابت معاوضہ دو سال مجوزہ پنچوکلا و خرچ شفاخانجات [illegible] ۱۳ ر ۲ پائی	فوج خرچ یک لکھہ [illegible]

اداے مطالبہ پر جب مہاراجہ صاحب کی توجہ نہوئی اور بعد التقاضاء عذر
واقرار لاطایل پیش ہوئے صاحب ایجنٹ نے تا وقت اداے روپیہ
کے ملاقات کرنا موقوف کردیا اسپر ۱۶ مارچ کو خرچ فوج یک لکھہ کی
ہنڈویان واجب الوصول ۱۸ مئی ۱۸۳۱ع دین اور منجملہ لاکھہ روپیہ خرچ
خرچ کے پچھتر ہزار روپیہ کی ہنڈوی دی اور ۴ اپریل کے خراطیہ مین
بمیعاد تین ماہ کل بقایا اداکرنیکا اقرار کیا *

درباب معاش مہاراج کنوار ولیعہد مہاراجہ صاحب سے ایفاء وعدہ
کرانیمین بڑی مشکل ہوئی ایک لاکھہ روپیہ سالانہ مقرر ہوکر پرگنہ گودوار
اونکو سپرد ہوا تھا اوسکی آمدنی اوسمین سے منہا ہوئی مہاراج کنوار کا
روپیہ واجب الطلب ہوگیا اور علاوہ اوسکے فوج کی تنخواہ جسکو مہاراجہ
صاحب نے علاوہ فوج مہاراج کنوار کے گودوار مین متعین کیا تھا واجب
ہوئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کا حکم تھا کہ مہاراجہ صاحب اور
مہاراج کنوار کے درمیان نزاع ہو تو صاحب پولٹیکل ایجنٹ بطور ثالث
اوسکو رفع کرین چنانچہ وہ نزاع قریب الوقوع ہوا انسداد اوسکا
لازم آیا باہمی رضامندی سے فیصلہ غیر ممکن تھا اسواسطے صاحب
پولٹیکل ایجنٹ کو ہر ایک رقم کی تحقیقات اور تصفیہ کرنا لازم آیا مہاراج کنوار
معقول اور صلاح پذیر تھے مگر مہاراجہ صاحب کو اپنے اقرار کا ایفا مطلق
منظور نہ تھا جب رقم واجب الطلب قرار پاگئی تب بھی مہینون کی
دیر لگائی اور بڑی مشکل سے مہاراج کنوار کو روپیہ وصول ہوا *

रवाट्‌

ایک مقدمہ مین راجپوتون کی بڑی بے ایمانی ثابت ہوئی ڈونگر سنگہ نامے
کھاٹو کا راجپوت محکمہ ایجنسی مین اپنے حقوق کے واسطے مستغیث تھا
اور برادری کی پنچایت کی معرفت اوسکی تحقیقات درپیش تھی ۲۶ فروری
کو وہ ایک گاؤن قریب جودہ پورسے مع ملازمان ساہوکار اجمیر کے
اونٹ پر سوار ہوکر آتا تھا تین راجپوت مسلح اور سوار اوسکے پاس آئے
ایک نے اوسکو باتون مین مصروف کیا اور دونے برابر آکر دونالی بندوق
سے مار دیا وہ اونٹ سے گرا دو تون آدمیون کو ساہوکار کے سوارنے
شناخت کرلیا مگر وے گھوڑا دوڑا کر بھاگ گئے ہاتھ نہ آئے +
ایک قاتل بگھانہ کا رہنے والا ہے اور دوسرا اوسی نواح مین ایک گاؤن
کا اونکی گرفتاری کی کچھہ تدبیر نہوئی اس سے وے بچ رہے ہے بلکہ اس مقدمہ
کی مہاراجہ صاحب نے بہت توقف سے خبرگیری کی انھون نے
لکھا تھا کہ دیہات مسکن قاتلان پر فوج متعین کی ہے مگر ہمدرانچال
ٹھاکر گھاٹو کی جسکے علاقہ مین مجرم پناہ پذیر تھے اور جسکی تحریک سے
بوجہ نزاع سابقہ ارتکاب قتل ہوا اور جس پر مقتول کے وارثون کو
دعوی تھا دربار جودہ پور مین بہت تعظیم و تکریم ہوتی تھی +

नोवी
सांडेराव

تنازعہ اراضی درمیان راج وٹھاکران تخت گڑہ کا فیصلہ سابق مین
ہوا تھا اس تنازعہ سے بڑا کشت وخون ہوا مگر تنازعہ فیما بین تخت گڑہ
علاقہ راج و موضع نووی علاقہ ٹھاکر ساانڈے راو غیر منفصلہ رہا تھا
چنانچہ صاحب ایجنٹ نے اخیر جنوری سنہ ۱۸۷۸ سے ۱۰ فروری تک برسر

موقع مقیم پر بلا تفصیل کیا +
اتفاق حسنت سے اثنا تحقیقات دریافت ہوا کہ جالور مین سمت ۱۶۹۳ کے کاغذات
ہین جنسے دیہات علاقہ جالور کی حدود بخوبی دریافت ہو سکتے ہین
وکلاء دربار نے کہا ہمنے کبھی ان کاغذون کا حال نہین سُنا لیکن
اگر ہونگے تو پیش کرینگے چنانچہ اُسیوقت قانونگو محال منجانب راج وچپراسی
ایجنسی و وکیل ٹھاکر سانڈے راو جالور کو کہ بفاصلہ ۶۴ میل ہے بھیجے
گئے اس حکم سے کہ کل کاغذات کو فی الفور لے آوین اثناء راستہ قانونگو
نے بیماری کا حیلہ کر لیا مگر چپراسی چلا گیا اور حاکم کو حکمنامہ دکھلا کر قانونگو
کے گھر کی تلاشی لی اور کاغذ مطلوبہ برآمد کر کرلا یا سربمہر لاکر موقع پر
کھولے گئے تو اوسمین علاقہ جالور کے دیہات کی حدود لکھی پائین +
جب اس ویران گانون کا موقع اور سرحد چار میل تک جسپر راج عرصہ سے
دعویدار تھا اس دیرینہ وغیر متنازعہ کاغذ مین نکلی تو اہالیان راج کو بہت
حیرت وافسوس ہوا کہ اُنھون نے ان کاغذات کو براہ فریب پوشیدہ
رکھکر دعوی باطل پیش کیا تھا جوشی ہنسراج وکیل راج نے ایک کاغذ بنام نہاد
فیصلنامہ سرحد فیمابین دیہہ متدعویہ دربار اور دیگر دیہہ کے کہ ۱۸۶۸ء میں
ہوا تھا بطور شہادت پیش کیا مگر تحقیقات سے ثابت ہوا کہ یہہ فیصلنامہ
بالکل جعلی و مصنوعی ہے چونکہ ٹھاکران سانڈے راو اس زمین پر مدت
سے قابض تھے صاحب ایجنٹ نے حکم دیا کہ اگر دربار مابین عرصہ تین سال
ماہ اس اراضی کو کسی اور دیہہ کے ثابت نکرے تو وہ زمین سانڈے راو

کو دیجاوے چنانچہ تین مہینے گذر گئے اور راج نے کچھہ ثبوت نہین دیا
اسطرح دیرپا تنازعہ کا فیصلہ ہوا کہ اگر کاغذات مذکور بر آمد نہوتے
توفیصل نہوتا +

مہاراجہ صاحب نے ٹھاکر آسوپ کے مقدمہ مین فیصلہ صاحب ایجنٹ
پر عمل کیا اور راوسکے دیہات باجرائے حکم سررشتہ واگذاشت کر دیئے
مگر ٹھاکر نے اس فیصلہ کو قبول نہین کیا اوسنے تین دیہات کو عرصہ تک
اس عذر سے نہ چھوڑا کہ میرے نہین ہین مگر میرے خاندان کے دیگر
راجپوتون کے ہین +

مگر اہوہ کی نسبت مہاراجہ صاحب نے فیصلہ سنہ ۱۸۶۹ کو قبول نکیا اور
یہی عذر کرتے رہے کہ اس ٹھاکر کے باپ نے سنہ ۱۸۵۷ء مین فساد کیا
تھا اوسکو دربار معاف نہین کرسکتا +

ٹھاکر جیرانی کی جاگیر کہ اوسمین بھی ٹھاکر و مہاراجہ صاحب کے درمیان
صاحب ایجنٹ ثالث تھے دسمبر سنہ ۱۸۷۰ مین مہاراجہ صاحب نے ٹھاکر کو واگذاشت
کر دی اور رٹپہ ٹھاکر کو سپرد کر دیا +

علاوہ انکے ٹھاکرون کے چند دیگر مقدمات بھی کہ صاحب ایجنٹ نے
اہالیان دربار پر تاکید کر کرا ور فریقین کی شکایتین عالانیہ سنکر بہ تقرر
پنچایت اونکا فیصلہ کر دیا اگر راج کا انتظام اچھا ہوتا اور لوگ اوسپر اعتبار
کرتے تو عدالت غیر مین ایسی دست اندازی کی ضرورت نہوتی مگر مارواڑ
مین اوس زمانہ مین ہر ایک شخص صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے دادخواہ تھا

اور اگر اس ذریعہ سے حق رسی نہوتی تو غالبا بڑا ظلم وکشت وخون ہونا ممکن
یہہ خیال نکرنا چاہیئے کہ یہہ مقدمات ایسے تھے جنکا فیصلہ راج کی عدالتون
سے ہوسکتا یا یہہ کہ اونکے حسب ضابطہ بہ ترتیب مثل تحقیقات ہوئی تھی
یہہ صرف وہ مقدمات ہین جنکا فیصلہ راج سے ناممکن تھا یا فیصلہ کا
عملدرآمد نہین ہوسکتا تھا یا جنمین کھٹکا اگر اور کسی طرح فیصلہ ہونا نہین
چاہئے تھے انمین سے بہت کم مقدمات کی مثلین مرتب ہوئی ہین بلکہ
صرف زبانی فہمایش وہدایت سے برضامندی باہمی فیصلہ کرنیمین
کوشش کی گئی تھی باوصف ان مشکلات اجراء کار کے مہاراجہ صاحب
ملاقات مین صاحب ایجنٹ سے بہت خلق سے پیش آتے تھے بلکہ ایسے
معاملات پیش آئے کہ اگر کوئی کم خیرخواہ اور کم متحمل مزاج رئیس ہوتا تو
حکام انگریزی اور اوسکے درمیان نااتفاقی ہوجاتی اس سال مین اونکی
طبیعت علیل رہی اور اونے بہت رنج اور حالات صحت اور صفائی
سے کھی گئی اور اونکو اپنے احکام منسوخ کرنے پڑے اور عیش وآرام
مین خلل واقع ہوا تاہم اونکی خیرخواہی کہ سنہ ۵۷ و ۱۸۵۸ء کے غدر مین افواج
باغی اجمیر سے انگریزون کی حفاظت اور میم صاحبہ ہاے مفرورہ کو جودھپور
مین پناہ دینے سے نمایاں ہوئی تھی بدستور غیر متبدل رہی ملاقات
خانگی مین مہاراجہ صاحب نہایت خوش اخلاق وتعظیم وتکریم سے پیش آتے
تھے اور سرکار انگریزی اور حکام کی نسبت اونکی زبان سے کبھی گستاخانہ
کلمہ نہین نکلتا تھا اپنے ملک مین وے خواہ کچھ کرتے تھے اور اپنے عیبون

जैसलमेर
कराची
पाली
नूनन

کا علاج نکر سکتے تھے یا نمک صلاح کو مانتے تھے مگر کوئی صاحب انگریز
جسیے اونسے ملنے کا اتفاق ہوا ہرگز یہہ گمان نہین کر سکتا تھا کہ مہاراجہ بخت سنگھ
صاحب ارادتاً کبھی سرکار انگریزی کے بدخواہ ہونگے +

حسب خواہش صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و صاحب کمشنر سندھ بغرض برآمد
افیون براستہ مارواڑ و جیسلمیر کراچی کو مہاراجہ صاحب نے پالی مین
افیون کی ایجنسی جاری کی مگر نونن و کمپنی کا ایجنٹ جسکو صاحب کمشنر نے
خرید افیون کے واسطے متعین کیا تھا عرصہ تک پالی مین نہ آیا دوسرے
دربار میواڑ سے برآمد افیون کی اجازت ہوئی بغیر پالی مین ایجنسی ہونے
سے کچھ فائدہ کی امید نہ تھی کیونکہ اہالیان میواڑ کل افیون کو اودیپور
لیجاتے تھے اور ملک مین سے نکلنے سے پیشتر محصول لیکر وزن کر دیتے
عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و راج مارواڑ درباب نمک نوحہ اور گوڈہ پر
بخوبی عمل ہوا قاضیون نے جو بعوض نمک کچھ نقدی پاتے تھے اور بموجب
سند عطیہ شاہ دہلی مدت سے متصرف تھے دعوی کیا تھا کہ فیصلہ کے واسطے
مہاراجہ صاحب کو سپرد کیا گیا +

ملانی مین اس سال مین بھی خشکی سے بہت تکلیف ہوئی بالمیر مین بارش
بالکل نہوئی اور نہ گھاس مطلق پیدا ہوئی جہان بارش ہوئی وہان بھی
خریف کا پیداوار صرف دسوان حصہ ہوا اگر غریب لوگ موت اور نقل وطن
سے کم نہو گئے ہوتے اور خشکی کم نہوئی ہوتی تو شدائد قحط زیادہ ہوتین
کوسون تک پانی میسر نہ آتا تھا اور جنگلون مین سفر نہایت خطرناک تھا +

ڈیڑہ سو سوار جو اس علاقہ کے بندوبست کیواسطے بارہ جودہ پور سے ہین محض ناکارآمد تھے ایک گروہ کا کوئی افسر نہ تھا اور کسیکو تنخواہ نہین ملتی تھی گھوڑے فاقہ کشی سے ہل نہین سکتے تھے دوسرے کا بھی یہی حال تھا صرف دیہات سے معاش پیدا کر کے بسر اوقات کرتے تھے ملانی میں فی الواقع کوئی پولیس نہ تھی اور اہلکار صرف حکمت عملی سے کام کرتے تھے دربار سے اچھی فوج تعینات کرنیکے واسطے متواتر تاکید ہوئی اوسکا کچھہ نتیجہ نہ نکلا علاقہ ملانی کہ بہ تحت صاحب سوپرنٹنڈنٹ انگریزی ہی کل مارواڑ سے خلاف عمدہ حالت مین ہونا چاہیئے مگر جس حالت مین کچھہ حفاظت نہین ہے اور انتظام اندرونی مین امداد نہین ہوتی حسن انتظام کی کیا امید ہوسکتی تھی تجویز بندوبست جو سنہ ۱۸۶۹ مین ہو کر بباعث قحط التوا مین رہے جاری ہونی چاہیئے تھی جیسلمیر کے غارتگر ملانی کو تباہ کیئے ڈالتے ہین مگر بوباترہ و بیکانیر کے ٹھاکرون کی جوانمردی سے جسقدر وارداتون کا احتمال ہوسکتا ہے نہین ہوئین فروری سنہ ۱۸۷۱ مین صاحب ایجنٹ نے ملانی مین جاکر بمقام جسول کل جاگیردارون سے ملاقات کی اور اکثر تنازعات کا بروے پنچایت فیصلہ کرایا ؛

मलानी

वीयतर

बिकानेर

जसोल

نومبر سنہ ۱۸۷۱ مین مہاراجہ صاحب نے مرد النعلیخان سے مہر سرکاری لے لی مگر کوئی دیوان مقرر نکیا بذات تمام خود کام کرتے رہے اسلیئے کام مین زیادہ ابتری ہوئی درمیان مہاراجہ صاحب اور ٹھاکران کے دیہات کا تنازعہ تھا اوسکا بروے پنچایت فیصلہ ہوا اس نزاع سے ملک مارواڑ مین مدت

تک فساد رہا اور رئیس اور ٹھاکرون کے درمیان جنگ وجدال وقوع مین آئی اسواسطے جب نا اتفاقی رفع ہونیکے بعد دسمبر مین بروے پنچایت ٹھاکران ومصاحبان فیصلہ ہونے کے واسطے مہاراجہ صاحب کی منظوری تحریری حاصل ہوئی سب لوگ بہت خوش ہوئے اس پنچایت کو صرف یہی اختیار دیا گیا تھا کہ اونہین دیہات متنازعہ کے استحقاق وملکیت کی تحقیقات کرے جو فہرست دیہات مرتبہ نومبر ۱۸۴۰ء عہد کپتان لڈلو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مین درج ہوئی تھی اور جنمین بعد ازان متواتر صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی مداخلت ہوتی رہی ہے مگر اتفاق سے اکثر دیہات متنازعہ جنکی تحقیقات وفیصلہ براہ واجب انھین فیصلجات کے شامل ہونا چاہیے تھا اس فہرست سے رہگئے تاہم جسقدر ہوا ملک کے امن وعافیت کیواسطے مفید ہے +

اس پنچایت نے دسمبر سے اپریل تک کام کیا اور منجملہ ۵۹ دیہات زیر تجویز کے ۳۳ دربار کو ۲۱ مختلف دعویدارون کو دیئے اور باقیماندہ پانچ کا فیصلہ برضامندی مہاراجہ صاحب صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی راے پر موقوف رہا پنچایت کا کام ازبس دقیق ودشوار تھا اور اختلاف وجوہ درائی سے عوام کو امید نہ تھی کہ فیصلہ ہوجاوے یہہ فیصلہ اہالیان پنچایت کی جرأت اور ہمت سے ہوا ہے اور حقیقت مین انھون نے اپنے ملک کے واسطے بہت اچھا کام کیا ہے +

پانچ دیہات باقیماندہ کا فیصلہ میجر امپی صاحب کثرت کار کے سبب سے

वालटर

تکرسکے اسواسطے ۱۸۷۳ء مین میجر والٹر صاحب نے بتاریخ ۱۰ اپریل
بعد ملاحظہ کاغذات و مقابلہ شہادت مدخلہ دربار و دعویداران فیصلہ
کرکر چار دیہات دربار کو دلوائے اور باقیماندہ ایک دعویدارون کو علاوہ
۹ دیہات منفصلہ کے ۲۷ دیہات اَور رہتے جنپر ٹھاکرون نے زبردستی
قبضہ کرلیا تھا اور راہالیان دربار کہتے تھے کہ اونکا کچھہ استحقاق نہین ہے
مہاراجہ تخت سنگہ صاحب کو ان دیہات کا فیصلہ بروے پنچایت کرانا
منظور نہ تھا مگر جب مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب حسب اجازت مہاراجہ
صاحب انتظام ریاست کرنے لگے تو اُنھون نے حسب صلاح صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل و صاحب پولٹیکل ایجنٹ فیصلہ کرانا قبول کیا اور بعجز
ایک دو اشخاص کے پنچایت مقررہ سالگذشتہ نے تحقیقات کرکر بتاریخ
۳۱ مارچ فیصلہ کیا کہ منجملہ ۲۷ دیہات متنازعہ کے صرف تین پر دعویدارون
کا حق براہ واجب پہنچتا ہے چنانچہ وہ تو اونکو دلوائے گئے اور باقیماندہ
دربار کو دئے گئے *

اسطرح دیہہ یا نزاع جسنے سالہا سال سے مارواڑ مین فساد و بدنظمی کر رکھی
تھی اختتام کو پہنچا جس طریقہ سے اہالیان پنچایت نے اپنے دقیق
کام کو انجام دیا حقیقت مین قابل تحسین و آفرین ہے پنچایت مین بارہ
شخص او رمنجملہ اسکے سات ٹھاکر تھے ٹھاکرون کو انکے اہل برادری دباتے
تھے کہ دربار کے خلاف ٹھاکرون کے حق مین مفید تجویز کرین مگر
اُنھون نے بالکل انصاف سے فیصلہ کیا نہ دربار کی رعایت کی اور

नीमाज

ऊदावत

نہ دعوی داروں کی طرفداری کی +
جنوری سنہ ۱۸۷۳ء میں ٹھاکر گلاب سنگھ نیماج والہ کہ راٹھوروں کی
اوداوت شاخ میں سرگروہ ہے مرگیا وہ لاولد تھا اسواسطے اوسکے
دو بھتیجوں میں نزاع ہوا کل رشتہ دار ایک دعویدار کیطرف ہوئے
اور مہاراجہ صاحب نے اوسکی طرفداری کی جسکو ٹھاکر انیوں نے نامزد
کیا تھا صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بموجودگی وکلاء راج فریقین کے
دعوی کی سماعت کی اور تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ٹھاکرانیوں کے
عذرات غلط ہیں دوسرا دعویدار استحقاق رکھتا ہے کہ ٹھاکر مرحوم نے اسکو
متبنی لینے کا ارادہ کیا تھا اور لے سکتا تھا عرصہ تک فریقین نے
صلاح پر عمل کر کر جبر و زبردستی سے پرہیز کیا مگر خوف تھا کہ اگر مہاراجہ
صاحب جلد فیصلہ نکریں تو فریقین میں سے جو زبردست ہوتا خود بخود
بزور قابض جاگیر ہوجاویگا مگر حسنات اتفاق سے یہ اسلوبی فیصلہ ہوگیا
اور ٹھاکر چیتر سنگھ دربار سے منظور ہوکر بطور وارث مستحق جاگیر نیماج میں
مسند نشین ہوا +

नरसिंगढ़
जैपुर
शाहपुर
रीवाँ

مہاراج کنوار جسونت سنگھ صاحب مع چند برادران دسمبر سے اپریل تک
ملک سے غیر حاضر رہے نرسنگ گڑھ واقع وسط ہند و جے پور و شاہ پورہ
میں رہکر انھوں نے ہرسہ جا پر علیحدہ شادیاں کیں اور اثناء راستہ میں ریواں
وغیرہ مقامات پر بھی رہے اونکی غیر حاضری سے گو دوار میں ابتری ہوئی
مگر سفر سے بھی اونکو بہت فائدہ ہوا کہ اکثر صاحب حوصلہ اور لائق شخصوں

سے ملاقات و دوستی ہوئی اور ممالک مختلفہ کے دیکھنے سے خوش انتظامی ملک کے فوائد سے آگہی ہوئی *

سنہ ۱۸۷۲ء مین چودہ پورے مین ساڑھے بائیس انچ بارش ہوئی اس کثرت سے کبھی بارش نہوئی تھی کیونکہ کرنل مالکم صاحب نے جو سالہا سال تک مارواڑ مین پولٹیکل ایجنٹ رہے ہین لکھا ہے کہ اس ملک کی اوسط بارش صرف چار انچ ہوتی ہے اگست کے مہینے مین ساڑھے انیس انچ ہوئی اوسمین سے سات انچ صرف ۲۹ تاریخ کو کہ کُل تالاب بھر کر بخلاف سالہاے گذشتہ کے باشندون کے واسطے آب نوشیدنی کا ذخیرہ کامل ہوگیا اخبار مارواڑ گزٹ سے معلوم ہوا کہ کثرت بارش سے شہر مین تین ہزار مکانات مسمار ہوگئے اور نقصان عظیم ہوا *

मालकम

سنہ ۱۸۷۳و۷۴ء کی بڑی واقعات مین سے اول مہاراج کنوار زور آور سنگھ مہاراجہ صاحب کے خلف دوم کا مفسدہ تھا میجر امپی صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے بتاریخ ۹ جولائی رپورٹ کی کہ ایسا سُنا ہے کہ مہاراج کنوار موصوف نے شہر و قلعہ ناگور واقع مشرقی مارواڑ پر بزبردستی قبضہ کر لیا ہے اول تو اونکے ہمراہیون نے ایک دروازہ سے داخل ہونا چاہا مگر وہان سے ہٹا دئے گئے تو دیوارون پر نسینی لگا کر چڑہ گئے اور کوتوالی و قلعہ پر قبضہ کر لیا اوس زمانہ مین میجر امپی صاحب کوہ آبو پر عدالت سشن کا کام کرتے تھے مگر فوراً جودہ پور کو روانہ ہوئے اور وہان سے باتفاق مہاراجہ صاحب بر سر موقع پہنچے اور ۱۰ اگست کو صاحب ایجنٹ

सेशन

گورنر جنرل کی خدمت مین خبر تار برقی بھیجی کہ زورآور سنگہ وغیرہ مفسدان شرایط پیش کردہ مہاراجہ صاحب کو منظور کرکر اونکے ڈیرہ پر آگئے ہین اسطرح اول رپورٹ کی تاریخ سے صرف ایک مہینے اور ایک دن کے عرصہ مین وہ فساد جسکو اگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ فی الفور پہنچکر خوش تیزی اور زبردستی سے رفع نکرتے تو ملک مین پھیلکر آفت عظیم برپاکرتا فرو ہوگیا اور گورمنٹ ہندوستان سے میجر ایمپی صاحب کو بجلدوے اس حسن کارگذاری کے تحسین و آفرین ہوئی +

جس دعوی سے مہاراج کنوار زورآور سنگہ نے فساد کیا وہ اس وجہ پر مبنی تھا کہ مہاراج کنوار جسونت سنگہ احمد نگر مین پیدا ہوکر وہان کے رئیس کے متبنی اور ریاست مین حکمران ہوگئے تھے اسواسطے بجاے باپ کے گدی مارواڑ پر بیٹھنے کا حق میرا ہے +

अहमदनगर

چونکہ بیوگان راجہ پرتھی سنگہ والی احمد نگر کے مہاراج کنوار جسونت سنگہ کو متبنی لینے کا مقدمہ پیشتر ۱۸۴۸ع مین حسب الحکم کورٹ آف ڈائرکٹرس فیصل ہوچکا تھا اور عرصہ زائد از بیس سال سے مہاراج کنوار جسونت سنگہ خلف اکبر مہاراجہ صاحب مستحق و ولیعہد مسند مارواڑ مقبول و منظور ہوچکے تھے زورآور سنگہ کی بکمال نادانی اور بدصلاحی تھی کہ انھون نے وارث جایز کو بیدخل کرنیکا قصد کیا +

कोर्ट आफ डैरेक्टर्स

اطاعت گذیر حکم مہاراجصاحب ہونیکے بعد زورآور سنگہ اجمیر کو بھیجے گیے کہ وہان رہا کرین وہان سے انھون نے عرضی بھیجی کہ میرے دعوی مسند نشینی

کی تحقیقات ایک کمیٹی مقرر ہو کر کرائی جاوے مگر یہہ درخواست فوراً نامنظور ہوئی اور اونکو اطلاع دی گئی کہ سرکار انگریزی سے مہاراج کنوار جسونت سنگھ ولیعہد راج جودہ پور منظور ہو چکے ہین +

اپنے باپ کے انتقال پر انھون نے پھر مقدمہ پیش کیا مگر اونکو اطلاع دیگئی کہ آپ کے دعوی مسند نشینی راج جودہ پور کے کل وجوہات پر بخوبی تمام غور کر کر نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے باجلاس کونسل آپ کی درخواست کو قطعی نامنظور کیا ہے +

اس خلاف مطلب حکم کے پہنچنے پر غالباً خودغرض لوگون کی بدصلاحی سے زورآور سنگھ نے حکم گورنمنٹ کا اپیل کرنیکے واسطے اپنا وکیل انگلستان کو بھیجنا چاہا مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے حسب ایماء صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اُنکو تحریر کیا کہ آپ اپنے بڑے بھائی اور آقا سے مقابلہ کر کر اپنی تباہی کی شکل پیدا کرتے ہین لازم ہے کہ اس حرکت سے باز آوین زورآور سنگھ نے اس نصیحت پر عمل کیا اور صاحب ایجنٹ کو امید تھی کہ دو نو بھائیون کا نفاق رفع ہو کر اتحاد ہو جاویگا بلکہ آپسمین صلح و مصاحت کی تجویز بھی ہوئی مگر عرصہ تک اوسپر عمل نہوا +

زورآور سنگھ بدستور ضد کرتے رہے اور اجمیر مین مقیم رہے مگر جب شروع سنہ ۱۸۷۴ مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر بضرورت اجلاس مقدمات سشن اجمیر مین تشریف لیگئے تب حسب اطمینان تصفیہ ہوگیا زورآور سنگھ نے اپنے بھائی کو اپنا آقا قبول کر کر پہلے قصورون کی معافی کی درخواست

کری کہ فوراً منظور ہوکر اونکے جودہ پور مین واپس آنے کی اجازت ہوگئی
اور وے چلے گئے اور جس حالت مین اونکے چھوٹے بھائیون کو بیس بیس
ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر ملی اونکے واسطے بوجہ خلف دوم مہاراجہ صاحب
مغفور ہونیکے پچیس ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر مقرر ہوئی ❊

मारवाड़ मین دوسرا سنگین وقوعہ یہہ ہوا کہ ضلع بویاترہ واقع جنوب مغرب ملحق
कच्छ سرحد کچھ مین امرکوٹ علاقہ سندہ کے پولیس کے ایک صوبہ دار اور ایک
नायक نایک قتل ہوئے اور ایک سوار زخمی ہوا بتاریخ ۹ر اگست لفٹنٹ کرنل ٹروٹ
पोलिटिकल صاحب پولیٹکل سوپرنٹنڈنٹ تھرپارکر نے اس واردات کی بذریعہ تاربرقی
पेट कारनल اطلاع دی لفٹنٹ بیٹ صاحب اسسٹنٹ کرنل کارنل صاحب تحقیقات
وتحریر حال کیواسطے موقع واردات پر بھیجی گئی دریافت ہوا کہ کسی مقدمہ قمہ
وقوعی علاقہ ٹروٹ صاحب کے مجرمون کی تلاش کیواسطے اہالیان پولیس
مارواڑ مین آئے تھے اونکو مجرمونکی اطلاع ہوگئی تھی اور صوبہ دار نے جسکو
مقدمہ سپرد تھا چند مجرم گرفتار کرلئے تھے اخیر مین سرغنہ مجرمان کی ایک عورت
करमदल پکڑی گئی نشان بعد اوس افسر نے جسکا نام کرہ دل تھا مع اپنے ہمراہیون
کے سات سوار ونکا سراغ لگا کر اور اونکا تعاقب کر کر جنگل مین جہان وے
مقیم تھے جادبایا اہالیان پولیس کہتے ہین کہ اول مجرمون نے بندوق
چلائی کہ نایک مارا گیا اور صوبہ دار سخت شدید زخمی ہوا
اسپر پولیس والون نے بھی بندوقین چلائین کہ
سارقون مین سے دو مارے گئے اور ایک گرفتار ہوا اچھا ہوا کہ

اس واردات کے مجرم گرفتار ہو گئے اور محکمہ پنچوکلا رمارہ واڑ مین اونکی تحقیقات ہوئی یہہ واردات سرحد مارواڑ سے چارسو قدم اندر کیطرف وقوع مین آئی تھی*

بتاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۸۷۳ء میجر ایمپی صاحب نے رپورٹ کی کہ مہاراجہ صاحب نے اپنے ملک کی حکومت اپنے خلف اکبر مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب کو سپرد کر دی ہے اور لکھا کہ ریاست کی روز افزون بدنظمی اور مہاراجہ صاحب کی ضعف حکومت کا حال متواتر لکھا گیا ہے مہاراجہ صاحب نے بارہا اظہار طاقت وہمت کر کر بڑی خرابیون کا انسداد کرنا چاہا مگر آخرکار اونکو تسلیم کرنا پڑا کہ مختلف موجبات بدنظمی کو کہ سالہاسال کی غفلت نے پیدا ہوئی ہین رفع کرینکی ہمکو جسمانی اور روحانی قوت نہین ہے اور صاحبزادہ کے فساد سے اونکو اپنی حکومت کا ضعف اور بڑے مہاراج کنوار کے چلن اور طاقت کا رعب تحقیق ہو گیا مگر مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب کو بھی بڑی مشکلات درپیش ہین اور اُنکے مقابلہ کی ہمت اور طاقت بھی ہے ٹھاکر اور رعایا زیادہ تر اونکی طرف ہین لیکن اگر مہاراجہ صاحب کی طرف سے نہین تو اہلکار اونکی طرف سے ضرور اُنکی کارروائی مین دقت عاید ہوگی*

مہاراج کنوار نے اوّل ہی مہتا بجے سنگہ کو اپنا وزیر مقرر کیا اس شخص کے طریقہ اور لیاقت کا حال پیشتر لکھا گیا ہے اگر مہاراج کنوار اوسکو مقرر کرکر زبردست ٹھاکرون سے مدد حاصل نکرتے تو واقعی کام غیرممکن ہو جاتا مہاراجہ صاحب کی زنانہ ڈیوڑھی کے زبردست آدمی اونکے مخالف تھے

اور تدبیرات اصلاح انتظام مین جنکی بہت ضرورت تھی خلل انداز ہوتے
تھے مگر استقلال طبیعت اور خوبی اخلاق اور اپنے باپ کی ادب و
تعظیم سے دفعیہ مشکل کی اونکو قابلیت حاصل ہوئی کہ اس موقع پر
ہر ایک کو حاصل نہوتی +

اسی زمانہ مین میجر امبی صاحب گوالیار کو تبدیل ہوئے اور میجر والٹر صاحب
نے بجاے اونکے پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوکر تاریخ ۱۵ جنوری کو کام شروع
کیا بتاریخ ۳۱ جنوری اونکے پاس دورہ مین ڈاکٹر ہنڈلی صاحب کی
بھیجی ہوئی خبر تار برقی پہنچی کہ مہاراجہ صاحب بہت بیمار ہین وے فی الفور
روانہ ہوکر ۳ فروری کو جودہ پور مین پہنچے اور مہاراجہ صاحب کو کہ باغ
قریب بنگلہ ایجنسی مین مقیم تھے جاکر دیکھا اسوقت تک جیسا سُنا تھا
ویسے بیمار نہ تھے صاحب سے ملکر انکے ایسے جلد آنے پر مہاراجہ صاحب
بہت خوش ہوئے جسوقت سے مہاراجہ صاحب کی بیماری نے
زور پکڑا ڈاکٹر ہنڈلی صاحب وہین رہتے تھے اور معالجہ کرتے تھے +
۱۲ فروری کو آٹھ بجے شب تک کہ اوسوقت حالت نزع مین تھے صاحب
پولٹیکل ایجنٹ مہاراجہ صاحب کے پاس رہے بعد ازان ایجنسی کو واپس
آئے جسوقت انکے انتقال کی خبر پہنچی حسب درخواست مہاراج کنوار
جسونت سنگہ صاحب و وزیر راج و معزز ٹھاکرون کے صاحب موصوف
قلعہ کو گئے تاکہ اگر مہاراجہ صاحب مغفور کی رانیون و پرداٰیون و
کنیزکون مین سے کوئی ستی ہونیکا اقدام کرے تو اوسکا فی الفور انسداد

हेन्डली

کرنے مین اونکی موجودگی سے مہاراج کنوار و وزیر و ٹھاکران کو تقویت
اور امداد ہو ۱۳ فروری کو صبح کیوقت اونکی نعش کو تہوار دسہرہ کے زیور اور
درباری پوشاک سے آراستہ کرکر اور سکھپال مین بیٹھا ہوا رکھکر قلعہ سے
نکالا سکھپال آگے سے کشادہ تھا تاکہ عوام الناس اوس شخص کی جو مدت
تک اونکا فرمانروا تھا اخیر وقت مین شکل دیکھین باوصف اکثر عیبون کے
مہاراجہ تخت سنگہ صاحب اپنی رعایا مین بہت محبوب العوام تھے اور
جنازہ کو نکالتے ہی یکبارگی جو آہ و نالہ ہوا ایسا صحیح تھا کہ اسمین شک نہ تھا
سکھپال کو خاندان کے پروہت برہنہ بدن سے آہستہ آہستہ لیگئے
لوگ چھاتی کو پیٹتے تھے اور بال نوچتے تھے سپاہ سلامی کرکر سواری مین
شامل ہوئی دو خاصہ گھوڑے آگے جاتے تھے اور جون جون سواری
پہاڑ سے شہر کی طرف اترتی تھی آدمیون کا ہجوم زیادہ ہوتا تھا صرف
خاندان رئیس کی نعشین اس راستہ سے گذرنے پاتی ہین اور لوگ جو قلعہ
کے اندر مرتے ہین فصیل کے اوپر سے ڈالدیے جاتے ہین جنازہ کے
پیچھے پیچھے ٹھاکر و وزیر و اہلکار و دیگر ملازم پیادہ پا جاتے تھے +
گیارہ بجے منڈور مین پہنچے وہان رسمین ہو رہی ہوئین صاحب ایجنٹ کو
پیچھے دریافت ہوا کہ شہر کے لوگون مین سے اکثر کہتے تھے کہ ایسے عظیم الشان
رئیس کی نعش کا جسکی عمر عورتون کی صحبت مین صرف ہوئی تھی بلا معیت
کسی عورت کے تنہا جلنا خاندان راٹھور کے واسطے بڑی ذلت کا باعث تھا
اس موقع پر کسی کا ستی نہ ہونا صریح دلیل اسکی ہے کہ یہہ رسم قبیح زائل

ہوتی جاتی ہے جب مہاراجہ مانسنگہ صاحب رئیس سابق مرے تھے اونکی
چتا پر ایک رانی چار خواصین ایک کنیزک جلکر خاکستر ہوئی تھین *
تاریخ یکم مارچ کو بوقت طلوع آفتاب مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب کی
बिगारी
مسند نشینی کی رسم ہوئی جسوقت ٹھاکر بگرتی نے بموجب
دستور قدیم معمولی شوکت و تجمل سے راج تلک کیا صاحب پولٹیکل ایجنٹ
برآمدہ مین بیٹھکر تماشا دیکھتے تھے اگرچہ اونھون نے اکثر اخبارون مین دیکھا
تھا کہ رئیسون کی مسند نشینی مین کل رسمیات سے پہلے سرکار کی طرف
سے عطا خلعت ہونا چاہیئے مگر اسوجہ سے کہ ایک ہی قوم مشخص کا رئیس
کو مسند نشین کرنا بالکل مذہبی رسم ہے اور اگر جواز مسند نشینی مین کسی
طرح کا شک ہوتا تو ہرگز نہوتی صاحب موصوف نے کچھہ اعتراض نہ کیا ۸ مارچ
کو شام کیوقت کرنل بروک صاحب قایم مقام ایجنٹ گورنر جنرل نے
مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب بہادر والی جودہ پور کو خریطہ نواب گورنر جنرل
صاحب واصحاب کونسل اور مسند نشینی کا معمولی خلعت دیکر سرکار
انگریزی کی طرف سے فرمانروائے ملک مارواڑ ہونیکی منظوری ظاہر کی *
مہاراجہ تخت سنگہ صاحب مرحوم کی قبیلہ پس ماندہ کی تفصیل یہہ ہے
परहायत
رانیان صاحبزادہ لڑکیان پردایت صاحبزادگان کنیزک زاد
۲۷ ۱۰ ۵ ۱۳ ۱۰
کنیزک زادلڑکیان کنیزک
۹ ۱۷

اصل لڑکیون مین سے دو مہاراجہ رام سنگھ صاحب والی جے پور سے
منسوب ہوئی ہین اور کنیزک زاد لڑکیون مین سے چھہ کی شادی ہوگئی تھی +
اونکے انتقال پر زنانہ اور اہل قبیلہ کا کل خرچ بہ تعداد دس لاکھ بارہ ہزار تھا
اوسمین صرف خلف اکبر کی جاگیر بتعداد دو لاکھ روپیہ اور تین صاحبزادون
کی بہ تعداد ساٹھہ ہزار روپیہ اور بڑے کنیزک زاد صاحبزادہ کی نوہزار
روپیہ کی داخل تھین +
انتقال سے تھوڑے دنون پیشتر مہاراجہ صاحب نے درخواست کی
تھی کہ ہمارے اہالیان قبیلہ کی ہر ایک شخص کی معاش واجب خواہ بطور
جاگیر یا نقد مقرر ہو جاوے اس کام کے واسطے اور ریاست کی آمدنی
وخرچ کے بندوبست کی غرض سے ایک کمیٹی مقرر ہوئی کہ اوسمین چھہ معزز
ٹھاکر اور پانچ اہلکار مع وزیر کے تھے اور حسب خواہش رؤسا سابق وحال
صاحب پولیٹکل ایجنٹ اسکے میر مجلس ہوئے +
ستائیس رانیون مین سے پندرہ کیواسطے تخمیناً تین لاکھ روپیہ سالانہ
آمدنی کی جاگیرین اور کسیقدر پانچ پردایتون کیواسطے پیشتر سے مقرر
تھین اور چار صاحبزادون کی بھی معاش مقرر ہوگئی تھی اہالیان کمیٹی کو معلوم
ہوا کہ باقیماندہ بارہ رانیون و چھہ صاحبزادون اور آٹھہ پردایتون اور دس
کنیزک زاد لڑکون کیواسطے معاش کا بندوبست کرنا ضرور ہے اور ایسی
حالت مین کہ جب مصارف ریاست آمدنی سے ایک لاکھ روپیہ زیادہ
تھے اور قریب پچیس لاکھ روپیہ قرضہ واجب الادا تھا +

چونکہ بیوگان رئیس کا خرچ کم ہو گیا لہذا انھا لیان کمیٹی نے اول اونکی آمدنی
کم کی اور انھین کی جاگیرون مین ایک لکھہ چالیس ہزار کی تخفیف کی اسپر بھی بہت
ضرورت باقی رہی پھر انھون نے پرداتیون کی جاگیرون مین کمی کی مہاراجہ
صاحب حال کے ایام ولیعہدی کی جاگیر تعدادی ایک لاکھہ روپیہ سالانہ
بھی راج مین شامل ہوئی کہ اس سے اور تخفیف مذکورہ سے بندوبست
بہت سہل ہو گیا *
مہاراج کنوار زورآور سنگہ کی جاگیر تعدادی بیس ہزار روپیہ مین پانچہزار کا
اضافہ ہوا اور دیگر صاحبزادون کیواسطے جنکی مہاراجہ صاحب مرحوم کے
وقت مین کچھہ معاش نہ تھی بیس بیس ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر مقرر
ہوئی آٹھہ پرداتیون مین سے مشہور مکھراج جی کی جاگیر کہ وہ بحیات
مہاراجہ صاحب بہت متسلط تھے تعدادی معہ ۱ مقرر ہوئی اور
اونکی بیرہ ڈیڑہ ہزار روپیہ سالانہ کی *
کل کنیرک زاد صاحبزادون کو برابر چھہ چھہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر ملی مگر
بنظر رفع زیر باری آیندہ کمیٹی کو تجویز کرنا ضرور پڑا کہ آیندہ کو اونمین سے
کوئی پسر متبنی نہ لے سکے جسکے اخلاف صلبی پیدا ہون حسب قاعدہ
وارث متصور ہون اور جسکی عورت بلا اولاد بیوہ رہجاوے اوسکو اپنے
شوہر کی نصف آمدنی حین حیات سلے *
مہاراجہ صاحب حال کے زمانہ کے عملہ کے واسطے کمیٹی نے ملک ضلع مقرر
کئے اسمین سے پٹ رانی کی جاگیر بتعداد تیس ہزار ہوئی اور دیگر رانیون

म वराज

पट रानी

کی حسب رتبہ کم وبیش جاگیر یا نقدی مقرر ہوئی اس کام کی تکمیل کے بعد
اہالیان کمیٹی کو دریافت ہوا کہ سالانہ کمی بجاے ایک لاکھہ کے چار لاکھہ
کی ہے مہاراجہ صاحب نے حکم دیا تھا کہ وزیر جمع وخرچ کے کل کاغذات
کمیٹی مین پیش کرے اونکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ زرکثیر قریب چوبیس لاکھ
روپیہ کے ٹھاکرون سے بابت ریکھ یعنی خراج جاگیرات وحکمنامہ یعنی
نذرانہ مسندنشینی ومعاوضہ دیگر بابات محکمہ نچو کلا ہے کہ سالہا سال کی بدنظمی
مین مقدمات غارتگری ووقوعی جاگیرات کی بابت اونکے ذمہ تھا اور راج
نے ادا کیا تھا راج مین واجب الوصول ہے +
چونکہ بہ استثنا چند اشخاص کے کل ٹھاکر مہاراجہ صاحب حال کو بتقریب
مسندنشینی سلام کرنیکے واسطے آئے تھے سب سے کہا گیا کہ ان مشکلات
کے دفعیہ کے واسطے دربار اونسے متوقع امداد ہے بڑے ٹھاکرون نے
بالاتفاق زر مطالبہ اپنے اپنے ذمہ کا بذریعہ اقساط واجب ادا کرنا منظور
کیا اور چھوٹون نے اونکی پیروی کی اس ذریعہ سے قرضہ ذمگی ریاست
بقدر دو لاکھہ روپیہ سالانہ ادا کرنیکا بندوبست ہوا اور باقیماندہ دو لاکھہ
کی کمی کا بذریعہ تخفیف مصارف راج اور ضبطی اون دیہات کے جو اہلکارون
نے بلا استحقاق اپنے قبضہ مین کر رکھی تھی رفع کرنا قرار پایا اسطرح رعایا
کو بہ تقرر محاصل جدید زیر بار کیے بغیر مشکلات آمدنی وخرچ کا دفعیہ ہوگیا +
نزاع فیمابین دربار و ٹھاکران ہوہ واسوپ وگولر واہلینا واس و
باجو واس کا اگرچہ بمرور عرصہ پانچ سال تصفیہ ہوا تھا مگر میجر والٹر صاحب

جودہ پور مین آئے اوسوقت تک فیصلہ نسبتی ٹھاکران اہوہ وگولر وباجواس پر عمل نہوا مہاراجہ صاحب نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تجویز کو منظور کر لیا تھا مگر ٹھاکرون نے عذرات پیش کر کر جن دیہات کی واپسی دربار کو تجویز ہوئی تھی نہ چھوڑے +

اس زمانہ مین کل ٹھاکر جودہ پور مین جمع ہوئے تب حسب درخواست دربار صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے سرکش ٹھاکرون کو فہمائش کی کہ جس زمانہ مین تم بسبب ضعف حکومت کے دربار کی عدول حکمی وعدم تعمیل کرتے تھے وہ ختم ہو گیا ہے اب اگر فیصلہ صاحب ایجنٹ کو منظور کر کر فورًا دربار کی اطاعت نکروگے تو تمپر وہ مصیبت نازل ہوگی کہ بالکل تباہ ہو جاؤگے اور مہاراجہ تخت سنگہ صاحب کے ساتھ سرکشی وبغاوت کی ہے اوسکے قصور کا داغ صرف اسی ذریعہ سے رفع ہو سکتا ہے کہ مہاراجہ صاحب حال کی خیرخواہی و اطاعت کرو اور جو عزت وقدر جاتی رہی ہے اوسکو ازسرنو حاصل کرو ٹھاکرون نے علی الخصوص اہوہ والہ نے اس نصیحت کو ناخوشی سے قبول کیا اور اب مدت مدید کے بعد کل نزاع رفع ہوا ہے +

سنہ ۱۸۷۳ء مین ثابت ہوا کہ جیسی خوش انتظامی وحسن لیاقت کی مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب سے امید تھی ویسی ہی ظہور مین آئین وہی ہر روزہ کاروبار ریاست کی خبرگیری بذات خود کرتے ہین اور عند التقریر تذکرہ مقدمات کے معلوم ہوا کہ اونکو ہر ایک معاملہ سے کماحقہ آگہی ہے

انہون نے انتظام ریاست مین بہت اصلاحین کین اور انسداد جرایم اور گرفتاری مجرمان مین بذات خاص کمال کوشش کی ٭
ابتک مارواڑ مین محکمہ جات عدالت مقرر کرنیکے واسطے وقتاً فوقتاً کوشش ہوئی تھی اور انصرام امور کیواسطے چند مرتبہ اہلکار بھی مقرر کئے گئے تھے مگر چونکہ اونکی کارروائی کیواسطے کسی باقاعدہ سررشتہ کی پابندی نہوئی تھی کام جلد بند ہوجاتا تھا اور فیصلہ مقدمات کبھی ایک شخص کرتا کبھی دوسرا کرنے لگتا اور اکثر مقدمات مین مستغیث مدت دراز کے انتظار سے تنگ آکر بہ اختیار خود اگر صلح دو رہوتے بذریعہ پنچایت برادری اور جو خود سر ہوتے بزور اسلحہ فیصلہ کرلیتے تھے ٭
اب مہاراجہ صاحب نے دیوانی و فوجداری کی باضابطہ عدالتین مقرر کی ہین اور اُنکی کارروائی کیواسطے مجموعہ قواعد مرتب کیا ہے مرار دھن تا مے ایک شخص کو کہ نہایت لئیق و ہوشیار ہے عدالت دیوانی کا حاکم اول مقرر کیا ہے اوسکے تحت مین حاکمان پرگنات کو اختیارات محدود دیئے گئے ہین اور اوسکے فیصلون کا اپیل مہاراجہ صاحب کی خدمت مین ہوتا ہے ٭
عدالت فوجداری کا کام موتی سنگہ کو مفوض ہوا اوسکی نسبت کہتے ہین کہ کام سے واقف اور انصرام کار مین بہت جفاکش ہے مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ اوس سے برتر کسیکو سماعت مقدمات اپیل اور نگرانی کامل محکمہ جات عدالت فوجداری کیواسطے مقرر کرین اوسکے احکام کا مہاراجہ

मुसरधन

صاحب کی پیشی مین اپیل ہوا کریگا ٭

چونکہ ان محکمہ جات کو مقرر ہوئے بہت تھوڑا عرصہ ہوا ہے اونکی کارگذاری کا حال ابھی معلوم نہین ہے اور مشکلات بھی بہت ہین کیونکہ رشتہ داران مہاراجہ صاحب و ٹھاکران و اہلکاران ریاست ابتک اپنے تئین حکم عدالت سے بری سمجھتے رہے ہین مگر اب حکم عام جاری ہوگیا ہے کہ ہر ایک مقدمہ کا فیصلہ خواہ اوسمین کوئی دولتمند آدمی متعلق ہو یا معزز عدالت باضابطہ مین حاکم جایز کی تجویز سے ہوا کرے امید ہے کہ عنقریب مہاراجہ صاحب واسطے فیصلہ مقدمات خفیف دیوانی کے کہ ایسے بڑے شہر مین بہت پیدا ہوتے ہین عدالت خفیفہ مقرر کرینگے ٭

مصاحب جو سال گذشتہ مین تھے بدستور رہی رہے یعنی مہتا نیجے سنگھ دیوان سمرتھ راج بخشی افسر فوج ہرجیون سر دفتر حساب فیض اللہ خان مہاراجہ صاحب کا نہایت معتمد مشیر ہے ٭

مدت دراز سے ٹھاکران مارواڑ کبھی کل اور کبھی بعض رئیس سے مخالف و سرکش رہے ہین اور اہلکاران راج کو اپنا موروثی دشمن سمجھتے رہے ہین مگر اب ٹھاکر باتفاق مہاراجہ صاحب و اہلکاران راج بہبودی ریاست کے کام مین ساعی و مصروف ہین ٭

مہاراجہ صاحب نے جو معاملات راج مین ٹھاکرون سے مدد اور مشورت لی یہہ اونکی کمال دانائی سے ہے کیونکہ اکثر معاملات مین اونکی صلاح نہایت مفید ہے مقدمات تنازعہ وراثت و مسند نشینی

وتبنی لگڑی ٹھاکران مین اور زیادہ تر اس نظر سے کہ بڑے معاملات
ریاست مین ہمسے صلاح لیجاتی ہے وے کُل کامون مین بہت توجہ سے
دل لگاوینگے اور بڑے ٹھاکرون کو دیکھہ کر چھوٹے ٹھاکر بھی آپسمین اتفاق
ویگانگت رکھینگے اس تبدل سے ابتک بہت فائدہ ہوا ہے اور آئندہ
کو بہت فائدہ کی امید ہے*

مگر متصدی و اہلکاران ریاست کو جو ابتک کُل کام پر حاوی رہتے ہین یہہ
تبدل پسند و خوشگوار نہین ہے حسن اتفاق سے وزیر حال ٹھاکرون
سے اچھی طرح پیش آتا ہے اور اس سے کام بخوبی چلتا ہے لیکن اگر وزیر
اُنسے مخالف ہوتا تو کام مین بہت ابتری ہوتی +

اس سال صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے ۹ اکتوبر سے ۱۹ مارچ تک ملک
کا دورہ کیا اول ملانی کو گئے اور ضلع پوپانڑہ واقعہ جنوب مغرب مارواڑ کا
ملاحظہ کیا وہان تحقیقات مجرمان مرتکب واردات قتل و مجروحی ملازمان پولیس
امرکوٹ مین کچھہ عرصہ لگا وہان سے سرحد ملحق مارواڑ و پھلن پور پر چلکر
بمقام تھرآد صاحب پولیٹکل سوپرنٹنڈنٹ پھلن پور سے ملاقات کی وہان
سے براستہ جالور ایرن پورہ مین پہنچے اور ایام تہوار کرسمس مین مقیم رہکر
قصبہ دلیسوری واقع دامن کوہ ارابلی و سرحد میواڑ و مارواڑ کو گئے وہان
مہاراجہ صاحب شامل ہوئے اور مینون کی وارداتون کی انسداد کی بالاتفاق
تدبیر کی دلیسوری سے کوہ ارابلی کی برابر برابر چلکر بر مین پہنچے اور وہانسے
داخل اجمیر ہوکر مقدمات سمشن پنچوکلاء راجستان مین قریب ایکماہ

थराद
क्रिसमस
बर

بسر کیا وہان سے باتفاق صاحب اسسٹنٹ کمشنر ضلع اجمیر کی سرحد
اجمیر میرواڑہ و مارواڑ پر رہکر سرحد کا فیصلہ کیا کہ اس کل دورہ مین
۹۰۵ میل کا فاصلہ طے کیا اور ملک کے حالات سے واقفیت حاصل کی
مہاراجہ تخت سنگہ صاحب نے میو کالج اجمیر کے چندہ مین لاکھہ روپیہ
دیا تھا اور مہاراجہ صاحب حال نے منظور کیا کہ تعمیر مکان کالج کیواسطے
کان مکرانہ سے سفید سنگ مرمر بلا اخذ محصول مالکانہ یا کسی اور قسم کے
دیا جاوے علاوہ اسکے مہاراجہ صاحب نے بارہ طالبعلمون کی
بود و باش کیواسطے مکان بورڈنگ ہوس تعمیر ہونے کے واسطے چھتیس
ہزار روپیہ دیا ہے کار تعمیر شروع ہوگیا ہے یقین ہے جلد تیار ہوجاویگا
مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ جولائی آیندہ مین مہاراجہ صاحب مرحوم
کے دو صاحبزادگان اور ایک نبیرہ کو اور سات اطفال ٹھاکران
و صاحبان راج کو تعلیم کیواسطے اجمیر بھیجین کہ حسب خواہش اونکے گورنمنٹ
کو درخواست کی گئی صاحبزادگان راجپوتانہ کے حق مین اس سے بہتر
اور کچھہ نہین ہے کہ کسیقدر مدت تک اپنے گھرون سے علحدہ مدرسہ
مین رہین اور دیگر ریاستون کے اپنے ہمرتبہ لڑکون مین خلا ملا رہین
تاکہ اونکو محنت اور سیر و شکار کی عادت ہو ابتک رئیسون کو عام باشندگان
علاقہ انگریزی سے بہت کم تربیت ہوتی ہے اور یہہ بھی التعجب ہے
کہ جسقدر نالایق و کم حوصلہ ہوتے ہین اوس سے زیادہ کیون نہین ہوتے
راٹھورون مین بڑی خوبی یہہ ہے کہ وے طبعاً بہت شریف ہین اور

اچھی طرح تربیت کیجاوے تو اسمین شک نہین کہ سرکار انگریزی کے باعث
تقویت ہونگی جو شخص اونکو جانتا ہے اوسکو اسمین ہرگز شبہ نہین ہے کہ
وے سرکار انگریزی کے خیرخواہ کامل ہین ٭

کانپور مین ایک یادگاری کیواسطے گرجا تیار ہوتا تھا سکرٹری کمیٹی
تعمیر گرجا نے صاحب پولٹیکل سے درخواست کی کہ مہاراجہ صاحب سے
اس گرجا کیواسطے کان مکرانہ کا پتھر ملنے کی اجازت ہوجاوے مہاراجہ
صاحب سے یہہ حال کہا گیا تو انھون نے محصول مالکانہ پتھر کا لینا
قبول نکرکر اپنے صرف سے پتھر کانپور مین پہنچا دینے کا حکم دیا اور
لکھا کہ مکرانہ کی کانین آپکی ہین واسطے تعمیر ایسے متبرک مکان کے
جو عبرت انگیز زمانہ ۱۸۵۷ع کے بہادرون کی تہوری و جانفشانی کی
یادگار مین بمقام کانپور تیار ہوتا ہے آپ نے ہمسے خفیف مدد چاہی
ہمکو شایان نہین بلکہ شرم آتی ہے کہ باوصف اس آسودگی اور ثروت
کے آپسے قیمت یا اجرت لین یہہ مہاراجہ صاحب کی فیاضی اور دریادلی
کی ایک نظیر ہے ٭

۱۸۵۹ع مین عدالتون کا کام اچھی طرح ہوا مگر اسوجہ سے کہ رئیس مرحوم
کے زمانہ مین کوئی عدالت نہ تھی کام بکثرت ہوا بلکہ باقی رہ گیا اسواسطے
مہاراجہ صاحب نے تجویز کی کہ جبتک بقیہ کام طے ہو مدد کیواسطے
چند عارضی کچہریان مقرر کیجاوین قرار دھن حاکم عدالت دیوانی نے
بوجہ بہرہ ہوجانے کے ناقابل انصرام کار ہوکر کام سے استعفا دیا یہنہ

یہہ شخص بہت دیانت دار اور ہوشیار تھا اس سبب سے اوسکی علیحدگی ریاست کے حق مین بہت مضر ہوئی ہے ✤

راجی صاحبہ و برادران مہاراجہ صاحب و دیگر اہل قبیلہ مہاراجہ تخت سنگہ صاحب مرحوم پہ نالشات ہوئی ہین اونکی سماعت و تحقیقات عام عدالتون مین نامناسب متصور ہو کر علیحدہ عدالت باہتمام جوشی آسکرن مقرر ہوئے مہاراجہ صاحب مرحوم کی بیوگان مین سے اکثر بہت مقروض ہین اور مقدم سبب اسکا یہہ ہے کہ اونکی جاگیرین بالکل کامدارون کے اختیار مین ہین یہہ لوگ بجاے فوائد اپنے آقا کے اپنے فوائد پر زیادہ توجہ رکھتے ہین ✤

مارچ کے مہینے مین مہتا بجے سنگہ نے ضعیفی کی وجہ سے عہدہ دیوانی کو استعفا دیا اور مہتا ہرجیون مہتمم دفتر حساب بجاے اوسکے مقرر ہوا اس شخص نے مہاراجہ صاحب مرحوم کے زمانہ مین دیوانی کا کام چند مرتبہ انجام دیا تھا مگر حسب ضابطہ اس عہدہ پر کبھی مقرر نہوا اور راؤ پرتاب مل سابق وکیل متعینہ ایجنسی بجاے اوسکے دفتر حساب پر مقرر ہوا چھ ٹھاکر مقررہ سابق ششماہی کی میعادون سے تین تین حاضر رہکر بطور مشیر و مصاحب راج کا کام کرتے رہے ہے چونکہ وے کل ٹھاکران مارواڑ کی ہر ایک شاخ کیطرف سے بطور قایم مقام ہین اور برادری مین بہت رسوخ رکھتے ہین اونکے اہتمام انتظام ریاست سے مہاراجہ صاحب کو فائدہ عظیم حاصل ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے ✤

बोरडिंगहाउस

صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے بزمانہ قیام اجمیر کے میو کالج مین بورڈنگ ہوس طالبان علم علاقہ مارواڑ کا ملاحظہ کیا کام جلد تیار ہوتا تھا مگر دربار کے ٹھیکہ داران بھرسانی سنگ کان کھاٹو علاقہ مارواڑ نے قیمت بہت گران لی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ دیگر ریاستون کے بورڈنگ ہوس مین اوسی کان کا پتھر ٹھیکہ دارون نے بمقابلہ ٹھیکہ داران مارواڑ بہت ارزان دیا تھا اس سبب سے پتھر کے پہنچنے مین توقف ہوا ✣

खाटू

حسب تحریر صاحب پرنسپل کالج صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے بعد یکم جون بہت جلد کالج مین تنخواند جاری ہونیکا حال سنکر مہاراجہ صاحب کو کمال خوشی حاصل ہوئی اور انھون نے آٹھہ طلبا مفصلہ ذیل کا مارواڑ سے بھیجنا تجویز کیا ✣

مہاراج ظالم سنگہ برادر مہاراجہ صاحب راؤ راجہ بھرت سنگہ و راؤ راجہ مول چند اخلاف کنیزک زاد مہاراجہ تخت سنگہ صاحب مرحوم سلطان سنگہ ٹھاکر مارو ٹھہ جواہر سنگہ ٹھاکر رایان بھاج سنگہ نبیرہ ٹھاکر کچاون امر سنگہ خلف ٹھاکر چنداول ہرجی سنگہ برادر زادہ ٹھاکر رائے پور اگرچہ طالب العلم اور بھی ہین مگر تا وقتیکہ مارواڑ کا مکان تیار ہو صرف آٹھہ کے ڈیرہ کی گنجایش ہے ابتک اطفال مارواڑ کی تعلیم بہت خفیف ہوتی تھی یقین ہے اس کالج سے نہایت عمدہ نتایج حاصل ہونگے ✣

मारोठ
रायान
कुचावन
चंडावल
रायपुर

جون کے مہینے مین راس کے ٹھاکر کا بیٹا بعارضہ چیچک مرگیا ٹھاکر نے اس حیلہ سے کہ ٹوا کن نے بارا تھا چند عورتون کو گرفتار کیا اور سخت اذیت

रास

سے اونکے جسمون پر پیون کے داغ دیئے عورتین بیاور علاقہ اجمیر مین بھاگ گئین اور پولیس مین استغاثہ کیا وہان ہسپتال مین بھیجی گئین کہ ایک دوسرے روز مر گئی ٹھاکر کی جودہ پور مین تحقیقات ہوئی اور مہاراجہ صاحب نے اوسکو جودہ پور کے قلعہ مین دائم الحبس کیا +

مدت سے مارواڑ کے ٹھاکر اپنے آپکو اپنی جاگیرون مین مختار مطلق سمجھتے رہے ہین اور دربار کی حکومت کی کچھہ پروا نہین کی ہے اس مقدمہ مین سزاء واجب ہونے سے آیندہ کو ایسی بیرحم حرکات کا وقوع مین آنا موقوف ہوجاویگا +

ٹھاکر کے سال گذشتہ مین لڑکا پیدا ہوا تھا اوسکی مسندنشینی کو مہاراجہ صاحب نے منظور کر لیا اور جاگیر کا انتظام ٹھاکر کے معتمد ملازم کرتے ہین اور اہلکاران دربار بنظر حفظ فوائد راج و نابالغ ٹھاکر کی نگرانی کرتے ہین +

घानेराव
सांडेराव
कल्यानपुर

اس سال مین ٹھاکران گھانی راؤ وسانڈے راؤ وکلیان پور کا انتقال ہوا وے تینون جوان تھے اور تینون کے لڑکے ہین کہ جاگیرون مین مسندنشین ہوئے ٹھاکر گھانے راؤ بہت مقروض تھا مہاراجہ صاحب نے کنور مرادھن سابق حاکم دیوانی کو ٹھاکر حال کی نابالغی کے زمانہ مین

मुरारधुन

انتظام جاگیر کرنیکے واسطے مقرر کیا ٹھاکر متوفی کے رشتہ دارون نے اس بندوبست کو منظور کر لیا اسکا یہہ نتیجہ ہوگا کہ ٹھاکر کے سن بلوغ کو پہنچنے تک جاگیر قرضہ سے صاف ہو کر بحالت رونق وسبکدوشی اوسکو سپرد کیجاوے گی کوہ اراولی کے قریب واقع ہونے سے بوجھہ پانی کی

کثرت اور عمدگی زمین کی گھاٹ نے راؤ مارواڑ کی کل جاگیرون مین سب سے
دولتمند ہونا چاہیئے +

افیون سے دوم درجہ پر مارواڑ کے راجپوت معمولی نشہ شراب کے مشتاق
ہین ابتک کسی قسم کی شراب پر محصول نہ لگا ہے شہر جودہ پور مین شراب
کی باون بھٹیان ہین اور اسی حساب سے کل مفصلات کے قصبون
مین ہین اور شراب خواری کی کثرت حال ہین ہی زیادہ ہوئی ہے کسیطرح
کی نگرانی یا تقاضائی محصول یا ضرورت اجازت نامہ نہونے سے غریبون
کو بھی بنام نہاد شراب زہر قاتل میسر آتا ہے پس اگر کثرت شراب خواری
سے بہت آدمی مرین تو عجب نہین ہے مہاراجہ صاحب کو اسکا مدت سے
خیال ہے اور انکا ارادہ ہے کہ ایسا سرشتہ جاری کرین جس سے شراب
کی دوکانین کم ہوجاوین اور خریدارون کو کم منشی شراب ملا کرے اور
ٹھاکر لوگ مہاراجہ صاحب کی مدد پر ہین اور اپنی اپنی جاگیرون مین ایسا
ہی طریقہ جاری کرنا چاہتے ہین +

۵م نومبر کو مہاراجہ صاحب واسطے جاترا پریاگ جی و گیا جی کے اور
مہاراجہ صاحب مرحوم کی بھسمی کو گنگا جل مین پہنچانیکے واسطے جودہ پور
سے روانہ ہوئے اور بعد ادائے رسمیات کے کلکتہ کو گئے اور وہانکے
سیر و تماشہ اور نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کی ملاقات سے کہ
انھون نے بہت خاطر و تواضع کی بہت خوش ہوئے وقت واپسی
چند روز جے پور مین قیام کر کر ۱۱ فروری کو داخل جودہ پور ہوئے +

प्रयागजी
गयाजी
भस्मी

مہاراجہ صاحب کی غیر حاضری مین ریاست کا کام صاحب پولٹیکل ایجنٹ
نے وزیر اور مصاحبون کی مدد سے انجام دیا اور ہر ایک اہلکار سے
اونکو بہت مدد ملی سررشتہ حکومت مارواڑ سے جیسی واقفیت اونکو اس
تین مہینے کے عرصہ مین حاصل ہوئی نوعدیگر شاید چند سال مین بھی
نہوتی اور چند ضروری اصلاحون کی رہنمائی کرنیکا بھی موقع حاصل ہوا
مہاراجہ صاحب نے شکر گذاری سے اونکی صلاح پر عمل کیا اور تدبیرات
مرکوزہ کی عملدرآمد مین ایکدم کا بھی توقف نہ کیا ✤
مہاراجہ صاحب اور صاحب ایجنٹ کی ملاقاتین بہت دوستانہ اور
احدیت سے ہوتے ہین ہر قسم کی ترقی و اصلاح ریاست کرنیکا اونکو
بہت شوق ہے اور اونکی عملدرآمد مین صرف روپیہ کی قلت بہت
حارج ہے وقت مسندنشینی سے دو برس کے عرصہ مین جو کچھ اُنھون
نے کیا ہے اوس سے بھی بہت فائدہ حاصل ہوا ہے ✤
مہاراجہ صاحب کی دو ہمشیرگان کی نسبت رئیس بوندی کے ولیعہد سے
ہوئی بوندی کو ٹیکہ بھیجنے کی رسم حسب اطمینان دونون رئیسون
کے ادا ہو گئی ✤
راج جودہ پور مین نمک پچپدرہ کی اوسط درجہ پونے دو لاکھ روپیہ
سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے زیادہ تر بنجارہ لوگ بیلون پر بھر کر میواڑ
کو لیجاتے ہین اور وہان سے ساگر تک پہنچتا ہے دیسی آدمی نمک
پچپدرہ کو خلاصہ خزانہ کہتے ہین اوسکے انتظام کی شکل ایسی ناقص ہے

पचभद्रा

सागर

اور غبن کی اسقدر گنجائش ہے کہ اگر حاکم مہتمم نہایت معتمد شخص نہو تو دربار کا ضرور نقصان ہو*

بیوپاری نمک کو بنانیوالون سے بحساب فیصدی بار نرگا و حسب حیثیت نمک چوسٹھ روپیہ سے اکیاسی روپیہ تک قیمت دیکر خریدتے ہین ہر ایک بیل پر چار من نمک کہ وزن انگریزی سے پانچ من ہوا لاتا ہے*

دربار چہارم قیمت نمک اور پانچ روپیہ فیصدی نرگاو نمک بنانیوالون سے لیتا ہے اور دس آنہ فی نرگاو بیوپاریون سے لیتا ہے اسطرح بنانیوالون کو پانصد من نمک وزن انگریزی پر صرف ملتا ہے اور دربار کو اوسیقدر نمک پر حاصل ہوتا ہے اور تاجر ذخیرہ اعظم سے بحساب چار آنہ سات پائی سے کسیقدر زیادہ فی من خریدتے ہین*

دس آنہ فی نرگاو سرکاری محصول بنجارون سے ہماری نمک کے مقام سے بفاصلہ دو کوس کے پتھر پر لیا جاتا ہے اور کوئی بیل اس پتھر پر پہنچنے سے پیشتر گر پڑے تو اسکے گون کا نمک راج کا ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ اس حد سے باہر صحیح وسالم لیجاوے تو بنجارہ صرف دس آنہ محصول ادا کرتا ہے خواہ دو من لیجاکے یا چار من پس یہہ رسم جاری ہے کہ پتھر تک زبردست بیلون پر بکثرت لیجاتے ہین اور وہان سے کمزور چھوٹے بیلون پر ڈیڑہ یا دو من فی گون تقسیم کر دیتے ہین بنجارون کا نایک بیلون کے کھیپ لاد کر پچھدرہ کے حاکم سے پروانہ حاصل کرتا ہے اور بارہ روپیہ ادا کرتا ہے اسمین سے نصف راج مین جاتا ہے اور نصف کچہری کے

नायक
खेप

اہلکارون کو ملتا ہے جب پانسو یا زیادہ بیل ہوتے ہین تب ہی بنجارون کا افسر نایک کہلاتا ہے جب کم بیل ہوتے ہین حسب مرضی حاکم پانچ یا چار روپیہ محصول لیا جاتا ہے پھر راج میواڑ کی سرحد کے اندر پہنچے ایک روپیہ فی بیل محصول اوس راج مین لیا جاتا ہے ✤

صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے جو مہاراجہ صاحب کی غیر حاضری کے زمانہ مین راج کا کام کیا تو اونکو کثر بہت مفید حالات معلوم ہوئے اور اُنھون نے مہاراجہ صاحب کو چند نہایت ضروری اصلاحون کی صلاح دی اونکو راج کی زیر باری کا حال تحقیق ہوا اور ان معلومات کے ذریعے سے اُنھون نے ریورٹ بحال مفصل آمدنی وخرچ ریاست تحریر کی ساہوکارون سے بہ تقرر سود گران قرض لینے سے موسم بارش مین ریاست سخت مقروض ہو گئی تھی حصہ کثیر آمدنی ریاست کا اوسکے ادا مین مغروق ہو رہا تھا فوج کی تنخواہ چڑھ گئی تھی اور بجز ادائے سود گران کے زیادہ زر قرض نہین مل سکتا اور وہ بھی بلا حصول کفالت سرکار انگریزی کے کوئی نہین دیتا تھا اس صورت مین مہاراجہ صاحب نے چاہا کہ واسطے ادائے کل قرضہ دگی ریاست کے سرکار انگریزی سے قرضہ لیا جاوے اور دریافت ہوا کہ چوبیس لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے اور کفالت مین نمک سانبھر کا حصہ جودہ پور جسکی آمدنی کی بابت تین لاکھ روپیہ سالانہ گورنمنٹ نے وقت حصول انتظام نمک مذکور کے سنہ ۱۸۶۹ مین ادا کرنا قبول کیا تھا دینا منظور کیا چنانچہ اگست سنہ ۱۸۷۵ مین اونکو قرضہ مطلوبہ

دیا گیا اور باقساط تین لاکھ روپیہ سالانہ حسب شرح ... سود فیصدی پانچ روپیہ سالانہ ادا ہونا قرار پایا +

लार्ड नॉर्थब्रुक

पाली

بدریافت اس امر کے کہ لارڈ نارتھ بروک صاحب راجپوتانہ مین سواری سے دورہ کیا چاہتے ہین اور قصبہ پالی مین کہ جودہ پور سے ۴۵ میل ہے تشریف لیجاوینگے مہاراجہ صاحب نے فوراً درخواست کی کہ جودہ پور مین بھی تشریف لاوین کہ نواب صاحب ممدوح نے بخوشی تمام منظور کیا لارڈ نارتھ بروک مع صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و صاحب سکرٹری صیغہ ممالک غیر و دیگر صاحبان ہمراہی دلسوری واقع مارواڑ مین داخل ہوئے وہان بتاریخ ۷م نومبر مہاراجہ صاحب کے بھائی اور چند معزز ٹھاکر ریاست کے شام کیوقت حاضر ہوئے وہان سے نواب صاحب موصوف پالی مین کہ بفاصلہ پچاس میل ہے تشریف لائے اور دوسرے روز جودہ پور مین داخل ہوئے +

देसूरी

چونکہ نواب ویسراے صاحب ہندوستان کے مارواڑ مین تشریف لانیکا یہہ اول ہی موقع تھا مہاراجہ صاحب نے کوشش کی کہ سرکار انگریزی کی خیرخواہی اور عظیم الشان مہمان کی عنایات کی شکرگذاری مین کسیطرح کوتاہی نہو +

واقع مین بڑی تواضع و مہمانداری ہوئی مہاراجہ صاحب نے کل امرا مارواڑ کو جودہ پور مین طلب کیا کہ اونکے مع رشتہ داران و ہمراہیان عجب زرق برق کی پوشاک سے اس موقع کے حشمیانہ تجمل مین بہت اضافہ ہوا بہادران

+

شکل کے راجپوت آہنی زرہ و بکتر سے کہ اونکے بزرگون نے کبھی
میدان جنگ مین پہنا تھا ملبوس ہوکر اور ہزارہا آدمی مسلح اونٹ
وگھوڑون وہاتھیون پر سوار اور انبوہ کثیر مہراہیان انواع واقسام کی
پوشاکین پہنے ہوئے اطراف ملک سے جمع ہوئے اور جودہ پور مین
ایسا ہجوم واژدہام ہوا کہ پیشتر کبھی نہوا تھا +
۲۹ رتاریخ کو رسمیہ ملاقاتین ہوئین مہاراجہ صاحب نے قلعہ مین دعوت
کی شام کیوقت نواب ویسرائے صاحب وہان تشریف لیگئے رزیڈنسی
سے محل راستہ پر بکثرت تمام روشنی ہوئی اور سڑک کے مقامات مختلفہ پر
آرائشی محرابین اور دروازے جنپر الفاظ مبارکبادی ومظہر خیرخواہی
نمایان تھے نصب کئے گئے قلعہ پر سے کہ بہت بلند ہے شہر بخوبی
نظر آتا ہے اس موقع پر مکانات کی کہ کثرت روشنی سے منور تھے
عجیب کیفیت نظر آتی تھی بعد دعوت کے آتشبازی کا تماشہ ہوا اور
اوسکے ساتھہ مہمانداری کی تکمیل ہوئی +
یکم دسمبر کو نواب ویسرائے صاحب نے جودہ پور سے کوچ کیا اور
براہ راست بیاور کو کہ بفاصلہ ۹۶ میل ہے تشریف لیگئے اور اس
طرح جناب ملکہ معظمہ فرمانروائے انگلستان وہندوستان کے قایم مقام کا
دورہ مارواڑ بخیر وخوبی تمام ختم ہوا اور جن لوگون نے خوش نصیبی
سے اس شادیانہ جلسہ کی سیر کی ہے اونکی یاد سے اوسکی عظمت اور
رونق کبھی نہ جاویگی +

ब्यावर

۲۴ر دسمبر کو مہاراجہ صاحب بہادر والی جودہ پور نے شہزادہ عظیم الشان
والا خاندان پرنس آف ویلز صاحب سے ملاقات کی اور ۲۸ر دسمبر کو
شہزادہ صاحب ممدوح نے مہاراجہ صاحب کے ڈیرہ پر رونق افروز ہو کر ملاقات
باز دید کی دونو مرتبہ مہاراجہ صاحب کو شہزادہ صاحب کے حسن اخلاق
وخوبی اشفاق سے کمال خوشی حاصل ہوئی اور جناب ممدوح نے مہاراجہ
صاحب کو بافتخار وخطاب گرانڈ کمینڈر سٹار آف انڈیا عطا کیا اس سے
نہایت شکر گذار ہوئے +

دوسرا امر جس سے مہاراجہ صاحب اور اونکے خاندان کو بہت خوشی ہوئی
یہہ تھا کہ جلسہ کیمپ آف اکسرسائز یعنی قواعد افواج دہلی مین مہاراج کشور سنگہ
صاحب برادر مہاراجہ صاحب جناب شہزادہ صاحب کی آنریری ایڈیکیٹ
یعنی ہمصاحب مقرر ہوئی تھی +

اس سال مین محکمہ جات عدالت کا کام بہ احسن الوجوہ ہوتا رہا دیوانی کا اول
محکمہ صدر دیوانی عدالت کہلاتا ہے اور مولوی ظہور الدین باشندہ
اودہ اوسکا حاکم ہے تین سو روپیہ سے زیادہ دعوی کے مقدمات ابتدائی
اور محکمہ جات تحت کی اپیل کی سماعت وتحقیقات وتجویز کرتا ہے +

پنڈت رتن لال حاکم عدالت منصفی ہے اور تین سو روپیہ تک کے
مقدمات کی تجویز کرتا ہے +

راو راجہ موتی سنگہ خلف کنیزک زاد مہاراجہ تخت سنگہ صاحب مرحوم حاکم
عدالت فوجداری ہین اور کل مقدمات فوجداری کو بجز قتل وغیرہ

प्रिंस आफ़ वे

ग्रांड कमेंडर स्टार आफ़ इंडिया

कैम्प आफ़ इक्सरसैज़

نہایت سنگین کے فیصل کرتے ہین اور مقدمات سنگین کی مثلین بعد تحقیقات باستدعاء صدور حکم مناسب مہاراجہ صاحب کیخدمت مین بھیجتے ہین +

منشی محمد حسین خفیف مقدمات فوجداری کی تحقیقات کرتا ہے اوسکو تین مہینے تک کی قید اور خفیف جرمانہ کا اختیار ہے اور اوسکے فیصلون کا راو راجہ موتی سنگہ صاحب کے اجلاس مین اپیل ہوتا ہے +

خاص محکمہ کا افسر پنچولی بالمکند ہے وہ کل مقدمات مال اور نیز جنمین اہلکاران راج مثل حاکمان وکوتوال پر استغاثہ ہو فیصلہ کرتا ہے +

اوّل عدالت اپیل کے حاکم خود مہاراجہ صاحب ہین کل محکمہ جات تحت کی اپیل ہو کر حکم ناطق صادر ہوتے ہین اور پنڈت شیونراین اس محکمہ کا افسر ہے ایک محکمہ معروف عدالت مقدمات کا حاکم پنڈت شیونراین

پرائیوٹ سکرٹری مہاراجہ صاحب ہے اس شخص کا یہہ کام ہے کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی کل تحریرات وکیل متعینہ ایجنسی سے لیکر مہاراجہ صاحب کی خدمت مین پیش کرے اور زرمعاوضہ مجوزہ پنچوکلاو راجستان متعینہ ایجنسی مارواڑ بابت چوری وغارتگری وغیرہ کے رعایاے دربار سے وصول کرنیکا بھی اختیار ہے +

محکمہ مصاحبت مین دیوان ومجمع وزرا کام کیا کرتے ہین اونکے ذمہ یہہ کام ہے کہ مہاراجہ صاحب کی خدمت مین پیش کرنیکے واسطے عرایض لیکر بعد تحقیقات حال مفصل گذارش کرین اور اس محکمہ کو کل دیگر

प्रैवेट सेक्र टरी

محکمہ جات راج پر نگرانی رکھنے کا اور جملہ اہلکاران دربار کو انجام دہی خدمت
مین مدد دینے کا اختیار ہے چھہ ٹھاکر جو ششماہی کی میعادون سے تین
تین شخص حاضر رہتے ہین اس محکمہ مین کام کرتے ہین اور جو مقدمات مہاراجہ
صاحب کی خدمت مین بھیجے جاتے ہین اونمین اپنی رائے لکھتے ہین +

سال گذشتہ مین میو کالج اجمیر مین آٹھہ طالبعلم مارواڑ سے بھیجے تجویز ہوئے
تھے اونمین سے کالج کھلنے پر چھہ طالبعلم بھیجے گئے اول ظالم سنگھ مہاراجہ
صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی اور پانچ ٹھاکر و پسران و عزیزان
ٹھاکرہین مارواڑ کا بورڈنگ ہوس تیار ہوجانے پر ہر سال بارہ طالبعلم
داخل ہوا کرینگے +

بدریافت حال بیماری طبیعت مہاراول صاحب جیسلمیر صاحب پولٹیکل ایجنٹ
بہادر مقام اجمیر سے بتاریخ ۱۴ جنوری مع ڈاکٹر صاحب متعینہ ایجنسی وہان
تشریف لیگئے اثناء راستہ ملک مارواڑ کا جو تجربہ اونکو حاصل ہوا اسکا حال
اسطرح لکھا ہے کہ اجمیر سے براستہ پشکر و میڑتہ و ناگور و پھلودی و پوکرن
گئے اگرچہ اس راستہ مین کسیقدر پھیر ہے اور دوسرا راستہ سیدھا صرف
۲۸۷ میل ہے مگر اسطرف کے اضلاع مارواڑ سے واقفیت حاصل کرنیکے
واسطے یہہ راستہ پسند کیا +

اجمیر سے بیالیس میل میڑتہ ہے وہان چار روز مین پہنچے راستہ مین زیادہ تر
ریتہ آتا ہے اول الیناوہ اس دو ہزار باشندون کی آبادی کا قصبہ آیا کہ
لاڈپورہ سے ریان تک اوسکا علاقہ ہے یہہ علاقہ میڑتہ خاندان کے

पुश्कर
भड़ता
नागोर
फलोदी
पोहकरन

अलनयावास

लाडपुरा
रियां

सरस्वती

ایک شاخ کا ہے سابرمتی ندی کوٹ شکر کی جھیل سے نکلتی ہے اور آگے
بڑھکر لونی ہوجاتی ہے موسم برسات مین اس ملک مین پھیل جاتی ہے خام
چاہات تیار کیئے جاتے ہین اونکی آبپاشی سے گیہون بہت اچھے تیار ہوتے
ہین کاشتکارون کی قلت ہے ورنہ جسقدر رہوتی ہے اوس سے زیادہ
زراعت ہواکرے ریان بھی آبادان قصبہ اور میڑتہ خاندان کے دوسرے
سردار کا مسکن ہے پانی کی افراط سے یہان بھی گیہون بکثرت پیدا ہوتا ہے*
میڑتہ کو راو جودہا کے چوتھے خلف دودا نے آباد کیا تھا اور اوسکے
بیٹے راؤ مالدیو نے جو ۱۵۳۲ء سے ۱۵۶۹ء تک حکمران رہا ہے اوسمین صفیل
کیا اور قلعہ تعمیر کرکر اوسکا نام مالکوٹ رکھا*
میڑتہ مین چند مرتبہ سخت وخونخوار لڑائیان واقع ہوئی ہین اور مُردون
کی یادگار مین صدہا سنگین مینارین گردنواح کی زمین پر بنی ہوئی
ہین وہان سے دو میل بمقام ڈانگرواس ۱۷۹۰ء مین مرہٹون نے بہ تحت
ڈیبائنی صاحب راٹھورون کو شکست فاش دی تھی - ڈانگولائی تالاب
کے بند پر فرانسیس کپتان پلٹن پیادگان کے کہ مہاراجہ سیندھیہ کی نوکری
مین بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۷۹۰ء مجروح ہوکر بتاریخ ۱۸ ستمبر بعمر ۴۱ سال انتقال کیا قبر ہے
سفید سنگ مرمر کے تختہ پر فرنچ زبان مین اوسکے مرنیکا حال لکھا ہوا ہے*
شہر کے گرد تالاب بہ کثرت ہونے سے میڑتہ مین پانی افراط سے ملتا ہے*
میڑتہ سے ۴۵ میل ناگور ہے راستہ زیادہ تر سخت زمین کا ہے بعض
مقامات پر ریتہ بھی آتا ہے کنوؤن مین پانی بہت عمق پر ہونے سے

آبپاشی نہین ہوسکتی اس سبب سے مخلوق کا گذارہ فصل خریف کی پیداوار پر منحصر ہوتا ہے ناگور بڑا قصبہ ہے اور اسمین آراستہ قلعہ ہے آبادی کے اندر اور باہر قدیم زمانہ کی مسجدین بہت ہین مہاراجہ تخت سنگہ صاحب کے عہد مین حاکمون کے ظلم اور زیادہ ستانی سے اس زمانہ مین آبادی بہت کم ہوگئی ہے*

ناگور کے ساہوکارون کے پاس کلکتہ کی فروخت افیون کی خبرین عمدہ ترکیب سے نہایت جلد آتی ہین کلکتہ سے اجمیر تک بذریعہ تار برقی آتی ہین وہان سے ناگور کو اور ناگور سے بیکانیر کو بذریعہ عکس افگن کے کہ راستہ مین مقامات مناسب پر لگائے گئے ہین بھیجی جاتی ہین ان خبرون کے واسطے ایک شخص پچاس روپیہ ماہوار خرچ کرتا ہے اور ایک ساہوکار نے بیان کیا کہ کل میرے پاس کلکتہ سے ایک گھنٹہ مین خبر آئی تھی*

ضلع ناگور کے دیہات خالصہ مین راج کا لگان اور دیہات جاگیر مین جاگیردارون کا پیداوار سے نصف ہوتا ہے اور دیگر اضلاع مین صرف ایک ثلث یا چہارم لیا جاتا ہے سبب یہہ ہے کہ اس ضلع کی زمین پیداوار باجرہ و موٹھ و جوار کے لئے بہت موافق ہے*

ناگور سے پھلودی ۱۰ میل ہے ایک منزل چلکر بھاری ریگستان آتا ہے اوسمین کہین کہین گھاس و جھاڑی کی سخت زمین واقع ہے متفرق قطعات پر کل ملک مین خریف کی پیداوار ہوتی ہے مگر دیہات تاہم بہت فاصلہ پر ہین اور آبادی قلیل ہے آب نوشیدنی تالابون سے

یا بہت عمیق کنوؤن سے آتا ہے اور علی العموم شور ہے +

सागरीकुवे

اس نواح کے قدیم چاہات ساگری کنوئے کہلاتے ہین اونکی روایت
اسطرح سے ہے کہ ساگر نامے کوئی راجہ تھا اوسکے ۳۰ بیٹے تھے اور سب
بہت زبردست اور بہادر تھے ہر روزہ نیا کنوان کھود کر اپنے باپ کے
واسطے تازہ پانی لاتے تھے اس سبب سے ان چاہات کا نام ساگری ہے +
بعض دیہات مین پانی کی ایسی قلت ہے کہ ہر روزہ اوسکو ناپتے ہین
اور ہر ایک شخص کو حصہ معینہ دیتے ہین اکثر لوگ موسم گرما مین گاؤن سے
مفرور ہوجاتے ہین اور بارش شروع ہوتے ہی پھر آجاتے ہین +
باوصف ان تکلیفات کے باشندگان ملک خصوص ٹھاکرون کے
علاقہ مین خوش اور رفاہ معلوم ہوتے ہین اور ٹھاکر لوگ اونکے ساتھ
بہت مہربانی اور نرمی سے پیش آتے ہین +
اس ریگستان مین مالگذاری سرکار بذریعہ اجناس وصول کرنیکا طریقہ
بہت اچھا ہے کیونکہ رعایا نقد ادا نہین کرسکتی ہے خصوص اس زمانہ
مین کہ روپیہ کی قدر ہمیشہ کم وبیش ہوتی رہتی ہے بجائے بندوبست
مقررہ مدت دراز کے جسمین زر نقد ادا ہوتا ہے پیداوار جنس کا حصہ لینا
زیادہ تر مقتضائے انصاف ہے +

विशनोइ जम्वा

اس علاقہ کے اکثر دیہات مین بسنوئی لوگون کی آبادی ہے کہ جمبہ نامے
دیوتا کی پرستش کرتے ہین اونکی یہہ کیفیت ہے +

लोथ पीपासर

سمت ۱۲۵۴ مطابق سنہ مین لوتھہ نامے پوار راجپوت موضع پیپاسر پرگنہ

ناگور مین رہتا تھا ایک روز سوموار کے دن بھادون بدی ۸ کو لوتھہ کو
مکان کے دروازہ سے باہر ایک لڑکا پایا کہ اُسنے اپنے پاس رکھکر
پرورش کی یہہ لڑکا گونگا تھا جب بڑا ہوگیا لوتھہ کی گائے بھیڑ اور بکریون
کو چرانیکے واسطے جایا کرتا تھا ایک روز اوسکو گورکھہ ناتھہ فقیر کہ صاحب
کرامات تھا جنگل مین ملا اوسنے لڑکے کو اپنا راز ظاہر کیا *

गोरखना

سمت ۱۲۴۳ مطابق ۱۱۸۶ عیسوی مین مسلمانون نے راو دُودا سے میڑتہ چھین لیا
اور اُسکو بھاگنا پڑا عین الفرار وہ اتفاقاً موضع پیپاسر مین اوترا جسوقت
وہ پہنچا گونگا جمبہ مویشیون کو گانوُ کے چاہ پر پانی پلا رہا تھا اوسنے دیکھا
کہ جسوقت لڑکا ہاتھہ اوٹھاکر اشارہ کرتا تھا جسقدر مویشیون کی ایک دفعہ
پانی پینے کی گنجایش تھی از خود آجاتے تھے اور جب وے سیر ہوکر جاتے تھے
اسکے پھر اشارہ کرنے پر دوسرا فریق اوسیقدر مویشیون کا اور آجاتا تھا
دودا کو یہہ دیکھکر بہت تعجب ہوا اور سمجھا کہ یہہ کوالیہ صاحب کرامات ہے
مگر وہان اوس سے گفتگو کرنا مناسب نہ سمجھکر جسوقت وہ وہان سے
روانہ ہوا یہہ بھی سوار ہوکر اوسکے پیچھے چلا سواری مین اوسنے دیکھا
کہ باوجودیکہ وہ پیش نظر جاتا تھا مگر اوسکے پاس نہ پہنچ سکا اس سے
زیادہ تر متعجب ہوا آخر کار گھوڑے سے اُترکر اوسکے پیچھے چلا اور اوسکے
پاس جا پہنچا دودا نے ہاتھہ جوڑکر اوس سے نام پوچھا اسپر اوسنے
جو ۳۴ برس تک گونگا رہا تھا متکلم ہوکر اپنا نام جمبہ بتایا اور دودا
سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے دودا نے میڑتہ کھو بیٹھنے کا حال بیان کرکے

اوس سے دریافت کیا کہ اب کیونکر ہاتھ آسکتا ہے جمبہ کے ہاتھ مین
ایک کلھاڑی تھی اوسنے کھیر کے درخت مین سے لکڑی کاٹ کر چوبی
تلوار بنائی اور دووا سے کہا کہ جاسکے ذریعہ سے میٹرتہ فتح کرلے
جب تک تلوار تیرے گھر مین رہیگی میٹرتہ تیری جاگیر مین رہیگا دووانے
ویساہی کیا اور میٹرتہ فتح کیا +

तालवा

اوسوقت سے جمبہ نے مویشی چرانا چھوڑ کر سرحد موضع تالوہ علاقہ بیکانیر
مین پیپاسر سے تین کوس ایک ریت کے ٹیلہ پر بود و باش اختیار کی
۱۵۴۲ء مین اس ملک مین بڑا قحط پڑا مسکن جمبہ کے گرد نواح کے
جاٹون نے دیگر ممالک کو نقل وطن کرنا چاہا جمبہ نے کہا کہ اگر یہہ لوگ
میرا مذہب اختیار کرین تو مین اُنکو کھانا دونگا اور گھر چھوڑنے کی ضرورت
نہ پڑیگی اُنھون نے اوسکی نصیحت پر عمل کیا اور اوسکے مرید ہوگئے

बीसनवी

اوسنے اونکو انتیس ۲۹ نصیحتین کین کہ اس سبب سے یہہ لوگ بیسنوی
کہ بیس اور نو سے مرکب ہے کہلانے لگے +
اول دو نصیحتین عورتون کی عصمت اور صفائی پر ہین اور عام قواعد
عالم سے بہت مشابہ ہین +
۳ ـ جس روز سے کوئی بچہ طفل یا دختر غلہ کھانا شروع کرے ہر روزہ پانی
سے غسل کرے +
۴ ـ ہمیشہ ایک عورت پر قناعت کرے +
۵ ـ آدمی کے پاس جو کچھہ ہو اوسی پر قناعت کرے +

۶- سب آدمی آپسمین ہر روزہ پانچ دفعہ سلام کیاکرین +

۷- ہر روز شام کیوقت خدا سے دعا مانگین +

۸- ہر روز کھانا کھانے سے پیشتر آگ پر گھی ڈالا کرین

۹- غسل کرنے اور پینے کا پانی چھان لیا کرین +

۱۰- سوچ بچار کے بغیر کوئی بات نہ کہین +

۱۱- ہمیشہ سوختگی کو بغور دیکھ لیا کرین کہ اسمین کوئی کیڑہ یا جاندار شے نہو +

۱۲- کبھی مغلوب الغضب نہون +

۱۳- کبھی چوری نکرین +

۱۴- کبھی کسیکی بدی نکرین +

۱۵- کبھی جھوٹ نہ بولین +

۱۶- ہر مہینے کی ماوس کو برت کیا کرین +

۱۷- ہمیشہ بشنو کا نام ورد زبان رکھین + विष्णु

۱۸- کبھی کسیکی جان تلف نکرین اور نہ حتی الامکان کسیکو کرنے دین +

۱۹- کبھی سبز درخت کو درو نکرین +

۲۰- کھانا مردوہی کھاوین جو اپنی قوم کے آدمی نے پکایا ہو +

۲۱- ہر ایک بھیڑ بکری کے کان پر نشانی کردین تاکہ اوسکی جان بچے اور حتی المقدور اوروں سے بھی ایسا کراوین +

۲۲- بیل کو بدھیہ نکرین +

۲۳- افیون نکھاوین +

۴۴ - شراب نہ پئین +

۴۵ - حقہ نہ پئین +

۴۶ - بھانگ نہ پئین +

۴۷ - تیل کو اپنے جسم سے نہ لگنے دین +

۴۸ - کبھی کسی سے دشمنی نکرین +

۴۹ - اسطرح زندگی بسر کرین کہ مرنیکے واسطے ہمیشہ تیار رہین +

جمبہ کے زمانہ مین ناگور مین مسلمان حکمران تھے اونکو پسند نہوا کہ جمبہ اپنا مذہب جدید جاری کرے اسواسطے انھون نے چند عقاید اپنے بھی اوسمین شامل کرنیکی ہدایت کی جمبہ نے منظور کیا اور اپنے عقاید مذہبی مین مسلمانی رسمین مندرجہ ذیل شامل کین +

۱ - بعد وفات بشنوئی دفن کیے جاوین +

۲ - جسطرح بشنوئیون کو بشنو کا نام لینے کی ہدایت تھی اوسیطرح بشنو کے آگے اسد بسم اللہ کہا کرین +

۳ - شادی مین پھیرے نہوا کرین دو چوکیان بچھائی جاوین جانب راست پر دولھن بیٹھے اور جانب چپ پر دولھا بیٹھے جب دونون بیٹھ جاوین اونکے روبرو آگ پر گھی جلایا جاوے دونون کے کپڑون سے گٹھ جوڑ باندھا جاوے دو پیسہ اور آرد گندم مہندی مین ملاکر اونکے دست راست مین دیا جاوے اور دونون کے ہاتھ ملائے جاوین جب نصف رسمیات ہو چکین دونون کی نشست بدلی جاوے پروہت ہنود کی کتاب پڑھ چکے

गठजोड

تب مسلمان کتاب جو جمبہ نے بتلائی ہے پڑھے اسکے بعد پروہت دولہن کی پشت پر تھپڑ لگا دے اور رسم ختم ہو +

۴ - سر اوپر سے مونڈا یا کرین +

۵ - ڈاڑھی نہ مونڈا وین +

جمبہ نے اپنے حیات مین ایک جنگل واقع پرگنہ پھلودی مین ٹرا تالاب بنایا اور اوسکے قریب گانون آباد کر کے اپنے نام سے اوسے جمبہ موسوم کیا تالاب کے کنارہ پر تختہ سے قبر کھود دی اور اپنے مریدون کو ہدایت کی کہ جب مرون اوسمین دفن کرنا منگسر بدی ۹ سمت ۱۵۹۳ مطابق سنہ ۱۵۳۷ مین اوسی ٹیلہ کے اوپر جہان پلیا سے گیا تھا جمبہ کا انتقال ہوا اوسکے مریدون نے نعش کو قبر واقع کنارہ تالاب پر نہ جانے دیا اور جہان وہ مرا تھا وہین دفن کیا موضع تالوہ علاقہ بیکانیر مین اوسکی قبر اور ایک مندر اوسکے نام کا اب بھی موجود ہین اور جہان وہ رہتا تھا وہ مقام کہلاتا ہے +

مقام پر پھاگن بدی ماوس کو میلہ ہوتا ہے وہان بشنوئی جمع ہوتے ہین اور چیت بدی ۱۵ کو اوسکی خالی قبر پر میلہ ہوتا ہے +

ایک بشنوئی متوطن موضع روہتو علاقہ ناگور کے گھر مین جمبہ کے باندھنے کی ایک کتی یعنی سیدھی دو دہاری تلوار ہے کہ زمانہ سابق مین بشنوئی بہ امید حصول بہشت اوس سے آپسمین ایک دوسرے کو قتل کرتے تھے ایک روز جمبہ اتفاقاً موضع روہتہ مین گیا تھا سواری سے اترتے ہوئے اوسکا قدم پتھر سے لگا کہ اوسمین نشان ہوگیا کل بشنوئی اس تلوار کی

रोहता

اور اوس پتھر کی جسپر جمبہ کے قدم کی نشانی ہے پرستش کرتے ہین ❊
اکثر بشنوئیون کے دیہات مین ایک سایہ دار چبوترہ ہمشکل مندر جمبہ کے ہوتا ہے
اور اوسپر قدم کا نشان ہوتا ہے کہ اوس نشان کو اور کھیجڑی اور کنکھار و
کے درختون کو ہر مہینے کی ماوس کے دن کل بشنوئی پوجتے ہین مندر
مین ایک سادہ پوجا کرتا ہے اور اوسکو ہر روز گاؤن سے کھانا ملتا ہے
وہ شادی نہین کرتا ہے اور جسوقت وہ مرجاتا ہے تو دوسرا سادہ مقرر
ہوجاتا ہے اگر اوسکے جورو بچہ ہون تو بھی وہ چھوڑ دیتا ہے اور بچے اپنی
والدہ کے پاس رہتے ہین اس صورت مین وہ دوبارہ شادی نہین کرسکتی
ہے لیکن اگر بچے نہون تو کرسکتی ہے ❊
زمانہ سابق کی نسبت ملک مین اب بہت امن ہوگیا ہے اسکا ثبوت یہہ ہے
کہ پھلودی کی اخیر منزل مین ایک نگلہ مین جسکی آبادی قریب ساٹھ آدمی
کے تھی جاٹ رہتے تھے وہان ایک عمیق کنوان ہے اوسکو وے کہتے
ہین کہ دو ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے اس نگلہ کے ایک گوشہ پر برج ہے اسمین
بندوقون کے مورچے بنے ہوئے تھے کہ اکثر حملون کے آنے پر باشندگان
دیہات وہان پناہ پذیر ہوا کرتے تھے اب باشندگان دیہہ نے
کہا کہ امن وامان کا زمانہ ہے یہہ برج صرف غلہ بھرنے کے کام آتا ہے ❊
قصبہ پھلودی کی آبادی کی روایت برہمنان پوکرن کی زبانی اسطرح
دریافت ہوئی تھی کہ موضع لودور ہوہ علاقہ جیسلمیر مین سیدو نامے
پوکرنہ براہمن پھل بردھکا دیبی کا پوجاری تھا اوسکی گھوڑی نے

खेजड़ी
खंखारू
साध
लोरद्रवा
सीदू का
फलवृधि

بچھیرہ دیا اوسکی عمدگی کی شہرت دربار جیسلمیر مین پہنچی رئیس نے اوس سے
بچھیرہ طلب کیا اوسنے انکار کیا اس جرم مین اوسکو گانوٗن سے نکالدیا گیا
اوسکو بہت رنج ہوا ایک شب اوسکو خواب مین دیبی نے کہا کہ تو مجھے بہلی
گاڑی مین رکھکر لے چل جہان گاڑی اٹک جاوے وہان میرا مقام
کرکر پوجا کیا کر اوسنے ایسا ہی کیا اسطرح سدی ۱۵ سمت ۱۵۱۶ مطابق سنہ ۱۴۵۹
مین لودورہ سے گاڑی مین دیبی کو لیکر مع چند ہمراہیون کے
روانہ ہوا اسوج بدی ۱۳ کو تھل مین ایک مقام پر پہنچا کہ وہان کھیجڑہ
کے درخت سے گاڑی اٹکی برہمن نے گاڑی مین سے دیبی کو اوتار کر
وہین مقیم کردیا اور پوجا کرنے لگا +
چنانچہ اس دیبی کا مندر اب موجود ہے اور اوسکے روبرو کہنہ مگر سبز
کھیجڑہ کا درخت ہے جسنے بمرور عرصہ ۴۱۷ سال دیبی کی گاڑی کو
روکا تھا آبادی قصبہ جال کی پاس نالہ مین سیدو نے کنوا کھودا
اور اوسکا نام پھلا بیرہ رکھا اسطرح پھل بردھکہ دیبی کے مندر نام سے
फलावेरा
پھلودی قصبہ آباد ہوا پھر اوسکا نام کھیجڑہ درخت کی وجہ سے لٹیال
رکھا گیا کہ خاردار درخت کھیجڑہ کہلاتا ہے اور دیبا خار لٹیال کہلاتا ہے
लतयाल
مارواڑی لوگ ایک گیت گاتے ہین اوسکا مضمون یہہ ہے کہ سیدو نے
دیبی سے کہا تھا کہ یہان قیام مت کرو سون تک پانی نہین ہے
مگر دیبی نے جواب دیا کہ مین یہان خوش ہون خوف مت کر پانی بھی
بکثرت ہوجاویگا چنانچہ دیبی کا قول صادق ہوگیا کہ اب پھلودی کے گرد

सूजा
हमीरनीरावत

بہت تالاب وچاہات ہین +

راؤسوجا کے بڑے بیٹے راؤ ہمیر نیراوت سے تھے جو بمقابلہ بھٹیانون کے کہ پیپار کے تیج کے میلہ سے راجپوتون کی لڑکیون کو لیگئے تھے سمت ۱۵۷۳ مطابق سنہ ۱۵۱۶ء مین مارا گیا تھا پھلودی مین گڑھی تعمیر کی تھی کہ ہمیر کا مکان اِبتک گڑھی مین ہے پھر مالدیو نے جو سمت ۱۵۸۹ مطابق سنہ ۱۵۳۲ء مین مسندنشین ہوا تھا گڑھی مین اضافہ کیا پھلودی کی آبادی قریب بارہ سو آدمیون کی ہے یہان کے اکثر مہاجن ہندوستان کے دور دور ممالک مین تجارت کرتے ہین اور اپنے متعلقون کے پاس وقتًا فوقتًا آتے رہتے ہین پھلودی سے چار پانچ کوس شمال مین نمک پیدا ہوتا ہے دونا لونگا پانی کہ ایک قصبہ کے بہت قریب اور دوسرا کسیقدر فاصلہ پر ہے اوس مقام پر جہان نمک پیدا ہوتا ہے پھیلتا ہے وہان سات آٹھہ فیٹ کے عمق پر پانی نکلتا ہے چاہات خام تیار کرکے کیاریون مین بھرتے ہین اوسکے بخارات اوڑھکر نمک باقی رہجاتا ہے ہر موسم مین نمک بنتا ہے مگر موسم گرما مین بہت ہوتا ہے دو سو آدمی مزدوری مین لگے رہتے ہین سنہ ۱۸۶۹ء کے قحط سے پیشتر زیادہ رہتے تھے +

پھلودی مین فی روپیہ چار من آٹھہ سیر نمک فروخت ہوتا ہے پانچ روپیہ کے نمک مین سے تین روپیہ راج مین آتے ہین اور دو روپیہ کارخانہ والونکو ملتے ہین اس نمک پر محصول نہین لیاجاتا ہے +

ایک حساب سے معلوم ہوا کہ بارہ برس مین کُل نمک بقدر چار لاکھہ

چھہا سٹھہ ہزار من تیار ہوا اوس سے دربار کو للوہ ہزار حاصل ہوا اس نمک مین سے دو لاکھہ بہتر ہزار من بیکانیر کو گیا اور سینتالیس ہزار من سندہ کو اور ایک لاکھہ سینتالیس ہزار من مارواڑ مین خرچ ہوا اس سے ثابت ہے کہ زیادہ تر نمک بیکانیر کو جاتا ہے اور دسوان حصہ سندہ کو جاتا ہے اور باقیماندہ قریب ایک ثلث کے اضلاع مارواڑ قرب وجوار پھلودی مین صرف ہوتا ہے ❊

پھلودی سے پوہکرن ۳۴ میل ہے پھلودی نشیب کی زمین پر واقع ہے اوسمین سے نکلکر راستہ درجہ بدرجہ بلند ہوجاتا ہے کہ انجام سرزمین ملک کے ہموار ہوگیا ہے اور پھر جب پوہکرن دو میل رہتا ہے آتا ہے کہ اوسی قدر نیستی پر جیسیر پھلودی ہے پوہکرن بھی واقع ہے پیداوار فصلخریف ہوتا ہے مگر زیادہ تر رقبہ اراضی غیر مزروعہ ہے اور اوسپر جھاڑی ہے اور کہین کہین کانس ہوتا ہے ❊

سातलमेर

راؤ مالدیو نے قلعہ ساتلمیر کو کہ پوہکرن سے دو میل تھا مسمار کرکرا اوسکے مصالحہ سے پوہکرن کا قلعہ تعمیر کرایا تھا ساتلمیر کو راو جودہا بانی شہر جودہپور کے خلف اکبر ساتل نے پست پہاڑی پر تعمیر کرایا تھا اب بجز شکستہ قدیمی جین مندر کے وہان کچھہ باقی نہین رہا ہے ❊

پوہکرن راج جودہپور کے اول درجہ کے سردار کی جاگیر ہے یہہ سردار راج کا پردہان ہے کہ کل باقاعدہ سواریون مین ہاتی پر مہاراجہ صاحب کے پیچھے خواصی مین بیٹھتا ہے کل اسناد عطیات اراضی و

❊

دیہات وغیرہ پر اوسکے دستخط ہوتے ہین اوسکے بزرگ مہاراجہ ابھے سنگھ
کے زمانہ مین بھین مل سے آئی تھی +

भीनमल

پوہکرن سے چھ میل کے فاصلہ پر ایک مندر ہے کہ وہان کل ممالک ہندوستان
سے لوگ زیارت کیواسطے آتے ہین اوسکی روایت اسطرح ہے کہ اجمل

अजमल

نامے ایک پوار راجپوت تھا جب پوارون کی ریاست بگڑی اجمل موضع
کاشمیر پرگنہ شیو واقع مارواڑ مین رہنے لگا وہان سے دوارکا کو گیا تھا

काश्मीर शेव

خواب مین سری کرشن نے اوس سے اقرار کیا کہ تیرے گھر آونگا پیشتر وہ لاولد
تھا بعد ازان ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام بیرم دیو رکھا ایک روز بیرم دیو

वीरमदेव

کھٹولہ پر سوار ہوتا تھا اوسکے پاس سوتا ہوا دوسرا بچہ نظر آیا اجمل کی عورت
نے بہت متعجب ہوکر خاوند کو اطلاع دی اوسنے کہا کہ سری کرشن نے
آنیکا اقرار کیا تھا سو آئے ہین اونکی بہت خاطرداری کرو اوس لڑکے کا
نام رام دیو رکھا جب وہ جوان ہوا پوہکرن مین ایک جن رہا کرتا تھا

रामदेव

اور آدمیون کو مارتا تھا اور انواع تکلیف و اذیت دیا کرتا تھا رامدیو نے
اس جن پر حملہ کیا اور مار کر قصبہ پوہکرن سے لیا اور بالناتھ نامے

बालनाथ

ایک شخص کو جسے اوسنے اپنا گرو بنایا تھا وہان متعین کیا بعد ازان اجمل
نے ملی ناتھ خلف دوم جگپال کے ساتھ اپنی ہمشیرہ کی شادی کردی
اور قصبہ پوہکرن اوسکو جہیز مین دیدیا +

मलीनाथ जगपाल

رام دیو نے پوہکرن سے چار کوس رامدیورہ نامے گانون آباد کیا
اور وہان بودوباش کی ایک مسلمان پیر ساکن موضع اوچ واقع سندھ نے

ऊच

اثناء راستہ اجمیر رامدیو سے ملاقات کرکر دوستی کی دونون نے
آپسمین کرامات دکھلائین پیر نے تو مسواک کرکر خشک پیپل کی لکڑی کے
ٹکڑون کو پانچ جگہہ داب دیا کہ فوراً پانچ درخت پیدا ہوگئے اب تک پنچ پیپلی

पंचपीपली

مشہور ہے اور رامدیو نے پیر کے کہنے سے ایک گائے ذبح کرکے
اوسکا گوشت کھایا اور پھر ہڈیان جمع کرکر گائے کو زندہ کردیا ہے

مسلمان پیر سے دوستی ہوجانیکے سبب رامدیو رامسہ پیر کہلانے لگا

रामसा पीर

اور اپنی خواہش سے سمادہ یعنی زندہ دفن ہوگیا کہ اوسکی اولاد اب تک

समाद

دفن ہوتی ہے اور بعض مسلمانی رسمون کے پابند ہین یعنی سور کا گوشت
نہین کھاتے ہین اور نہ داڑھی منڈاتے ہین رامسہ پیر کی درگاہ کی
سب پرستش کرتے ہین اور رامدیورہ پر بہادون شدی اا کو سال
میلہ ہوا کرتا ہے ؎

جیسلمین ایک ہفتہ قیام کرکر صاحب پولٹیکل ایجنٹ براستہ دہنوہ

धनव

و دیوی کوٹ و بیجو رائے و دہارنی و بیچ ملانی کو واپس آئے

देवीकोट
बीजोराय
धारनी
बीच

جیسلمیر سے دیوی کوٹ ۲۷ میل ہے اور راستہ پہاڑی زمین پر ہے کہ
گاڑی نہین چل سکتی چھہ میل مشرق دیوی کوٹ سے کاشمیر واقع مارواڑ
تک کہ ۳۹ میل ہے ریتہ کی زمین ہے اور پیداوار خریف بکثرت ہوتی
کاشمیر سے تلواڑہ لب لونی تک کہ ۴۱ میل کا فاصلہ ہے برابر ریتہ کے

तलवाडा

ٹیلے ۱۵ فیٹ تک کی بلندی کے آتے ہین اس کل راستہ مین پانی
شور اور بد ذائقہ ملتا ہے باوصف نقص زمین کے فصل خریف کی پیداوار

اچھی ہوتی تھی اور رعایا آسودہ تھی *

عدالت فوجداری و پولیس جیلخانہ

جودھپور مین عدالتین سنہ ۱۹۲۶ مین تھین مگر پولیس کا انتظام بہت سست تھا
بجھن لٹا کرتے تھین اور قرب و جوار شہر کے سوداگرون کے احکام کی تعمیل
ہوتی تھی یہ حالت ہوا ہے کہ کل ریاست مین بہترین اہلکار رہتے
ہر ایک عدالت تھا اور واجبیت سے کام کرتا تھا مگر کل علاقہ مین صرف
پرگنہ وار حصہ یا کوتوالی ہونے سے ہر ایک حاکم کو فوجداری کے
اختیارات مطلق حاصل تھے اور سوار و پیادون کی جمعیت کامل زیر
حکم ہونے سے جو کچھ چاہتے تھے کرتے تھے پھر جب مہاراجہ صاحب
مرحوم سے بہت تقاضا ہوا انھون نے ملک کو چار حصون مین منقسم
کر کر ہر ایک مین فوج مع افسرون کے متعین کی اور مفصلات مین بھی
جمعیت بھیجکر کل کا ایک افسر مقرر کیا *

गूलर
अलनियावास

گولر والیانداس وغیرہ باغیان مارواڑ نے علاقہ جے پور مین سکونت
کر کر رعایا علاقہ جودھپور کے مال وغیرہ کو غارت کیا تھا اوسکے معاوضہ کا
مالیت ۱۴ ارم ہائی
راج جے پور سے آیا کہ موجودگی صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر مدعیون
کو تقسیم ہوا اور اوسکے علاوہ بابت ڈگریات پنچو کلاء راجستان
مدعیون کو دلایا گیا *

سرحد بیکانیر پر جودھپور کے جودہا اور بیکانیر کے بیداوتون کے درمیان
مدت سے نااتفاقی تھی اور یہہ نااتفاقی باعث شورش و فساد ہو کر

خود فریقین ورعایا ہر دو ریاستون کے نقصان کی باعث تھی بماہ نومبر ۱۸۶۷ء صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے برسر موقع جاکر بموجودگی معتمدان ہر دو ریاست و باتفاق ٹھاکر لکچاون فیصلہ کر دیا کہ فریقین نے رضامند ہوکر عملیابی سے کفالت صلح کی اور آیندہ کی شکایتون کا سرکار مین استغاثہ کر کر حسب قاعدہ فیصلہ کرانا منظور کیا علاوہ اسکے وہان چند دیگر خفیف جھگڑون کا بھی فیصلہ ہوا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے جانے سے بہت فائدہ ہوا +

माल पहाड़

مال پہاڑ واقع سرحد مارواڑ و سروہی غارتگروسارتون کی جاے پناہ ہے اور وہان کی سرحد متنازعہ تھی اس سبب سے ایک ریاست دوسرے کو ملزم پناہ دہی مفسدان قرار دیتے تھے فروری ۱۸۶۸ء مین کپتان

इम्पी म्यूर

امپی صاحب نے باتفاق لفٹنٹ میور صاحب پولٹیکل سوپرنٹنڈنٹ سروہی فیصلہ کر کر مینارہ ہاے تعمیر کرا دیئے پناہ دہی مفسدان مین اگرچہ فریقین کا قصور تھا مگر مارواڑ کی زیادتی زیادہ تھی اہلکار لوگ گرفتاری مجرمان مین بالکل سعی نہین کرتے تھے اس سے مہاراجہ صاحب کو آگاہ کیا گیا مگر کچھہ بندوبست نہین ہوا ہر دو صاحبان کی برسر موقع تحقیقات کرنے سے غارتگرون کو کسیقدر خوف ہوا اور چند روز کے واسطے انسداد واردات ہوگیا +

علاقہ راج مین رہزنی کی وارداتین بکثرت ہوتی تھین صرف اوس قسم کے مقدمات جنمین سکناے علاقہ غیر مدعی تھے محکمہ پنچو کلا مین چوبیس ۲۴ دائرے

اور جو بہ عیان سکنا علاقہ ہائے واڑ تھے انکے علاوہ رہی دو بڑی سڑکون یعنی پالی وجودھپور و بیٹر نہ و اجمیر پر کہ اونکی حفاظت کامل ہونی چاہیے تھی سارق و غارتگر بکثرت رہتے تھے جو راجہ صاحب کے حال سے واقف تھے بلکہ کاروانوں کے پہنچنے جودھپور و پالی سے صحیح غارتگرون کا روانہ ہونا مشہور ہو جاتا تب بھی کچھ بندوبست نہین کرتے تھے ✤

एरनपुरा
ब्यावर

سڑک ایرن پورہ و بیاور پر مسافرین و تاجرین سے ناواجب و بیقاعدہ محصول لیا جاتا تھا اس سے بہت تکلیف تھی حسب فہمایش صاحب پولٹیکل ایجنٹ مارواڑ سے چھاونی ایرن پورہ کو جانیوالی اجناس پر سے محصول واجب مقرر کیا گیا نصیرآباد کے دوکاندار بھی شاکی تھے کہ سڑک پر ہمارا مال روک لیا جاتا ہے اور محصول ناواجب لیا جاتا ہے چونکہ اس سڑک پر اجمیر و نصیرآباد کو بمبئی و احمدآباد کے مال کی بھی آمد رفت ہے اس بدنظمی محاصل سے مارواڑ کی آمدنی و تجارت دونون کا نقصان تھا نہ کوئی شرح مقرر تھی اور نہ نگرانی تھی اہلکاران موقع دیہات جو چاہتے تھے وصول کرتے تھے ✤

पुमावा
गुढाइंदोल

سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ء مین ضعف حکومت کے باعث سے ایرن پورہ کے قریب جنوب مشرقی سرحد مارواڑ پر مینون نے فساد کیا اور غارتگری کی واردات وقوع مین آئین خصوص موضع پوماوا و علاقہ بھومیہ و موضع گوڈہ اینڈولی متعلقہ زمانہ مین بہت شورش ہوئی سب سے بدتر گروہ مینونکا وہ ہے جسنے سنہ ۱۸۵۷ء مین مال پہاڑ پر غدر کیا تھا اور اس زمانہ مین موضع

सियाना

سیانہ کے قریب دشوار گذار خطۂ مارواڑ مین مسکن گزین تھے انھون نے بماہ دسمبر ایک جیسلمیر کے بقال کو اور گرد نواح کے چند دیگر لوگون کو گرفتار کر کر قید رکھا مگر مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب کو جب سے کودوار کا انتظام سپرد ہوا انھون نے ان لوگون کی سرکوبی شروع کی ایک سرغنہ کو مار ڈالا اور ایک سرغنہ اور بیس معینونا گرفتار کیا اور دیگر معینون کے تعاقب مین سرگرم رہے *

سرحد اجمیر پر اہالیان پولیس علاقہ انگریزی کو مارواڑ کے باوریون کی بہت شکایت رہی باوریہ برائے نام چوکیدار اور شکاری ہوتے ہین کوئی مستقل پیشہ نہین رکھتے اجمیر کے گرد نواح مین متفرق رہتے ہین اور چوری کرتے ہین اکثر ٹھاکر اونکو پناہ دیتے ہین اور مال مسروقہ و معترو نہ مین حصہ لیتے ہین ہر ایک ٹھاکر اپنے گانون مین حفاظت کیواسطے باوریون کے دو تین گھر رکھتا ہے اور اونکو حق حفاظت دیتا ہے مگر انگریزی علاقہ مین کچھہ نہین ملتا اس سبب سے اہالیان پولیس کو زیادہ محنت رہتی ہے جب شکایت زیادہ ہوتی ہے راج پر تقاضا ہوکر باوریون کو نکالا جاتا ہے جب شکایت رفع ہو جاتی ہے پھر آگر آباد ہوجاتے ہین اور جو مینہ و بھیل اپنی ذات کے دیہات مین نہین رہتے ہین اونکی بھی یہی کیفیت ہے ہر ایک مینہ کے گانون مین راج کا اہلکار علاوہ حصہ مال مسروقہ کے ہر ایک مسلح شخص سے محصول لیتا ہے جب کوئی مینہ یا باوریہ علاقہ اجمیر مین واردات کرتا ہے اور علاقہ مارواڑ مین آنکا

پتہ لگتا ہے تب اہالیان پولیس انگریزی و ملازمان ریاست کے درمیان بہت نزاع ہوتا ہے +

ملانی و مارواڑ کے شمال و مغربی اضلاع میں جیسلمیر کے بھاٹھی غارتگرون کی بہت شکایت ہوئی کپتان امپی صاحب نے علاقہ ملانی میں اونکے انسداد کیواسطے تھانہ جات مقرر کئے مگر پانیکی قلت اور چارہ نملنے کے سبب سے گھوڑے مر گئے اور تھانہ جات برخاست ہوگئے پھر شتر سوار متعین کئے مگر اونکے اونٹ بھاٹیون کے اونٹون سے کمزور تھے اور اونکا تعاقب نہین کر سکتے تھے +

نتھو سنگھ ٹھاکر بھٹیانہ واقع ملک سروہی کی بغاوت سے سرحد جالور تک مارواڑ مین مختور رہا قرب و جوار سرحد کے ٹھاکران مارواڑ کے نتھو سنگھ سے رشتہ داری تھی کہ وے اوسکو پناہ دیتے تھے ٹھاکران لوہیانہ و اوچمت و پُسَرن سب سے زیادہ پناہ دہندہ تھے +

भठयाना
जालोर
लोहयाना
उचमत
पुसरन

۱۶ استمبر ۱۸۶۸ء کو دوبارہ گرفتاری مجرمان سرکار انگریزی اور راج مارواڑ کے درمیان عہدنامہ منضبط ہوا +

۲۰ ستمبر ۱۸۶۸ء کو ڈیڈوانہ اور کیچک کے درمیان سرحد شیخاواٹی پر شیخاوت غارتگرون سے ڈاک لوٹی کہ ایک پارسل جاتا رہا اوسکی تحقیقات کپتان پولٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ سجان گڑھ نے کی +

डीडवाना
कीचक
पोलट

جودھ پورمین پولیس کا کام راج کی فوج اور جاگیرداروں کے سوار

کرتے ہین قحط مین دونون خراب ہوکر تھانہ جات برخاست ہو گئے راج کی سستی سے فوج عرصہ تک نہین گئی نہ ٹھاکرون سے تقاضا ہوا سارق وغارتگرون نے اس سبب سے سر اوٹھالیا اور ہمیشہ سے زیادہ سرکش ہو گئے اگرچہ اونکا زور ہمیشہ رہتا تھا مگر اس زمانہ مین راج کی حکومت کو بالکل بالائے طاق رکھدیا غارتگری سرحد پر زیادہ ہوئی اور مارواڑ و دیگر علاقہ کے راجپوتون نے کی +

سرحدات گودوار و سروہی و جیسلمیر و سیکر پر وارداتین بہت ہوئین گودوار مین خشک سالی سے مینون نے بہت سر اوٹھایا کہ آمدورفت بند ہو گئی چند ٹھاکر خصوص سیانہ والا کہ ۱۸۴۸ء مین باغی ہوا تھا اونکے حامی ہوئے اور سیانہ کے قریب ایک پہاڑ مین کہ اراولی مین سے ہے غارتگرون نے پناہ لی اور وہان لاکر مال مغروقہ کو تقسیم کیا کرتے تھے کابلی سوداگرون کے قاتل اور جیسلمیر کے مہاجنون کی ڈکیتی و قوعہ تا دولی کے مجرم اسی پہاڑ مین پناہ پذیر تھے +

سیانا

ناڈولی

مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب گودوار لیکر سیانہ پر حملہ کیا مینون نے مقابلہ کیا مہاراج کنوار کی طرف سے کہ بذات خاص موجود تھے چھہ آدمی مقتول و مجروح ہوئے اور ۱۶ سولہ مینے مارے گئے اونکے سوائے اکثر مینے مجروح ہوکر گرفتار ہوئے سیانہ کا ٹھاکر بھی پکڑا گیا اوسنے مچلکہ لکھدیا کہ غارتگرون کو پناہ ندونگا اور پہاڑ سے علیحدہ گاؤن آباد کرونگا تب اوسکو گاؤن مین جانیکی اجازت ہوئی +

गुढाइंदोल
गजयाभील

موضع گوڑہ ایندول متعلق زنانہ ڈیوڑھی قریب شہر پالی میں مینون کو
بہت پناہ ملتی تھی اس گاؤن کا سرغنہ گجیا بھیل تھا کہ چند سال تک کھلین لوپر
مین اوسکا خوف غالب رہا مگر اسوقت تک گرفتار نہوا تھا اسیانہ کی فتح
کے بعد گوڑہ ایندول کو گھیرا اسیانہ کی سزایابی کے خوف سے یہان ۲۱۰
مینہ از خود گرفتار ہو گئے اونمین سے ساٹھ مجرم سنگین کو قید رکھکر باقی کو رہا کیا گیا

अहोर

اہور کے ٹھاکر کے ملازمون نے گجیہ بھیل کو گرفتار کیا اس سے غارتگری
بالکل موقوف ہو گئی اور اگست ۱۸۶۸ء کے بعد عرصہ تک کوئی شکایت
نہوئی سرحد سروہی پر خاندان نتھو سنگھ بھٹیانہ والے نے کہ وہان کے
کسی ٹھاکر کے بیاہا تھا فساد کیا پانچ چار دیہات نے خلاف نتھو سنگھ
کے شریک ہو کر وارداتین کین یہہ تجویز ہوئی کہ سرحد جیسلمیر و شیخاوالی

लोहयाना
चेकली
उचमत
पुरन

کے انتظام کے بعد اس سرحد کی بھی خبر لیجاوے اور دیہات لوہیانہ
وچیکلی واچمت وپورن کو سزاء کامل دیجاوے *

شروع ۱۸۶۹ء مین سرحد جیسلمیر پر بھاٹھی لوگون نے ملانی و دیگر
مغربی دیہات مین لوٹ کی سڑک سندہ کی حفاظت کے واسطے
تھانہ جات مقرر ہوئے تھے انھون نے انکا کچھہ انتظام کیا تھا مگر
اونکے برخاست ہوتے ہی پھر وہی فساد ہو گیا راج کے سوارون کے
پاس چھوٹے چھوٹے کمزور ٹٹو تھے اور جیسلمیر کے بھاٹھی ایسے اونٹ
رکھتے ہین کہ پچاس ساٹھہ کوس علی التواتر چلے جاوین ملانی کے جس

सिकरा

متفرق گاؤن کو کچھہ کمک نہین پہنچ سکتی بھاٹھی اور سکرہ والے پچاس

شتر سوار تک جمع ہو کر لوٹتے تھے جیسلمیر والون پر تاکید ہوئی تو انھون نے بھاٹیون کا بندوبست کر دیا مگر غارتگران سکرہ چھپہدرہ تک واردات کرتے تھے چنانچہ بندوبست نہوسکا اکثر سکرہ مین ساہوکارون کے شتر مسروقہ شناخت ہوئے مگر حاکم کی کیا مجال تھی کہ وہان سے لاوے +

پچبھدرا

سکرہ کی زیادتی کا یہہ حال تھا کہ محکمہ پنچوکلا مین ایک سال کے اندر اونکی نسبت گیارہ مقدمات ڈکیتی و غارتگری کے دائر ہوئے اونمین سے سات مقدمون مین للعمسالہ کی اونپر ڈگری ہوئی مگر سزا ایک آدمی کو بھی نہ ہوئی +

سکرہ بہت بڑا بھومیون کا گانون ہے کچھ جمع نہین دیتا ہے دو فصلہ پیداوار کا رقبہ کثیر ہے پانی زمین کی سطح سے قریب ہے اوسمین سے ایک بیگھہ بھی مزروعہ نہین ہے بھومیہ بالکل غارتگری سے گذارہ کرتے ہین اصل مین یہہ گانون پوہکرن کی جاگیر مین تھا مگر اسوجہہ کہ جمع کی کوڑی نہین آتی تھی اور زر کثیر بابت معاوضہ مدعیان دینا پڑتا تھا ٹھاکر پوہکرن نے چھوڑ دیا اوسوقت سے سکرہ خالصہ ہوگیا کرنل نکسن صاحب نے ٹھاکر سے اس گانون مین سوار متعین کرائے تھے کہ اس سے بھومیون کے ٹھاکر سے عداوت قلبی ہوگئی جب مہاراجہ صاحب ٹھاکر پوہکرن سے ناراض ہوئے تو سواران پوہکرن نے سکرہ خالی کرایا گیا اور بھومیہ لوگ دیہات پوہکرن مین غارتگری

पोहकरन

निकासन

کرنے لگے جب سال گذشتہ مین ٹھاکر پوکہرن کا راج سے تصفیہ ہو گیا سکرہ کا بھی بندوبست ہوا ٹھاکر نے اپنے بچاو کے واسطے بھومیون کو رضامند کر لیا مگر وے دیہات خالصہ اور مسافرین کو بدستور لوٹتے رہے تاکید متواترہ پر راج سے فوج متعین ہوئی مگر شاید راج بھومیون کو سزا دینے کا حکم نہین ہے کہ فوج نے کچھہ نکیا دربار مین ایک شخص بھومیون کا خیرخواہ ہے اسواسطے سکرہ مین صرف تھانہ مقرر کرنیکا حکم ہوا ❊

बूदसू
बररवा
रवान्द
भम्बुत
मनाना

شمال مشرقی سرحد پر دیہات بودسو و بزروہ و کھاچ و بھمبوت مدت سے بدمعاشان علاقہ بیکانیر و سنیکر و مارواڑ کو پناہ دیتے ہین بودسو و سنانہ کے ٹھاکرون پر مہاراجہ صاحب کی مہربانی تھی اور انھون نے اکثر وارداتین بدصلاح مصاحبان راج جودہ پور کے اغوا سے کرین اور اسمین غرض یہہ تھی کہ کچاون وغیرہ کے بڑے ٹھاکرون کو نقصان پہنچاوین آخرکار تاکید ہوئی تب راج سے اونکے انسداد کی تدبیر عمل مین آئی حاکم لوگون نے باتفاق ٹھاکر کچاوین بھمبوت کا محاصرہ کیا اور قلعہ کو بزور شمشیر فتح کیا اور دس غارتگرون کے کل گروہ کو گرفتار کیا بعد ازان بزروہ کے مجرمون اور بودسو اور کھاچ کے مفسدون کی سزادہی کی تجویز درپیش ہوئی ❊

मंगलवा

اس نواح مین موضع منگلوہ کی سرحد کا اندرونی نزاع تھا کہ ہمیشہ باشندگان دیہہ مذکور میڑتہ راٹھورون پر حملہ کرتے تھے کرنل

لڈلو صاحب نے گانو خالصہ مین رہنا تجویز کیا تھا مگر متوسلان زمانہ کی فہمائش سے مہاراجہ صاحب نے اس گانون کو ٹھاکر منانہ کو کہ فریق متنازعہ مین سے تھا دیدیا مگر ٹھاکر نے اراضی متنازعہ پر قبضہ نپایا ٹھاکر کورے نے کہ ٹھاکر کھاؤن کے برادرون مین سے ہے ایکدفعہ فوج بھی تیار کی مگر حسب صلاح صاحب ایجنٹ بہادر حملہ آوری سے باز رہا مہاراجہ صاحب کو آگاہ کیا گیا کہ آپنے فیصلہ لڈلو صاحب کے خلاف کیا اگر خونریزی ہوگی تو آپکا ذمہ ہے اسپر انھون نے انسداد فساد کیواسطے اہلکار بھیجا جہان کسیطرح طرفداری ہوتی ہے دربار انصاف نہین کرسکتا ایک مقام پر راج کی بے ایمانی اور ٹھاکرون کو آپسمین لڑانیکی غرض سے

लडलू

कोरे

فساد ہوا دسمبر ۱۸۶۸ء مین مہاراجہ صاحب نے ٹھاکر کیجرلہ کو نصف موضع چیرانی کا کہ حسب فیصلہ لڈلو صاحب ٹھاکر نیماج کے ایک ماتحت کا مملوکہ ہے پٹہ کردیا فیصلہ مذکور کے بموجب سالگذشتہ مین چیرانی نیماج والہ کو دیگئی تھی اب نصف کیجرلہ والہ کو دیگئی تو نیماج والہ براہ واجب ناراض ہوا صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے ہردو ٹھاکرون کو تا فیصلہ اپنا اپنا قبضہ برخاست کرنے کی ہدایت کی چنانچہ ٹھاکر نیماج نے تعمیل حکم کی مگر کیجرلہ والہ نے مصاحبان راج کی حمایت سے تعمیل نہ کی اور بدستور قابض رہا مجبور نیماج والون نے حملہ کیا کہ طرفین کے ساٹھ آدمی مقتول و مجروح ہوئے یہہ حکم ہوا تب گانون خالی کردیا اور فوج برخاست ہوئی ؁

केजरला
चिरानी
नीमाज

مارواڑمین موجبات فساد موجود رہتے ہین کہ ہر وقت فساد ہونا ممکن ہے لیکن اگر کوئی منصف ہووے تو اونکا انسداد دو دفعیہ بھی ہو سکتا ہے چنانچہ لوگ علی العموم حتے الامکان فساد نہین کرتے ہین مگر مجبور ضرور ضرورت انتقام سے مرتکب ہوتے ہین اگر انصاف کیا جاوے تو فی الفور تعمیل حکم کرتے ہین حکام انگریزی کے سب مطیع ہین اور جو حکم ہوتا ہے اوسکو فی الفور تسلیم کرتے ہین اکثر مقامات پر حسب خواہش مہاراجہ صاحب صاحب ایجنٹ نے گاؤن سے بیدخل ہونے کے واسطے کہا تو فوراً ہوگئے دیرینہ تنازعات مین ایسے حکم کی تعمیل مشکل تھی مگر جسوقت حکم دیا گیا کہ تا فیصلہ گاؤن خالصہ مین رہیگا فریقین نے رضامند ہوکر اپنا اپنا قبضہ برخاست کرلیا ٭

۲۲ جنوری ۱۸۷۱ء کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ دورہ کے واسطے گئے تو اثناء راستہ اونکے منشیون کا اسباب غارت ہوگیا باوجودیکہ اوسیوقت وکیل کو بھیجا کہ جودہ پور سے جمعیت بھیجکر گرفتاری مجرمان کرادی مگر مال و مجرم کا کچھہ پتا نہ لگا آخرکار راج سے معاوضہ دلایا کاغذات دفتر محکمہ پنچ کلار راجستان سے دریافت ہوا کہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ع مین صرف پردیسی لوگون کی غارتگری کی ۹۶ واردا تین علاقہ مارواڑ مین واقع ہوئین پانچ ڈکیتی کی سنگین وارداتون پر راج کو تاکید انسداد کی گئی اور نالشات خفیف کی صدہا عرائض بمراد حق رسی راج مین بھیجی گئین یہہ نالشات صرف اونہین وارداتون کی بابت ہوئین جنکا

وقوعہ دار الحکومت کے قرب وجوار مین ہوا تھا اُنکے سواے مقامات
دور و دراز مین جو واردات ہوئین اونکی اطلاع اِس سبب سے
کہ مظلوم جودہ پور تک آنیکی تکلیف گوارا نہین کرتے اکثر نہ آتے تھے
دوسرا سبب یہہ تھا کہ محکمہ ایجنسی مین استغاثہ کرنیوالے سے حکام راج
ناراض ہوتے تھے اور بجاے حقرسی کے اوسپر زیادہ ظلم ہوتا تھا
اس سے بھی بہت وارداتین مخفی ہو جاتی تھین ہے کہ اکثر مقدمات کی
مثلین بسبب عدم گرفتاری مال و مجرم کے مدت تک دائر رہکر مفقود
ہو جاتی تھین سنہ مین مہاراجہ صاحب پر انسداد غارتگری کی تاکید
ہوئی تب انھون نے تجویز تقرر تھانہ جات کر کر صاحب پولٹیکل ایجنٹ
کو دکھائی تھی کاغذ پر وہ تجویز واقع مین بہت اچھی تھی مگر اوسپر
کبھی عمل نہوا ۔

فروری سنہ ۱۸۷۱ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے رئیس کو خریطہ یاد دہانی
اقرار وبطلب زر معاوضہ مال مسروقہ و مغروقہ ذمگی راج
مجوزہ پنچ کلاں بھیجا اور بطور امداد رئیس کے سرائت ٹھاکران کو
حکم عام دیا کہ اپنی اپنی ریکھ کے موافق سوار بھیجکر تھانہ جات مقرر کرین
اور حفاظت مسافران و گرفتاری غارتگران کا بندوبست کرین ٹھاکرون
نے فی الفور جواب دیا کہ ہم دربار کی مدد اور تقرر چوکیات کیواسطے
مستعد ہین مگر دربار سے حکم نہین آیا تھا اور ۲۶ اپریل کو مہاراجہ
صاحب نے لکھا کہ کل ملک کے بندوبست کیواسطے تدبیر کی تو لازم آیا

ٹھاکرون سے مددلیجاوے مگر انھون نے جواب ندیا اور ٹھاکرون کی امداد کے بغیر راج سے کیا ہوسکتا ہے ٭

مارواڑ کے جنوب مغربی حصہ مین جالور وسانچور ہین کہ سرحدی چھلیئین کی ریاستون سے ملحق ہین اونکا جنوب مغربی گوشہ سندھ کے تھرپارکر اضلاع سے ملتا ہے مغرب مین ملانی ہے اور شمال و مشرق مین دیگر ممالک مارواڑ واقع ہین دارالریاست سے دور ہے اور اکثر علیحدہ بھی رہا ہے اونکے موقع اور قدرتی ہیئت سے غارتگرون اور مفرورون کو بہت پناہ ملتی ہے اونمین چند بلند اور سردرخت پہاڑ ہین اور اونکے دامنون پر گہرا بن ہے اور دیگر علاقہ جات مارواڑ کی نسبت پانی بھی افراط سے ہے سرزمین زرخیز ہے اور بشرط حسن انتظام ذریعہ پیداوار بھی بہت ہین جالور کی جنوبی سرحد مدت سے مسکن ٹھاکران غارتگر و گروہ قزاقان مشہور ہے لوہیانہ وچیکلہ وملواڑہ واوچیت و پارن و بویاترہ و باکاسہ کے نام سے گرد نواح کے لوگون کے ہوش تران ہوتے ہین کہ ان دیہات کے لوگ بکثرت واردات کرتے ہین اور خراج لیتے ہین ٭

آہور
سانچور
تھرپارکر

لوہیانا
چیکلا
ملواڑا
اوچیت
پارن
بویاترا
باکاسر

مارچ ۱۸۷۶ء مین بکثرت واردات کی بہت شکایت ہوئی تھی تب صاحب پولٹیکل ایجنٹ مع فوج راج و دیوان کے اس علاقہ مین گئے تھے ٹھاکرون کے زبردست اور عمدہ موقع پر ہونے سے راج کی فوج کی مجال نہوئی کہ اونکو سزا دے پس اہالیان راج نے صاحب

ایجنٹ کی ہدایت و تاکیدات سے کہ اکثر سرداران مجتمع کی ہوئی تھی دیگر ٹھاکرون کی ضمانت لینے پر قناعت کی ؛

جب علاقہ سروہی مین اکثر لوگ باغی ہوگئے اور ... چودہ پوپے سرداران جالور سے بدعہدی کی اور اُن ... اپنی حکومت قایم نرکھ سکے غارتگرون نے باغیان سروہی کی اعانت کا موقع غنیمت سمجھا اور ایک دفعہ غارتگری کے ذائقہ سے بہرہ مند ہوکر علی التواتر بیباکانہ وارداتین کرنے لگے اور اُنکی تہمت باغیون کو لگی ؛

قایم مقام صاحب ایجنٹ کی متواتر تاکیدات پر ماہ جون ۱۸ء مہتا سنگجی کو مع فوج راج سرحد جالور کے انتظام کیواسطے بھیجا گیا مگر مثل جملہ مارواڑی اہلکارون کے اوسنے تحصیل زرسے غرض رکھی اور اوسکی نیات سے یہہ فائدہ ہوا کہ غارتگرون کو ارتکاب واردات کا اجازت نامہ ہوگیا اور آمدنی جرمانہ سے راج واہلکاران کا بڑا فائدہ ہوا اور روز بروز غدر زیادہ ہوتا گیا گورنمنٹ ہندوستان کو توجہ کرنی پڑی میجر کارنل صاحب افسر فوج ایرن پورہ و پولیٹکل سوپرنٹنڈنٹ سروہی سرحد پر متعین ہوئے یکم فروری کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مارواڑ کے پاس حکم پہنچا کہ مہاراجہ صاحب کرنل کارنل صاحب کی اعانت کے واسطے مستعد فوج بھیجین مگر اس سے پیشتر صاحب ایجنٹ نے بہت تاکید کی تھی اور مہاراجہ صاحب ۱۹ جنوری کو ۳۷۵ پیادگان اور ۹۲ سواروں کے فوج بافسری رسالہ دار بھیج چکے تھے مگر فوج کو تنخواہ نہ ملی تھی اور

कारनल

محض ناکارآمد تھی اسواسطے تاوقت پہنچنے کرنل کارنل صاحب کے
رسالہ دار سرحد سے علحدہ رہا ✣

وسط فروری مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ جالور مین گئے اور کرنل کارنل
صاحب سے ملکر رسالدار موناپال کو اونکے پاس بھیجا اور حسب الحکم اونکے
عمل کرنیکی ہدایت کی ✣

मोनापाल

مہاراجہ صاحب سے ادائے تنخواہ و آراستگی فوج کی متواتر تاکید ہوئی
کرنل کارنل صاحب کی چٹھی جودہ پور مین آگئے تھے اوسپر صاحب ایجنٹ
نے مہاراجہ صاحب سے تاکید کرکر دیگر فوج دوسو پیادہ اور ستر سوار
کی متعین کرائی اور جودہ پور سے فوراً کوچ کرایا مگر فوج پالی مین پہنچکر
ٹھہر گئی اور سڑک پر پھرتے رہے جب کرنل کارنل صاحب کام ختم کرچکے
اوسوقت اونکے پاس پہنچے ✣

دربار مین اسقدر کاہلی تھی کہ علاوہ خطوط وکیل کے صاحب ایجنٹ نے
خریطہ متواتر بھیجے اونکے جواب مین صرف ایک خریطہ باطلاع تعیناتی
مہتاب سنگھ آیا مہاراجہ صاحب کو تاکید کی گئی کہ کرنل کارنل صاحب
کے بندوبست کو قایم رکھین اور فوج متعینہ جالور کی تنخواہ ماہ بماہ تقسیم
کرادین بلکہ متواتر تقاضا اور وقتاً فوقتاً فوج بھیجنے سے بندوبست رکھنا
غیر مستقل تدبیر تھی کامل و پایدار انتظام کیواسطے ہرقسم کے لوگون
سے بمعدلت پیش آنا سردارون اور اونکے ہمراہیون کو ناجایز اعمال
سے باز رکھنا اور صلح اور پیشہ پر آمادہ کرنا اور اسطرح بتدریج کل

علاقہ مین امن کرنا ضرور تھا مگر دربار واڑ سے ایسی تدبیرون کی ہرگز امید نہ تھی ٭

بویاترہ و باکسر کی جاگیرین چورون کی بڑی مامن ہین قرب جوار بار واڑ و ملانی و سندہ و پچلن پور کے غارتگر وہان پناہ پذیر ہوتے ہین محکمہ ایجنسی سے براہ راست و نیز معرفت وکیل اونکی انسداد کی متواتر درخواست ہوئی تھی کثرت واردات کی یہہ ثبوت ہے کہ ایک سال مین غارتگری کی اکیس وارداتین وقوع مین آئین ۲۳ مارچ ۱۸۷۱ء کو اس ضلع کے بندوبست کے واسطے مہاراجہ صاحب کو لکھا گیا جواب کچھہ نہ آیا مگر چہیہ سوارونکی چوکی مقرر کی گئی جاگیردارون کے سوار تھے ایسے انتظام کی کیا امید ہوتی بخلاف اس بے انتظامی و ابتری و دیگر اضلاع کے ضلع گودوار کی خوش انتظامی و فارغ البالی کا حال بالکل نو عدیگر تھا مہاراج کنور جسونت سنگہ صاحب کے اہتمام سے اوس ضلع اور سڑک شاہی واقع ضلع مذکور سے غارتگرینون کی بود و باش بالکل موقوف ہو گئی اور کوئی واردات مطلق وقوع مین نہ آئی ٭

پالی اور جودہ پور کے درمیان غارتگری ڈاک کی ایک واردات ہوئی سرکارہ کے ساتھہ ایک لڑکا سوار تھا وہ بھاگ گیا اور چار غارتگرون نے ڈاک لوٹ لی مجرم گرفتار ہوئے جب تک کوئی بیش قیمتی چیز نہین ہوتی ڈاک کبھی نہین لٹتی ہے اس سے ثابت ہے کہ غارتگرون کو روانگی و قسم مال کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے اور غالبًا ملازمان سررشتہ ڈاک

बोयातर
बाकसर

کی بھی سازش ہوئی ہے +

صاحب پولیٹیکل سوپرنٹنڈنٹ سروہی نے سرحد جالور و سروہی پر بندوبست کیا تو غارتگری مین کمی ہوئی اور انصاف وخوش تدبیری سے ٹھاکر لوگ جنکے علاقہ جات اس خودسر ملک مین واقع ہین شرارت سے باز رہے اور حسب تاکید صاحب ایجنٹ فوج کی تنخواہ بروقت ملتی رہی مگر دیگر اضلاع مارواڑ مین سنہ ۱۸۶۳ء تک بدستور وہی بدنظمی رہی شمال مغربی سرحد پھلودی پر غارتگران جیسلمیر و سانکرہ علاقہ مارواڑ کو تاخت وتاراج کرتے تھے پالی و قصبہ جات قرب وجوار بدستور اُسی مظلومی کی حالت مین تھے اور اضلاع جنوبی گودوارا و سرحد ملحقہ میواڑ پر مینہ اور باوریہ غارتگر بامداد ٹھاکران جنکے علاقہ مین رہتے ہین مسافر و پیشہ ور لوگون کو نہایت تنگ کرتے تھے ماروٹھ واقع مشرق مین بہت فساد تھا اس نواح کے راجپوت مشہور غارتگر ہین اور راجپوتان علاقہ شیخاواٹی و بیکانیر کی اتفاق سے گرد نواح کے ملک مین ڈکیتی و غارتگری کرتے ہین +

सांकरा

मारोठ

محکمہ ایجنسی سے مہاراجہ صاحب کو انتظام پولیس کی متواتر فہمائش ہوئی کل ملک مین جان ومال کے کچھ حفاظت نہونے سے صرف مال آمدنی مین آٹھوین حصہ کا نقصان تھا سفر وتجارت و آمد ورفت بیرونی پُر خطر تھے اور غارتگرون کے شر وفساد دیر راج کی کچھ روک نہ تھی ہوشیار ٹھاکر اپنی جاگیرون کی حفاظت اور بکوشش تمام غارتگرون کا تعاقب

کرتے تھے اس سے خالصہ و جاگیر کے دیہات کا فرق دیکھنے سے فی الفور
معلوم ہو جاتا تھا کہ خالصہ کا گانون محتاج و ویران ہے اور جاگیر کا
آباد اور رونق پر بعدومی حفاظت اور طمع اہلکاران سے دیہات خالصہ
تباہ ہوئے جاتے تھے +

مہاراجہ جسونت سنگھ صاحب کو بضرورت کار خانگی مدت تک گو دو آرسے
غیر حاضر رہنا پڑا اس سے وہان کے بلنہ و باوریہ اور چھوٹے ٹھاکر جو انکو
پناہ دیتے تھے از سر نو چوری و غارتگری کرنے لگے مگر کچھہ خوف نہ تھا
کیونکہ مہاراج کنوار صاحب کے پہنچنے پر کل وارداتون کا ایک تخت بند
ہو جانا ممکن تھا پالی سے چار میل کے فاصلہ پر بجانب آئرن پورہ ہنگی
پارسل قیمتی ۱۲ ماہ مئی ۹ بائی لیٹ گیا سوار جو ڈاک کے ساتھہ آیا تھا بجلیہ بیماری
بیٹھہ رہا ہرکارہ اکیلا جاتا تھا تین سوارون نے یہہ واردات کی پالی
سے اونکا تعاقب ہوا اور سراغ برآری کی آخر کار سراغ مفقود ہو گیا
ہرکارہ ڈاک و سوار پر اشتباہ ہوا مگر کچھہ ثابت نہوا آخر کار راج سے
معاوضہ دلوایا گیا +

پانچ وارداتین قتل کی ہوئین اونمین سے چار خاص جودھپور مین واقع
ہوئین ایک واردات مین ایک معزز ٹھاکر مارا گیا قاتل گرفتار ہوا
مہاراجہ صاحب نے اوسکو بتاریخ ۳ ستمبر سزا پھانسی دی ایک اور
قاتل گرفتار ہو کر قید ہوا مگر دیگر مجرم مفرور ہو گئے +

موضع گھولہ واقع مارواڑ مشرقی مین مارچ ۱۸۷۱ء مین ایک بقال کی

घोला

عورت ستی ہوئی اوسکے رشتہ دارون اور حکام موقوف کو سزا قید و جرمانہ ہوئے اور مہاراجہ صاحب نے اس جرم قبیح کے وقوع پر کمال ناخوشی ظاہر کی ؛

ضلع ملانی مین کوئی بڑا فساد نہوا مفسدون کو متواتر سزا ہونے سے ارتکاب جرم مین بہت کمی ہوئی اور لوگون کی عادت مین بہت شایستگی آئی یہہ نتیجہ جرایم خلل انداز امنیت خلایق کے عوض بجاے جرمانہ قید کی سزا دینے سے حاصل ہوا خصوص چوری مین کہ یہہ جرم اس ملک مین بکثرت وقوع مین آتا ہے بجز قید کے اور کچھہ سزا نہ دیگئی ؛

اگرچہ اس ضلع مین اندرونی بدنظمی اور وارداتین کم ہوئین مگر پولیس کا انتظام خاطر خواہ نہونے سے غارتگران علاقہ مارواڑ و جیسلمیر کے حملون سے امن و اطمینان نرہا ایک واردات مین گل گانو لوٹ گیا اور چند ڈکیتی کی وارداتین وقوع مین آئین کوئی مجرم گرفتار نہوا مدعیون کی حقرسی محکمہ پنچ کلا سے کرائی گئی سبب اسکا یہہ کہ سواران مارواڑ جو حفاظت کے واسطے متعین تھے نہایت شکستہ حال تھے اونسے جس حال مین کہ ہر سر موقع حفاظت نہین ہوسکتی تھی پچاس میل چلنے والے غارتگرون کا تعاقب کب ہوسکتا تھا ؛

سنہ ۱۸۷۶ع مین لفٹنٹ کرنل ہچنسن صاحب قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ میواڑ اور کپتان بلیر صاحب متعینہ ٹونک نے اپنے علاقہ کے سرقت پیشہ اقوام باوریہ و موگھیون کی نگرانی کے واسطے قواعد مناسب مقرر کرے تھے

हचिंसन

ब्लेर

वाल

اوسی پر توسے پہنچر والٹر صاحب نے مار واڑ مین پہنچی ہے واسطے ضبط و نگرانی باوریون کے کہ علاقہ مارواڑ خصوص سرحد اجمیر پر ازبس شرارت کرتے تھے مجموعہ قواعد جاری کیا اور کل بڑے ٹھاکرون سے اوسکے بموجب عمل کرنے مین راج کی امداد و اعانت کرنیکے واسطے اقرار نامجات تحریر کرائے قواعد مذکور کا مقصود دفعات ذیل مین لکھا جاتا ہے +

اول کل باوریون سکناے دیہات کے نام رجسٹر یعنی کتاب اسم نویسی مین درج رہا کرین +

دوم بلا اجازت نامہ کے کوئی باوریہ اپنے گانون سے نجانے پاوے اور جو شخص بلا اجازت نامہ کسی مقام پر گرفتار ہوتا وقتیکہ اوسکی صفائی کی تصدیق دیہہ مسکن سے نہو جاوے قید رہے +

سوم کل باوریون سے ہتیار لے لئے جاوین اور اونکے پاس اونٹ اور گھوڑے نہ رہنے پاوین +

چہارم مالکان دیہات مسکن باوریہ اونکو حتی الامکان کاشت اراضی مین مصروف رکھین اور دیگر مزارعان کی نسبت اوسے کم لگان لین +

پنجم مالکان دیہات اپنے گانون مین رہنے والے باوریون کے بداعمال کی بابت ذمہ وار و جوابدہ سمجھے جاوین اگر کسی مالک دیہہ پر کہ زیادہ تر ٹھاکر ہین ثابت ہوگا کہ وہ باوریون کو ارتکاب واردات پر آمادہ کرتا ہے یا یہہ کہ وہ مال مسروقہ و مغروقہ مین سے حصہ لیتا ہے تو علاوہ دلائے جانے زر معاوضہ کے مالکان مذکور سے ایکسال کی جمع بطور جرمانہ وصول کیجاویگی

اس قسم کے قواعد راجپوتانہ کی کل ریاستون مین جاری ہونی چاہئین
تاوقتیکہ کل رئیس اسطرح بالاتفاق کوشش نکرینگے ان سرقت پیشہ لوگون
کے دلون مین محنت کی عادت پیدا نہوگی اور نہ اونکے جرایم کا انسداد ہوگا
مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب نے ان قواعد کو بہت خوشی سے جاری کیا
اس سے ثابت ہوا کہ انکو اپنے علاقہ کے انتظام کا بہت شوق ہے
اور ایسے ہی قواعد مینہ اور بھیلون کی نسبت جاری کرنے کی تجویز درپیش
ہوئی صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب کو صلاح دی کہ سب سے
بہتر ترکیب یہہ ہے کہ ان لوگون مین سے سرغنون کو گاؤن مین باستقلال
رکھکر کاشت زراعت مین لگا لیا جاوے اونمین سے اکثر اپنے حقوق
دیہات کے تلف ہوجانیکے شاکی ہین اونکی تحقیقات اور دادرسی کیجاوے
ان تدبیرون سے یقین ہے کہ مثل سکنائے نگرہ علاقہ اجمیر کے جو اسنے
زیادہ ڈاکو و غارتگر تھے یہانکے بدپیشہ لوگ سلامت روی اختیار کرینگے
لفٹنٹ کرنل کارنل صاحب پولٹیکل سوپرنٹنڈنٹ سروہی و کمینڈنٹ
ایرن پورہ ارگیولر فورس کی تدبیرات انسداد جرایم و قومی سرحد مارواڑ
و سروہی بہت کارگر ہوئین جس میعاد کے واسطے مارواڑ کا یہہ حصہ صاحب
موصوف کو مفوض ہوا اکتوبر سنہ ۱۸۷۳ مین ختم ہوا مگر اونکے انتظام سے
مارواڑ سروہی مین وارداتون کا انسداد مطلق ہوگیا غالب ہے کہ
مہاراجہ صاحب اوسکا آیندہ کو جاری رہنا پسند کرین کرنل کارنل صاحب
کو بدمعاشون کے حالات دریافت کرنیکے ایسے ذریعہ حاصل ہین کہ صاحب

پولٹیکل ایجنٹ و دربار مارواڑ کو نہین ہین پس اگر اونکے انتظام مین تبدل ہوگا تو باعث افسوس ہے ✦

سنہ ۱۸۷۳ء مین چند باوریہ ملزمان جرایم مختلفہ گرفتار ہوئے اور قواعد مجریہ پر بھی بخوبی عمل ہوا مگر یہہ لوگ ایسے شاطر چور ہین کہ جبتک کل ملک مین متفرق پھیلے ہوئے ہین جس قدر نگرانی اونپر رہنی چاہیئے نہین رہ سکتی ہے اسواسطے دربار کا ارادہ ہے کہ اونکو جمع کرکر کسی ایک مقام پر آباد کرین اور رقم جمع مقرر کرکر کاشت کے واسطے زمین دین کہ اسطرح اونکی نگرانی اور عملدرآمد قواعد بہ آسانی ہوسکینگے چونکہ باوریہ لوگ کل دیہات مین چوکیدار اور کھوجی ہین شاید سبب اسکا یہہ ہے کہ چور کی گرفتاری کیواسطے چور چاہیئے پس ایک جا آباد ہونے پر بھی ہر ایک گاؤن مین ایک کا رہنا ضرور ہوگا مگر اوسکی نیک چلنی کی بابت گاؤن کا نمبردار ذمہ ور سمجھا جاویگا ✦

میئنون نے کہ موذی خلایق ہین عرصہ آٹھ ماہ سے بہت سنگین و بیرحم وارداتین کرکر شورش کری قصبہ دیوائر علاقہ میرواڑہ اوسی نام کے گھاٹہ پر کہ وہان سے میرواڑہ و مارواڑ کا رستہ ہے سرحد پر واقع ہے وہان پولیس کا اسٹیشن ہے اور اوسکی مدد کیواسطے پلٹن میرواڑہ کی جمعیت رہتی ہے اور حال مین کثرت وارداتون کے سبب سے صاحب کمشنر اجمیر نے گھاٹہ کے پیچھے نیچے چوکی مقرر کی تھی اکتوبر ۱۸۷۳ء مین میئنون کا ایک گروہ پہاڑ کے نیچے جمعیت سرکاری کو تاکتا ہوا اہلیان پولیس کو نظر آیا بعد ازان اونسے

देवायर

ایک بنجارہ کو بہ زبردستی لوٹ لیا بنجارہ نے پولیس مین استغاثہ کیا انھون نے
غارتگرون کی سراغ برآری کر کر مارواڑ کے ایک گانون مین کہ پناہ دہی
مجرمان کیواسطے مشہور تھا تعاقب کر کر جا گھیرا جسحالت مین کہ اہالیان پولیس
باشندگان دیہہ سے گفتگو کرتے تھے اونپر بندوقین چلنے لگین ایک ہیڈ
کانسٹبل پولیس ایک نایک پلٹن میرواڑہ اور موضع دیوائر کا مقدم مارے
گئے اور پھر اونکی نعشون کو مینون نے خراب کیا ۔
بفور اطلاع اس واردات کے مہاراجہ صاحب نے گرفتاری مجرمان
مین کمال کوشش کی مگر مجرم اس خیال سے کہ ملازمان سرکار انگریزی
کی خونریزی ہوئی ہے ضرور تلاش و گرفتاری ہوگی اپنے مامن
واقع اراولی کو مفرور ہوگئے مہاراجہ صاحب بمقام دلیسوری واقع
سرحد میواڑ و مارواڑ دامن کوہ اراولی پر صاحب ایجنٹ سے ملاقی ہوئے
اور سرکوبی و سزادہی مجرمان کی تدبیرین بتلائین تھوڑے دنون بعد
مہاراجہ صاحب نے دلیسوری سے مینون کے گروہ پر حملہ کیا کہ اوسمین
چھہ نامی مینہ جو پولیس دلوائر پر حملہ کرنے مین شریک تھے مارے گئے
اس حملہ نے اگرچہ اوسوقت باعث اطمینان ہوا مینون کو انتقام پر آمادہ
کردیا اس قوم کے لوگ میواڑ و مارواڑ و سروہی تینون ریاستون مین
رہتے ہین جب کسی ایک ریاست مین اونکا تعاقب کیا جاتا ہے دوسرے
مین جاکر پناہ پذیر ہوتے ہین ہر مقام پر اونکی دوستی و ملاقات سے
ٹھاکران وغیرہ اونکو ٹھکانا پکڑا اور رہنے کے واسطے مکان دیتے ہین

اور مال مسروقہ وسفر و تہ مین سے حصہ لیتے ہین جب سے یہہ حملہ ہوا داردات
کثرت سے ہونے لگین قواعد دان فوج کو اونپر متعین کرنا غیر ممکن تھا
کیونکہ پناہ کے مقدمات ایسے جا بہ ہین کہ وہان سپاہی نہین جا سکتے تھے
اس یہہ تجویز قرار پائی کہ مخبر تعینات کرکر اونکی تلاش کرائی جاوے اور جہان
وے ملین گرفتار کرلیا جاوے یا مار دیا جاوے اور دوسرا طریقہ یہہ
مناسب نظر آیا کہ اونکے پناہ دہندون اور معاونون کو سزا سے کامل دیجاوے
چونکہ اس زمانہ مین انھون نے کل ملک کو اپنا دشمن کرلیا ہے اور ہر ایک
شخص اونکا متلاشی ہے یقین ہے برسات سے پیشتر اونکے زیادہ تر آدمی
گرفتار ہوجاوینگے یا ماریجاوینگے اونمین سے گیارہ کس حال مین بمقام
پالی مارے گئے اور ہر ایک انمین سے نہایت سنگین جرمون کا مجرم تھا
اور جو سزا پائی اوسکا بخوبی مستحق تھا +

مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ ایک دفعہ سرغنون کو سزا دیجاوے اور سنگین
مجرم گرفتار ہوجاوین تب باقیماندہ کو امن دیکر مثل باوریون کے کسی
گانؤن مین آباد کیاجاویگا مہاراجہ صاحب مینون کو اپنی فوج مین بھی بھرتی
کرتے ہین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے صلاح دی کہ اگر اونکی ایک کامل
پلٹن بھرتی ہوجاوے تو بہت اچھا ہو کہ نوکری اچھی دینگے اور اپنی کل برادری
کی نیک چلنی کے کفیل ہوجاوینگے +

مینون کی زیادتی کی نظیر مین ایک واردات کا حال کہ اندنون وقوع
مین آئی لکھا جاتا ہے ۱۶ فروری ۱۸۶۷ء کو بروقت شب موضع دانتیہ

सिरोही

علاقہ مارواڑ سے ایک بھینس اور دو بیل دو ساہوکاروں کے چوری گئے دوسرے روز گانون کے اونیس آدمی مویشی مسروقہ کی تلاش مین گئے اور اوسی گانون کے جنگل مین مویشی مل گئے مویشیون کے سراغ سے وے مجرمون کی تلاش مین سروہی مین پہنچے چند آدمی تشنہ تھے پانی پینے لگے اس عرصہ مین مینون کے گروہ نے اونپر بندوقین چلائین اور پانچ مارے گئے اور پانچ زخمی ہوئے ان لوگون کے نام معلوم ہین بیقین ہے کہ گرفتار ہونگے *

شروع ۱۸۷۴ء مین مہاراجہ صاحب جے پور نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی معرفت تجویز کی تھی کہ سرحدون پر ایک علاقہ کے مجرم دوسرے علاقہ مین ہون وہ حسب درخواست افسران موقع گرفتار کرائے جاوین اور جب مہاراجہ صاحب جودہ پور تشریف لائے تھے تب دونون مہاراجگان کے باہم اس باب مین گفتگو ہوئی تھی چنانچہ مہاراجہ صاحب جودہ پور نے اس تجویز کو بہت پسند کر کر حسب ضابطہ منظور کیا اور بعدازان میواڑ و سروہی و پھلن پور کی ریاستون سے بھی بندوبست ہوگیا اسکے سوائے سرحد کے دربارون نے یہہ بھی منظور کر لیا ہے کہ ایک ریاست کے اہالیان پولیس جبکہ سرگرم تعاقب مجرمان ہوئے دوسری ریاست کے علاقہ مین چلے جاوین اور اوس علاقہ کے قریب ترین پولیس کو اطلاع دیکر مجرمان گرفتار شدہ کو اونکے سپرد کر دین اور اونکو لازم ہے کہ رسید دین اور تاوقتیکہ حسب ضابطہ اونکی طلبی نہو قیدیون کی حفاظت اپنے ذمہ سمجھین

اسیطرح اگر کسی راج کے پولیس کو دوسرے راج کے علاقہ مین مجرمون کے
خفیہ یا علانیہ رہنی کی اطلاع ہو او نکو اجازت ہے کہ اوس راج کی حد
کے اندر جاکر وہان کی پولیس کو مجرمون کی نشاندہی کرین اور اونکو لازم ہے
کہ مجرمون کو گرفتار کر کر رسید دین اور تاوقتیکہ حسب ضابطہ اونکی طلبی ہو اپنے
ذمہ داریسی قید رکھین *

گرفتاری مجرمان مین ابتک نفسانیت باہمی منجانب رؤسا بلکہ منجانب
اہلکاران سے بہت ہرج رہا ہے ریاست کا ہر ایک اہلکار علاقہ کو اپنی
علیحدہ ریاست تصور کرتا ہے اور اوسکے قانون و قواعد کو قایم دستور
کہ مضر حکومت ہندوستان ہے سب سے مخالف طور پر مبنی سمجھتا ہے
اگر ان قواعد پر جو اب منظور ہوئے ہین صداقت و احدیت کے ساتھہ
ہر ایک ریاست کے اہلکار عمل کرینگے تو جو حد مغایرت ابتک راجپوتانے
کے رئیسون اور اونکے اہلکارون کے درمیان واقع ہو کر کل مخلوقات
کے حق مین باعث ضرر ہوئی ہے شکست ہو جاویگی *

اس سال مین غارتگری کے چند وارداتین ہوئی ہین اگست ۱۸۶۷ء مین
چھہ سوارون نے رتلام کے جوہری کو راستہ جودہپور مین لوٹ لیا کہ حسب
بیان اوسکے اوسکا پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ کا مال گیا مہاراجہ صاحب نے
بفور استماع حال اونکے تعاقب مین جمعیت تعینات کی کہ دو آدمی
گرفتار ہوئے اور باقی مفرور ہو گئے چار شخص جو گرفتاری سے بچ گئے
اونکی نسبت کہتے ہین کہ زمرہ باغیان تحت ٹھاکر کھاوٹے سے تھے کہ اونسے

سنہ ۱۸۵۷ کی بغاوت زور آور سنگہ واقع ناگور مین مدد دی تھی اور اُسوقت
سے ابتک مارواڑ مین حملہ کرتا رہا ہے دربار کو اونکی بہت تلاش ہے
اور یقین ہے کہ وے جلد گرفتار ہو کر سزا پاوینگے وے مارواڑ مین نہین
رہتے ہین مگر قرب وجوار کی ریاستون مین پناہ پذیر ہین اس
سبب سے اونکی گرفتاری مشکل ہے +

دسمبر مین چند مسلح شتر سوارون نے سکھون کو جو مال تجارت لیکر اس
علاقہ کے جنوب مشرقی حصہ مین جاتے تھے حملہ کر کر لوٹ لیا کہ حسب بیان
مدعیان اونکے اونیس اونٹ اور مال قیمتی زائد از دو ہزار روپیہ جاتا رہا
اور ایک آدمی مر گیا مدعیون کے پاس کوئی ہتیار اور محافظ نہ تھا اور
چونکہ وے مدت سے مال فروخت کرتے ہوئے پھرتے تھے ان
خونخوار سارقون کو اونکے حال سے بخوبی واقفیت ہو گئی تھی دربار
مارواڑ نے سراغ سارقان علاقہ جیسلمیر مین پہنچنے کے کچھ ثبوت نہ دیے
اس سبب سے محکمہ پنچوکالا نے راج جودہ پور پر ڈگری الف [illegible] کی
اس تفصیل سے

قیمت شتران	خون بہا وارثان مہلوکہ کو
لعہ مہار فی لعہ الف [illegible]	سما

کردی مگر محافظ نہ رکھنے اور رہبر نہ رکھنے کے سبب سے مال معروقہ کا دلانا تجویز نہوا
ضلع پھلن پور مین ایک واردات ڈکیتی کی مع مجروحی وقتل کے
وقوع مین آئی وہان کے پولیس نے گرما گرم تعاقب کر کر مجرمونکا
مارواڑ مین پتہ لگایا اور حاکم ساچور کو اطلاع دی اوسنے فوراً سوار

सांचोर

متعاقب کئے کہ ایک گانون واقع ملانی محلہ کہ بھاٹیان مین سراغ لگا
اور دو آدمی گرفتار ہوئے اونھون نے ارتکاب جرم کا اقبال کیا
اور سزا کے واسطے پھلن پور کو بھیجے گئے چونکہ زمینداران ملانی نے
مجرمون کو پناہ دی اور انجام مین چار آدمیون کو مفرور کردیا وہانکے
افسر جنھنے باوجود اس علم کے کہ مجرم گانون مین ہین اور مرتکب جرم ہوئے
ہین اونکے تعاقب سے انکار کیا چھہ مہینے کے واسطے پابجولان بامشقت
قید ہوا اور مقادم دیہہ کو تلاش و گرفتاری مجرمان کے واسطے ایک
مہینے کی مہلت دی گئی کہ بصورت عدم گرفتاری اونکے مستوجب
سزاے سخت ہوا +

مارچ سنہ ۱۸۷۲ء مین زر کثیر سکہ میکسیکو کی ڈکیتی قریب احمد آباد کے
وقوع مین آئی اس روپیہ کو مع کسیقدر زعفران کے تین اونٹون
پر احمد آباد سے اودیپور کو لیجاتے تھے احمد آباد سے دوسری منزل
پر صبح کے وقت حملہ ہوا چھہ مسلح راجپوت مارواڑ کے بظاہر مہاراجہ صاحب
گائکواڑ کو [illegible] دینے کے واسطے بڑودہ مین گئے تھے ہتھیارون کا
پروانہ پھلن پور سے لیگئے تھے بڑودہ مین صاحب رزیڈنٹ سے
دوسرا پروانہ ہونیکی درخواست کی اونکو شبہ پیدا ہوا اور صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کو لکھا انھون نے دربار سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ
دیبی سنگھ نامے ایک ٹھاکر متوطن جودہ پور نے بلا اطلاع مہاراجہ
صاحب بھیجی تھی اور ٹھاکر مذکور نے بیان کیا کہ بڑودہ یا ایڈر مین

मेक्सको

बड़ोदा

इडर

میری دختر کی شادی مقرر کرنیکے واسطے گئے تھے +

موقع واردات پر اس دیبی سنگہ کا خط اسمی ٹھاکر بیرم سنگہ افسر سواران مذکور پڑا پایا اس سبب سے اونپر شبہ قوی ہوگیا بذریعہ تار برقی دربار کو اطلاع دیگئی اور وقت معاودت سوارون کو فوراً گرفتار کر لینے کے واسطے خبرداری کی گئی چنانچہ ایسا ہی ہوا اول اونھون نے ارتکاب جرم سے انکار کیا مگر اخیر مین چار نے اقبال کیا اور کسیقدر مال مسروقہ اپنے گانوئن مین دفن کیا ہوا برآمد کر دیا اونکا بیان ہے کہ وقت ارتکاب واردات بیرم سنگہ ایڈر مین تھا اونکے ساتھ نہ تھا خواہ وہ ہو یا نہو اسمین شک نہین کہ اگر وہ اصل مجرم نہین تو رازدار ضرور تھا یہہ لوگ تحقیقات وسزایابی کے واسطے بڑودہ کو بھیجے گئے جنھون نے جرم سے اقبال کیا ہے یہہ بھی کہتے ہین کہ اس ڈکیتی مین ٹھاکر کھاٹو کے آدمی بھی ہمارے شریک تھے اور ٹھاکر کھاٹو کے آدمیون کو سیٹھہ مالک مال کے گماشتہ نے روانگی مال کی اطلاع دی تھی مگر یہہ سماعی شہادت ہے کچاون اور سانبھر کے درمیان مین ایک تلوار بند آدمی نے ہرکارہ ڈاک پر حربہ کیا ہرکارہ سخت اگرچہ مجروح شدید ہوگیا تھا ڈاک کے تھیلہ کو صحیح وسالم قریب ترین پولیس مین پہنچا دیا تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مجرم وہرکارہ کے درمیان پہلی عداوت تھی کہ مجرم بھی پیشتر ہرکارون مین نوکر تھا اور اوس کا مقصد صرف ہرکارہ کو مارنیکا تھا ڈاک لوٹنے کا نہ تھا +

जेकनेर टोपोग्राफ़िक सर्वे कना

جنوری سنہ ۱۸۷۴ء مین مسٹر میکینیر صاحب اسسٹنٹ سروے ٹوپوگرافیکل سروے کے ایک مقام معروف کنا پر کہ قریب کوہ اراولی ہے صبح کیوقت پیمایش مین مصروف تھے ایک راستہ کی موڑ پر اونکو سات کس مینہ ملے پچھلے آدمی نے چاہا کہ راستہ سے علیحدہ ہوکر چلدیجاوے اسپر صاحب کو شک پیدا ہوا اور اوسکو ٹھہرنیکے واسطے کہا وہ بھاگا صاحب اوسکے پیچھے بھاگے مینہ نے صاحب کو پیچھے بھاگتا ہوا دیکھکر تیر چلایا مگر حسن اتفاق سے نہ لگا صاحب نے اوسپر چھرہ بھری ہوئی بندوق چلائی وہ اگرچہ زخمی ہوگیا مگر بھاگتا گیا آخرکار صاحب نے اوسکو گرفتار کرلیا معلوم ہوا کہ وہ مشہور باغی ہیرکا مینون مین سے ہے اور

हीरका

सिरोही

سروہی کا رہنے والا ہے چنانچہ اوسکو باتفاق دیگر مینون کے سزا ہوئی مینہ کو ٹھہرانے مین اور جب وہ بھاگا تھا تعاقب کرنے مین میکینیر صاحب کی دانائی ہوئی کیونکہ اوس نواح مین بن بہت گہرا ہے عجب نہ تھا کہ کسی قلب کے مقام پر گھر کر مار ڈالے جاتے لیکن یہہ صاحبان انگریز سرحرہ بہت کم کرتے ہین اور میکینیر صاحب اوسکے متعاقب نہوتے تو غالب ہے کہ ہیرکا اونکی طرف تیر بھی نہ چلاتا مگر اونکی بہادری کا نتیجہ اگرچہ بیمحل سمجھے اچھا حاصل ہوا کیونکہ ہیرکا متواتر مرتکب جرایم ہوا تھا اوسکی گرفتاری اوسوقت مین غنیمت تھی ✤

जालोर सिरोही

سرحد جالور و سروہی پر کرنل کارنل صاحب کے اہتمام سے بہت فائدہ ہوا بخلاف ابتری و بدنظمی سابقہ کے اب بالکل امن و انتظام ہوگیا ہے چونکہ

میعاد انتظام منقضی ہوگئی ۳۰ جون ۱۸۷۴ء سے اس سرحد کا بندوبست پھر مہاراجہ صاحب کو دیا گیا امید ہے کہ مہاراجہ صاحب اپنے اہلکاروں کی معرفت اس سرحد کا انتظام بہت ہوشیاری و دانشمندی سے کراوینگے اور فوائد انتظام کرنل کارنل صاحب زائل نہو وینگے نومبر ۱۸۷۳ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مع پنچوکلا راجپوتان پوپاترہ مین پہنچکر باتفاق کپتان کرافورڈ صاحب پولٹیکل سوپرنٹنڈنٹ تھرو پارکر ولفٹننٹ ییٹ صاحب اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ سرجاہی مقدمہ قتل صوبہ دار و نایک پولیس سندہ وقوعی ۱۸۷۱ء کی تحقیقات کی اس تحقیقات مین ۱۰ نومبر سے ۲۷ نومبر تک سترہ روز لگے صرف ایک قیدی مسمی ہوریا راٹھور کی نسبت جرم قتل ثابت ہوا کہ عدالت نے اوسکے واسطے سزاے پھانسی تجویز کی اور نواب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل اس تجویز کو منظور کیا کہ بمقام ایرن پورہ اوسکو پھانسی ہوئی ؛

منجملہ ٹھاکران پوپاترہ ایک شخص مسمی کیسرسنگہ ماخوذ مقدمہ ڈکیتی وقوعی علاقہ سندہ گرفتار ہوکر صاحب پولٹیکل سوپرنٹنڈنٹ تھروپارکر کو سپرد کیا گیا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ پوپاترہ مدت سے بدمعاشان ملک گردنواح کا جاے پناہ ہو رہا ہے خود ٹھاکرون سے شیر و شکر ہو رہے ہین اور مال مسروقہ مین حصہ لیکر سارقون کو پناہ دیتے ہین اور خود بھی شریک حملہ آوری ہوتے تھے مہاراجہ صاحب نے اونکی جاگیرین ضبط کین اور اونمین سے چار شخص کو پانچ پانچ برس کے واسطے قلعہ ناگور مین قید کیا

वोयातरा
काफ़ोर्ड
थर
पारकर
येट
मोरया

اور انقضائے میعاد قید پروسے اپنے موروثی جاگیرون کو واپس جانے پاوینگے مگر کسی ایسے علاقہ مین جہان اونکی خاطر خواہ نگرانی ہوسکے اونکو زمین ملجاویگی +

कारावल
واسطے گرفتاری کار اول سرغنہ مجرمان قاتل پولیس مہاراجہ صاحب نے ایکہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا ہے مگر جنوری گذشتہ مین اہالیان پولیس جالور نے جنکو وہ ضلع پھلن پور مین ملگیا اوسکو مار ڈالا اوسکے ساتھہ

भगवूजी दीदा
بھگوجی نامے شریک گروہ باغیان دیدا جسکی گرفتاری کے واسطے گورنمنٹ بمبئی سے ایکہزار روپیہ کا اشتہار تھا مدت تک رہا اوسکو جنوری مین بویاترہ کے قریب جالور کے سپاہیون نے گرفتار کیا چونکہ دونون ریاست کے اہالیان پولیس نے گرفتاری مجرمان مین بہت جانفشانی کی تھی انعام مقررہ دونون کو برابر تقسیم ہوا کیونکہ اگر اہلکاران پھلن پور نہ دباتے تو وے اسطرف بھاگ کر نہ آتے +

ان دونون نامی مجرمون کی گرفتاری سے اس کل وحشی اور ویران ملک مین بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا اور باشندگان علاقہ کو ایسی عبرت ہوگئی کہ اوسکی از حد ضرورت تھی اور غالب ہے کہ اونکی یاد سے مدت تک نہ جاویگی +

الاکتوبر ۱۸۷۰ء مین باغی ٹھاکر کھاٹو کے گروہ مین سے جواہر سنگہ نامے ایک شخص کو اہالیان پولیس جودہ پور نے گرفتار کیا بمقدمہ ڈکیتی دقوعی

देहगाँव
دیہہ گانون کی اوسکی ایک شرکت دریافت ہوکر محکمہ پنچ کلار مین تحقیقات

ہوئی اوسنے بشراکت دیگر کسان مجمع کے ارتکاب جرم کرنیکا اقبال کیا اور اوسکے حق مین قید چودہ سال بعبور دریاے شور تجویز ہوئی اور دیگر اشخاص کی نسبت بھی جرم ثابت ہوکر اونمین سے سات کس چودہ سال کو بعبور دریاے شور قید ہوئے اور دو کس مین سے ایک پانچ سال کے واسطے اور دوسرا تین سال کیواسطے محبس اجمیر مین قید ہوئی بجز جواہر سنگہ کے ٹھاکر کھاؤ کا کل گروہ ازادر ہا اگست مین گیان سنگہ برادر ٹھاکر نے مع آٹھہ دیگر کسان کے گھوڑون پر سوار ہوکر خاص کھاؤ و دیگر دیہات مین بہت ظلم و تعدی کی ایک آدمی کو مار ڈالا پانچ آدمیون کو زخمی کیا ایک مہاجن کے گھر کو لوٹ لیا اور اوسکو بھی مجروح کیا اور پھر بھاگ گئے اور میواڑ مین اونکا سراغ لگا میواڑ و مارواڑ کے دونون دربارون نے گرفتاری گروہ کے واسطے انعام مقرر کئے اور مہاراجہ صاحب نے بہ کوشش تمام تلاش و جستجو کرائی مگران تدبیرون کے بعد اُنھون نے مارواڑ مین کوئی واردات نکی سنہ ۱۸۷۶ع مین جرایم خصوص سنگین ڈکیتی بہت کم وقوع مین آئین صاحب کمشنر اجمیر اور صاحب سوپرنٹنڈنٹ تھریارکر کی تحریر سے معلوم ہوا کہ طرفین کو مارواڑ کی سرحد پر بہت انتظام ہوگیا ہے جب سے ٹھاکر بویاترہ قید ہوا ہے ملک واقع سرحد پر تھیراد و کھیلن پور مین ہر طرح امن امان رہا ہے ٹھاکر بشن سنگہ کھاؤوالے نے چندان شورش نکی مگر جس زمانہ مین بماہ جنوری مہاراجہ صاحب کلکتہ مین تھے اوسکے مجمع مین سے ایک شخص زورجی نامی نے

नीमली
जेलवा
खरवा

مع چار دیگر اشخاص کے موضع نیملی و جبیترہ واقع مارواڑ کے درمیان گاڑی محولہ پارچہ پر حملہ کر کر لوٹ لیا بعد ازان وہ قریب کھروہ گھوڑون کو پانی پلانے کے واسطے ایک تالاب پر گئے وہان اونکو ٹھاکر کھروہ کے سوار ملے اونکو شبہ پیدا ہوا و نخین اپنے ساتھہ لیگئے اول تو وے تھوڑی دور تک سوارون کے ساتھہ گئے اور پھر گھاس کے باگر کے احاطہ مین چلے گئے ہتھیار دینے سے انکار کیا مگر آخرکار زورجی نے اپنے ہاتھہ سے چار گھوڑیان مار ڈالین اس غرض سے کہ ٹھاکرون کے آدمیون کے ہاتھہ نہ آوین اور فوجدار بھارتھہ سنگہ ملازم ٹھاکر کو گولی سے مارا اور تین چار آدمیون کو مجروح کیا کھروہ کے سوارون نے بھی بندوقین چلائین اور زورجی مارا گیا باقی چار آدمیون نے ہتیار ڈالدیئے اور گرفتار ہوئے زورجی نے بہت سنگین وارداتین کرین تھین اوسکے مرنے اور دیگر چار کے قید ہونے سے بشن سنگہ کے گروہ مین بہت کمی آگئی وہ میواڑ کے علاقہ مین مخفی ہے زورجی اور اوسکی ہمراہی ناتھہ دوارہ کی طرف سے ارتکاب واردات کیواسطے آئے تھے ❊

नाथद्वारा

جن سینون پر تاکید و تنبیہ و سزادہی ہوئی تھی آباد ہو کر نیک چلن ہو گئے ہین مگر علی العموم اس قوم کے کل لوگون نے اپنے بدپیشہ کو نہین چھوڑا اگرچہ اب وارداتین کم ہوتی ہین اور یہی حال باوریون کا ہے کہ جو لوگ سوجت مین آباد کئے گئے تھے نیک چلن ہو گئے مگر اس قوم کے دیگر لوگ واردات کرتے ہین مہاراجہ صاحب ان لوگون کے ہر ایک گاؤن

सोजत

کی آبادی کی تعداد تحقیق کرتے ہین بعد دریافت تعداد اونکی وارداتون
کے انسداد کی تدبیر ہو گی سوچت کا ہئا. و بست ایسا کارگر ہوا ہے کہ
مہا راجہ صاحب باوریون کی آبادی کی دیگر اضلاع مین بھی ویسا ہی
بندوبست کیا چاہتے ہین اگرچہ یہہ بندوبست پہلے ہی ہو گیا ہوتا
مگر ہندوستانی ریاستون مین کارروائی بہت سستی سے ہوتی ہے
کچھہ عرصہ ہوا کہ مارواڑ کے باوریون کے ایک بڑے گروہ نے میواڑ
کے علاقہ مین حملہ کیا اور جاگیردار لوئی واقع مارواڑ نے اونکا مقابلہ کیا
چند کو مار ڈالا اور بہت گرفتار کر لئے یہہ امر بہت خوشی کا باعث ہے
کہ اضلاع کے سرداران انسداد جرایم مین کوشش کرنے لگے ہین ٭
ضلع ملانی کی نسبت سنہ ۱۸۴۹ مین میجر مالکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ مارواڑ نے
لکھا تھا کہ قانون وراثت سے متواتر نزاع و تکرار پیدا ہوتی رہتی ہین
اونکے سبب سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کو بڑی مشکل پیش آتی ہے
اب تک با وصف انقضاء مدت اس مشکل مین کچھہ کمی نہوئی ہے بلکہ سرکار
انگریزی کی حکومت سے جسقدر لوگون کی آسودگی زیادہ ہوئی ہے
تکرار و مقدمہ بازی زیادہ ہوتی گئی ہے چونکہ ملانی کا کل علاقہ جاگیرون
مین منقسم ہے اور جب کوئی شخص مرتا ہے تو اوسے لازم آتا ہے کہ
اپنے خاندان کی چھوٹی شاخون کی معاش کا بندوبست کرے بڑے
ٹھاکر اپنی جاگیرون مین محفوظ ہو کر اور اونکی بابت خفیف مطالبہ
بشکل فوج بل اپنے آقا مہاراجہ صاحب جودہ پور کو ادا کر کے اپنے قدیم

लोई

मालकम

फ़ौजबल

دعوی استحصال زمین پر قایم رہتے ہین اور چونکہ اس زمانہ مین جدید بذریعے ملک حاصل کرنیکا راستہ بالکل بند ہے جب موقع لگتا ہے وسے اپنے بھائی بندون کی مملوکہ زمین پر قبضہ کر لیتے ہین کہ اس سے مقدمات کثیر پیدا ہوتے ہین*

مثلاً نگر کی جاگیر مین دو کوٹھریان ایک راوت جی کی اور دوسری اسکے راج کی ہین راوت جی کی کوٹھری مین راوت گمان سنگھ متبنی ہوکر مالک ہوا اور راسکے راج جیکی مین اوسکا بیٹا بھبوت سنگھ مالک رہا جب تک بھبوت سنگھ نابالغ رہا گمان سنگھ اوسکی جاگیر کا بھی بندوبست کرتا رہا اب بھبوت سنگھ نے جوان ہوکر اپنی جاگیر سنبھالی تو اوسنے اسنے باپ پر اجزاء جاگیر چھین لینے کا استغاثہ کیا اور اُنکے درمیان سخت عداوت ہوگئی دورہ ملانی مین صاحب ایجنٹ نے اونکی باہمی رضامندی مین بہت کوشش کی مگر کارآمد نہوئی کُل ملانی کے لوگ فریقین مین سے کسیکی طرف ہو گئی اوسکے فیصلہ واجب کرایا جانا غیر ممکن تھا لاچار صاحب نے حسب بعد از تحقیقات خود فیصلہ کیا ملانی مین راہداس مدت سے حاکم سے اسی صاحب نے اوسکو مقرر کیا تھا اوسکا یہہ کام ہے کہ صاحب سوپرنٹنڈنٹ ملانی یعنی صاحب پولٹیکل ایجنٹ مارواڑ کو سرامر سے مطلع رکھے جاگیردارون کو ظلم نکرنے دے فوج بل بروقت وصول کرتا رہے ملک مین انتظام رکھے اور امثلہ مقدمات فوجداری و دیوانی جنکا بروے پنچایت فیصلہ نہو سکے ملاحظہ و حکم صاحب سوپرنٹنڈنٹ کے واسطے ارسال کرے*

راج مارواڑ کی بڑی خرابیون مین سے ایک یہہ بھی تھی کہ وہان جیلخانہ کا مکان شہر کے وسط مین ہوا تھا اور تعداد کثیر قیدیون کے لایق بالکل نہ تھا جب قیدی مشقت کیواسطے جاتے تھے اونکو شہر کے تنگ اور آباد
کوچون مین ہوکر گذرنا پڑتا تھا کہ وہان سے بھاگ جانا دشوار نہ تھا مہاراجہ صاحب نے بااختیار ہوتے ہی فوراً اس کام پر توجہ کی اور شہر سے باہر بڑا جیلخانہ تعمیر کرانیکا ارادہ کیا اتفاق حسنہ سے شہر کے سوجت دروازہ سے باہر ایک بہت بڑی مضبوط عمارت صحت بخش موقع پر تھی اوسمین بذریعہ دیوارون کے مکانات کو باہم علیحدہ کرکرا اور کچھہ اضافہ و ترمیم کرکر جیلخانہ کے واسطے تجویز کیا گیا کہ راجپوتانہ کے بہترین جیلخانون مین سے ہوگیا
جب درخواست مہاراجہ صاحب صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے چیف انسپکٹر جیلخانہ جات ممالک مغربی و شمالی کو لکھکر معرفت ڈاکٹر واکر صاحب کے ایک دارونہ جیلخانہ اور دو منتظم مکانات جو قواعد جیلخانہ مروج علاقہ انگریزی سے بخوبی واقف ہین نوکر رکھا وے اسوقت تک جب دلخواہ خود کام کیا کرتے تھے مگر اب سڑکون پر مشقت کے واسطے بھیجے جاتے ہین اونکو حقہ پینے اور افیون کھانیکی اجازت ہے جنکو وسعت ہے اپنی خوراک کا آپ بندوبست کرتے ہین بازار جاکر خرید لاتا ہے سپاہی حفاظت کیواسطے ساتھہ جاتا ہے جنکے پاس کچھہ نہین ہے اونکو راج سے خوراک ملتی ہے وقت رہائی کے اداے زر خوراک ایام قید کی بابت ضمانت دینی پڑتی ہے +

طریقہ ایصال زرخوراک قیدیان علی العموم کل راجپوتانہ میں جاری ہے اور بہت خراب ہے کیونکہ مجرم کو بقدر رہائی بضرورت ادائے زرخوراک ارتکاب واردات چوری کرنا لازم آتا ہے مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ اس دستور کو موقوف کریں اور قیدیون کو سائیدگی آرد و دیگر اموات میں شکی اشیاء سے خرچ خوراک حاصل ہوجاوے چہ شمار رکھین جیلخانہ

کی تیاری مین بیس ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے ۱۸۶۸ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اور ۱۸۶۹ء مین ڈاکٹر مور صاحب نے ملاحظہ کیا اور بہت تعریف کی اور بہت عمدگی و جلدی سے یہہ کام تیار ہوا ہے اور اسکے واسطے ہمارا صاحب اور راو کے اہلکار تحسین و آفرین کے لایق ہین مگر داروغہ جیلخانہ جو ممالک غربی و شمالی سے آیا تھا بسبب بیماری کے مستعفی ہوکر چلا گیا تب دوسرے کی تلاش در پیش ہوئی۔

۱۸۶۹ء و ۱۸۷۰ء مین جودہ پور کے جیلخانہ مین ۲۶۶ قیدی رہے اونمین سے ۱۵۵ اسی مہینہ و یاورییہ تھی مشتر قیدی مشقت اندرونی قالین و پارچہ باقی و تیاری چاک کرتے ہین ان اجناس کے فروخت سے سو روپیہ ماہوار کی آمدنی ہوتی ہے چالیس آدمی مصرف جیلخانہ کیواسطے غلہ پیستے ہین بیس کھانا پکاتے ہین اسّی سڑک پر مشقت کرتے ہین بیس متفرقات کا کام کرتے ہین چھبیس ضعیف العمر ناقابل مشقت ہین اور بیس بیمار داخل شفاخانہ ہین۔

محکمہ پنچو کلا در راجستان

محکمہ پنچوکلا راجستان مارواڑ میں متصلہ ذیل اٹھہ ریاستوں کے
وکیل متعین ہیں میواڑ ۱ مارواڑ ۲ جےپور ۳ بیکانیر ۴ جیسلمیر ۵ کشنگڑھ ۶ سروہی ۷
پھلن پور ۸

اور اوقات مختلف میں مقامات آبو وجودھپور و اجمیر و بالمیر پر کام
کرتے ہیں سنہ ۱۸ میں جو غارتگری کی وارداتیں ہوئیں اونمیں
سے دس مقدمات میں اشخاص بالشتی و تتھیا علاقہ انگریزی کے مدعی
تھے اوس اطراف کے لوگ اونٹوں پر بار کرکے فروخت کیواسطے لاتے
ہیں اور رکھتے بھی فروخت کرتے ہیں بیشتر فروخت از زرکثیر لیجاتے
ہیں ہتھیار رکھنے کے انگریزی علاقہ میں ممانعت ہے اور اجازت حاصل
کرنے میں وقت ہوتی ہے وقت مراجعت اونکے پاس روپیہ ہوتا
ہے لٹ جاتے ہیں ایک مقدمہ میں غارتگروں نے بیان کیا کہ انکے
سے مال لوٹا اگر انکے پاس ہتھیار ہوتے تو وے نہ لوٹ سکتے
ہندوستانی ریاستوں سے مواخذہ ہوا تو انھوں نے جواب دیا کہ ان
لوگوں کو ہتھیار رکھنے کی اجازت کیوں نہیں ہوتی ہر مقام پر ریاست
تہیدست مسافروں کی حفاظت نہیں کرسکتی ہے کابلی بھی ہتھیار لیکر
نہیں آتے اسی سبب سے اونپر بھی ایسی ہی زیادتی ہوتی ہے
اس سے لازم ہے کہ تا وقتیکہ کل ہندوستان کے ہتھیار نہ لیے جاویں
تاجروں کو راجپوتانہ میں مسلح ہوکر آنیکی اجازت ہوجاوے +
اکثر ریاستیں زرمعاوضہ مجوزہ پنچوکلا بہت مشکل سے ادا کرتے ہیں کہ

خزانہ ایجنسی کا ہزار ہا روپیہ اونکے ذمہ ہو جاتا ہے سبب یہہ ہے کہ اس
روپیہ پر سود بہت خفیف لیا جاتا ہے جس شرح سود پر رئیس روپیہ بطور
خود لے سکتے ہین اوس سے شرح مجوزہ ایجنسی کم ہے اسواسطے رئیس
بجاے اسکے ساہوکارون سے روپیہ قرض لیکر زر واجب الطلب ایجنسی
کو ادا کرین خزانہ ایجنسی کا مقروض رہنا بہتر سمجھتے ہین ❊

نقشہ مندرجہ ذیل سے محکمہ پنجو کلا ای کی کارگذاری اور زر معاوضہ مجوزہ
ذگی ہر ریاست کا حال واضح ہوگا ❊

سرشتہ مال

ایجنسی مارواڑ کی رپورٹون سے صرف ایک سال یعنی ۱۸۶۶-۶۷ء کو آمدنی راج بہ تعداد للوپیہ لکھہ نوسات ۹ لاکھ اور خرچ بقدر بہتّے لکھہ للو مالدیہ دریافت ہوا ہے +

مارواڑ مین زیادہ تر چاہی آبپاشی سے گیہون اور جو کی فصل ہوتی ہے اور کوہ ارابلی کے قریب بیشتر علاقہ ٹھاکر راسے پور مین افیون بہت کاشت ہوتی ہے کہ اوس نواح مین پانی شیرین اور بافراط ہے اور زمین بھی عمدہ ہے علی العموم یہہ افیون بلا تیاری پالی کو بھیجدیجاتی ہے وہان صاف ہوکر بٹی بنائی جاتی ہے اور بمبئی کو بھیجی جاتی ہے اور کسیقدر باشندگان ملک کے خرچ مین آتی ہے مارواڑ مین محاوج کی پیداوار بھی بہت ہے راج مین نقشہ تیار ہوا اوس سے ظاہر ہے کہ وزن جو دہ پور سے ایک لاکھ بیالیس ہزار من اور انگریزی اوزان سے دو لاکھ دس ہزار من سالانہ پیدا ہوتی ہے اسمین سے نصف سے زیادہ اس ملک مین خرچ ہو جاتی ہے اور باقی بمبئی کو جاتی ہے +

रायपुर

میجر امپی صاحب نے مارواڑ کے گزیٹیر مین تحصیل مالگذاری کی کیفیت اسطرح لکھی ہے مالگذاری اور اوسکے وصول کرنیکی ترکیب اضلاع مختلفہ مین بہت مختلف ہے زیادہ تر رواج جنس پیداوار کو تقسیم کرنیکا ہے جسے بٹوائی کہتے ہین کہ اسمین غلہ و چارہ و پالہ اور اکثر اوقات لورھی یعنی گھاس بھی چار حصون مین منقسم ہو کر ایک مالک لیتا ہے

इम्पी गज़टियर

बटवाई

اور زمین کاشتکار کو کہتے ہین ناگور کی زمین پر خریف کی پیداوار بہت
ہوتی ہے اوسمین سے زیادہ سے زیادہ مالک کا حصہ نصف ہوتا ہے
مگر باقیماندہ سے کاشتکار کا گذارہ صرف ایام فصل مین ہوتا ہے
پھر وہ یا تو مویشی پالتا ہے یا نوکر ہوجاتا ہے یا سوداگری کرنے لگتا ہے
اور تھل یعنی ریگستان مین جہان آدمی کم ہین پیداوار قلیل ہوتی ہے
محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے اور صرف فصل خریف مین باجرہ ہوتا ہے
اور اسکے سواے زمیندار کو صورت گذارہ نہین ہے مالک صرف چودہوان
حصہ لیتا ہے ٭

भल

پیداوار اراضی پر محصول لینے کا دوسرا طریقہ کونتا کہلاتا ہے اوسمین کھڑی
فصل کی قیمت کا تخمینہ کیا جاتا ہے اور کل کا اوسط لیکر کاشتکار حق
مالکانہ یکمشت نقد ادا کردیتا ہے اور کل پیداوار کی کمی و بیشی مقدار
و نرخ کا خود ذمہ دار ہوجاتا ہے ٭

कूनता

بعض دیہات مین سرشتہ بھاتو یعنی مساحت جاری ہے کہ کاشت سے
پیشتر زمین کی پیمایش ہوکر یا چاہ مع اراضی متعلقہ کے ٹھیکہ دیدیا جاتا ہے
اضلاع ریگستان مین شرح مقررہ فی قلبہ لیجاتی ہے کہ اس صورت
مین بشرط محنت کاشتکار و خاطر خواہ بارش کے رعایا کا بہت فائدہ
ہوتا ہے ٭

भहावु

مارواڑ مین زمین کی ترقی کی بہت ضرورت ہے جس ملک مین بارش
صرف پانچ ساڑھے پانچ انچ ہوتی ہے لازم آتا ہے کہ قبل بارش

پانیکے ہر ایک قطرہ کو بحفاظت تمام جمع کیا جاوے مگر مارواڑ مین ابھی کا پختہ
بندوبست نہین ہے اور بجز خاص متعدد مقامات کے بند کہین نہین ہین
حالانکہ صدہا مقامات ایسے ہین کہ تھوڑی سی لاگت سے بند تیار ہوکر
رقبہ کثیر کی آبپاشی ہوسکے ماسواے اسکے اگرچہ اہلکاران دربار ہر ایک
خالصہ کی دیہہ کے سالانہ جمع تخمیناً بتلایا کرتے ہین مگر اصل مین کوئی طریقہ
پیمایش زمین کا جاری نہین ہے حاکم و اہلکاران پرگنہ اور رعایا سب
ملجاتے ہین اور راج کا نقصان ہوتا ہے مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے
کہ سررشتہ مال کے اہتمام پر کسی ایک مستعد شخص کو مقرر کرین اور امید ہے
کہ وقت مناسب پر ہر ایک دیہہ کی پیمایش کراکر اور نقشہ تیار کراکر کل
خالصہ مین مالگذاری کا پختہ بندوبست کرینگے اور جب اس سے فائدہ
ہوگا تو ٹھاکر بھی وہی طریقہ اختیار کرینگے اور مہاراجہ صاحب کا یہہ بھی ارادہ
ہے کہ بندون کی تعمیر مین کسیقدر روپیہ سالانہ خرچ کیا کرین اگر اس
ارادہ کا حسب قاعدہ کوشش سے عمل درآمد کرینگے تو بہت فائدہ ہوگا
اور قحط جو متواتر واقع ہوکر مارواڑ کو تباہ کرتے ہین کم ہونے لگینگے ؁
سنہ ۱۸۷۶ء مین ملک مارواڑ کی خانہ شماری و مردم شماری ہوئی تب
تحقیق ہوا تھا کہ کل علاقہ مین آبادی حسب تفصیل ذیل ہے تعداد گھر

پختہ	خام	میزان	تعداد آبادی	مرد	عورت
۹۴۵۰۰	۴۷۵۵۰۰	۵۷۰۰۰۰	-	۲۹۳۰۰۰	۱۴۲۰۰۰

طفل ۴۰۰۰۰ - دختر ۱۵۵۰۰۰ - میزان ۲۸۵۰۰۰ انکی تفصیل نہین ہین

کی رو سے اسطرح ہے +

عیسائی ہندو مسلمان پارسی جینی
یورپ - ہندوستانی

۱ - ۴ - ۲۴۹۳۷۱ - ۳۵۶۲۵۰ - ۴ - ۱۴۸۱۴

اور دوسری تقسیم یہہ ہے زراعت پیشہ غیر زراعت پیشہ
۱۸۸۲۵۰ ۹۶۳۷۵۰

مارواڑ میں آبپاشی و زراعت و خرچ باشندگان کیواسطے پانی کی بہت قلت ہے سنہ ۱۸۶۶ع میں بارش اچھی ہوئی اور جودہپور کے تالاب بھر گئے مگر اوس سے پیشتر پانیکا ایسا قحط ہوا تھا کہ ایک گھڑا دو آنہ اور چار آنہ کو بکنے لگا کنوؤن پر انبوہ رہتا تھا اور جھگڑا ہوا کرتا تھا مویشیون کو بڑی تکلیف ہوئی خصوصاً مغربی مارواڑ مین صدہا تشنگی سے مر گئے تعمیر و مرمت تالاب بائی جی کا حال پیشتر لکھا گیا ہے پھر جب سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع مین بارش کی کشش ہوئی مہاراجہ صاحب نے بنظر پرورش غربا شہر سے سوجت دروازہ باہر ایک موقع پر جو اونکے بزرگ مہاراجہ بخت سنگہ صاحب نے تجویز کیا تھا تالاب کھودوایا اور اوسکا نام بخت ساگر رکھا کہ ہزارہا آدمی اوسکی تیاری مین مصروف رہے موقع تالاب ایسا ہے کہ قطع وسیع اراضی کا پانی اوسمین آویگا اور بکثرت جمع ہوگا اور آبپاشی مین خرچ ہوکر کسی قدر خرچ باشندگان کے واسطے ہمیشہ بچ رہیگا اس تالاب کی تیاری مین بچاسی ہزار روپیہ خرچ ہوا سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ع مین

बखतसागर

لفٹنٹ لیچ صاحب سرویرنے جس زمانہ مین جودہ پور مین کام کرتے تھے بپاس خاطر مہاراجہ صاحب نواح جودہ پور کی زمین کی پیمایش لیول کی اور یہہ نتیجہ نکالا کہ بیتیس ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک بند تیار ہوکر جودہ پور سے مغرب کی جانب کے پہاڑ کا پانی پھیر کر بخت ساگر مین پہنچایا جاوے اور اس تالاب مین پانی پہنچانیکا پختہ نالہ جو کسی زمانہ مین تجویز ہوا تھا مگر تیار نہوا اوسکی بھی بصرف بیس ہزار روپیہ تیار کرنیکی تجویز درپیش ہوئی مگر بسبب کمی روپیہ کے توقف ہوا مگر چونکہ یہہ نالہ بخت ساگر اور تالاب بائی جی دونون کے واسطے مفید ہوگا اوسکی تیاری ضرور ہے ✤

علاوہ اسکے بند واقع پھلودی مین پچاس ہزار روپیہ اور چار ہزار سے زیادہ ایک تالاب قریب سورساگر کوٹھی اخنیبی مین اور ہزار روپیہ تالاب پالی مین اور آٹھہ سو روپیہ گلاب ساگر واقع شہر جودہ پور مین خرچ ہوئے ہین ✤

लेवल

सूरसागर

गुलाबसागर

سڑک و ڈاک بنگلہ و ڈاک خانہ جات

مارواڑ مین سرکاری ڈاک کی سڑکین ۶۷-۱۸۶۶ء مین صرف دو تھین اول سڑک آگرہ و بمبئی براستہ ڈیسہ اس ریاست مین بر سے ایرن پورہ تک ۱۱۲ میل ہے کہ پالی مین ڈاکخانہ ہے اور وہان سے ۴۴ میل ڈاکخانہ جودہ پور کی شاخ ہے دوم اجمیر سے نوحہ و ڈیڈوانہ وکچاولن ہوکر سانبھر کو کہ ان سب مقامات پر ڈاکخانہ جات ہین - انکے سوائے کوئی سڑک نہ تھی مگر اکثر مقام پر گاڑی کی لیکین تھین سڑک آگرہ و بمبئی پر فوج و مسافرون کی آمد و رفت بہت ہے علاقہ مارواڑ مین بجز

बम्बई
डीसा
बर
एरनपुर
अजमेर
नोसू
डीडवाना
कुचामन

فاصلہ قلیل قریب پالی کے تیار ہوئی تھی مگر وہان زمین سخت ہونے
سے چندان ضرورت بھی نہ تھی مگر اجمیر و سروہی کے قریب زمین پہاڑی
ہونے سے نالون سے کٹ گئی تھی کہ مضبوط و دیسی گاڑیان بھی مشکل
سے چل سکتی تھین اسواسطے روئی اونٹون پر جاتی تھی اور فوجون کی
آمد رفت پر کرایہ گاڑی مین دوچند خرچ ہونے سے گورنمنٹ کا بھی نقصان
ہوتا تھا*

ایرن پورہ و بیاور کے درمیان مہاراجہ صاحب نے مسافرون کیواسطے
بنگلہ جات مفصلہ ذیل دہولہ پالی سوجت چنداول تیار کئے تھے
مگر مرمت طلب تھے اور باوجود تاکیدات اونکے مرمت نہوئی تھی جون
سنہ ۱۸۶۷ مین ڈپٹی پوسٹماسٹر جودہ پور بعلت بدچلنی موقوف ہوا اور
پالی کا پوسٹماسٹر بھی برخاست ہوا یہہ ڈاکخانجات بہ تحت گورنمنٹ بمبئی
تھی جولائی سنہ ۱۸۶۷ سے جب انسپکٹر حلقہ او دے پور بمقام پالی مرا تھا مارچ
سنہ ۱۸۶۸ تک کسی نے دورہ نہین کیا مارچ مین انسپکٹر جدید اودیپور و
انسپکٹر احمد آباد نے دورہ کیا صدر احمد آباد ہونے سے نگرانی کامل نہین
ہوسکتی تھی اور کام خراب تھا قلت تنخواہ و گرانی نرخ و بعد مسافت سے
ان عہدون پر کم حیثیت لوگ مقرر ہوتے تھے اور ڈاکخانون کا اعتبار
کم تھا اور سرکار کا بھی نقصان ہوتا تھا سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ مین مہاراجہ صاحب نے
سرکار کی عنایت حاصل کرنیکی غرض سے حصہ سڑک اعظم آگرہ و احمد آباد
و شاخ درمیان پالی و جودہ پور کا تیار کرانا منظور کیا اپریل سنہ ۱۸۶۹ مین

धोला
पाली
सूजत
चंदावल

اقرارنامہ تیاری لکھا گیا اور یہہ قرار پایا کہ سڑک سررشتہ تعمیرات سرکاری
سے تیار ہو اور مہاراجہ صاحب اوسکا خرچ کہ بقدر چہ سات لاکھہ روپیہ
تھا لاکھہ روپیہ سالانہ کے حساب سے ادا کرین کسیقدر کام جاری ہوا تھا
گورنمنٹ سے حکم آیا کہ روپیہ اول وصول کرلیا جاوے اسپر یکبارگی
کام بند ہوگیا +

اس سڑک پر آٹھہ بنگلے ہین اونمین سے تین منتظمان سڑک کی بود و باش
کیواسطے اور باقیماندہ مسافران کے واسطے ہین ہرسہ بنگلہ مسافران
کی تعمیر و آرایش مہاراجہ صاحب کے خرچ سے ہوئی ہے سنہ ۱۸۷۱ تک
راج جودہ پور کا بحساب فیصدی ۵ کل تین لاکھہ روپیہ خرچ ہوا تھا
اس خرچ سے اونکو ایسی زیرباری ہوئی کہ پالی وجودہ پور کی تیاری
مدت تک منظور نہ کی باوجودیکہ یہہ اول تجویز مین داخل تھی پھر عرصہ
تک بوجہ قحط کے ادائے زر لاگت مین عذر کیا +

اخیر سنہ ۱۸۷۱ مین مہاراجہ صاحب نے تیاری سڑک اعظم علاقہ جودہ پور
کیواسطے چار لاکھہ روپیہ داخل کیا اوسوقت تک بجز چند میل کے سڑک
بالکل تیار نہوئی تھی بلکہ خام راستہ سابقہ سے بھی آمدرفت گاڑی
کے واسطے بدتر ہوگیا تھا اسوجہ سے دربار کو بھی ناراضگی تھی کہ باوجودیکہ
کام بعرصہ چار سال شروع ہوا تھا اسوقت تک کچھہ تیار نہوا سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵
مین مہاراجہ صاحب نے تیاری سڑک اعظم کیواسطے ایک لکھہ دسہزار
نوسو سولہ روپیہ اور ادا کیا کہ اسطرح تیاری سڑک و ڈاک بنگلہ جات مین

دربار جودہ پور سے ۵ لاکھ [illegible] خرچ ہوا سڑک کل تیار ہوگئی مگر مہاراجہ
صاحب کو اس وجہ سے کہ زر کثیر خرچ کیا اور سڑک بہت دیر سے تیار ہوئی
بہت رنج ہوا انھون نے پالی و جودہ پور کے درمیان سڑک طیار کرانی تجویز
کی اوسکی تعمیر سررشتہ تعمیرات سرکاری کی معرفت نہ کرائی جے پور سے
ایک ہندوستانی انجنیر کہ سڑکون کے کام مین مشاق ہے نوکر رکھکر اسکو
اس سڑک کا کام سپرد کیا اول اوسنے شہر جودہ پور کے گرد نواح مین
سڑکین تیار کرائین اوسوقت تک یہان صرف ایک سڑک تھی کہ زمانہ
قحط مین کرنل بروک صاحب نے تیار کرائی تھی مہاراجہ صاحب کا
ارادہ ہے کہ شہر کے گرد اور درمیان اپنے محل واقع راے کے باغ
اور سوداگر کوٹھی ایجنسی کی سڑک تیار کرادین یہہ سڑکین کہ قریب چھہ
میل طول مین ہین سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین تیار ہوگئین اور اونمین ستر ہزار روپیہ
خرچ ہوا +

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین صاحب چیف انسپکٹر ڈاکخانجات راجپوتانہ نے اجمیر
سے میڑتہ ہوکر ناگور کو ڈاک جاری کرنی تجویز کی اور مہاراجہ صاحب نے
منظور کرلی اس ڈاک سے باشندگان ہر سہ مقامات کو اجراء کار و بار تجارت
مین بہت فائدہ ہوگا +

मेड़ता

یکم جنوری سنہ ۱۸۷۵ء کو سڑک اعظم سررشتہ تعمیرات سے مہاراجہ صاحب
کو مفوض ہوئی اور قبل تفویضگی کے ۱۱ لکھہ روپے عطیہ مہاراجہ صاحب
و بیس روپیہ فیصدی عطیہ گورنمنٹ خرچ ہوگیا تھا اس حساب سے

صرف مہاراجہ صاحب کا فی میل [illegible] خرچ ہوا ہے اور سرکاری رقم
شامل کیجاوے تو کل خرچ فی میل [illegible] ہوتا ہے باقیماندہ ۲۳۵ میل
مین مع مرمت وغیرہ مین [illegible] خرچ ہوگا علاوہ اسکے [illegible] راج کا تعمیر
بنگلہ ہاے منتظمان سڑک و مسافران مین خرچ ہوا ہے +

سرشتہ تعلیم

سنہ ۱۸۶۷ء تک راج مارواڑ مین سرشتہ تعلیم مطلق نہ تھا اور باستثناء
بعض ٹھاکرون کے جو ہندی و مارواڑی جانتے تھے کل رعایا جاہل
تھی مگر مارواڑی ساہوکار کہ حساب دانی مین مشہور ہین باوصف لاپروائی
پڑھنے پر بہت متوجہ تھی اور جوشی لوگ بھی علم نجوم پڑھتے تھے سکوچ مشن
کے پادری مارواڑی زبان مین کتابین جمع و تالیف کرتے تھے اور مہاراجہ
صاحب کے کتب خانہ مین سنسکرت و ہندی کی کتابین بمبی و دیگر مطبعون
کی بہت تھین سنہ ۱۸۷۳ء مین ڈاکٹر بوہلر صاحب انسپکٹر سرشتہ تعلیم علاقہ
بمبئی ہندوستانی کتب خانون سے سنسکرت کی کتابون کو تلاش کر کر
فہرست بنانیکے واسطے بھیجی گئی تھی صاحب پولیٹکل ایجنٹ جودہ پور مین نہ تھے
مگر مہاراجہ صاحب نے اونکی بہت خاطر داری کی اور معلومات مطلوبہ
حاصل ہونے مین بہت مدد دی +

مہاراجہ صاحب نے شہر جودہ پور مین مدرسہ مقرر کیا اور ایک شخص کلکتہ
یونیورسٹی کے بی اے کو نوکر رکھکر ہیڈ ماسٹر مقرر کیا +

سنہ ۱۸۷۶ء مین شہر کا مدرسہ ایک مکان وسط شہر مین کہ سابق قہوہ کشیدن

کیواسطے مستعمل تھا اور بہت گنجایش کا ہی بھیجا گیا کہ وہان سے طالبعلمون
کو قربت مکانات کے سبب سے آمد و رفت کی آسایش رہیگی جس
مکان مین پیشتر یہہ مدرسہ تھا وہان ٹھاکرون کا مدرسہ مقرر ہوا ہے
اس جدید مدرسہ کے واسطے مدرسون کا عملہ مناسب مقرر
ہوا ہے اور مسٹر کیمسن صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے ایک شخص
ہیڈ ماسٹری کیواسطے تجویز کر کر بھیجا ہے مگر ۱۸۷۶ع تک اس مدرسہ
مین کچھہ ترقی نہوئی مارواڑ کے لڑکے بجز ہندی نوشتخواند کے کچھہ علم حاصل
نہین کرتے ہین اور عورتون کو جو اپنے اطفال کے گھر سے دور بھیجنے
مین تعصب ہے اوسکے رفع ہونیکے واسطے عرصہ کثیر چاہیئے *
مگر شہر کے مدرسہ مین تعداد طلبا ہر سال زیادہ ہوتی رہی ہے

۱۸۷۵	۱۸۷۴	۱۸۷۳	۱۸۷۲
۱۴۷	۱۱۲	۶۵	۱۵

ان ۱۴۷ مین سے ۸۳ کایتھہ ۳۶ براہمن ۴ ۳ مہاجن ۱۱ دیگر اقوام
ہنود ہین اور صرف ۱۰ مسلمان ہین دونون مدرسون کا اہتمام پنڈت
مادہو پرشاد کو مفوض ہے اور اوسکی کوشش ترقی تعلیم مارواڑ مین
لایق تحسین و آفرین کے ہے علاقہ ملانی مین بمقامات بالمیر و جسول

کیمسن

بالمیر
جسول

اچھے مدرسہ جات ہین اونمین بقال و دیگر قومون کے اطفال پڑھتے
ہین مگر ٹھاکرون کے لڑکون کی کچھہ تعلیم نہین ہوتی ہے اونسے
میو کالج اجمیر مین داخل ہونیکے واسطے بھی کہا گیا مگر اس باب مین وے

بہت کاہل وجود ہین *

مقدمات سرحد

سنہ ۱۸۶۵و۶۶ع مین مقدمات متنازعہ سرحد مفصلہ ذیل کا فیصلہ ہوا اوّل گھاٹہ دیسوری مابین میواڑ و مارواڑ کے دوئم درمیان مارواڑ و ضلع ملانی کی سرحد چیتلوانہ و گوڈہ پر وچند دیگر خفیف مقدمات فیصل ہوئے مگر سرحد مارواڑ و جیسلمیر و بیکانیر و جیسلمیر پر کوسون تک تنازعات تھے کہ اونکے فیصلہ کے واسطے کسی صاحب کا بخصوصیت چھہ مہینے تک متعین رہنا ضرور تھا کیونکہ پیمایش ٹوپوگرافیکل سروے سے بیشتر اونکا فیصلہ نہونے سے پیمایش مذکور مین خلل واقع ہونیکا احتمال تھا *

سرحد مال پہاڑ درمیان مارواڑ و سروہی کی فیصل و مینارہ بندی ہونیکا حال بیشتر بمد انتظام فوجداری لکھا گیا ہے *

سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع مین سرحد باس علاقہ جیسلمیر و پھلودی علاقہ مارواڑ کا تنازعہ پھر پیش ہوا سنہ ۱۸۴۲ع مین کرنل لڈلو صاحب نے سرحد نکالی تھی مگر فیصلہ نہوا تھا سنہ ۱۸۵۶ع مین پھر نزاع ہوا تو سر رچمنڈ شیکسپیر صاحب نے اقرار فیصلہ کیا تھا مگر بڑودہ چلے گئے اس سے ملتوی رکھا اب متنازعہ زمین واقع سرحد جیسلمیر پر بارش ہونے سے بارانی گیہون کی فصل اچھی ہوئی یہہ متنازعہ تیس چالیس مربع میل زمین کی بابت ہے مگر جب تک اچھی بارش نہو دبا پڑا رہتا ہے *

سنہ ۱۸۷۳و۷۴ع مین تصفیہ سرحدات ملانی کے واسطے عزت رای نایب منشی ایجنسی

देसूरी
चीतलवान
गुढा
टोपोग्राफिकल सरवे
मालपहाड
बास
लडलू
सरेचमंड शक्सपियर

مامور ہوا اوسنے حسب قاعدہ سرحد مقبولہ پر نشانات قایم کر دیئے اور تنازعات کا پنچایت مقرر کرکر فیصلہ کر دیا بائیس سرحدات کا کام ختم ہوگیا اور خفیف تنازعات کا جو متواتر پیدا ہوتے ہین انسداد ہوگیا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو کچھہ تردد نہ رہا اور نقشہ جات تیار ہو گئے

गोढ़वार

پرگنہ گودوار سابق مین میواڑ کے علاقہ مین تھا مگر عرصہ قریب سو برس وہان سے علحدہ ہوکر مارواڑ مین داخل ہوا اسواسطے دربار میواڑ کو اس پرگنہ کی سرحد کا فیصلہ منظور نہ تھا اگرچہ قضیہ دیرینہ کو تازہ کرنا خلاف مصلحت تھا مگر یہہ بھی ضرور ہے کہ اس امن کے زمانہ مین راجپوتانہ کی کل سرحدین صاف ہوجاوین اور کوئی تنازعہ نرہے علاوہ اسکے صاحبان سرویر ٹوپوگرافیکل سروے راجپوتانہ کی پیمایش مین مصروف ہین اگر فیصلہ سرحد نہو تو اونکا کام ناتمام رہیگا اسواسطے فیصلہ سرحد کیا جاتا ہے

سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے باتفاق صاحب اسسٹنٹ کمشنر ضلع اجمیر و میرواڑہ کے چار مقدمات تنازعہ سرحد فیما بین راج و ضلع اجمیر و میرواڑہ کا فیصلہ کیا اور کل سرحد کی پرتال کے صرف دس دیہات کا ملاحظہ باقی رہ گیا +

बालोतरा
तलवाड़ा

میلہ بالوترہ معروف تلواڑہ

ہرسال مارچ کے مہینے مین بمقام بالوترہ عرف تلواڑہ میلہ ہوتا ہے اوسمین گھوڑے اونٹ اور بیل بکثرت فروخت کیواسطے آتے ہین سنوات گذشتہ مین جو دواب فروخت کیواسطے آئے انکی تعداد یہہ ہے +

نام سنہ	گھوڑے	اونٹ	بیل
سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء	۲۵۰	۱۳۰۰	۱۴۰۰
سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء	۱۹۴	۱۵۲	۴۰۰۰۰
سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء	۲۵۰	۱۵۰	۳۰۰۰۰
سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء	۴۰۰	۵۰۰۰	۳۰۰۰۰
سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء	۳۶۳۷	۸۳۸۰	۲۶۵۵۶

سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء مین جو دواب کم آئے اوسکا سبب اسیقدر تو سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء کا قحط تھا مگر مقدم یہہ تھا کہ مہاراجہ صاحب مرحوم نے بعض اہلکارون کے کہنے سے بطمع ازدیاد آمدنی جن لوگون سے کبھی نہ لیا گیا تھا اونسے بھی محصول لینے کا حکم دیا تھا اور صاحب ایجنٹ کو اس معاملہ مین کچھہ اختیار نہ تھا سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین مہاراجہ صاحب نے اہلکار متعین کرکر انتظام حفاظت ایسا کیا کہ چوری و غارتگری کی کوئی واردات وقوع مین نہ آئی گھوڑے اور اونٹ اس سال مین بھی کم آئے مگر بیل گیارہ ہزار فروخت ہوئے سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین مہاراجہ صاحب نے حسب فہمائش صاحب پولٹیکل ایجنٹ محصول معاف کرایا اس سبب سے میلہ مین بہت اجتماع ہوا اور بندوبست ایسا ہوا کہ چوری کی کوئی واردات وقوع مین نہ آئی سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء مین اس میلہ مین ممالک مغربی و شمالی کے بدمعاش آئے مگر اونکا حال جلد معلوم ہوگیا صرف ایک واردات غارتگری کرتے پائے کہ مجرم گرفتار ہوگئے اور پھر تا وقت اختتام میلہ کل بدمعاشون کو زیر نگرانی رکھا گیا*

علاوہ دواب کے اجناس مفصلہ ذیل میلہ مین فروخت ہوئین *

چلد وچرم چار سو بار خچر	پارچہ	ظروف برنجی و آہنی
	عہ ہزار	الصہ ہزار

اسباب بساطی	گوشت	شیرینی	غلہ بریان
الصہ	للعہ ہزار	الہ ہزار	مار

سنہ ۷۵ و ۱۸۷۴ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ علاقہ مالانی کے دورہ مین تھے اسواسطے دو روز کیواسطے میلہ مین شامل ہوکر سیر کی اُنھون نے اپنے تجربہ سے لکھا ہے کہ میلہ لونی ندی کی ریتی مین ہوتا ہے یہہ موقع اچھا نہین ہے کیونکہ صبح سے شام تک پچھوا ہوا تندی سے چلتی ہے اور خاک اوڑکر ہر چیز پر جمع ہوجاتی ہے *

اس میلہ مین پنجابی سکھ گجراتی سندھی کاٹھیاواڑی کچھہ و بھوج و پھلن پور و تھراد و کل ممالک راجپوتانہ کے لوگ بکثرت جمع ہوجاتے ہین دھوپ سے محفوظ رہنے کیواسطے درخت وغیرہ کا کوئی قدرتی سایہ نہین ہے جھاؤ کی شاخون سے کہ لونی مین بکثرت پیدا ہوتا ہے جھونپڑیان بناتے ہین ندی مین دو چار فیٹ عمیق کوئیا کھودنے سے پانی بافراط نکل آتا ہے اور ہر ایک چھوٹا گروہ اپنے مصرف کیواسطے کوئی تیار کرلیتا ہے گھوڑے زیادہ تر کاٹھیاواڑ نسل کے تھے اور اُنمین بیشتر تین برس سے کم عمر کے بچھیرے تھے سرکار کیطرف سے چند ہندوستانی افسر سنٹرل انڈیا ہورس کے گئے تھے کہ اُنھون نے

چند اچھے گھوڑے خریدے +

موشی بکثرت تھے اور اُنکی خریداری بھی بہت ہوئی اول تو یہہ خیال ہوا
تھا کہ شاید جسقدر آئے ہین اُنمین سے چہارم بھی فروخت نہون مگر
پھر دریافت ہوا کہ ناگوری نسل کے عمدہ جانور مرقسم کے مل سکتے تھے
اور کوئی خریدار مایوس نہین ہوسکتا تھا پچیس ہزار فروخت ہوئے
اونٹ اچھے نہ تھے مگر قلت کے سبب سے جو تھے گران فروخت ہوئے
انتظام پولیس و حفظان صحت حاکم لیوا نوب ملازم راج اور حاکم پلانی نے
بہت اچھا کیا اور واردات چوری کوئی وقوع مین نہ آئی اور اکیاس ۸۱
ہزار آدمیون کے اجتماع مین سے صرف دو تین آدمی مرے میلہ مین
کل ۱۷۸ دوکانین اس تفصیل سے جمع ہوئین +

صراف	بزاز	بقال	حلوائی	موچی	کسیرہ	پٹوہ
۴۲	۵۹	۳۸۲	۱۵	۴۸	۱۰۰	۴۳

رنگریز	غلہ بریان فروش
۹۵	۱۰

اجناس تجارت حسب تفصیل فروخت ہوئین +

افیون	پارچہ	اجناس خوردنی	ظروف برنجی و آہنی
یک لکھ صہزار	یک لکھ	صہزار	لہ سہزار

اشیاء موچی	شیرینی	چرم و جلد	اشیاء بساطی
مہ	صہ	للعہ	للعہ

लेवा नाब

شراب	غلہ بریان
الصعے ہزار	السے ہزار

شفاخانجات

سنہ ۹۵-۱۸۹۴ء مین ڈاکٹر مور صاحب ایجنسی سرجن تھے اُنھون نے اپنا کام بہت عمدگی سے کیا اور ہر سہ شفاخانجات یعنی جودہ پور و پالی و بالمیر مین اچھی طرح کام ہوا بالمیر کے شفاخانہ مین آتش زدگی سے آلات وادویات جلگئی مکان زیر تعمیر تھا اور کل اسباب خس پوش چھپر مین رکھا تھا کہ یکایک آگ لگ کر سب خاکستر ہوگیا چوتھا شفاخانہ ناگور مین مقرر کرینکی تجویز تھی اور پانچوان پھلودی واقع سرحد بیکانیر و جیسلمیر مین بھی ضرور تھا ڈاکٹر مور صاحب سنہ ۹۷-۱۸۹۶ء مین ایجنسی مارواڑ سے علیحدہ ہوئے اور ماہ جنوری ڈاکٹر کننگ صاحب نے پھر کام شروع کیا مشرقی مارواڑ مین جون و جولائی مین ہیضہ ہوا مگر بجز ناگور و میرٹھ کے اور کہین زیادہ زور نہوا جودہ پور و پالی و ملانی کے شفاخانون مین کام اچھی طرح ہوا ویکسینیٹرون کے رکھنے مین بہت مشکل تھی ڈاکٹر مور صاحب اُنکا اضافہ کرانا چاہتے ہین دربار کو کئی دفعہ لکھا گیا مگر کچھ جواب نہ آیا تو سمجھا گیا کہ منظور نہین ہے اعلیٰ درجہ کے لوگون کو ٹیکہ سے تعصب نہ تھا کہ خود مہاراجہ صاحب اور ٹھاکرون نے اپنے بچون کو ٹیکا لگوایا مگر عام رعایا البتہ بہت متعصب ہے سنہ ۹۹-۱۸۹۸ء مین جودہ پور و پالی کے شفاخانون مین کام اچھا ہوا قصبہ جیسول واقع ملانی مین کہ چھ ہزار باشندون کی

कनिंग

वाक्सिनेटरों

जैसोल

کی آبادی ہے اور وہان ڈپٹی ملانی رہتا ہے اور لب دریا لونی واقع ہے
شفاخانہ جدید مقرر ہوا جیسول کے مقابلہ مین بالوترہ ہے اور وہین
پندرہ ہزار آدمیون کی آبادی ہے چارسو پانسو سوداگرون کے گھر ہین
اس شفاخانہ سے دونون قصبون کو بہت فائدہ ہوگا ✤

نیومن

سنہ ۱۸۷۰ع مین ڈاکٹر نیومن صاحب ایجنسی سرجن مقرر ہوئے اونکی رپورٹ
سے واضح ہوا کہ شفاخانون مین معالجہ بہت اچھا ہوتا ہے اور عمل ٹیکا
جو حال مین جاری ہوا بہت ہوتا ہے مارواڑ کے لوگ اوسکو پسند
کرتے ہین اس سے امید ہوئی کہ آئندہ بہتر نتیجہ حاصل ہوگا دو برس سے
شفاخانہ ملانی بند ہوگیا تھا کہ اب پھر جاری ہوا اس سے اس سال مین
بمقابلہ سابق خرچ زیادہ ہوا اور ملازمان ہسپتال کی تنخواہ کا بھی
اضافہ ہوا اور مریضون کی خوراک بھی زیادہ ہوئی ✤

ڈاکٹر نیومن صاحب کے سول سرجن ضلع اجمیر ہوجانے سے یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۱ع
سے ۱۸ فروری سنہ ۱۸۷۲ع تک ایجنسی مارواڑ مین کوئی ڈاکٹر نرہا اس زمانہ
مین شفاخانون کا اہتمام ڈاکٹر مور صاحب متعلقہ ایجنسی راجپوتانہ نے کیا

ہینڈلی

۱۹ فروری کو اسسٹنٹ سرجن ہینڈلی صاحب نے مقرر ہوکر کام
شروع کیا - سالہاے گذشتہ مین شفاخانجات مارواڑ مین خرچ اس
تفصیل سے ہوا ہے ✤

سنہ ۱۸۶۹ع	سنہ ۱۸۷۰ع	سنہ ۱۸۷۱ع	سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع مین بسبب
سہ ماہی لعہ	سہ ماہی لعہ	علاوہ لعہ	
۹ر		لعہ ۶ پائی	

کثرت بارش عارضہ بخار و اسہال بہت زور سے تھا اور صدہا آدمی مرے
سنہ ۱۸۶۳ع مین جودھ پور مین ایک شفاخانہ مقرر ہوا اور ناگور کے شفاخانہ
مین مہاراجہ صاحب نے خرید آلات وادویات کیواسطے آٹھہ سو روپیہ
دیا شفاخانجات جودھ پور و پالی مین نیٹو ڈاکٹر بہت ضعیف تھے انکی پنشن
ہوگئی اور بجاے اونکے جوان آدمی مقرر ہوے ؞

تار برقی

سنہ ۱۸۶۵و۶ع مین مہاراجہ صاحب نے باشندگان جودھ پور و پالی کی آسایش
کیواسطے پالی مین دفتر تار برقی مقرر کرنیکی درخواست کی گورنمنٹ نے
بجاے ایرن پورہ کے پالی مین مقرر کرنا مناسب سمجھکر اس شرط سے
منظور کی کہ مہاراجہ صاحب مکان تعمیر کرادین چنانچہ مہاراجہ صاحب نے
منظور کیا مگر باوصف تاکیدات متواتر عرصہ تک مکان تیار نہوا ؞

سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع مین چند مقدمات شکستگی تار وقوع مین آئے اور جس طرح
شکستگی تار ہوئی اوس سے ثابت ہوا کہ ارتکاب اونکا کسی شخص ملازم
سررشتہ تار برقی سے ہوا ہے ایک شخص اشتباہ مین گرفتار ہوا مگر بجز
اسکے کہ وہ سررشتہ مذکور مین ملازم تھا اور موقع واردات سے
قریب رہتا تھا اور کچھہ ثبوت نہین تھا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ وارداتین
کسی ایسے شخص کی تحریک و اشتعالک سے ہوئی ہین جو کلکتہ کی خرید
و فروخت افیون سے تعلق رکھتا ہے اور اوسنے عمداً خبرون کی
آمد و رفت روکنے کے واسطے کرائی ہین کیونکہ اوسی زمانہ مین واقع ہوئی

ہین جسمین کلکتہ مین خرید و فروخت افیون ہوتی ہے دربار کا ارادہ ہے
کہ آیندہ کو ہر گانون کے مقدم زمیندار کو حفاظت تار کا ذمہ ور کردین
اس بندوبست کے بعد پھر کوئی واردات نہوئی مگر بالی مین آمدنی کی قلت
اسقدر رہوئی کہ حکام سررشتہ تار برقی نے ایک دفعہ اس دفتر کی برخاستگی
ضرور سمجھی مگر اسوجہ سے کہ اجمیر اور آبو کے درمیان صرف یہی ایک دفتر ہے
حکام نے برخاستگی اوسکی ناواجب سمجھکر بدستور قایم رکھا پھر کام بھی زیادہ
آنے لگا *

پیمایش ٹوپوگرافیکل سروے

کپتان سٹراہن صاحب اور اونکے ماتحت صاحبان سروے نے ۱۸۷۱ء
مین ملک مارواڑ مین ابتدائی مقامات پیمایش قایم کرکے کام شروع کیا کہ
اوسوقت سے بدستور جاری ہے راج سے اہلکار اونکے پاس متعین
رہتے ہین اور بہم رسانی سامان رسد وغیرہ سے ہر طرح اونکی امداد و اعانت
کرتے ہین *

فصل دوم
جیسلمیر

اس شمال مغربی ریاست راجپوتانہ کے شمال مین بہاولپور کا ملک ہے شمال مشرق مین بیکانیر کا راج جنوب مشرق اور جنوب مین راج جودہپور اور مغرب مین سندہ ہے سابق مین یہہ ریاست بہت بڑی تھی اور اوسکی دریاے سندہ اور گھارا تک حدود تھین اور داؤدپوترون نے بہاولپور کا ملک اوسمین سے چھین کر علحدہ کر لیا اب اوسمین ۱۲۲۵۲ مربع میل کا رقبہ خطوط عرض بلد ۲۶ درجہ ۳ دقیقہ و ۲۸ درجہ ۴۴ دقیقہ اور خطوط طول بلد ۷۰ درجہ ۳ دقیقہ ۷۲ درجہ ۱۵ دقیقہ کے درمیان واقع ہے حسب قول ٹوڈ صاحب اگریوارکی واقع عرض بلد ۲۷ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد ۷۱ درجہ ۵۰ دقیقہ سے کھاریہہ واقع عرض بلد ۲۷ درجہ ۲۷ دقیقہ طول بلد ۷۰ درجہ ۱۴ دقیقہ تک خط تقسیم کھینچا جاوے تو وہ ملک جیسلمیر کو عنقریب مساوی دو حصون مین تقسیم کریگا کہ اونمین سے جنوبی پہاڑی سرزمین ہے اور اوسکے پہاڑ کچھ کی بلند زمین سے مسلسل ہین اس ناممکن الزراعت سرزمین مین صرف ان خشک پہاڑون سے کسیقدر اختلاف نظر آتا ہے مسافر کی درماندہ جسم کی آسائش اور نظر کی سیری کیواسطے کوئی درخت نہین ہے یہہ بے انتہا ویرانہ دشت ہے کہ اوسمین آک وخار وار جھاڑی تھل بھورٹ وغیرہ کے سواے کسی قسم کی سبزی نہین ہے مگر ہلکرد و

घारा दाऊदपुत्रों

लोवारकी

खाडेह

कच्छ

आक भुरट सेकमरहे

صاحب نے لکھا ہے کہ پہاڑون اور ٹیلون کے درمیان اکثر مقامات
عمدہ چراگاہون کے خطہ جات ہین اور اونمین مویشی چرا کرتے ہین جیسلمیر
کے ملک مین کوئی ندی نہین ہے ٹیلون پر سے پانی کے نالے آتے
ہین اونکا پانی بند کرنے سے چند روزہ سر یعنی تنکین تالاب بھر جاتے
ہین اگرچہ کامل بارش ہونے پر بعض سرون مین سال تمام پانی رہتا ہے
لیکن علی العموم کل سرون کا پانی صرف چند ماہ مین خشک ہو جاتا ہے
انمین سب سے بڑا کانوڈ کا سر ہے کہ اوسکے جنوبی کنارہ پر قصبہ
کانوڈ واقع ہے جب بالکل بھرتا ہے اوسکا اٹھارہ میل کا طول ہوتا ہے
اور سال بھر تک پانی رہتا ہے جب انتہا درجہ تک بھر جاتا ہے تو اوسکے
مشرقی سمت سے ایک ندی نکلتی ہے کہ قریب تیس میل مشرق کی طرف
بہکر جودھپور کے ریگستان مین جذب ہو جاتی ہے پانی خشک ہونے
پر خشک زمین مین سے نمک پیدا ہوتا ہے اور اوس سے مہارا ول
صاحب کو بہت آمدنی ہوتی ہے علاقہ جیسلمیر مین پانی اتنے عمیق پر ہے
کہ بعض جگہہ تین سو فیٹ کھودے بغیر کنوئان مین اچھا پانی نہین ملتا
ہے موضع دیہاترہ واقع شمال مغربی سرحد مین ۳۰۹ فیٹ عمیق اور
خاص جیسلمیر مین ۲۳۰ فیٹ عمیق کوئے ہین واسطے بھر سانی ذخیرہ کامل
ایسی شئے کے جو ہر جگہہ اور علی الخصوص گرم ملک مین ضرور ترین لازمہ
حیات ہے باشندگان ملک وسیع تالاب کھود لیتے ہین کہ اونمین برسات
کا پانی جمع ہو کر عرصہ دراز کیواسطے کافی ہوتا ہے مگر جس سال پانی کی

कानोड

देहातरा

قلت ہوتی ہے آدمی و مویشی صرف تشنگی سے بکثرت مرتے ہین
جیسلمیر مین پیداوار معدنی کچھ نہین ہے مگر قلعی کا پتھر بکثرت اور
عمدہ ہوتا ہے اسیطرح وہان کے حیوانات نہ بڑے ہین اور نہ زیادہ
ہین سرحد جنوبی کے جنگل مین چند شیر رہتے ہین اور جنگلی سور بھی اوسی
ملک مین زیادہ ہین بھیڑیے اور چیتے بھی ہین مگر کم بھیڑیے اور گیدڑ
البتہ زیادہ ہین اور گھوڑے ہرن و چکارہ و نیل گاؤ بھی ہین سانپون
کی ایسی کثرت ہے کہ باشندگان ملک اونسے محفوظ رہنے کے واسطے
چرمی موزے پہنتے ہین ایسے ویران و خشک ملک مین اس سے زیادہ
جاندار چیزون کی اور کیا امید ہوسکتی ہے مگر خانگی مویشی بکثرت اور
عمدہ ہوتے ہین انمین شتر مادہ اور گھوڑے اور مادہ گاؤ اور بھیڑ زیادہ
ہین خصوص بھیڑون کی بہت افراط ہے جیسلمیر کے زراعت پیشہ رعایا
کی دولت صرف اونٹ و مویشی و بکری ہے باوجود خشکی کے حیوانات خوش
رہتے ہین اور درختون مین ببول و جانٹ و کیٹ و پیلو ہوتے ہین
زراعت صرف ایک فصل کی ہوتی ہے اور سب ہلون سے سطح زمین
کو کھود کر تخم بکھیر دیتے ہین بسبب نہونے ندی و تالاب وغیرہ اور عمق
دراز کنوون کی آبپاشی غیر ممکن ہے پیداوار زراعت بالکل بارش پر
منحصر ہوتا ہے زیادہ تر پیداوار باجرہ کی ہے جہان زمین بہتر ہے مونگھ
مونگ وغیرہ پھلیان ہوتی ہین کارخانہ شہر جیسلمیر مین صرف باریک
و موٹے اونی پارچہ کا ہے کہ دیسی بھیڑون کی اون سے تیار ہوتا ہے

حاکم اور بانٹ۔ کان ملک مین سے زیادہ زبردست بھاٹھی راجپوت
ہین کہ حسب تحریر ٹوڈ صاحب زابلستان سے آئے تھے اس قوم
نے کثرت استعمال افیون سے جسکو وے خشک کھاتے ہین گھولکے پیتے
ہین اور چلم مین رکھکر مثل تمباکو پیتے ہین اپنے جسم و عقل و اخلاق کو
خراب کر دیا ہے بھاٹھی لوگ اونچا انگرکھہ سفید یا چھینٹ کا کہ ٹخنون تک
پہنچتا ہے اور پائجامہ جسکا اوپر سے بہت گھیر ہوتا ہے مگر ٹخنون پر تنگ
ہوتا ہے پہرتے ہین شانہ چپ سے سابری تسمہ مین ڈھال لٹکتی ہے
کمر سے ڈوپٹہ بندھا ہوتا ہے اور اوسمین تلوار سابری پیٹی سے بندھی
ہوتی ہے سر پر دستار علی العموم سرخ رنگ کی اور اوپر سے لونگدار بندھی
ہوتی ہے عورتون کی پوشش سرخ اونی لہنگا نیچے سے بہت گھیر کا
اور اوڑھنہ کہ حسب حیثیت قیمتی ہوتا ہے کل عورتین بازو پر دندان فیل
یا ہڈیون کا جوڑا اور ٹخنون سے اوپر پیرون مین نقرئی کڑے پہرتی ہین
اس زیور کا اونکو ایسا شوق ہے کہ اوسکی خرید کے واسطے فاقہ کشی بھی
گوارا کر سکتی ہین مغربی ملک کے مسلمانون کی آمد و رفت و اختلاط سے
بھاٹھی راجپوتون کے مذہبی قیود کم ہو گئے ہین راجپوتون سے دوم
درجہ پر پلی وال برہمن ہین کہ کل ملک مین تجارت کرتے ہین اور پوکرنے
برہمن کہ بالکل زراعت کرتے ہین اور زراعت پیشہ مین جاٹ ہین کہ زیادہ
آبادی اونکی ہے اور متعدد جینیون کی بود و باش بھی ہے +
کل آبادی ۷۴۴۰۰ آدمیون کی ہے ہندوستان کے دیگر ممالک

पल्लीवाल
पोहकरना
जैनियों

کے خلاف جیسلمیر کے بھاٹیون کی زبان مین فارسی کی آمیزش بالکل نہین ہے وہان کی زبان مارواڑی سے بہت مشابہ ہے اور حروف دیوناگری کی ہمشکل ہین البتہ دیوناگری سے مختلف ہین مگر اتنی مشابہت ہے کہ دیوناگری پڑھنے والے چاہیے استعمال کر کرا اونکو آسانی سے پڑھ سکتا ہے باشندگان جیسلمیر کو پڑھنے کا شوق ہے قریب ایکہزار طالبعلم برہمن و دیگر اشخاص سے پڑہا کرتے ہین کچھہ عرصہ پیشتر ایک انگریزی کا مدرس بھی مہاراول صاحب کے خانگی محلہ مین ملازم تھا مہاراول صاحب کے تخمیناً پچاسی ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے کہ اوسمین سے نصف محصول راہداری سے آتا ہے اور باقیماندہ محاصل اراضی و دیگر ذریعون سے راج کی فوج مین ہزار آدمیون سے زیادہ نہین ہین مگر ٹوڈ صاحب نے لکھا ہے کہ اگر جاگیردارون سے سلوک ہو تو رئیس پانچہزار پیادہ اور ایکہزار سوار اور ستر سوار جمع کر سکتا ہے ؞

جیسلمیر شہر دارالریاست پہاڑی ڈہلوان زمین پر کہ چند میل طویل اور چند میل عریض اور اوسمین قلعی کا پتھر نکلتا ہے ایک پہاڑی کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے اوسکے گرد شہر پناہ کی دیوار اور برجین صرف پتھرون سے بلا چونہ چنی ہوئی ہین دیوار سے برجون کی بلندی زیادہ ہے مگر اکثر اونمین سے مسمار ہو رہے ہین شہر پناہ کا قریب تین میل کے طول ہے اور شہر کے تین دروازے ہین فصیل کے اندر اور شہر سے جنوب مین پون میل محیط اور دو سو ڈہائی سو فیٹ کی بلندی کی علیحدہ

پہاڑی پر جسکے ہر طرف کھڑی بلندی ہے اور قریب بیس فیٹ تک
چونہ لگا ہوا ہے اور اوس سے اوپر چالیس درجہ کا ڈھال ہے اور اوسکے
ہر طرف چھہ فیٹ عریض پشتی سے قلعہ بنا ہوا ہے قلعہ کی فصیل پندرہ
فیٹ سے تیس فیٹ تک کی بلندی کی ہے اور فصیل کا کنگورہ
ایک سو تیس فیٹ بلند ہے قلعہ کے چار دروازہ ہین مگر توپین بہت کم
ہین قلعہ کے اندر مہاراول صاحب کا محل عظیم الشان عمارت ہے اوسکے
اوپر بہت بڑا ایستادہ ہات کا چھتر عظمت و رتبہ کی علامت ہے کہ بجز
رئیس اودیپور کے کسی راجپوت کو ایسا چھتر لگانیکا منصب نہین ہے مگر
مہاراول صاحب اس محل مین نہین رہتے ہین شہر کی بود و باش پسند
ہے علاوہ محل کے قلعہ کے اندر چھہ مندر ہین اونمین سے تین جین مذہب
والون کے ہین اور تین برہمنی دہرم کے جین مندر بہت قدیم زمانہ
کے ہین اور بہت عمدہ منقوش پتھرون سے بنے ہین اور اونپر بلند کلس — कालश
کہ قرب و جوار کے مکانات پر چھائے ہوے نظر لگے ہین قلعہ کے اندر آبادی
علحدہ ہے قلعہ کے اندر آٹھہ باولیان تین سو فیٹ کی عمق کے ہین
اونکا پانی بد ذائقہ ہے مگر ایسا نہین ہے کہ پینے مین نہ آسکے دروازہ کے
قریب ایک کنوان تیار کرایا گیا ہے جب تو اکلو صاحب نے دیکھا ۱۴۰ — ब्यावली
فیٹ کی عمق تک کھد گیا تھا شہر کے گڈھی سر کے دروازہ سے باہر ایک — गडीसर
بھدہ تالاب ہے جب چاہات مین پانی مطلق نہین رہتا ہے تالاب سے
کا سروائی ہوتی ہے شہر اور قلعہ کے اندر آٹھہ ہزار گھرون کی آبادی ہے

مکانات کی تعمیر اکثر مضبوط اور خوشنما ہے اوسط درجہ کے باشندون
کے مقامات کی دہلیز پچیس فٹ عریض ہوتی ہے اول منزل پاس سے
سرخ سنگین ہوتی ہے بالکل سادہ ہوتی ہے اوسمین اندر جانیکے
ایک دروازہ ہوتا ہے اور روشنی کیواسطے ہوا ... دریچے سنگین کے بنے
ہوتے ہین دوسری منزل بہت صاف و خوبصورت ہوتی ہے اور
دروازہ پر منقوش نگروزی پتھر کا خوبصورت برآمدہ ہوتا ہے اور
طرفین کو جالیدار دریچیان چار فیٹ مربع سنگین منقش چوکھٹ سے
آراستہ ہوتے ہین برآمدہ پر بہت موزونی سائبان ہوتا ہے جسکی چھت
اول منزل مکان کی چھت سے ہموار ہوتی ہے اور اوسپر سنگین منڈیر
یا مورچہ ہوتے ہین کہ اونکے پردہ مین باشندگان مکان بیٹھکر ہوا
کھاوین اور سیر کرین ہر مکان کے آگے کوچہ کی سطح سے برتر چار فیٹ
بلند اور چھ سات عریض چبوترہ ہوتا ہے اور ہر منزل پر سنگین بدررو
لگی ہے کہ اوس سے پانی نکلکر کوچہ مین جاوے چبوترہ مین پتھر
کے ٹکڑے کسیقدر نکلتے ہوئے لگتے ہین اور اونمین مویشی باندھنے
کیواسطے سوراخ ہوتے ہین مکان کے اندر چند فیٹ مربع صحن ہوتا ہے
اوسمین چند بدررو گرتی ہین اور اونکا پانی بڑے نالہ سے کوچہ مین
جاتا ہے صحن کے ایک طرف کو پانی کا مکان ہوتا ہے اور دوسرے
طرف رسوئی کا مکان ہوتا ہے صحن کے گوشہ مین سے بلند سنگین زینہ
چھت پر جانیکے واسطے ہوتا ہے اور وہان عورتین ہوا مین رہتی ہین

وہلیز سے مقابل کا مکان زیادہ تر خوابگاہ ہوتی ہے اور اوسکی پشت پر کوٹھیار اجناس ہوتا ہے صحن کے طرفین کے مکانات مین طاق اور الماریان ہوتی ہین اور بچون کے سونیکے واسطے مختصر مکان بنے ہوئے ہین دیوارون مین پارچہ و دیگر اشیا رکھنے کیواسطے خوشنما رنگین چوبین کھوٹیان لگی ہوتی ہین الغرض انسان کے آرام و آسایش کا کل سامان موجود ہوتا ہے شہر مین سب سے بہتر تعمیر کا مکان دیوان سابق کا ہے اوسمین منقش پتھر کی پانچ منزلین ہین اور چھٹی منزل چوبی پکاسے چڑھے ہوئے ہین مگر کوئی بازار نہین ہے صرف قلعہ کے دروازہ کے باہر چبوترہ سا زیر کسیقدر خرید و فروخت ہوتی ہے *

باشندگان شہر کو پانی ایک تالاب سے کہ شہر سے جنوب مشرق مین تین سوگز فاصلہ پر ہے ملتا ہے اور اوسکے کنارہ کے قریب چند حوض ہین جنمین بارش کا پانی جمع ہوجاتا ہے مگر چشمہ تک پہنچنے کیواسطے عمق کافی نہین ہے مغربی دروازہ شہر سے باہر بہت قریب دو کوئے ہین کہ اونمین ۱۴۴ فیٹ عمق پر پانی کسیقدر شور ہے اور یہہ کوئے ایک مورچہ دار فصیل سے محفوظ ہین کہ دشمن کے ہاتھ نہ پڑجاوین حسب تحریر ٹوڈ صاحب جیسلمیر کو ۱۱۵۶ء مین جیسل نامے بھاٹی رئیس نے آباد کیا تھا اور لودوروہ دار الحکومت سابق واقع ۱۰ میل شمال مغرب کے باشندون کو وہان آباد کیا تھا موقع آبادی لودوروہ مین کچھ ایسی مشکلات نہ تھین کہ عند المقابلہ دشمن کے کارآمد ہوسکین اور اسی سبب سے

लोदोरवा

دشمن فوج سے حملہ کیا تب بہت آدمی قتل ہوئے اور باشندون سے جیسلمیر کی بود و باش اختیار کی جیسلمیر کی آبادی قریب تئیس ہزار باشندون کے تھی اور وہ شہر عرض بلد ۲۶ درجہ ۵۵ دقیقہ اور طول بلد ۷۰ درجہ ۵۸ دقیقہ پر واقع ہے

راج جیسلمیر کے دیگر قصبات

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
بانگرسر	۲۷	۵۱	۷۲	۳۴	راستہ بہاول پور و باپ پر ہے ۳۰ میل جنوب مشرق بہاولپور	बांगरस
باپ	۲۷	۲۲	۷۱	۲۶	سرحد مشرقی پر بجانب جودھ پور اثنا راستہ بیکانیر و جیسلمیر ۱۰۰ میل شمال مشرق جیسلمیر سے	बाप
بارو	۲۷	۲۰	۷۱	۵۹	جیسلمیر سے ۱۱ میل شمال مشرق میں	बारू
باسنگ پور	۲۶	۵۵	۷۱	۷	راستہ بیکانیر و جیسلمیر جیسلمیر سے ۱۱ میل مشرق مین ایک پہاڑی کے دامن جنوب مشرق پر واقع ہے اومین بتیس گھر ہین	बासंगपुर

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
بکرم پور	۲۷	۲۳	۷۲	۱۶	ریگند کے جنگل بیچ ایک قلعہ جیسلمیر سے ۹۵ میل شمال مشرق مین ہے اوسکی سنگین فصیل پچیس فٹ بلند اور سو گز مربع مع چھوٹے برجون کے ہے اور کل ایسی بلندی پر واقع ہے کہ اوپر کا سطح فصیل کے کنگورون کی برابر ہے اور بیرونی ڈھال سے فصیل کی بلندی زیادہ ہوگئی ہے شمال مشرق گوشہ پر بہت بلند برج ہے کہ اوسپر سے گرد نواح کا ملک دور دور تک دکھتا ہے اس قلعہ کے مقامات مختلفہ پر چار توپین جابجا چڑھی ہے ہین اور قریب ۱۰۰ آدمی آج کے سپاہ کی حفاظت کیواسطے اوسکے

बिक्रमपुर

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					ہاین یہہ قلعہ اگرچہ ظاہر مین مضبوط ہے مگر اصل مین استوار اور مستحکم نہین ہے کیونکہ اوسکے گرد بلند ریت کے ٹیبے تھوڑے فاصلہ پر ہین قلعہ سے جنوب مشرق مین ۲۲۰ گھرون کی آبادی کا قصبہ ہے ❊
بسلپور	۲۸	۱۱	۷۳	۲۰	اثناء راستہ بہاولپور و باپ بہاولپور سے ۹۰ میل جنوب مشرق مین واقع ہے یہان بیس فیٹ بلند پہاڑی پر ایک قلعہ ہے قلعہ سے جنوب مشرق کیطرف قصبہ ہے اوسمین چار سو گھر اور دوکانین ہین اور ساٹھ فیٹ عمق کے چار کوئے ہین اونکا پانی ایسا شور ہے کہ پینے کے کام مین مطلق نہین آسکتا اسواسطے شہر کے حوض واقع شمال مغرب قصبہ سے پانی لاتے ہین قریب

बरसिलपुर

نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
					قریب ایک میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب مین ایک ٹیلہ قلعہ سے برتر واقع ہے بمرور عرصہ چار سو سال ہمایون بادشاہ اس ٹیلہ پر کھڑا رہا تھا اوسکو قلعہ مین نہ آنے دیا قصبہ بہت قدیم ہے حسب روایت ہنود کے سنہ عیسوی کی دوسری صدی مین آباد ہوا تھا ٹھاکر نے کہ یہ اسے نام مہاراول صاحب جیسلمیر کا مطیع ہے سنہ ۱۸۳۵ مین مسٹر بوائیلو صاحب انجنیر کے کہ واسطے دریافت حالات ملک کے یہان بھیجے گئے تھے بہت خاطر و تواضع کی تھی قصبہ کی آبادی ۲۰۰۵ باشندون کی ہے +
بٹلورہ	٢٧	٣٠	٧٢	٢٢	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۱۰۰ میل شمال مشرق مین +

बघावरः

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه		
بہادره	۲۷	۶	۷۱	۳۸	راسته بیکانیر وجیسلمیر سے ۴۵ میل شمال مشرق مین ہے یہان سے ایک میل جنوب مغرب مین سو گز عریض ندی ہے جسکا صاحبان انگریز نے جو مغربی راجپوتانه مین بھیجی گئی مارچ مین عبور کیا تھا +	बहादरा
چاہن	۲۷	۱۳	۷۱	۵۳	راسته بیکانیر وجیسلمیر جیسلمیر سے ۲۶ میل شمال مشرق مین ہے یہانکے لوگ مشہور چور ہین اور گرد نواح کے مویشی چور الیجاتے ہین ۵۰ گھرون کی آبادی ہے پانچ چاه ۱۸۰ فیٹ عمق کے ہین +	चाहिन
چاہمن	۲۶	۵۹	۷۱	۲۰	راسته بیکانیر وجیسلمیر جیسلمیر سے ۲۴ میل شمال مشرق مین +	चांहन
چتریل	۲۶	۵۸	۷۰	۴۵	اثنا راسته روڑی واقع سنده	चतरेल रोडी

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
					جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۱۵ میل شمال مشرق مین واقع ہے پانی ملتا ہے راستہ سندہ کی طرف اجاتا ہے مگر جیسلمیر کیطرف پہاڑی ہے ٭	
دیوی کوٹ	۲۶	۴۴	۷۱	۱۷	راستہ جیسلمیر و بالمیر پر جیسلمیر سے ۲۲ میل جنوب مشرق مین ٭	देवीकोट
دھنوہ	۲۶	۵۰	۷۱	۰	جیسلمیر سے پانچ میل جنوب مین	धनवा
اٹہ	۲۷	۱۰	۷۱	۴۲	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۵۵ میل شمال مشرق مین ہے راستہ بسبب ریتہ کے دشوار گذار ہے	एटा
گراجسر	۲۷	۴۲	۷۲	۳۶	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر بیکانیر سے ۵۰ میل جنوب مغرب مین ہے اس قصبہ کے قریب سنہ ۱۸۳۵ع مین رؤساء بیکانیر و جیسلمیر کے درمیان حسب تجویز حکام انگریزی سرحد متنازعہ کا فیصلہ ہوا تھا ٭	गिराजसर

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
جاریلہ	۲۶	۳۷	۷۰	۴۰	۲۹ میل جنوب مغرب جیسلمیر سے ہے ÷	जारेला
جنجنیلا	۲۶	۱۴	۷۰	۴۸	۴۸ میل جنوب مغرب جیسلمیر سے ÷	जन्जिनीला
کانوڈ	۲۷	۸	۷۱	۵	یہہ قصبہ شہر جیسلمیر سے شمال مشرق مین ایک وسیع نمکین جھیل کے کنارہ پر واقع ہے یہہ جھیل آٹھہ میل کے عرض سے قریب پندرہ میل تک شمال مین پھیلی ہوئی ہے مگر اوسکی یہہ وسعت صرف بارش کے دنون مین رہتی ہے دیگر موسمون مین پانی خشک ہوجاتا ہے اور زمین پر نمک جمتا ہے کہ اوس سے مہاراول صاحب کو فائدہ ہوتا ہے جب جھیل بالکل بھر جاتی ہے مشرق کی طرف اوسمین سے ندی جاری ہوکر تیس میل کے فاصلہ پر مارواڑ کے ریتہ مین جذب ہوجاتی ہے ÷	कानोड

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
کاٹھوڑی काठोडी	۲۷	۷	۷۰	۵۹	راستہ جیسلمیر و بہاولپور مین جیسلمیر سے ۱۶ میل شمال مین واقع ہے اوسمین پانیکا عمدہ تالاب ہے چند کوئے بھی ہین مگر اونکا پانی شور ہے اس گانون مین ملی وال بوہرہ کہ برہمن ہین اور تجارت کرتے ہین آباد ہین +
کھاڑوہ खारोह کھارہ खारा	۲۷	۳۲	۷۱	۳۹	ریاست کی مغربی سرحد جانب سندہ پر واقع ہے +
کشنگڑہ किशनगढ	۲۷	۴۰	۷۰	۳۶	قریب سرحد بہاولپور و جیسلمیر سے ۸۰ میل شمال مغرب مین گانون اور قلعہ ہے +
کوراقلعہ कोराकिला	۲۷	۷	۷۰	۲۶	راستہ روڑی واقع سندہ و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۳۸ میل مغرب مین قلعہ و گانون ہے +
لاٹھی लाठी	۲۷	۲	۷۱	۳۹	قصبہ پوہکرن واقع جودہپور سے

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					جیسلمیر کے راستہ پر ۲۵ میل لوہا پاٹہ سے شمال مغرب مین ❊
لووار लोवार	۲۶	۱۰	۷۰	۸	مشرق مین سرحد جودہ پور پر واقع ہے ❊
موہن گڑہ मोहनगढ	۲۷	۱۳	۷۱	۴۲	جیسلمیر سے ۳۰ میل شمال مشرق مین ایک قلعہ جنگل مین واقع ہے
منڈہہ मंढा	۲۷	۲۱	۷۱	۰	راستہ جیسلمیر و بہاولپور پر جیسلمیر سے ۲۳ میل شمال مین عمدہ پرانے تالاب کے مشرقی کنارہ پر واقع ہے وہان ۱۸۰ فیٹ عمق کا ایک کنوا بھی ہے ❊
ناچنہ नाचना	۲۷	۳۰	۷۱	۴۵	جنگل مین جیسلمیر سے ۶۵ میل شمال مشرق مین واقع ہے ❊
نوک नोक	۲۷	۳۴	۷۲	۴۰	راستہ بکم پور و بالمیر پر بکم پور سے ۵ میل جنوب مشرق مین سوگنگا اور لوکھوون کا گانون ہے پانی پچاس فیٹ عمق پر بکثرت ہے ❊

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
نوکرہ	۲۷	۳۹	۷۳	۴۵	راستہ بیکانیر وجیسلمیر پر بیکانیر سے ۴۵ میل جنوب مغرب ساٹھ گھر اور چار دوکانون کے دو گانون مین	नोकरा
نواتھل	۲۷	۷	۷۱	۴۳	راستہ بیکانیر وجیسلمیر پر جیسلمیر سے ۴۴ میل شمال مشرق مین قلعہ اور سو گھر اور بیس دوکانین ہین دوکنوون مین ۱۹۵ فیٹ عمق پر شور پانی ہے راستہ خراب ہے ❊	नवाथला
رانگڈھ	۲۷	۱۴	۷۰	۴۴	جیسلمیر سے ۳۵ میل شمال مغرب مین گانون اور قلعہ پست پہاڑی کے کنارہ پر کہ کچھ سے شمال کیطرف کو پھیلا ہوا ہے واقع ہے ❊	रामगढ
روپسی	۲۶	۵۸	۷۰	۵۰	گانون اور قلعہ جیسلمیر سے ۱۰ میل شمال مغرب مین ❊	रूपसी
سرد	۲۷	۲۵	۷۲	۳۳	راستہ بیکانیر وجیسلمیر پر بیکانیر سے ۷۰ میل جنوب مغرب مین جنگلی میدان مین واقع ہے تالاب کا پانی بکثرت ہے	सिरद

نام	عرض بلد شمالی — درجه	عرض بلد شمالی — دقیقه	طول بلد مشرقی — درجه	طول بلد مشرقی — دقیقه	کیفیت	
					اور ۹۰ فیٹ کی عمق کے چاہات بھی ہین راستہ کہین خراب اور کہین اچھا ہے	
سواکھوڑ	۲۷	۳	۷۱	۳۷	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۴۳ میل شمال و مشرق مین واقع ہے ایک قلعہ پچاس گھر اور چار دوکانین ہین اور کنوان بھی ہے	सोराखोर
سودره	۲۶	۵۷	۷۱	۷	روڑی واقع سندھ سے جیسلمیر کے راستہ پر جیسلمیر سے ۱۱ میل شمال مغرب مین واقع ہے چند دوکانین ہین اور پانی ملتا ہے راستہ پہاڑی ہے	सोदरा
تھانوت	۲۷	۴۱	۷۰	۴۱	جیسلمیر سے ۴۵ میل شمال مشرق مین ہے	थानोत
ٹوٹو	۲۷	۱۲	۷۱	۴۹	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۵۵ میل شمال مغرب مین	टूटू
امرساگر	۲۶	۵۵	۷۰	۵۷	راستہ روڑی واقع سندھ سے جیسلمیر جیسلمیر سے دو میل شمال مغرب مین قریب تیس دوکانین ہین پانی ملتا ہے	अमरसागर
وبجورائے بجورائے	۲۶	۳۰	۷۱	۱۰	راستہ بالمیر جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۳۰ میل جنوب مشرق مین	बिंजोराय बिंजोराय

تاریخ قدیم

ملک جیسلمیر اوسی قطعہ سرزمین کا ایک جزو ہے جسے ہندوستان کے قدیم
جغرافیہ مین مارتھل لکھا ہے اس ملک کے قدیم تسمیہ کے بموجب دشت ریگستان | मारुस्थल
کے وسط مین کوئی زمین واقع ہونے سے لفظ میر بمعنی پہاڑ سے نامزد ہوا | मेरु
ہے جسقدر اوسکی پیداوار و دیگر مخصوص الموقع جوئیون کی کیفیت دلچسپ ہین
اوسیقدر وہانکے باشندون کے حالات تاریخی قابل تفتیش و تحقیقات ہین
یادو یعنی جادو نسل جو تین ہزار برس پیشتر کل ہندوستان مین حکمران تھے | यादु जादव
اوسکی ایک شاخ بھاٹی قوم ہے اور جو برس اس مجہول ولعبید النظر گوشۂ
ہندوستان کی حکومت کرتا ہے اونہین یادو راجگان کی اولاد مین سے
ہے جو لب دریاے جمن سے اوس زمانہ کی انتہائی زمین تک فرمانروا تھے
جن لوگون مین انقلاب زمانہ سے متواتر عزل و نصب ہوتا رہا ہے
اونکے خاندان کے واقعات تاریخی کا صحیح و مسلسل ملنا غیر ممکن ہے تاہم
ایک ایسا سلسلہ جسکے اجزاء مین باہم قربت و تعلق معلوم ہوتا ہے
محفوظ رہا ہے ۔

بھاٹی یادون کی تاریخ کی تحقیقات مین دو امر کہ ہر ایک اونمین سے وجہ | भाटी
معقول پر مبنی ہے خیال مین آتے ہین اول یہہ کہ بھاٹی سیتھک نسل سے | सिथिक
تھی دوم یہہ کہ اونکی اصل ہندوستان سے ہے چنانچہ اونکا اختلاف دونون
ابتدائی نسلون کا اختلاط قبول کرنے اور اپنے خیالات کو وسعت دیکر اوس
قدیم زمانہ کی علحدگی سیتھیہ اور ہندوستان کو صرف خیالی سمجھنے سے رفع

ہوسکتا ہے +

कास्पिय

اور بآسانی سمجھہ مین آسکتا ہے کہ بحر کاسپین اور دریاے گنگ کے درمیانی
مختلف اقوام ایک ہی خاندان سے پیدا ہوئی تھین اور اوسی قدیم متوسط

भर्त
बुध

سلطنت مین جو بحضرت خلف باده مورث اعلی بھاٹی یادون کے کہ اب

हन्दूसिथ्यक

گوشۂ جنگل مین محدود ہوگئی ہے ہندو تھک قلمرو تھی اور اوسکو ہنود

भारथवर्ष
राजकुलों

بھارت ورش کہتے ہین مشترک زبان و مذہب رکھتے ہین راج کلون کے
ہندوستان مین اگر آباد ہونیکی نسبت قیاس دوانی کرنا بیفائدہ ہے

काबा
भील
मेर
गोंड

کیونکہ اگرچہ جن تاریخون سے کتنے اقوام کابہ و بھیل و میر و گونڈ وغیرہ کا
حال دریافت ہوا ہے اونہین مین لکھا ہے کہ یہہ لوگ اوسی ایک نسل

नीच

مین سے تھے اور اپنی بداعمالی سے نیچ سمجھے گئے تھے مگر معلوم ہوتا ہے

सूर्य
चंद्रवंशियों

کہ ہندوستان مین سورج و چندر بنسیون سے پیشتر اصل باشندون
کی آبادی تھی پس چونکہ اونکے بیان کے کچھہ ثبوت نہین ہے ہماری
دانست مین یہہ کہانی برہمنون کی خواہش یعنی اصل کل اشیاء سے
پیدا ہوئی ہے زمانہ حال کی تحقیقات معاملات مذکور مین ان قدیم لوگون
کی قوت اور اوسکے استعمال کے تنگ و غلط خیالات سے بہت خلل واقع
ہوا ہے +

ایسا کہتے ہین کہ ہنود کا تعصب جو عبور دریا اور جہاز پر سوار ہوکر سمندر
مین جانے سے باز رکھتا ہے اور جو مسلمانون کے فتوحات سے پیدا
ہوا ہے ہمیشہ سے ہے لیکن اگرچہ جدید و صحیح خیالات حاصل کرنے سے

غلط اعتقاد کا چھوڑنا مشکل نہ ہوتا تو یہہ امر ظاہر ہوجاتا کہ عبور دریاے
اٹک کی قید زمانہ حال مین پیدا ہوگئی ہے بلکہ برعکس اوسکے قدیم زمانہ مین
ہنود کے بحری طاقت بہت بڑی تھی کہ اوسکے ذریعہ سے ساحل افریقہ
و عرب و ایران بلکہ جزائر آسٹریلیہ تک آمد شد کرتے تھے باوجود اس علم کے
یہہ خیال کرنا کہ ہنود ہمیشہ سے زمانہ حال کے حدود ہندوستان کے اندر
محدود تھے محض بیہودہ ہے پورانون کا بیان عالم سے کہ غیر مکمل
اور بیہودہ ہے اور بعض تحریرات منو کے سے بخوبی ثابت ہے کہ درمیان
ممالک مختلفہ واقع درمیان اوکسیس و گنگا کی آمد رفت تھی اور یہہ بھی عیان
ہے کہ جس سرزمین وسط عالم کو زمانہ حال مین ملیچھون کا مسکن قرار دیا ہے
اوسمین سے علم کی ندیان ہندوستان مین آئی ہین
پورانون سے اور اوسکی تائید مین منو کے قول سے تحقیق ہوا ہے کہ ایام
قدیم زمانہ مین ساکا دویپ سے گنگا تک ایک مذہب تھا قبل اسکے
کہ یادوان کے تین ہزار سال کی نقل وطن پر غور کر کر اونکے بمقامات
اندرپرست و سورپورہ و متھرا و پریاگ و جادوار کا ڈانگ و بہیرہ
و گجنی واقع زابلستان مین جانیکا اور پھر بمقامات سالباہنہ یعنی سالپورہ
واقع پنجاب و تن نوٹ و دیراول و لودروہ واقع جنگل اور آخرکار جیسلمیر
مین سمت ۱۲۱۲ مطابق سنہ ۱۱۵۶ واپس آنیکا حال تحقیق کرین مراتب مذکورہ
صدر پر پھر خیال کرنا ضرور ہے +
یادوان کے قدیم تر حال کو غیر متعلق سمجھکر صرف اوسی زمانہ کی کیفیت

अटक
एफ़रीक़ा
अरब
ईरान
आस्ट्रेलिया
मनू
औकसैस
म्लेच्छों
साकाद्वीप
इंद्रपरस्त
सूरपुरा
मथुरा
प्रयाग
जादूकाडांग
बहेरा
गज़नी
ज़ाबुलस्तान
सालबाहना
मानपुरा
टननोट
देरावल
लोधोरवा

हरिकृष्ण
جو اونکے سرگروہ ہری کرشن کے انتقال سے شروع ہوکر یادون
کے ہندوستان سے منتشر ہونے تک گذرا ہے لکھی جاتی ہے
فقط انکے ہندوستان سے بالکل نقل وطن کرجانے ثابت ہے کہ اصل
اندرفت جسکے ذریعہ سے بدھ یادون کا بزرگ ہندوستان مین گیا تھا
ईला
اور وہان اوسنے سورج بنس کے ایلا نامے عورت سے شادی کی اور اس
اوسکی اولاد زیادہ ہوئی باوصف اسکے کہ بدھ اور رہتی کے درمیان پچیاس
پشتین گذری تہین فراموش نہوئی تھی ❊
सोमबंशियों
یادو سوم بنسیون کی پرورش گاہ پریاگ عرف الہ آباد ہے وہان سے
पुरुरवा
جاکر پورروہ نے متھرا آباد کی کہ وہ مدت تک دارالحکومت رہی
جادو کا نام جنکی چھپن شاخین تھین دنیا مین مشہور ہوا اور زبردست
द्वारिका
ہری کرشن جسنے دوارکا آباد کی اسی نسل مین تھا چھپن اقوام جادون
कुरुक्षेत्र
مین باہم بمقامات کورکشیتر و دوارکا جنگ وجدل ہوا تاریخ ہند کے
ناظرین کو بخوبی معلوم ہے اور ہرجگہہ دریافت ہوسکتا ہے ان واقعات
کا ہونا سن عیسوی سے گیارہ سو برس پیشتر اندازاً معلوم ہوتا ہے ان اقوام
کے انتشار پر چند قومین ہندوستان سے چلی گئین اور اونکے ساتھ کرشن
کے بیٹون مین سے بھی دو نکل گئے اس معبود سرگروہ یادون کے آٹھ عورات
تھین کہ اونمین سے اول اور ساتوین کی اولاد عجیب اتفاق سے ہندوستان
کے کنارون پر آباد ہے ❊
रुकमनी
प्रदेम
ان عورات مین سے اول رکمنی تھی اوسکے بڑے خلف پردیم کی شادی

بدربہ کی راج کنیان سے ہوئی تھی اوس سے انورآد اور بجر دو
لڑکے پیدا ہوئے چنانچہ بجر کی اولاد مین سے بھاٹھی ہین بجر کی ناب
اور کھیر دو لڑکے ہوئے جب جنگ دوارکا مین جادون کا خاتمہ ہوا
اور کرشن نے بہشت کو انتقال کیا بجر اپنے باپ سے ملنے کیواسطے متھرا سے
روانہ ہوا تھا بیس کوس چلکر اوسکو اپنے رشتہ دارون کے مقتول ہونیکی
خبر پہنچی وہ وہان ہی مرگیا اور ناب راجہ ہوکر متھرا کو واپس گیا مگر کھیر دوارکا
کو چلا گیا +

विदरबा अनुवाद वज्र नाव स्वीर

راجپوتون کی چھتیس قومین کسی زمانہ مین مالک ملک تھین اور اندلون
مین جادون کے ظلم و تعدی سے تنگ آگئی تھین آمادہ انتظام ہوئین
ناب کو مجبور مضرور ہوکر دوارکا کو جانا پڑا کہ وہان وہ ماستھل کا راجہ ہوا +
یہانتک کا مضمون بھاگوت سے نقل ہوا اور اب سکھدھرم نامے برہمن
متھرا کی روایت سے نقل کیا جاتا ہے کہ ناب کا لڑکا پرتھی باہو ہوا +
اور کھیر کے جھاریجہ اور جدباہن دو پسر ہوئے +

सुखधर्म

प्रथीबाहु

गारेजा नरवाहन

جدباہن دیوی کی جاترا کے واسطے گیا تھا دیوی نے اوسکی آہ و زاری
پر رحم کیا اور خواب سے بیدار کر کر امید برآری کا اقرار کیا اوسنے التجا کی
کہ مجھے رہنے کو زمین دے دیوی نے جواب دیا کہ انھین پہاڑون مین
راج کر اور یہہ کہکر غایب ہوگئی جدباہن اوٹھکر اس خواب کا خیال کرتا تھا
کہ یکایک شور و غل کی آواز آئی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دیس کا راجہ
لاولد مرگیا ہے اور مسند نشینی کیواسطے لوگ آپسمین نزاع کرتے ہین وہ زبر

نے کہا کہ مینے خواب مین دیکھا ہے کہ بھیرہ مین کرشن کی اولاد مین سے کوئی آیا ہے اوسکو تلاش کرکے راجہ کرنا چاہیے سب نے یہہ بات قبول کی اور بعد باہن راجہ ہوگیا اوسکی بکثرت اولاد ہوئی اونکا مسکن آیندہ کے واسطے جدو کا ڈانگ مشہور ہوگیا ؛

برتھی باہو خلافت تاب رہین ما شخص کوسری کرشن کا جد شاہی کہ بھوکرپا کا بیٹا اٹھ تھا وراثت مین ملا اوسکا بیٹا باہو بل تھا جسکی شادی کملاوتی دختر بیجے سنگہ والی مالوہ سے ہوئی اور جہیز مین ہزار گھوڑے خراسانی سوہائی موتی و جواہرات وزر بے حساب پانسو کنیزین و طلائی رتھہ و پلنگ سطے پوار کملاوتی پٹرانی ہوئی اور اوس سے لڑکا پیدا ہوا - باہو گھوڑے سے گرکر مرگیا اور اوسکے بیٹے سوباہو کو اوسکی رانی دختر منند راجہ چوہان والی اجمیر نے زہر دیکر مار دیا اوسکا بیٹا ریجھہ بارہ برس حکمران رہا اوسکی سوبھاگ سندری دختر بیسنگہ راجہ مالوہ سے شادی ہوئی جب وہ حاملہ تھی خواب مین دیکھا کہ سفید ہاتھی پیدا ہوگا اسکی تعبیر نجومیون نے اچھی سمجھکر لڑکے کا نام گج رکھا جب وہ جوان ہوا جدباہو راجہ پوربدیس کے ہان سے ناریل آیا کہ قبول کیا گیا اوسی زمانہ مین خبر پہنچی کہ وہی ملیچھہ جسنے سوباہو پر حملہ کیا پھر فرباپشاہ کو مع چار لاکھہ سوارون کے لیکر آتا ہے یہہ سنکر لوگ خوف زدہ ہوگئے راجہ نے تحقیق خبر لانیکے واسطے مخبر بھیجے اور اوسکے مقابلہ کے واسطے ہرلوکو کوچ کیا اور دشمن وہان سے دو کوس گنج شہر مین مقیم تھا لڑائی ہوئی اوسمین حملہ آور کو شکست ہوئی اور اوسکے تیس ہزار آدمی مارے گئے

ہنود کی طرف سے چار ہزار مارے گئے مگر دشمن پھر حملہ آور ہوا راجہ رنجھیہ
نے پھر مقابلہ کیا مگر زخمی ہوکر عین اوسوقت کہ گج شادی کرکر مع ہنساولی
صبیہ جدبھان راجہ پورب کے پہنچا مرگیا دولڑائیون مین شاہ خراسان کو
شکست ہوئی مگر اوسکو شاہ روم نے کمک بھیجی کہ کافرون کے ملک مین
قرآن وحدیث کو جاری کرے جب اُسرون کی فوج اسطرح زبردست ہوگئی
راجہ گج نے وزیرون سے صلاح لی کوئی مستحکم مقام نہ تھا اوراس بیجا فوج
کا مقابلہ غیر ممکن تھا اسواسطے یہہ قرار پایا کہ قلعہ تعمیر کیا جاوے ہمدراج
اوسنے دوستونکو جمع کرکر اپنے خاندان کی دیبی سے بھی مشورت کی اوسنے
پیش گوئی کی کہ ہنود کی طاقت کا زوال آگیا ہے مگر مناسب ہے کہ
قلعہ تعمیر کرکر اوسکا نام غزنین رکھین جب کار تعمیر قلعہ ختم ہونیوالا تھا خبر پہنچی
کہ شاہان روم وخراسان قریب آگئے ہین ✣
جادون میں کا نقارہ بجا فوج تیار ہوئی داد ودہش کا بازار گرم ہوا نجومیون
سے کہا گیا کہ کوچ کیواسطے ایسی نیک ساعت بتاوین کہ فتح حاصل ہو انھون
نے ماہ سدی ۱۳ پنجشنبہ ایک گھڑی دن چڑھے کا مہورت بتایا کہ اوسوقت
کوچ کا نقارہ بجا اوسروز آٹھ کوس چلکر دولاپور مین مقام کیا دونون
بادشاہ بھی چلے آتے تھے مگر شاہ خراسان بدہضمی سے مرگیا جب شاہ سکندر
رومی کو دریافت ہوا کہ شاہ مہرپر مرگیا اوسنے بہت افسوس کیا اور کہا کہ جب ہم
فانی لوگ کوئی بڑی تدبیر کرتے ہین خدا تعالی اوس سے برخلاف کردیتا ہے
تاہم اوسکی فوج موج بحری کی طرح چڑھی آئی اور دہ میان مین صرف چار

हंसावली

जदभान

दुलापुर

کوس کا تفاوت رہ گیا راجہ گج اور اوسکے سرداروں نے غسل کیا
اور جو گنیوں کو پیچھے لیکر لڑائی پر عازم ہوئے سخت محاربہ ہوا انجام کار
شاہ کی فوج بھاگی پچیس ہزار آدمی کھیت رہے اور وہ ہاتھی گھوڑے
بلکہ تخت چھوڑ کر بھاگ گیا سات ہزار ہندو میدان مین مارے گئے فتح کا نقارہ
بجا اور ہندو خوش ہوکر دار الریاست کو واپس آئے

موسم بسنت مین بتاریخ ۲۳ بیساکھ روز یکشنبہ روہنی نچھتر سمت ۳۰۰۰
دہرم راج یودہسٹر مین گج راجہ نے تخت غزنین پر بیٹھکر جادون نسل کی
حکومت کو قایم رکھا اس فتح سے اوسکی طاقت مستقل ہوگئی اوسنے مغربی
ممالک کو فتح کیا اور کشمیر کو ایلچی بھیجکر راجہ کن دُروپ کیل کو اپنے روبرو طلب کیا
مگر اوسنے تعمیل نکی اور جواب دیا کہ اگر مین لڑنیکے بغیر دوسرے کی اطاعت
کرونگا تو لوگ مجھکو طعنہ دینگے اسپر گج نے کشمیر پر حملہ کیا اور وہان کے
راجہ کی دختر سے شادی کی کہ اوس سے سالباہن لڑکا پیدا ہوا جب
یہہ لڑکا بارہ برس کا ہوا خراسان کی طرف سے اوکے حملہ ہونیکی خبر پہنچی راجہ گج
تین پہر تک علی التواتر کلُ دیبی کے مندر مین بند رہا چوتھے روز دیبی نے
تقدیر کا اظہار کیا کہ اب غزنی تیرے ہاتھ سے جانیوالی ہے مگر تیری اولاد
کو کہ مسلمان ہونگے پھر ملجاویگی اور یہہ بھی ہدایت کی کہ اپنے بیٹے سالباہن
کو مشرقی ہنود مین بھیجکر شہر آباد کراوے اور اوسکا نام سالباہن پور رکھے
اور یہہ بھی کہا کہ تیرے پندرہ پسر ہونگے اور اونکی اولاد بڑہیگی اور تو
غزنی کی حفاظت مین مریگا مگر اسکا عمدہ اجر ملیگا

اسطرح اپنی تقدیر کے حالات سے آگاہ ہوکر راجہ گج نے اپنے اہل عیال کو جمع کیا اور رتبیلہ جانرا بد الالکھی کے اونکو روانہ کیا اور سالباہن کو بھی مشرق مین بھیجدیا *

آسکے چند روز بعد دشمن نے غزنین سے پانچ کوس پر قیام کیا راجہ گج نے اپنے چچا سہدیو کو قلعہ کی حفاظت کیواسطے چھوڑا اور خود مقابلہ کے واسطے گیا شاہ خراسان نے اپنی فوج کو پانچ حصون مین تقسیم کیا اور راجہ نے اپنی فوج کو تین دستون مین منقسم کیا لڑائی شروع ہوئی طرفین سے بہت آدمی کام آئے اور شاہ خراسان اور راجہ گج دونون ہلاک ہوئے اور پانچ پہر کے عرصہ مین لاکھ میر اور تیس ہزار ہندو تہ تیغ ہوئے بادشاہ کے بیٹے نے قلعہ گھیرا انتیس روز تک سہدیو لڑتا رہا آخر مین اوسنے ساکہ کیا اور نو ہزار بہادرون نے جان دی *

جب اس خونریزی کی خبر سالباہن کے پاس پہنچی وہ بارہ روز تک نہین سویا آخر کار پنجاب مین پہنچا اور ایک مقام پر جہان پانی با فراط تھا شہر آباد کرکر اوسکا نام سالباہن پور رکھا گرد نواح کے بھومیون نے جمع ہوکر اوسکی اطاعت کی بکرماجیت کی ہمت کے بہتر برس گذر چکے تھے جب بھادون کی اشٹمین روز یکشنبہ کو سالباہن پور کی آبادی شروع ہوئی سالباہن نے پنجاب کی کل سرزمین کو فتح کیا اوسکے پندرہ اخلاف سب راجہ ہوئے *

*۱ بلند ۲ رسلو ۳ دھرمنگد ۴ باچہ ۵ روپ ۶ سندر ۷ ایکھہ

सहदेव

मीर

सालवा[illegible]

विक्रमा[illegible]

* बलंद
रसलू
धर्मंग[illegible]
बाचा
रूप
सुन्दर
लेख

जसकरण
नेमा
मात
नीपक
गंगेव
जंगेव
जैपाल
तंवर

جسکرن نے بہیا - ماتہ - نیپک - گنگیو - جگیو - نامعلوم اولاد
اُن سب نے اپنی قوت بازو سے علیحدہ راج قایم کئے ٭

راجہ جے پال تنور والی دہلی کے ہان سے ناریل آیا کہ قبول کیا گیا بلند
دہلی کو گیا راجہ دہلی نے اوسکا استقبال کیا جب شادی کرکر واپس آیا
سالباہن نے دشمنون سے غزنین اور باپ کا عوض لینے کا ارادہ کیا
اس غرض سے اوسنے اٹک کا عبور کرکر جلال پور جاکر تاجپال وہ بیس ہزار
فوج لیکر مقابلہ کے واسطے آیا مگر سالباہن نے غزنین فتح کرکر وہان
بلند کو چھوڑا اور خود اپنی دار الحکومت واقعہ پنجاب کو واپس آیا تھوڑے
دنون بعد تینتیس سال اور نو ماہ راج کرکر مرگیا ٭

بلند جانشین ہوا اور اوسکے بھائی پنجاب کے پہاڑی ملکون مین
راجہ ہوگئے مگر ترک پھر جمع ہونے لگے اور ملک کو مغلوب کرنے لگے اور
غزنین کے گرد نواح کے اضلاع اونکے قبضہ مین آگئے بلند کے کوئی
وزیر نہ تھا ہر ایک جزوی کام کو وہ خود کرتا تھا اوسکے سات اخلاف
ہوئے بھاٹی - بھوپتی - کلر - جنج - سرمور - بھینسریچا - مانگریو
خلف دوم بھوپتی کا لڑکا چکیتو تھا اوس سے چکیتو قوم پیدا ہوئی
چکیتو کے آٹھ لڑکے ہوئے - دیوسی - بھارو - کھیم خان - ناہر -
جیپال - دہارسی - بیجلی خان - شاہ سمند ٭

بلند نے اپنے نبیرہ چکیتو کو غزنین مین چھوڑکر خود سالباہن پور مین بود و باش
کی جب ملیچھون کی طاقت زیادہ ہوئی اوسنے اونکو اپنی فوج مین نوکر

*
भाटी
भूपति
कलर
जिंज
सरमोर
भैंसरेचा
मांगरेव
चकेतू
देवसी
भारू
खेमखां
नाहर
जैपाल
धारसी
बीजलीखां
शाह समंद

رکھا بلکہ کُل اوسی قوم کے لوگ اوسکے سردار ہوگئے اونھون نے
اوس سے اقرار کیا کہ اگر ہمارا مذہب اختیار کرے تو تجکو بلخ وبخارا کا مالک
کردین کہ وہان غذبک رہتے تھے اور اونکے بادشاہ کی بجز دختر کے
کوئی اولاد نہ تھی چکتیون نے اوسی لڑکی سے شادی کر لی اور بلخ وبخارا
کا بادشاہ اور اٹھائیس ہزار گھوڑون کا مالک ہوگیا بلخ وبخارا کے
درمیان بڑی ندی ہے دروازہ بلخ سے ہندوستان تک چکتیو کا
راج تھا کہ اوس سے چکتیو مغل یعنی مغل چغتا کو کو حاصل ہوا +
بلند کے تیسرے بیٹے کلر کے آٹھ لڑکے ہوئے اونکی اولاد کلر کہلاتی
ہے اونکے نام ستیوداس - رامداس - اسو - کشنا - سموہ -
گنگو - جسو - بھاگو - اونمین سے زیادہ تر مسلمان ہوگئے ہین اونکی
مختلف اقوام ندی سے مغرب کے کوہی ملک مین رہتی ہین اور مشہور
غارتگر ہین +
چوتھے بیٹے جنجی کے سات لڑکے تھے چاپو - گوکل - میہراج - ہنسہ -
بھادون - راسو - جگو - کہ ان سب کی اولاد جنجی کہلاتی ہے اور اسطرح
اوسکے دیگر اخلاف کی اولاد علحدہ اقوام کے نامون سے مشہور ہوئی
بھاٹھی بجاے اپنے باپ بلند کے مسندنشین ہوا اوسنے چودہ برسون
کو فتح کر کر اونکے ملک اور دولت پر قبضہ کیا اوسکی دولت مین چوبیس ہزار
نحر خزانہ کے ساٹھ ہزار سوار اور بیشمار پیادہ تھے گدی نشین ہوتے ہی اوسنے
کلنک پور کے راجہ بیربھان بگھیل پر فوج کشی کرنیکے واسطے لاہور مین

स्योदास
रामदास
असु
किशीना
समोह
गंगा
जसो
भागो
चाम्पू
गोकल
मेहराज
हंसा
भादो
रासो
जग्गो
कलकपुर
बीरभान
भगेल

فوج جمع کی بیر بھان چالیس ہزار فوج لیکر آیا اور لڑائی مین مارا گیا +
بھاٹھی کے دو لڑکے ہوئے منگل راؤ اور مسور راؤ -
بھاٹھی کے ساتھ خاندان کا لقب بدل گیا اسوقت سے قوم کا نام بھاٹھی
ہوگیا +

منگل راؤ مسند نشین ہوا مگر اوسکی تقدیر بھاٹھی کی سی نہ تھی دہوند شاہ
غزنین نے زبردست فوج سے حملہ کیا مگر منگل راؤ نے اوسکا مقابلہ نکیا
اپنے بڑے بھاٹھی کے ساتھ کنارہ ندی کے جنگل مین چلا گیا دشمن نے
سالباہن پور کا محاصرہ کیا کہ وہان راجہ کا قبیلہ رہتا تھا مگر مسور راؤ
بھکر لکھی جنگل مین بھاگ گیا وہان صرف زراعت پیشہ رعایا رہگئی کہ اونپر وہ
غالب آیا اور مالک ملک ہوگیا +

مسور راؤ کے دو لڑکے ہوئے اول ابھے راؤ دوم سارن راؤ
بڑا ابھے راؤ لکھی جنگل کا مالک ہوا اوسکی اولاد جب زیادہ ہوئی ابھوریہ بھاٹھی
کہلانے لگی سارن اپنے بھائی سے علیحدہ ہوگیا اوسکی اولاد زمیندار
ہوگئی اور اب سارن جاٹ کے نام سے مشہور ہے +

منگل راؤ خلف بھاٹھی کے جو اپنا ملک چھوڑ گیا تھا چھ لڑکے تھے مجم راؤ
کلرسی مولراج شیوراج پھول کیولہ +
جب منگل راؤ بھاگ گیا اوسکے لڑکے رعایا کے گھرون مین چھپ گئے
ستی داس نامی بھوسیہ قوم تاک نے جسکے بزرگون کو بھاٹھی کے بزرگون
نے تنگ و تباہ کیا تھا انتقام لینا چاہا اور بادشاہ کو اطلاع دی کہ

मंगलराव
मसूरराव
लखीजंगल
अभयराव
सारनराव
अभोरया
मजमराव
कलरसी
मूलराज
श्योराज
फूल
केवला
सतीदास

مقفورکے لڑکون مین سے چند ساہوکار کے گھر مین پوشیدہ ہین بادشاہ
نے تاک کے ساتھ بہت تحقیق اور سرسری دیکھ بھال کر کے ان کو گھیر لیا اونکو
پکڑ کر بادشاہ کے روبرو لے گئے اوسنے کہا اگر سالباہن کی اولاد کو
حاضر نکریگا تو کل تیرا کو مار ڈالونگا ساہوکار نے کہا میرے یہان راجہ
کا کوئی لڑکا نہین ہے جو لڑکے میرے یہان پناہ پذیر ہوئے ہین وہ جاٹ
بھومیہ کے ہین کہ [illegible] فوج کی حملہ آوری [illegible]
تھا بادشاہ نے اونکو طلب کیا اور اوسکے [illegible]
کر کر وہان کے [illegible] کو طلب کیا اور سالباہن کی اولاد کو اوسکے
ساتھ کھانا کھلوایا بلکہ اونکی لڑکیون کے ساتھ شادی کردی ساہوکار
کو بجز اسکے کہ قبول کرے اور کچھ چارہ نہ تھا اونکو زمینداری کی پوشاک
پہنا کر لایا اور جاٹون کے ساتھ کھانا کھلوایا اور اونکی لڑکیون سے شادی
کی اسطرح کلر راے کی اولاد کا ور یہ جاٹ [illegible] راج اور شیوراج
کی اولاد موندہ اور سیورہ جاٹ ہوئی اور پھول اور کیولہ کے لڑکون
کو نائی یعنی حجام اور کمہار بتلایا تھا کہ وے اون اقوام مین مل گئے
منگل راو گارہ ندی کے جنگل مین پناہ پذیر ہوا تھا اوسنے ندی کو عبور
کر کر ملک جدید فتح کیا اس زمانہ مین ندی کے کنارون پر بارہہ قوم
رہتی تھی اور اون سے دوسری طرف بوٹا ہان کے بوٹہ راجپوت
رہتے تھے پوگل مین پرمار تھے دہات مین سودا نسل تھی لودور ہودمین
لودرہ راجپوت تھے یہان منگل راو کو پناہ ملی سودا رئیس کی اجازت

किलरवाय
किलोरया
मूंडराज
श्योराज
मुंडा
सेवरा
फूल
केवला
बारहा
बूटावान
बूटा
पूगल
परमार
धात
[illegible]
लोदारुवा
लोदरा
सोमरा

اوسنے لودرہ و بارہیہ کی سرزمین مین اپنی بود و باش آیندہ مقرر کی
منگل راو کی وفات پر مجم راو جو اپنے باپ کے ساتھہ سالباہن پورسے
بھگ آیا تھا راجہ ہوا قرب و جوار کے سرداروں نے اوسکو راجہ قبول کرکے
اوسکی مسندنشینی پر تحفہ جات بہیجے اور امرکوٹ کے سودا رئیس نے اپنی
دختر کی اوس سے شادی کی اوس سے کیہر مولراج گوگلی تین بیٹے
پیدا ہوئے ❊

کیہر نے اپنے معمات سے نام پیدا کیا یہہ خبر پاکر کہ پانسو گھوڑونکا کاروان
اروڑ سے ملتان کو جاتا ہے اوسنے چیدہ گروہ لیکر اور شتر فروش
سوداگرون کا بھیس بھرکر اوسکا تعاقب کیا اور بمقام پنج ند حملہ کر کے اور
لوٹ کر اپنے گھر کو واپس گیا ایسے کامون سے وہ مشہور ہوگیا جالور کے
النسی دیورہ نے مجم راو اور اوسکے دو بڑے بیٹون کیواسطے ناریل
بہیجے بہت تجمل سے شادیان ہوئین وہان سے واپس آنے تب
کیہر نے قلعہ تعمیر کیا اور تنو دیبی کے نام سے اوسکا تنوٹ نام رکھا مگر
اوسکی تیاری سے پیشتر مجم راو مر گیا ❊

کیہر مسندنشین ہوا تب باراہون کے سردار جسرت نے تنوٹ پر حملہ کیا
کیونکہ اوسکی قوم کی حد پر یہہ قلعہ تعمیر ہوا تھا مگر مولراج نے اوسکا مقابلہ
کیا اور باراہون کو بھاگنا پڑا ❊

ماہ سدی ۵ اسمت ۷۸۷ اور دوشنبہ کو قلعہ تنوٹ تیار ہوگیا اور تنو ماتا جی
کا مندر تیار ہوا تھوڑے دلون بعد باراہون سے عہدنامہ ہوا اور

मजमराव
अमरकोट
सोदा
केहर
मूलराज
गोगली
अरोड
पंजनद
जालोर
अलन्सी
देवरा
मजमराव
तन्नो
तन्नाट
बाराहों

मारुका

مولراج کی دختر سے اونکے سردار کی شادی ہوکر اوسکو استحکام ہوا اور اسطرح یادو بھاٹھی ملک مارو کا مین سکن گزین ہوگئے ✤

اسوقت تک کے حالات کی تواریخ مشتبہ ہین مگر اس واقعہ اور آیندہ کے کل واقعات کا وقت بخوبی تحقیق ہے کیونکہ غزنین کے جادو رئیس کی شاہان روم وخراسان پر فتح مند ہونیکی تاریخ جو سمت ۳ یودھشٹری لکھی یا سالباہن و دیگر جادون کی زابلستان سے خارج ہوکر پنجاب مین اقامت پذیر ہونیکا جو سمت ۷۲ لکھا ہے اونمین غلطی کا احتمال ہوسکتا ہے مگر قلعہ تنوٹ کی تعمیر کا سمت ۷۸۷ مطابق ۷۳۱ء مین ہونا اتنی کثیر التعداد و معتبر شہادتون سے تحقیق ہے کہ اوسمین اشتباہ کی گنجایش نہین ہے کیہر جو بھاٹھی قوم کی تاریخ مین بہت ممتاز ہے اور جسکی مہم ابھی لکھی گئی ہے غالب ہے کہ خلیفہ الولید کا ہمزمانہ ہو جسنے اول ہی ہندوستان کے ملک مین دست اندازی کی اور جسکے ابتدائی ممالک مفتوحہ اور مقامات مخصوص مین سے ارو ٹرسندہ برنر کا دار الحکومت تھا

तन्नो
उतिराव
चन्द्र
काफ़रियो
थायम

کیہر کی پانچ اولاد ہوئی تنو - اوتے راؤ - چنتر - کافریو - تھایم - ان سب کی اولاد انہین نامون کے اقوام کی سرگروہ ہوئی - سب خوش نصیب سپاہی تھے کہ انھون نے جتیا راجپوتون کی زمین فتح کی مگر ان راجپوتون نے کیہر سے بدلا لیا یعنی شکار مین حملہ کر کر مار ڈالا ✤

चन्ना
लाघावो
इदी
खीची
खोकर
मुग़ल
जोहया
सूद

تنو مسند نشین ہوا اوسنے باراہون کے ملک کو ویران کردیا اور اوسطرح ملتان کی لانگھا اون زمین کو خراب کیا مگر حسین شاہ لانگھا پٹھانون کو زرہ بکتر آہنی پہنا کر اور دودی و کھیچی و کھوکر و مغل و جوہیہ وجود

सैयद | وسید اقوام کے دس ہزار سوارون کو لیکر جادو پر حملہ آور ہوا جب وے
بارا ہون کے ملک مین پہنچے تو وے بھی شامل ہوگئے اور سب وہان
مقیم ہوئے تنو نے اپنے بھائیون کو جمع کیا اور مقابلہ کے واسطے
تیار ہوا چار روز تک قلعہ سے لڑتے رہے پانچوین روز دروازہ
बिजयराय | کو کھول کر اور اپنے خلف بیجے راو کو ساتھ لیکر دست بقبضہ شمشیر دشمن
असुर | پر گرا اول تو بارہ بھاگے اور اوسکے ساتھ دیگر اسر چلدئے فتح مند
लांगाहा | اونکا مال و اسباب قلعہ مین لے گئے جب ملتان اور لانگاہہ کی فوج کو
जीजू बूटा बूटवान | شکست ہوگئی جیجو سردار راجپوتان قوم بوٹہ بوٹہ بان والہ کے سے نازاجل
آیا اور رئیس ملتان کے مقابلہ کیواسطے تعہد ہوا +

बिजयराय माकर जयतंग अल्लन रकेचो | تنو کے پانچ اخلاف ہوئے بیجے رائے۔ ماکر۔ جینینگ۔ الن۔ ریکیچو
मायपा मोहोला दिकाव | دوسرے خلف ماکر کا مایپا لڑکا ہوا اور اوسکے دو لڑکے موہولہ اور
دیکاو ہوئی کہ دیکاو نی ایک تالاب کھدوا جو اوسکے نام سے مشہور ہوا
اور اوسکی اولاد دکھاتی یعنی بجّار ہوئی کہ ابتک ماکر ستار کے نام مشہور ہے +

रतनसी चाहर कोला गिरीज | تیسرے خلف جینینگ کے دو پسر رتن سی اور چوہر ہوئے رتن سی نے بکیم پور
شہر مسمار کی مرمت کی چوہر کے دو لڑکے ہوئے کولہ و گرراج کہ انھون
نے کولاسر اور گرراج سر قصبات آباد کئے +

तिरपाल भावनी रकेचा | چوتھے پسر الن کے چار اولاد دیوسی و ترپال و بھاونی ریکیچو ہوئی
اون تینون سے اول کی اولاد رہباری یعنی شتربان ہوئی اور ریکیچو کی اولاد
تجارت پیشہ ہوکر اوسوال مشہور ہوئے +

تنوکو بجاسنی دیبی کی سعی سے مخفی خزانہ ملگیا اور اوسنے قلعہ تعمیر کر کے تنوت
نام رکھا اور اوسمین اوسنے منگسر سدی ١٣ سمت ٨١٣ مطابق سنہ ٧٥٦ء کو روہنی
نچھتر مین دیبی کی مورت براجمان کی اور اسّی برس راج کر کر مر گیا +
سمت ٨٧٠ مطابق سنہ ٨١٢ء مین بیجے راے مسند نشین ہوا اوسنے اپنے عہد کے
شروع مین ہی قدیم دشمنون یعنی باراہون پر ٹیکا دوڑ یعنی مہم کر کر
اونکو شکست دی اور لوٹ لیا سمت ٨٩٢ مین اوسکی بوٹا رانی سے دیوراج
لڑکا پیدا ہوا باراہون اور لانگاہون نے پھر بھاٹی رئیس پر حملہ کرنیکے
واسطے اتفاق کیا مگر اونکو شکست کھاکر بھاگنا پڑا جب دیکھا کہ علانیہ
لڑائی مین بازی نہین پاسکتی اُنھون نے دغا کی یعنی مدت دراز کی
عداوت رفع کرنیکے حیلہ سے دیوراج کو بارہ رئیس کی دختر سے شادی
کرنیکے واسطے طلب کیا چنانچہ بھاٹی گئے اور بیجے راے مع آٹھ سو
رشتہ دارون کے قتل ہوا دیوراج پروہت کے گھر مین جاکر چھپا وہان
بھی قاتل پہنچ گئے تو پروہت نے اوسکو زنار پہنا دیا اور برہمن ظاہر
کر کر اوسکے ساتھ کھانا کھایا تنوت کا محاصرہ کر کے لیا اور اوسمین جو
آدمی تھے اونکو قتل کیا کہ ایک عرصہ تک بھاٹیون کا نام ونشان نرہا
دیوراج مدت تک باراہون کے ملک مین مخفی رہا آخر کار وہ اپنی ننہال
مین بوٹاون کے پاس گیا وہان اوسکی والدہ بھی کہ تنوت کے قتل سے
بچ گئے تھے ملے وہ اپنے فرزند کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور اوسپر
نمک وار کر پانیمین پھینکا کہ اسیطرح تیرے دشمن گلجاوین تھوڑے دنون بعد

बिजासनी
बीज़नोत
टीकादौड
बूटा
देवराज

تخیروں کا دست نگر رہنے سے تنگ آکر اوسنے ایک گاؤں مانگا اور اوسکے
ماموں نے دینے کا اقرار بھی کیا مگر اوسکے رشتہ داروں نے اغوا کرکر
گاؤں دینے سے انکار کردیا صرف اسقدر زمین دینے کی جو ایک بھینسہ
کی کھال کے تسمہ سے گھر جاوے اور وہ بھی جنگل کے وسط مین واقع ہو
اسوقت اوسکو کیکیہ نامے کاریگر سے جسنے بھٹنیر کا قلعہ تعمیر کیا تھا بہت
مدد ملی دیوراج نے فی الفور بہ متی ماہ سدی ۵ سمت ۹۰۹ روز دوشنبہ
پوکھ نچھتر مین قلعہ تعمیر کرانا شروع کیا اور اوسکا نام دیوگڑہ و دیوراول رکھا
جب رئیس بوٹا کو خبر ہوئی کہ بھانجہ بجاے مکان کے قلعہ تعمیر کراتا ہے
اوسنے مسمار کرنیکے واسطے فوج متعین کی دیوراج نے قلعہ کی کلید دیکر
اپنی والدہ کو اونکے پاس کہلا بھیجا کہ قلعہ مین آجاؤ مین تمھارا مطیع ہوں
جب فوج کے ممتاز آدمی بہ تعداد ایک سو بیس قلعہ کے اندر آگئے اول
دس آدمی کو اور بعد ازان اوروں کو قتل کرکر اونکے لاشوں کو دیوار
پر سے باہر ڈالدیا اسطرح افسروں کے مارے جانے سے مفرور ہوگئے
انہیں ایام مین اوسکا مربی جوگی جسنے یاراہوں کے ملک مین اوسے بچایا
تھا آیا اور اوسنے اسکو سدہ کا لقب دیا یہہ جوگی جسے کیمیاگری کا فن
آتا تھا اوسی مکان مین رہتا تھا جہاں اپنے باپ اور رشتہ داروں کے
قتل پر دیوراج پناہ پذیر ہوا تھا ایک روز جوگی باہر گیا تھا اور اسکا جر گھر کا
یعنی آفتابہ مع رسکومپ عرق کیمیائی کے مکان مین رکھا اوسمین سے
ایک قطرہ دیوراج کی تلوار پر پڑا وہ طلا ہو گئی دیوراج نے اوسپر اپنا قبضہ

केकया
भटनेर
देवगढ
देवरावल
सिध्द
ज्या
जिरघिरका
रसकूम्प

کیا اور اوسکے ذریعہ سے دیوراول کا قلعہ تعمیر کیا اب جو جوگی اوس سے
ملنے کے واسطے آیا اپنے چور کو جوگی پہچانتا تھا اوس نے کہا کہ اگر مہراجیلبیہ
ہوکر جوگیون کی علامات اختیار کرے تو مال مسروقہ کا مالک جائز کردونگا
دیوراج نے قبول کیا اور جوگی نے اوسکو گیروہ رنگ کی پوشش پہنائی گیروا
کانون مین مدرہ ڈالے گلے مین ناد باندہا اور لنگوٹ بند ہوا کر اوسکے ہاتھ مُدرا
مین کھپر دیکر الکھ الکھ کہتا ہوا رشتہ دارون کے گھرونمین پھروایا اسکا ناد لنگوٹ
کھپر طلا و مروارید سے بھر گیا اوسوقت سے راو کا لقب چھوڑکر راول کھپر
کہ جوگی کو کہتے ہین اور والیان جیسلمیر ابتک کہلاتے ہین اختیار کیا گیا اوسکی
پیشانی پر تلک کیا اور ان رسمیات کی اولاد مین جاری رہنے کا اقرار لیکر
جوگی جسکا نام بابارت تھا غائب ہوگیا دیوراج نے برہمنون سے بدلا بابارت
اور یہانتک تنگ کیا کہ اونکی عورتون کے سر سے اوڑہنا اوتار لیا جب
دیوراول کو واپس آیا اوسنے لانگھہ پر حملہ کرنیکی تیاری کی کہ اوسوقت اونکا
رئیس شادی کیواسطے علی پور کو جاتا تھا وہان بھی دیوراج نے حملہ کرکے
اونکے ہزار آدمیون کو مار ڈالا باقیماندہ نے اطاعت کرلی لانگھہ راجپوت

بہت بہادر ہوتے ہین ✤

چونکہ لانگھہ قوم اوس زمانہ سے جب یادو پنجاب سے نکالے گئے اونکے
اخیر میں اس دشت ہندوستان مین مقیم ہونے تک یادو بھاٹیون
سے متعلق رہی ہے اسواسطے اوسکا بھی حال لکھنا ضرور ہے کہ لانگھہ چالک تالُک
یعنی سولنکیون کی شاخ اور راجپوت ہین اور اپنے گوتراچار مین لوکوٹ سولنکیے
گوترا چار
نوکوٹ

یعنی لاہور واقع پنجاب کو اپنا قدیم مسکن قرار دیتے ہین سو غالب ہے
کہ جسوقت اونھون نے کوہ آبو پر عقاید برہمنی اختیار کر کر دوسرا جنم پایا ہے
سے پیشتر وہ بانکے ہون سمت ۷۸۷ مطابق سنہ ۷۳۱ ہے کہ جب سرگروہ بھاٹیان
نے تنوت کا قلعہ تعمیر کرایا تھا سمت ۱۵۳۰ مطابق سنہ ۱۴۷۳ تک سات سو تینتالیس ۷۴۳
برس کے عرصہ مین بھاٹی اور لانگھون کے درمیان متواتر سرحدی نزاع
وکشت وخون ہوتے رہے اور راول چچک کے اخیر محاربہ مین ختم — चच्चिक
ہوئی اس سے تھوڑے دنون بعد بابر نے ہندوستان کو فتح کیا
اور ملتان صوبہ سلطنت ہو گیا اور اقوام کی حکومت موقوف ہوئی مگر
فرشتہ نے اس قوم کو شاہان ملتان قرار دیکر اونکے کل خاندان کا حال
لکھا ہے اس پانچ بادشاہونکے خاندان مین سے اول کا عہد ۸۴۷ھ
ہجری مطابق سنہ ۱۴۴۳ع راول چچک کی وفات سے تیس ۳۰ برس پیشتر شروع
ہوا تھا اوسی مورخ نے لکھا ہے کہ جب خضر خان سید شاہنشاہ دہلی
تھا اوسنے شیخ یوسف کو ملتان کا صوبہ مقرر کیا اوسنے قرب وجوار کے
رئیسون مین بہت عزت حاصل کی اونمین سے رائے سہرا سیوہی کا رئیس — रायसेहरा सीव्ही
لانگھا قوم کا سرگروہ تھا کہ اوسنے بھی مبارکبادی کیواسطے حاضر ہو کر
اطاعت کی اور اپنی دختر دی کہ قبول ہوئی ملتان اور سیوہی کے درمیان
متواتر آمد و رفت جاری رہی آخرکار رائے سہرہ نے اس خوشامد کا مقصد
ظاہر کیا شیخ کو قید کر کر دہلی بھیجدیا اور ملقب قطب الدین خود شاہ ملتان
ہو گیا ۔

فرشتہ نے راے سہرہ اور اوسکی لانگھا ہمقومون کو افغان لکھا ہے
اور ابوالفضل نے لکھا ہے کہ باشندگان سیوہی لومڑی قوم سے
लोमडी
تھے جو جیٹ لوگون مین سے سب سے زیادہ کثیر التعداد تھی اور مسلمان ہونیکے
بعد بلوچ کہلانے لگے ہین اور بھاٹیون کی تاریخ مین لانگھون کو ایک
مقام پر پٹھان اور دوسرے پر راجپوت لکھا ہے سو عجب نہین ہے
کیونکہ اوسوقت تک بلکہ راے سہرہ کے زمانہ تک پٹھان جنھین افغان
بھی کہتے ہین مسلمان نہ تھے اور راے کا لقب اونکے ہندو ہونیکی صریح
ثبوت ہے مسٹر الفنسٹن صاحب کے خیال مین افغان یہودیون سے
एलफिन्सटन
نکلے ہین لیکن پشتو مین عبرانی زبان کا ایک لفظ بھی نہین البتہ ژند و
पुश्तो
सنسکرت زبانون سے اوسکو بہت قربت ہے پس یقین ہوتا ہے کہ
इबरानी
ज़िंद
افغان اون یادون مین سے ہین جو یہودی ہو گئے تھے اور یہ امر کہ
یادو وہی لوگ ہین جو یوتی اور جیٹ کہلاتے تھے یا نہین دریافت طلب ہے
युति
जीट
دیوراول سے جنوب مین لودرہ راجپوت رہتے تھے اور لودرہوہ
लोदरा
شہر جسکے بارہ دروازہ تھے اونکا دارالحکومت تھا اونکا پروہت ناراض
लोदोरहवा
ہوکر دیوراج کے پاس گیا اور اپنے قدیم ججمانون کا ملک چھین لینے کی
تحریک دی - نرپ بھان رئیس لودرہ سے شادی قرار پاکر دیوراج
नृपभान
بارہ سو عمدہ سوار ساتھ لیکر لودرہوہ کو گیا جب دولہ کا پہنچنا دریافت ہوا
شہر کا دروازہ کھل گیا مگر جسوقت وہ مع اپنے ہمراہیون کے اندر داخل ہوگیا
فوراً تلوارین برہنہ ہوئین اور دیوراج لودرہوہ کا مالک ہوگیا رئیس کی

دختر سے شادی کی لودرہوہ مین جمعیت متعین کرکے دیوراول کو واپس
گیا اب دیوراج چھپن ہزار گھوڑے اور لاکھہ اونٹ کا مالک ہوگیا ✽

जसकरण
धारानगर
बृजभान
पवार

اس زمانہ مین جسکرن نامے ساہوکار دیوراول کا دہارانگری مین گیا تھا
وہان برج بھان پوار نے اوسکو قید کرلیا اور زر مصادرہ لیکر رہا کیا
دیوراول مین آکر اوسنے علامت طوق اپنی گردن پر دکھائی اور سرگزشت
بیان کی دیوراج نے اپنی رعیت کی ذلت سے ازحد ناراض ہوکر قسم
کھائی کہ تاوقتیکہ اس رنج کا انتقام نہ لیلون پانی نہ پیٔون گا مگر یہہ خیال
نکلا کہ دشمن کا مسکن یہان سے کتنے فاصلہ پر ہے اسواسطے رفع قسم
کیواسطے ایک فرضی مٹی کی دہار بنائی اور اوس سے بدلا لینا چاہا مگر
اوسکی فوج مین پریہار راجپوت تھے وہ اپنے فرضی وطن کی حفاظت مین

तेजसी
सारंग

اپنے آقا سے برسر مقابلہ ہوئے تیجسی و سارنگ سردارون کے
تحت مین ایک سو بیس پرمانون نے اگر جان کھوئی دیوراج نے اونکی
بہادری سے خوش ہوکر اونکے بچون کی معاش مقرر کی اسطرح
قسم سے بری ہوکر وہ اصلی دہار کو روانہ ہوا اور راستہ مین جسنے
سر اوٹھایا اوسکو مارا پانچروز تک برج بھان نے مقابلہ کیا اخیر بلن
مع آٹھہ سو آدمیون کے مارا گیا اور دیوراج نے فتح کا جھنڈا کھڑا کیا
اور لودرہوہ کو واپس گیا ✽
دیوراج کے مونڈا اور چیدو دو بیٹے تھے چیدو کی باراہہ قوم کی زوجہ سے

चेदा

پانچ پسر ہوئے کہ اونکی اولاد چیدا کہلاتی ہے دیوراج نے ملک

کھاوال مین جہان دیوراول نے بڑے تالاب کھودواسے ایک بمقام تنوت تنوسر کہلاتا ہے دوسرا کھودا وسکے نام سے دیوسر کہلاتا ہے ایک روز تھوڑے آدمی لیکر شکار کیواسطے گیا تھا وہان چنّا قوم کے راجپوتون سے جھگڑہ ہوکر مع چھبیس ۲۶ ہمراہیون کے مارا گیا اوسنے پچپن برس راج کیا +

(दुसाज / सिंघ)

دیوراج کے بعد مونڈ مسندنشین ہوا اوسنے اپنے باپ کے قاتلون پر ٹیکادوڑ یعنی فوج کشی کی اور آٹھہ سو آدمیون کو قتل کیا راول مونڈ کا لڑکا باچیرہ تھا جب وہ چودہ برس کا ہوا بلّب سین سولنکی والی پاٹن کے ہان سے ناریل آیا اوسنے پاٹن جاکر سولنکی رانی سے شادی کی اور اپنے باپ سے تھوڑے دنون بعد مرگیا +

(बाचेरा / बल्लभसेन)

ماگھ سدی ۲ سمت ۱۰۳۵ روز شنبہ کو باچیرہ مسندنشین ہوا حسب معمول کن پھڑہ جوگی نے تلک کیا اور پشت پر ہاتھہ رکھا اوسکے پانچ پسر ہوئے دوساج ۔ سنگہ ۔ باپی راو ۔ انکھو ۔ مال پساؤ اونکی اولاد علحدہ شاخون کے نام سے مشہور ہوئی +

(कनफडा. / दुसाज / सिंघ / बापीराव / अंखो / मालपसाव)

ایک سوداگر لودورہوہ مین گھوڑون کی کاروان لایا تھا اومین ایک ایسا گھوڑا تھا کہ اوسکے لاکھہ روپیہ قیمت لگ گئی یہہ گھوڑا ایک پٹھان ساکن مغرب سندہ کا تھا باچیرہ اور اوسکے پسر انکھو نے مع مضبوط گروہ ہمراہیان عبور سندہ کرکر غازی پٹھان کو مارا اور گھوڑا لے آئے سنگہ کا پسر سچا راے تھا اوسکا بالا اوسکے دو خلف رتن اور جگا ہوئے

(सच्चाराव / बाला / रतन / जगा)

اُنھون نے منڈور کے پرپہار رئیس جگنا تھہ پر حملہ کیا اور پانسو اونٹ
لوٹے اور انکی اولاد سنگراو راجپوت کہلاتے ہین پالی راو کے دو بیٹے
ہوئے پاہو اور منڈن اور پاہو کے بیرم اور تولر ہوئے انکی
اولاد پاہو راجپوت کہلاتی ہے پاہون نے اپنے مسکن بیرم پور سے
نکلکر جوہیون کی زمین دیبی جھال تک فتح کی اور پوگل کو اپنا دارالحکومت
بناکر تھل مین چاہات کھدوائے کہ ابتک پاہو کی کوئی کہلاتی ہے +
ضلع ناگور واقع مارواڑ مین بمقام کھاٹو جدرہ نامے کھیچی قوم کا
ایک جنگجو تھا وہ اکثر پوگل کے دروازون تک جیتنگ بھاٹیون کو مارکر
غارتگری کرتا تھا دوساج نے گنگا اشنان کے بہانہ سے قافلہ تیار کیا
اور اچانک کھیچی کے ملک پر حملہ کر کر اوسکو مع نوسو آدمیون کے مار ڈالا
دوساج مع اپنے تین بھائیون کے سرزمین کھیر مین گیا وہان پرتاپ سنگھ
گھیلوٹ رئیس رہتا تھا اوسکی دختر سے شادی کی اور کھیر مین سیم وزر
کی بکھیر کر کر ملک کو دولتمند کر دیا اور گھیلوت نے دہیز مین بارہ دیوادی
کنیزکین دین تھوڑے دنون بعد ملک کھاوال پر بلوچون نے حملہ کیا
عندالمقابلہ پانسو آدمی مارے گئے اور باقیماندہ مفرور ہوگئے پاچیرو
بھی مرگیا +
اسادھ سمت ۱۱ مین دوساج مسندنشین ہوا سودا قوم کے رئیس ہمیر نے
اوسکے ملک پر حملہ کر کر لوٹ لیا دوساج نے اپنے قدیم رابطہ و رشتہ داری
کا عذر کیا مگر کارآمد نہوا آخرکار وہ دہات مین چلا گیا وہان فتح کے

मंडोर
संगराव
पाहू
मंडन
बीरम
तुलिर
जोहयों
देवीमाल
खाटोह
जिदड़ा
जैतंग
खेर
प्रतापसिंघ
देवादरी
धात

دوسلج کے دو لڑکے ہوئے جیسل اور رنیجے راج اوس ضعیفی مین میواڑ
کی راناوت رانی سے تیسرا لنجا بجے رائے اوگر ہوا کہ دوساج کے انتقال پر
سرداران واہلکاران نے اسکو مسند نشین کیا قبل مسند نشینی اوسکے سدراج
جے سنگھ سولنکی کی دختر سے شادی ہوگئی رسمیات شادی مین اوسکی
خوشدامن نے تلک کرنیکے وقت دعا دی کہ تو شمال کا محافظ ہو کہ اوسطرف
بادشاہ کی قوت روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے پٹن کی رانی سے اوسکے
بھوج دیو لڑکا پیدا ہوا کہ اپنے باپ کے انتقال پر بعمر پچیس سال لودرہوہ
کا راجہ ہوا دوساج کے دیگر اخلاف بھی عمر طبعی کو پہنچ گئے تھے جیسل بعمر
پینتیس ۳۵ سال تھا اور رنیجے راج تیئیس ۲۳ سال کا تھا +

دوسراج کے انتقال سے رانی دھوال پوار خلف اودے دت والی دہار
کی تین لڑکیون مین سے ایک جے پال سولنکی خلف سدہ راج سے
دوسری بیجے راج بھاٹی سے اور تیسری راناوالی چیتور سے منسوب ہوئی
تھین بھاٹی سردار سات سو سوارون سے لودرہوہ سے دہار کو روانہ
ہوا اور جسوقت سیسودیہ اور سولنکی پہنچی تھی اوسیوقت پہنچا لودرہوہ
کو واپس آیا تب اوسنے شیش لنگ کا مندر تعمیر کرایا اور اوسکے قریب
تالاب کھدوایا پوار رانی سے اوسکے راہر نامے لڑکا ہوا اور اوسکی
نیت سی اور کیک سی دو لڑکے ہوئے +

بھوج دیو کو لودرہوہ مین مسند نشین ہوئے عرصہ نگذرا تھا کہ اوسکے
چچا جیسل نے اوسکے خلاف سازش کی مگر اوسکے محافظ ہمیشہ پانسو سولنکی

जसल
बिजयराज
लंजाबिजयरा
सिदराजजैसिं
सोलंकी
पट्टन
भोजदेव
रायधवा
उदयदत
धार
जैपाल
शेषलिंग
राहिर
नेतसी
केकसी

رہا کرتے تھے اس سبب سے جیسل کا قابو نہ لگا اس زمانہ میں پٹن کے تاجپور
کی ٹاٹہ کی بادشاہی فوج سے لڑائی ہوتی رہی جیسل نے اس غرض سے کہ
سولنگی علیحدہ ہوجاوین بادشاہ سے ملکر پٹن یعنی انہلواڑہ پر حملہ کرایا
یعنی اپنے رشتہ دارون اور دوسو سوارون کے ساتھہ وہ پنج ند کو گیا
اور وہان شاہ غور سے کہ اونھین ایام مین شاہ ٹاٹہ پر غالب آیا تھا ملا
اور وہان اپنی فوج متعین کرکر خود سندہ کی قدیم دار الحکومت اروڑ
مین گیا وہان اپنے دل کا راز ظاہر کیا اور اطاعت قبول کرکر اسنے بھیجے
کو بیدخل کرنیکے واسطے فوج حاصل کی لودرہوہ کو گھیرلیا اور بھوج دیو
لڑائی مین مارا گیا حکم ہوا کہ باشندگان شہر دو روز مین اپنا مال لیجاوین
تیسرے روز غوری فوج نے لوٹ کے لودرہوہ قتل ہوا اور کریم خان
مال سفر و تہ لیکر بھکر کو روانہ ہوا

اس طرح جیسل نے لودرہوہ کی گدی حاصل کی مگر کشادہ مقام تھا اسواسطے
اوسنے محفوظ جگہہ تلاش کی کہ لودرہوہ سے پانچ کوس پر مل گئی پہاڑی
پر ایک برہمن تنہائی مین تپ کرتا تھا اور اوسکے پاس برہم سرچشمہ تھا اس نے
برہمن کو ڈنڈوت کرکر اسپنے آنیکا مطلب بیان کیا برہمن نے اپنی گوپھا
کے اوپر کی تکوٹی پہاڑ کے داستان شروع کی کہ ترتیا مین کاگ نامے مشہور
فقیر اس چشمہ مین رہتا تھا اور اوسکے سبب سے یہہ چشمہ کاگ کہلاتا ہے
یہان بڑا جگ ہوا تھا اور اوسمین پانڈو ارجن اور ہری کرشن آئے تھے
اوسوقت کرشن نے پیش گوئی کی کہ زمانہ آیندہ مین میری اولاد کا کوئی شخص

टाटा
पंजनद
भक्कर
गुफा
तिकूटे
त्रेता
काक
कागा
पान्डव
अरजुन

اس چشمہ کے کنارہ پر شہر آباد کریگا اور ترکوٹہ پہاڑ پر قلعہ تعمیر کریگا ارجن نے
کہا یہانکا پانی خراب ہے کرشن نے پہاڑ مین چکر مارا کہ وہان سے پانی کا چشمہ
نکلا اور اوسکے کنارہ پر اشلوک بہ مضمون مندرجہ ذیل لکھے تھے +

त्रिकूटा

۱ جیدونبس راجہ اس زمین پر آکر مثلث قلعہ تعمیر کرے +

۲ لودورہوہ تو برباد ہوا نگر اوس سے صرف پانچ کوس پر جیسا نوہ اوس سے
بھی دوچند مضبوط ہے +

जेसानता

جیسل راجہ یادونبس کا لودورپورہ کو چھوڑیگا اور یہان قلعہ بناویگا +

लदुरपुरा

جس چشمہ کے کنارہ پر یہہ اشلوک لکھے تھے صرف اسیل برہمن کو معلوم تھا
اوسنے اپنے واسطے صرف یہہ درخواست کی کہ قلعہ سے مغرب کے کھیت
میرے نام سے اسیل کے کھیت کہلاتے رہین اور پیشین گوئی کی کہ قلعہ
ڈہائی دفعہ قتل ہوگا خون کی ندی بہیگی اور ایک دفعہ تیری اولاد مین سے
سب جاتا رہیگا +

इसल

سانون سدی ۱۲ سمت ۱۲۱۲ مطابق ۱۱۵۶ء روز یکشنبہ کو جیسلمیر کی بنیاد رکھی گئی
اور لودورہوہ کے باشندون نے مع مال و اسباب آکر آباد ہونا شروع
کیا جیسل کے کیلن اور سالباہن دو لڑکے ہوئے اور راستے سودل و پاہو
اقوام مین سے اپنے وزیر و اہلکار مقرر کئے اونکے قدیم دشمنون یعنی
چنا راجپوتون نے بھکر کہا دال کے مالک پر حملہ کیا مگر بیزاریاب ہوگئے
اس واقعہ سے پانچ سال بعد جیسل مرگیا اور اوسکا چھوٹا بیٹا سالباہن دوم
سمت ۱۲۲۴ مطابق ۱۱۶۸ء مین مسند نشین ہوا کیونکہ بڑے بیٹے کیلن نے

केलन
सालबाहन
सोदल
पाड़वा

پاہو و زیر کو رنجیدہ کر دیا تھا اسواسطے وہ تو خارج کیا گیا اور اسکو راج ملا
اسوقت جیسلمیر کو آباد ہوئے بارہ برس ہوگئے تھے +

जमवाहन

سالباہن اول کا ٹھیون پر حملہ آور ہوا کہ یہہ لوگ بہ تحت جگ بھان شہر
جانور اور ارابلی کے درمیان رہتے تھے کاٹھی راؤ مارا گیا اور اوسکے
گھوڑے اونٹون کو جیسلمیر کو لے گئے اس مہم سے سالباہن کی شہرت
ہوگئی اوسکے تین اخلاف بیجر باقار ہاسو تھے +

बीजिर
बानार
हामू

بدری ناتھ کے پہاڑون مین جادو نسل کی ایک ریاست ہے کہ وہان کا
راجہ سالباہن اول سے جب غزنین سے نکالے گئے تھے نکلا تھا اس
زمانہ مین وہان کا رئیس لاولد مرگیا وہان سے جیسلمیر مین ایلچی آئے کہ
خالی گدی پر بٹھانیکے واسطے لڑکا لیجاوین چنانچہ ہاسو کو بھیجا گیا مگر وہ پہنچتے ہی
مرگیا اوسکی حاملہ عورت بھی عین وقت دردزہ مین ساتھہ گئی کہ اثناء
راستہ زیر درخت پلاس لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام پلاسیہ رکھا گیا اسوقت
سے اوسکی راج و قوم کا نام پلاسیہ ہوگیا +

पलास
पलासया

مانسی دیورہ والی سروہی کے ہات سے شادی کا پیغام آیا راول جیسلمیر کو
اپنے خلف اکبر بجیل کی حفاظت مین چھوڑ گیا تھا اوسکو جاتے ہی دنیا بھا
نے مشہور کر دیا کہ راول شیر سے مقابلہ کر کے یمین مارا گیا اور بجیل کو خود رئیس
ہوجانے پر آمادہ کیا جب سالباہن نے دیکھا کہ بیٹا مسند پر بیٹھہ گیا اور
اوسکو فہمائش کی تو کارگر نہوئی لاچار ملک کھادال کو جسکا دار الحکومت
دنور راول ہے چلا گیا اور وہان بلوچیون کے فساد کے انسداد مین مع

मानसी
देवरा

देवरावल

تین سو ہمراہیون کے مارا گیا بجیل نے بھی مدت تک راج نکیا ایک دفعہ
خفا ہوکر اوسنے دہا بھائی کو مارا تھا دہا بھائی نے اوسکو مارا اسپر شرم
سے خودکشی کرکر مرگیا اب کیلن سالباہن کا بڑا بھائی جسکو پاہو وان نے
نکال دیا تھا سنہ ۱۲ مین بیچہ بلایا گیا اور پچاس برس کی عمر مین مسند نشین
ہوا اوسکے چھ بیٹے ہوئے چچک دیو - پاہن - جے چند - پیتم سی -
پیتم چند - اوسراو - انمین سے دوم اور سوم کی بہت اولاد ہوئی
کہ جیسلمیر اور سہانہ راجپوت کہلاتے ہین +

चाचिकदेव
पलहन
जैचंद
पीतमसी
पीतमचंद
ऊसराव
जैसेर
सहाना

اس زمانہ مین خضر خان بلوچ نے مع پانچہزار آدمیون کے مہران یعنی دریای
سندہ کا عبور کرکر سرزمین کھادال پر حملہ کیا اور یہہ قتل سالباہن کے
بعد دوسرا قصاد تھا کیلن سات ہزار راجپوت لیکر مقابلہ کے واسطے گیا
سخت محاربہ کے بعد بلوچ حاکم مع پندرہ سو آدمیون کے مارا گیا کیلن
نے اونیس ۱۹ برس راج کیا +

سمت ۱۲۷۵ مطابق سنہ ۱۲۱۹ مین چچک دیو مسند نشین ہوا تھوڑے دنون بعد
اوسنے چنا راجپوتون سے لڑائی کرکر دوہزار کو مارا اور اونکی چودہ ہزار
مادہ گاو چھین لین انہون نے بھاگ کر جوہیون کے پاس پناہ لی اسکے
بعد راول نے قوم سوداکی ارمسی رانا کے ملک پر حملہ کیا اگرچہ یہہ حملہ یکایک
ہوا مگر ارمسی نے چار ہزار سوار جمع کرلیے تھے تاہم اوسکو شکست ہوئی کہ وہ
اپنی دارالحکومت امرکوٹ مین پناہ لینے کے واسطے بھاگ گیا پوارنے
دشمن کو علحدہ رہنے کے عوض بخوشی اپنی دختر دینی قبول کی +

ऊर्मसी

जसोल
बालोतरा
चाद
थीद
तेजराव
जैतसी
करन

راٹھوروں نے کہ در بنو لاکھیرین قایم ہوگئے تھے شر و فساد شروع کیا
چچک نے اونکی چشم نمائی کیواسطے سوداؤن سے مدد لی اور اونکے مقامات
مسکن جسول و بالوترہ کو گیا مگر جادو اور اوسکے خلف تھید و نے اپنی
دختر دیکر اوسکے غصہ سے نجات پائی راول چچک بتیس[۳۲] برس حکمران
رہا اوسکے صرف ایک پسر تیج راو تھا وہ بیالیس[۴۲] برس کی عمر مین عارضہ
چیچک سے مرگیا اور جیت سی اور کرن اوسکے دو لڑکے رہے چھوٹے
لڑکے سے راول کو بہت محبت تھی اسواسطے وقت وفات اوسنے سرداران
راج کو جمع کرکر وصیت کی کہ میرا چھوٹا نبیرہ وارث ریاست ہو؛
کرن کے مسند نشین ہونے پر جیت سی ملک چھوڑکر چلا گیا اور گجرات مین
مسلمانون کا نوکر ہوگیا اسوقت مین مظفر خان نے جو پانچہزار سوارون سے
ناگور پر قابض تھا بہت فساد کیا بھگوتی داس نامے بھومیہ بارا ہا قوم کا
ناگور سے پندرہ کوس رہتا تھا اوسکے پاس ڈیڑہ ہزار سوار تھے خان
نے اوس سے دختر طلب کی اوسنے ندی مگر مقابلہ کی طاقت نہ تھی اسواسطے
ملک چھوڑ دینے کا ارادہ کیا اس غرض سے اپنی اہل قبیلہ اور مال و
اسباب کو گاڑیون مین لیکر جیسلمیر کیطرف روانہ ہوا خان نے خبر پاکر
اوسپر حملہ کیا لڑائی مین چارسو بارا ہا مارے گئے اور بھومیہ کی دختر و
دیگر عورات کو گرفتار کر لیگئے اوسنے جیسلمیر پہنچکر اپنی مظلومی کا حال
راول کرن سے کہا اوسنے فوراً فوج لیکر خان پر حملہ کیا اوسکو اور اوسکے
تین ہزار آدمیون کو قتل کیا اور بھومیہ کو اوسکے مسکن مین از سر نو قایم

کیاکرن نے اٹھائیس برس حکومت کی بعد ازان اوسکا بیٹا مسند نشین ہوا

लाखरसेन

لاکھر سین نے سمت [illegible] سے حکومت شروع کی وہ ایسا احمق تھا کہ رات کو گیدڑ بولتے اور لوگ کہتے کہ سردی کی تکلیف سے پکارتے ہین تو وہ اونکے واسطے جبہ و کلہ تیار کرا دینے کا حکم دیتا اور پوشش ملجانے پر دوبارہ آواز

रमना

سنی جاتی تو اونکے واسطے رمنہ یعنی جنگل مین مکانات تیار ہونیکی اجازت

कनिरदेव

دیتا لاکھر کنور دیو سونکرہ کا ہمزمانہ ہوا ہے بلکہ اوسکی جان اسکی عورت کی شگون دانی سے بچی تھی یہہ رانی سود انسل کی تھی اور لاکھر بالکل اسکے اختیار مین تھا رانی نے اپنے بھائیون کو امرکوٹ سے بلوایا مگر دیوانہ رئیس نے اونکو مروا کر اونکی لاشون کو دیوار پر سے گرادیا اوسنے

पुनपाल

چار برس حکومت کے بعد ازان اوسکا بیٹا پون پال راجہ ہوا لیکن یہہ ایسا تند مزاج تھا کہ سردارون نے اوسکو بیدخل کرکر مخروج جیت سی کو گجرات سے طلب کیا اور پون پال کو ریاست مین ایک دیہہ قائم پر

लाकमसी
रनिंगदेव

رکھدیا اوسکا لڑکا لاکمسی تھا اور اوسکا راو کو رننگ دیو تھا اسنے ایک

बबूल
चोरयों

کھول راجپوت کے ذریعہ سے دغا کر کے ہیون سے مارو تھہ اور تھوریون سے کہ مشہور سارق تھے پوگل لیا اور اوسکے سردار کو کہ راو کھلاتا تھا قید

सादूल

کرلیا اور خود مع قبائل پوگل مین رہنے لگا راو رننگ کا بیٹا سادول تھا اوسنے بھی اپنے وقت مین بہت مہم آوری کی اور بہت مال حاصل کیا

जैतसी

سمت [illegible] مطابق [illegible] مین جیت سی مسند نشین ہوا اوسکے اخلاف کا

मूलराज
रतनसी

نام مولراج اور رتن سی تھا دیوراج خلف مولراج نے جالور کے

سوگرہ سہروار کی دختر سے شادی کی محمد بادشاہ عرف خونی نے رانا
روپسی پرہار والی منڈور کے ملک پر حملہ کیا رانا شکست کھا کر مع اپنی بارہ
دختران کے مفرور ہو کر راول کے پاس پناہ پذیر ہوا راول نے
اوسکو بارو مین رکھدیا دیو راج کی سونگرہ رانی سے تین لڑکے پیدا ہوئے
جانگھن - سیرون - ہمیر - یہہ ہمیر بہت جنگ آور تھا اوسنے کو میوہ سلین
والی میہوہ پر حملہ کیا اور اوسکے ملک کو لوٹ لیا اوسکی اولاد مین تین پسر
جیتو - لونکرن - میرو - اس زمانہ مین علاؤالدین غوری نے قلعہ جات
ہندسے لڑائی شروع کی ممالک ٹانٹھہ اور ملتان کے خراج کی بابت پندرہ سو
گھوڑے اور پندرہ خچر پر بار خزانہ ومال بھکر سے شاہ دہلی کے واسطے
جاتے تھے +

جیت سی کے لڑکون نے چاہا کہ حملہ کر کر اس خراج کو لوٹ لین اور تاجر غلہ
بنکر مع سات ہزار سوار اور بارہ سو شتر سوار کے مہم پر روانہ ہوئے
اور کنارہ پنج ندیر قافلہ کو جالیا اوسکے محافظ چار ہزار مغل سوار اور
چار ہزار پٹھان سوار تھے بھاٹیون نے قافلہ کے پاس دیرہ کیا شب
کو حملہ کر کر محافظون کو مارا اور خزانہ جیسلمیر کو لیگئے اونکے پس ماندگان نے
بادشاہ کو خبر دی اوسنے سزادہی کی تیاری کی جب راول جیت سی کو خبر
ہوئی کہ بادشاہ اجمیر کے قریب آناساگر پر مقیم ہے اوسنے جیسلمیر مین
مقابلہ کی تیاری کی قلعہ مین غلہ جمع کیا فصیلون پر ہر طرف پتھر فراہم
کیے کہ دشمنون پر ڈالین کل ضعیف العمر وکمزور و مستورات کو جنگل کے اند

रूपसी परिहार
जांघन
सिरवन
हमीर
कोम्मोहमेत
मेहवा
जेतो
लूनकरण
मेरु
भक्कार
जेतसी
आनासागर

بھیجدیا اور شہر سے کوسون تک ہرطرف ملک برباد کرکر شہرون کو ویران کردیا راول مع دو پسران کلان و پانچہزار جنگ آورون کے قلعہ کے اندر سے لڑتے رہا اور دیوراج اور ہمیر مع فوج کے باہر دشمن پر حملہ کرنیکے واسطے تیار رہے سلطان نے غنہ اجمیر مین مقیم رہکر خراسانی اور قندہاریون کی فوج کلیہ متعین کی چھپن ہزار یعنی تین ہزار سات سو پیادہ منقسم ہوئے اور دو ہزار علیحدہ رہے کہ جسطرف زور زیادہ ہو مدد دین اول ہفتہ مین ہی جب دشمن مورچہ بندی کرتے تھے سات ہزار مسلمان مارے گئے میر مہابت اور علی خان میدان جنگ مین رہے دیوراج اور ہمیر نے دو سال تک حملہ آورون کو لشکر مین محبوس رکھا اور منڈور سے رسد آتی تھی اوسکو اونکے پاس پہنچنے ندیا اور قلعہ مین کھاد ال و بارمیر و دہات سے سامان رسد متواتر پہنچتا رہا آٹھ برس تک لڑائی ہوتی رہی کہ اس اثنا مین راول جیت سی مرگیا اوسکی لاش کو قلعہ کے اندر داغ دیا +

खाबाल
बारमेर
धात
जेतसी

آس دوسرا لڑائی مین رتن سی کی نواب محبوب خان سے دوستی ہوگئی تھی کہ دونون مع چند ہمراہیون کے قریب تر مورچون مین زیر درخت کیھجڑہ ملتے تھے شطرنج کھیلا کرتے اور باہم تعظیم و تکریم سے پیش آتے مگر عند المقابلہ بیجا با لڑتے تھے جیت سی اٹھارہ برس راج کرکر مرا +

سمت ۱۳۵۰ مطابق سنہ ۱۲۹۴ مین دار الحکومت دشمنون سے محروس تھا مولراج سوم مسند نشین ہوا اس تقریب سے خوشی ہو رہی تھی کہ رتن سی اور محبوب خان کی زیر درخت کیھجڑہ ملاقات ہوئی اور موجبات خوشی کا ذکر آیا

نواب نے کہا کہ ہماری ملاقات کا حال بادشاہ کو معلوم ہو گیا ہے اور
وہ بہت ناراض ہے کہتا ہے کہ لڑائی میں طوالت ہونیکا یہی سبب ہے
حسب الحکم سلطان کل عام حملہ ہوگا اور میں خود چڑھ کر آؤنگا چنانچہ بہت زور
سے حملہ ہوا مگر مقابلہ کرنیوالی بھی زبردست تھے حملہ آورونکو ہٹا دیا اور
اونکے نو ہزار آدمی مارے گئے مگر دشمنوں کو کمک پہنچ گئی اور آخیر سال مین
قلعہ کی فوج نہایت تنگ ہو گئی آخرکار مولراج نے لاچار ہو کر اپنے رشتہ دارونکو جمع
کرکر کہا کہ اتنے برسون تک لڑے لیکن اب سامان رسد کل خرچ ہو گیا
اور اگر نہین آسکتا ہے کیا کرنا چاہیئے سیہر اور بکرمسی سردارون نے
جواب دیا کہ ساکہ کرنا چاہیئے اور اپنی جانین تصدق کرنی چاہیئن ✤
مگر اوسی روز بادشاہی فوج جو انکے حال سے ناواقف تھی برخاست ہو گئی
رتن سی کے دوست کا چھوٹا بھائی تھا کہ جب فوج شاہی گئی اوسکو قلعہ
کے اندر لے آئے اوسنے اونکا حال دیکھا تو بھاگ کر خبر پہنچائی از سر نو
شاہی فوج نے محاصرہ کیا مولراج نے اپنے بھائی کو زجر و توبیخ کی کہ تو نے
از سر نو فساد برپا کیا اب کیا کرنا چاہیئے رتن سی نے جواب دیا اب صرف
ایک کام کرنیکا ہے عورتون کو قتل کرین مال و اسباب کو آگ و پانی
سے تلف کرین جو تلف نہو سکے اوسکو دفن کرین اور دروازہ کھولکر اور
دست بقبضہ ہو کر دشمن پر گرین اور سرگ حاصل کرین سردار جمع ہوئے
اور سبکی رائے سے اسی پر اتفاق کیا کہ اپنے کارنامہ سے جیسا نگر کو مشہور
کرین اور جادو کل کی عزت کو بچاوین مولراج نے جواب دیا تم جنگ آور قوم ہو

सेहर
बिक्रमसी
स्वर्ग
जैसानगर

اور اپنے سردار کی حمایت مین تمھاری قوت بڑی زبردست ہے جو اس طرح چھتری کے راستہ پر چلین اوسنسے زیادہ بہادر کون ہوسکتا ہے لڑائی مین ہاتھی بھی تمھارا مقابلہ نہین کرسکتا ہے میری عزت بچانیکو تمھارے ہاتھہ مین تلوار ہے اوسکو دشمن پر ایسی چلاؤ کہ جیسلمیر مین روشنی ہوجاوے اسطرح سردارون کو بڑہا وا دیکر مولراج اور رتن سی محل مین رانی کے پاس گئے اور کہا کہ ہم اپنی عزت اور دہرم کیواسطے جانین دینگی تمکو چاہیے کہ سوہاگ لو اور بیکنٹھہ مین ہمسے ملنے کی تیاری کرو سوداراں نے مسکراکر جوابدیا آج رات کو ہم تیار ہونگے اور دن نکلتے ہی سُرگ مین پہنچینگے اور ایساہی سب سرداروں نے کہا رات مواصلت مین گذری اور رنجوخوار صبح کی تیاری ہوئی اشنان پوجن کے بعد بالا پرودھا اور بردہ سب راج دوار پر آگئین اپنے کل رشتہ دارون سے رخصت ہوئین اور آپسمین جوہار کرکر چوبیس ٢٤ ہزار عورتین بچہ سے بڑھیا تک کوئی تلوار سے قتل ہوئے اور کوئی آگ کے شعلہ مین جل گئے سب نے اپنی جانین تصدق کین خون کی ندی بہ گئی اور جلنے کا دہوان آسمان تک پہنچا کسی نے مرنے مین خوف نکیا کل مال و اسباب تلف کردیا گھاس کا تنکا تک باقی نرکھا اسیر دونون بھائیون نے غم والم کیا زندگی بھاری ہوگئی اوسکے ختم کرنیکے واسطے تیار ہوئے غسل کیا خدا کی عبادت کی محتاجون کو خیرات دی تلسی دل ہاتھہ مین لیا سالگرام گردن سے لٹکائے زرہ بکتر پہنکر اور زعفرانی پوشاک زیب تن کرکر موڑ باندہا اور آپسمین

सुहाग
बैकुन्ठ
स्नान
पूजन
बाला
प्रौढा
वृद्ध
राजद्वार
जुहार
मोड

بغلگیر ہوکر ملے اسطرح تین ہزار آٹھ سو آدمی اپنے سرداروں کے ساتھ جان تلف کرنیکے واسطے تیار ہوئے +

गारसी
कानर

رتن سی کے دو لڑکے گارسی اور کانر تھے اونمین سے بڑا گارسی بعمر بارہ سال تھا اوسنے چاہا کہ اونکو قتل عام سے بچاوے اور اپنے بامروت دشمن سے درخواست کی مسلمان سردار نے اونکے پناہ دہی کی قسم کھائی اور اونکو لانیکے واسطے دو معتمد ملازمون کو بھیجا کہ اونکے باپ نے رخصت کرکر اونکے ساتھ بھیجدیا جب وے بادشاہی لشکر مین پہنچے نواب نے بہت خاطرداری کی اور پیٹھ پر ہاتھ رکھکر دلجمعی کی اور اونکی خور و نوش و تعلیم کیواسطے دو برہمن مقرر کردیئے +

صبح کیوقت بادشاہ کی فوج حملہ آور ہوئی قلعہ کے دروازہ کھولنے لڑائی شروع ہوئی رتن مارا گیا مگر اوسکے مرنے سے پیشتر ایک سو بیس میر اوسکی تلوار سے میدان جنگ پر قتل ہوئے مولراج نے دشمن پر پھالا چلایا میدان خون سے لبریز ہوا آخر کار رجا دو سردار مع سات سو بہادرون کے کام آیا اوسکے مرتے ہی لڑائی ختم ہوئی فتح مند قلعہ پر چڑھے محبوب خان نے اونکی نعشین لیجاکر داغ دلوایا یہہ سانحہ سمت ۱۳۵۱ مطابق سنہ ۱۲۹۵ میں ہوا دیوراج جو فوج میدان کا افسر تھا بچا پسے مرگیا دو برس تک بادشاہی فوج قلعہ پر قابض رہی آخرکار دروازہ اور فصیلون کو مسمار کرکر چھوڑ دیا کہ مدت تک ویران رہا کیونکہ بھاٹیون کو نہ مرمت کی استعداد تھی اور نہ حفاظت کو آدمی تھے +

اس واقعہ سے چند سال بعد جگمل خلف مالوجی راٹھور نے زمین میہوہ سے جیسلمیر کے کھنڈرات کو آباد کرنا چاہا اور وہان فوج کثیر مع سامان رسد گاڑی سامان رسد کے لیگیا دودا اور تلکسی بھائی سرداران خلف جیسر نے اپنے رشتہ دارون کو جمع کرکر راٹھورون پر حملہ کیا اور اونکو قلعہ سے نکالکر سامان رسد چھین لیا اس مہم سے ماموں ہوکر دودا راول مقرر ہوا اور اوسنے جیسلمیر کی مرمت کی اوسکے پانچ اخلاف ہوئے تلکسی اوسکا بھائی مہم آوری مین شہرت حاصل کرتا رہا اوسنے بلوچ ومنگلیو ومیہوہ و دیورہ کو لوٹا اور آبو وجالور کے سونگرہ اوس سے مغلوب ہوئے بلکہ اوسنے اجمیر تک دست درازی کی کہ فیروز شاہ کے گھوڑون کو اناساگر سے جہان وے پانی پینے کے واسطے آیا کرتے تھے لیگیا اس ذلت سے جیسلمیر پر پھر حملہ ہوا اور وہی مضر نتایج پھر پیدا ہوئے پھر ساکہ ہوا کہ اوسمین سولہ ہزار عورتین ماری گئین اور دودو اور تلکسی مع سترہ سو ہمراہیون کے لڑائی مین کام آئے اور دودو نے دس برس راج کیا*

سمت ۱۳۶۲ مطابق سنہ ۱۳۰۶ عیسوی مین دودو کے انتقال پر گرسی اور کانہر اپنے مربی محبوب کے مرنے سے اوسکے اخلاف ذوالفقار اور غازیخان کی حفاظت مین رہے کانہر خفیہ جیسلمیر کو گیا اور گرسی نے میہوہ واقع مغرب مین جانیکے واسطے رخصت لی اور وہان بمل دیوی بیوہ ہمشیرہ راٹھور سے کہ دیورہ کو منسوب ہوئی تھی شادی کی اسی شادی مین

जगमल मालीजी

दूदू तिलकसी जेसर

बलोच मंगलेव मेहवा देवरा

बिमलदे

सुनंगदेव

سونگ دیو اوسکا رشتہ دار کہ زبردست آدمی تھا اوس سے ملنے کو آیا اور
اوسکے ساتھ دہلی جانیکا اقرار کیا بادشاہ نے اوسکو اپنی کمان آمد خراسان
کھینچنے کے واسطے دیکر اوسکی طاقت کا امتحان کیا کہ زبردست بھاٹھی نے
نہ فقط موڑی بلکہ توڑ دی اسی زمانہ مین دہلی پر تیمور شاہ حملہ آور ہوا تب
گرسی نے ایسی نوکری کی کہ اوسکو محالات موروثی عطا ہوکر پھر جیسلمیر مین
رہنے کی اجازت ہوئی اپنے رشتہ دارون اور دوست جنگل والی میہوہ کے
سردارون کی مدد سے اوسنے انتظام کیا اور اپنی تحت مین زبردست
فوج کرلی ہمیر اور اوسکے ہمقومون نے گرسی کی اطاعت کی مگر جیہر کی
اولاد سرکش رہی *

रूपरा

केहर

دیوراج کی شادی رُوپرہ دختر رانا منڈور سے ہوئی تھی اوس سے
کیہر لڑکا پیدا ہوا تھا جب سلطان کی فوج نے جیسلمیر کا محاصرہ کیا وہ اپنی
مان کے ساتھ چلا گیا جب بارہ برس کا ہوا وہ راوکے گوالیون کے ساتھ گانون
مین جاتا تھا اور گھوڑون کی طرح بچھیڑون کو آک کے درخت سے باندھ دیتا
ایک روز وہ سانپ کی بمبی پر سو گیا سانپ نے نکلکر اوسپر اپنے پھن کا
سایہ کرلیا اتفاقًا ایک چارن کا گذر ہوا اوسنے دیکھکر رانا سے یہہ حال
کہا اوسنے جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرا نواسہ ہے کہ اوسکی تقدیر مین راج
لکھا ہے گرسی کے اولاد نہوئی تھی اوسنے بیمل دیوی یعنی اپنی رانی سے
لڑکا گود لینے کا مشورہ کیا بھاٹھیون کے لڑکے بلائے مگر اونمین کیہر کی
برابر کوئی نہ تھا چنانچہ اسکو ہی پسند کیا جیسر کے اخلاف ناراض ہوگئے

انھون نے چاہا کہ ہمگدی لین ان دنون راول گرسی نے تالاب کھدوایا
تھا اور اوسکو دیکھنے ہر روز جایا کرتا تھا ایک روز اوسکا قابو لگ گیا
قتل کیا رانی سہل دیوی نے اونکی تدبیر روکنے کے واسطے فی الفور کیہر کو
راجہ کردیا گرسی کی بیوہ نے بنظر تکمیل تالاب گرسی سر اور حفاظت اپنے
خلاف متبنی کیہر کی خودکشی ملتوی رکھی مگر جب چھ مہینے مین دونو کام ہو گئے
ستی ہوگئی سہل دیوی نے ہمیر کی اولاد کو کیہر کے اخلاف متبنی اور وارث
قرار دیا اونکا نام جیتا اور لونکرن تھا جیتا کو کھمبورانا والی چیتوڑ نے ناریل
بھیجا کہ وہ سیواڑ کو گیا جب کوہ ارابلی بارہ کوس رہ گیا میراج سانکلہ رئیس
سالبانی اوسکے شامل ہوا جب صبح کو روانہ ہوئے جانب راست سے
تیتر بولا سانکلہ نے کہا یہہ بدشگون ہے جیتا نے روانگی آئندہ موقوف رکھکر
وہان مقام کیا دوسرے روز جب وے سوار ہوئے شیرنی بولی پھر شگونی
سے پوچھا اوسنے کہا کہ بڑے گھر کے تیار نہین کہنے چاہئین مگر ایک آدمی
کو زنانہ پوشاک سے نائین بنا کر کوملمیر بھیجو تب سبب معلوم ہوگا چنانچہ اوسنے
جا کر لالہ میواڑی کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ دغا ہے یہہ حال واپس آکر کہا
اسپر بھائی نے سانکلہ سردار کی دختر مارد سنہ شادی کی رانا اس تحقیر سے
بہت ناراض ہوا مگر شرم دامنگیر ہوئی انتقام سے باز رہا اور بجائے اظہار
خفگی کے اپنی دختر کی اچلداس کھیچی گاگرون والہ سے شادی کردی جیتا
مع اپنے بھائی لونکرن اور سالی تھے پوگل پر حملہ کرنیکے اقدام مین مارا گیا
اوسکے ساتھ ایکسو بیس آدمی مارے گئے جب راو رننگ دیو کو دریافت

गरसीसर
जैता
लोनकरन
खुम्बू
चीतोड़
मीराज
सांकला
सालबानी
लालामवाड़
मारद
अचलदास
खींची
गागरोन
रानंगदेव

ہوا کہ کس سے بچتا پھرتا ہون اوسنے سیاہ پوشاک پہنی اور بطور سیاحت کے
کل ہندوستان کے تیرتھون پر پھرا وقت واپسی کے کہیرنے اسکو
سعادت کر کر راضی کر لیا +

सोमजी
लोकमन
केलन
बीकमपुर
बसुई
गेराप
केलकरन
सातल
सातलमेर
बीजो
तन्नो
तेजसी
अभोरया

کہیر کے آٹھ پسر ہوئے سوم جی جسکی اولاد بکثرت ہے اور سوم بھاٹھی
کہلانے تھے اول لوکمن کیلن اپنے بڑے بھائی سوم کی جاگیر بیکم پور کی
چہین لی کہ وہ مع اپنے کل بستی یعنی غلامون کے چلا گیا اور گیراپ مین
مسکن گزین ہوا کیل کرن ساتل جسنے ایک قدیم شہر کو اپنے نام سے
ساتلمیر نامزد کیا بیجو تنو تیج سی جب رنگ دیو کی اولاد ناگور کے راٹھور
سے اپنے باپ کے مرنیکا بدلا لینے کیواسطے مسلمان ہوگئے اونکا پوگل اور
ماروٹ کا ورثہ جاتا رہا اوسوقت سے وے ابھوریہ بھاٹیون مین
مل گئی اب اونکی قوم مومن مسلمان بھٹی کہلاتی ہے اسپر کیلن خلف سوم
راول نے ممالک منضبطہ پر قبضہ کیا اور علاوہ بیکم پور کے دیو راول کو بھی
جو اونکے قدیم دشمن داہیہ راجپوتون نے لے لیا تھا از سر نو حاصل کیا +

बियाह
केरवा
केरोर
कोराई
सामता

کیلن نے بیاہ مین قلعہ تعمیر کیا اور اپنے باپ کے نام سے کیروہ و کیرور
نام رکھا کہ اس سبب سے جوہیہ اور لانگھون سے بھاٹھیون کی پھر عداوت
ہوگئی اور اونکے رئیس امیر خان کورائی نے اوسپر حملہ کیا مگر پس پا ہوا کیلن
ایسا زبردست ہوا کہ چاہل و موہل و جوہیہ ون کو اوس سے خوف رہنے لگا
اور پنج ند تک اوسکی عملداری ہوئی کیلن نے جام کے سامتہ خاندان میں
شادی کی اور اونمین مسند نشینی کی بابت نزاع ہوکر خونریزی کی نوبت

پہنچی تھی اوسمین پنچ ہوکر فیصلہ کیا شجاعت جام جسکی اوسنے دستگیری
کی تھی اوسکے ساتھ مار وٹھہ مین آیا اوسکے مرنے سے دو برس بعد کیلن
ساتہ کے کل ملک پر قابض ہوگیا اور دریاے سندہ اوسکے ملک کی سرحد
ہوگیا کیلن بہتر برس کی عمر مین مرا اور چچک دیو اوسکا وارث ہوا اور رائے
ممالک کو ملتان کے حملون سے بچانیکے واسطے مار وتھہ مین رہنے لگا ملتان
کا رئیس بھاٹھیون کے کل قدیم دشمنون لانگھا وجوہیہ وکھیچی وغیرہ اوس
ملک کی اقوام سے مل گیا چچک نے سترہ ہزار سوار اور چودہ ہزار پیادون
کی فوج فراہم کر کر دشمن کے مقابلہ کے واسطے بیاہ ندی کا عبور کیا لڑائی
مین بھاٹھیون کی فتح ہوئی کہ لوٹ سے مالامال ہوکر مار وٹھہ کو واپس
آئے دوسرے سال پھر لڑائی ہوئی اوسمین سات سو چالیس بھاٹھی
مارے گئے اور ملتان کے آدمی تین ہزار مرے اس فتح سے چچک کی عملداری
بڑہ گئی اور وہ الصوب بیاہ مین بمقام ایسنی کوٹ اپنی بیٹے کے تخت مین
تھانہ مقرر کر کر لودروا کو واپس آیا بعد ازان اوسنے مہی پال نامے
دونادیون کے سردار پر حملہ کر کر اوسکو شکست دی اس فتح کے بعد وہ اپنے
بھائی لونکرن سے ملنے کیواسطے جیسلمیر کو گیا اور ملک متعلقہ ایسنی کوٹ
کی آمدنی کو مصارف دربار کے خرچ مین لایا؀
بارو ہوکر گھر کو واپس آتا تھا کہ راستہ مین ایک جنج راجپوت بکریون کا
بڑا ریوڑ چراتا ہوا ملا اوسنے بکرہ نذر کیا اور برجنگ راٹھور کے حملون سے
پناہ چاہی اس شخص نے ایک بھاٹھی سردار سے سا تل میر کا مشہور قلعہ کر

चचिकदेव
बियाल
ऐसनीकोट
महीपाल
डूंदयो
बारू
जिंज
बिरजंग
साललमेर

دولتمند ساہوکارون کا مسکن تھا چھین لیا اور جنگل تک لوٹ مار کرنے لگا
چنانچہ جنج بھی اوسکے مظلومون مین سے تھا راہ چچک وہان سے گذرا اوس
تھوڑے دنون بعد جنج نے اوسکے پاس آکر نالش کی کہ تھارے سے بکرہ کو لوٹ
لیگئے چچک نے اپنے رشتہ دارون کو جمع کیا اور شہار خان سردار سیتا قوم [सेता]
سے یگانگت پیدا کی کہ وہ تین ہزار سوار لیکر مدد کیواسطے آیا سالمیر کے راٹھورون
کا دستور تھا کہ اپنے سوارون کو شہر سے دور ٹھہرایا کرتے تھے اور باشندگان
شہر ہر روزہ باہر جایا کرتے تھے چچک نے یکایک چڑھ کر سب کو قید
کر لیا اور تاوقتیکہ اونھون نے علاقہ جیسلمیر مین بود وباش کرنیکا اقرار نہ کر لیا
نہ چھوڑا تین سو پینسٹھ ۳۶۵ ساہوکارون نے سکونت جیسلمیر قبول کی کہ دیوراول
ولودگل ومارروٹھ وغیرہ مین رہنے لگے اوسوقت سے جیسلمیر دولتمند
ہوگئی راٹھورون کے تین بیٹون کو قید کر لیا منجملہ اونکے چھوٹے دو چھوڑ دیے
مگر بڑے میراہ کو بطور کفالت نیک چلنی اوسکے باپ کے قید رکھا چچک نے [मेराह]
اپنے رفیق سیتا کے سردار کو رخصت کیا اور سونال دیوی اوسکی پوتی دختر [सोनालदेवी]
ہیبت خان سے شادی کی اسکے جہیز مین پچاس گھوڑے پینتیس ۳۵ غلام
وکنیزک چار پالکی دوسو شتر مادہ آئے اونکو لیکر چچک ماروٹ کو گیا +
اس سے دو برس بعد چچک نے ایک بھاٹی کا گھوڑا چوری جانے پر تھرراج [थरराज खेावार]
کھوکر رئیس پیلی بنگ سے لڑائی کی مگر اوسکے دشمن لانگھاون نے یہہ موقع [पीलीबंगा]
غنیمت سمجھکر سرکشی کی اور اوسکی فوج کو دھونیا پور کے مفتوحہ جدید ملک سے [धुन्यापुर]
نکال دیا متواتر فتوحات کے بعد کہ جسمین اوسنے وسط پنجاب تک ملک حاصل کیا

راول چاچک بیمار ہوگیا مگر بیماری مین بھی اوسکو یہہ
خواہش ہوئی کہ جس طرح لڑتے ہوئے عمر گذری اوسی طرح
لڑائی مین مرنا چاہئے مگر کوئی دشمن نہ تھا مجبور اوسنے ملتان کے لنگاہ کے
پاس وکیل بھیجکر درخواست کی کہ مجھے چند دن دست تاکہ بجاے اذیت
بیماری کے دشمن کی تلوار سے مارا جاؤن اوسکو اول شبہ ہوا مگر جب
بھاٹی وکیل نے [illegible] کا اطمینان کیا کہ بجز اسکے کہ لڑائی مین مرے اونکی اور
کچھ خواہش نہین ہے اور لنگاہ کو صرف پانسو سوار لاویگا تب اوسنے لڑائی قبول
کی راول نے اپنے رشتہ دارون کو طلب کیا اور بات مشخص راجپوت جو اوسکی
فتوحات مین شریک رہا ہے تھے اخیر مین بھی اوسکے ساتھ جان کا سنکلپ
کرنیکے واسطے مستعد ہوئے لڑائی پر جانے سے پیشتر اوسنے راج کا بندوبست
کیا اپنے پسر گجسنگہ کو کہ ستیا کی رانی سے پیدا ہوا تھا رانی کے باپ کے
گھر بھیجدیا اوسکے علاوہ پانچ دیگر پسر تھے کمبھو و بیرسل و بھیم دیو سودا
قوم کی لالہ رانی سے پیدا ہوئے تھے اور رتو و رندھیر رانی سوج دیبی
قوم چوہان سے تھی اونمین سے بیرسل کو کل ملک کا مالک کیا اور رکھاوال کا
علاقہ بھیم دیو راول ہے رندھیر کو دیا اور دونون کو ٹیکا کرکے علیحدہ ریاستین
کردین بیرسل ستر ہزار آدمی ساتھ لیکر اپنی دارالحکومت کیرور کو روانہ ہوا
اب راول چاچک مرنیکے واسطے دھونیا پور کو روانہ ہوا اور سنا کہ ملتان کا
رئیس دو کوس ہے بہت خوش ہوا غسل کرکے تلوار کی پوجا کی اور خیرات
کرکے دنیا کے کل خیالات چھوڑ دئے چار گھڑی لڑائی ہوئی کمال بہادری

कुच्छ
संकल्प
गजसिंघ
कुम्भू
वीरसिल
भीमदेव
रत्तू
सूरजदेवी
केरोर

इन्द्र

کر کر جادون بھٹیں اور اوسکے کل ہمراہی مارے گئے اونکی تلوارون سے
دو ہزار خان مارے گئے خون کی ندی جاری ہوئی بھاٹیون نے اندر
کی گدی حاصل کی بادشاہ بیاہ کا عبور کر کر ملتان کو چلا گیا +

جب رندھیر دیوراول مین بارہ روز کی رسمیات ماتم کر رہا تھا اوسکے
بھائی کھومپو نے جوش دیوانگی سے مجمع مین دوڑ کر اپنے باپ کے انتقام
کی قسم کھائی اور صرف ایک غلام کو لیکر روانہ ہوا اور شاہ کے لشکر مین پہنچا
اوسکے گرد گیارہ گز عریض خندق کھدی تھی اوسکا رات کیوقت اپنے گھوڑے
کی ایک جست مین عبور کر کر بھاٹی حرم سرا مین پہنچ گیا اور کالو خان کا سر
کاٹ لایا اور بمقام دیوراول اپنے بھاٹیون کے پاس آگیا بیرسل نے
دہونیاپور مین پھر قبضہ کر کر کیرور کو معاودت کی اوسکے قدیم دشمن
لانگھارون نے پھر حملہ کیا مگر بہت آدمی مر کر پسپا ہوئے اوسی وقت
حسین خان بلوچ نے بیکم پور پر فوج کشی کی +

बीरसी

جب راو بیرسل مہم پنجاب سے واپس آیا راول بیرسی نے کہ جیسلمیر کی گدی
پر تھا اوسکا استقبال کیا سمت ۱۵۳۰ مطابق ۱۴۷۳ سنہ مین اوسنے بیکم پور مین
دروازے اور محل تعمیل کرائے بعد ازان اخلاف کیلن کی رؤسا پنجاب
سے متواتر لڑائی رہی +

آخر کار کیلن کی اولاد آپسمین علحدہ ہو گئی اور گاربانڈی کے طرفین کے
ملک کو آپسمین تقسیم کر لیا اس زمانہ مین سلطان بابر نے ملتان لانگھاون
سے فتح کر کر وہان اپنا حاکم مقرر کیا کیرور کوٹ. ودہونیا پور و پوگل و باروٹھ

کے بھاٹھیون نے حسب ہدایت منوجا گیر کو محفوظ رہنے کیواسطے تبدیل کر کے اسلام اختیار کیا کہ اب مسلمان ہین ✦

راول سبل سنگھ کے بعد جیت و نونکرن و بھیم و منوہرداس و سبل سنگھ ہوئے کہ ان پانچ پشتون مین کوئی واقعہ تاریخی نہوا سبل سنگھ کے عہد مین بھاٹھیون کے ملکی حالات مین انقلاب عظیم پیدا ہوا ✦

یہہ وہ زمانہ تھا کہ جب ہندوستان کا بادشاہ شاہجہان تھا اکبر اور اوسکے جانشینون نے راجپوتون سے اختلاط پیدا کرنیکے واسطے بہت تدبیرین کی تھین سبل سنگھ رئیس جیسلمیر جو اول مطیع سلطنت ہوا جیسلمیر کی گدّی کا جایز وارث نہ تھا منوہرداس نے اپنے بھتیجے راول نتھو خلف و وارث بھیم کو کہ بیکانیر سے شادی کر کے واپس آتا ہوا ایک روز بمقام پھلودی جو اوسوقت علاقہ جیسلمیر مین تھی ٹھہرا تھا ایک عورت سے زہر دلوا کر مار ڈالا مگر مشیت ایزدی مقتضی نہوئی کہ قاتل حکمران ہو اسواسطے سبل سنگھ کہ مالدیو خلف دوم راول نونکرن سے تیسری پشت مین تھا راجہ ہوا ✦

جیت
نونکرن
भीम
मनोहरदास
सबलसिंघ
नथु

تفصیل اولاد نونکرن
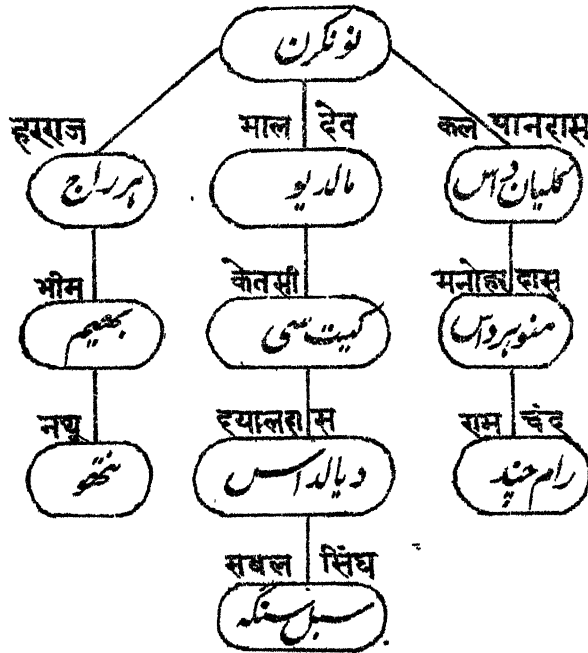
اسکے سوائے سبل سنگہ کے عمدہ اوصاف اور رام چند خلف منوہر داس کی بداعمالی سے بھی ایسا ہی لازم آیا اور سبل سنگہ رئیس آمیر کا بھانجہ تھا اوسکے تحت مین پشاور کی حکومت مین رہکر اوسنے پہاڑی افغانون سے بادشاہ کے خزانہ کو بچایا بجلدوے اس خیرخواہی اور رضامندی دیگر سرداران سلطنت کے بادشاہ نے جسونت سنگہ والی جودہ پور کو حکم دیا تھا کہ سبل سنگہ کو جیسلمیر مین مسند نشین کر دے اوسنے یہہ خدمت ناہر خان کومپاوت کو سپرد کی کہ اسکے عوض مین اوسنے پوکرن کا شہر و ملک حاصل کیا کہ براے دوام جیسلمیر سے علحدہ ہو گیا۔

पेशोर

ممالک جیسلمیر سے کہ راول جیسل اور اوسکے جانشینون کے عہد مین روز بروز
زیادہ ہوتی رہی تھی راول بھی بڑی کمی واقع ہوئی اور بعد ازان متواتر ہوتی
رہی بابر شاہ کے حملہ سے پیشتر جیسلمیر کا ملک شمال مین گارا ندی تک مغرب
مین مہران یعنی سندہ تک اور مشرق وجنوب مین مارواڑ وبیکانیر تک ‏ मेहरान
تھا مگر اسطرف سے راٹھورون نے دو سو برس کے عرصہ مین بہت دبا لیا
جنوب مین بارمیر اور کوٹڑہ کا تعلق اور موقع بیکانیر سے مشرق کا ملک ‏ बारमेर कोटड़ा
بھاٹیون کے قبضہ مین تھا ٭ ‏ थल

امرسنگہ خلف سبل سنگہ وارث ہوا وہ بلوچیون پر کہ مغربی ملک پر دست اندازی ‏ अमरसिंघ
کرتے تھے بیکادوڑ لیکر گیا چنانچہ فتح ہوئی اور وہان ہی مسندنشین ہوا
تھوڑے دنون بعد اوسنے اپنی دختر کی شادی کیواسطے اپنی رعایا سے
روپیہ وصول کیا رگھناتھ راجپوت کہ وزیر تھا غدر آور ہوا اوسنے رگھناتھ
کو مار ڈالا شمال مشرق مین چنا راجپوتون نے پھر سرکشی کی کہ اوسنے ‏ चन्ना
خود جاکر اونکو سزا دی اور نیک چلنی آیندہ کا مچلکہ لکھایا ٭

کاندلوت راٹھورون کی متواتر زیادتی سے افروختہ ہوکر بیکانیر کے سرداران ‏ कांदलोत
سندرداس اور دلیپ نے بدلا لینا چاہا دلیپ نے کہا کہ ہمکو دنیا مین ‏ सुंदरदास दलपत
نام حاصل کرنا چاہیئے اور راٹھورون کے ملک پر حملہ کرنا چاہیئے اسپر
انھون نے قصبہ ججو واقع سرحد بیکانیر کو لوٹا اور جلا دیا کاندلوتون نے ‏ जजू
جیسلمیر پر حملہ کیا بھاٹیون نے مقابلہ کرکر دو سو راٹھورون کو قتل کیا
اور باقیماندہ کو نکالدیا سردارون کی فتح مین راول بھی شریک ہوا اس

زمانہ راجہ انوپ سنگہ والی بیکانیر فوج شاہی کے ساتھہ دکن مین نوکری پر تھا یہ حال سنکر اوسنے اپنے وزیر کو لکھا کہ ہر ایک کاندلوت کو طلب کرکر جیسلمیر پر بھیجو اور بیکم پور کو لیکر نیست و نابود کردو اگر ایسا نہوگا تو ہم سب لوگ باغی سمجھے جاوینگے وزیر نے حکم جاری کیا ہر ایک کاندلوت نے تعمیل کی بلکہ مدد پر حصار کے پٹھان رئیس کو مع اوسکی فوج کے طلب کیا

हसार

راول امر انے اپنے بھائیوں کو جمع کیا اور حملہ کا انتظار نکرکے پیشتر سے مقابلہ کے واسطے روانہ ہوا اکثر سرداران کو مار ڈالا قصبات واقع سرحد کو جلا دیا پوگل پر پھر قبضہ کیا اور بارمیر اور کوٹڑہ کے راٹھور سرداروں کو پست کرکے اونسے فرمان برداری کا تعہد کرایا +

जसवंत सिं

امر سنگہ کے آٹھہ بیٹے ہوئے اونمین سے جسونت سنگہ سب سے بڑا سمت ۱۷۵۸ مطابق ۱۷۰۲ء مین مسند نشین ہوا جسونت سنگہ کی دختر ولیعہد میواڑ کو منسوب ہوئی تھی +

امر سنگہ کے انتقال کے بعد راٹھوروں نے پوگل و بارمیر و پھلودی وغیرہ قصبات و ملک کو چھین لیا اور گارا ندی کے کنارہ کا ملک شکارپور کے افغان سردار داؤد خان نے لے لیا کہ اوسوقت سے داؤد پوترون کی ریاست مین داخل ہوگیا +

* इशरी सिंघ
तेजसिंघ
[illegible]सिंघ
सुलतानसिंघ
सरदारसिंघ
बुधसिंघ
जोरावरसिं

جسونت سنگہ کے پانچ لڑکو نمین سے جگت سنگہ نے خودکشی کی باقیماندہ چار ایسری سنگہ تیج سنگہ سردار سنگہ سلطان سنگہ تھے جگت سنگہ کے تین بیٹے اکھے سنگہ بدہ سنگہ زورآور سنگہ ہوئے +

اکھے سنگھ مسند نشین ہوا بدہ سنگھ عارضہ چیچک سے مر گیا راول کے چچا
تیج سنگھ نے راج چھین لیا لڑکے اپنی جان بچانیکے واسطے دہلی کو بھاگ گئے اُس
زمانہ مین ہری سنگھ برادر راول جسونت سنگھ بادشاہ کی نوکری مین تھا وہ اس
غاصب کو بیدخل کرنیکے واسطے وہان سے آیا رؤساء جیسلمیر کا دستور ہے
کہ ہر سال گرمی میں تالاب پر لاس یعنی صفائی تالاب کی رسم ادا کرنیکے واسطے
جایا کرتے ہین اول راجہ ایک مشت مٹی اوٹھا لیتا ہے پھر امیر و غریب ملکر
تالاب کو صاف کر دیتے ہین ہری سنگھ نے وقت ادائے اس رسم کے
غاصب پر حملہ کیا مگر بالکل کارگر نہوا لیکن تیج سنگھ مجروح شدید
ہو کر مر گیا سوائی سنگھ خلف تیج سنگھ بعمر تین سال مسند نشین ہوا
اکھے سنگھ نے ہر طرف سے بھاٹیون کو جمع کیا اور قلعہ پر حملہ کر کر سوائی سنگھ کو
مار ڈالا اور اپنا حق حاصل کیا اوسنے چالیس برس راج کیا اوسکے عہد مین
بہلول خان خلف داؤد خان نے دیوراول لے لیا اور کل کھادال کا ملک
جو بھاٹیون نے اول فتح کیا تھا بہاولپور کی ریاست مین شامل کیا +
سمت ۱۸۱۹ مطابق ۱۷۶۲ء مین مولراج مسند نشین ہوا اوسکے تین بیٹے ہوئے
رائے سنگھ جیت سنگھ مان سنگھ بخوست اتفاق سے مولراج نے ایسا وزیر
پسند کیا کہ اوسنے ریاست بھاٹیون کی تباہی کو جلد تکمیل پر پہنچا دیا یہہ
شخص سروپ سنگھ نامے قوم بقال جین مذہب ملقب بمہتا اولاد جیسل کی دولت
و آئین کی بربادی کیواسطے پیدا ہوا تھا اس بقال زادہ کو بھاٹھی سرداران
سے ایک بھگتن یعنی کسبی عورت پر نزاع ہو کر نفرت و نارسائی ہو گئی تھی

हरासिंघ

लास

मूलराज

रायसिंघ
जीतसिंघ
मानसिंघ

भगतन

एफ़

یہہ رنڈی کو چاہتا تھا اور رنڈی سردار سنگہ راجپوت ایف لنسل کو چاہتی تھی
اس بہاٹھی سردار نے رائے سنگہ ولیعہد ریاست کے روبرو وزیر پر استغاثہ
کیا اور رائے سنگہ کی آمدنی کم ہو گئی تھی اس سے وہ خود بھی ناراض تھا یہہ
صلاح ہوئی کہ اس خودسر وزیر کو مار دیا جاوے چنانچہ خود ولیعہد نے اپنے
باپ کے روبرو اپنے ہاتھ سے اوسکو مارا اور جب وہ اپنے بچاؤ کے واسطے
مولراج کیطرف بھاگا تو لوگون نے چاہا کہ مولراج کو بھی مار ڈالین مگر ولیعہد
نے اس تجویز کو منظور نکیا کیونکہ اوسکو صرف وزیر سے رنج تھا کہ رفع
ہوگیا راول زنانہ مین بھاگ گیا سردارون کو خوب معلوم تھا کہ راول
سے معافی کرنیکی امید نہین ہے اسواسطے اونھون نے رائے سنگہ کو اور
بصورت انکار اوسکے بھائی کو گدی پر بٹھانا چاہا چنانچہ رائے سنگہ کی آن

मान

یعنی دوہائی پھیر دی مگر خوشامد و دہمکی سے اوسنے کسیطرح گدی پر
بیٹھنا منظور نکیا مولراج کو محروج ہوئے تین مہینے اور پانچ روز گذر گئے
تب ایک عورت نے اوسکی رہائی کی تدبیر کی یہہ عورت راول کی مقدم
دشمن اور ولیعہد کی مشیر انوپ سنگہ جھنجنیالی جیسلمیر کے وزیر اعظم کی

नोपसिंघ जिन्जिनयाली

زوجہ اور مہیچہ شاخ کی راٹھورنی تھی انوپ سنگہ نے وزیر کے ظلم اور
راجہ کی سادہ لوحی سے تنگ ہوکر اوسکے مارنے اور راجہ کے بیدخل کرنیکی

महेचा

تجویز کی تھی جس سبب سے یہہ عورت اپنے شوہر کے مرنیکا بھی خوف
نکرکے اوسکی رہائی پر آمادہ ہوئی بجز شام دہرم یعنی وفاداری آقا کے
اور کچھہ نہین معلوم ہوتا ہے اوسنے اپنے پسر زورآور سنگہ کو نصیحت کی کہ

ामधर्म

اس کام مین اگر تیرا باپ بھی ممانعت کرے تو اوسکو مار دے مین اوسکی
نعش کے ساتھہ خوشی سے ستی ہوجاونگی چنانچہ اسنے اوسپر عمل کیا راٹھوڑ رانی
نے اپنے دیور ارجن اور سکھہ سنگہ رئیس باڑ و کو بھی مستعد کیا تینون ملکر پیرد
مقام مجلس رئیس مین سکئے مگر جبتک اوسکا اطمینان نہ کیا گیا کہ ماہیچی نے
تیری رہائی کی تدبیر کی ہے اوسنے قید سے رہائی منظور نہ کی مولراج
کی گدی پر بیٹھنے کا نقارہ بجتے ہی اوسکا بیٹا خواب غفلت سے بیدار ہوگیا
جب ہرکارہ نے سیاہ خلعت اور سیاہ گھوڑا وغیرہ جلاوطنی کا سامان
لاکر رکھا اوسنے فوراً اپنے باپ کے حکم کی تعمیل کی اور اپنے رفیقون کو
ساتھہ لیکر جیسلمیر سے مرخص ہوا اور کوٹرہ کو چلا گیا جب وہ اس قصبہ واقع
سرحد جنوب مین پہنچا سرداروں نے تجویز کی کہ ملک کو تاخت و تاراج کرین
مگر اوسنے کہا کہ یہہ زمین میری ہے جو راجپوت اوسکے باشندون کو تکلیف
دیگا میرا دشمن ہے وہ جودہ پور کو چلا گیا اور سردار شیو کو کوٹرہ اور باڑمیر
مین رہے اور بارہ برس کے عرصہ مین جبتک وے باغی رہے جیسلمیر کے دروازہ
تک دوڑ کی اول تین برس تک انھون نے ملک کو تباہ کیا اوسکے
قلعات مسمار ہوئے چاہات بھر دئے گئے اور جاگیرین ضبط ہوئین مگر بارہ
برس بعد انھون نے طلاق یعنی غارتگری ترک نہ کیا تھا کیا تب اونکی جاگیرین
واگذاشت ہوئین اور ملک مین آباد کئے گئے ✤
ولیعہد مخروج ڈھائی برس تک نبھے سنگہ کے پاس رہا اوسنے اوسکو بیٹے کی
طرح رکھا مگر اوسکی بدمزاجی جودہ پور مین بھی ساتھہ گئی ایک بقال نے جسکا

माहेच्वी

कोटवा

[illegible]कोटोरा
बारमेर

وہ مقروض تھا سواری مین باگ پکڑلی اور راوسے قرضہ کے واسطے تیجسنگھ کی آن دی اوسنے جواب مین مولراج کی آن دیکر باگ چھوڑنیکے واسطے کہا بقال نے کہا مولراج میرا کون ہے فقط یہی کہنے پایا تھا کہ اوسنے تلوار نکالکر بقال کا سر اڑادیا او ر جیسلمیر کی شرفت مقرر نہ ہے کہ سکا راکہ عمر کی پناہ مین رہنے سے اپنے گھر پر غلام ہوکر رہنا بہتر ہے اوسکے نکالے جیسلمیر پہنچنے سے کل باشندے ملنے کو باہر آئے اوسکے باپ راول سے دریافت کرایا کہ کیون آیا ہے اوسنے جواب دیا کہ تیرتھہ کو جانیکے واسطے آیا ہون مگر اوسکو شہر مین جانے نہ دیا اوسکے ہمراہیون کے ہتھیار لیلئے گئے اور اوسکو مع اوسکے پسران ابھے سنگھ و دھوکل سنگھ کے قلعہ دیوہ مین رہنے کے واسطے بھیجدیا *

سالم سنگھ جو بعمر گیارہ سال بجاے اپنے باپ کے جیسلمیر کا وزیر ہوا ابتدا سے ہی اوسکے انتقام پر آمادہ تھا اور تخم عداوت جو اوسکے دلمین شروع سے کاشت ہوا اوس سرزمین مین بھی جہان انسان کی جان ہیچ سمجھی جاتی ہے مہلک پھل لایا بغیر کسی ایسے بہادرانہ وصف کے جس سے راجپوت ممتاز ہوتے ہین اوسمین سانپ کی سی کینہ وری اور شیر کی سی خونخواری متفق ہونے سے وہ کل مخالفون پر غالب آیا وہ بزدلہ اور خوشامدی تھا اور جن کامون کی انجام دہی اوسکے ارادہ مین مطلق نہین ہوتی تھی اونکا کمال صلاحیت و صداقت سے اقرار کیا کرتا تھا خلاف وزیر اعظم اور سختی طریقہ جنکی تاریخ مین اکثر نظیرین لکھی گئی ہین مہتا سالم سنگھ کی

दे वोह

ذات مین عجیب طرح سے جمع ہوئی تھین کیونکہ اگرچہ اوسکے جین مذہب کے
روسے کسی ذی روح کا ستانا ناجایز نہین ہے بلکہ بلحاظ سوختگی پروانہ شمع
بجھاکر تاریک گھر مین بیٹھنا روا ہے مگر جس قدر بنی آدم کو اوسنے اپنی
بے ایمانی و بداعمالی سے طعمۂ ملک الموت کرایا شاید اوسکے عہد انتظام
مین علانیہ دشمنون کی تلوار سے نہوئے ہونگے اوسکے جوان ہوتے ہی
باغی ٹھاکر عجیب ڈھنگ سے اپنی جاگیرون مین دخیل ہوگئے مارواڑ
مین راجہ بھیم سنگہ مسند نشین ہوا تھا رئیس جیسلمیر نے مہتا سالم سنگہ کو اپنی
طرف سے رسمیات سیار کبادی وراثت راجہ بھیم سنگہ دیکر بھیجا عندالمعاودت
باغی ٹھاکرون نے اثناء راستہ گرفتار کر کے اپنے خرابیون کے بانی کو قتل
کرنا چاہا جسوقت تلوار کھینچی گئی اوسنے زور آور سنگہ کے پیرون یعنی قدمون پر
پگڑی رکھکر پناہ مانگی اوسنے راجپوتانہ بہادری سے اوسکو پناہ دی یاد
رکھنا چاہیئے کہ یہہ زور آور سنگہ اوسی عالی حوصلہ راجپوتنی کا بیٹا تھا جسنے
سوامی دھرم یعنی خیر خواہی آقا کے اعتقاد سے اپنی اور اپنے شوہر کی جان
کو تصدق کرنا چاہا تھا تاہم بے ایمان مہتا نے ایسے شخص کو جسکے باعث
سے راول قید سے رہا ہوکر از سر نو مسند پر بیٹھا تھا باغیون کے شریک
ہوکر بار سیر کے جنگل مین رہنے پر آمادہ کیا تھا اس اول درجہ کے بھائی سردار
کے اپنے برادرون پر قادر ہونیکی اس سے بہتر اور کوئی ثبوت نہین ہے
کہ باوجودیکہ کل ٹھاکر اوسکے خون کے تشنہ تھے اور وہ اونکے ہاتھ آگیا تھا
سب نے اوسکے کہنے سے جان بخشی کی مگر ہمدران حال آگاہ کر دیا کہ

یہہ بیجا رحم انجام ندامت وپشیمانی کا باعث ہوگا *

صرف ایک شرط قرار پائی کہ ٹھاکرون کو جاگیرون پر قابض کردیا جاوے
چنانچہ وے بلائے گئے مگر بجز زورآورسنگہ کے کسیکو دربار مین باریابی نہوئی
جب رائے سنگہ دیوہوہ مین قید ہوا اوسکا بڑا بیٹا راج کنوار اسبھے سنگہ اور
دوسرا بیٹا دہونکل سنگہ باغی ٹھاکرون کے ساتھہ بارمیر مین رہے راول نے
اپنے پوتون کو طلب کرنیکی غرض سے فوج بھیجکر بارمیر کا محاصرہ کیا مگر
کارگر نہوا چھہ مہینے تک لڑائی رہی آخر کار زورآورسنگہ کی کفالت پر
کہ اونکو مارا نجاوے سپرد کیئے گئے اور رائے سنگہ کے پاس دیوہوہ
مین بھیجے گئے تھوڑے دنون بعد قلعہ مین آگ لگی کہ رائے سنگہ اور اوسکی
زوجہ جلکر مر گئی اس حادثہ کے بعد کہ خفیہ طور سے عمدًا کیا گیا تھا دونون
اطفال قلعہ رام گڑہ کو کہ سندہ کی پست زمین مین نہایت بعید و ویران مقام
پر واقع ہے حسب قول مہتا اس غرض سے بھیجے گئے کہ وہان امن سے
رہین اور راول کو بھی اطمینان رہے یعنی کوئی اونکا شریک ہوکر مرتکب فساد
نہوسکے مگر زورآورسنگہ نے جسکو وزیر کے ارادہ پر شک تھا راول سے
کہا کہ راج کنوار کا دربار مین رہنا چاہیئے اوسکی نیک چلنی اور تمہاری
امنیت کا مین ضامن ہوتا ہون مہتا کو اسی پر بہت رنج ہوا اور اوسنے
فورًا ایسے ایماندار مشیر کی ہلاکت کی تدبیر کی زورآورسنگہ کے بھائی کیتسی
کی زوجہ کو مہتا نے حسب رواج راجپوتانہ ہمشیرہ بنا رکھا تھا اوسکو فہمائش
کی کہ اگر زورآورسنگہ مر جاوے تو تیرا خاوند جھنجنیالی کی جاگیر کا مالک

केतसी

जिनाजिनयाली

ہو جاویگا اور اوسکو زہر مہیا کر دیا کہ اوسنے زور آور سنگھ کو دیکر مار ڈالا اور
اپنے شوہر کو قابض جاگیر کر دیا اسطرح سرگروہ بھنا ٹھیون کا فیصلہ کرکے جہتا
باڑو ڈانگری وغیرہ کے چند ٹھاکرون کو بعضکو تلوار سے اور بعض کو زہر
سے قتل کیا کیت سی جو اپنے بھائی کے قتل مین شامل تھا بشرکت
اوسکی جائداد پر قابض ہوکر اوسکی بدمعاشی کا مطلع ہوتے ہوا جسپر ایک راجپوت
کو نیست و نابود کرنے پر آمادہ تھا اور سبب عداوت کا یہہ ہوا کہ جہتا نے چاہا
کہ راے سنگھ کی اولاد کو محروم الارث رکھے اور مولراج کے چھوٹے بیٹے
کو مسند نشین کرے مگر چونکہ یہہ امر پسران راے سنگھ کے قتل کرنے سے ظہور
پذیر ہو سکتا تھا کیت سی نے جواب دیا کہ اپنے آقا کے خاندان مین سے
کسی شخص کے مارنے مین ہرگز معاون نہونگا سالم سنگھ نے اگرچہ اسوقت کچھہ
نہ کہا مگر اس خلاف ورزی کو دل مین رکھہ لیا تھوڑے دنون بعد کیت سی
اور اوسکا بھائی سروپ سنگھ کنیرو واقع ضلع بالوترہ سے برات میں
آتے تھے کہ بمقام بیجوراے واقع سرحد جیسلمیر جہتا کے آدمی وہان سے ملے
اور دونون بھائیون کو قلعہ کے اندر لیگئے اور وہان سے صرف انکی
لاشین جلانیکے واسطے نکلین اپنے شوہر کی مصیبت سے پیشتر سے مطلع
ہوکر کیت سی کی زوجہ مع اپنے طفل نابالغ مسمی میگھا کے نند و زیر کے
گھر مین جاکر پناہ پذیر ہوئی کہ اوسپر اوسکو علاوہ استحقاق پناہ پذیری کے
بھائی ہونیکا بھی دعوی تھا پانچ روز تک توانکے واسطے کھانا پہنچتا رہا پیچھے
روز لونڈی نے جو کھانا لیجاتی تھی آگاہ کیا کہ تمھارا شوہر اور بھائی اپنے

बाड़ू
डागरी

कानेरो
बालोतरा
बीजोराय

मेघा

اپنے باپ کے دعوی پر ہیں اوس عورت نے انتقام لینا چاہا مہتا نے
اس حال سے مطلع ہو کر ایک تلوار سے اوسکا بھی کام تمام کیا ٭
کیت سی کی ہلاکت سے تھوڑے دنوں بعد اتھے سنگہ و دہوکل سنگہ کو
بھی کہ رامگڑہ کے قلعہ میں قید تھے مع زوجگان و اطفال کے زہر دیکر
مار دیا اور قاتل نے حسب خواہش اپنے مولراج کے چھوٹے پوتے
گج سنگہ کو ولیعہد کیا اور اوسکے بھائی اس خونخوار وزیر کی دغا و فریب
سے جانبر ہو کر بیکانیر میں پناہ گزیر ہوئے شجرہ ذیل سے معلوم ہوگا کہ
مولراج کی اولاد میں سے کتنے آدمی اس شیطان کی شرارت سے قتل
و محروم الارث ہوئے ہیں ٭

मूलराज
مولراج
रायसिंघ
رائسنگہ زہر سے مرا
जैत सिंघ
جیت سنگہ کور چشم
महासिंघ
مہاسنگہ نابینا مطلق
धोकलसिंघ
دہوکل سنگہ زہر سے مرا
دیوی سنگہ جلاوطن
अनारसिंघ
انار سنگہ
उमेदसिंघ
امید سنگہ

یہہ نسب نامہ ٹوڈ صاحب کی تاریخ راجستان اور میجر والٹر صاحب کی

رلپورٹ ۱۸۶۵ع سے لکھا ہے اونمین بہہ اختلاف ہے کہ ٹوڈ صاحب
نے مولراج کا خلف سوم مان سنگہ اور مہا سنگہ کو خلف جیت سنگہ لکھا ہے اور میجر
والٹر صاحب نے جیت سنگہ کو خلف سوم مولراج لکھا ہے ٹوڈ صاحب
نے مان سنگہ کے چار اخلاف لکھے ہین اور والٹر صاحب نے باعتاقہ نمبر ۵
و ۶ و ۷ مہا سنگہ کے چار پسر لکھے ہین سواے اسکے والٹر صاحب نے مانسنگہ
خلف تیج سنگہ لکھا ہے پھر رلپورٹ ۱۸۶۶ع مین والٹر صاحب نے
مولراج کے صرف دو اخلاف راے سنگہ جیت سنگہ لکھے ہین اور مہا سنگہ کو
خلف جیت سنگہ اور تیج سنگہ وغیرہ کو نبیرہ ہاے جیت سنگہ لکھا ہے مہا سنگہ
کانا تھا اس سبب سے راجہ نہو سکا اور مان سنگہ گھوڑے سے گر کر
مرگیا اس سبب سے مہتا کو اونکے قتل سے اپنی گنہگاری کی فہرست مین اضافہ
کرنیکی ضرورت نرہی +
عجیب ماجرا ہے کہ راجپوتانہ مین وہی رئیس زیادہ مدت تک حکمران
رہے ہین جنکے عہد مین ریاست بقبضہ وزرا رہی ہے کوٹہ کا رئیس
جسکے زمانہ مین ظالم سنگہ قادر تھا پچاس برس سے زیادہ حکمران رہا اسیطرح
راول مولراج نے جیسلمیر مین براے نام اٹھاون برس حکومت کی اور
اوسکا باپ چالیس برس تک فرمانروا رہا تھا شاید راجپوتانہ کی تاریخ مین کوئی
نظیر ایسی بہم پہنچی جسمین باپ اور بیٹون نے اسقدر مدت دراز تک حکومت
کی ہو اگر مولراج کے دادا جسونت سنگہ کے زمانہ پر خیال کیا جاوے تو
معلوم ہوتا ہے کہ بھاٹھیون کی ریاست شمال مین گار ہا ندی تک تھی

کہ یہہ ندی اس ریاست اور ملتان کے درمیان حد تھی مغرب مین اوسکی
سرحد پنج ند تھا اور سندھ کی پست زمین کا لمبا مگر کم عرض قطعہ اوسمین
داخل تھا اور کسی زمانہ مین منصورہ کی قدیم دارالحکومت تک جو بلفظ
روڑی بھکر مشہور ہے حکومت ہوگئی تھی جنوب مین حد ریاست دہات
تک تھی اور قلعات شیو و کوٹوڑہ و بارمیر جنپر اب مارواڑ والے غاصب
ہوگئے ہین داخل تھے مشرق مین اضلاع پھلودی و پوکرن وغیرہ کہ
اب بیکانیر و مارواڑ مین داخل ہین متعلق جیسلمیر تھے بہاولپور کی کل ریاست
بھاٹیون کے ملک مین سے نکلی ہے اور اسطرف سے راٹھورون نے
بھی مغربی سرحد پر بہت ملک حاصل کیا ہے اور سبب اسکا یہہ ہوا ہے
کہ بھاٹیون اور داؤد پوترون سے ہمیشہ عداوت رہی ہے +

سمت ۱۸۱۸ مین راول مولراج مسندنشین ہوا تھا اور سنہ ۱۸۱۸ مین اوسنے سرکار
انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی سے عہدنامہ اتفاق واحدیت مندرجہ نقشہ
نمبر۲ باب اول منضبط کیا اوسکے عہد کا یہہ اخیر کام تھا اور کل عہد مین
وہ مہتا سالم سنگھ اور اوسکے باپ کے اختیار مین رہا تھا سنہ ۱۸۲۰ مین اوسکا
انتقال ہوا اوسکا پوتا گج سنگھ مسندنشین ہوا +

بمقتضاے عمر و تجربہ منشی سابقہ و تجربہ واقعات گذشتہ کے وہ ہر طرح جسطرح
سالم سنگھ چاہتا تھا اوسکے اختیار مین رہنے کے لائق تھا چونکہ وزیر کی
تدبیرون سے وہ انسان کی صحبت سے بالکل محترز و کنارہ کش رہا تھا
اوسکا بھی کسیکو درد نہ تھا اور نہ وہ کسی سے امداد و اعانت کا مستحق

मंसूरा
रोडीभक्कर
धात
शेव
कोटोरा
बाड़मेर

رکھتا تھا سالم سنگھ کے متوسل ہر دم اوسکے گرد و پیش موجود رہتے اور اوسکے
ہر ایک قول و فعل کی اطلاع دیتے رہتے تھے خود رئیس اور اوسکی رانی اور
اہل قبیلہ وزیر کی محتاج اور دست نگر تھے جس چیز کی ضرورت ہوتی
وزیر سے مانگتے تھے اور ملجاتی تو اپنی خوش نصیبی سمجھتے +
عہدنامہ کی تاریخ سے واضح ہے کہ کل ریاستوں راجپوتانہ سے پیچھے جیسلمیر
سے تعہد ہوا تھا وجہ یہہ کہ بعد مسافت کے سبب سے گورنمنٹ کو اوسکے
ظل حمایت مین لانیکا کچھہ فکر نہ تھا اور وزیر مدت تک اپنے متوسل
مشیروں سے صلاح کرتا رہا اوسکو شک تھا کہ اگر راول سرکار انگریزی
کا مطیع رہیگا تو شاید میرا اختیار نرہیگا مگر بعد ازان حال یہہ بھی خوف تھا
کہ کل راجپوتانہ مین صرف ایک یہی ریاست حفاظت انگریزی سے
باہر رہنے پر جن لوگون کو اپنے افعال ناشایستہ سے دشمن بنا یا ہے
ہر طرح تنگ و ذلیل کرینگے غیر کے ظلم سے بیرونی دشمنوں کیطرف کا خوف
اوسکو بالکل جاتا رہا اور اوس خوف کے ساتھہ وزیر کے ظلم و زیادتی بجانب
مخروج رشتہ داران رئیس کے نتایج بد کا بھی احتمال رفع ہو گیا الغرض عہدنامہ
سے بجائے کسیطرح کے انسداد کے وزیر کی بداعمالی مین اضافہ ہوا +
مگر اس عہدنامہ سے بڑی مشکلات پیدا ہوئین گورنمنٹ نے ریاست
جیسلمیر کو کل بیرونی دشمنوں سے محفوظ رکھنے کا اقرار کیا اور رئیس جیسلمیر کا
اسیران شدہ و رؤساء بہاولپور و مارواڑ و بیکانیر سے بوجہ چھین لینے
ممالک کے نزاع تھا رؤساء مارواڑ و بیکانیر سے گورنمنٹ کا اسی قسم کا

عہد ہو گیا تھا اس طرف کے تنازعات کا گورنمنٹ کی ثالثی سے فیصل ہونا
ممکن تھا مگر امیران سندھ سے صرف دوستانہ عہدنامہ تھا پہلا یہ شرط تھی کہ
کسی معاملہ میں جیسلمیر و سندھ میں جو سرکار انگریزی کے حکم کو مانیں
کسیطرح تعین کی نہیں اور بہاولپور سے اوسوقت تک کسیطرح کا عہد و پیمان نہ ہوا
تھا اگر اوس زمانہ میں جیسلمیر یا بہاولپور یا سندھ سے فساد ہو جاتا تو یا تو
گورنمنٹ کو جیسلمیر کی حمایت میں اوسپر فوج کشی کرنی ہوتی یا بصورت نکرنے
حمایت کے عہدنامہ سے خلاف ورزی ہوتی مگر حسنات اتفاق اور حکام
وقت کی خوش لیاقتی سے ایسا کوئی معاملہ پیش آیا پھر رفتہ رفتہ سندھ
و بہاولپور سرکار ذوی الاقتدار کے مطیع و محکوم ہوگئے کہ سب مشکلات رفع
ہوگئیں ٭

انضباط عہدنامہ کے بعد وزیر نے تھوڑے دنون کے واسطے سلامت روی
کا طریقہ اختیار کر لیا تھا مگر اوسکو ظلم بیرحمی سے بہت لطف آتا تھا بلکہ
اوسکے بغیر چین نہین پڑتا تھا پھر وہی خونخواری کا طریقہ اختیار کیا اس چند
روزہ بردباری کا منشا بدیہہ سبب تھا کہ وہ اپنی لوٹ اور بے ایمانی کو جائز
کرنے کی غرض سے عہدہ وزارت اپنے خاندان مین بطور موروثی مکفول
کرنیکی شرط درج عہدنامہ کرانا چاہتا تھا مگر جب اوسکو اس معاملہ مین
یاس ہوگئی تو بیجا دست اندازی اور زیادتی شروع کی کہ آخرکار
بتاریخ ۱۷ دسمبر ۱۸۲۱ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اپنی سرکار مین رپورٹ
کی کہ احدیث سرکار کے ذریعہ سے انواع ظلم و تشدد عمل مین آتے ہین

اس سے یہہ التماس از لبس موجب بدنامی سرکار وزیر کو فہمایش کی گئی تو اسنے
اس شکایت کو محض بے اصل بیان کر کر اپنے رحم و انصاف کی بہت تعریف
کی اور یہہ زمان حال ضبطی و سزادہی و احد مصادرہ کا سلسلہ دو چند شرارت
و بے ایمانی سے جاری کیا اس ظلم کی کل راجپوتانہ کو شکایت تھی کیونکہ بیوپاری
بوہرہ جیسلمیر کے جو کل ہندوستان مین پھیلے ہوئے ہین اپنے روپیہ سے
ہر تجارت پیشہ آدمی کو مدد دیتے ہین مگر یہہ دولتمند لوگ جنکے قریب پانچہزار
گھر تھے عنقریب کل جلاوطن ہو گئے اور اگر اونکے اہل قبیلہ بطور اول کے
وزیر کے قید مین نہوتے تو غالب ہے کہ وے اپنی محنت و تجارت کے
منافع کو وہان لیجانیکا خطرہ کبھی نہ اٹھاتے زراعت بالکل موقوف ہو گئی
اندرونی و بیرونی تجارت کی آمدنی بند ہو گئی اور سرکاری آمدنی بالکل ضبطی
جائداد و مصادرہ پر منحصر ہو گئی کہتے ہین کہ وزیر نے قریب دو کروڑ
روپیہ کے فراہم کیا تھا اور ہندوستان کے مختلف شہرون مین پھیلا رکھا
یہہ روپیہ اوسکو عرصہ بیس سال کے اندر نہایت دولتمند خاندانون کی تباہی
سے حاصل ہوا تھا اور عمدہ جواہرات و بیش قیمتی اشیا اوسنے اپنے قبضہ
مین لاکر اطراف ملک مین بھیجدیے تھے ساہوکار لوگ متواتر اپنی اہل قبیلہ کو
اوس ملک مین سے لیجانیکے واسطے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ سے پروانہ راہداری
کی درخواست کرتے تھے مگر قطع نظر دیگر قباحتون کے اونکا ایسا تعلق تھا کہ
بخانگی قبایل مین بھی اونکو چند طرح کا خوف تھا کیونکہ اگرچہ وزیر حسب
خواہش صاحب پولیٹیکل ایجنٹ پروانہ راہداری دیدیتا مگر وہ اونکو جنگل مین

ओल

لٹوا دیتا اس سبب سے اکثر کو ہر طرح کی تکلیفات کا متحمل ہونا پڑا *
انہین ایام مین ایک نزاع سرحدی واقع ہوا جسمین سرکار انگریزی کو
عہدنامہ احدیت کی مقدم شرط پر جسکے موجب راجپوتانہ کے کل تنازعات
مین ثالث ہونیکا منصب حاصل ہے عمل کرنا پڑا بارو کے مالدوتون کی

बारू मालदूतों

عادات غارتگری سے ایک فساد برپا ہوا جس سے دونون ریاستون
کے درمیان لڑائی ہوکر راٹھورون کیطرف سے ایسا سخت حملہ ہوا کہ
سرکار انگریزی کی مداخلت لازم آئی شاید کسیکو یقین نہ آوے کہ جس حملہ
آوری کے سبب سے مالدوتون پر بیکانیر والون کا غضب ہوا اونکو
وزیر نے ہی اونکی بیخ کنی کی غرض سے تحریک دی تھی اور وہی اول
اس زیادتی کا شاکی ہوا اسکے بخوبی سمجھنے کے واسطے مالدوت قوم کا
کسی قدر مفصل حال لکھنا لازم آیا *
مالدوت و گیلین و بیرسنگ و کوہر و بیج ملوت کل بھاٹھی اقوام ہین
مگر عادات غارتگری سے اونکا نام مثل قزاق و پنڈارون کے سرقت
و رہزنی مین مشہور رہا ہے مالدوت مالدیو کی اولاد مین ہین اور
اٹھارہ دیہات کا پٹہ یعنی جاگیر بارو مین رکھتے ہین یہہ جاگیر کھیرپٹہ

खैरपट्टा

سے جسکو بیکانیر کے راٹھورون نے بھاٹھیون سے چھین لیا ہے
ملحق ہے اور اس سبب سے کہ راٹھورون نے سابق مین بھاٹھیون
کا بہت ملک لے لیا ہے اونمین باہم بڑی خصومت ہے مگر پچیس سال
گذشتہ مین راٹھورون نے اقتدار پاکر بارو پر حملہ کیا اور اوسکے کل

باشندون کو بلا لحاظ عمر و فرقہ کے قتل کیا شہر کو مسمار کر دیا اور چاہات کو بھر دیا اور مویشی اور دیگر قیمتی اشیا کو لیگئے اور جو بچ رہے انھون نے جنگل مین جا کر پناہ لی اونکی اولاد نے جس زمانہ مین سرکار انگریزی سے تعلق ہوا اپنے قدیم ملک پر پھر قبضہ کر لیا اسپر وزیر کو بھی اوسیطرح ویسا ہی حسد پیدا ہوا جیسا راٹھورون کو تھا کہ اوسنے اونکی سزا دہی کیواسطے راٹھورون کو طلب کیا اونکے مشہور غارتگر ہونے سے ممکن تھا کہ وزیر کو اونکی تباہی اچھا حیلہ ہوتا مگر حالات مندرجہ سابقہ سے ظاہر ہے کہ انکا سردار بغرض حصول آزادی راج کنوار راے سنگہ کی تدبیر و نمین شریک ہوا تھا اور وزیر نے اوسکو کمال سنگدلی سے قتل کرایا تھا اس سبب سے انکی اوس سے سخت عداوت ہوگئی تھی اب مالدوتون سے انتقام لینے کا موقع اوسکو سرکار انگریزی کی ایک بالواسطت خیر خواہی سے حاصل ہوا جب پیشوا باغی ہوا وسنے اونٹون کی خریداری کے واسطے اپنے گماشتون کو جیسلمیر بھیجا ایک قطار چارسو اونٹون کی بھاٹھیون کے ملک سے نکل گئی جب بیکانیر کے علاقہ مین جاتے تھے مالدوتون نے لوٹ لی اور بارو کو لیگئے یہہ قیاس مین نہین آسکتا ہے کہ وزیر کے خفیہ اشارہ کے بغیر چاول سے مداخلت سرکار انگریزی کا خواستگار تھا بیکانیر کی فوج ایسی جلدی سے انتقام کے واسطے بھاٹھیون کے ملک کے اندر بلا تامل چلی جاتی اور نوکھا و بارو کو مسمار کر کر فتحمندی سے بیکم پور پر عازم ہوتی اور وہان خالصہ کے ملک پر بھی دست اندازی کرتی جب یہہ

नोखा
बारू

طوالت ہوئی تب وزیر کو دریافت ہوا کہ کام حد اختیار سے نکل گیا اور
اسوقت اوسنے سرکار انگریزی سے مداخلت چاہی کہ فوراً کیگئی اور
افسر فوج بیکانیر فوراً تعمیل حکم کرکر خوشی سے اپنے ملک کی حد کے اندر چلا گیا
راول گج سنگھ کی شادی دختر مہارانا صاحب والی میواڑ سے ہوئی تھی
جس زمانہ مین راول صاحب شادی کیواسطے گئے تھے اونھین ایام مین
دیگر دختر رانا صاحب و دختر خلف رانا صاحب سے شادی کرنیکے واسطے
مہاراجگان بیکانیر و کشنگڑہ بھی گئے تھے کہ ہر سہ روسا کے اودیپور
مین بالاتفاق پہنچنے سے سیسودیون کی دارالحکومت مین مدت کے
بعد رونق ہوئی اس اتفاق و رشتہ داری سے بیکانیر و جیسلمیر کی ریاستون
کے نفاق مین بھی کسیقدر کمی ہوئی رانی راناوت جی کی بوجہ عظمت خاندان
اودیپور کے بہت قدر و منزلت ہوئی اور رانی موصوف نے رعایا
کے ساتھ بہت سلوک و رعایت کی +

سنہ ۱۸۲۴ مین وزیر کے قتل کا اقدام ہوا اوس سے کسی نے کہدیا کہ یہہ
اقدام خود راول کی سازش سے ہوا ہے اسپر اوسنے اپنے قبائلیون کو
وطن کو بھیجدیا مگر اوسی سال مین وہ مرگیا اور مرنیکے وقت تک اوسکو یہی
یقین تھا کہ میننے عہدہ وزارت ہمیشہ کیواسطے اپنے خاندان مین حاصل
کرلیا ہے +

اوسکا ایسا تسلط تھا کہ اوسکی وفات کے بعد بھی اوسکا بڑا بیٹا اور ایک
چھوٹا بیٹا کہ دوسری عورت سے تھا بالاتفاق وزیر ہوئے مگر بڑے

نے چھوٹے والدہ کو بجرم آشنائی کسی ملازم کے ساتھ کہ نہ معلوم صحیح
تھا یا غلط ہلاک کر ڈالا اس جرم مین راول گج سنگہ نے کہ اس زمانہ
مین ہوشیار ہوگیا تھا اوسکو قید کر دیا اوسکے ہمراہیون نے حمایت پر
آمادہ ہوکر فساد کرنا چاہا مگر راول نے اس محل پر بہت استقلال سے
کام کیا اور سرکار انگریزی نے رئیس کے اختیار جائز مین مداخلت کرنے
سے انکار کیا تب مفسدہ رفع ہوگیا +

بعد ازان راول نے بذات خود انصرام کار ریاست کیا اور رضاجو و عادلانہ
طریقہ سے بہت نیکنامی حاصل کی اوسکے حسن لیاقت و صفائی دل سے
بیکانیر کی ریاست سے بالکل صفائی ہوگئی +

سرکار انگریزی سے وہ بجز خیرخواہی کے اور کسی طرح پیش نہ آیا سنہ ۱۸۳۹ و ۱۸۴۳
مین سندہ پر فوج کشی ہوئی تب فوج کے واسطے شتران باربرداری
پہنچانے مین ایسی کوشش کی کہ سرکار بہت شکرگذار ہوئی +

سنہ ۱۸۴۴ مین فتح سندہ کے بعد قلعات شاہ گڑہ و گرسیہ و کوٹڑہ کہ
کسی زمانہ مین اس ریاست سے چھینے گئے تھے پھر اوسمین شامل کئے گئے
ان قلعات کو حسب الحکم سرکار انگریزی میر علی مراد نے والی جیسلمیر کو دیدیا
مگر اوسوقت مہاراول جیسلمیر کو سرکار انگریزی سے کوئی سند ملی ہوئی
معلوم نہین ہوتی ہے +

शाहगढ़
गिरसिया
कोटड़ा

سنہ ۱۸۴۶ مین مہاراول گج سنگہ صاحب لاولد مرگئے اونکی بیوہ نے کہ ہمشیرہ
مہارانا جوان سنگہ والی میواڑ تھے رنجیت سنگہ خلف کیسری سنگہ کو متبنیٰ لیا

مہاراول رنجیت سنگہ صاحب کو بشمول دیگر رؤساء راجپوتانہ ۱۸۶۲ع مین
سند استحقاق متبنی مندرجہ باب اول عطا ہوئی بتاریخ ۱۶ جون ۱۸۶۴ع اونکا
بھی انتقال ہوا مہاراول رنجیت سنگہ کے کوئی اولاد نہ تھی اسواسطے
بیوہ رانی نے اونکے بھائی بیری سال کو گود لیا اور ۷ اکتوبر ۱۸۶۴ع مین
اوسکی مسندنشینی بپیشگاہ گورنمنٹ سے منظور ہوئی کرنیل ایلیٹ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل کو فرصت نہونے کے سبب سے نومبر ۱۸۶۴ع مین میجر نکسن صاحب
پولٹیکل ایجنٹ میواڑ مع خریطہ گورنمنٹ مسندنشین کرنیکے واسطے
گئے مگر بیری سال نے کہ بعمر پندرہ سال تھا مسندنشینی سے انکار کیا اور
وجہ اسکی یہہ بیان کی کہ ریاست جیسلمیر مین حکمران ہونا میرے حق مین بہتر
نہوگا ہرچند ٹھاکرون نے فہمایش کی مگر اوسنے نمانا اوسکے صغیر سنی کے
لحاظ سے گورنمنٹ نے اس معاملہ کو دو برس تک التواء مین رکھا اور
ٹھاکر کیسری سنگہ والد بیری سال کہ بیس برس سے منتظم ریاست تھا
مہاراول رنجیت سنگہ کے انتقال کے بعد بھی بدستور انتظام ریاست کرتا
رہا ۱۸۶۵ع کے ایام بارش مین افواہا مارواڑکیطرف سے اور تحریرا
بذریعہ خریطہ بیوہ مہاراول رنجیت سنگہ کی حکام کو اطلاع ہوئی کہ کیسری سنگہ
نے رانی سے کچہہ سختی کی ہے اور ریاست کے انتظام مین بھی ابتری
ہے چنانچہ اوسکو لکھا گیا کہ اگر یہہ حالات صحیح ہونگے تو تم قابل مواخذہ
متصور ہوگی ہمدریان حال کرنل ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
نے چاہا کہ خود جیسلمیر جاکر انتظام کرین کیونکہ اونکو یقین تھا کہ تا وقتیکہ

बैरीसाल
इलयट
निकसन
इडिन

مہا راول صاحب مسند نشین ہوکر کام نکرسینگے اور ریاست مین دو فریق ایک ٹھاکر کیسری سنگھ وزیر کا اور دوسرا مہا راول رنجیت سنگھ کی بیوہ کا رہینگے متواتر شکایتین پیدا ہونگی علاوہ اسکے کرنل سدرلینڈ صاحب نے ۱۸۴۷ء مین دورہ کیا اوسکے بعد کوئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل جیسلمیر مین نہین تشریف لیگئے تھے +

मरस्लैन्ड

چنانچہ ستمبر ۱۸۶۳ء مین صاحب موصوف براستہ جالور وملانی جیسلمیر کو تشریف لیگئے اور ۱۷ اکتوبر کو داخل ہوئے اول تو یہہ دریافت ہوا تھا کہ مہاراول صاحب کو مسند نشینی سے بدستور انکار ہے مگر ملاقات ہونے پر معلوم ہوا کہ ناراضگی رفع ہوگئی ہے اسپر بھی صاحب نے فہمائش کی کہ آپ کے مسند نشین ہوتے ہی نا اتفاقی رفع ہو جاویگی اور کاروبار ریاست کا خاطر خواہ انتظام ہوگا مہاراول صاحب نے منظور کیا اور بتاریخ ۱۹ اکتوبر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے بہ ادائے رسمیات معمولی مجمع ٹھاکران مین مسند نشین کیا کہ کل حاضرین نے بہ آواز بلند اپنی خوشی کا اظہار کیا اور جو تردد اونکے دلمین مدت سے تھا رفع ہوگیا ان برسون مین بارش کم ہونے سے ملک کی آمدنی مین بہت کمی ہوئی تھی کنوون مین پانی کی قلت ہونے سے کہ دو سوسے پانسو فیٹ تک کی عمق پر ہے اور زیادہ تر شور ہے آبپاشی بالکل غیر ممکن ہے لیکن باوصف ان خرابیون کے بھی اگر انتظام اچھا ہو اور بارش بھی ہو تو آمدنی ریاست زیادہ ہوسکتی ہے +

بعض صورتون سے ٹھاکر کیسری سنگہ کا بند وبست اچھا تھا مثلاً وارداتِ غارتگری وچوری مویشی کا بہت انسداد ہوگیا تھا گو جیسا کہ بمقتضاے خاصہ ملک وعادت باشندگان لابد تھا ارتکاب جرایم ہوتا تھا مگر معاملات مال مین اوسکی دورانیشی وعقلمندی ظہور مین نہ آئی کہ آمدنی کم ہوگئی ✦

سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین قحط ریاست جیسلمیر مین کم ہوا سندہ و مارواڑ کے درمیان تجارت غلہ کے جاری رکھنے کے واسطے سرکار انگریزی سے معتمد بھیجا گیا تھا چنانچہ اونٹون کے ذریعہ سے تجارت بخوبی جاری رہی اور مارواڑ مین بہت غلہ آیا رعایا جیسلمیر و مارواڑ کے درمیان سرحد پر کچھ فساد ہوا مگر خفیف تھا اور جلد انسداد ہوگیا ✦

سنہ ۱۸۶۹ء مین ٹھاکر کیسری سنگہ کہ مہاراول صاحب کا چچا اور پچیس ۲۵ برس سے منتظم ریاست تھا مر گیا بجاے اوسکے اوسکا برادر کلان چیتر سنگہ مقرر ہوا مگر اوسمین کیسری سنگہ کی سی لیاقت نہ تھی اور نہ اوس سے بھاٹی غارتگر ڈرتے تھے کیسری سنگہ نے عباس علیخان رسالدار کو جو سندہ مین قحط زدہ ممالک مین غلہ بھیجنے کے واسطے متعین ہوا تھا بہت مدد دی تھی وقت معاودت عباس علیخان نے بیان کیا کہ سندہ و بہاولپور سے ۲۳۵۰۰ بارِ شتر غلہ و زنی لہ لکھ ۵ ہزار من جیسلمیر مین ہوکر مارواڑ کو آیا ہے اور اس غلہ کی قیمت مین سے پچیس چھبیس لاکھ روپیہ واپس مارواڑ کو گیا مگر ایک بھی ڈکیتی یا غارتگری

کی واردات مارواڑ و جیسلمیر مین واقع نہوئی دونون سڑکون پر اسّی اسّی میل کے فاصلہ پر پانی نہین ملتا ہے کاروالون کے واسطے جیسلمیر والون نے مناسب مقامات پر حوض بھرے ہوئے رکھے ظاہرا اسکا خرچ بہت معلوم ہوتا تھا مگر اہالیان ریاست نے اوسکا بندوبست دیہات کی معرفت بہت عمدگی سے کرایا حوضون مین پانی چار آنہ من کے حساب سے بھروایا گیا اور شتران بھرتی غلہ پر فی بار شتر عہ؎ محصول لیا گیا منجملہ ۵۰۰۰ ۳ شتران باربرداری کے ۵۰۰۰ ۱۲ اشتر چارنون کے تھے کہ یہہ لوگ کل اقسام محاصل سے معاف ہین صرف لاکھہ اونٹون پر محصول لیا گیا مگر اسپر بھی بعد ادا ے مصارف بہت روپیہ پس انداز ہوا ٭

चारनों

جیسلمیر مین مرض ہیضہ مطلق نہوا اپریل و مئی مین بارش بکثرت ہوئی که اس سبب سے جس زمانہ مین مارواڑ مین سخت لو چلتی تھی جیسلمیر مین گھاس بکثرت ہوگئی تھی کہ مدت تک جیسلمیر کے علاقہ مین مارواڑی اور ملانی والی بکثرت بھرے رہے ٭

موسم سرما ۸۷ء مین مہاراول صاحب نے تین مہینے تک اپنے ملک کا دورہ کیا اور مستغیثون کی نالشات کی سماعت کی مگر اپنے سرقت پیشہ بھائی یعنی بھاٹھی راجپوتون کا انسداد نہ مہاراول صاحب کرسکے اور نہ اونکے چچا و زیر چتر سنگھ سے ہوسکا کہ انھون نے قرب و جوار کے ملکون پر بہت زیادتی کی ٭

بھاٹھیون کی شرارت و زیادتی کا انتظام محال ہے کیونکہ مارواڑ مین

ایسے ٹھاکر بہت کم ہین جنکے گھرون مین بھٹیانی ٹھکرانی نہین ہین تا
بحدیکہ مہاراجہ صاحب جودہ پور کے زنانہ مین بھی بھٹیانی رانیان ہین پس
کُل مارواڑ و ملانیکے ٹھاکرون کی بھاٹیون سے رشتہ داری ہونے
سے جب کوئی گروہ اونکا چالاک اونٹون پر سوار ہو کر آتا ہے اپنے رشتہ دارون
مین ٹھہر کر بعد دریافت حال یکا یک واردات کرتا ہے خالی ہاتھہ کبھی نہین
جاتا اور جو لوگ وطن مین رہتے ہین بالعوض پناہ دہی سارقان واخفار
واردات مال مسروقہ ومغروقہ مین حصہ لیتے ہین *
اکتوبر سنہ ۱۸۱ء مین میجر امپی صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جیسلمیر کا دورہ کیا
مہارارول صاحب بہت تواضع وتکریم سے پیش آئے اور تا قیام انکے
شفقت ومحبت سے ملاقات کرتے رہے صاحب موصوف نے لکھا ہے
کہ مہارارول صاحب جوان ذکی الطبع خوش مزاج اور معقول آدمی ہین مگر
ناتربیت یافتہ وناتجربہ کار ہین اونکی دو رانیان ایک بیکانیر کی اور دوسری
جیسلمیر کی ہین مگر کچھہ اولاد نہوئی ہے صاحب ایجنٹ کے جانے سے
دو مطلب تھے اول غارتگرون کو تاکید وتنبیہ کرنیکے واسطے رئیس کو
ہدایت کرنا دوم قرضہ دگی ریاست کے ادا ہونیکی تدبیر کرنا چنانچہ
مہارارول صاحب نے اقرار صالح کیا کہ ٹھاکران مرتکب واردات کو
سزا دینگے اور حتی المقدور انسداد غارتگری مین کوشش کرینگے مگر یہہ
عذر کیا کہ قحط سالی وخشکی کے سبب سے ریاست مفلس ہو رہی ہے
اور انتظام سرحد کیواسطے فوج رکھنے کی وسعت نہین اور مثل دیگر رئیسون

کے ٹھاکرون کی عدول حکمی کا بھی عذر کیا +
چونکہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ اول مرتبہ وہان گئے تھے اور عذر بھی صحیح
تھا مہاراول صاحب سے کہکر کل بڑے ٹھاکرون کو طلب کیا اور
بموجودگی رئیس وٹھاکران دربار کرکر اونکو آگاہ کیا کہ سرکار انگریزی
امن وعافیت خلایق کے واسطے مہاراول صاحب کو ذمہ ور سمجھتی ہے
اسواسطے اگر کوئی ٹھاکر انتظام ملک مین اونکے حکم کی تعمیل نکریگا تو اوسکی
سزادہی مین سرکار سے مہاراول صاحب کو مدد دیجاویگی +
مہاراول صاحب نے راج گڑہ مین کہ بھاٹی غارتگرون کی مشہور رجائے
پناہ ہے فوج متعین کرکے اپنے اقرار کا ایفا کیا غارتگر مفرور ہوگئے
اور راج کی فوج اوس مقام پر قابض رہی مگر غارتگری مین کچھ کمی نہوئی
اور نہ یہہ امید تھی کہ تاوقتیکہ مہاراول صاحب کو اپنی حکومت قایم کرنے
کی طاقت ہو اور مارواڑ اور بیکانیر کی ریاستون سے اعانت کیجاوے
اسکا انسداد ہوسکے انتظام سرحدہ کے واسطے تینون ریاستون کی بالاتفاق
فوج پولیس کی ضرورت ہے جودہ پور سے جیسلمیر تک ۱۴۰ میل کے فاصلہ
مین سرزمین خشک وریگستانی ہونے سے لشکر کا جانا دشوار ہے اور
لشکر جاوے تو اوس بدنصیب ملک کے باشندون کو بہت تکلیف وزیرباری
ہوتی ہے کیونکہ دیہات بہت کم اور دور دور ہین آبادی قلیل ہے
بجز کسی سال کے جسمین بارش بکثرت ہوئی ہو زراعت نہین ہوتی ہے
رعایا اپنی بھیڑ وبکریون سے بسراوقات کرتی ہے +

राजगढ़

+

دسمبر ۱۸۷۳ء مین مہارا ول صاحب نے بسواری شتر تیز رو سے ڈونگرپور مین پہنچکر وہان کے رئیس کی دختر سے شادی کی اور بعد المعاودت کوہ آبو کی بھی سیر کی اسمین یک لکھہ الوکہ ۵ الالکہ ۵ خرچ ہوا اور ایک لاکھہ مواکار کی آمدنی ہوئی *

اکتوبر ۱۸۷۴ء مین میجر والٹر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جیسلمیر کا دورہ کیا مہارا ول صاحب کمال خاطرداری سے پیش آئے اونکو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تشریف آوری سے کمال خوشی ہوئی اور اونکو قلعہ و محلات و شہر کی سیر کرائی *

۱۸۷۵ء مین مہارا ول صاحب کی طبیعت علیل رہی جب جنوری ۱۸۷۶ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کلکتہ سے معاودت کرکے اجمیر مین مقدمات محکمہ پنچوکلا فیصل کرتے تھے مہارا ول صاحب نے اونکو جیسلمیر تشریف لانیکے واسطے لکھا چونکہ اونکو مہارا ول صاحب کی بیماری اور اونکے وزیر و دیگر تابعین کی بیقراری کا حال دیگر ذریعون سے بھی دریافت ہوا تھا ۲۶ جنوری کو اجمیر سے روانہ ہوئے وہان پہنچے تو واقع مین مہارا ول صاحب بہت بیمار تھے اس سبب سے استقبال کے واسطے خود نہ آسکے مگر اپنے بھائی کو بھیجا اور حسب دستور خاطر و تواضع کی *

جیسلمیر کی ریاست چوبیس پرگنون مین منقسم ہے اور کل دیہات ۴۶۱ ہین انمین سے ۲۴۴ دیہات خالصہ مین ہین ۱۷ بقبضہ جاگیرداران ۲۳۱ مقبوضہ دیہات خالصہ مین در بار پیداوار چارم سے گیارہوان تک

حصہ حسب موقع لیتا ہے جہان گیہون اور نخود پیدا ہوتا ہے راج کا حصہ چہارم سے چھٹا تک ہوتا ہے اور پیداوار خریف مثل باجرہ و تل و موٹھ پر ساتوین سے گیارہوان تک لیا جاتا ہے جاگیرداروں سے کچھ نہین لیا جاتا ہے البتہ مہاراول جدید کی سند تنقیحی پر نیوتہ دیتے ہین +

دیہات ساسن وہ کہلاتے ہین جو چارن و بھاٹ و سوامیون کے قبضہ مین ہین ان دیہات مین مہاراول صاحب کا کچھ اختیار نہین ہے اگر کوئی شخص ارتکاب جرم کرکے اونکے پاس پناہ پذیر ہوتا ہے تو وہ گرفتار نہین ہو سکتا ہے قابضان دیہات ساسن کسی قسم کا محصول نہین دیتے ہین اور انکی جاگیرین دوامی ہین +

سासन
चारन
भाट
स्वामी

تخمینیون سے فی کس ۱۲ یا ۱ لیا جاتا ہے اور عند الضرورت ان لوگون سے بہ اداے تنخواہ نوکری بھی لیجاتی ہے +

دیہات خالصہ مین راج کا محصول تین طرح سے لیا جاتا ہے +

اول کنکوت یعنی تخمینہ کھڑی زراعت کا + کनकूत

دوم کری کونتہ یعنی تقسیم غلہ بروے تخمینہ + करिकून्त

سوم لاٹہ یعنی تقسیم غلہ بروے وزن + लाट

علاوہ مطالبہ راج کے پیداوار مین دیوان و کنواریہ یعنی شحنہ دیہہ کا مدار کوٹھیار و آبکش مہاراول صاحب کے بھی حقوق ہوتے ہین مثلاً جہان دربار کا حصہ گیارہوان ہے اور رسوم من غلہ ہوتا ہے تو اسطرح تقسیم ہوگی — कनवारए

راج	اہلکاران	رعایا
۱۶ من	۱۶ من	۱۶

اور جہاں ساتواں حصہ ہے تو

راج	اہلکاران	رعایا
۱۶ من	۱۶ من	۱۶

غرض کل اہلکاران کا حق ملکر راج کے حق سے نصف ہوتا ہے ؏

نقشہ آبادی علاقہ جیسلمیر از ٹوڈ صاحب

	نام	شرح جاگیر یا خالصہ	تعداد خانہ ہاے	تعداد مردمان	کیفیت	
۱	جیسلمیر	دار الریاست	۷۰۰۰	۳۵۰۰۰		जैसलमेर
۲	بیکم پور	ٹپائت	۵۰۰	۲۰۰۰	سردار راو کھلاتا	बीकमपुर
۳	سیروہ	ایضاً	۳۰۰	۱۲۰۰	اور ۲۴ گاؤں	सीरराह
۴	ناچنہ	ایضاً	۴۰۰	۱۶۰۰	متعلق ہیں	नाचना
۵	کاٹوری	خالصہ	۳۰۰	۱۲۰۰	کلین بھاٹی	काटोरी
۶	کابہ	ایضاً	۳۰۰	۱۲۰۰	راولوت	काबा
۷	کلدرہ	ایضاً	۲۰۰	۸۰۰		कुलदरा
۸	ستوہ	ٹپائت	۳۰۰	۱۲۰۰		सतोह
۹	جنجنیالی	ایضاً	۳۰۰	۱۲۰۰		जिञ्जियाली
۱۰	دیوی کوٹ	خالصہ	۲۰۰	۸۰۰		देवीकोट

	نام		شرح جاگیر یا خالصہ	تعداد خانہ ہا	تعداد مردان	کیفیت
۱۱	بھاپ	भाप	خالصہ	۲۰۰	۸۰۰	
۱۲	بالانہ	बालाना	ٹپائت	۱۵۰	۶۰۰	
۱۳	سیتاسو	सतियासो	ایضاً	۱۰۰	۴۰۰	
۱۴	بارو	बारू	ایضاً	۲۰۰	۸۰۰	مالدوت ۱۸
۱۵	چان	चान	ایضاً	۲۰۰	۸۰۰	دیہات متعلق ہیں
۱۶	لوہارکی	लोहारकी	ایضاً	۱۵۰	۶۰۰	
۱۷	نون تلوہ	नोनतलोह	ایضاً	۱۵۰	۶۰۰	راولوت شاخ
۱۸	لاہٹی	लाहद्दी	ایضاً	۳۰۰	۱۲۰۰	
۱۹	ڈانگری	डांगरी	ایضاً	۱۵۰	۶۰۰	
۲۰	بیجورائے	वीजूराय	خالصہ	۲۰۰	۸۰۰	
۲۱	منڈائی	मंडाये	ایضاً	۲۰۰	۸۰۰	
۲۲	رام گڑھ	रामगढ	ایضاً	۲۰۰	۸۰۰	
۲۳	برسل پور	बिरसलपु	ٹپائت	۲۰۰	۸۰۰	
۲۴	گراج سر	गिराजस	ایضاً	۱۵۰	۶۰۰	
	میزان دیہات متعلقہ اندر آنگ				۵۶۴۰۰ ۱۸۰۰۰ ۷۴۴۰۰	

बसी

جیسلمیر کے علاقہ مین تین قسم کے جاگیر دار ہین اول بسی کہلاتے ہین کہ اونکی جاگیرین دوامی ہین مگر راج مین کچھہ نہین دیتے ہین دویمی پٹہ دار کہ جب تک دربار چاہے قابض ہین مگر راج مین کچھہ داخل نہین کرتے سوم قسم حال مین جاری ہوئی ہے کہ بعض اشخاص کو عین حیات جاگیرین ملتی ہین جاگیر دار اپنے دیہات مین عام زراعت پیشہ رعایا سے بابت کل زمین کے جو ایک مقام پر ایک جوڑی نرگاوان سے کاشت کر سکے صرف دو روپیہ لیتے ہین اور راجپوت وغیرہ سپاہ پیشہ لوگون سے کچھہ محصول نہین لیتے ان لوگون کی کاشت کی زمین کا محصول معاف ہے مگر وے جاگیر دار کی نوکری کرتے ہین اور شادی وغمی پر زر نقد وگھوڑا اونٹ وغیرہ حسب حیثیت اپنے نیوتہ دیتے ہین اور دیہات خالصہ مین بھی یہی طریقہ جاری ہے مگر وہان سپاہ پیشہ لوگ بھی ادا سے محصول سے معاف نہین ہین دو بیلون کی کاشت پر دو روپیہ دیتے ہین ✤

جب کسی دوامی جاگیر کا جاگیر دار مرتا ہے راج سے جدید پٹہ جاری نہین ہوتا ہے گانون کا منافع متوفی کے کل بیٹون مین برابر تقسیم ہو جاتا ہے اگر اونمین اتفاق ہووے تو اس طریقہ پر بخوبی عمل ہوتا ہے لیکن اگر اتفاق نہووے تو انواع شر و فساد پیدا ہوتے ہین اور پنچایت برادرانہ یا دربار کے حکم سے جاگیر تقسیم ہوتی ہے مثلاً چار بیٹے ہین اور خود کاشت کرتے ہین تو جس قدر جس سے ہوسکے کرینگے سب کا منافع مساوی لیکن اگر کاشتکار علیحدہ ہین تو پیداوار برابر حصون مین تقسیم ہو جاویگا بڑے کو کچھہ زیادہ نہین

ملیگا پشتین سے یہہ طریقہ جاری ہے اور اس سبب سے اکثر جاگیردارون کے قبضہ مین بہت تھوڑی زمین رہ گئی ہے زیادہ تر یہہ دستور مہاراول کیت سی کی اولاد کے بھاٹھون مین جاری ہے کہ اونمین ٹھاکران جنجملی و بارو و رتادر و ڈانگری ولنیایہ وغیرہ داخل ہین مگر مہاراول کیلن چی کی اولاد کیان وبرسنگ بھاٹھون مین بڑے بیٹے کو جاگیر ملتی ہے اور چھوٹے جسقدر کر سکین زمین کاشت کرلیتے ہین یا مزارعان سے کرالیتے ہین اوسکا کچھہ محصول نہین دیتے ہین ہکیم پور و بیسل پور و گراج سرو سردہ کے ٹھاکرون مین یہہ دستور جاری ہے +

جاگیرون کی مساوی تقسیم کی مہاراول صاحب کو بھی شکایت ہے کہ اوسکے سبب سے دیہات جاگیر مین راج کی خاطر خواہ حکومت نہین ہے اگرچہ دربار عموماً بڑے بھائی کو ذمہ ور سمجھتا ہے مگر یہہ چھوٹے اوسکو برابر سمجھکر کچھہ خیال نہین لاتے مہاراول صاحب اس طریقہ کو بدلنا چاہتے ہین یہہ جاگیرین رؤسائے سلف کی اولاد کو ملی ہین اور ہر ایک شخص کے انتقال پر اوسکی اولاد مین تقسیم ہوتی گئی ہین کہ انقضائے مدت سے شرکا کی تعداد زیادہ ہوتی گئی اور اونکے حصہ کی زمین کم ہوتی گئی تابحدیکہ اب بعض کے قبضہ مین صرف ایک یا دو کھیت ہین اور جیسلمیر کے راج مین ایسی گنجائش نہین ہے کہ کسیکو جدید گانو دیا جاتا +

باوجود خشکی و خرابی زمین کے اس ملک مین بعض اجناس پیدا ہوتی ہین بخصوص باجرہ جو نرم زمین مین ہوتا ہے اور اس ملک کے لوگون کی

عام غذا ہے کہ با فراط ہوتا ہے جب سال اچھی بارش ہوتی ہے دو تین
سال کے خرچ کے لایق پیدا ہوجاتا ہے دس برس گذشتہ مین اوسکا اوسط
نرخ ۲۰ سیر رہا اور سنہ ۱۸۶۹ع مین ۴۷ سیر کا نرخ تھا جب اچھا پیداوار ہوتا ہے
تب اس ملک مین سندھ سے صرف گیہون آتا ہے مگر نرم زمین
ہونے سے کثرت بارش بھی مضر ہوتی ہے کہ زراعت تلف ہوجاتی
ہے ٹیبون کا باجرہ ہندوستان کے باجرہ سے بہت بہتر ہوتا ہے
بلکہ اس ملک کے لوگ اوسکو گیہون سے بہتر سمجھتے ہین اور قحط مین گیہون
باجرہ سے گران نہین رہتا ہے او قحط اتنے ہوتے ہین کہ چھٹے
سال اچھا سمت ہوتا ہے پست و ہموار زمین مین جوار بھی ہوتی ہے
جس زمین پر باجرہ ہوتا ہے اوسپر روئی کاشت ہوتی ہے علی العموم
لوگون کو یہہ بات معلوم نہین ہے کہ روئی کو کم پانی چاہیئے کیونکہ اکثر
ممالک ہندوستان مین کثرت آبپاشی سے تلف ہوجاتی ہے ٹیبون
کے ڈھال مین مونگ و موٹھہ و تل و گوار بہت ہوتا ہے اور گوار صدہا
کوس تک بطور تحفہ کے جاتا ہے دارالحکومت کے گرد اور پہاڑون
مین جہان مٹی سخت ہے اور پانی جمع ہونیکے واسطے بند ہین گیہون
اور ہلدی اور ترکاریان بہت عمدہ ہوتی ہین اچھی بارش ہوتی ہے
تب چنے و نخود بھی ہوتا ہے مگر چاول بالکل سندھ کیطرف سے آتا ہے
اعلی درجہ کے اجناس زیادہ تر باس و بیکم پور و موہن گڈھ کے اضلاع
مین ہوتے ہین *

टीबों

बास
बिकमपुर
मोहनगढ़

جیسلمیر سے بیس میل شمال مین مقام کانوڈ جھیل معروف رن ہے
اس جھیل مین کنووے کھود کر اونکا پانی خام کیاریون مین بھرا جاتا ہے
تین چار روز مین پانی بھر کر موسم سرما مین پندرہ روز مین اور موسم گرما
مین فقط دس روز مین منجمد ہو کر نمک بنجاتا ہے ہر سال آٹھ دس ہزار من
نمک تیار ہوتا ہے کل نمک دساور کو جاتا ہے جیسلمیر کے علاقہ مین بہت
کم رہتا ہے کانوڈ مین ایک روپیہ کا نمک آٹھ دس من یا بار شتر آتا ہے
جیسلمیر مین فی روپیہ ڈیڑہ من فروخت ہوتا ہے اس کل نمک کا مالک
دربار ہے اور کاریگرون کو بطور حق الخدمت سولہی حصہ پیداوار اور ایک
آنہ فی روپیہ زر قیمت ملتا ہے *

جیسلمیر مین کسی قسم کے کارخانہ کی گنجایش نہین ہے موٹا کپڑا بنا جاتا ہے
مگر زیادہ تر روئی دساور کو چلی جاتی ہے البتہ بھیڑ کی اون کی لوئی و کمل
دگرتہ و دستار وغیرہ بکثرت تیار ہوتی ہین ابور نامے معدنی چکنی مٹی
کی پیالی اور رکابی تیار ہوتی ہین اور مستورات کے زیور دندان فیل
و استخوان کے بنائے جاتے ہین اس جنگلی دارالریاست کی صناعی
کی چیزین صرف یہی ہین *

بطور تجارت گاہ کے جیسلمیر کی شہرت صرف اسی وجہ سے ہے کہ درمیان
ممالک مشرقی اور سرزمین سندھ کے واقع ہونے سے قطار یعنی اونٹون
کے کاروان حیدرآباد و روہڑی بھکر و شکارپور واوچ سے ممالک واقع
لب دریاے گنگا و پنجاب کو آتے جاتے ہین دوآب کا نیل کوٹہ اور

मबूर

काज

مالوہ کی افیون بیکانیر کی مصری سجے پور کے آلات آہنی شکارپور اور سندہ
فروخت کو جاتے ہین اور شکارپور سے الغوزلیہ کا وندان فیل وغیرہ و
نارجیل و عرقیات وجرس و پستہ ہا و دیگر خشک میوہ جات آمدبہاولپور
آتے ہین خاص اس ملک سے سندہ کو گھی جاتا ہے اور وہان سے
گندم وغیرہ غلہ آتا ہے زیادہ تر آمدنی محصول راہداری کی ہے اس
محصول کو دان کہتے ہین اور راوسکے وصول کرنیوالے جوشہر کے کل
راستون پر متعین رہتے ہین دائی کہلاتے ہین +
علاوہ محصول اراضی وراہداری کے ایک دہوان کا محصول ہوتا ہے
یہہ محصول ہر ایک چولہ یعنی مقام پخت وپز طعام پہ لیا جاتا ہے اور اسکو
محصول تھالی یعنی ظرف طعام خوردنی بھی کہتے ہین اس سے کوئی گھر
معاف نہین ہے اور راج مین قریب بیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی
ہوتی ہے +

ڈنڈ

اس ریاست مین ڈنڈ یعنی مصادرہ بہت لیا جاتا ہے اور آمدنی
ریاست کی یہہ بھی ایک مد ہے اول یہہ محصول بطور اضافہ دہوان و
تھالی کے سمت ۱۹۳۴ مطابق سنہ ۱۸۷۷ء مین جاری ہوا تھا اور صرف دولتمندون
سے بقدر دو ہزار سات سو روپیہ کے وصول ہوا تھا بیشتر لوگون نے
اپنے حصہ کا دیدیا مگر اوسوالون نے انکار کیا اس جرم مین وے
قلعہ مین قید ہوئے انھون نے مجبور محصول اداکر دیا مگر رہائی پاتے
ہی آپین دہرم کرکے قسم کھائی کہ راول مولراج کی کبھی صورت

نہ دیکھنے لگے چنانچہ اسکا بخوبی ایفا کیا اس زمانہ مین جب کبھی راول بازار
مین سے نکلتا اوسوال اپنی دوکان اور کوٹھیون کو چھوڑ کر اوسکا چہرہ
نہ دیکھنے کی غرض سے گھرون مین چلے جاتے تھے یہہ حال چند سال
تک رہا تو رئیس کے دل پر ایسا اثر پیدا ہوا کہ وہ اس قوم کے بڑے آدمیون
کے گھر گھر پھرا اور اونکے روبرو بلہ لپار کر عفو تقصیر چاہی اور حلفاً اقرار
لکھدیا کہ اگر محصول دہوان دبائے جاوین تو کبھی ڈنڈہ طلب کرونگا اوسوالون
نے اوسکے عجز و زاری پر التفات کر کے شرط منظور کی سمت ۱۸۴۱ و سمت ۱۸۵۳ مین
اوسنے بدرپیشی ضروریات اوسنے اول ستائیس ہزار روپیہ اور دوسری
دفعہ چالیس ہزار روپیہ قرض لیا اور اوسکو ایمانداری سے ادا کر دیا جب
سالم سنگہ کا باپ مختار ریاست ہوا اوسنے محصول دہوان معاف کرنیکا
اقرار کر کے اپنے آقا کا اقرارنامہ واپس لیکر مصادرہ لگانا چاہا اگرچہ
اس اقرارنامہ پر ایمانداری سے عمل نہوا کیونکہ بخلاف اوسکے سمت [illegible]
مین اوسنے ساٹھ ہزار روپیہ اور سمت ۱۸۶۳ مین اسّی ہزار روپیہ اون سے
مصادرہ کا لیا گیا مگر جب راول گنگا جی کو جانے لگا تب رعایا نے اس
ظلم کے دفعیہ کا بہت اچھا موقع سمجھا چنانچہ رئیس نے پھر قسم کھائی اور
وزیر نے اوس سے پھر خلاف ورزی کی اور اوسکے بیٹے نے بھی وہی
خونخواری اختیار کی مہاراول گج سنگہ کی مسند نشینی سے دو برس کے
اندر سالم سنگہ نے چودہ لاکھ روپیہ وصول کیا سالم سنگہ اور اوسکے باپ نے
جتنی سیری تاوقتیکہ جیسلمیر مین ایک روپیہ بھی رہا ممکن نہ تھی برہ وبھان

बेईमान

تا مے دولتمند و ذلعزت ساہوکار سے بہت روپیہ وصول کیا اور اسکو مفلس کردیا *

راج جیسلمیر کے تخمیناً مصارف سنہ ۱۸۲۱ مین حسب تفصیل تھے *

بر یعنی مصارف خانگی	روزگار سردار	سہ بندی
سمـ ہزار	للعـ ہزار	صوـ ہزار

اسپان و دو مثل زنجیر فیل و دو صد شتر و رتھ وغیرہ	اسپان بارگیر
بـ ہزار	ـ ہزار

زنانہ ڈیوڑھی	توشہ خانہ	بخشش	باورچیخانہ
صـ ہزار	صمـ ہزار	صمـ ہزار	صمـ ہزار

مہمانداری	دعوت وغیرہ	خرید اسپان و شتران و نرگاوان
صمـ ہزار	صمـ ہزار	سمـ ہزار

बर

آمدنی و خرچ سنوات حال

مد	سمت ۱۹۲۸ مطابق سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲	سمت ۱۹۲۹ مطابق سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳	سمت ۱۹۳۰ مطابق سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴
آمدنی	یک لکھ [illegible] ہزار	دو لکھ [illegible] ہزار	یک لکھ [illegible] ہزار
خرچ	یک لکھ [illegible] ہزار	دو لکھ [illegible] ہزار	یک لکھ [illegible] ہزار

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ مین قرضہ ذمگی ریاست مع تنخواہ واجب الطلب یک لکھ [illegible] تھا

جیسلمیر کے بھاٹیون مین سے جو لوگ ریاست حال کے حدود کے اندر رہتے ہین
باوجودیکہ مسلمانون کے اختلاط سے مراسم قدیم کے پابند نہین رہے
مگر اب بھی ہنود کا اعتقاد رکھتے ہین مگر جو لوگ پھولرہ کی طرف اور گارا
ندی کے کنارہ پر رہتے ہین اونکا مسلمان ہوجانیکی وجہ سے اپنے
قدیم خاندان سے بالکل تعلق چھوٹ گیا ہے اس زمانہ مین بھاٹیون
کی ایسی شہرت نہین ہے جیسی راٹھور و چوہان سسودیہ راجپوتون کی
ہے تاہم وے نروکہ و شجاعت وغیرہ کچھواہون سے بہتر سمجھے جاتے ہین
اکثر موقعون مثل نزاع فیما بین سرداران پوگل و منڈور بھاٹیون کی بہادری
بہت نمایان ہوئی ہے اور اگر پرتھی راج کے زمانہ پر خیال کیا جاوے
تو اوسکے دلاورون مین اچلیش بھاٹی کل قوم کی نامووری کا باعث ہوا تھا
قوائے جسمانی مین بھاٹی اگرچہ مثل راٹھورون کے جسیم اور مثل کچھواہون کے
قدآور نہین ہوتے ہین مگر علی العموم دونون سے خوشرنگ اور خوبصورت

फुलरा

अचेलश

ہوتے ہین اور یہودی صورتون سے وہی مشابہت رکھتے ہین جو مسٹر الفنسٹن صاحب نے بیکانیر کے راجپوتون کی نسبت لکھی ہے راجپوتون کے کل خاندانون سے بھاٹیون کی بہت رشتہ داری ہوتی ہے البتہ میواڑ کے مہارانا صاحب سے کم ہوتی ہے مہاراجہ جگت سنگھ صاحب والی جے پور کی پانچ بھٹانی رانیان تھین ✤

تعداد مین راجپوتون سے دوم درجہ پر مگر دولتمندی مین ان سے فایق پلی وال برہمن ہین کسی زمانہ مین جبتک مارواڑ پر راٹھور قابض نہوے تھے ایک دفعہ پالی کے علاقہ کے مالک ہوگئے تھے اس سبب سے پلی وال کہلاتے ہین یہہ تو تاریخ سے تحقیق نہین کہ وے اس ملک پر کبھی قابض ہوئے تھے مگر البتہ پالی یعنی چوہان قوم سے متعلق تھے کہ شہر پالی سے پالی بھاٹہ واقع سارشترہ تک اونکی بود و باش کی علامات موجود ہین جو اسوجہ سے کہ چوہان رئیس و سردار مدت تک پالی لقب سے نامزد ہوئے ہین ✤

مارواڑ کی تاریخ مین لکھا گیا ہے کہ بارہوین صدی کے اخیر مین جب سیوجی نے قنوج سے آکر اس ملک پر حملہ کیا اور دغابازی سے ریاست قایم کی تب پالی مین پلی وال مالک تھے مگر معلوم ہوتا ہے کہ اونسے اونکو بالکل خارج نہین کیا تھا کیونکہ اونکے جیسلمیر کو نقل وطن کرنیکا سبب یہہ ہوا ہے کہ جب مسلمانون نے مارواڑ پر حملہ کیا اور بضرورت مقابلہ کل باشندگان ملک سے مصادرہ لیا گیا تب پلی والون نے بعذر

برہمن ہوتے تھے ادائے زرمصادرہ سے انکار کیا اس سے راجہ بہت افروختہ
ہوا کیونکہ اونکا پیشہ بالکل تجارت کا تھا اور تعداد مین وے کل دیگر باشندگان
سے زیادہ تھے اسواسطے اوسنے سرغنہ لوگون کو قید کر دیا اسکے انتقام مین
انھون نے پاندی یعنی خودکشی کرنا چاہا مگر اس سے راجہ کو کچھ خوف نہوا
بلکہ اوسنے ہر ایک پلی وال کو اپنے ملک سے جلاوطن کرنیکا حکم دیا اونمین
سے زیادہ تر تعلقہ جیسلمیر مین گئے اور باقیماندہ تمام نیز دیہات و ممالک
سندہ مین متفرق ہوگئے الغرض جیسلمیر مین پلی وال تعداد مین راجپوتون
کی برابر بستے تھے ملک کی کل تجارت اونھین کے ہاتھ سے ہوتی ہے
اور دیگر اقوام جو تجارت کرتے ہین اونکے یہہ پیلیکا کام چلاتے
ہین یعنی لوگ تمامی اون کو قرض دیتے ہین اور اونکی پیداوار زراعت
کو قیمت مین مقبول کر لیتے ہین اور وے ہی اون اونکو بھی خرید کر ممالک
غیر مین پہنچاتے ہین اور بھیڑ بھی پالتے ہین ۔
مہتا سالم سنگھ وزیر ریاست نے اونکی دولت کو کم کرکے ملک کی رونق
و آسودگی مین خلل پیدا کیا اور اسیطرح مالدوت و تیج مائت وغیرہ غارتگرون
نے اونکو لوٹ کر تباہ کیا تاہم مہتا مذکور کی قیود اور پابندی سے ممکن
نہ تھا کہ پلی وال اپنی قوم کے سوائے غیر قوم مین شادی نہین کرتے
ہین اور دہرم شاستر منو کے خلاف دولہا اپنی دولھن کی والدین
کو روپیہ دیتا ہے اور یہہ بھی تعجب ہے کہ براے نام برہمن
ہوکر گھوڑے کی باگ کو پوجتے ہین اور اسوجہ سے کہ اس ملک کے

نہایت قدیم سکہ جات پر بابلی حروف اور گھوڑے کی تصویر ملتی ہین ثابت ہوتا ہے کہ پلی وال برہمن بابلی نسل کے پوجاریون کا بقیہ ہین کہ تجارت اور مویشی پروری سے اونکی مذہبی طاقت جاتی رہی ہے اس جنگلی ملک مین اس تجارت پیشہ قوم کے بکثرت ہونیکا یہی سبب ہے کہ جب ہندوستان کے عمدہ ممالک مین مغل و مرہٹے و پنڈارے وغیرہ غارتگر تاخت و تاراج کرتے تھے اس صحراے لق و دق مین جانیکا کوئی قصد نہین کرتا تھا قدیم بود و باش کے سبب سے ابتک پڑے تھے مگر اب جاتے لگے ہین کیونکہ راج سے اونپر بہت زیادتی ہوتی ہے ایکدفعہ جاینگے بعد امید نہین ہے کہ پھر واپس آوین کیونکہ جو ضرورت سابق مین تھی اب نرہی اور اس ملک مین کوئی تجارت و معاش نہین ہے کہ واپس آنے پر آمادہ کرے ✤

پلی والون سے اوترکر پوہکرنہ برہمن ہین کہ جیسلمیر مین اونکے قریب دو ہزار گھر ہین یہہ لوگ مارواڑ و بیکانیر و جنگل و ممالک سندہ مین پھیلے ہوئے ہین اونکا پیشہ زراعت اور چوپانی ہے تجارت نہین کرتے اونکے اصل کی عجیب روایت ہے کہ ابتدا مین بیلدار تھے جب پشکر کا تالاب کھودا اوسکے جلدو مین برہمنی کا درجا اور پوہکرنہ خطاب ملا یہہ قوم کھودالہ معروف کدال کو کہ زمین کھودنے کا آلہ ہوتا ہے پوجتے ہین اس سے اوس روایت کی تائید ہوتی ہے ✤

چھٹا باب

ایجنسی راجپوتانہ شرقی

اس ایجنسی مین بہرت پور و الور و دہولپور و قرولی کی ریاستین داخل ہین ان ریاستون سے سرکار انگریزی مین کچہہ خراج نہین لیاجاتا ہے اور نہ انمین سے کسی مین فوج کنٹنجنٹ رہتی ہے سابق مین یہہ ایجنسی نہ تہی جو ریاستین اس سے متعلق ہین ایجنسی راجپوتانہ سے متعلق سمجہی جاتی تہین جب کسی ریاست مین بوجہہ نابالغی رئیس حکمران یا کسی اور سبب سے ضرورت ہوتی تہی بغرض نظم ونسق امور ریاست بطور عارضی ایجنسی مقرر ہوکر بعد رفع ضرورت برخاست ہوجاتی تہی - سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۶۸ء مین کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے کل ریاستون کو ایجنسی ہاے ماتحت سے متعلق کرکے اپنے محکمہ مین صرف نگرانی کا کام رکہا اور جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی راج بہرت پور نے ہوشیار وبااختیار ہوکر انتظام راج شروع کیا تب ایجنسی راج بہرتپور

ملقب بہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی ہوکر الور و دہول پور وقرولی بہی اوسی سے
متعلق ہوگئی تہوڑے دنون بعد الور و دہولپور مین بہ پیشی ضرورت انتظام
اندرونی علیحدہ ایجنسی بطور عارضی مقرر ہوئین اور ایجنسی راجپوتانہ شرقی
سے صرف بہرت پور وقرولی متعلق رہے سنہ ۱۸۷۱ء مین محکمہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی
بہرت پور سے اگرہ کو منتقل ہوا کہ اب صاحب پولیٹکل ایجنٹ وہان تشریف رکہتے
ہین *

پہلی فصل

بہرت پور

راج بہرت پور کے شمال مین ضلع گورگانوہ متعلق پنجاب ہے شمال مشرق مین
ضلع متہرا و مشرق مین ضلع اگرہ متعلق ممالک مغربی و شمالی ہین اور جنوب مین
دہول پور وقرولی جنوب مغرب مین جےپور اور مغرب مین الور واقع ہین
یہہ راج درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۴۳ دقیقہ و ۲۷ درجہ ۵۰ دقیقہ
اور خطوط طول بلد ۷۶ درجہ ۵۴ دقیقہ و ۷۷ درجہ ۴۹ دقیقہ کے واقع ہے
اوسکا غایت طول موضع نوگانوہ پرگنہ کامہ کی شمالی حد سے موضع باجنہ پرگنہ
بیانہ کی جنوبی حد تک ۷۵ میل ہے اور غایت عرض موضع ملسوان پرگنہ روپباس
کی مشرقی حد سے موضع گڈہی پرگنہ بہوساور کی مغربی حد تک ۴۸ میل ہے
کل رقبہ بموجب پیمایش بندوبست سنہ ۱۸۵۵ و ۱۸۵۶ء بہ تعداد ۱۹۷۴ مربع میل اور
آبادی بموجب مردم شماری ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۷۲ء بہ تعداد ۷۴۳٬۷۱۰
باشندون کی اس تفصیل سے ہین *

الور
تجارہ
کشنگڈھ
بہادرپور
لچھمن گڈھ
دیگ
کامہ
بیانہ
دھولپور
کرولی

نقشہ پرگنات و رقبہ و آبادی راج بھرتپور

نام پرگنہ	تعداد دیہات	تعداد رقبہ بحساب مربع میل	تعداد کل مکانات	تعداد کل باشندگان	تفصیل باشندگان به اعتبار مذہب			تفصیل مرد و عورت		
					مسلمان	ہندو	عیسائی	مرد	عورت	
اکھے گڈھ	۹۱	۱۴۱ ، ۳۶	۴۵۸۳	۵۱۲۹۴	۳۰۹۴	۴۸۲۰۰	۰	۲۷۶۹۷	۲۳۵۹۷	अखयगढ
اوچین وروداول	۹۱	۱۲۹ ، ۲۴	۱۱۶۱۴	۵۰۵۰۴	۴۱۵۸	۴۶۳۴۶	۰	۲۷۱۰۴	۲۳۴۰۰	उचैन रुदावल
بیانہ	۱۷۳	۳۰۰ ، ۹۸	۸۲۷۷	۷۶۳۴۷	۴۶۵۹	۷۱۶۸۸	۰	۴۱۹۱۸	۳۴۴۲۹	बयाना
بھوساور	۸۷	۱۲۷ ، ۸۱	۵۹۴۳	۵۰۳۹۰	۳۵۵۲	۴۶۸۳۸	۰	۲۷۲۷۶	۲۳۱۱۴	भुसावर
بلب گڈھ	۱۴	۲۲ ، ۹۵	۱۲۲۳	۹۹۹۹	۴۵۰	۹۵۴۹	۰	۵۳۹۵	۴۶۰۴	बल्लबगढ

	تفصیل مرد و عورت		تفصیل باشندگان باعتبار مذہب			تعداد کل باشندگان	تعداد کل مکانات	تعداد اور رقبہ بحساب مربع میل	تعداد دیہات	نام پرگنہ
	عورت	مرد	عیسائی	ہندو	مسلمان					
दीग	۳۵۲۴۲	۴۱۷۶۱	۰	۷۰۰۴۱	۶۹۶۲	۷۷۰۰۳	۹۹۹۲	۱۹۴،۴۸	۱۱۲	دیگ
कामा	۲۰۰۷۱	۲۳۰۴۵	۰	۲۹۴۷۸	۱۳۶۳۸	۴۳۱۱۶	۵۱۴۶	۱۳۱،۶۴	۱۲۱	کامہ
पहाड़ी	۱۴۵۸۳	۱۶۸۴۴	۰	۱۲۸۲۸	۱۸۵۹۹	۳۱۴۲۷	۳۸۵۷	۱۰۱،۵۰	۷۷	پہاڑی
रूपबास	۱۶۴۴۳	۱۹۸۷۹	۰	۳۳۰۲۶	۳۲۹۶	۳۶۳۲۲	۹۴۴۷	۱۱۵،۸۶	۹۸	روپباس
नगर	۱۳۴۴۳	۱۶۱۲۴	۰	۲۳۱۴۱	۶۴۲۶	۲۹۵۶۷	۳۴۷۰	۵۲،۷۵	۸۰	نگر

نام پرگنہ	تعداد دیہات	تعداد رقبہ بحساب مربع میل	تعداد گھروں کی	تعداد کل باشندوں کی	تفصیل باشندگان باعتبار مذہب			تفصیل مرد و عورت		
					مسلمان	ہندو	عیسائی	مرد	عورت	
گوپال گڈہ	۱۴۲	۱۶۳٫۵۲۹	۱۲۴۵۱	۵۰۷۹۴	۲۵۸۱۴	۲۴۹۸۰	۰	۲۷۲۲۴	۲۳۵۷۰	गोपालगढ
ویر	۳۴	۹۳٫۱۴۱	۳۱۶۹	۲۲۵۸۲	۲۰۶۰	۲۰۵۲۲	۰	۱۲۱۳۳	۱۰۴۴۹	वैर
کمہیر	۱۰۲	۱۴۱٫۱۵۹	۸۶۴۰	۴۹۵۸۷	۳۲۷۰	۴۶۳۱۷	۰	۳۷۲۳۶	۳۲۳۵۱	कुम्हेर
بہرت پور	۱۶۹	۲۵۷٫۱۱۲	۲۳۷۸۳	۱۴۴۷۷۸	۱۶۴۴۶۷	۱۲۷۲۸۸	۲۳	۷۸۴۷۰	۶۴۳۰۸	भरतपुर
میزان	۱۳۷۱	۱۹۷۴٫۰۷	۱۱۴۱۱۶	۷۴۳۷۱۰	۱۱۳۴۴۵	۶۳۰۲۴۲	۲۳	۴۰۲۱۰۶	۳۴۱۶۰۴	

بوجہہ ملحق ہونے علاقہ انگریزی کے راج بہرت پور اور علاقہ انگریزی کے باشندگان کے درمیان آمدرفت وتعلقات رشتہ داری وغیرہ ہونیکے سبب سے یہان کے لوگ خانہ شماری کے فوایدسے آگاہ ہین اسواسطے جس حالت مین کہ کسی اور ریاست مین لوگون کے اشتباہ وتعصب سے بہت ہرج واقع ہوتا یہان خانہ شماری بہ آسانی ہو گئی ٭

اس نقشہ مین شاید پرگنہ بلب گڈہ جاگیر فوجدار گوردہن سنگہ کی تعداد باشندگان مین غلطی ہو کہ یہہ تعداد دیگر پرگنات کے باشندون کی تعداد سے حساباً زیادہ ہے ٭

کل راج کی اوسط آبادی فی مربع میل ۳۷۱٫۷۴ ہے ۔ متہرا کی آبادی فی مربع میل ۴۹۶ ۔ اور آگرہ کی ۵۴۹ ہے اس سے ظاہر ہے کہ اضلاع انگریزی کی نسبت آبادی کم ہے مگر اونمین متہرا و آگرہ دونون شہر کہ شہر بہرت پور سے بہت بڑے ہین داخل ہین پس اونکا مقابلہ واجب نہین علاوہ اسکے علاقہ بہرت پور کے پہاڑی پرگنون مین آبادی کم ہے خصوصاً پرگنہ بیانہ مین کہ رقبہ ۳۰۰ مربع میل کا اور ۷۶۳۴۷ کی آبادی فی مربع میل ۲۵۳ ہوتی ہے ٭

مردون سے عورتین کم ہین مگر شاید اسمین غلطی ہو کہ باشندگان ملک کی پردہ داری سے صحیح تعداد عورتون کی دریافت نہین ہوتی ہے زمانہ سابق مین جرم دخترکشی کا جاٹون مین بہی رواج تہا مگر مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب بیکنٹہہ باشی نے اوسکے انسداد مین بہت کوشش کی ۔ زیادہ تر یہہ رواج

ٹہاکرون مین تہا اونکو شادیون پر راج سے خرچ ملتا ہے مہاراجہ صاحب نے شادی دختر کیواسطے دو چند عوز مقرر کردی اس سے دختر کشی کا بہت انسداد ہوا اور جب سے انتظام ایجنسی ہوا ارتکاب جرم مطلق موقوف ہوگیا باشندگان علاقہ راج مین سے ۸۰ فیصدی مسلمان ہین اور ہنود مین ۱۹ فی صدی جاٹ ہین ۸۰ فیصدی مسلمانون مین عنقریب کل میو ہین یہہ لوگ اس راج کے ضلع ملحقہ گورگانوہ والور مین کہ میوات کہلاتا ہے آباد ہین کہتے ہین کہ سابقًا ہندو تھے اورنگ زیب شاہنشاہ کے زمانہ سے مسلمان ہوئے ہین ؛

راج بہرت پور کی سرزمین علی العموم ہموار اور بہت سیراب ہے عمدگی زمین وکثرت زراعت کے سبب سے اس راج کا پیداوار اور محاصل اراضی بلحاظ رقبہ راجپوتانہ کی کل دیگر ریاستون سے زیادہ ہے۔ پرگنات قدیمے اور قرب وجوار بہرت پور خاص کی زمین بہت پست ہے کہ جس سال بارش بکثرت ہوتی ہے اکثر قطعات اراضی غرق رہتے ہین اور بعض ٹہرون مین معمولی برسات سے بہی اسقدر پانی بہرجاتا ہے کہ چار پانچ مہینے مین خشک ہوکر اونمین صرف فصل ربیع کی زراعت ہوتی ہے ؛

اس راج مین دوازدہ ماہ بہنے والی کوئی ندی نہین ہے البتہ چار برساتی ندیان ہین۔

اوّل[1] اونٹگن جسے بان گنگا بہی کہتے ہین۔ دوم[2] گہیر۔ سوم[3] کاکند۔ چہارم[4] رُوپاریل ؛

कमालपुर بان گنگا ندی علاقہ جے پور سے راج بہرت پور مین موضع کمال پورہ پرگنہ
بہوساور کے قریب داخل ہوئی ہے اور مشرقی سمت مین بہتی ہے پرگنات
بہوساور دویرو بیانہ و اوچین ور وپباس مین ہوکر پرگنہ فتح پور سیکری
وکہیراگڈہ ضلع آگرہ مین داخل ہوئی ہے اگرچہ اس ندی کے پانی مین ریتہ
بہت آتاہے اور چڑہاؤ پر اوسکا پانی طرفین کے کہیتون مین پہیل کر زمین
مین نقص پیدا کرتاہے مگر اوسی پانی کی سیرابی سے زراعت کو بہت فایدہ
پہونچتاہے اور اوسی کی ایک شاخ کا پانی نہر و بندات نواح شہر بہرت پور
مین پہونچکر باشندگان شہر کیواسطے کہ وہان کے چاہات کا اصلی پانی زیادہ
ترشور ہے شیرین پانی کا ذخیرہ بہم پہونچاتاہے ✣

करसाहु گمبہیر علاقہ جے پور سے موضع کرساڑہ پرگنہ بیانہ مین داخل ہوکر اول
مشرقی سمت مین اور بعد ازان شمال مین بیانہ کے پہاڑ کے گرد پہرکر
कुरका موضع کورکا پرگنہ اوچین کے قریب بان گنگا مین شامل ہوتی ہے ✣
کاکند ندی علاقہ قرولی کے پہاڑون سے اس علاقہ کی جنوبی سرحد پر
بیانہ کے پرگنہ مین آتی ہے اول اوسکا راستہ پہاڑی بلند سرزمین
गोरधा پر ہے وہان سے موضع گوردہا کی نرم زمین پر زینہ نما سلسلہ سے اوتری
दह ہے جس مقام پر بہت بلندی سے پانی زمین پر گرتاہے ڈہ کہلاتاہے
اور ہر موسم مین پانی بہا رہتاہے چہ میل تک اوسکا راستہ ایک احاطہ
مین ہوکر ہے کہ وہ ہر طرف سے پہاڑون سے محروس ہے اور اوسکا
کل پانی نالون کے ذریعہ سے اس ندی مین شامل ہوتاہے اس احاطہ

बारेटा
झालावाद

مین سے موضع بارینٹہ کے قریب نکلی ہے اور شمالی سمت مین بہکر موضع سالابا
کے قریب گمبہیر مین شامل ہوئی ہے *

सीकरी

روپاریل قصبہ سیکری پرگنہ گوپال گڈہ کے قریب علاقہ الور سے اس راج
مین داخل ہوئی ہے اس ندی کا پانی نسالہا سال تک الور و بہرت پور
کے درمیان باعث نزاع رہا ہے ۱۸۵۵ء مین سر ہنری لارنس صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے فیصلہ کیا کہ ۱۰ جون سے ۹ اکتوبر
تک روپاریل کا پانی بلا مزاحمت علاقہ بہرت پور مین جایا کرے اس حکم سے
اگرچہ علاقہ الور کے لوگ شاکی ہین مگر اونکی شکایت غلط ہے کیونکہ سرحد
بہرت پور مین پہونچنے سے بیشتر علاقہ الور کے چند بند ون مین پانی بہرجاتا
ہے اور پانچ پرگنات بخوبی سیراب ہوتے ہین حالانکہ بہرت پور مین اگر یہہ
پانی نہ آوے تو پرگنہ گوپال گڈہ کہ بہت بڑا ہے بالکل خشک رہجاوے *
بند سیکری سے جہان یہہ ندی راج بہرت پور مین داخل ہوئی ہے دوحصون
مین منقسم ہوتی ہے اول وہ جو شمال مشرق مین گوپال گڈہ و پہاڑی کو
جاتا ہے اور دوسرا جنوب مشرق مین دیگ کمہیر و بہرت پور کو روان
ہوتا ہے۔ شمال مین کامہ سے بڑہ کر پانی کیواسطے راستہ نہین ہے
کثرت بارش مین پہاڑی و کامہ کے درمیان گیارہ میل کے فاصلہ
تک پانی بہرجاتا ہے مگر اس جہیل کے بہرنے کے بعد فاضل پانی متہرا کے
ضلع کو نکل جاتا ہے اور وہان زراعت کو نقصان پہونچتا ہے۔ اور
جنوبی شاخ کا پانی دیگ کے قریب کہوہ کی جہیل تک بخوبی چلا جاتا ہے وہان

کسیقدر بہر کر اور اسیطرح اثنا راستہ چند جہیلون مین رہ کر آخر کار بہرتپور کے قریب موتی جہیل مین بہرتا ہے اور وہان سے اوترین ندی مین شامل ہوکر فتح پور سیکری کیطرف نکل جاتا ہے - اورین بہی کہاری ندی کی ایک شاخ ہے اور کہاری ندی ضلع آگرہ کے اندر یان گنگا مین شامل ہوئی ہے ❊

موتی جھیل
उटंगन
खारी

راج بہرت پور کے جنوب مین پہاڑ بہت ہین - ایک قطعہ زمین دو پہاڑون کا اور نالون سے پہٹا ہوا جسمین پرگنہ بیانہ کے قریب بیس گانو آباد ہین ڈانگ کہلاتا ہے اوسمین جنگلی درخت بکثرت ہین اوسکے بلند مقامات ہموار ہین مگر پست بالکل ناہموار ہین اور کل زمین نہایت دشوار گذار ہے اس حلقہ کے اندر بالکل گوجرون کی آبادی ہے کہ قلت معاش اور سقام قلب کی وجہہ سے کاشت اراضی کم کرتے ہین بعض کا گذارہ مویشیون کی پرورش سے ہوتا ہے اور باقی چوری وغیرہ وارداتون کے مرتکب ہوتے ہین ❊

डांग

جس پہاڑ پر بیانہ کا قلعہ ہے بہت بلند اور وسیع ہے اس کل پہاڑ کی ساخت کہ انتہاے پرگنہ روپباس تک چلا گیا ہے اوسیطرح کی ہے جیسے ہنڈون علاقہ جے پور کے پہاڑ کی ہے اور اوسمین ویسا ہی پٹیون کا عمارتی پتہر نکلتا ہے چنانچہ کہان و پہاڑپور پرگنہ روپباس و باریٹہ پرگنہ بیانہ مین بہت عمدہ سفید و سرخ پتہر نکلتا ہے یہہ کانین قدیم الایام سے جاری ہین کہ فتح پور سیکری کی مشہور عمارتین اور بہرت پور و دیگ و ویر کے محلات

खान
पहाड़पु

اسی پتھر سے تعمیر ہوئے ہین اس پتھر کی بہت شہرت ہے کہ دہلی کی ریل کے
پُل مین بہت لگا ہے اور ریل پر تار برقی کے لٹھے اسی پتھر کے ہین -
سمت ۱۹۲۲ مین یک لکھہ بہامعسے پتھر کان سے نکلا اور اوسکے محصول کا راج
مین ستمےالالے۱۵ داخل ہوا *
علاوہ انکے شمالی پرگنات مین بہی جابجا پہاڑ ہین مگر کل راج مین سب سے
بلند پہاڑ علی پور پرگنہ اکھے گڈہ کا ہے کہ کالا پہاڑ کہلاتا ہے اور سرحدہ
راج بھرت پور وجے پورہ الور پر واقع ہے اور سب سے پست ماڈہونی
کا پہاڑ بھرت پور کے قریب ہے *
مگر ان پہاڑون مین کوئی دہات کی کان نہین ہے بہوسا ور ا ور رویر
کے درمیان اور بیانہ کے پہاڑون مین سابقاً سی کانین جاری ہوئین
تہین مگر کچھہ فایدہ نہونے کے سبب سے بند ہوگیئن *
اس راج کے پہاڑون پر پیمایش مثلثی کے مقامات ہین اونکے موقع
اور بلندی کا نقشہ ذیل مین لکہا جاتا ہے *

कालापहाड़

نام پہاڑ مع پرگنہ	عرض بلد شمالے			طول بلد شرقے			ارتفاع سطح سمندر سے
	درجہ	دقیقہ	ثانیہ	درجہ	دقیقہ	ثانیہ	
علی پور پرگنہ اکھیےگڈھ	۲۷	۸	۳۴	۷۷	۱	۳۵	۱۳۵۷
چھپرہ پرگنہ پہاڑی	۲۷	۴۳	۵۳	۷۷	۳	۰	۱۲۲۲
دمدمہ پرگنہ بیانہ	۲۶	۵۴	۲۲	۷۷	۱۴	۳۵	۱۲۲۲
ماڈہونی پرگنہ بھرت پور	۲۷	۱۳	۴۶	۷۷	۲۸	۸	۷۲۵
رسیہ پرگنہ نگر	۲۷	۲۶	۱۳	۷۷	۱۲	۵۲	۱۰۷۵
اوسیرہ پرگنہ روپباس	۲۶	۵۷	۳	۷۷	۴۰	۱۹	۸۱۷

कालीपुर
छपरा
दमदमा
माढ़ोनी
रसया
उसिरा

قرب وجوار شہر بھرت پور مین اور اوس سے جنوب کیطرف بن ہے جسکو گھنا کہتے ہین جنوبی گھنا کا طول سات میل اور انتہائی عرض سوا میل ہے پرگنہ روپباس مین بھی ایک بن ہے کہ جب شاہنشاہ اکبر فتح پور سیکری مین رہتا تہا وہان شکار کیواسطے آتا تہا فتح پور سیکری سے روپباس آٹھہ میل ہے ٭

घना

اب اس راج کے شہر و قصبون کا حال لکھا جاتا ہے ٭

بھرت پور دار الحکومت بڑا شہر ہے اوسکا طول قریب تین عرض قریب سوا میل اور محیط قریب پانچ میل ہے پست زمین پر واقع ہونے سے اوسکا موقع لڑائی کیوقت بہت کارآمد ہوتا ہے کہ گرد نواح کی جھیلون کا پانی جو شہرپناہ کی خندق سے بلند رہتا ہے وقت ضرورت اس کثرت سے

چھوڑ دیا جا سکتا ہے کہ اوسکا عبور نہو سکے ۱۸۰۵ع مین لارڈ لیک صاحب حملہ آور ہوئے تب اونکی ناکامیابی کا مقدم سبب یہی تہا کہ پانی کی طغیانی سے فصیل کے قریب نہ پہونچ سکے مگر جب ۱۸۲۵ع مین لارڈ کمبر میر صاحب حملہ آور ہوئے تب اول انگریزی فوج کی ایک جمعیت جہیل پر متعین ہوگئی تہے کہ اوس نے وہان سے پانی نچھوڑنے دیا ❖

شہر کی فصیل خام ہے اور دس مندرجہ ذیل دروازون سے اندر کی آمد رفت ہے ❖

۱	۲	۳	۴
متہرا دروازہ	بیر نراین دروازہ	اٹل بند دروازہ	نیمدہ دروازہ
۵	۶	۷	۸
اناہ دروازہ	کمہیر دروازہ	چاند پول	گوردہن دروازہ
۹	۱۰		
چکینہ دروازہ	سورج پول		

شہر پناہ کے گرد ہر طرف خندق ہے اوسکے اکثر مقامات پر ہر موسم مین اور موسم بارش مین کل مین پانی بہرا رہتا ہے اور فصیل و خندق سے باہر کل شہر کے گرد پختہ سڑک ہے کہ ایسی سڑک راجپوتانہ کی کسی اور دارالحکومت کے گرد نہین ہے اگرچہ آبادی بہت قدیم ہے اور راجہ رام چندر والی اجودہیا کے بہائی بہرت جی کے نام سے نامزد ہے مگر قلعہ اور اکثر بڑی مکانات مہاراجہ سورج مل صاحب کے وقت سے تعمیر ہوئے ہین اور اوسی زمانہ سے پایہ تخت

قرار پاکر آبادی کی ترقی اور رونق ہوئی ہے ٹفنتھلر صاحب نے لکھا ہے
کہ مہاراجہ صاحب نے تہوڑے عرصہ مین چہوٹے قصبہ سے بہت بڑا شہر
کردیا ہے اور باوجودیکہ سنہ ۱۸۲۶ع کی لڑائی کے صدمہ سے اوسکی فصیل
اور خندق کو بہت نقصان پہونچا ہے تاہم بہرت پور بہت آبادان شہر
ہے اور بسبب آمدرفت مال تجارت خصوص نمک ساخت بہرت پور اور
سانبہر کی تجارت گاہ سمجہا جاتا ہے اور سرزمین برج مین واقع ہونے
سے ہنود کے نزدیک متبرک ہے چنانچہ سنہ ۱۸۰۵ع کے محاصرہ مین ہندوستانی
سپاہ تحت حکومت لارڈ لیک صاحب نے بیان کیا تہا کہ ہمکو ایک زرد پوش
دیوتا کمان وچہڑی وچکر وبنسی سے مسلح قلعہ کی حفاظت مین مقابلہ کرتا
ہوا علانیہ نظر آتا ہے شہر سے شمال مشرقی حصہ کہ ایک ثلث یا چہارم آبادی
اوسمین ہے گوپال گڈہ نام سے مشہور ہے تہارنٹن صاحب کے گزیٹیر
مین لکہا ہے کہ سنہ ۱۸۰۵ع کی لڑائی کے بعد اسطرف کی آبادی مین بہت نقصان
ہوا ہے ؛

شہر کی مشہور عمارتون مین ایک محل سرکاری واقع چار باغ اندرون شہر اول
ہے دوم لچہمن جیکا مندر وسط شہر کے اندر ہے سیوم گنگا مندر جسکی تعمیر
مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کے وقت سے شروع ہوئی ہے اور اب تک بدستور
جاری ہے اس مندر کی مشرقی دیوار پر سربازار کل کا گہنٹا انگریزی ساخت
کا لگا ہوا ہے چہارم جامع مسجد کہ وہ بہی مہاراجہ صاحب ممدوح کے وقت
سے تیار ہوتی ہے یہہ اس راج کے مہاراجہ صاحبان والاشان کی

حسن نیتی اور فراخ تدبیری ہے کہ اپنی مسلمان رعایا کی آسایش عبادت کے واسطے اپنے حکم و اہتمام سے مسجد تیار کرائی ہے ورنہ اہل اسلام و ہنود کے باہمی تعصب و اختلاف کا حال عیان ہے کہ اکثر ہندو حکام نے اپنے علاقون مین تعمیر مساجد و بانگ و اذان کو ممنوع کیا ہے اور مسلمانون کو انواع تکلیف و اذیت پہونچائی ہین اور اسیطرح مسلمان حاکمون نے مندرون کو مسمار کیا اور سنکہہ جہالر کا بجانا یکلخت موقوف کیا ہے چنانچہ ٹونک کی ریاست مین اسباب مین بڑی قیدین ہین کہ ہنود کو بہت تکلیف پہونچتی ہے اور بجز چند متعدد اشخاص کے ریاست مین کوئی ہندو ملازم نہین ہے ؛

شہر کے اندر بہت مضبوط بلند فصیل کا قلعہ اور اوسکے گرد بہت عریض و عمیق پختہ خندق معروف بنام نہر ہے اوسمین ہمیشہ پانی با فراط بہرا رہتا ہے کہ باشندگان شہر کو اوس سے بہت آسایش ہے بلکہ شہر مین شیرین پانی کے چاہات بیشتر اس نہر کے کنارہ پر ہین قلعہ کے اندر دو دروازون سے آمد و رفت ہے شمالی دروازہ اصل دہاتی کہلاتا ہے اسکی وجہہ تسمیہ یہہ تبلاتے ہین کہ کواڑون کی جوڑی جو اس دروازہ پر ہے ہشت دہات کی ہے اور مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب فتح دہلی پر وہان کے قلعہ سے اوتار کر لائے تھے اور جنوبی دروازہ چوبرجہ کا کہلاتا ہے اسوجہہ سے کہ اوسکے محاذی ایک چاربرجون کا مختصر قلعہ ہے ؛

اس قلعہ مین آٹھہ معروف برجین حسب تفصیل ذیل ہین —

اول - شمال و مغرب مین جواہر برج ہے اوسپر مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب کی

अमल धाती

चौबुरजा

जवाहरबुर्ज

بہت عمدہ وعالیشان مکانات ہین بدین وجہہ اونکے نام سے مشہور ہے ٭
دوم - مغرب مین برج خاندوران خان کہ اس نام کے ایک جمعدار کا اوسپر
ڈیرہ تہا اس سبب سے اوسکے نام سے مشہور ہے ٭
تیسرے - جنوب ومغرب مین سنسنا برج اس برج پر بہت بڑی سنسنا نام
توپ ہے اسواسطے وہی نام برج کا بہی ہوگیا ہے اس برج کو جیٹھہ مل سوگج
دوج نے تعمیر کرایا تہا اس باعث سے اکثر جیٹھہ مل والی بہی کہلاتی ہے ٭
چوتھے - جنوب ومغرب مین باگر والے برج کہ اوسکے قریب گہاس وچارہ وغیرہ
کے باگر ہے ٭
پانچوین - جنوب مشرق مین نول سنگہ والے برج کہ ٹہاکر نول سنگہ نے سمت ۱۸۲۷
مین پختہ بناکر وہان حویلی تعمیر کرائی اونکے نام سے مشہور ہے ٭
چہٹے - مشرق مین بہینسہ والے برج یہہ برج وقت تعمیر چند بار از خود
مسمار ہوئے تہے حسب اعتقاد ہنود بخیال آسیب اوسپر بہینسہ ذبح ہوا اوسوقت
سے بہینسہ والی کہلاتی ہے ٭
ساتوین - گوکل رام والے برج کہ اوسپر گوکل رام رسالدار کا ڈیرہ تہا ٭
آٹہوین - کالکا والے برج کہ اوسپر کالکا کی پوجا ہوتی تہی ٭
یہہ قلعہ آٹہہ سال کے عرصہ مین تیار ہوا تہا فصیل خام کے گرد پختہ فصیل اوسکے
ہے کہ وہ کچہہ عرصہ بعد تیار ہوئی تہی اور اسیطرح ہر دو دروازون کے
باہر نہر کے اوپر بہت مضبوط پل تعمیر ہوئے ہین ٭
علاوہ جواہر برج کے قلعہ کے اندر عمدہ مکانات مہاراجہ صاحب بہادر کے

محل ہین حسب تحریر تہارنٹن صاحب یہہ عمارتین تین علیحدہ مقامات پرہین
اول محل خود مہاراجہ صاحب کی رونق افروزی کا ✦

دوم زنانہ محل ✦

سوم مکان اجلاس عدل گستری کہ کچہری نام سے مشہور ہے - کچہری کا مکان
کہ نہایت وسیع و خوش تعمیر ہے عہد فرمانروائی مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب
مین تیار ہوا تہا اور اوسکے صحن کے بغلی مکانات جانب راست پر مہاراجہ
بلونت سنگہ نے ایک عظیم الشان مکان انگریزی وضع پر کہ اسوجہہ سے
بنام کمرہ مشہور ہے تعمیر کرایا اس مکان کی تیاری و آرایش مین لاکہون روپیہ
خرچ ہوا ہے اوسکی عمدگی قابل دید ہے کہ دور دور سکے لوگ کمال شوق
سے اوسکے دیکہنے کیواسطے آتے ہین اور اوسکی خوبیون کو جیسا سنتے
ہین اوس سے صدچند پاتے ہین ✦

بعد مسند نشینی مہاراجہ بلونت سنگہ بہادر کے جب انتظام راج اون کی
صغیر سنی کیوجہہ سے چند سال تک باہتمام صاحبان پولٹیکل ایجنٹ ہوا تہا
اوس زمانہ مین بود و باش صاحب ایجنٹ کیواسطے شہر بہرت پور سے تین
میل مغرب مین قریب موضع سیور کہ ڈاکٹر صاحبان کی تجویز سے بلحاظ
عمدگی آب و ہوا منتخب کیا گیا تہا چند بنگلے تیار ہوئے تہے کہ اون ایام مین
تو وہان صرف صاحب ایجنٹ قیام پذیر ہے مگر بعد جبکہ بہ باشی ہونے
مہاراجہ جنت مکان کے میجر باریسن صاحب نے کہ مسند نشینی جناب فیض مآب مہاراجہ
جسونت سنگہ صاحب بہادر پر پولیٹکل ایجنٹ راج مقرر ہوئے فرط محبت

وخیرخواہی اور اپنے فرایض حفظ و نگاہداشت آسایش جناب مہاراجہ صاحب بہادر کے شوق سے و نیز بلحاظ عمدگی آب و ہوا مہاراجہ صاحب بہادر کا بمقام سیور تشریف رکہنا تجویز کیا کہ اوسوقت سے جناب ممدوح والمناقب وہان ہی رونق بخش رہتے ہین واقعی یہہ خطہ نہایت صحت بخش اور فضا کا مقام ہے کہ وہان کی بود و باش سے انسان کو کمال فرحت اور طاقت حاصل ہوتی ہے بسبب رونق افروزی فرمانروا ے ملک اور خداوند نعمت کے چند مکانات پر جو ابتدا مین تیار ہوئے تہے چند سال کے عرصہ مین اسقدر اضافہ ہوا کہ عظیم الشان چہاونی ہو گئی اور محلات خاص و مکانات مسکن محکمہ عالیہ اجلاس خاص اور سواران گہوڑ چڑہ و دیگر رسالہ جات و پلٹنون کی بارکون سے بجاے خود بہت آبادان اور مالا مال شہر ہو گیا جب مہاراجہ صاحب بہادر کا اس چہاونی مین مستقل قیام ہو گیا صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کیواسطے بہرت پور سے ایک میل مشرق مین سڑک آگرہ پر اور بنگلہ تیار ہوا کہ سنہ ۱۸۷۶ع تک جب محکمہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی آگرہ کو منتقل ہوا صاحبان موصوف کا اوسمین قیام رہا شہر بہرت پور عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۱۲ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۳۸ دقیقہ پر آگرہ سے ۳۴ میل مغرب مین واقع ہے ۰

دیگ اس راج مین دار الریاست سے دوم درجہ پر باعتبار عظمت و آبادی و قدامت دیگ ہے اگر اوسکی عالیشان عمارت محلات معروفہ بہون پر خیال کیا جاوے تو نہ فقط اس راج کے بلکہ کل ہندوستان کے عمدہ

مقامات وعجائبات سے ہے ✤

اس شہر کے گرد چند ڈہر یعنی جہیل ہین اونمین مانس نئی ندی کے ذریعہ سے کہ یہہ روپاریل کی مشرقی شاخ کا نام ہے مغربی ملک کی بارش کا پانی آتا ہے چونکہ یہہ شہر سالتمام کے زیادہ عرصہ تک پانی سے محروس رہتا ہے اوس زمانہ مین اسکی فصیلون تک فوج مخالف کی رسائی عنقریب غیرممکن ہوتی ہے شہر سے باہر جنوب مغربی گوشہ پر ایک بلند پہاڑی قلعہ معروف شاہ برج پچاس مربع گز کا ہے اور اوسکے پختہ فصیل اور ہر چہار طرف چار عمدہ برجین ہین اور اسیطرح قلعہ وشہر پناہ کی کمک وحفاظت کیواسطے چند دیگر چہوٹی چہوٹی گڑہیان بنی ہوئی ہین ✤

شہر کے اندر کو مفصلہ ذیل دروازون اور دریچون سے آمدرفت ہے۔

۱	۲	۳	۴
کمہیر دروازہ	بہوڑا دروازہ	بانہوری دروازہ	بندہا دروازہ

۵	۶	۷	۸
کامہ دروازہ	دہلی دروازہ	گوردہن دروازہ	دریچی رام چندر

۹

دریچی جسوندی

فصیل شہر کے اندر بلند اور بیس فیٹ عریض دیوارون اور بڑے مضبوط برجون کا وسیع قلعہ ہے کہ اوس سے تمام شہر بلکہ قرب وجوار کا ملک دباہے قلعہ سے مغرب مین مہاراجہ صاحب کے عالیشان محل اور خوش قطع باغ ہین اور

مस नई

शाहबुर्ज

कुम्हेर
भुड़ा
बान्होरी
बंधा
कामा
देहली
गोरधन
राम चंद्र
जसोंदी

اون کے گرد پختہ بلند دیوار ہین اس باغ کا نقشہ بشکل مستطیل ۷۵ ۴ فیٹ طول اور ۵۰ ۳ فیٹ عرض ہے اور اوسکے ہر طرف عمدہ عمارتین ہین یہہ خوبصورت محل کہ حسن تعمیر وصنعت تجویز وخوبی تکمیل مین بجز روضہ تاج گنج واقعہ آگرہ کے اوس سے بہتر ہندوستان مین کوئی عمارت نہین ہے روپباس کی کان کے نفیس سفید پتہر کے بڑے اجزا سے بنا ہے اور ہر ایک علیحدہ نام سے مشہور ہے ؛

پہلا مکان واقع شمال کہ ۶۶ فیٹ طول اور ۴۴ فیٹ عرض کا ایک وسیع کمرہ ہے نند بہون کہلاتا ہے ؛ नंदभवन

دوسرے بجانب مغرب گوپال بہون جسکو بہادون بہون بہی کہتے ہین وسط مین ایک بلند منزل اور تین طرف سے دو منزلہ بڑی عظمت کا مکان ہے गोपालभ भादोभव

تیسرے گوشہ جنوب مغرب مین سورج بہون کہ بالکل سفید سنگ مرمر کی تعمیر کا اور سرخ وسبز وزرد عقیق کی جڑائی کی گلکاری ونقش ونگار سے آراستہ ہے सूरजभव

چوتہے باغ سے جنوب اور سورج بہون سے مشرق مین رام بہون بہت بڑی عمارت ہے ؛ रामभव

پانچوین سورج بہون سے جنوب مین زنانہ بود وباش کا مکان موسوم ہردیو بہون ہے ؛ हरदेवभ

چہٹے باغ سے مشرق مین اور پختہ تالاب کے کنارہ پر ساون بہون نہایت خوش وضعی سے واقع ہے - باغ کی روشین پختہ اور سنگین تعمیر کی ہین اور کل محلات وباغ مین کمال صنعت وخوبصورتی سے فوارے لگے ہین सावनभ

جسوقت فوارے چلائے جاتے ہین عجب سیر ہوتی ہے کہ خواہ کوئی موسم ہو ساون بہادون کی کیفیت نظر آتی ہے فوارون کے اوچہلنے نہرون کے بہنے اور چادرون کے چلنے کے سواے کاریگرون نے پانی کی روش مین ایسی خوبی پیدا کی ہے کہ آفتاب کی شعاع کے عکس سے قوس وقزح بہی نمایان ہوجاتی ہے اور ایک چہت کی تہ مین گولا اس انداز سے لگا یا ہے کہ جب وہ پانی کے زور سے چلتا ہے اوسکی آواز بعینہ بادل کے گرجنے سے مشابہ ہوتی ہے۔ ان فوارون کیواسطے رام بہون کی چہت پر ایک حوض

طول	عرض	عمق
۲۹ فیٹ	۱۰۲ فیٹ	۷ فیٹ

اور ۲۰۸۸۸ مکعب فیٹ کی جسامت کا ہے اوسمین سے لاکہہ لاکہہ کے پانی سماتا ہے۔ ان محلات اور باغ سے طرفین کو تالاب ہین مشرقی سمت مین بہت وسیع مربع پختہ تالاب ہے کہ اوسمین ہر موسم مین پانی رہتا ہے اور بجز مغرب کے کہ اوس طرف باغ کی دیوار ہے اور کسیقدر مشرق کے کہ اودہر شیش محل اور گئوگہاٹ ہین ہر طرف سے پانی کے سطح تک پہونچنے کیواسطے زینہ بنا ہوا ہے۔ گوپال بہون سے مغرب مین خام تالاب بشکل مستطیل ہے اسمین البتہ موسم گرما مین پانی کم رہتا ہے اس تالاب سے مغرب مین ایک اور باغ حال مین لگایا گیا ہے۔ پختہ تالاب اور باغ سے جنوب مین پورانا محل بہت وسیع اور بلندی اور دو فراخ صحنون کا ہے اسمین بہی بڑے بڑے مکانات بکثرت ہین ؞

پختہ تالاب کے جنوب مشرقی گوشہ پر شیش محل نامی ایک عمدہ مکان ہے جملہ محلات و باغات و ہر دو تالابون کے گرد پختہ سڑک ہے ؛

دیگ کا قدیم نام دیرگہہ و دیرگہہ پوری ہے اور یہہ ایسا قدیم شہر ہے کہ اوسکا ذکر سکندہ پوران اور بہاگوت مہاتم کی چوتہی ادہیا مین ہے مدت سے یہہ شہر فرمانروایان بہرت پور کا مامن اور مستحکم مقام رہا ہے ؛

दीर्घ
दीर्घपुरी
स्कंध
भागवत

۱۷۷۶ء مین بعہد فرمانروائی راؤ نول سنگہ صاحب ابن مہاراجہ سورجمل صاحب شاہ عالم بادشاہ دہلی کے زبردست وزیر نواب ذوالفقارالدولہ مرزا نجف خان نے ایک سال اور دو مہینے لڑکر چہین لیا تہا اس لڑائی مین راؤ نول سنگہ صاحب کیطرف سے سمرو صاحب و دیگر ملازمان نے بہت جانفشانی کی تہی مگر نجف خان کے مرنے پر پہر مہاراجہ صاحب بہرت پور کے قبضہ مین آگیا بتاریخ ۱۳- نومبر ۱۸۰۴ء فوج انگریزی محکوم فریزر صاحب نے یہان ہلکر کی فوج کو شکست دی تہی اور جب مہاراجہ صاحب بہرت پور کی فوج نے ہلکر کی حمایت کرکے انگریزی فوج پر حملہ کیا دیگ کا محاصرہ کیا گیا اوسی مہینے کی ۲۳- تاریخ کو دیگ فتح ہوئی مگر پہر مہاراجہ صاحب کو دیدی گئی اور دوسری لڑائی مین جب فوج انگریزی محکوم لارڈ لیک صاحب نے بہرتپور لیا دیگ بلا مقابلہ خالی ہوگئی ؛

دیگ سے جنوب مغرب مین پہاڑ ہے اوسپر قریب ایک میل کے فاصلہ پر شہر سے باغ و تالاب پہاڑ تال کے نام سے مشہور ہے بہت فضا کا مقام ہے کہ اکثر لوگ وہان شکار و سیر کیواسطے جاتے ہین ؛

पहाड़

دیگ عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۹ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۷ درجہ ۲۳ دقیقہ
پر بھرت پور سے ۲۳ میل شمال مغرب مین واقع ہے ❊

کمہیر ٹفنتھلر صاحب نے لکہا ہے کہ اس بڑے قصبہ بلکہ چہوٹے سے شہر کے گرد خام فصیل اور خندق ہے اور میدان پر واقع ہے ۔ شہر کے سات دروازہ ہین مکانات اکثر خام ہین مگر پختہ بہی بہت ہین مہاراجہ صاحب کا محل کہ کسیقدر بلندی پر واقع ہے بہت مضبوط و سنگین تعمیر کا ہے یہہ محل کسیقدر بعہد مہاراجہ بدن سنگہ صاحب اور باقیماندہ مہاراجہ سورجمل صاحب کے زمانہ مین تیار ہوا ہے محل سے مشرق مین تالاب ہے اوسکے مغربی کنارہ پر بہت وسیع و عمدہ مکان ہے کہ جل محل کہلاتا ہے محل پر سے ہرطرف کو دور تک کا ملک نظر آتا ہے اور ہرطرف مستحکم دیوارین ہونے سے بطور قلعہ کے مستعمل ہو سکتا ہے اس شہر کے گرد نواح کی زمین مین شوریت بہت ہے کہ کنوین کا پانی کیاریون مین جمع کرکے بذریعہ تبخیر طپش آفتاب کے نمک نکالا جاتا ہے کہتے ہین کہ کمہیر اٹھارہوین صدی کے شروع مین راجہ جے سنگہ والی آمیر کی صلاح و مدد سے آباد ہوا تہا ۔
سنہ ۱۷۵۴ء مطابق سمت ۱۸۱۱ مین مہاراجہ ملہار راؤ ہلکر نے قلعہ کمہیر کا محاصرہ کیا دو مہینے تک لڑائی رہی ایک لڑائی مین کہنڈو راؤ پسر ملہار راؤ ضرب گولی سے مارا گیا ملہار راؤ نے غمگین ہوکر مہاراجہ سورجمل صاحب سے صلح کرلی کمہیر مین کہنڈو راؤ کی چہتری ابتک موجود ہے مہاراجہ سورجمل صاحب نے اس چہتری کے مصارف کیواسطے تین گانو مقرر کئے تہے ❊

जलमहल

کمہیر عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۱۹ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۲۶ دقیقہ
پر بہرت پور سے ۱۱ میل مغرب و شمال مین واقع ہے ؎

کامہ ایک مورخ نے سنسکرت کتابون سے تحقیق کرکے لکہا ہے کہ
اس قصبہ کی آبادی نہایت قدیم زمانہ سے ہے ست جگ مین اسکا نام
برہم پور تہا دواپر مین اوسکو رتنگ پور کہتے تہے ترتیا مین کامک نام رکہا
گیا اور کل جگ مین کامہ و کام بن کہلاتا ہے - یہہ قصبہ برج مین واقع
ہے اور ہنود کے متبرک مقامات مین سے سمجہا جاتا ہے کہتے ہین کہ سری
کرشن چندر کی ننہال یعنی نانا کا مسکن یہان تہا اوسکے زمانہ مین ایک
مکان معروف چوراسی کہمبہ تعمیر ہوا تہا اور اوسکے ساتہہ آسایش مخلوق
کیواسطے چوراسی چاہات اور چوراسی مندر اور چوراسی تالاب تیار ہوئے
تہے زمانہ مابعد مین سانگا رانا والی چیتوڑ نے بمقام کامہ کہ بیانہ سے متعلق
تہا دو لاکہہ سوارون کی جمعیت سے ۹۳۳ھ ہجری مین محمد ظہیر الدین بابر
شاہ سے لڑائی کی اور شکست کہائی زان بعد بمرور عرصہ ڈہائی سو سال
راجہ کیرت سنگہ جے پور والے کی عملداری ہوئی کہ اوسکے تعمیر کئے ہوئے
قلعہ اور محل کامہ مین موجود ہین کیرت سنگہ کے بعد مان سنگہ و پرتاب سنگہ
مین ملک کی تقسیم ہوئی تب کامہ راجہ پرتاب سنگہ کے حصہ مین آیا پہر ایک دفعہ
نواب نجف خان وزیر شاہ عالم نے اوسپر قبضہ کیا اخیر مین جب جنرل پیرن
صاحب سپہ سالار فوج سیندہیہ اس ملک مین وارد ہوئے تب دیوان
رائے سنگہ کی کوشش سے مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کی عملداری مین

داخل ہوا- برج کے بن جاتر انصف بہادون مین کامہین آتی ہے عرض
بلد شمالی ۲۷ درجہ ۴۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۲۰ دقیقہ پر واقع ہی

بیانہ بلند سرزمین پر پہاڑون کے سلسلون کے درمیان کہ کسیقدر
باہم متوازی اور شمال مشرق سے جنوب مغرب مین واقع ہین آباد ہے
کل پہاڑو کے اوپر قدیم زمانہ کے مکانات بے شمار موجود ہین انمین سے
مقدم قلعہ ہے اور اوسمین ایک بہیم لاٹہہ نامی مینار ہے کہ جنوب کیطرف سے
بہت دور سے نظر آتی ہے زمانہ سابق مین بہت آباد ان شہر تہا مگر پہر
بتدریج زوال پاگیا خصوص اٹھارہوین صدی کے وسط مین جب بہارا جہ
صاحب بہرت پور نے اکثر پٹھان باشندون کو کہ بہت سرکش تہے نکالدیا
مگر پہر بہی آبادی زیادہ ہو گئی تاریخ فرشتہ مین لکہا ہے کہ سنہ ۱۴۹۱ء مین
جب سکندر لودہی دہلی کا پٹھان بادشاہ اسپر حملہ آور ہوا یہہ قصبہ بڑی
رونق پر تہا اور سنہ ۱۵۲۶ مین بابر شاہ نے بیانہ کو ہندوستان کی نہایت
مشہور قلعات مین سے لکہا ہے اوس زمانہ مین بیانہ پر پٹھان رئیس قابض
تہا کہ اوس نے خالی کرکے بابر کو سپرد کردیا اوس سے دوسرے سال ہی
بیانہ کے قریب بابر شاہ اور سانگا رانا والی اودے پور کے درمیان سخت
لڑائی ہوئی تہی کہ اوسمین رانا کو شکست ہوئی عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۰
دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۲۰ دقیقہ پر واقع ہے ؛

ایک ہندی مورخ نے بحوالہ کتاب مرآت آفتاب نما لکہا ہے کہ قدیم زمانہ
مین بال چند نامی راجہ فریدون بادشاہ عجم کا ہم عصر تہا اوسکی مالوہ تک

عملداری تھی اوسکا تعمیر کرایا ہوا بیانہ کا قلعہ ہے اسی راجہ نے گوالیار کا
قلعہ تعمیر کرایا تھا اوسکے زمانہ مین علم موسیقی نے بہت رواج پایا تھا بآخر
کے بعد بجے پال راجہ نے کہ جادون نسل سے تھا قلعہ بیانہ کی مرمت ومضبوطی
[विजयमंदर] کرکے اوسکا بجے مندر گڑہ نام رکھا قلعہ کے اندر جو لاٹھہ ہے اوسکو تیلی
کی لاٹھہ کہتے ہین اوسکے حروف پڑھنے مین نہین آتے ہین سمت ۱۱۰۰ مین
ابوبکر قندہاری نے کہ خاندان محمود غزنوی کے معتمدون مین سے تھا
لڑکر قلعہ کو فتح کیا ابوبکر قندہاری کا بیانہ مین انتقال ہوا کہ قبر اوسکی موجود
[ऊखामंदर] ہے اوسی زمانہ مین اوکہا مندر وغیرہ مکان پرستش ہنود کو مسلمانون
نے بہ تغیر تعمیر مسجد بنا لیا تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ سلطان علاؤ الدین
خضر خان اکثر دہلی سے بیانہ کو جایا کرتا تھا اور بسبب موافقت آب وہوا
عرصہ تک وہان رہا کرتا تھا سنہ ۸۰۰ ہجری مین اثنائے راستہ بیانہ اوسکو
[जौनपुर] خبر پہونچی کہ جونپور کا بادشاہ دہلی کے قصد سے آتا ہے چنانچہ اوسیوقت
دہلی کو واپس گیا جب سلطان بہلول لودہی دہلی کا بادشاہ ہوا اوسکے
وقت مین شرف بیانہ کا حاکم ہوا مگر سکندر لودہی کے عہد مین حاکم بیانہ
اوسکا محکوم نہ رہا۔ ایک دفعہ سلطان سکندر لودہی قلعہ گوالیار کیطرف سیر وشکار
کیواسطے گیا تھا خواجہ محمد فرملی کو خلعت دیکر راجہ مان حاکم گوالیار کے پاس
بہیجا اوس نے بہت اطاعت کی اور وقت معاودت اپنے بھتیجے کو بیانہ
تک ساتھ بہیجا جہان سلطان شرف حاکم بیانہ نے بہی استقبال واطاعت
کی سکندر نے اوس سے بیانہ خالی کرنیکے عوض جلیسر چندوار مارہرہ
[जलेसर चंदवार मारहरा]

सकेद

ٹیکیٹ دینے کا اقرار کیا۔ مشرف نے اول قبول کیا اور عمر خان شروانی کو ساتھ لیجا کر کلید قلعہ سپرد کردی مگر پھر قلعہ مین جاکر منحرف ہوگیا اور سامان جنگ کرنے لگا سکندر شاہ نے آگرہ کو کوچ کیا آگرہ مین ہیبت خان نے کہ وہ بھی مشرف کے متوسلون مین سے تھا قلعہ سیج کے برسر مقابلہ ہوا پھر سلطان سکندر بیانہ کو واپس آیا اور اوسکا محاصرہ کرلیا ۸۹۵ھ ہجری مین اوسنے بیانہ فتح کیا اور اوسکے قریب اپنے نام سے سکندرہ گانو آباد کیا۔

سکندر لودہی علم کا بہت شایق اور عالمون کا قدردان تھا اوسکے عہد مین فرہنگ سکندری اور طب سکندری کتابین تصنیف ہوئین اور بہید سنسکرت سے فارسی مین ترجمہ ہوئی ۹۲۳ھ ہجری مین سلطان سکندر لودہی کا آگرہ مین انتقال ہوا ۹۴۱ھ ہجری مین تاتار خان ابن علاءالدین نبیرہ سلطان بہلول لودہی بیانہ مین فرمان روا تھا ہمایون بادشاہ نے بیانہ کو اوس سے چھین لیا اور اپنے بھائی ہندال مرزا کو متعین کیا بعد ازان تا وقت ہونے عملداری مہاراجہ صاحبان بہرت پور کے بیانہ مغلیہ سلطنت دہلی کے تحت مین رہا۔

ویر بڑا قصبہ ہے اوسکے گرد خام فصیل ہے درمیان مین بہت بلند و مضبوط پختہ قلعہ ہے قلعہ کے اندر سرکاری محل اور کچہری کے وسیع مکانات ہین قلعہ سے شمال مغرب مین ایک باغ بنام پھول باڑی مشہور ہے اوسمین بھی اچھا محل ہے اور شہر سے مغرب مین ایک بہت بڑا باغ ہے کہ اوس کو نولکھا باغ کہتے ہین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۴ دقیقہ

روپباس اگرچہ بہت چہوٹا قصبہ مگر قدیم ہے جس زمانہ مین اکبر بادشاہ فتح پور سیکری مین رہتا تہا اکثر یہان سیر وشکار کیواسطے آتا تہا چنانچہ اوسوقت کی تعمیر کے محل سنگ سرخ کے موجود ہین اب اونمین تحصیل و تہانہ کی کچہریان ہین محل کے نیچے شمال مین پختہ دیوارون کا بہت اچہا تالاب ہے اوسمین دوازدہ ماہ پانی رہتاہے اور قصبہ سے جنوب مین بفاصلہ نصف میل مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب عہدحکومت کا لگایا ہوا عمدہ باغ اور اوسمین بارہ دری ہے ؛

ہلینہ سڑک آگرہ وجے پور پر پرگنہ بہوساور مین ایک قصبہ ہے یہان بہی مہاراجہ صاحبان پیشین کے وقت کا ایک بڑا محل ہے ؛

हलेना

پہرسر پرگنہ اوچین مین بڑا گانو سیدون کی آبادی کا ہے قریب سا ٹھ گہر سیدون کے ایک خاندان سے ہین اکثر اونمین سے بہت بلندلیئق وصاحب علم و ذولتمند ہین اور بعض معزز عہدون پر ممتاز ہین ؛

पहरसर

پہاڑی میوات مین ایک پرگنہ کا صدر ہے وہان صاحب خان نامی خان زادہ پیر کی درگاہ ہے ؛

اس راج کے دیگر قصبات و دیہات یہہ ہین ۔

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
بہوساور	۲۷	۲	۷۷	۷	یہہ چہوٹا سا قصبہ کثرت سر درختی سے بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے یہان کی زمین درخت انبہ کو بہت موافق ہے کہ یہہ میوہ بافراط پیدا ہوتا ہے ؛	
بوکولی	۲۷	۱	۷۷	۳۶	سڑک آگرہ و متھرا پر پرگنہ روپباس میں	बोकोली
بہنیرہ	۲۷	۹	۷۷	۳۷	راستہ آگرہ و بہرتپور پر ۱۳ میل بہرتپور سے ؛	वहनेरा
چکسانہ	۲۷	۱۱	۷۷	۴۳	راستہ آگرہ و بہرتپور پر بہرتپور سے ۱۱ میل مشرق مین ؛	चकसाना
گوردہا	۲۷	۳	۷۷	۲۰	بان گنگا ندی کے کنارہ پہ اثنا راستہ آگرہ و اجمیر ؛	गोरधा
گوپال گڈہ	۲۷	۴۰	۷۷	۷	مہاراجہ سورجمل صاحب کے زمانہ میں گوپال سنگہ نامی سردار نے آباد کیا تہا اب ایک پرگنہ واقع ملک سلطنت کا صدر ہے خام قلعہ ہے ؛	

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
کیتواڑی (केतवाड़ी)	۲۷	۳۷	۷۷	۱۳	[illegible] گڑھ میں ایک گاؤں ہے
خانوہ (खानवा)	۲۷	۳	۷۷	۲۶ (?)	[illegible] میں ایک گاؤں ہے [illegible] [illegible] شکست [illegible] ایک پہاڑی کے دامن پر ہے سنہ ۱۵۲۷ع میں یہاں درمیان بابر شاہ بادشاہ اور سانگا رانا والی اودے پور سرگروہ راجپوتوں کی لڑائی شروع ہوئی تھی بابر بادشاہ ایسا پریشان خاطر ہوا تھا کہ اوس نے بامید رحمت الٰہی شرابخواری سے توبہ کی اور شراب کی طلائی و نقرئی پیالیوں کو شکست کرکے محتاجوں کو تقسیم کیا سانگا رانا کو بالکل شکست ہوئی اور وہ بمشکل بچ کر گیا اور بابر نے غازی کا

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
					لقب اختیار کیا اور کافرون کی کہوپڑیون سے میدان جنگ کے قریب پہاڑی پر ایک برج بنایا دولاکہہ فوج جسمین زیادہ تر سوار تہے بابر سے مقابل ہوئے تہے *
نگر	۲۷	۲۵	۷۷	۱۰	یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ملک سیوات مین ہے یہان ظروف گلی بہت اچہے تیار ہوتے ہین *
فرسو	۲۷	۳	۷۷	۲۳	پرگنہ بیانہ مین بان گنگا ندی کے کنارہ پر ایک گانو ہی یہان مہاراجہ صاحب کا ایک مضبوط مکان بطور قلعہ کے بنے ہے *

फरसो

تاریخ زمانہ قدیم

پنڈت بلدیو سنگہ صاحب سورج دوج اور حکیم وحید اللہ صاحب

بدایون والہ کی تصنیفات سے منتخب ہی

مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور سری کرشن چندر آخرین اوتار کی اولاد مین جادو ہین سری کرشن چندر کے بعد جتنے راجہ گذرے ہین اون کے نام جو حکیم وحید اللہ صاحب نے تحقیق کرکے لکھے ہین پشتون کی ترتیب سے لکھے جاتے ہین ٭

۱	۲	۳	۴	۵
سری کرشن چندر श्रीकृष्णचन्द्र	پردم प्रद्युम	انرود अनरूद	رود रूद्र	بجرنابہ वज्रनाभ

۶	۷	۸	۹
کرت بہان कृतभान	چتر سین चन्द्रसेन	روی سین रविसेन	ترنمل دیو त्रणमलदेव

۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
تیراسین तिरासेन	سکہن راج सखनराज	سنگہہ راج सिंघराज	دہند راج धुंदराज

۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
بلدیو बलदेव	سیونت راے सेवन्तराय	دور سین दूरसेन	ساونل بہوپ सांवलभूप

۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
سرب جیت सर्वजीत	بشن جیت विस्नुजीत	اندرسین इन्द्रसेन	نکہام निरखाम

۲۵ بہدرا سنگہ भद्रासिंह	۲۴ سبل راۓ सवलराय	۲۳ دہیراجیت धीराजीत	۲۲ درونتہہ द्रोन्थ
۲۹ کرم کنتہہ करमकन्थ	۲۸ سہن جیت सहनजीत	۲۷ کنتہہ بہوج कंथभोज	۲۶ دہیر کنوار धीरकंवार
۳۳ کشن بہان कसभान	۳۲ دہن سنگہ धनसिंह	۳۱ ساونت رہیہ सावन्तरेह	۳۰ بہدر سین भद्रसेन
۳۷ ساونت सावन्त	۳۶ بدہ بیر बुधवीर	۳۵ چہتر سین छत्रसेन	۳۴ جہودہرم जुधधर्म
۴۱ بہیم سین भीमसेन	۴۰ اکہے अखय	۳۹ مہاسن महासन	۳۸ چندر سین चन्द्रसेन
۴۵ بہیم سین भीमसेन	۴۴ بشن کیرت विसुकीर्ति	۴۳ دہرم سین धर्मसेन	۴۲ اوگرسین उग्रसेन
۴۹ انوکل راج अनुकूलराज	۴۸ اگرراج अगरराज	۴۷ کشن باہ कसवाह	۴۶ بہوری باہ भूरिवाह
۵۳ سنگرام جیت संग्रामजीत	۵۲ سوشن بدہ सुसबुद्ध	۵۱ کشن بدہ कसबुद्ध	۵۰ لیکشر بیر लेसरवीर
۵۷ کشن بدہ कसबुद्ध	۵۶ اگنی جیت अग्निजीत	۵۵ ہیم انگدہ हेमअंगद	۵۴ جدہ رتہہ जुद्धरथ

۶۱	۶۰	۵۹	۵۸
بہدراسین भद्रासेन	مدرسین मुद्रसेन	راج روپ राजरूप	اکہےساہ अखयसाह
۶۵	۶۴	۶۳	۶۲
جگت پال जगतपाल	سندپال सिंदपाल	بیرسین वीरसेन	نندرائے नंदराय
۶۹	۶۸	۶۷	۶۶
بہوج پال भोजपाल	کیرت پال कीर्तिपाल	سنگرام پال संग्रामपाल	بٹل پال बिट्ठलपाल
۷۳	۷۲	۷۱	۷۰
چندرپال चंद्रपाल	برہم پال ब्रह्मपाल	اجپہ پال असपाल	نجپہ پال नसपाल

۷۴
سنت پال
सन्तपाल

۷۵
بجےپال نے بیانہ کے پہاڑ پر قلعہ تعمیر کرکے بجے مندر گڈہ نام رکہا تہا اسی کے زمانہ مین محمود غزنوی اول مرتبہ سنہ۱۰۰۱ع مین ہندوستان پر حملہ آور ہوا اوسوقت مین اننند پال راجہ لاہور تہا اوسکے اور سلطان محمود کے درمیان جنگ عظیم واقع ہوئی اور محمود نے فتح پائی اوسکے بہتیجے مسعود سالار غازی نے سنہ۱۰۲۲ع مطابق سنہ۴۱۲ ہجری مین بیانہ کو فتح کیا بعدازان محمود نے راجہ بہٹنیر سے لڑکر اوسکو بہی شکست دی اور بہت مال و زر لیکر ہندوستان سے معاودت کی۔ سنہ۱۰۱۸ع مین محمود تیس ہزار سوار اور ایک لاکہہ پیادہ لیکر پہر ہندوستان پر عازم ہوا۔ اوسوقت میرٹہہ مین راجہ سروپ دت اور بندرابن مین راجہ کلچند اور قنوج مین راجہ کورا اور بیانہ مین راجہ بجےپال

विजयपा
विजयमं
अनंदपा
भटनेर
मेरठ
स्वरूपद
कुलचन्द
कोरा

اور لاہور و دہلی مین راجہ جے پال فرمان روا تھے محمود نے پشاور سے
قنوج تک کل راجگان سے لڑائی کی اور بہت کشت و خون کے بعد لوٹ سے
مالا مال ہوکر پہر وطن کو گیا اوسکا تیسرا حملہ سنہ ۱۰۲۴ء مین گجرات پر ہوا کہ اوسمین
مندر سومناتھہ کے کواڑ اور زر و جواہر جو شکستگی بت سے حاصل ہوئے
تہے لے گیا ؂

سمت ۱۱ مین شاہ ابو بکر قندہاری کہ خاندان محمود غزنوی کے معتمدون مین
سے تہا بیانہ پر حملہ آور ہوا - راجہ جب مقابلہ کیواسطے سوار ہوا اپنی رانیون
سے کہہ گیا تہا کہ فوج کی معاودت کے وقت اگر زرد نشان دیکھو تو اپنی فتح
سمجہنا اور سیاہ دیکھو تو دشمن کی فتح سمجہنا اگرچہ راجہ کو فتح حاصل ہوئی اور
خود ابو بکر قندہاری اس معرکہ مین مارا گیا کہ اوسکا مزار بیانہ مین موجود ہے
مگر فتح کی خوشی مین ملازمان راجہ کو زرد نشان آگے رکہنے کا خیال نرہا سب سے
آگے سیاہ نشان والے بیانہ کیطرف روانہ ہوئے - رانیون نے راجہ کی
شکست سمجہکر خودکشی کی اور اپنے خون سے قلعہ بیانہ کے دروازہ پر پنجہ کے
نقش لگائے کہ ابتک موجود ہین قبیلہ کی تباہی سے راجہ کو بہت افسوس ہوا
اور دشمن کے تعاقب مین کابل کو جاکر وہان مرگیا - مگر ایک مورخ نے لکھا
ہے کہ ابو بکر قندہاری کی فتح ہوئی تہی کہ اوس نے بیانہ پر قبضہ کیا اور
راجہ کو نکالدیا ؂

تہن پال خلف بجے پال کے بارہ فرزند ہوئے اونمین سے چار کے
نام معلوم ہین -

اول - دہرم پال جسکی اولاد مین مہاراجہ صاحب قرولی ہین ؛

دوم - چانڈل کنوار جسکی اولاد تہہ جادو کہلاتے ہین ؛

سوم - مدن پال جسکی اولاد مین بہرت پور کے مہاراجہ صاحب ہین ؛

چہارم - سون پال جسکی اولاد بجہور مین ہین کہتے ہین کہ تہن پال مع پسران خود بیانہ سے خارج ہونیکے بعد دیہات وصحرا مین دفع الوقتی کرتا رہا ؛

مدن پال کے پانچ فرزند ہوئے -

سوہا ٹہاکر یا سوہی ٹہاکر جس نے موضع سنسنی مین اپنا قبضہ کیا ؛

کانہر دیو جو موضع سوگر سی ڈاگر جاٹون کو بیدخل کرکے خود قابض ہوا اور سوگروال مشہور رہا ؛

بیر دیو موضع نوگانوہ واقع ملک دوآبہ مین ساکن گزین ہینگا گوت سے مشہور ہوا ؛

بسنت پال موضع ماندور علاقہ اکبرآباد مین اوسکی اولاد کا مدیریہ گوت ہوا ؛

سور دیو موضع کہوہ علاقہ ڈیگ مین رہا اوسکی اولاد مسلمان ہوکر خانزادہ مشہور ہوئی ؛

سوہا ٹہاکر جسے سوہی ٹہاکر ہی لکہا ہے ؛

سورہ ٹہاکر جسے پورا سانونت ہی لکہا ہے ؛

لاکن سی جسے بہوپ چند ہی لکہا ہے ؛

ہرچند

بال چند تک جادو راجپوت تہے اسوقت مین سنسوال جاٹ ہوگئے

धर्मपाल
चांडलक
तहनजाद
मदनपाल
सोनपाल
विजौर
सुहा ठाकु
सुहेठाकु
सिन्सनी
कान्हरदे
सोगर
डागर
बीरदेव
हींगा
बसन्तपाल
मंदार
मदरया
सूरदेव
सेाह
सूरत ठाकु
लाकन
भूपचंद
हरचंद
बालचंद

اسطرح کہ عمر پیری تک اولاد نہوئی تب بال چندنے اپنی رانی کی صلاح سے
ازدواج ثانی کی تجویز کی ایک روز ہنرنی کیواسطے جنگل مین گیا تہا وہان
ڈاگر گوت کا ایک جاٹ موضع جکر علاقہ ہنڈون سے اپنی منکوحہ عورت
کو کہ سوہروت جاٹ ساکن ہوڈل کی دختر تہی لیئے جاتا تہا بال چندنے
اوسکا مال واسباب مع عورت کے لوٹ لیا اور عورت کو اپنے گھر مین رکہا
اوس سے برہجے اور سرجے دو پسر پیدا ہولئے - اس روایت پر راج
بہرت پور کے سب لوگون کا یقین ہے اور قرولی کے لوگ بہی اسکی تصدیق
کرتے ہین ؛
مگر انگریزی مورخون نے اپنی تحقیقات سے قوم جاٹ کو ابتدا سے ہی
علیحدہ لکہا ہے ؛
کہتے ہین کہ ہندوستان مین قومیہ وضع کا یعنی جسمین رعایا اپنے آقا و
فرمانروا کی ہمقوم ہو صرف یہی ایک راج ہے - جاٹون کی قوم جسکو
ٹوڈ صاحب نے مورخان زمانہ قدیم کے جنٹو اور ماساجنٹو سے منسوب
کیا ہے اور اسوجہہ سے یہہ لوگ وہ ہین جنہون نے انگلستان مین سلطنت
ٹیوٹونیہ قایم کی تہی ؛
سترہوین صدی مین نواح ملتان سے آکر دوآب مین بطور کاشتکار مقیم
ہوئے تھے - مگر تاریخ مین اس سے پہلے وقت سے بہی اونکا ذکر ہے کیونکہ
جنہون نے ۱۰۲۶ء مین محمود غزنوی کو سومناتہہ سے پنجاب وہلے
سعاودت کرنیکے وقت اثناء راستہ تنگ کیا تہا اور جنکو اوسنے تباہ و

जकर
सुहरोत
बिरजे
सुरजे
जंट
मासाजेंट
टूटोनया

بربادکیا جاٹ تھے اور جنہوں نے سنہ ۱۳۹۸ع مین جب تیمور لنگ ملتان ہوکر
دہلی کو آتا تہا اوسکا مقابلہ کیا جاٹ تہے اور جنہون نے سنہ ۱۵۲۵ع مین بابر شاہ
کا ناک مین دم کیا وہ بہی جاٹ تہے۔ حسب تحریر صدر سترہوین صدی مین
ملتان سے نقل وطن کرکے دوآبہ مین مسکن گزین ہوئے وہان اون کی
ذاتی بہادری کی وجہہ سے چند مرتبہ اون پر عتاب شاہی ہوا اور
سخت تباہی پڑی مگر شاہنشاہ اورنگ زیب کے بعد سلطنت مین جو ضعف
ہوا اوسمین اونکو عرصۂ زور آزمائی وجنگ آوری کہل گیا مدعیان
سلطنت کی مخالفت ونا اتفاقی کو موقع غنیمت سمجہکر اونہون نے بسر دری
اپنے سرگروہ چوراسن کے اپنے کاشت کے دیہات مین قلعات بناکر قزاقی
مین شہرت حاصل کی اور اس لقب کی یہانتک صداقت پہونچائی کہ شاہنشاہ
فرخ سیر کے شاہانہ مسکن کو بہی امان نہ بخشی ؎

برجے کی پانچ اولاد ہوئی ۔

راو جسکی اولاد رائے سیس پرگنہ اگہے گڈہ مین ہے ؎ — राव रायसीस
بہاو جسکی اولاد اوسرانی پرگنہ کمہیر مین ہے ؎ — भाउ ओसरानी
مے چند جسکی اولاد موروَلی پرگنہ بہرت پور مین ہے ؎ — मेचंद मोरोली
کے چند کی اولاد ستاری پرگنہ بہرت پور مین ہے ؎ — केचंद सतारी
ارجن کی اولاد موضع جیہہ پرگنہ کمہیر مین ہے ؎ — अर्जुन जीह

سرجے برادر برجے پسر پال چند کے دو اخلاف ہوئے ۔

دہین ۔ دہرم ؎ — मोन धरम

چنانچہ دہرم کی اولاد اس تفصیل سے ہوئی

دہین پسر سر ہے ؛

بہیم پسر دہین کے نواخلاف ہوئے۔ भीम

رائے سر موضع گاروڑی مین ؛ रायसर गारोली

ملہسی موضع پنگہور مین رہا ؛ मल्हसी

بجے سر موضع پنگہور مین ؛ पिंघोर बिजेसर

اودے سر موضع پنوارہ مین ؛ उदयसर

انی سر موضع تاکہ مین ؛ अनीसर तारखा

سانبہر موضع سننی مین ؛ सांभर

پوہکر موضع ریٹہولی مین ؛ पोहकर रेठोली

سوبر ؛ सोवर

مکٹی سر ؛ मुकटीसर

ملہسر پسر دوم دہین جسے ملہسی ویلیسی ہی لکہا ہے ۔ اس سے بہرتپور کی ریاست قایم ہوئی اور اوسکے دو فرزند تھے۔ मल्हसर मल्हसी

کرم سر ۔ بہوج سر ؛ करमसर भोजसर
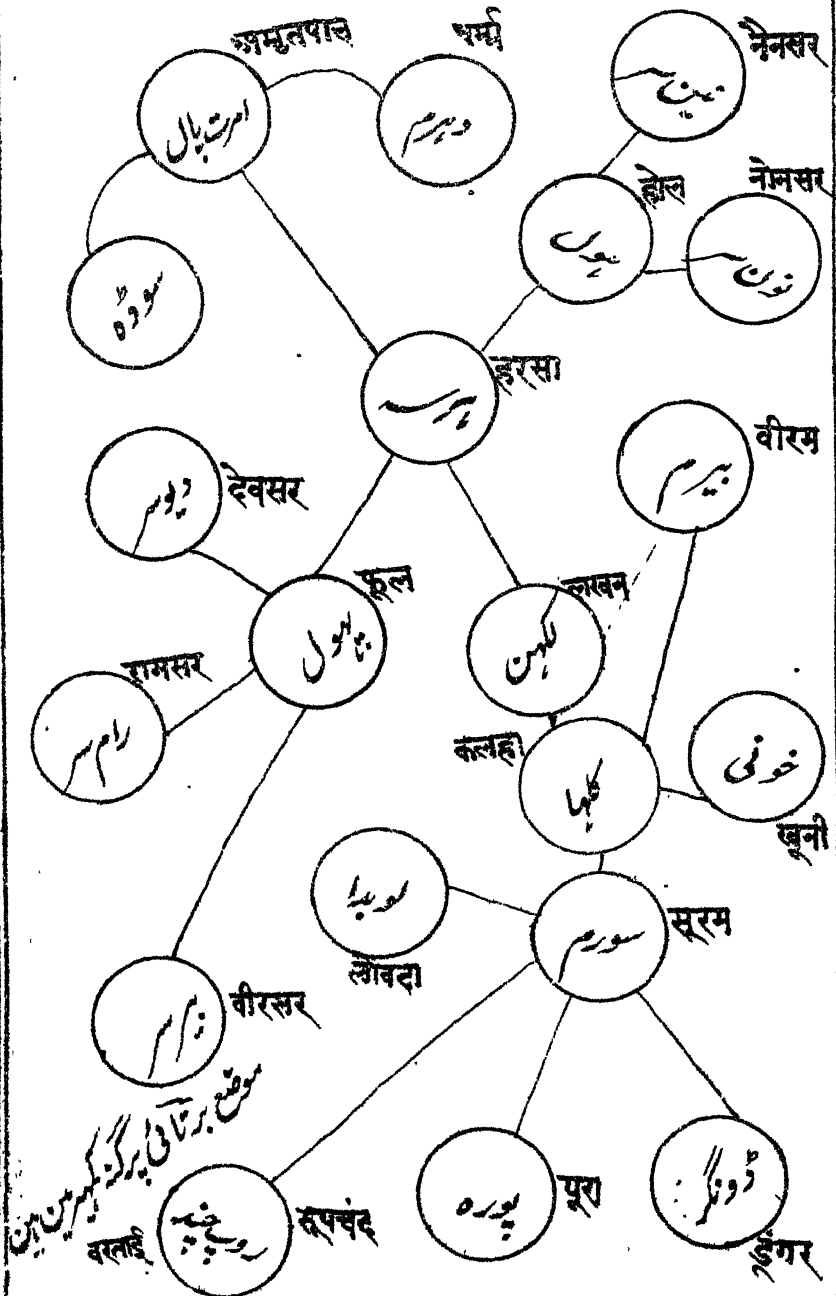
کرم سر کے دو پسر ہوئے۔ ماہب ۔ بہت ماہب صاحب اولاد تہا مگر کوئی موضع آباد نکیا۔ بہت پسر دوم سے تین فرزند ہوئے۔ माहव बहते

اندراج آوار و سوروتہ مین ؛ इन्द्रराज अवार सूरोता

جگراج موضع کاسوٹ مین ؛ जुगराज कासोट

کلو ؛

بہوج سر برادر کرم سر پسر ملہہ سر سے تین فرزند ہوئے ....

گانگدیو سنگہولی وجنوبلی واقع میان دوآب قریب بلدیوجی مین .... गांगदेव सिंघोली जनोली

کامدیو .... कामदेव

رامدیو موضع کہوبری مین .... रामदेव खोहरी

کامدیو کے دو پسر ہوئے ....

بہوری سنگہ پنگہورسی سنسنی مین آیا .... भूरीसिंह

سوری سنگہ موضع استہاون مین .... सूरीसिंह अस्थावन

بہورسنگہ کی پانچ اولاد ہوئی ....

رُوڑیا سنگہ .... रुड़यासिंह

اچپل .... अचपल

ہنونت .... हनवंत

پورن .... पूरन

ناہر سنگہ .... नाहरसिंह

رُوڑیا سنگہ سے چار فرزند ہوئے ....

سنگہا .... सिंघा

بجے .... बिजई

اتو .... अतू

رائیگی .... रायगी

بجے کے دو پسر ہوئے ....

مدّو

گوکل جسے کہارم بہی کہتے تہے

مدّو کے چار پسر ہوئے

سندراج

اولا

جہمن

سمن

سندراج کی تین اولاد ہوئی

پرتہی راج

بہوج

گنگو

پرتہی راج کے پانچ فرزند ہوئے

حسن - مکن - جمال - امی - پرتاپ

مکن کے چار پسر ہوئے

کرم سر - پہاڑی - عمادی - خان چند

خان چند کے چار اخلاف ہوئے

زین خان - جہوجہا - برج - بہگونت

برج کی سات اولاد ہوئی

گج سنگہ - بدہ سنگ - ات رام - بہاو سنگ - کسل سنگہ - اودہرہ - چورامن

मद्दू
गोकुल
खारम
संदराज
ओला
झम्मन
सम्मन
पृथीराज
भोज
गंगू
हसन
मकन
जमाल
अमी
करमसर
पहाड़ी
अमारी
खान चंद
जैनखां
झूझा
बृज
भगवंत
गजसिंह

चूरामन ओमरा कुसलसिंह भावसिंह × अतराम बुधसिंह

بہاو سنگہ کے دو اخلاف ہوئے۔
مہاراجہ بدن سنگہ صاحب؛
روپ سنگہ؛

वदनसिंह
रूपसिंह

مہاراجہ بدن سنگہ صاحب کے چھبیس فرزند ہوئے۔

سکہرام۔ پیم سنگہ۔ سکت سنگہ۔ ہمت سنگہ۔ یہہ چارون خورد سالیمین مرگئے۔ مہاراجہ سورجمل صاحب۔ پرتاب سنگہ۔ رام بل۔ اکہے سنگہ۔ گمان سنگہ۔ مان سنگہ۔ سلطان سنگہ۔ جودہ سنگہ۔ سبہارام۔ دیبی سنگہ۔ سید سنگہ۔ کہیم کرن۔ بہوانی سنگہ۔ دلیل سنگہ۔ دولہ رام۔ رام کشن۔ خوشحال سنگہ۔ لال سنگہ۔ بلورام۔ بجے سنگہ۔ بیرناراین۔ اودے سنگہ۔

सुखराम
पेमसिंह
सकतसिंह
हिम्मतसिंह
परतापसिंह
रामबल
अखयसिंह
गुमानसिंह
मानसिंह
सुलतानसिंह
जोधसिंह
सभाराम
देवीसिंह
मेदसिंह
खेमकरन
भवानीसिंह
दलेलसिंह
दूलहराम
रामकिशन
खुशालसिंह
लालसिंह
बलूराम
विजयसिंह
बीरनरायन
उदयसिंह

مہاراجہ سورجمل صاحب کے پانچ اخلاف ہوئے۔

مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب۔ ناہر سنگہ۔ مہاراجہ رتن سنگہ صاحب۔ راو نول سنگہ۔ مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب؛

مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کے چار فرزند ہوئے۔

مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب۔ مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب۔ راو پرتہی سنگہ
पिरथीसिंह
راو لچہمن سنگہ صاحب؛

लछिमनसिंह

تفصیل اولاد راو لچہمن سنگہ

بختاور سنگہ	امراو سنگہ	مادہو سنگہ	درجن سال
बखतावरसिंह	उमरावसिंह	माधोसिंह	दरजनसाल
	راو اجیت سنگہ		جگت سنگہ و مکند سنگہ
	अजीतसिंह		मकुंदसिंह जगतसिंह
	خلف امراو سنگہ		پسران درجن سال

۱۰۲ مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب

۱۰۳ مہاراجہ بلونت سنگ صاحب

۱۰۴ شری مہاراجہ دہراج برجیندر سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر بہادر جنگ نائٹ گرینڈ کمینڈر سٹار آف انڈیا

۱۰۵ شری مہاراج کنوار رام سنگہ صاحب

مدت حکمرانی مہاراجہ صاحبان بھرتپور

نمبر	نام مہاراجہ صاحب	ابتدار	لغایت	مدت
۱	مہاراجہ بدن سنگھ صاحب	چیت سدی ۸ سمت ۱۷۷۹	جیٹھ سدی ۱۰ سمت ۱۸۱۲	بے سال دو ماہ ۱۰ یوم
۲	مہاراجہ سورجمل صاحب	جیٹھ سدی ۱۲ سمت ۱۸۱۲	پوس بدی ۱۲ سمت ۱۸۲۰	عے سال ۶ ماہ ۱۵ یوم
۳	مہاراجہ جواہر سنگھ صاحب	پوس بدی ۱۳ سمت ۱۸۲۰	ساون سدی ۱۵ سمت ۱۸۲۵	للعہ سال ۷ ماہ ۱۷ یوم
۴	مہاراجہ رتن سنگھ صاحب	بھادوں بدی ۱ سمت ۱۸۲۵	چیت سدی ۵ سمت ۱۸۲۶	۷ ماہ ۲۰ یوم
۵	مہاراجہ کیہری سنگھ صاحب	چیت سدی ۶ سمت ۱۸۲۶	چیت بدی ۱۵ سمت ۱۸۳۴	معہ سال ۱۱ ماہ ۲۴ یوم
۶	مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب	چیت سدی ۱ سمت ۱۸۳۴	اگہن سدی ۱۵ سمت ۱۸۶۲	معے سال ۸ ماہ ۱۵ یوم
۷	مہاراجہ رندھیر سنگھ صاحب	پوس بدی ۱ سمت ۱۸۶۲	اسوج سدی ۴ سمت ۱۸۸۰	محے سال ۹ ماہ ۱۹ یوم
۸	مہاراجہ بلدیو سنگھ صاحب	اسوج سدی ۵ سمت ۱۸۸۰	پھاگن سدی ۱۱ سمت ۱۸۸۱	یک سال ۵ ماہ ۱۹ یوم
۹	راو درجن سال	چیت بدی ۹ سمت ۱۸۸۱	پوس سدی ۱۰ سمت ۱۸۸۲	۹ ماہ ۱۷ یوم
۱۰	مہاراجہ بلونت سنگھ صاحب	پوس سدی ۱۱ سمت ۱۸۸۲	پھاگن سدی ۱۰ سمت ۱۹۰۹	موعے سال دو ماہ ۲ یوم
۱۱	سری مہاراجہ جسونت سنگھ صاحب بہادر بہادر جنگ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی	پھاگن سدی ۱۱ سمت ۱۹۰۹ شادی ہوئی اساڑھ بدی ۲ سمت ۱۹۱۱ مسند نشین ہوئے	تا ابد	

واقعات سلف

ابتدائی بود وباش اس خاندان کی موضع سنسنی اور تھون مین تھی جہان راجہ بدن سنگہ صاحب موضع سنسنی مین کہ اب داخل پرگنہ دیگ ہے حکمران تھے اونہون نے وہان قلعہ تعمیر کرایا اور اول تیس گانو پہ قابض تھے ہمدران حال موضع تھون پر کہ اب پرگنہ نگر مین ہے راجارام پسر بہگونت تعلقہ خانچند قابض تھا یہہ شخص علاقہ تھانہ آو مین غارتگری کیا کرتا تھا اسوجہہ سے گرفتار ہوکر مارا گیا اوسکا بیٹا فتح سنگہ تھا مگر اوسکو اپنی قوم کے خوش رکھنے کی لیاقت نہ تھی کل سنسنوالون نے جمع ہوکے فتح سنگہ کو خارج کیا اور چورامن ولد برج ابن خانچند کو بجاے اوسکے سردار کیا اوسنے تھون مین قلعہ تعمیر کرایا اوسکے قبضہ مین اسّی دیہات تھے اور اکثر دیہات سے خراج لیا کرتا تھا۔

سنسنی	सिन्सनी
تھون	थून
آو	आऊ

رستم جاٹ سوگریہ ساکن موضع تہیہ متصل بھرت پور مع اپنے فرزندان ہیرامن وکتھہ رام وچورامن وکھیکرن وکرپارام کے اپنے بھائیون سے لڑا اور زمیندران قوم برہمن کھیڑاپتی سے سازش کرکے بھرت پور مین مکان بنایا پیشتر کار زراعت اور چوپان گری اور مزدوری سے بسراوقات کرتا تھا اوسکے بیٹے کو آگاہ پور مین اشرفیان پائین اس ذریعہ سے گھوڑی خرید کئے اور خام قلعہ تیار کرکے غارتگری کرنے لگا اور کھیکرن اپنے بیٹے کو تھون مین بھیجکر چورامن سے اتفاق کیا اور دونون نے بالاتفاق ایسی

رستم	रुस्तम
تہیہ	तिहया
سوگریہ	सोगरिया
ہیرامن	हीरामन
کتھہ رام	कथराम
کھیکرن	खेमकरन
کرپارام	किरपाराम
کھیڑاپتی	खेड़ापती
آگاہ پور	अगाहपुर

غارتگری کی کہ دہلی اجمیر وگوالیار وآگرہ کا راستہ بند کر دیا ❊

بظہور اس بدنظمی کے فرخ سیر بادشاہ دہلی نے حسن علیخان سید بارہہ کو ٹہاکر چورامن کے پاس بہیجا اور خطاب راہدار خان اور پانچ پرگنات نگر وکٹہومر ونَدبئی وہیلک وآو دیگر غارتگری سے منع کیا اور اسیطرح محمد امین خان اور اوسکے پسر قمرالدین کو رستم جاٹ اور اوسکے پسر کہیم کرن کے پاس بہیجکر بعطاے خطاب بہادری و دیہات بہرت پور وملاح وآگاپور وبارہہ واکرن وچند دیگر دیہات پرگنہ روپباس دیگر رہزنی سے باز رکہا اور انسداد واردات کیا ❊

مگر یہہ تدبیر کچہہ کارگر نہوئی تب سیدان فرمانرواے وقت نے سمت ۱۷۷۴ مین مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جے پور کو اخراج چورامن کیواسطے دہلی سے متعین کیا مگر جاٹون نے اپنے اقتدار وتسلط کے ابتدائی وقت مین بہی شجاعت وجوانمردی کی ایسی داد دی کہ اوس سے زمانہ حال تک اون کی شہرت ونیکنامی بدستور قایم ہے یعنی حملہ آورون کو شکست فاش دیکر نکالدیا ❊

سمت ۱۷۷۸ مین ٹہاکر چورامن بعلت قبضہ محکم سنگہ پسر خود زہر کہاکر فوت ہوا محکم سنگہ نے والی ریاست ہوکے بدمعاشون سے اتفاق کیا اور غمازون کے کہنے سے مہاراجہ بدن سنگہ صاحب خلف بہاو سنگہ ابن خان چند سے نااتفاقی پیدا کی بلکہ موقع پاکر اونکو قید کر لیا کہ قوم کے سب لوگون نے جمع ہوکے اونکو رہا کرایا ❊

कठूमर
नदबई
हेलक
खाउ
मलाह
बारहा
इकरन

مہاراجہ بدن سنگہ صاحب نے اکیس صاحبزادون کیواسطے جنمین سے سولہ
کی اولاد جو موجود ہے سولہ ٹہاکرون کی کوٹریون کے نام سے مشہور
ہے علیحدہ معاش مقرر کرکے اپنی حیات مین کنور سورجمل صاحب خلف
اکبر کو کہ اونکی حسن لیاقتی اور بہادری پر اطمینان کلی ہوگیا تہا انتظام
راج سپرد کردیا اور خود تارک الدنیا ہوگئے +

کنور سورجمل صاحب نے سمت ۱۷۸۹ مین بہرتپور پر شبخون مار کے ٹہاکر کہیمکرن
کو جو کہیماکر کے مشہور تہا خارج کیا اور اوسکے گڈہ کو مسمار کرکے اپنا فراخ تر
قلعہ تعمیر کرایا اور دیگ کے مشہور محلات کہ نہایت عمدہ عمارت ہے اونکے
عہد حکومت مین تیار ہوئے +

اکثر اوقات کنور سورجمل صاحب سیر و شکار مین مشغول رہتے تھے ایک روز
بمقام نوح جہیل مصروف صید افگنی تہے کہ یکایک نواب فتح علیخان ولد
ثابت خان کا وکیل کہ نواب مذکور پرگنات نواح کول پر قابض ہونے
سے مورد عتاب شاہی ہوا تہا حاضر ہوا اور عرض کی کہ محمد شاہ بادشاہ
نے اسد خان وزیر کو مع دس ہزار سوار اور توپخانہ کے نواب فتح علیخان
کے اخراج کیواسطے متعین کیا ہے اور اوس نے جیور و ٹپل و اکہو
و چنڈوس و خورجہ مقامات پر قبض و دخل کرلیا ہے نواب موصوف
آپ سے مدد کا خواستگار ہے کنور صاحب نے نواب کی دستگیری منظور
کرکے ملاقات کے واسطے کہلا بہیجا عند الملاقات عہد و پیمان واثق ہوا
اور نواب اپنی فرودگاہ کو واپس گیا جسوقت اسد خان مع فوج کے

نواح چندوس مین آیا کنور صاحب بہی اوسی مقام پر پہونچے اونکی مدد سی
ہمت پاکر نواب فتح علیخان مع راؤ بہادر سنگہ گہاسیڑہ والا اون کے شامل
ہوا اور اسدخان کے پاس پیغام بہیجا کہ کول قدیم سے ہمارا ہے اور ہم
بہی موروثی بادشاہی خانہ زاد ہین یا تو اس ارادہ سے درگذر کرو
ورنہ لڑائی کیواسطے تیار ہو۔ اسدخان نے بہت خفگی سے فتح علیخان کے
وکیل کو رخصت کیا اور فوج کو حملہ کرنیکا حکم دیا افسرون نے فوج کی قلت
پر نظر کرکے کہ صرف پانچ ہزار تھی دو تین روز کی مہلت چاہی کہ اس عرصہ
مین دیگر فوج آجاوے تب حملہ کرین اسدخان نے بخوف اعانت کنور
سورجمل صاحب توقف مناسب نہ سمجہا الغرض پہر پہر رات باقی رہے سے
اسدخان حملہ آور ہوا اسطرف سے کنور سورجمل صاحب مع راجپوتان کچہواہہ
وراٹہوڑ وچوہان وچندیلہ وجاٹان سنسنوال وکہونٹیل وسوگروال و
چاہر وبہونگڑہ ورتوار وکہنوارہ ونوح وال وہینگا وڈاگر وبچہاندرہ
ونسوار یہ سوار ہوئے ایک ہزار سوار سے گوکل رام گوڑ اور سات ہزار
سوار سے پرتاب سنگہ کچہوایہ کو بجانب راست اور پانچ ہزار سوار سے برج سنگہ
کو بجانب چپ مقرر کیا۔ اور رام چندر کتور وٹہاکر سونیگرہ وفتح سنگہ بیس
وسمیر سنگہ چندیلہ وبیدسنگہ چوہان کو ہراول بنایا اور گج سنگہ وشیو سنگہ د
اودے سنگہ وہر نراین بیس کو ہمرکاب رکہا اوسوقت فتح علیخان بہی
مع دو ہزار سوار میدان جنگ مین پہونچا اور چار گہڑی دن چڑہے تک
عساکرین مین بازار جنگ گرم رہا اول اسدخان کی فوج نے کنور سورجمل

धासेड़ा

सिं...
बुंदेल
सोगर
चाहर
भोगड
रतवा
खनवा
नुहवा
ढींगा
डांगर
बछाल
नसवा

و فتح علیخان کی فوج کے بہت آدمی ہلاک کیے فتح علیخان کی فوج ہراسان ہوئی
اوس نے ہاتہی سے اوتر کر پاے تناب قایم کیئے کنور سورجمل صاحب نے
اوسکو مضطرب دیکہکر تشفی کی اور اپنی فوج سے یکبار گی حملہ کر کے دشمن کو
شکست دی اسدخان گولہ سے مارا گیا فوج منتشر ہوئی کنور سورجمل صاحب
بعد حصول فتح نواب فتح علیخان کو کول مین مختار کر کے دار الریاست کو واپس
آئے ﴿

مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جے پور کے انتقال پر ایشری سنگہ و مادہو سنگہ
اون کے پسران مین باہم مسند نشینی پر فساد ہوا مادہو سنگہ نے ملہار راو
ہلکر کو اپنی مدد پر بلایا ایشری سنگہ مہاراجہ بدن سنگہ صاحب سے خواستگار
امداد ہوا او نہون نے کنور سورجمل صاحب کو مع شمبہو رام و سکہرام سرداران
و دس ہزار سوار و چار ہزار پیادہ جے پور بہیجا اول معتمدان راج نے
دور تک اور بعد ازان مہاراجہ ایشری سنگہ نے کسیقدر فاصلہ تک
استقبال کیا اور موتی ڈونگری پر ڈیرہ کرایا دونون متفق ہو کر دہنیون
سے برسر مقابلہ ہوئے عرصہ تک بازار جنگ گرم رہا آخر کار ملہار راو کو
شکست ہوئی مگر انجام مین اوس نے مادہو سنگہ کو دو پرگنہ دلوا کر
اوسکی ننہال مین بمقام اودے پور بہیجدیا ایشری سنگہ نے کنور سورجمل
صاحب کو تحفہ جات بیش بہا پیشکش کر کے رخصت کیا ﴿

ہنوز انصرام کار مہاراجہ ایشری سنگہ کے بعد چند روز آرام سے نگذرے
تہے کہ پہر فکر درپیش ہوا یعنی بوصول عرضی ملازمان دریافت ہوا کہ بادشاہ

عمر علی سنے نواب اسد خان کے جنگ علی گڈھ مین شکست کہا کر قتل ہونے پر
افروختہ ہوکر بخشی صلابت خان کو مع علی قلی ورستم خان وحکیم خان وکبری
دن فتح علی وغیرہ دیگر امرا وراجگان کے بجمعیت تیس ہزار سوار مہاراجہ بدن سنگہ
صاحب وکنور سورجمل صاحب کی بیدخلی کیواسطے متعین کیا ہے اگر جلد تدبیر
نکیجاوے تو یقین ہے دشمن غالب آجاوے مہاراجہ بدن سنگہ صاحب نے
کنور سورج مل کو مع فوج مقابلہ کیواسطے بہیجا او نہون سنے نوگانوہ واقع
میوات مین دیرہ کیا اور راجہ موہن سنگہ سورج دوج کو بخشی کے پاس
بہیجکر پیغام دیا کہ عرصہ سے اس ملک کا انتظام بادشاہی سے ہمکو سپرد
ہے آپ نے کس ارادہ سے اسطرف قدم رنجہ فرمایا ہے بخشی سنے اس
بات پر تبسم کرکے کہا کہ ہنوز آپ کو معلوم نہین ہے کہ بادشاہ نے بوجہہ
قدامت اکبرآباد وگڑگانوہ وہنڈون وبیانہ وہوڈل وپلول ومیوات
وسندانہ ومتہرا ددوآبہ وغیرہ ممالک کی بخشی گری پر مجہکو سرفراز کیا ہے
اسمین سے جو ملک تمہارے قبضہ مین ہو اوسکو چہوڑ دو اور دو کرور
روپیہ نذرانہ لیکر بادشاہ کیخدمت مین حاضر ہو تاکہ آفت سے بچو کیونکہ
تم نے اسد خان بندہ بادشاہی کو مارا ہے اور نافرمانی اختیار کی ہے
اگر یہہ منظور نہو تو آمادہ جنگ ہو وکیل نے جواب مین کہا کہ کنور سورجمل صاحب
بہی یکے از متوسلان شاہی ہین اور ظل حمایت بادشاہ مین دہلی وآگرہ
کے درمیان ریاست پیدا کی ہے آپ کو ایک بسوہ زمین نہ دینگے اور رخصت
ہوکر واپس آیا کنور سورجمل صاحب نے مع فوج جاکر صلابت خان کو گہیر لیا

نوگانوا

که اوسکی فوج بے آب ودانہ تنگ ہوگئی آخرکار مقابلہ ہوا علی قلی وفتح علی
وکبیری مفرور ہوئے مگر رستم خان وحکیم خان لڑتے رہے ہرنراین ولد
شمبہورام نے رستم خان کے ہاتہی پر حملہ کیا حکیم خان نے اوسکے تیر مارا
اوس نے تیر نکالکر رستم خان کے نیزہ مارا اور اوسے زمین سے
گرالیا حکیم خان نے پہر تیر چلایا مگر کارگر نہوا اور وہ خود مارا گیا مگر اسی
عرصہ مین ہمراہیان رستم خان نے ہرنراین کو بہی مار لیا اس لڑائی
مین کنور سورجمل صاحب کے ساتہہ سے پرتاب سنگہ کچہوایہ وبلرام
وشیوسنگہ ومحمد پناہ ورتنا وہرنراین سردار مارے گئے اور رفیقان مخالف
سے حکیم خان ورستم خان دونون کام آئے کنور سورجمل صاحب کی فتح
ہوئی پہر صلابت خان نے صلح کرلی کنور سورجمل صاحب نے اپنے صاحبزادہ
لالہ جواہر سنگہ صاحب کو اوسکے ساتہہ بہیجا اور وہ ملک ڈہونڈار یعنی
جے پور کو عازم ہوا ❊
جب نول رائے کارپرداز نواب منصور علیخان صفدر جنگ کا ہم افغانان
قوم بنگش مین مارا گیا نواب ممدوح نے بادشاہ کیخدمت مین عرض کی کہ
احمد خان برادر قایم خان بنگش ملک وپرگنات کی آبادی مین خلل انداز
ہوتا ہے اگر چند روز اسیطرح رہیگا تو اوسکا مقابلہ مشکل ہوجاویگا
بادشاہ نے یہہ عرض سنکے اوسی وزیر کو باغیون کی سرکوبی کیواسطے
تعین کیا وزیر نے دس ہزار پیادہ وبارہ ہزار سوار وتوپخانہ وخزانہ
ودیگر سامان جنگ لیکر اور خلعت وشمشیر حاصل کرکے دہلی سے دریاے جمن کا

عبور کیا اور دس روز مین کول پہونچا اور راؤ گہاسیڑہ کو بجمعیت دو ہزار
سواروں کے اپنے شامل کیا اور کنور سورج مل صاحب کو بذریعہ خط مدد
کیواسطے طلب کیا اور یہہ بہی لکہا کہ میری اس تحریر کو حاکمانہ تصور نکرین
بلکہ دوستانہ کنور سورجمل صاحب بمقام سہار تہے اونہون نے مہاراجہ
بدن سنگہ صاحب سے اجازت چاہی مہاراجہ بدن سنگہ صاحب
نے جواب لکہا کہ حسب الطلب نواب جانیکا مضایقہ نہین مگر بنظر دوراندیشی
ہوشیار رہنا چاہیئے اور مسلمانون کے قول پر اعتبار نکرنا چاہیئے کنور
صاحب موصوف بجمعیت پندرہ ہزار سوار کول مین پہونچے نواب نے مسمی
اسمعیل نامی ایک شخص کو استقبال کیواسطے بہیجا نواب سے ملاقات
ہوئی اوس نے عندالملاقات کہا کہ آپکے چچا روپ سنگہ اور ہمارے والد
شہادت خان کے درمیان قدیم سے یگانگت تہی اب وہ زیادہ مستحکم
ہوئی اونہون نے بمقابلہ افغانان مدد کرنیکا اقرار کیا دوسرے روز
نواب نے ملاقات بازدید کی اسکے بعد کوچ کرکے نولکہا باغ مین دیرہ کیا
اور فوج کو سمہالا تو کل فوج لاکہہ سے زیادہ تہی کالی ندی کا عبور کرکے
بمقام کاسگنج لڑائی ٹہیری نواب نے شیر جنگ خان اور بہادر سنگہ کو بجانب
یمین اور میر بنکہ اور رمضانی خان کو طرف یسار مقرر کیا اور عیسیٰ خان
اور کنور سورجمل صاحب فوج کے ہراول ہوئے احمد خان افغان کو بہی
اس حال کی خبر پہونچی وہ مستعد جنگ ہوا اور اوسکی مدد کیواسطے دس ہزار
سوار گنگا پار سے تیار ہوئے کنور سورجمل صاحب نے راس کلان گہوڑون کے

सहार

कालीन

कासगंज

سوار لڑائی کیواسطے رکھے اور خور دراس کی رسد رسانی پر متعین کئے اور
بذات خاص افغانون سے لڑائی شروع کی احمد خان نے وکیل بخدمت کنور
سورجمل صاحب بھیجکر کہلایا کہ بھائی قایم خان نے جنگ روہیلہ مین وفات
پائی اس موقع کو غنیمت سمجھکر منصور علی خان نے اس ملک کی ضبطی کی اجازت
لی تھی مین اسبات کو سنکر مع بھابھی صاحبہ یعنی زوجہ قایم خان کے
نواب کے پاس گیا اور کل مال و متاع نذر کیا اور بادشاہ کیخدمت مین
معاملہ پیش کیا نواب نے ظاہر داری سے خاطر و تسلی کرکے قسم کھائی مگر
دل سے کینہ رفع نکیا اور مطلق رحم نکرکے ہم سے لڑائی شروع کی ہے آپ
ایسے بے ایمان کی مدد کرتے ہین نازیبا ہے مناسب ہے کہ اس معاملہ سے
علیحدہ ہوجاوین کنور صاحب نے جواب دیا اب برسر مقابلہ آگئے صلح کی
گنجایش نہین ہے اگر پیشتر سے کہتے تو ایسا کیا جاتا کنور صاحب اور عیسیٰ خان
نے نواب سے جلد لڑائی کرنے کی تاکید کی چنانچہ آمادہ جنگ ہوئے اوسطرف
سے احمد خان نے مع فرزند محمد علی و شادلخان و جبش خان کے عیسیٰ خان
و میر سنگہ و اسمعیل وغیرہ سواران ہمراہی نواب پر حملہ کیا اور عیسیٰ خان
مارا گیا اور نواب کی فوج مفرور ہوئی اور نواب جان سلامت لے گیا
رستم خان افغان دس ہزار سوار سے کنور سورجمل صاحب کا مقابلہ کرتا
رہا اس لڑائی مین کنور سورجمل صاحب کے ساتھہ بلو سنگہ چودھری بلبدہ
والہ و جین سنگہہ و صاحب رام و سکہہ رام و کہوٹہ برہمن و ہری سنگہ
و صورت رام و تلوک چند تمر تھے کہ منجملہ اون کے بلو سنگہ و صورت رام

و کہوڑ و تلوک چند وہری سنگہ مارے گئے اور کل فوج نے داد شجاعت دی کہ افغان بہی بہت مارے گئے آخر کار رستم خان بہی مع چہ ہزار سوار دن کے مارا گیا اور باقیماندہ فوج مفرور ہوئی ہمراہیان کنور سورجمل صاحب نے دس کوس تک اونکا تعاقب کیا خود کنور صاحب ساٹہہ سوار وں سے میدان جنگ پر رہے پہر معاودت فرمائی کہ متہرا مین کل لشکر جمع ہوا بعد روانگی نواب کے کنور صاحب ڈیگ مین داخل ہوئے ✦

نواب منصور علی خان روہیلہ افغانون سے شکست پاکر دہلی مین گیا تو کار و بار سلطنت مین خلل واقع ہوا مکرر ارادہ جنگ کرکے ملہار راؤ ہلکر کو مدد کیواسطے بلایا وہ پچاس ہزار سوار لیکر آیا نواب ملنے اوس سے ملکر خوشی حاصل کی اور فی الفور دونون جمادی الاول ۱۱۶۴ھ مین بالاجتماع عازم ہوئے اور کمک کیواسطے کنور سورجمل صاحب کو ساتہہ لیا عبور دریائے جمن کرکے نواح شمس آباد مئو مین سرحد افغانان پر پہونچے اوسطرف سے سعداللہ خان خلف نواب علی محمد خان روہیلہ رامپور افغانون کی مدد کیواسطے آیا کہ افغان بہ افسری احمد خان بنگش بر سر مقابلہ آئے کنور سورجمل صاحب و ملہار راؤ ہلکر نے حملہ کیا عرصہ تک لڑائی ہوئی آخر کار دس بارہ ہزار قتل و مجروح ہوکے افغان بہاگے کنور سورجمل صاحب نے فتح کی خبر جلد نواب کے پاس بہیجی افغانون نے ملہار راو سے اتحاد پیدا کیا اور نواب سے پیچہا چہوڑا یا ملک کے تین حصہ کرکے ایک ملہار راؤ کو اور دوسرا نواب منصور علیخان صفدر جنگ کو دیا اور تیسرا خود رکہا نواب براستہ دریائے گنگ

عازم ملک مشرقی ہوا اور کنور سورجمل صاحب اپنے ملک کو آئے ✽
ایک دفعہ میناہارے ساکن گہاسیڑہ پرگنہ سوہنہ کنور سورجمل صاحب کے لشکر کے
اونٹون کو چرا لیگئے کنور صاحب نے راؤ بہادر سنگہ والی گہاسیڑہ کو کہ بڈگوجر
راجپوت تہا واپسی شتران اور سزا دہی مجرمان کیواسطے لکہا اوس سے کچہہ
تعمیل نکی کنور صاحب کو یہہ امر ناگوار ہوا گہاسیڑہ کے راؤ نے افغانون کی
لڑائی مین طرح دی چنانچہ نواب صفدر جنگ نے بمشورہ کنور سورجمل
صاحب اوسکی بدکرداری سے پادشاہ کو مطلع کرکے اوسکی سزادہی کی اجازت
حاصل کی اور یہہ خدمت بہی بعطاء خلعت و شمشیر و سپر کنور سورجمل صاحب
کو سپرد کی کنور صاحب نے وطن مین آکر مہاراجہ بدن سنگہ صاحب سے اجازت
لی اور کوچ کرکے کول یعنی علیگڈہ پہونچے وہان فوج کی موجودات لے
بعد ازان بمقام جوار داخل ہوئے اور لالہ جواہر سنگہ صاحب بہی حسب الطلب
مع جمعیت شامل ہوئے گہاسیڑہ مین بہت مضبوط قلعہ دو کوس کے احاطہ
کا تہا اندر پانی بکثرت تہا اور گرد خندق پختہ و پُرآب بہت عمیق تہی قلعہ کے
اندر آٹہہ ہزار فوج کی جمعیت حفاظت کیواسطے تہی فوج کی آمد سنکر بہادر سنگہ
نے صلح کیواسطے وکیل بہیجا مگر صلح نہو سکی فوج حملہ آور نے پہونچکر قلعہ کا محاصرہ
کیا - سمت جنوب مین لالہ جواہر سنگہ صاحب مع رتن سنگہ راجہ بیٹہ ہو و بہیکہ
و کُسل سنگہ و ست رام گوتم و کشن سنگہ و سار دول سنگہ مع برادرزادگان و
سکہرام و بخشی موہن رام و راجہ رام و موہن رام چوہان و تلکا و دہن سنگہ
و ٹہاکر داس و دولت رام و بہیم سنگہ وغیرہ سرداران - مغرب مین خود

کنور سورجمل صاحب مع گوکل رام گوڑ و برج سنگہ چوہان وکسل سنگہ پسر صورترام وشیام سنگہ پنگہوریہ وشیام سنگہ ثانی ولد تہان سنگہ وجے سنگہ ولد منسارام وباکہریہ وسہی رام وفتح رام ولد ادہان یروہت وچندربہان پسر کہمنڈی پروہت ودیبی سنگہ واکہے سنگہ ودلیل خان عرف دلامیواتی جانب مشرق درجن سنگہ ورام سنگہ تنور وہرناگر مصر وجمعیت کہونٹیلان جانب شمال گدال گوجر وجیت سنگہ ولد بہوندارام ٹہاکر اٹہینگ وبجیت سنگہ وانوپ سنگہ —

اسطرح محاصرہ ہوکر طرفین سے جنگ وجدل ہونے لگی خود راؤ بہادر سنگہ کے گولی لگی مگر باوصف زخمی ہونیکے پندرہ روز تک لڑتا رہا جب قلعہ کے لوگ آمد رفت بند ہونے سے تنگ ہوئے راؤ بہادر سنگہ نے ظالم سنگہ سردار کو صلح کیواسطے حملہ آور فوج مین بہیجا بہ تعین دس لاکہہ روپیہ نقد وسامان جنگ صلح قرار پائی راؤ بہادر سنگہ نے نقد روپیہ تو دینا منظور کیا مگر سامان جنگ دینے سے انکار کیا ظالم سنگہ اپنے قول کی بدعہدی ہونے سے زہر کہا کر مر گیا کنور سورجمل صاحب نے اس حال سے مطلع ہوکر امر سنگہ ولد جہا کو راؤ کے پاس بہیجا اوس نے جواب دیا کہ جب تک ذخیرہ مین غلہ ہے صلح نکرونگا مگر اخیر کو امر سنگہ کی فہمایش سے قبول کرکے کہا کہ قلعہ محصور ہونیکے سبب سے کوئی اعتبار نہین کرتا ہے کہ زر نقد کا بندوبست کرون مال واسباب لیجائے اور دہلی مین رہن کرکے روپیہ وصول کرلو کنور صاحب نے کہانند نامی سردار کو مال کے ساتہہ بہیجا مگر دریافت ہوا کہ راؤ نے اپنے بیٹے فتح سنگہ حاضر باش

دربار شاہی کو لکھدیا ہے کہ مال و اسباب مرسلہ کو اپنے قبضہ مین رکھے اور
کنور صاحب کے آدمیون کو دم دلاسا دیتا رہے کہنا نند اوسکی دغابازی
دیکھکر کنور صاحب کے پاس واپس آیا اونھون نے قلعہ پر حملہ کیا اور
لڑائی ہوئی کنور صاحب کی فوج مین سے چند سردار مارے گئے آخر کار قلعہ
فتح ہوا مگر را و پہر بہی بجمعیت ڈیڑہ سو خیر خواہ آدمیون کے لڑتا رہا انجام
مین اپنی عورتون کو قتل کرکے یکایک حملہ آور ہوا اور دلامیو کے ہاتہہ سے
مارا گیا اور اوسکے ہمراہی بہی سب کام آئے کنور سورجمل صاحب فتح کامل
پاکر گہاسیڑہ پر قابض و متصرف ہوئے مگر را و بہادر سنگہ کے مارے جانے
پر بہت افسوس کیا ؛

آصف جاہ نظام الملک صوبہ دار دکن مرا تب اوسکا بیٹا خان فیروز جنگ
ملقب بہ امیر الامرا احمد شاہ سے صوبہ داری دکن کی سند حاصل کرکے بامداد
مہاراجہ ہلکر اورنگ آباد مین گیا ارادہ تہا کہ اپنے بہائی سے جو بہ زبردستی
قابض ہوگیا تہا ملک چہین کر خود قابض ہووے لیکن قضا نے پہنچہوڑا اورنگ آباد
پہونچتے ہی مرگیا اوسکا بیٹا غازی الدین خان جسکا اصلی نام شہاب الدین
تہا تباہ ہوکر دہلی مین آیا اور گریہ و زاری کرتا ہوا نواب منصور علی خان
صفدر جنگ وزیر کے گہر گیا اوس نے رحم کرکے بادشاہ سے خطاب عماد الملک
اور عہدہ امیر الامرائی دلوایا کچہہ عرصہ بعد بخشی ہوگیا باوجودیکہ صفدر جنگ
نے اوسپر بڑا احسان کیا تہا مگر اونکے مذہب مین اختلاف تہا یعنی منصور علیخان
صفدر جنگ ایرانی تہا اور بخشی غازی الدین خان تورانی کہ اس سبب سے

اونمین نا اتفاقی پیدا ہوگئی غازی الدین خان نے بحضور پادشاہ
شکایت کی کہ وزیر نے حضور کے ناظر کو ہلاک کیا ہے اور افغانون
سے ساز کر کے وکہیون کو اس ملک مین ناحق لایا ہے اور راؤ بہادر
سنگہ خیر خواہ سلطنت کو برباد کیا ہے پادشاہ نے اس شکایت پر صفدر
جنگ کو بحیلہ تعیناتی صوبہ داری اودہ کے شہر سے بدر کیا اور غازی الدین
خان کو وزیر کیا اوسوقت منصور علیخان نے بہت افسوس سے یہہ مصرع
پڑہا۔ طفل دامنگیر ما آخر گریبان گیر شد ❊ لڑائی کے ارادہ سے مشرق
سے فوج طلب کی اور کنور سورجمل صاحب کو بلایا اونہون نے مع
لالہ جواہر سنگہ صاحب بجمعیت پندرہ ہزار سوار کہاسیڑہ سے کوچ کر کے
فریدآباد مین دیرہ کیا نواب صفدر جنگ کا ارادہ تہا کہ یکبارگی حملہ کر کے
معمورہ دہلی کو خراب کرے اور تورانیون کو سزا دے کنور سورجمل صاحب
نے صلاح دی کہ اول خاندان شاہی مین سے کسی کو اپنی طرف کر کے اوسکے
نام سے حملہ کرنا مناسب ہے چنانچہ اس صلاح کے بموجب نواب وزیر نے
نبیرہ کام بخش کو بلا کر تخت شاہی پر بٹہایا اور اسکا نام عادل شاہ رکہکر اوسکی
طرف سے لڑائی شروع کی اسمعیل خان کہ بڑا رئیس تہا اور راج اندر گر گسائین
مع فوج پندرہ ہزار سوار و پیادہ کے اور کنور سورجمل صاحب و لالہ جواہر سنگہ
صاحب بجمعیت سوار و پیادگان نواب صفدر جنگ کی مدد کیواسطے شامل
ہوئے نواب نے دہلی پر چڑہائی کر کے شہر کو گہیر لیا نواب غازی الدین خان
نے اس حال سے مطلع ہو کے نواب صمصام الدولہ کو میر بخشی کرایا اور

फरीदाबा

بحصول اجازت توپخانہ لیکر مستعد مقابلہ ہوا کنور سورجمل صاحب
و لالہ جواہر سنگہ صاحب نے حملہ کرکے عرب سرا سے تک توپخانہ وغیرہ اسباب
شاہی کو لوٹا بعد ازان چند لڑائیان ہوئین اونکا حال علیحدہ علیحدہ
لکھا جاتا ہے *

غازی الدین خان نے مع شادل خان و نجیب خان روہیلوکے دریای
جمن کے قریب ریتہ مین مورچہ بندی کی نواب صفدر جنگ کیطرف سے
راجیندر گر گوشائین اور اسمعیل خان نے کچھہ فاصلہ پر مقابل مین اپنا
توپخانہ لگایا اور خود نواب اور کنور صاحب شہزادہ عادل شاہ کو لیکر
پورانی دہلی سے لڑائی پر چڑہے کنور صاحب کی فوج کو حکم ہوا کہ شہر کو
لوٹے فوج نے شہر مین داخل ہوکر ہزارہا آدمیون کو قتل کیا مکانات
مین آگ لگائی اور لال دروازہ تک پہونچکر لاکھون روپیہ کا مال و اسباب
لوٹا جب دیکہا کہ فوج شہر کی بربادی مین مصروف ہے اور دشمن حملہ آور
ہوتا ہے تب شہر کی تخریب سے باز رکہکر فوج کو لڑائی پر آمادہ کیا کنور
سورجمل صاحب مع اپنی کل فوج کے شادل خان سے مقابل ہوئے جنگ
عظیم واقع ہوئی صدہا آدمی طرفین سے مارے گئے ہمراہیان کنور سورجمل
صاحب سے رام چندر تنورا اور تلسی رام وغیرہ بہت چیدہ جوان مقتول
و مجروح ہوئے چار گہڑی دن باقی رہا تب لڑائی ختم ہوئی -

دوسری دفعہ حسب صلاح نواب و کنور صاحب ریتہ مین لڑنا مناسب متصور
نہوکر جہیل پر دیرہ کیا اور لڑائی شروع ہوئی اس لڑائی مین راجیندر گر

सराय

पुरानी देहली

झील

گوشائین نے کمال بہادری کی توپخانہ شاہی پر متواتر حملہ کرکے صدہا کو مارتا
تہا اور صحیح وسالم واپس آتا تہا اکثر لوگون نے خیال کیا کہ وہ بزور جادو
ایسا کرتا ہے مگر اخیر مین جب وہ مارا گیا اسکو یقین ہوا کہ یہہ اوسکی صرف
بہادری تہی اسیطرح بخشی گوکل رام کمال دلاوری سے قتل ہوا اور
لڑائی بلا فیصلہ موقوف رہی نواب نے امراو گر گوشائین خلف راجیندر گر
کو بجاے اوسکے مقرر کیا ؛

تیسری دفعہ فوج متفقہ نے تبدیل مقام کرکے موضع تلپٹہہ پر جاکر دیرہ کیا
اور روہیلون نے اوسکے مقابلہ مین چورا کی گڑہی مین مقام کیا لڑائی
ہوئی غازی الدین خان دکہنی اور بدخشانی فوج لیکر مقابلہ کیواسطے آیا طرفین
کے بہادرون نے بخوبی داد شجاعت دی کنور سورجمل صاحب نے دشمنون
سے قلعہ تغلق آباد چہین لیا فوج شاہی مفرور ہوئی ساڑول گوجر اور گہمنڈی
پروہت نے دہلی دروازہ تک اوسکا تعاقب کیا ؛

تलपट

चौराकीगढ़ी

नगुलकाव

چوتہی مرتبہ حسب الحکم نواب غازی الدین خان شادل خان ونجیب خان
نے مع بیس ہزار سوار و توپخانہ کے چورا کی گڑہی سے کوچ کرکے میدان
بدرپور مین کہ دہلی سے آٹہہ کوس ہے مقام کیا کنور صاحب و نواب
صفدر جنگ کی فوج نے وہان جاکر مقابلہ کیا اور اونکی طرف سے محکم سنگہ
ولد بیری سال سردار بہت بہادری سے مارا گیا ؛

बदरपुर

پانچوین دفعہ فوج شاہی نے فرید آباد مین جاکر دیرہ کیا وہان کنور
سورجمل صاحب نے مع لالہ جواہر سنگہ صاحب حملہ کرکے صدہا آدمیون کو

بلبھگڑھ

تہ تیغ کیا ٭
چھٹے لڑائی بمقام بلب گڈہ واقع ہوئی اسمین بہی بہت کشت وخون ہوا
مگر فیصلہ نہوا ان لڑائیون مین چہہ مہینے کامل گذر گئے اور بادشاہی فوج
نہایت تنگ و پریشان ہوگئی غازی الدین خان نے باجراے شقہ
بادشاہ مہاراجہ مادہو سنگہ والی جے پور اور ملہار راؤ ہلکر کو طلب کیا
چنانچہ اول مادہو سنگہ مع جمعیت دس ہزار سواران دہلی مین داخل ہوا
اوس نے طرفین کے افسرون کو صلح پر آمادہ کیا کہ اوسکے اور انتظام الدولہ
خلف قمر الدین کی ثالثی سے صلح ہوگئی محرم ۱۱۶۷ ہجری مین صفدر
جنگ باستصواب شاہی صوبہ داری اودہ پر گیا اور کنور سورجمل صاحب
نے اپنے ملک کو معاودت کی مہاراجہ مادہو سنگہ لالہ جواہر سنگہ صاحب کے

ہوڈل
برسانا

ساتہہ براستہ ہوڈل برسانہ مین آئے اور بمقام کامہ مہاراجہ بدن سنگہ
صاحب سے ملاقات کی مہاراجہ صاحب اونکو دیگ و بہرت پور کو لائے
اور بہت تواضع و مدارات کی وقت رخصت مہاراجہ مادہو سنگہ نے مطلع
کیا کہ عنقریب دکہنیون کی فوج آنیوالی ہے اوسکے دفعیہ کی فکر و تدبیر
مین رہنا چاہیے ٭
بعد چندے غازی الدین خان نے بدریافت خبر آمد دکہنیان محمد عاقبت
اپنے سردار کو بلو چودہری کی ہلاکت کیواسطے بلب گڈہ بہیجا کہ اوس نے
براہ دغا غلو تمین چودہری مذکور اور اوسکے دو پسران کو ہلاک کیا کنور
سورجمل صاحب نے یہہ حال سنکر لالہ جواہر سنگہ صاحب کو برسانہ کو روانہ

کیا اسی اثنا مین دریافت ہوا کہ ملہار راو ہلکر بجمعیت ساٹھ ہزار سوار داخل جےپور ہوا ہے اور مہاراجہ جےپور نے بارہ لاکھ روپیہ بطور معاملہ ادا کیا ہے اور اسیطرح راجگان شاہ پور و بوندی و کوٹہ و روپ نگر نے اطاعت کی ہے اور مہاراجہ مادہو سنگہ والی جےپور نے ہرگوبند ناٹانی اپنے سردار کو بجمعیت پندرہ ہزار سوار ساتھہ بھیجا ہے اسپر مہاراجہ بدن سنگہ صاحب نے بھی اپنی طرف سے روپ رام کٹارہ وکیل راج کو روانہ کیا اور چارون قلعون کا بندوبست کرکے خود کمہیر مین آگئے - روپ رام نے ملہار راو سے ملاقات کی تو اوس نے اپنا حسب الطلب بادشاہ آنا بیان کرکے دو کرور روپیہ نذرانہ طلب کیا اس نے صاف انکار کیا عندالاستفسار ہلکر روپ رام نے حدود راج جو اوس زمانہ مین تھین بیان کین کہ مشرق مین اٹاوہ جنوب مین کلیان پور مغرب مین نجیرانہ شمال و مغرب مین ہریانہ شمال مین رام گڈھہ شمال و مشرق مین گڈہہ مکتیشر - کہ واقع مین اوسوقت یہہ کل ملک راج بھرت پور مین داخل تہا - اگہن سمہ ۱۸۱۱ مطابق ۱۷۵۴ء مین ملہار راو نے بادشاہ سے پچاس لاکھ روپیہ لیکر بجمعیت پچاس ہزار سوار اپنے اور پندرہ ہزار ملازم جےپور محکوم ہرگوبند ناٹانی اور فوج شاہی محکوم غازی الدین خان و دیگر راجگان کے وارد علاقہ بھرت پور ہوکر کمہیر کا محاصرہ کیا دو مہینے تک ہنگامہ کارزار گرم رہا کہنڈوراو پسر ملہار راو بضرب گولی مارا گیا اس سے دل شکستہ ہوکر دکہنی بعد اخذ معاملہ براستہ متھرا دکہن کو روانہ ہوئے اسیطرح کنور سورجمل صاحب نے فوج متفقہ غازی الدین خان

ومرہٹہ وجےپور کو متفرق ومنتشر کر دیا مگر اخیر مین باداے سات لاکہہ روپیہ اون سے صلح کرلی ✤

جیٹھ سدی سمت ۱۸۱۱ کو مہاراجہ بدن سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور مہاراجہ سورجمل صاحب مسند نشین ہوئے دو برس بعد بہورہی سنگہ جاٹ ودیگر روساء آنصوبہ دریاے جمن کی شورش بپا ہوئی مہاراجہ سورجمل صاحب اون کی سرکوبی کیواسطے گئے ڈیڑہ مہینے کے عرصہ مین قلعہ مرسان و دیگر ریاستون کو فتح کیا ✤

मुरसान

اسی اثناء مین بدریافت اس امر کے کہ حسب الطلب نجیب خان احمد شاہ درانی ہندوستان پر آتا ہے مہاراجہ سورجمل صاحب ڈیگ کو واپس آئے چند روز بعد احمد شاہ متہرا کو قتل کرتا ہوا اکبرآباد مین داخل ہوا مہاراجہ صاحب نے منشی یحیٰ خان اور راجہ موہن سنگہ سورج دوج کو اوسکے پاس بہیجا اونہون نے تحایف مرسلہ شاہ درانی کو دیکر سند معافی ملک حاصل کی اور شاہ مذکور عازم دہلی ہوا ✤

سمت ۱۸۱۷ مطابق سنہ ۱۷۶۰ع مین بسواس راؤ بہاؤ پیشوا بجمعیت چار لاکہہ فوج دکن سے کوچ کرکے بعزم حصول سلطنت ہندوستان بمقام جاجؤ متصل اکبرآباد مین مقیم ہوا اوس نے مہاراجہ سورجمل صاحب کو بلایا چنانچہ مہاراجہ صاحب مع بیس ہزار سوار کے گئے بہاؤ نے ایک کوس تک پیشوائی کرکے بہت تپاک سے ملاقات کی اور شریک جنگ ہونے کیواسطے کہا مگر اون کو بہاؤ کی پست حوصلگی کا حال پیشتر سے معلوم تہا اور کچہہ صفدر جنگ اور ملہار راؤ

जाजऊ

سے اشارہ کر دیا تہا بہ اظہار ضرورت انتظام ملک خود دار الحکومت کو واپس آئے بہاؤ نے کوچ کرکے دہلی و کنج پورہ پر قبضہ کیا ٭

कुंजपुरा

पानीपत

جب فیمابین مرہٹون اور احمد شاہ درانی کے بمقام پانی پت جنگ عظیم واقع ہوکر بہاؤ کو شکست ہوئی اور دکہنون کی فوج کے لوگ براستہ بہرت پور سفرور ہوکر اپنے ملک کو گئے مہاراجہ صاحب نے علی قدر مراتب سبکو زادراہ اور پارچہ پوشیدنی دیکر اونکے وطن مین پہونچا دیا اور اسیطرح جب غازی الدین خان تباہ و برباد ہوکر مع قبایل خاندوران خان قلعہ دیگ مین پناہ پذیر ہوا باوجودیکہ وہ ہمیشہ برسر پرخاش رہا تہا اوس سے کمال خاطر داری و مہمان نوازی سے پیش آئے اور اوسی لڑائی مین بہاؤ نے وفات پائی تو اوسکی زوجہ بہی ہمراہی شمشیر بہادر و بالاجی راؤ برادران خود افتان و خیزان قلعہ دیگ مین پہونچی اور وہان چند روز قیام کرکے اپنے شوہر کی ماتمی کی رسمیات اداکین اور شمشیر بہادر نے کہ مجروح شدید ہوکر آیا تہا انتقال کیا مہاراجہ صاحب نے اونکی بہت تواضع کی شمشیر بہادر کی نعش کا شل رئیسون کے تجہیز و تکفین کرایا اور بیوہ بسواس راو بہاؤ کو جب وہ فارغ ہوکر عازم وطن ہوئی سامان کثیر دیکر رخصت کیا اور عزت و حرمت سے وطن مین پہونچا دیا۔ مرہٹون کا زور بالکل ٹوٹ جانیکے بعد مہاراجہ سورجمل صاحب نے آگرہ پر قبضہ کیا ٭

चरखी
दादरी
कोटकार

اسی اثنا مین کنور جواہر سنگہ صاحب چرخی۔ دادری و کوٹ قاسم اپنے ممالک مقبوضہ کو جاتے تہے اثناء راہ مین موسی خان و سید و خان بلوچ

फ़र्रुखनगर
فرخ نگر والے باشارہ نجیب الدولہ سد راہ ہوئے اور ملک مین فساد کیا
مہاراجہ سورجمل صاحب نے باستماع اس خبر کے وہان پہونچکر فرخ نگر کو تاخت
وتاراج کیا موسیٰ خان کو گرفتار کر کے بھرت پور بھیدیا اور کنور جواہر سنگہ صاحب
کو بلوچون کی تنبیہ کیواسطے فرخ نگر مین چہوڑ کر نجیب خان کی سزا دہی کیواسطے
रिवाड़ी
خود دہلی کو گئے کنور جواہر سنگہ نے سرکشون کی بخوبی سرکوبی کر کے ریواڑی
मजार बहादुरगढ़ पाटौदा
وجہجر و بہادرگڈہ پر بہی قبضہ کیا اور موضع پاٹودہ پرگنہ جہجر مین گڈہی
تعمیر کرائی اور جہجر مین مہادیو کا مندر بنوایا کہ دونون عمارتین ابتک
موجود ہین ❊

نجیب خان نے جسکو نجیب الدولہ بہی کہتے تھے یعقوب علیخان برادر وزیر
شاہ ابدالی کو مع راجہ دلیر سنگہ کہیتڑی کی صلح کیواسطے مہاراجہ سورجمل صاحب
کے پاس بہیجا وہ ایک تہان چھینٹ ملتان کا لیکر حاضر ہوا مہاراجہ صاحب
اوس تحفہ سے اسقدر خوش ہوئے کہ اوسیوقت پوشاک تیار کرائی مگر صلح
منظور نکی کرم اللہ خان معتمد نجیب الدولہ کہ یعقوب خان کے ساتہہ آیا تہا
واپس جاکر نواب نجیب الدولہ کو جنگ پر آمادہ کیا اوس نے اپنے عزیزو
اقارب مثل افضل خان وسلطان خان وضابطہ خان وغیرہ ونیز افواج
فوج شاہی مثل سعادت خان آفریدی وصادق محمد خان بنگش وغیرہ
کو لڑائی کیواسطے آنصوب دریائے جمن بہیجا مہاراجہ سورجمل صاحب
हिंडन
نے بہی مع لالہ ناہر سنگہ صاحب اوسیطرف جاکر ہنڈن ندی پر مورچے
शाहदरा
لگائے فوج شاہی کا قیام شاہدرہ مین رہا منسارام ہراول فوج مہاراجہ

صاحب کا اول مقابلہ ہوا افضل خان اوس سے شکست کہا کر بہاگا مہاراجہ
صاحب قلیل جمعیت سے ایک طرف میدان جنگ سے علیحدہ کہڑے ہوئے
تماشا دیکہہ رہے تہے باوجودیکہ حکیم اللہ خان و مرزا سیف اللہ نے عرض کی
کہ اس موقع پر آپ کو مختصر جمعیت سے ٹہیرنا مناسب نہین ہے مگر بدستور
کہڑے رہے اتفاقاً سیدو خان بلوچ پچاس سوارون سے مفرور ہوکر
اوسی طرف سے لشکر نجیب الدولہ کو جاتا تہا کہ اوسکے ہمراہیون مین سے
کسی نے مہاراجہ صاحب کو پہچان لیا اور سب یکبارگی حملہ آور ہوئے
اون کے حربہ سے مہاراجہ سورجمل صاحب نے بمتی پوس بدی ١٢
سمۃ ١٨١٩ اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اس واقعہ سے دلشکستہ ہوکر
لالہ ناہرسنگہ صاحب نے کمہیر کو مراجعت کی اور لشکر لالہ جواہرسنگہ صاحب کے پاس
فرخ نگر کو گیا لالہ صاحب موصوف مع فوج دیگ کو روانہ ہوئے اور بعد
ادائے مراسم ماتمی مسندنشین ریاست ہوگئے سمۃ ١٨٢١ مین مہاراجہ جواہرسنگہ
صاحب نے نواب نجیب الدولہ سے انتقام لینے کی نیت سے دہلی پر عزیمت
کی چونکہ اوس زمانہ مین سکہون کی فوج کی بہادری و جوانمردی کی بہت
شہرت تہی مہاراجہ صاحب نے بگہیل سنگہ و جسا سنگہ و چرسا سنگہ سکہہ سرداران
کو بجمعیت پینتیس ٣٥ ہزار سوارون کے بتقرر فی سوار ایک روپیہ یومیہ طلب
کیا اورانہین ایام مین سمرو صاحب فرانسیس کو نوکر رکہا اور بہ قرارداد
مبلغ پانچ لاکہہ روپیہ مہاراجہ ملہار راو ہلکر و دیگر سرداران دکن کو شامل
کیا اس فوج سے مہاراجہ صاحب نے دہلی کا محاصرہ کیا اور عرصہ دو سال

تک ہنگامۂ کارزار گرم رہا آخرکار نواب نجیب خان ملہار راو ہلکر کی معرفت مہاراجہ صاحب سے آکر ملا اور شمشیر نذر کرکے صلح کی بعد رفع شر مہاراجہ صاحب عازم آگرہ ہوئے اور سکھ و مرہٹے اپنے اپنے ممالک کو روانہ ہوئے ۔

اسی اثنا رمین کنور ناہر سنگہ نے بحمایت اپنے ماموں کرپارام واودے سنگہ کے مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب سے نصف ملک کا دعوی کرکے اپنی مدد کیواسطے مرہٹون کو طلب کیا اور سلطان سنگہ لنگوٹیہ و مکاجی و بیم سنگہ برادر راج سنگہ نے جمعیت بیس ہزار سوار پچونہ کو تاخت و تاراج کیا مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب نے باستماع اس خبر کے فوج کشی کی کدرو بیاس کے قریب لڑائی ہوئی مفسدون کو شکست ہوئی ہرسہ سرغنہ مفسدان کو قید کرکے بھرت پور بھیجا گیا ناہر سنگہ کے ماموں نے امراوگر گشائین خلف راجیندر گر او رہمت بہادر گشائین سے التجا چاہی مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب نے آگاہ ہوکر بیس ہزار ناگوں کی جمعیت بافسری دہیانداس و بالانند و نہناداس دگمبری برسر گشائیان تعینات کی کہ اونہوں نے گشائیون کو لوٹ لیا امراوگر او رہمت بہادر مفرور ہوئے بعد ازان مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب ناہر سنگہ کے تعاقب مین دہولپور باڑی کیطرف گئے ناہر سنگہ اپنی جاگیر سے دست بردار ہوکر دکن کو گیا اور وہان سے جیپور پہونچا بمقام گوہد دریافت ہوا کہ ملہار راو ہلکر بمقام عالم پور واقع بندیلکھنڈ اور ناہر سنگہ جیپور مین فوت ہوئے۔ گوہد مین رانا چہتر سنگہ نے بہت تواضع و مہمانداری کی وہان سے عازم ملک بہداور ہوکر مہاراجہ صاحب نے قصبہ اٹیر و بہنڈ کو تاخت و تاراج کیا اور ہمت سنگہ راجہ بہداور کو قید کرکے بھرت پور بھیجا اور کالپی سے بالاجی سکاسدار کو پسپا کرکے ملک مہوبہ پر قابض ہوئے

लंगोटिया
मकाजी
पिचूना

दिगम्बरी

धौलपुर
वाडी
गोहद

आलमपुर
बुंदेलखंड
छत्रपतिसिंह
भदावर
अटेर
भिंड
कालपी
महोबा

راؤ رتن سنگہ صاحب کو واسطے انتظام کے متعین اور روان ساہ کو بخشی مقرر کر کے
معاودت کی راستہ مین خبر ولادت لالہ کہیری سنگہ صاحب سنکر دیگ کو عازم
ہوئے اور اس خوشی مین موسی خان وغیرہ قیدیون کو رہا کیا بہرت پور
سے ہر طرف دور تک مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب کی عملداری تہی مگر صرف پرگنہ
کامہ کہ دیگ سے ملحق ہے راج جے پور کے تحت مین تہا مہاراجہ صاحب نے
چاہا کہ یہہ پرگنہ بہی بموافقت و رضامندی رئیس جے پور شامل راج بہرت پور
ہوجاوے مگر وہان سے یہہ امر نامنظور ہوا تو بہت رنج ہوا اور طرفین سے
دلونمین کدورت پیدا ہوگئی ؛
اس عرصہ مین بہدا ور وبندیل کہنڈ سے معاودت کرنے کے بعد ۱۱۸۲ ہجری
مین مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب واسطے اشنان پشکر کے گئے وہان مہاراجہ
بجے سنگہ والی جودہ پور سے ملاقات ہوئی اونہون نے بہت تواضع ومدارات
کی مہاراجہ مادہو سنگہ والی جے پور کو بسبب رنج سابقہ کے کہ ایسری سنگہ کی اعانت
اور پرگنہ کامہ کے مطالبہ سے تہا اپنے علاقہ مین ہوکر اونکا جانا اور رئیس جودہ پور
سے ملاقات کرنا ناگوار ہوا اور سپر راجہ گور سہاے و ہر سہاے کہتریان اہلکار
جے پور نے اشتعالک دیکر اضافہ کیا جب مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب نے بعد
اشنان کے اپنی دارالحکومت کو معاودت کی جے پور کے قریب ستر ہزار فوج
بافسری گور سہاے دہر سہاے مذکور و دلیل سنگہ ٹہاکر ڈوڈو وسارد وا سنگہ
چیلہ و ٹہاکران لچہمن سنگہ و راج سنگہ و دودیلچ و دلیر سنگہ و مرزا جابر بیگ
و دیگر سرداران گہاٹہ ماتونڈہ و منڈ ولی مین کہ جے پور سے چودہ کوس ہے

یکایک حملہ آور ہوئے مجبور مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب نے بہی اپنی قلیل
فوج سے کہ بہ تعداد چار پلٹن و آٹہہ توپ محکوم سمرو صاحب و مُوسی مددو
سواران ماتحت دیوان بہادر سنگہ و چودہری روشن لال ہوڈل والہ و
گلاب سنگہ جہانگیر پور والہ و دہیرج سنگہ کرسولی والہ و رام کشن مہنت و دلیل
خان و مداری خان میواتی تہے مقابلہ کیا طرفین سے چہہ سات ہزار آدمی
مع ہرسہای و گورسہاے بانی فساد مقتول ہوئے مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب
کے ساتہہ کسیقدر جمعیت نو ملازم مغلون کی بہی کہ براہ نمکحرامی ہنگام دار و گیر
مین دس لاکہہ روپیہ خزانہ کا لیکر مفرور ہوگئے اور اسیطرح جیپور کیطرف سے
راج سنگہ وغیرہ تینجا و تون نے کہ کسی سبب سے رنجیدہ تہے لڑنے مین پہلو تہی
کی الغرض اہالیان راج جےپور نے راستہ چلتے بے سبب پرخاش کر کے
اگرچہ بہرتپور کی فوج کا بہت نقصان کیا مگر ملک و مال و فوج کے نقصان
سے خود بہی ایسا صدمہ اوٹہایا کہ اوسکا بدل ابتک نہین ہوسکا ہے یعنی
اوسیوقت سے ریاست الور جےپور سے علیحدہ اور خود اختیار ہوئی ہے
مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب کا مقصود صرف معاودت وطن تہا کہ بخیریت الور
ہوکر دیگ و بہرتپور مین داخل ہوئے بعد واپسی کے کامہ پر قبضہ کرلیا
اور جےپور پر از سر نو فوج کشی کرنے کے قصد سے پیش خیمہ روانہ کیا تہا
کہ اس اثناء مین مہاراجہ مادہو سنگہ کے انتقال کی خبر پہونچی عزم ملتوی ہا
چند روز بعد اکبرآباد کو کوچ کیا وہان ملاحظہ قلعہ کیواسطے گئے تہے کہ عند المعاودت
جم غفیر مین سے کسی شخص نے بضرب شمشیر مجروح کیا اس صدمہ سے مہاراجہ

جواہر سنگہ صاحب نے ساون سدی ۵ سمت ۱۸۲۵ کو انتقال کیا ۔

اس خبر کو سنکر راؤ رتن سنگہ صاحب ملک ہوبہ سے دیگ مین آکر مسند نشین ہوئے
ان کو شکار کا بہت شوق تہا۔ ایک خیمہ بالکل شیر کے چمڑہ کا تیار کرایا
تہا ایام ہولی مین لاکہہ من گلال تیار کرایا اور دو مہینے تک تماشہ رقص و
سرود مین مصروف رہے اور آگرہ سے متہرا تک کل جمنا کے ریتہ مین باغ
لگانے کا حکم دیا ایک دفعہ بندرابن گئے تہے وہان ایک گسائین نے چند
شعبدے بطور کرامات دکہلائے اور کیمیاگری سکہانیکا اقرار کیا مہاراجہ
صاحب نے دہوکہ مین آکر اوسکو بہت روپیہ دیا جب اوسکے اقرار کے
ایام گذر گئے اور فریب ثابت ہونے لگا اوس نے بمتی چیت سدی ۵
سمت ۱۸۲۶ دغا سے بضرب پیش قبض مہاراجہ رتن سنگہ صاحب کو قتل کیا راجہ
ہیراسنگہ و دان ساہ و مداری خان وغیرہ ہمراہیان مہاراجہ صاحب
نے حملہ کرکے قاتل کو بہی فی الفور مار ڈالا ۔

مہاراجہ کہیری سنگہ صاحب خلف مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب بعمر دو سال
مسند نشین ہوئے اول اہتمام کار پر بطور نایب دان ساہ مقرر ہوا
تہا مگر جب دیوان جیوارام بنجاری والے دیگ سے بہاگ کر کہیر مین
مہارانی کشوری جی صاحبہ کے پاس آیا اور بصلاح چودہری دلیل سنگہ
ہوڈلیہ دان ساہ کے اخراج کی تدبیر کی دان ساہ نے اپنے بچاؤ کیواسطے
راؤ نول سنگہ صاحب کو نیابت دی اور مہاراجہ کہیری سنگہ صاحب کو دنگی
گود مین بٹہا کر خود نے نیابت سے کنارہ کیا مہارانی کشوری جی صاحبہ نے

راؤنول سنگہ صاحب کے پاس پنچایت صفائی آمیز بہیجی اور تمنار دیدار ظاہر کرکے اونکو طلب کیا راونول سنگہ صاحب حسب الطلب اونکے گہر مین آئے تہوڑی دیر بعد دیا گوجر دہا بہائی نے اونکو اطلاع دی کہ شہر کے دروازے بند ہوگئے اور تم قید ہوگئے راؤنول سنگہ نے بزور جمعیت پانچہزار فوج تہوڑے دروازہ سے نکلکر مہاراج باغ متصل بہرت پور مین دیرہ کیا اور وہان سے لالہ اجمل وشیخ مان اللہ و باقی باز خان کو بجمعیت دس ہزار سوار گہیر تیر متعین کیا دوسری طرف سے راؤ رنجیت سنگہ صاحب نے ملک کا دعوی کیا کہ دونون بہائیون کے درمیان چار مہینے تک لڑائی رہی اس ہنگامہ مین دیوان جیوارام بنجاری والہ نے راؤ رنجیت سنگہ صاحب کو مالک ملک کرنے کی نیت سے مرہٹون اور سکہون کی افواج کثیر کو اجر گران دیکر کے طلب کیا چنانچہ سکہون کی بیس ہزار فوج کو راونول سنگہ صاحب نے ایک یورش مین شکست دی ؛

سمت ۱۸۲۹ مین بقرار داد ایک کرور روپیہ کے رام چند گنیش زری ٹیکہ پیشوا اور تکوجی ہلکرا ور مہاجیت سیندہیہ کے لاکہہ سوارون کی فوج نے براستہ لال سوٹ وبسولی اس ملک پر چڑہائی کی یہہ خبر سنکر راؤنول سنگہ صاحب بہی بجمعیت پچاس ہزار سوار وتوپخانہ عظیم محکوم سمرو صاحب و موسی مدد وبیس ہزار ناگہ بمقام آو برسر مقابلہ ہوئے پانچ چہہ روز تک جنگ وجدل ہوتی رہی بہت کشت وخون ہوا راؤنول سنگہ صاحب نے مرہٹہ سرداروں کو پیغام بہیجا کہ تمکو روپیہ سے مطلب ہے خواہ ہم سے لو یا

लालसोट
वसोली

ड़ो

راؤ رنجیت سنگہ صاحب سے لو اگر یہان سے کوچ کرجاؤگے تو بمقام متہرا
زر مقررہ تمکو ہم دینگے اسپر اونہون نے متہرا کو کوچ کیا دان ساد نے کہ
گوردہن مین مقیم تہا مرہٹون کی فوج پر حملہ کیا اور لوٹا لیظہور اس حال کے
مرہٹون نے راؤ نول سنگہ صاحب کی دغا بازی سمجہکر یورش کی ہمراہیان
راؤ نول سنگہ صاحب دوپہر کی لڑائی کے بعد شکست کہا کر مفرور ہوئے
راؤ صاحب تن تنہا قلعہ دیگ مین داخل ہوئے آخرکار مرہٹون کا معاملہ
بہ تعداد ستر لاکہہ روپیہ قرار پاکر بالعوض اوسکی زر تحصیل ممالک آنصوبہ
دریاے جمن دیا گیا مرہٹون نے کوچ کرکے کول مین دیرہ کیا اسی اثنا
مین نجیب خان فوت ہوا اور ضابطہ خان اوسکا بیٹا کول سے مرہٹون
سے رخصت ہوئے بغیر چلا گیا کچہہ عرصہ تک مرہٹون کو معاملات لکہنؤ وغیرہ
مین مصروفیت رہی آخرکار سمت ۱۸۲۹ مین نارائن راؤ پیشوا کے مرنے اور
اوسکے خلف نابالغ مادہو راؤ کے مسند نشین ہونے کی خبر پاکر دہلی سے بجانب
دکن معاودت کی تب راؤ رنجیت سنگہ صاحب نے مع جیوا رام بنجاری والہ
کے بمقام روپباس اون سے ملاقات کی مرہٹون نے اون سے کہا ہم
تمکو راج دیتے ہین تم کیون نہین لیتے راؤ رنجیت سنگہ صاحب نے جواب
دیا کہ راج بہرت پور تو بہر صورت ہمارا ہے اگر آپ اور کوئی ملک دیوین تو
لیا جاوے دیوان جیوا رام نے دیکہا کہ دونون بہائی بظاہر برسرپیکار
مگر باطن مین یکدل ہین اپنا رہنا فضول بلکہ پرخطر سمجہکر مع عیال واطفال
ومال واسباب مرہٹون کے ساتہہ دکن کو چلا گیا راؤ رنجیت سنگہ صاحب نے

گوردہن مین آکر راؤ نول سنگہ صاحب سے صفائی کی اونکو دیگ مین مقیم کیا
اور خود کمہیر مین رہے ؛
بعد تخت نشینی شاہ عالم عرف عالمگیر ثانی کی سلطنت مین مادہو جی سیندہیہ
کا اقتدار زیادہ ہوا تب نواب نجف خان ذوالفقار الدولہ وزیر و مدار المہام
سلطنت ہوا دان ساہ و قلعہ دار اکبر آباد و چند دیگر سرداران بہرتپور
نے اوس سے درخواست کی کہ آپ یہان آکر راؤ نول سنگہ کو بیدخل کرین
اور ملک مقبوضہ مین سے جسقدر چاہین راؤ رنجیت سنگہ صاحب کو دیکر
باقیماندہ خود رکہین چنانچہ اوس نے آکر علاقہ جات پر قبضہ کیا اور بہرتپور
جدید کی فوج سے چڑہائی کی راؤ نول سنگہ صاحب نے چہہ پلٹنین اور
توپخانہ بہ افسری سمرو صاحب اوسکے مقابلہ کیواسطے بہیجا کول و جلیسر کے
درمیان شارع عام پر لڑائی ہوئی نجفخان کی فوج ناتجربہ کاری کے
سبب سے پس پا ہوئی بلکہ خود نواب نجف خان کے بازو پر گولی لگی بعد مجروحی
کے نجف خان نے طیش مین آکر بجمعیت سواران حملہ کیا اور سمرو صاحب
کی فوج کو شکست دی اور بادشاہ سے صوبہ داری اکبر آباد کی درخواست
کی چونکہ مدت سے اکبر آباد مین بادشاہ کا کچہہ دخل نہ تہا وہان کی صوبہ داری
دینے مین مفت کرم داشتن تہا علاوہ اسکے حسام الدین و عبداللہ خان
وغیرہ اہالیان شاہی کو کہ نواب نجف خان کے بدخواہ تہے بہا سید نہ تہی
کہ اکبر آباد فتح ہوجاویگا فوراً سند لکہہ بہیجی مگر اوسکی تقدیر یاور تہی ڈیڑہ
مہینے تک لڑکر اوس نے آگرہ خالی کرالیا نجف خان نے زر و مال کی طمع

जलेसर

نکے خوب داد و دہش کی اس سے ہزار ہا آدمی اوسکی رفاقت مین ہوگئے
نجف خان نے حسب قرار داد ملک پر راؤ رنجیت سنگہ صاحب کو قابض کردیا
اور خود بضرورت کار روہیل کھنڈ کیطرف چلا گیا راؤ نول سنگہ صاحب نے
اس موقع کو غنیمت سمجہکر دہلی پر فوج کشی کی سکندرآباد پر قبضہ کرلیا
اور فرید آباد تک پہونچے مگر بخوف سازش سرداران خود مراجعت کی
پہر دوسری مرتبہ سمرو صاحب کی فوج لیکر حملہ کیا اس عرصہ مین مرزا نجف خان
آگیا تہا اوس نے بجمعیت راجہ ہیرا سنگہ بلب گڈہ والہ راؤ رنجیت سنگہ صاحب
کے شامل ہوکے مقابلہ کیا اور اونکی فوج کو منتشر کردیا راؤ نول سنگہ صاحب
اور سمرو صاحب مفرور ہوکر اول کوٹبن کو اور بعد ازان دیگ کو واپس
آئے مرزا نے دیکہا کہ دیگ مستحکم مقام ہے اسواسطے دشمن کو دہوکہ دیکر
برسانہ مین لے گیا اور وہان حملہ کرکے شکست دی اور دیگ کا محاصرہ
کیا کہ چودہ مہینے تک لڑائی رہی انجام وہان سے بہی راؤ نول سنگہ کو بیدخل
کیا اور کل ملک علاقہ بہرت پور و قلعہ آگرہ و اضلاع میان دو آب پر
نواب نجف خان کا قبضہ ہوگیا صرف بہرت پور کا ایک پرگنہ راؤ رنجیت سنگہ
صاحب کے قبضہ مین رہا ٭

اس زمانہ مین سرداران بہرت پور کی صلاح سے مہارانی کشوری جی صاحبہ
پر ونت ہرنراین کو ساتہہ لیکر دکن کیطرف گیئن اور وہان کے روسا سے
مدد چاہی مگر کسی نے مدد ندی آخرکار ناکامیاب ہوکر مراجعت کی اور
یہان نجف خان سے التجا کی اوس نے علاقہ بہرت پور کا کل ملک واگذاشت

कोटमन

کر کے راؤ نول سنگہ صاحب کو متصرف کر دیا راؤ رنجیت سنگہ صاحب ہمراہی دیوان
جودہ راج نجف خان کے پاس گئے انہیں ایام مین نواب نجف خان نواب
شجاع الدولہ والی اودہ کی ملاقات کیواسطے گیا تو راؤ رنجیت سنگہ صاحب بہی
اوسکے ساتہہ گئے نواب شجاع الدولہ نے بلحاظ رابطہ قدیم فیمابین نواب صفدر جنگ
اور مہاراجہ سورجمل صاحب کے اونکی کمال خاطر داری کی بلکہ نجف خان
سے اون کے کام کی درستی کیواسطے سفارش کی یہہ امر نجف خان کو ناگوار
ہوا کہ باوصف مدت تک ساتہہ رہنے کے کچہہ اسلوبی کار نہ کی مجبور گیارہ
مہینے بعد راؤ رنجیت سنگہ صاحب بے نیل مرام واپس آئے ۔

سنہ ۱۷۷۶ء مطابق سمت ۱۸۳۳ مین راؤ نول سنگہ صاحب کا بعارضہ جلندہر انتقال
ہوا مہاراجہ کیہری سنگہ صاحب کی نیابت مین راؤ رنجیت سنگہ صاحب
مقرر ہوئے ملا رحیم داد خان وچندن خان روہیلہ مع جمعیت بیس ہزار
فوج جنکو راؤ نول سنگہ صاحب نے نوکر رکہا تہا باغوای دان ساہ و
چتر سنگہ قلعدار مصدر شورش وفساد ہوئے اور بوقت نیم شب راؤ رنجیت سنگہ
صاحب پر شبخون مارا ایک پہر تک لڑائی رہی اور راؤ رنجیت سنگہ صاحب
کے آدمی بہی بہت مارے گئے مگر بمدد جسونت سنگہ بابریہ دکہنی سالم اکہیڑہ مین
پہونچ گئے اور چند روز ترددات سے بیفکر رہے ۔

बावरया

دان ساہ اور چتر سنگہ قلعہ دار دیگ نے چین سنگہ قلعدار بہرت پور کو لکہا
کہ ہم نے راؤ رنجیت سنگہ صاحب کو دیگ سے نکالا ہے اگر تمہارے
پاس آوین تو تم بہی اونکو مدد نہ دینا فوجدار چین سنگہ دانشمند

آدمی تہا اور راؤ رنجیت سنگہ صاحب سے پیشتر سے خط و کتابت رکہتا تہا دو
ہزار راجپوتان مخالف کو کہ بہرت پور کے دو دروازون پر متعین تہے
خارج کرنا تجویز کیا بحیلہ تقسیم تنخواہ بمقام پہول باڑی جمع ہونیکا حکم دیا راج سنگہ
سردار راجپوتان نے دس دس جوان نگہبانی کیواسطے دروازون
پر چہوڑ کر کل کو کمر بستہ تنخواہ لینے کیواسطے حاضر کیا فوجدار مین سنگہ نے فی الفور
دونون سردارون کا بند و بست کر کے پہر کسیکو جانے نہ دیا بعد چندی بمقام
دیگ چتر سنگہ اور اوسکے چچا کی روہیلون سے تکرار ہوئی اونہون نے ملا
رحیم داد خان اور چندن خان روہیلون کو مار ڈالا اور روہیلون نے
چتر سنگہ اور اوسکے چچا کو مار ڈالا مگر دان ساہ مفرور ہوکر گوبردھن کو چلا
گیا روہیلے دیگ پر قابض ہو گئے مہاراجہ کیہری سنگہ صاحب دیگ کے پختہ
قلعہ مین مستعد جنگ رہے شہر مین تہلکہ پڑ گیا اور جا بجا فساد برپا ہوا راؤ
رنجیت سنگہ صاحب کو دریافت ہوا کہ دان ساہ دیگ سے بہاگ گیا ہے اور
شہر مین فساد ہو رہا ہے خود بجمعیت شایستہ دیگ مین داخل ہوئے اور
روہیلون کو مار کر خارج کیا ✤

یہہ خبر سنکر نجف خان دہلی سے دیگ کو آیا اور چار مہینے بعد سمت ۱۸۳۳ مین
قلعہ دیگ کو فتح کیا راؤ رنجیت سنگہ صاحب کمہیر کو روانہ ہوئے اور مہاراجہ
کیہری سنگہ صاحب مع چتر سال مہنت بہرت پور پہونچے سمت ۱۸۳۴ مین مہاراجہ
کیہری سنگہ صاحب کا بعارضہ چیچک انتقال ہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ
صاحب مسندنشین ہوئے اونہین ایام مین نجف خان نے نجف قلی خان کو

फुलवाड़ी

कानोड

کانوڈ اور افراسیاب کو جمنا پار کا ملک دیا اور ہمدانی اور بدل بیگ
کو دیگ مین مختار کرکے خود دہلی کو روانہ ہوا افراسیاب و نجف قلیخان نے
متفق ہوکر دیگ پہ شورش کی نجف خان اس حال سے مطلع ہوکر دہلی سے

डहरा

بمقام موضع ڈہرہ قریب بہرت پور پہونچا وہان مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب
و مہارانی کشوری صاحبہ سے بہت خاطر و تواضع کی نواب نے بخوشی نو لاکہہ
روپیہ کا ملک واگذاشت کیا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کو راج سپرد کرکے
حسب اقرار تین پہر تک کمہیر کو لوٹا اور پانچ توپ بہرت پور سے لیکر دہلی کو
روانہ ہوا *

سمبت ۱۸۳۹ مطابق ۱۷۸۲ء مین نواب نجف خان بمقام دہلی مرگیا سمبت ۱۸۴۰
مین مرزا شفیع نے جو بجاے اوسکے مختار ہوا کل ملک مستردہ نجف خان
کو مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب سے لے لیا یہانتک کہ شہر بہرت پور کے دروازون
سے باہر ہی اونکا دخل نرہا بعد چندے مرزا شفیع خان نے اپنی فوج کو
دیگ بہیجا اور طلب نامہ متضمن باز پرس غارتگری ملک بنام محمد بیگ ہمدانی

डीग

لکہا ہمدانی بدریافت اس مضمون کے بمقام موضع آو حاضر ہوکے نواب
مرزا شفیع خان سے بسواری فیل بغلگیر ہوکر ملا ملا اسمعیل بیگ برادر زادہ
ہمدانی نے کہ خواصی نشین تہا پیچہے سے بجرب پیش قبض نواب شفیع خان کو مار دیا
فوج نے نواب کو کشتہ دیکہکر دہلی کیطرف کوچ کیا اور ہمدانی اپنے دیرہ پر
آیا مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے موقع مناسب دیکہکر مسلمانون کو ملک
سے بیدخل کرکے اپنا قبضہ کرلیا - بعد ازان مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کو

مادہوراؤ پٹیل کا قلعہ گوالیار پر حملہ آور ہونا دریافت ہوا فی الحال راکشن سوبج دوج وکیل کو اوسکے پاس بہیجا اور معرفت فوجدار شیو سنگہ اور دیوان راج سنگہ کی رسد غلہ و باروت کی بہجوائی اسی اثنار مین مہاراجہ سیندہیہ نے ایک دفعہ بہرت پور کے ملک پر قبضہ کرلیا مگر مہارانی کشوری صاحبہ کی سفارش سے گیارہ محالات دس لاکہہ روپیہ جمع کے چہوڑ دیئے *

सम्वत्

سمہ۱۸۱ مین پٹیل بعد فتح گوالیار متہرا مین داخل ہوا اور بمقام تارسی مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب سے ملاقات کی اور علاوہ بحالی ملک مقبوضہ سابق کے چار محالات دیگر مہاراجہ صاحب کو رخصت کیا۔ پٹیل دہلی مین پادشاہ عالی گہر عرف شاہ عالم کی حضور سے بخطاب مہاراجہ عالی جاہ مادہوراؤ بہادر سیندہیہ وزارت پر ممتاز ہوا و بحیلہ مالش پاے دربار شاہی نشست حاصل کی اور بنظر اصلاح کار خود پادشاہ کو سیر ملک کیواسطے لایا مقام

शेरगढ

شیر گڈہ سے کنور رندہیر سنگہ صاحب خلف مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب پادشاہ کو دیگ کی سیر کیواسطے لائے پادشاہ نے دیگ کا قلعہ بدل بیگ سے خالی کرایا اور محلات معروف بہون کی سیر کی اور اکبرآباد مین داؤد بیگ اور منصور سے قلعہ خالی کرایا *

الغرض مسلمان باہمی نفاق سے خراب ہوتے گئے اور مہاراجہ سیندہیہ قابض ملک ہوگئے افراسیاب اور نجف قلی کا انتقال ہوا تب مہاراجہ سیندہیہ نے نارائین راو کو قلعہ کانوڈ مین متعین کرکے اوس ملک سے اسمعیل بیگ کو بیدخل کیا اسمعیل بیگ مفرور ہوکر غلام قادر کے شامل ہوا اور دونون نے

بالاتفاق مادہوراؤ سیندہیہ سے مقابلہ کیا ٭
پٹیل کی فوج جے پور سے لڑتی تہی بہدانی نے اپنے آقا کے خلاف جیپور
سے سازش کرکے عین وقت کارزار پٹیل کیطرف توپین پہیر دین قضارا
توپ کا گولہ درخت پر لگا اوسکی شاخ ٹوٹ کر بہدانی مارا گیا اس تفرقہ سے
پٹیل سنگوالیار کو کوچ کیا اور بادشاہ دہلی کو گیا اسیر غلام قادر اور
اسمعیل ازسر نو فوج جمع کرکے بانی فساد ہوئے جب غلام قادر دہلی مین
پہونچا دیس مکہہ دامادپٹیل اور کوڑیا شاہ نے بادشاہ کو تنہا چہوڑکر
بہرت پور کو کوچ کیا غلام قادر نے بادشاہ کی آنکہین نکالین اور دہلی
کا بندوبست کرکے بہرت پور پر عازم ہوا موضع جگینہ مین دیرہ کیا
اسمعیل اکبرآباد کے قلعہ پر متصرف ہوا اور بسرام بہا او مع بلونت راؤ
قلعہ دار اکبرآباد کے بہاگ کر بہرت پور پہونچا اونہین ایام مین رانی خان
بہائی وجیوادادا وبابوجنارجن وہرجیو سیندہیہ ودیوجی
لوکہیہ سرداران دکن بجمعیت چہتیس ہزار سوار داخل بہرت پور ہوئے
سردار لوگ چار باغ مین اور فوج بیرون شہر مقیم ہوئی جہاراجہ رنجیت
سنگہ صاحب نے ملاقات کی اور اون کے شامل ہوکے روہیلون سے
برسر مقابلہ ہوئے بمقام پہول پورہ لڑائی ہوئی مرہٹون نے جگینہ ہو کر
خیمون مین آگ لگادی اور مال واسباب لوٹ لیا اس واقعہ سے ابتر
ہوکے غلام قادر واسمعیل مفرور ہوئے ایک دفعہ ڈیگ مین قیام کرکے
مقابلہ کیا مگر وہان سے بہی شکست ہوئی مرہٹون نے اسمعیل کو لکہا کہ

देशमुख्य
जगीना
विस्राम भाऊ
बलवंतराउ
जीवादादा
बाबुजनार्जन
हरिजीसेंधिया
देवजीलोखंडा
फूलपुरा

غلام قادر بادشاہی مجرم ہے تمکو لازم ہے کہ اوس سے علیحدہ ہوکر اپنی کانوڈ کی قدیم جاگیر پر قبضہ کرو اور بادشاہ کی نوکری کرو چنانچہ وہ تو کانوڈکو چلا گیا اور پٹیل نے دیگ مین پہونچکر غلام قادر کا محاصرہ کیا وہ وہان سے بہاگ کر موضع آو مین مقیم ہوا اور دو مہینے تک فساد کرتا رہا آخر الامر گرفتار ہوکر مارا گیا اسمعیل بہی قید ہوکر اکبر آباد کو گیا اور پٹیل کا کل ملک پر قبضہ ہوا سمت ۱۸۴۵ مین پٹیل حسب الطلب نانا کے دکن کو گیا اوسکی طرف سے ڈیبائنی صاحب فرانسیس مختار رہا اور وہ ولایت کو گیا تب پیرن صاحب مختار رہا۔ پیرن صاحب نے مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کو بجلدوے خیرخواہی تین محالات چار لاکہہ روپیہ کی جمع کے دئے غرض سمت ۱۸۶۱ تک ملک مرہٹون کے قبضہ مین رہا اور مہاراجہ دولت راؤ سیندہیہ کے وقت مین بہت ترقی پائی ❊

تاریخ زمانہ حال

جب جنرل لارڈلیک صاحب نے منجانب آونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی جنرل پیرن صاحب مدار المہام و سپہ سالار فوج مہاراجہ سیندہیہ سے ملک فتح کیا مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے فوجدار شیو سنگہ اور جانی دیا شنکر اپنے وکلاء کی معرفت ملاقات کی اس سے ظاہر ہے کہ جن رئیسون نے ابتدا عملداری مین سرکار انگریزی سے تعہد کرنے مین اپنی خوشی و رضامندی کی اونمین سب سے اول مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب تہے اسواسطے اون سے شروع جنگ مرہٹہ پر عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر اول منضبط ہوا اوسکے

ذریعہ سے اونکو بہ اختیارات مالکانہ اپنے ملک پر قابض رہنے کی کفالت دیگئی اور مرہٹون کے مطالبہ خراج اور دیگر عملداریون کی مداخلت و دست اندازی سے براے دوام سبکدوش کیا گیا ٭

دولت راؤ سیندہیہ سے لڑائی ہوئی تب لارڈ لیک صاحب کے ساتھہ بہرت پور کی فوج نے بہت بہادری وجانفشانی سے عمدہ کام انجام دیئے اور اخیر لڑائی تک شامل حال رہے ٭

ہندوستانی مورخ نے لکہا ہے کہ مہاراجہ رنجیت صاحب کے پانچ سو سوار بہ تقرر ایک روپیہ یومیہ فی سوار انگریزی فوج کے شامل رہے اور بالعوض خیرخواہی علاوہ ملک سابقہ کے بائیس محالات دیگر سرکار انگریزی سے ملے تہے - مگر یہہ امر انگریزی تاریخ سے بہی تحقیق ہے کہ اس فتح کے بعد سرکار انگریزی نے پانچ پرگنات کشن گڑہ - کہومر - ریواڑی گوکل - سہار - سات لاکہہ روپیہ جمع کے راج بہرت پور مین شامل کیئے دسمبر ۱۸۰۳ع مین جنگ لاسواڑی سے واپسی کے وقت لارڈ لیک صاحب نے بمقام کاتوڑ مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب سے ملاقات کی اس ملاقات سے ضرور یہہ نوع خوشی ہوئی ہوگی کیونکہ شروع عہد کے نقصانون کا سرکار انگریزی سے دوستی کرنے پر معاوضہ کامل ہوگیا اور کوئی شکایت کا موقع نرہا تاہم تہوڑے دنون بعد دریافت ہوا کہ اونہون نے ہلکر سے جو سرکار انگریزی کے ساتھہ شمشیر آزمائی کرنیوالا تہا سرگرمی سے خط و کتابت کی ہلکر سے لڑائی شروع ہونے پر سرکار انگریزی نے اون سے

فوج مانگی تو اول اقرار کرتے رہے مگر پھر صاف انکار کر دیا بلکہ اونکی فوج
ہلکر کے شامل ہو کے بمقام دیگ انگریزی فوج سے برسر مقابلہ ہوئی ۔
اسکی کیفیت ہندوستانی مورخ نے اسطرح لکھی ہے کہ جب جسونت راؤ
ہلکر نے دکن سے بمقابلہ لارڈ لیک صاحب اس ملک مین آکر متھرا مین
قیام کیا مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نند گانو سے دیگ مین داخل ہوئے
اور وہان سے ہلکر کی تواضع و مہمانداری کی ایک دفعہ دہلی کیطرف
گیا تھا مگر جب لارڈ لیک صاحب نے وہان سے دبایا پھر اسی نواح
مین آیا ہلکر کے تین کمپو اور لشکر کی بھیر نے زیر فصیل دیگ قیام کیا
اور لارڈ لیک صاحب کی تین پلٹنین موضع بہج مین مقیم ہوئین اوس
وقت فوجدار شیو سنگہ نے مہاراجہ صاحب سے عرض کیا کہ ان مین
باہم جنگ وجدل ہونیوالا ہے آپ ہلکر کو یہان سے نکالدین مہاراجہ
صاحب نے جواب دیا کہ دکہنیون سے قدیم رابطہ دوستی ہے اسوقت
مین کہ زمانہ اون سے ناموافق ہے بے مروتی کرنا مردانگی سے بعید ہے
چنانچہ مہاراجہ صاحب کی فوج نے ہلکر کو قلعہ مین لیکر انگریزی فوج متعاقب
ہلکر سے مقابلہ شروع کیا۔ لیک صاحب نے حملہ کرکے ہلکر کو شکست
دی اور دیگ کا محاصرہ کرکے تین روز مین بتاریخ ۲۳- دسمبر ۱۸۰۴ء
قلعہ خالی کرایا مہاراجہ صاحب کے اس علانیہ عمل عداوت سے ثابت
ہوا کہ وے سرکار انگریزی کے مخالف ہین پس آیندہ کو اون کے
ساتھہ اسیطرح پیش آنا پڑا ۔

नंदगांव

बेहज

مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کشتی پر سوار ہوکر براستہ تری بہرتپور مین
پہونچے اور سرداران راج کو جمع کرکے قلعہ کا بند وبست کیا خندق شہرپناہ
کو موتی جہیل کے پانی سے بہروادیا ہلکر کی فوجین زیر فصیل قلعہ مقیم ہوئین
اور خود ہلکر پہولباڑی مین ٹہیرا *

मोतीझील

اب بہرتپور کی اوس ساکہ کا ذکر ہے جس سے ہندوستان کی تاریخ
مین مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب اور اونکی دارالسلطنت کا نام بڑی
فتح یابی سے مشہور رہا ہے *

لارڈلیک صاحب نے دیگ سے بہرتپور کو کوچ کرکے اناہ دروازہ
سے مورچہ لگایا ۷ - جنوری ۱۸۰۵ع کو بہرتپور کا محاصرہ ہوا مہاراجہ
رنجیت سنگہ صاحب نے اس اعتبار سے کہ اگر بہرتپور فتح ہوگیا تو بالکل
تباہی ظہور مین آوے گی ہمہ تن مقابلہ کیا اونکی فوج ورعایا نے دل
جان سے مدد کی اور ایسی جوانمردی دکہائی کہ تواریخ ۹ - ۲۱ جنوری
و ۲۰ - ۲۱ - فروری کے چار حملونمین انگریزی فوج ۳۲۰۳ مقتول و
مجروح آدمیونکا نقصان اوٹہاکر پس پا ہوئی بہرتپور کی فوج اندر سے
بکمال جانفشانی مقابلہ کرتی تہی اور مرہٹے باہر سے رسد لوٹتے تہے اور
شبخون مارتے تہے - زبانی عوام الناس کے سنا اور ہندوستانی مورخون
نے بہی لکہا ہے کہ انٹاگرڈگرڈ نامی کوئی شخص کہ شاید بدراسی افسر تہا بہت
دعوی اور زعم سے انگریزی فوج مین شامل ہوا تہا اوس نے لب خندق
کرسی نشین ہوکر فوج کو حکم حملہ آوری دیا طرفین سے مقابلہ ہوا اور

अंटागुडगुड

انتھا گڑ گڑھ مارا گیا آخر الامر لارڈ لیک صاحب نے مایوس ہو کر جیگنہ میں جا دیرہ کیا ❊

مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے اگرچہ انگریزی فوج کو اپنے قلعہ مین قدم نہ رکہنے دیا مگر اونکو یہہ امید نہ تہی کہ ہمیشہ اسیطرح فتحمند رہینگے فروری و اپریل کے درمیان بلکہ ایکبار دفعہ پہر بہی یہان پناہ پذیر ہوا مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب اوسکی رفاقت سے تنگ آگئے تہے اسواسطے اوسکو رخصت کیا لڑائی کے مصارف سے زیربار ہوگئے تہے۔ اور جنرل فوج انگریزی کے استقلال کا خوف تہا اسواسطے جنرل لیک صاحب کی ترقی منصب امرائی کو موقع مناسب مبارکبادی سمجہکر تہنیت ترقی کے ساتھہ خواہش صلح اور ارادہ تشریف آوری خود لشکر انگریزی مین بفرستادگی راے کشن سوبج دوج ظاہر کیا سرکار انگریزی کی بہی یہی خواہش تہی بعد صلح و مصالحت ۱۰ - اپریل ۱۸۰۵ع کو شرایط عہدنامہ قرار پاگئین مہاراجہ صاحب نے مع کنور رنبیر سنگہ صاحب لارڈ لیک صاحب سے ملاقات کرکے کنور صاحب کو فوج انگریزی مین چہوڑا اور مبلغ بیس لاکہہ روپیہ جسمین سے پانچ لاکہہ فی الفور ادا کیا گیا اور سات لاکہہ کچہہ عرصہ بعد معاف ہوگیا بابت مصارف فوج کے دینا قبول کیا قبل موافقت سرکار انگریزی جو ملک اون کے پاس تہا اوسپر قابض رہنے کی کفالت دیگئی اور جو پرگنات ۱۸۰۳ع مین دیے گئے تہے ضبط ہوئے ❊

اگرچہ مہاراجہ صاحب بہرت پورکا اس لڑائی اور صلح مین ملک اور روپیہ کا بہت نقصان ہوا مگر شہرت و ناموری سے اونکو فایدہ عظیم حاصل ہوا کل ہندوستان مین صرف ایک بہرت پورکا ہی قلعہ ہے جسکی فصیلون سے انگریزی فوج شکست کہاکر واپس گئی ہے اس جہت سی راج بہرت پور کل ہندوستانی ریاستون مین فایق اور کل دنیا مین نامور ہے اس لڑائی سے بیس برس بعد تک کل انگریزون مین بہرت پور کا نام زبان زد خاص و عام رہا اور جب تک دوسری لڑائی مین فتح نکرلیا انگریزی فوج کی بدنامی رفع نہوئی ✤

لارڈ لیک صاحب ہلکر کے تعاقب مین مصروف و سرگرم رہے انجام مین ہلکر نے بہی راج اندور پر قناعت کر کے صلح کرلی کنور رندہیر سنگہ صاحب لیک صاحب سے سند عطاے پرگنہ تاوڑو و واگذاشت دیگ و گوردہن لیکر واپس آئے اور کنور لچہمن سنگہ صاحب اور فوجدار موتی رام بجاے اون کے متعین ہوئے لڑائی سے ایک سال بعد بمتی اگہن سدی ۵ اسمت ۱۸۶۲ مطابق ۱۸۰۵ء بمقام گوردہن مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کا انتقال ہوا ✤

मावड़.

مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب نے مسند نشین ہوکر بمتی پوس بدی ۱۳ دیوان جواہر لال کو عہدہ دیوانی پر مقرر کیا امور ریاست مین اکثر ہیرا سنگہ بلب گڈہیہ سے مشورہ رہتا تہا اور سیتا رام پروہت کو توشہ خانہ کی مختاری دی صاحب رام متصدی جیب خاص کو ہر چہار رسالہ

گہوڑچڑہ کا دیوان کیا اور اوسکے تحت مین بخشی نندو سنگہ و بخشی ہرنرائن
و بخشی جیت سنگہ و لالہ رام بخش سالدار مقرر ہوئے و ہااو فتح سنگہ
منتظم ڈیوڑہی اور ڈوڈراج کوڑیہ اوسکی نیابت مین دیوان ہوئے
کشن رام بخشی کو بائیس رسالہ جات پیادگان معروف بائیسی کیے کہ
ہر ایک مین سو سو جوان تہے افسری ملی کچہہ عرصہ بعد بسبب توقف تقسیم
تنخواہ ایک پلٹن نے فساد کیا مہاراجہ صاحب نے تنخواہ تقسیم کرکے باغی
و بانی فساد افسرون کو ہاتہہ و ناک قلم کرکے شہر بدر کیا اور پلٹن کو شکست
کرکے دوسری پلٹن مین شامل کردیا بستیان صاحب اور رحیم بیگ
کپتان قطہور اس فساد کے اپنی عزت کا پاس کرکے چلے گئے بجائے اون
کے بخشی جیت سنگہ مقرر ہوا گون صاحب خدمت کپتانی سے موقوف ہوا
بخشی بگہیل سنگہ و بخشی نول سنگہ برادر و ہااو فتح رام و مصر سری گوبند بعہدہ
و دولہ رام برسانیہ و کشن بلب فوجدار پسر موتی رام بعہدہ رسالداری
سواران جاگیر مقرر ہوئے اور بخشی کشن رام و بخشی پہ کا شنا تہہ سوسج
دوج یکے بعد دیگرے بخشی گری کل رسالہ جاگیرداران کا اہتمام کرتے رہے
اور چار گروہ فوج معروف رام غول و کشن غول و گوبند غول و ہنومان غول
بہرتی جدید بہ تحت حکومت بخشی ہرنراین مقرر ہوئے مہاراجہ صاحب کل
فوج کی نگرانی و سماعت رپورٹ و اخبارات بذات خاص کرتے تہے
راؤ لچہمن سنگہ صاحب و فوجدار موتی رام کو کہ جنرل لارڈ لیک صاحب کی
پاس تہے صاحب موصوف کے نام خریطہ لکہہ کر طلب کیا کہ اساڑہ سمت ۱۸۶۳

مین حاضر آئے فوجدار موتی رام کو کوتوالی ٹھہرا اور انتظام کار عمارت کی خدمتین
عطا ہوئین کہ اوسکے اہتمام سے بمقام گوردہن چہتری مہاراجہ رنجیت سنگہ
صاحب اور بہرت پور مین مکان دربار معروف کچہری اور محل مہارانی کچہر
جی صاحبہ تعمیر ہوئے ؛

بعد تصفیہ قضایاء ملکہ لارڈ لیک صاحب کلکتہ کو گئے اون کے پاس منشی منگل سنگہ
سورج دوج اور جانی دیاشنکر وکیل متعین ہوئے دو برس بعد جانی دیاشنکر
واپس آیا اور منشی منگل سنگہ بدستور رہا - فوجدار چورامن و رتن لال وکیل
دہلی مین مٹکاف صاحب کے پاس تہے دیبی داس نامی وکیل منجانب مٹکاف
صاحب حاضر دربار رہتا تہا اگرچہ اہالیان دربار کو خاطرداری صاحبان
انگریزی کی تاکیداً ہدایت تہی مگر سمت ۱۸۶۲ مین دیبی داس وکیل مٹکاف صاحب
کسی سبب سے دل برداشتہ ہوکر چلا گیا مٹکاف صاحب نے فوجدار چورامن
کو دہلی سے رخصت کیا کہ اس سبب سے انگریزی مورخ نے ایک مقام
پر لکہا ہے کہ مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب کی کارروائی سرکار انگریزی
کے ساتہہ پر کدورت رہی کہ حکام انگریزی کو بہت ضبط و تحمل سے کام
کرنا پڑا بہرحال صلح قایم رہی ؛

سمت ۱۸۶۳ مین کرنل محمد شاہ خان و راجہ بہادر نے جے پور کی عملداری مین
فساد موقوف کرکے علاقہ بہرت پور مین فساد برپا کیا اور موضع سلیم پور کو
لوٹ لیا حسب الحکم مہاراجہ صاحب بخشی پرکاشناتہہ لڑنے اونکو فہمایش کی
مگر باز نہ آئے تب مہاراجہ صاحب نے بعد اطلاع مٹکاف صاحب رائیڈیڈنٹ سنگہ

सलेमपुर

صاحب کو مع جمعیت متعین کیا اوسوقت کرنل منکو ... لشکری کی درخواست
کی مہاراجہ صاحب نے اوسکی درخواست نامنظور کی مگر اوسکو خرچ دیکر
مال مغرورہ واپس لیا ❊

سمٹ ۱۸۷۱ مین لارڈ موائرا صاحب گورنر جنرل کشور ہند ممالک برتش مین
دورہ کیواسطے تشریف لائے تب دیوان جواہرلال اور فوجدار چوراسن
نے بمقام کانپور پہونچکر معرفت سکیٹن صاحب ملازمت حاصل کی اور
لارڈ صاحب موصوف شاہ اودہ سے لکہنؤ مین ملاقات کرکے بریلی مین
تشریف لائے تب وہان تحایف مرسلہ مہاراجہ صاحب پیش کئے سرداران
کو بعطاے خلعت رخصت ہوئی جب لارڈ صاحب آگرہ مین تشریف لائی
پہر سرداران مذکور اونکی خدمت مین حاضر ہوئے فتح پور سیکری مین
ملاقات قرار پائی اول راؤ لچہمن سنگہ صاحب اور بعد ازان خود مہاراجہ
صاحب تشریف لے گئے مور صاحب وسائٹن صاحب نے مہاراجہ صاحب
کا استقبال کیا بعد ملاقات ویازدید بہرتپور کو معاودت کی ❊

سنہ ۱۸۱۷ مین جنگ پنڈارہ وقوع مین آئی تب مہاراجہ صاحب نے فوج
انگریزی کی مدد پر اپنی فوج بہیجی سمٹ ۱۸۷۵ مین مہاراجہ صاحب کی بصارت مین
فرق آیا بدریافت اس حال کے گورنمنٹ سے خلعت وتشفی نامہ بصحبت مسٹر
روس صاحب بہیجا گیا کہ صاحب موصوف نے بہرتپور آکر دیا ❊

سمٹ ۱۸۷۷ مین مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب اور مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب والی
الور کے درمیان بابت ایک گانو واقع ضلع میوات کے نزاع ہوا تحریرات

स्वायरा

स्लेयन

मोर

पिंडारा

باہمی سے تصفیہ نہوا تو جنرل اکٹرلونی صاحب چہاونی نیمچ سے متعین ہوئے
راؤ لچھمن سنگہ صاحب اون کے استقبال کیواسطے گئے جنرل صاحب
نے بہرت پورا کر مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی اون کے ساتھہ ٹھاکر اگہی سنگہ
بانکاوت اور نواب احمد بخش خان فیروزپور والہ سرداران راج الور تہے
बाँकावत
مہاراجہ صاحب نے حسب دستور سرداران الور کو خلعت عطا کئے اور یہہ
تجویز قرار پائی کہ دیہہ متنازعہ کو ہر دو راج سے ٹھاکر ہردیوجی کے مندر
हरदेवजी
مین بہیٹ کر دیا جاوے چنانچہ طرفین سے پٹہ جات مرتب ہوکر ٹھاکر ہردیوجی
کے مندر مین نذر کیا گیا ٭

اسوج سدی ۴ سمت ۱۸۸۰ مطابق ۷ - اکتوبر ۱۸۲۳ع کو مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب
کا انتقال ہوا اور مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب اون کے بہائی مسند نشین ہوئے
پوہ سدی ۵ کو راؤ لچھمن سنگہ صاحب کا بہی انتقال ہوا اور راؤ پرتہی سنگہ
صاحب کہ تیرتہون کیواسطے گئے تہے مفقود الخبر ہو گئے - مہارانی لچھمن جی
صاحبہ رانی مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب مرحوم نے بفہمایش بعض صاحبان انگریزوں
کے بندرابن کی بود و باش کا ارادہ کیا چونکہ اون کے پاس خزانہ کی کنجیان
تہین مہاراجہ صاحب اونکی روانگی مین ارے سلے کرتے تہے جانی بیجناتہہ
बैजनाथ
وکیل جنرل اکٹرلونی صاحب کیخدمت مین متعین ہوا صاحب نے مہاراجہ
अकदरलोनी
صاحب کیواسطے خلعت مسند نشینی بہیجا چیت بدی ۱۰ سمت ۱۸۸۱ کو مہارانی لچھمن جی
صاحبہ کا انتقال ہوا اور نزاع رفع ہوا مہاراجہ صاحب کو اخلاف راؤ لچھمن
سنگہ صاحب سے خوف رہتا تہا چنانچہ ایک روز مادہو سنگہ بہ ارادہ بدچلہن

جاے قیام مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب پر پہونچا مہاراجہ صاحب نے اوس کو
قید کردیا اور جنرل اکٹرلونی صاحب کو طلب کیا کہ ماگہہ سمت ۱۸۸۱ مین اکٹرلونی صاحب
بہرت پور مین آئے مہاراجہ صاحب نے کنور بلونت سنگہ صاحب کو کہ بعمر چہہ سال
تہے اونکی گود مین بٹہایا جنرل صاحب نے سرکار کمپنی کیطرف سے اون کی
مسندنشینی کی کفالت دی ÷
پہاگن سدی ۱۱ سمت ۱۸۸۱ مطابق ۲۶ - فروری ۱۸۲۵ع کو مہاراجہ بلدیو سنگہ
صاحب کا انتقال ہوا اور مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب بعمر سات سال مسندنشین
ہوئے درجن سال با مادر راجہ قرولی و دیگر اشخاص بصدر فساد ہوا دان سال
کہ درجن سال کا ماموں تہا اور اوسکے خسر ویہ باشریک فساد ہوئے مہارانی
امرت کنور صاحبہ رانی مہاراجہ صاحب مرحوم نے ٹہاکر ابہی سنگہ کی معرفت
درجن سال کو فہمایش کی بظاہر اوس نے اقرار کیا کہ فساد نکرونگا مگر پہر دریافت
ہوا کہ بعض سرداران فوج نے اوس سے سازش کی ہے تب بصلاح بخشی
نول سنگہ و ٹہاکر ابہی سنگہ قرار پایا کہ پلٹنوں کو جنکے افسرون پر سازش کا احتمال
ہے محالات مین بہیجدیا جاوے اور جنرل اکٹرلونی صاحب سے درخواست
کیجاوے کہ یہان آکر بعد انسداد فساد مہاراجہ صاحب کے سن بلوغ کو پہونچنے
تک انتظام کرنیکیواسطے کسی صاحب کو متعین کرین چنانچہ اس غرض سے
جانی بانکے لال برادر جانی بہجنا تہہ کو جنرل صاحب کے پاس دہلی بہیجا گیا
مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب کے کاج مین ایک روز باقی رہا تہا کہ اوسی شب
درجن سال مع جگت سنگہ خلف خود گوبند غول مین پہونچا افسران وسپاہیان

غول مذکور نے اوسکی اطاعت کی اور سورج پلٹن و فوجدار گوپال سنگھ
مع رسالہ جات افغانیان و کیشورام مع رسالہ امری اور ٹہاکر عظمت سنگھ
وغیرہ اوسی جا پر اوسکے شامل ہوئے درجن سال نے اونکے اتفاق سے
برجون اور فصیل پر سے توپین اوتار کر ہشت دہاتی دروازہ پر لگائین
وہان بعض کپتان مع پلٹنون کے اور شیخ امام بخش مع توپخانہ کے موجود
ہوئے چودہری رام رتن برادر مہارانی امرت کنور صاحبہ اس حال سے
بہت مضطرب ہوا اور انتظام دروازہ کا فکر کرنے لگا امیر پلٹن بہ تعلق بخشی
ہرگوبند و رام غول متعلقہ بخشی ہرنراین کو کہ باطن مین رفیق درجن سال
تہے قلعہ کے اندر طلب کیا نصف شب سے درجن سال کیطرف سے گولہ اندازی
شروع ہوئی اور اندرون قلعہ سے مقابلہ ہوتا رہا؛
آخر کار امیر پلٹن و رام غول نے کنور مادہو سنگہ کو کہ قیدمین تہا ہمراہ لیکر
جواہر برج پر بیٹہایا اور قلعہ کا دروازہ کہولکر درجن سال کو قلعہ مین لے لیا
کنور مادہو سنگہ و درجن سال نے سردارون کو شہر کے انتظام کا حکم دیا
پلٹن والون نے کہ سرکش و بدحکم ہو رہے تہے درجن سال کے حکم سے
خیال نکر کے چودہری رام رتن اور اوسکے برادر زادہ اور نیناگوتوال
کو جان سے مارا اور بہت آدمیون کو مجروح و مضروب کیا اور وہان
سے واپس آکر محل کے اندر اسباب سرکاری اور چوکی والے گہوڑچڑہون
کے ہتہیار اور مندر سے ٹہاکرجی کا زیور لوٹ لیا۔ مہاراجہ بلونت سنگھ
صاحب بکتار دہارا ہوگیا سی بام بفضل خدا امن مین رہے مگر درجن سال

اونکو مع دہڑا اوسکے نظر بند کر دیا مادہو سنگہ و درجن سال نے پلٹن والون پر بخشی ہر نراین و کیشو رام رسالدار کو متعین کیا اونہون نے فتنہ انگیزون کو زیادتی سے باز رکہا ؛

عندالاستفسار درجن سال کے دیوان جواہرلال اور فوجدار چورامن نے کہا کہ مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کی سندنشینی کی سرکار انگریزی کفیل ہے اونکو مسندنشین رکہو اور تم مختاری کرو درجن سال نے کہا خدا نے مجھکو راج دیا ہے مختاری کرنا کیونکر گوارا کرون پہر اپنے سردارون کی معرفت فوج بہرتی کی - مادہو سنگہ اور ٹہاکر خوشحال سنگہ اپنے خسر پورہ اور کلیان سنگہ سے مشورہ کرتا تہا کیسری سنگہ کو ویر کا قلعہ دار کیا ٹہاکر پدم سنگہ کو دیوڑہی کا مختار کیا اور جوانان پلٹن کو بعوض فرمان برداری دو ماہہ تنخواہ انعام دیکر وردی کا روپیہ معاف کیا ؛

نا اتفاقی درجن سال و مادہو سنگہ

اس فساد کی خبر سنکر جنرل اکٹرلونی صاحب متہراپین وارد ہوئے مادہو سنگہ نے درجن سال کو صلاح دی کہ اول جنرل صاحب کی خوشامد کرنی چاہیے اگر باز آوین تو فبہا ورنہ لڑائی کا بندوبست کرنا چاہیے چنانچہ فوجدار چورامن و لالہ روپ سنگہ خلف دیوان جواہرلال و دیوان ہربخش کو جنرل صاحب کی خدمتمین بہیجا جنرل صاحب نے مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کی سندنشینی مقدم رکہکے درجن سال کو پیشتر سے زیادہ معاش دینا منظور کیا مگر

اوسکی مسند نشینی کی درخواست نامنظور کی مجبور بعد قیام پندرہ روز کے
سرداران مذکور واپس آئے بعدازان سربجی مہنت بیراگیان جے پور درجن سال
کی تشفی کرکے جنرل صاحب کے پاس وکالت کے واسطے گیا جنرل صاحب
اوسپر بالکل متوجہ نہوئے فوراً رخصت کردیا ؞

جنرل صاحب ناراض ہوکر دہلی کو گئے اور وہان سے بہرت پور پر فوج کشی
کی اسمین شک نہین کہ اگر اوسی وقت اونکی تجویز کا عمل درآمد ہوتا
تو کچھہ جنگ وجدل ظہور مین نہ آتی مگر لارڈ امہرسٹ صاحب گورنر جنرل
نے اس خیال سے کہ خانگی نزاع ہے خودبخود رفع ہوجاویگا اور بحیات
والدصاحبزادہ کے مسند نشینی کو منظور کرلینے سے سرکار انگریزی پر اونکی
امداد واعانت کرنا فرض نہین ہے جنرل اکٹرلونی صاحب کی تجویز کو منسوخ
کیا بلکہ اونکو بہی عہدہ سے برخاست کرلیا کہتے ہین کہ اس رنج سے جنرل
صاحب تہوڑے دنون بعد مرگئے ؞

درجن سال نے سربجی کے بلاحصول مطلب آنے پر مایوس ہوکر لڑائی کا
سامان کیا مادہو سنگہ نے تین ہزار فوج بہرتی کی اور دیس کے ہزار قدیم
آدمیون کو اپنے شامل کیا درجن سال کے سردارون نے صلاح دی
کہ دیسی سردار مادہو سنگہ سے سازش رکہتے ہین اور بہرتی جدید ہونے
سے قدیم فوج رنجیدہ ہے اسپر درجن سال مادہو سنگہ سے بہی ناراض
ہوگیا دوسرے روز اوس سے کہا کہ تم آٹھہ سو جوان رکھہ کر باقیماندہ
فوج کو برخاست کردو اور اونکو گڈھہ یعنی فصیل شہر پر متعین کردو قلعہ مین

مت رکہو مادہو سنگہ رنجیدہ ہوکر دیگ کو چلا گیا قلعہ کا بند و بست کرکے فوجدار
گوبند رام سلیم پوریہ اور ہردیو بخش برسانیہ قلعہ دار کو مختار کیا اور دیوان
محبوب سنگہ برادر دیوان جواہر لال کو مع زن و بچہ کے قید کردیا ؛
بعد بند و بست دیگ کے مادہو سنگہ پرگنات سیکری و کامہ پر قابض ہوا فوجدار
ناتہو رام کے بیٹے کو مع عملہ قید کرکے دیگ مین بہیجدیا خوشحال سنگہ بجانب
ورجن سال نگر مین گیا تہا اونکو وہان سے نکالدیا ورجن سال نے بشمہر پلٹن
جدید تعلقہ بستیان صاحب و گنگا پلٹن قدیم ساتہہ دیگر خوشحال سنگہ کو بہم
بہیجا عین لڑائی کیوقت مین دیو کرن دہا بہائی مادہو سنگہ نے دونون
پلٹنون کو اپنے شامل کرلیا خوشحال سنگہ نے ورجن سال کو اطلاع دی کہ
کل دیسی لوگ اور قدیم فوج اگرچہ بظاہر آپ کی اطاعت کرتے ہین مگر دل سے
آپ کے بدخواہ ہین اور مادہو سنگہ سے ملے ہوئے ہین پہر سرداران جلیلہ
اور سرہجی مہنت کی جمعیت کو خوشحال سنگہ کے پاس بہیجا اور رام غول
و کشن غول تعلقہ بخشی ہر نراین کو اونکی کمک پر متعین کیا اونہون نے
مادہو سنگہ کی جمعیت کو نگر سے برخاست کرکے اپنا قبضہ کرلیا دوسرے روز
خوشحال سنگہ موضع کہوہ متصل دیگ کو گیا وہان مادہو سنگہ سے مقابلہ
ہوا جسوقت ہنگامہ کارزار گرم تہا مادہو سنگہ کے دونون کپتان مفرور ہوئے
اور خود ہراسان ہوکر دیگ کو واپس گیا خوشحال سنگہ نے غنیمت سمجہکر
کامہ کو کوچ کیا بجز دیگ کے کل ملک پر ورجن سال کا قبضہ ہوگیا ؛
الغرض ورجن سال کی سرکشی اور نزاع باہمی ورجن سال و مادہو سنگہ

नगर
खोह

سے کل ملک مین شورش و فساد برپا ہوگیا تب انجام کار گورنمنٹ کو اوسی تدبیر پر عمل کرنا پڑا جو جنرل اکٹرلونی صاحب نے کی تہی درجن سال کی یہہ کیفیت تہی کہ بظاہر حسب فیصلہ سرکار انگریزی عمل کرنیکا اقرار کرتا تہا او خفیہ بہرتی فوج و آراستگی قلعات و سامان جنگ مین مصروف تہا اور راجپوت و مرہٹہ رئیسون سے مدد کا طلب گار رہتا اوسکے قول و فعل کا اعتبار نرہا اوس مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب وارث مستحق کا مسندنشین ہونا ضرور تہا اسواسطے پچیس ہزار فوج مع توپخانہ بہ افسری لارڈ کمبرمیر صاحب کمانڈر انچیف متعین ہوئے اس عرصہ مین درجن سال نے سرداران بہدوریہ اور خوشحال سنگہ کو طلب کیا اور حسب صلاح اونکے دیوان ہردیو بخش کو صلاح کیواسطے مٹکاف صاحب کیخدمت مین دہلی کو بہیجا چونکہ بجز مسندنشینی مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کی اور کسی شرط سے صلح ممکن نہ تہی درجن سال کا وکیل پہر مایوس ہوکر واپس آیا انگریزی فوج نے آگرہ و متہرا مین جمع ہوکے بہرت پور کو کوچ کیا اور دسمبر ۱۸۲۵ء مین قلعہ و شہر کا محاصرہ کرلیا شہر پناہ خام بہت بلند اور ساٹہہ فیٹ عریض اور اوسکے گرد پرآب خندق ہونے سے سرنگ لگانا دشوار تہا اس سبب سے تیاری سرنگ مین بہت دیر لگی یعنی ۲۳ - دسمبر ۱۸۲۵ء کو شروع ہوئی اور ۱۷ - جنوری ۱۸۲۶ء کو کام ختم ہوا۔

اسطرف درجن سال نے فصیل و دروازون کی حفاظت اور فوج انگریزی کے مقابلہ کیواسطے بارہ ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت متعین کی نیمرانہ کا راجہ مع ہمراہیان گونڈوہ کے بند پر متعین تہا کہ وقت ضرورت بند کا پانی

چھوڑکر شہر کی خندق کو بھردے انگریزی فوج کے افسرون کو پہلی لڑائی مین بند کے پانی سے خندق شہر پناہ مین طغیانی ہوجانیکا تجربہ ہوچکا تھا اسواسطے اونہون نے اول ہی شبخون مارکے راجہ کو قتل کیا اور اوسکا بھائی بھاگ کر لکھیر کے قلعہ مین پناہ پذیر ہوا۔ اس سے ہراسان ہوکر درجن سال نے ایکدفعہ پھربھی دیوان جواہر لال و فوجدار چورامن و دیوان ہردیو بخش کو مٹکاف صاحب کے پاس بھیجا مگر کچھہ سودمند نہوا ؛

اول فوج انگریزی نے محلہ گوپال گڈہ واقع شمال ومشرق کیطرف سورچہ قایم کرکے حملہ کیا بہت زور سے لڑائی ہوئی درجن سال نے تاب مقابلہ کی نہ لاکر اپنے برادران امراؤسنگہ و بختاور سنگہ کو ہمراہی سادہو رام چیلہ ستر ہجی مہنت فصیل شہر پناہ پر متعین کیا اور خود بنجتہ قلعہ کے اندر داخل ہوکے نول برج کی توپ سے گولہ چلانے لگا اور اسیطرح سورج پول کی توپ سے گولا اندازی شروع کی مگر یہہ توپ طول مین ساڑہے پانچ گز اور وزن مین سات سو چہتر من تھی چلنے کیوقت شکست ہوگئی اوس سے بہت آدمی مارے گئے ؛

ہندوستانی مورخ نے لکھا ہے کہ ایک روز انگریزی توپخانہ کے ملازم بارہ گورے شراب کے نشہ سے مخمور ہوکر گوردہن دروازہ کے آگے آکھڑے ہوئے قلعہ کی فوج نے اون پر حملہ کیا اونہون نے عاجزی سے درخواست کی کہ ہمکو مہاراجہ صاحب کے پاس لے چلو تو ہم انگریزی فوج کا حال کہینگے چنانچہ اونکو درجن سال کے پاس لیگئے اونہون نے عرض کیا کہ ہم گولہ اندازی مین کمال رکہتے ہین ہمکو توپ سپرد ہو اگر اچھا کام دین مستحق پرورش سمجھے جاوین ورنہ

ستو جب سنرا ہون چنانچہ برج سورج پول کی توپ اونکو سپرد ہوئی اونہون
نے تیسرے گولہ مین انگریزی توپخانہ کی پیٹی اوڑادی درجن سال نے خوش
ہوکے اونکو بہت انعام دیا اور تنخواہ مقرر کی بعد ازان منجملہ اونہین گورون
کے ایک نے کہ سارجنٹ تہا ایسا گولہ لگایا کہ توپخانہ کی چند پیٹیان اوڑگئین اس
سے بہی درجن سال بہت خوش ہوا ٭

ایک روز خوشحال سنگہ بوقت شب بہ ارادہ شبخون بارہ ہزار فوج لیکر شہر سے
نکلا مگر انگریزی فوج کو ہوشیار اور مستعد مقابلہ پاکر واپس آیا ٭

عرصہ تک باوجودیکہ قلعہ سے توپین چلتی رہین بسبب عدم تیاری سرنگ اور
عدم فراہمی سامان کے فوج انگریزی کیطرف سے سکوت رہا جب ساٹھہ پیٹیان میگزین
کی چہاونی متہرا سے آگئین صاحب کمینڈر انچیف و مسٹر مٹکاف صاحب و مسٹر
سٹارلنگ صاحب و ولیم فریزر صاحب وغیرہ حکام نے مشورہ کرکے قلعہ شکنی
کا حکم دیا کہ ساٹھہ توپون سے یکبارگی حملہ ہوا ٭

پہر تہی سنگہ خسر پورہ ماد ہو سنگہ دیگ سے مفرور ہوکے بلباس سقہ بہرتپور
مین آیا درجن سال نے اوسکو شناخت کرلیا اور بغلگیر ہوکر ملا اوس نے خوشحال
سنگہ پر طعن کی کہ باوجود سوخت ہوجانے میگزین کے اوس نے دشمن کی
فوج پر شبخون نہ مارا۔ اگر مجھکو پانچہزار سپاہ ملے توپین حملہ کرون مگر درجن سال
نے اوسکا اعتبار نکیا جسطرح آیا تہا اوسیطرح رخصت کردیا ٭

۱۷ جنوری سنہ ۱۸۲۶ مطابق پوہ سدی ۹ روز شنبہ کو جب سرنگ بہمہ جہت
تیار ہوگئی بوقت شب یکبارگی آگ دکہائی گئی کہ اول اوسکے اوڑنے سے صدہا

آدمی مرے اور نال والی برج شکست ہوکے راستہ کافی ہوگیا تب بہت
زور شور سے حملہ ہوا درجن سال اوسوقت مصروف شرابخواری وسرگرم
محفل عیش ونشاط تہا ناگہان خواب غفلت سے بیدار ہوکر مستعد مقابلہ ہوا
۱۸ جنوری کو صبح کیوقت قلعہ پر حملہ ہوا اوسوقت بخشی کشن رام وفوجدار
کشن بلب کی جمعیتون نے بہت بہادری سے مقابلہ کیا مگر مدد نہ پہونچنے
سے سب تہ تیغ ہوگئے اون کے مرتے ہی شہرمین انگریزی فوج کی یورش
ہوئی اول گورہ سارجنٹکو جو درجن سال سے آملا تہا گرفتار کرکے اوسی
برج پر مار ڈالا چہوٹے خان روہیلہ مع دوسوکس سپاہ کے سورج پول
کے برج پر برسر مقابلہ تہا اوسکو انگریزی فوج کے افسرون نے فہمایش
کی کہ جب قلعہ فتح ہوگیا تم کیون جان دیتے ہو اوس نے جان کی سلامتی
کو غنیمت سمجھکر نکل جانیکا اقرار کیا کہ مٹکاف صاحب نے جگینہ دروازہ کہولکر
اوسکو نکالدیا اور متہرا دروازہ اور کمہیر دروازہ سے فوج انگریزی داخل
بہرت پور ہوئی جابجا گارد قایم کئے اسوقت تک بہی درجن سال بے خبر پڑا
تہا جب مداخلت فوج انگریزی اور فوجدار کشن بلب اور بخشی کشن رام کے قتل
کی خبر پہونچی اوس نے اتاہ دروازہ اور نیمدہ دروازہ کی فوج سے
انگریزی فوج کی مدافعت چاہی مگر متہرا دروازہ کی انگریزی فوج کو دیکھکر
سب نے بندوقین پہینک دین اور مفرور ہوگئے ٭

درجن سال بارہ ہزار فوج لیکر خود مقابلہ کیواسطے بڑہا مگر دیکھا کہ جگینہ
دروازہ سے کیت وال دروازہ بیرون قلعہ تک ہزارہا فوج انگریزی بہی متعین

مقابلہ ہے اونہون نے فی الفور حملہ کیا کہ درجن سال کے ہزارہا آدمی مارے گئے پھر درجن سال مع اپنے سالون کے قلعہ کے اندر گیا اور سپاہ بھاگ گئی جب شکست مطلق اور مایوسی کامل ہوگئی تو درجن سال مال و اسباب اور اپنی عورت و اطفال کو لیکر بجمعیت سوار و پیادہ مابقا جو بوجہ دروازہ سے باہر نکلا اور پاس نسواریہ کے راستہ سے گذر کر کھیر دروازہ پہونچا اور چاہا کہ فوج انگریزی کی صف شکنی کرکے بیانہ کے قلعہ کو نکل جاوے بالمکند نسواریہ نے ہراول ہوکر سرخیل فوج انگریزی سے کہا کہ درجن سال ملک و مال چھوڑکر بیانہ کو جاتا ہے اوسکو روکنا زیبا نہین ہے بدریافت اس حال کے فوج انگریزی نے درجن سال کو گھیر لیا اور گھوڑے سے اوتار کر اوسکو مع عورت و پسر خورد و ٹہاکر خوشحال سنگہ و کلیان سنگہ و ستربجی مہنت قید کر لیا جگت سنگہ پسر کلان درجن سال بھراہی بال مکند مفرور ہوکر بیانہ پہونچا درجن سال کو مع ہمراہیان پیشگاہ لارڈ کمبرمیر صاحب مین لیگئے کہ وہان سے الہ آباد کو بھیجا گیا اور خوشحال سنگہ و کلیان سنگہ و پدم سنگہ درجن سال کے سالی اور ستربجی مہنت قید ہوکر آگرہ کو بھیجے گئے اور انگریزی فوج نے باغ اوجہی متصل موتی جھیل پر دیرہ کیا ٭

بعد مقیدی درجن سال کے جب انگریزی فوج اپنے دیرہ پر تھی سیڈھپسر گوپال سنگہ بجہانوذی والے نے یکبارگی شہور کیا کہ درجن سال نے اندرون قلعہ سے اور مادھو سنگہ نے باہر سے انگریزی فوج پر حملہ کیا کہ اکثر ہلاک ہوئے اور باقی مفرور ہوکر اوجہی کے باغ پر چلے گئے ہین اسپر دوکانداران بازار نے

باسن دروازہ سے درگاہ لشکری شاہ تک اور کھیر دروازہ سے بارہ دری
تک بلوہ عام کر دیا اور قریب تین سو سپاہیان پلٹن کو کہ بازار مین پہرتے تھے
بضربات پتھر و اینٹ وغیرہ مضروب و مجروح کیا فوج مین یہہ خبر پہونچی تو حکام
فوج نے ایک دفعہ پھر حملہ کر کے مفسدون کو سزا دی ؛

بعد اخراج درجن سال کے ہر نراین پروہت و جیونجی چوبے نے حبس خانہ سے
باہر آکر چو برجہ کا دروازہ بند کیا اور مہارانی امرت کنور صاحبہ ماجی مہاراجہ
بلونت سنگہ صاحب کو کل حال کی اطلاع دی اور جو مال و اسباب توشہ خانہ مین
باقی رہا تہا اوسکو ڈیوڑہی پر پہونچایا ؛

علی الصباح لارڈ کمبرمیر صاحب و مٹکاف صاحب و ولیم فریزر صاحب و
مسٹر سٹارلنگ صاحب مع جانی بہیجا تہہ وکیل مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب
کے پاس آئے لارڈ صاحب نے مہاراجہ صاحب کو گود مین لیا مہاراجہ صاحب نے آبدیدہ ہو کر اپنی ستم رسیدگی
کی شکایت کی لارڈ صاحب نے اونکی بہت تشفی و طمانیت کی اور ماجی صاحب
کو مختار و منتظم راج کر کے زمانہ صغیر سنی مہاراجہ صاحب کی انتہا تک صاحب
پولٹیکل ایجنٹ مقرر رہنے کا حکم دیا ؛

انگریزی فوج کے افسرون نے درخواست کی کہ فوج نے بہت کوشش
و جانفشانی سے فتح کی ہے لوٹ کا حکم ہونا چاہیے لارڈ صاحب نے مہارانی
صاحبہ کو صلاح دی کہ اگر فوج لوٹ کرے گی تو راج کا مال و اسباب بھی
لٹ جاوے گا اس سے بہتر ہے کہ اونکو زر نقد بطور انعام دیدیا جاوے
تا کہ مال و اسباب محفوظ رہے مہارانی صاحبہ نے ہر نراین پروہت اور

جانی بہجنا تہہ کی بد صلاحی سے قبول نکیا مجبور لارڈ صاحب نے باستثنار
ڈیوڑہی خاص دیگر مقامات پر لوٹنے کا حکم دیا کہ صبح سے شام تک شہر و
قلعہ مین لوٹ ہوئی شام کیوقت امن وامان کی منادی ہوئی ؞

تیسرے روز بتاریخ ۵ - فروری سنہ ۱۸۲۶ لارڈ صاحب نے مع دیگر صاحبان
قلعہ مین آکر مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کو مسند نشین کیا اور راجی صاحبہ
کے تحت مین جانی بہجنا تہہ کو کارکن مقرر کیا اور عہدہ ایجنسی پر اول راے
چندی پرشاد اور بعد ازان ابراہیم صاحب مقرر ہوئے شہر کے دروازون
پر دو پلٹنین حفاظت کیواسطے متعین ہوئین اور سیوسر مین چہاونی قرار پاکر دو
پلٹنون کا وہان قیام ہوا مشہور ہے کہ لوٹ کا مال واسباب دو کرور روپیہ
سے زیادہ قیمت مین نیلام ہوکر داخل خزانہ انگریزی ہوا اوسمین سے جانی بہجنا تہہ
نے بارہ توپین برنجی و دیگر ضروری اسباب راج مین خرید کیا اس مال غنیمت
مین سے ایک بہت بڑی توپ بطور یادگار فتح کی قلعہ کلکتہ کے وسط مین بلند
چبوترہ پر بہت امتیاز سے رکہی ہے ؞

بعد چندے لارڈ صاحب نے پچیس لاکہہ روپیہ فوج خرچ اور اونچاس ہزار
روپیہ قیمت غلہ وگہاس راج کے ذمہ قایم کرکے مع فوج کے کوچ کیا ؞

جانی بہجنا تہہ بہت تند مزاج تہا مہارانی امرت کنور صاحبہ کو کل دیسی لوگون
سے ناراض کرکے اونکی معاش بند کردی کہ متوسلان راج نان ونفقہ سے
محتاج ہوگئے ہرچند میجر لاکٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے فہمایش کی کہ متوسلان
راج مستحق پرورش ہین مگر مطلق نہ مانا بلکہ صاحب موصوف سے بہی رنجیدہ

ہوکر لوگون کی آمد رفت اون کے پاس موقوف کردی انگریزی مورخ نے
لکہا ہے کہ ماجی امرت کنور صاحبہ کیطرف سے صورت فساد یہانتک ظہور
مین آئی کہ صغیر سن مہاراجہ صاحب کو لیکر کوٹہہ مین بند ہوگئین اور کہا
کہ اگر میری مرضی کے خلاف عمل کیا جاویگا تو مین خودکشی کرونگی الغرض جب
انتظام مین ابتری ہوئی اور انواع شکایتین پیدا ہوئین حسب رپورٹ صاحب
پولٹیکل ایجنٹ بحکم صدر اساڑہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ کو بوقت نصف شب جانی
بیجناتہہ کو شہر سے خارج کیا گیا اور ساتون سدی ۵ اکو ماجی امرت کنور صاحبہ
کو کاروبار ریاست سے بے اختیار کیا گیا فوجدار چوراسن اور دیوان
جواہر لال مختار راج ہوئے اونہون نے کل ملازمان عہد مہاراجہ بلدیو سنگ
صاحب کی معاش بدستور جاری کی بخشی پر کاشناتہہ سورج دوج بدستور
قدیم بخشی رسالہ جات وجاگیرداران ہوا اور شیو پلٹن و شنکر پلٹن کی افسری
لالہ نراین سنگہ و لالہ ہردیو سنگہ کو ملی اور حکیم جنریل صاحب ڈسلوا و الیسن
صاحب ڈسلوا کو شقہ مہری بہیجکر جے پور سے طلب کیا اور مواجب قدیم مع
سواری و سپاہیان وغیرہ مقرر کرکے حسب دستور سابق مہاراجہ صاحب
کی حفظ تندرستی پر مقرر کیا فوجدار چوراسن اور دیوان جواہر لال نے انتظام
راج واطاعت احکام مہاراجہ صاحب بہت عمدگی سے کیا اور زر فوج خرچ
مین سے بہی کسیقدر داخل خزانہ سرکار انگریزی کیا۔

ماگہہ سمت ۱۸۸۳ مین لارڈ امہرسٹ صاحب اکبرآباد مین آئے وہان فوجدار چوراسن
و دیوان جواہر لال نے ملاقات کی پہر لارڈ صاحب بہرت پور مین آئے مہاراجہ

जनरेल डिसीलवा एलिस

[illegible]

बहेरा

صاحب نے موضع بہنیرہ تک استقبال کرکے بہت تکلف سے مہمانداری کی
پہاگن سمت ۱۸۸۱ مین فوجدار چیرامن کا انتقال ہوا اوسکا چچا گوبند رام انتظام
کاروبار کرتا رہا اوس نے اپنے پسر دم کو لاکٹ صاحب کی خدمت مین
حاضرباش رکہا اور بال مکند پسر سیوجی کو سررشتہ دار رسالہاے بائیسی کیا
سمت ۱۸۸۵ مین زمینداران موضع ٹپسکی و بوڈلی ضلع میوات نے ادا جمع مین

देसकी
दुडली

انکار کرکے بہ ارادۂ فساد ہزارہا میوون کو جمع کیا اور غارتگری شروع
کی اونکی سزادہی کیواسطے راج کی فوج بسروری فراسو گیلیٹ صاحب

फ्रासो
गिलमट

روانہ میوات ہوئی کہ بعد سرکوبی اونکے ملک کا انتظام کیا ۞
بہتی اساڑہ سدی ۵ سمت ۱۸۸۸ مطابق سنہ ۱۸۳۱ دیوان جواہرلال کا بہی انتقال
ہوا اوسکے انتقال سے انتظام راج کو بڑا صدمہ پہونچا پچیس برس تک مختار
ومنتظم رہا تہا اوسکی نسبت ایسا لکہا ہے کہ علم معاملات مالی اور خوش مزاجی
اور ضبط وتحمل سے کہ یہہ اوصاف بہت کم متفق ہوتے ہین اوسکو کاروبار
راج بخیر خواہی تمام انجام دینے کی قابلیت حاصل تہی اوسکے انتقال کے بعد
کاروبار راج مین ابتری نمایان ہونے لگی اس زمانہ مین فوجدار گوبند رام
مختار ہوا وہ خود سادہ لوح تہا اور اوسکا بیٹا نندلال خفقانی تہا اوسکو
آدمیون کے جمع ہونے سے نفرت ہوتی تہی پہن لال پیشکار چالاک آدمی
تہا نندلال کو طمع دیکر خود جو چاہتا تہا کرتا تہا اس سے انتظام مین خلل
پیدا ہوا یہانتک کہ اکثر لوگ شہر چہوڑ کر چلے گئے لاکٹ صاحب نے اس حال
پر بہت افسوس کیا اور فوجدار کو ہدایت کی مگر کچہہ کارگر نہوئی موسم گرما مین

लाकेट صاحب تبدیل ہوا کیواسطے کو شملہ پر جایا کرتے تھے بجاے اونکے کبھی ہولیر
وिलयन

صاحب کبھی سلیٹ صاحب اور کبھی روس صاحب قایم مقام رہتے تھے اخیر
सिलयट
रोस

مرتبہ کلارک صاحب مقرر ہوئے یہہ حاکم بیدار مغز اور زیرک تہا اوس نے
क्लार्क

لاکٹ صاحبکی بردباری پر افسوس کر کے اونکو فوجدار گوبند رام کی عدم تعمیلے
احکام اور ابتری حالات راج سے مفصل آگاہ کیا لاکٹ صاحب نے فوجدار
سے ناخوش ہوکے استعفا لیا اور بیچ سنہ ۱۸۳۰ مین دیوان بہولا ناتہہ
خلف دیوان جواہر لال کو بجاے اوسکے مختار راج مقرر کیا کہ کام بہ اسلوبی
تمام ہونے لگا - اسی اثنا مین لاکٹ صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ ہوگئے
اور بجاے اون کے بیساکہ سمت ۱۸۸۸ مین لسسٹن صاحب عہدہ ایجنسی
लसिसटन

پر مقرر ہوئے بیساکہ سمت ۱۸۸۹ مین بمقام ریگ مہاراجہ صاحب کی شادی
دختر راجہ صاحب والی بیجہور سے بہت دہوم دہام سے ہوئی اور پوہ سد
विक्टोर

۱۳ سمت ۱۸۸۹ کو سرکار کمپنی سے مہاراجہ صاحب کیواسطے خلعت آیا ✤

ایک روز مسٹر لسسٹن صاحب نے عند الملاقات مہاراجہ صاحب کی زبان
سے کوئی کلمہ خلاف روزمرہ سترفا سنا اوسیوقت دیوان بہولا ناتہہ
سے صحبت کا حال دریافت کیا اوس نے عرض کیا مین صرف دو گہڑی کے
واسطے دربار مین باریاب ہوتا ہون دہا اوگیاسی رام اور اون کے
لواحق ہر دم صحبت مین رہتے ہین اس سبب سے مہاراجہ صاحب کی زبان
اونہین کے روزمرہ کے موافق ہے صاحب نے دہا اوگیاسی رام
کو طلب کر کے سر دربار فہمایش کی اور رنجشی ظالم سنگہ اور اون کے پسران کو

گانون مین رہنے کا حکم دیا اور مہاراجہ صاحب کی صحبت مین خوانده اور
لیق اشخاص متعین کیے ساون بدی ۳ سمت ۱۸۹۵ کو ماجی کنور صاحبہ والدہ
مہاراجہ صاحب کا انتقال ہوا اور بلونت سنگہ نے رسم تعزیت ادا کی ؛
سنہ ۱۸۳۵ عیسوی مین بتی اسوج سدی ۱۰ سمت ۱۸۹۲ حسب منظوری نواب گورنر جنرل
صاحب بہادر کشور ہند مہاراجہ صاحب بہادر کو اختیارات حکمرانی
راج حاصل ہوئے صاحب ایجنٹ نے کل اہالیان راج کو جمع کرکے
دربار عام مین مہاراجہ صاحب کو خلعت دیا کاتک بدی ۱۰ سمت مذکور
کو ممکالف ایجنسی برخاست ہوکر لاکٹ صاحب ولایت کو گئے اور معاملات راج
بہرت پور متعلق بہ ایجنسی راجپوتانہ ہوئے ؛

ज्ञलविस

بیساکھ بدی ۷ سمت ۱۸۹۵ کو مہاراجہ صاحب نے بعد اطلاع میجر الویس صاحب
رزیڈنٹ راجپوتانہ سورون کے گہاٹ پر اشنان گنگاجی کا کیا اوسی
مقام پر ماجی امرت کنور صاحبہ کے انتقال کی خبر پہونچی ؛
جب مہاراجہ صاحب کو فرمانروائی کرتے ہوئے پانچ چھہ برس کا عرصہ
ہوگیا اور دیوان بہولا ناتھہ کی غفلت و طمع سے انتظام راج مین ابتری
نظر آئی اوسکی گرفتاری کا فکر درپیش ہوا چونکہ وہ راج مین ایسا ضابطہ
و با اختیار تہا کہ یکایک گرفتار کرنے مین فساد کا احتمال تہا اسواسطے مہاراجہ
صاحب نے اسکی تدبیر بہ تدریج شروع کی - جتنا برادر مکند پسر منی لال برادر
دیوان بہولا ناتھہ کی شادی کی دعوت مین مکند نے مہاراجہ صاحب کی
خدمت مین کچھہ گستاخانہ عرض کیا اسپر دربار مین مکند کی آمد رفت بند ہوئی

اور دیوان بہولاناتہہ کی گرفتاری کی تدبیر کیواسطے لالہ نراین سنگہ کی معرفت بابو شیو پرشاد کو طلب کر کے صاحب رزیڈنٹ کی خدمت مین بہیجا حسب اجازت اون سکے بہادون بدی ۹ سمت ۱۸۶۵ مطابق سنہ ۱۸۱۰ع کو دیوان بہولاناتہہ کو مع اولاد و رشتہ دارون کے گرفتار کر کے قید کیا اون کے خانگی کاغذات جو ضبطی مین آئے کو جبورام متصدی توشہ خانہ و بلدیو سنگہ متصدی خزانہ کے سپرد ہوئے ہزارہا روپیہ بقایا راج و رشوت دیوان کا توشہ خانہ مین داخل ہوا اور ہر ایک سے مصادرہ لیا گیا جو دیتا گیا رہائی پاتا گیا۔ دیوان بہولاناتہہ کی کارگذاری کی نسبت انگریزی مورخ نے لکہا ہے کہ بہرتپور کا انتظام جیسا بہولاناتہہ کے اہتمام سے ہوا تہا ویسا نو عدیگر ہونا محال تہا یہہ خوش انتظامی گورنمنٹ کو ایسی پسند ہوئی کہ بقایا رسود و فوج خرچ سنہ ۱۸۲۶ع تک بتعداد پچیس لاکہہ اونچاس ہزار تہا یکقلم معاف کر دیا ۞

دیوان بہولاناتہہ کی معزولی کے بعد مہاراجہ صاحب نے راج کا انتظام اپنے اختیار مین رکہا اور بہت عدل و انصاف کیا رام سکہہ بہونگرہ کے اہتمام سے مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب کی چہتری بمقام گوردہن اور بہرتپور مین کوٹہی خاص معروف کمرہ تعمیر کرائی ان مکانات کی تکمیل کے وقت بہت خیرات اور بخشش ہوئی کہ پروہت ہرسکہ اور درگاپرشاد داناوکشن کو کل راج کے دیہات سے فی دیہہ ایک ایک روپیہ کا چندہ دلوایا اور ساگرام برہمن کو ہزار روپیہ دلوایا ۞

سمت ۱۸۹۹ مین مہاراجہ صاحب نے دہلی مین لارڈ ایلگن و صاحب گورنر جنرل سے
ملاقات کی اثنا ریاست راجہ ابب گڈہ کو کہ بسبب قضایا خانگی ریاست سے بیدخل
تہا خود ثالث ہوکے اور ریزیڈنٹ صاحب سے سعی کرکے از سرنو مسند نشین
کرایا اور دہلی مین بخوبی تمام ملاقات کرکے بہرت پور کو معاودت فرمائی انہین
ایام مین بہنور پال راجہ صاحب قرولی بتقریب کار خود بہرت پور مین آئے اور مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی مہاراجہ
صاحب نے اونکی بہت تواضع و مہمانداری کی ۔

مہاراجہ صاحب ہر سال ملک کا دورہ کرتے تہے اور مستغیث و دادخواہ کی
کمال شفقت و توجہ سے حقرسی فرماتے تہے اور ہر سال آگرہ جاکر صاحبان
انگریز سے ملاقات کرتے تہے بہتی پہاگن بدی ۴ سمت ۱۹۰۰ سری مہاراجہ جسونت سنگہ
صاحب بہادر فرمان روائے حال کا جنم ہوا تب مہاراجہ صاحب نے کمال
فیاضی اور دریادلی سے جشن کیا غربا و فقراء کو بیشمار زر تقسیم کیا کل علاقہ کے
برہمنون کو فی کس ایک روپیہ اور ایک سیر شیرینی تقسیم کی کل رشتہ داران
واقربا و ملازمین و رعایا کی بہت تکلف و تواضع سے دعوت کی اور بتجویز
تلکند برادر زادہ دیوان بہولاناتہہ کے کل قیدیان جیلخانہ کو آزاد کیا جانی
بانکے لال وکیل نے یہہ مژدہ صاحب رزیڈنٹ کو پہونچایا صاحب ممدوح
بحصول اجازت گورنمنٹ مبارکبادی کا خلعت لیکر بہرت پور آئے مہاراجہ صاحب
نے بہت خوش ہوکر خلعت لیا اور صاحب کی بہت عمدگی سے دعوت کی انہین
ایام مین راؤ امراؤ سنگہ و راؤ بختاور سنگہ پسران راؤ لچھمن سنگہ کا انتقال
ہوا راؤ امراؤ سنگہ کی معاش اون کے صاحبزادہ راؤ اجیت سنگہ کے نام مقرر

ہوئی راؤ بختاور سنگھ لاولد رہے ؁

سمت ۱۹۰۹ مین مہاراجہ بلونت سنگھ صاحب کی طبیعت بعارضہ بخار علیل ہوئی اطبا
نے تبدیل آب و ہوا کی صلاح دی چنانچہ پرگنات کا دورہ کیا اگرچہ مفید ہوا
بمقام ویر سنا گیا کہ بجائے او صاحب کے لارنس صاحب رزیڈنٹ اجمیر پہنچے
ہین اور بھرت پور ہوکر جے پور کو جاوینگے بخشی امراؤ سنگھ کو اون کے لانے
کیواسطے فتح پور سیکری بھیجا اور خود داخل بھرت پور ہوئے وقت فائزی
اونکے موضع بھنیرہ تک پیشوائی کرکے خاطر خواہ تواضع و مدارات کی —

مہاراجہ صاحب کی بیماری مین باوصف معالجہ اطباء علاقہ راج اور حکماء
آگرہ و متھرا کے کچھ افاقہ نہوا انجام کار بھاگن سدی ۱۱ سمت ۱۹۰۹ مطابق ۲۱
مارچ ۱۸۵۳ کو بیکنٹھ باشی ہوئے مسٹر تیلر صاحب کمشنر آگرہ نے کہ مہاراجہ صاحب
کے کمال دوست تھے اور بیماری کا حال سنکر عازم بھرت پور ہوئے تھے
یہان پہونچتے ہی یہہ خبر وحشت اثر سنکر بہت رنج و افسوس کیا او حسب رضوے
ماجی صاحبہ و رضامندی سرداران راج وہا آدگیا سی رام کو مختار ریاست کیا
بعدازان میجر مارسین صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج مقرر ہوکر آئے اونھون نے
جان فینتھون صاحب ملازم راج کو اپنے سررشتہ کا سردفتر کیا۔ اساڑہ سمت ۱۹۱۰
مین مہاراجہ صاحب کی ماجی صاحبہ کا واقعہ ہوا اوسوقت سے یعنی بھتی اساڑھ
سدی ۲ سمت ۱۹۱۰ مطابق ۸ جولائی ۱۸۵۳ مہاراجہ صاحب بہادر مسند نشین
راج ہوئے ؁

۱۸۵۵ مطابق سمت ۱۹۱۱ مین سر ہنری لارنس صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ نے

بھرت پور کا دورہ کیا حسب تجویز اون کے محکمہ جات عدالت و مال و تحصیلات
و تھانہ جات وغیرہ حسب قاعدہ اضلاع انگریزی مقرر ہوکر طریقہ تحقیقات
مقدمات بہ ترتیب امثلہ و حفظ کواغذ دفتر و مرافع احکام حکام درجہ بدرجہ
جاری ہوا عدالت راج کی خدمت دیوان بہولا ناتھ کو اور عدالت دیگ
و ضلع میوات کی چودہری بیرن سنگہ کو اور عدالت شہر بھرت پور کی فوجداری
برج بلب کو مفوض ہوئین اور راو گلاب سنگہ انتظام سرشتہ ڈیوڑہیات
بخدمت ذات خاص مہاراجہ صاحب پر مامور ہوئے اور بہ تقرر کپتان
جان پکٹ نکسن صاحب محکمہ بندوبست مقرر ہوکر اور معرفت لفٹنٹ ہملٹن
صاحب وغیرہ صاحبان سروے یر ملک کی پیمایش ہوکر مالگذاری کا پختہ بندوبست
عمل مین آیا *

سنہ ۱۸۵۷ء مین سرکار دولتمدار ایسٹ انڈیا کمپنی کی بغاوت سے غدر عظیم
واقع ہوا تب راج بھرت پور نے سرکار کی بہت خیر خواہی کی اسوقت مین
میجر مارسن صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور کپتان نکسن صاحب مہتمم بندوبست
تھے کچھ عرصہ تک دونون صاحب بھرت پور مین مقیم تھے بعد ازان نکسن
صاحب بضرورت تدبیر دفعیہ باغیان آگرہ کے قلعہ مین داخل ہوئے
اور انتظام راج حسب تجویز ہر دو صاحبان و اتفاق راے سرداران راو
گلاب سنگہ کو مفوض ہوا - ایک گروہ فوج باغیان بہاونی نصیرآباد و
کوٹہ کنٹنجنٹ کا قصبہ روداول مین آکر امداد و اعانت کا خواستگار ہوا تاالیا
راج نے اونکو مطلق مدد نہ دی بلکہ رسد بند کردی کہ مایحتاج ضروری سے

بہی محتاج ہوکر سپاہیان فوج مذکور متفرق و منتشر ہوگئے اس علاقہ سے بکسر تمام نکل گئی - جو فوج باغی جہاو نی مرار قریب گوالیار کے آگرہ مین سرکاری فوج سے شکست کہاکر متفرق ہوئی اوسکے اکثر لوگ بہرت پور مین گرفتار ہوکر سزا پانیکیواسطے حکام انگریزی کیخدمت مین بہیجے گئے ایک جمعیت فوج راج کی مع توپخانہ و دیگر سامان ضروری ہمراہ میجر پارسین صاحب اضلاع متہرا وگورگانوہ مین واسطے انجام دہی کاروبار سرکار انگریزی کے بہیجی گئی اور جب فوج باغی محکوم نانا راؤ پیشوا سرغنہ باغیان نے نواح دوسہ علاقہ جیپور مین آکر شورش کی فوج و سرداران راج نے کپتان نکسن صاحب کے ساتھ جاکر اوسکی بخوبی سرکوبی کی ایام غدر مین میجر پارسین صاحب بہرت پور سے چلے گئے تہے اور جانے سے تہوڑے دنون بعد بسبب ناراضگی کرنل ہنری لارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے عہدہ سے برخاست ہوگئے بجائے اون کے کپتان نکسن صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے سرداران خیرخواہ کو سرکار انگریزی سے خلعت و انعام وغیرہ عطا ہوئے *

سنہ ۱۸۵۸ء مین محکمہ پنچایت سرداران راج مقرر ہوکے اوسمین سرداران ذیل داخل ہوئے -

ٹہاکر گیاسی رام - فوجدار گوردہن سنگہ ابن فوجدار جوراسن - چودہری رتن سنگہ ابن چودہری چرن سنگہ - چودہری گور سنگہ ابن چودہری رام رتن - دیوان للتا پرشاد خلف دیوان بہولا ناتہہ - بخشی گنگارام برادر ٹہاکر گلاب سنگہ - دیوان رام پرشاد خلف دیوان سالگرام *

اور اسی زمانہ مین بابو بہولا ناتہہ داس مہاراجہ صاحب کی اتالیقی اور تعلیم علم انگریزی پر مقرر ہوئے ٭

سنہ ۱۸۵۹ء مین کپتان نکسن صاحب عہدہ پولٹیکل ایجنسی راج مارواڑ پر تبدیل ہو گئے اور بہرت پور مین میجر بوفری صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے اسی سال مین مہاراجہ صاحب بہادر کی شادی پٹیالہ مین دختر مہاراجہ نراندر سنگہ صاحب والی پٹیالہ سے بہت شوکت و تجمل سے ہوئی - اور بوجہ انتقال دیوان اوگیاسی رام کے فوجدار پدم سنگہ خلف دیوان موصوف داخل محکمہ پنچایت سرداران ہو گئے ٭

خلاصہ پوتہای ایجنسی بہرتپور

۱۶- مارچ سنہ ۱۸۶۱ء کو میجر بوفری صاحب کے ولایت جانے پر کپتان والٹر صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج مقرر ہوئے میجر بوفری صاحب کے جانے تک راج کا زیادہ تر کام خود صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے اہتمام ہوتا تہا محکمہ پنچایت اگرچہ پیشتر سے تہا مگر پنج سردار صرف وہی مقدمات فیصل کرتے تہے جو بحکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ اونکو مفوض کئے جاتے جنرل جارج لارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی تحریر پر گورنمنٹ ہند نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی اسقدر مداخلت ناپسند کر کے سات ممبرون کی پنچایت مقرر کر کے اوسکی کارروائی کی حد مقرر کی علاوہ دیگر خدمتون کے پنچایت سرداران عدالت اپیل بہی ہے کہ عدالت لندن کے فیصلہ جات کا اپیل پنچایت مین ہوتا ہے اور احکام پنچسرداران کا اپیل محکمہ ایجنسی مین ہوتا تہا ٭

चोफरी

سنہ ۱۸۶۱ء مین بجز دیوان گیاسی رام کے جسکے انتقال کا حال لکہا گیا ہے اوس
چودہری گوردہن سنگہ کے جسکے مرنے پر بجاے اوسکے کوئی مقرر نہوا سرداران
پنچایت وہی تہے جو سنہ ۱۸۵۹ء مین مقرر ہوئے تہے اس محکمہ کے کل معاملات
پر نگرانی تہی اور رواج راج اور رسمیات مذہبی مین پنچیرداران کی راے
مقدم سمجہی جاتی تہی مگر اونکو بلا منظوری صاحب پولیٹکل ایجنٹ کچہ خرچ کرنیکا
اختیار نہ تہا اور نہ کسی ملازم کو موقوف و بحال کر سکتے تہے اکثر خدمات
مین نوکری موروثی سمجہی جاتی تہی اس رواج کی خرابیان عیان ہوئین
مگر صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نے تبدیل قاعدہ کرکے عوام کی ناراضگی پیدا
کرنے سے قدیم رواج کو بغیر تبدل رکہنا بہتر سمجہا تہا جسطرح راجپوتون
کی ریاستون مین قدیم ملازم و متوسلون کو زمین کا استحقاق ہوتا ہے اسی
طرح بہرتپور کے لوگ موروثی عہدون مین اپنا استحقاق سمجہتے ہین —
سنہ ۱۸۶۶ء و ۱۸۶۷ء مین منجملہ پنچیرداران کے فوجدار گوردہن سنگہ بسبب بیماری
کے کام نہین کر سکتا تہا اسواسطے اوسکا عہدہ صرف عزت کیواسطے تہا
چودہری رتن سنگہ کی نسبت صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا ہے کہ وہ راج
بہرتپور مین نہایت لئیق اور معتمد سردار تہا جولائی سنہ ۱۸۶۶ء مین اوس کا
انتقال ہوا تب بجاے اوسکے اوسکا بہتیجا فوجدار بلدیو سنگہ مقرر ہوا بخشی
گنگا رام کو بوجہ اہتمام و مصاحبت مہاراجہ صاحب کے فرصت نہ تہی اسواسطے
بجاے اوسکے فوجدار گمند سنگہ مقرر ہوا سنہ ۱۸۶۷ء و ۱۸۶۸ء مین دیوان رام پرشاد
کا انتقال ہوا بجاے اوسکے سردار مقرر کرنے کی تجویز تہی مگر کوئی کارگزار

سردار نہ تھا اس سبب سے پنچایت مین صرف چار سردار رہگئے ؁

۲۶ - جنوری سنہ ۱۸۹۶ کو مہارانی صاحبہ پٹیالہ والی سے مہاراج کنوار پیدا ہوے اور راج مین بہت تکلف و تجمل سے شادیانہ جشن ہوا ؁

یکم مارچ سنہ ۱۸۹۵ کو مہاراجہ صاحب سترہ سال کے ہو گئے تب میجر وائٹ صاحب نے لکھا کہ دو برس سے مہاراجہ صاحب نے راج کے کاروبار مین واقفیت حاصل کی ہے میرے ساتھ بیٹھکر کچہری مین کام کرتے ہین اور مین نے جو ہر طرح سے اونکو کام پر متوجہ کرتے ہین کوشش کی ہے مہاراجہ صاحب مین کوئی نقص نہین ہے وے بہت تھکتے ہین غیر آدمیون سے زیادہ گفتگو نہین کرتے ہین مگر جنکو جانتے ہین اون سے خوب گفتگو کرتے ہین گھوڑہ اور گاڑی کی سواری کا بہت شوق ہے اور اندنون مین سب سے زیادہ گھوڑون پر توجہ ہے نہ حقہ پیتے ہین نہ شراب پیتے ہین اور نہ پان کھاتے ہین کہ اس طرح اونکا طریقہ نہایت عمدہ ہے سفر کرنیکا بہت شوق ہے سال گذشتہ مین تشریف بری انگلستان اور سیر یورپ کا ارادہ کیا تھا مگر افسوس ہے کہ اہالیان راج مانع آئے اس سے ملتوی رہا اگر آیندہ بہی کبہی تشریف لیجاوین تو بہتر ہوگا کہ وہان کے جانے سے تو بہت تجربہ حاصل ہوگا اور یہان کے لوگون کی صحبت سے علیحدہ رہینگے مگر اب بہی اہالیان راج کو تعصب اسقدر ہے اور مستقربا اور متوسل اسقدر مانع آتے ہین کہ شاید نجا سکین گے مہاراجہ صاحب کو اوسوقت سے جب اونکی پانچ برس کی عمر تھی دیکھا ہے اور سنہ ۱۹۵۹ سے جب بعمر نو سال تھے مین بہت پور مین رہا ہون اس ...

مجھکو اون سے بہت محبت ہے اگر آیندہ بہی اونکا طریقہ ایسا ہی رہا جیسا
ابتک ہے تو یقین ہے راج بہرتپور ہندوستان مین تربیت یافتہ و دانشور
و دیانت دار و عادل حکام کی خوش انتظامی کا نمونہ ہوجاویگا ✦

صاحبان پولٹیکل ایجنٹ نے کبہی روپیہ جمع کرنیکو پسند نکیا اور اگر کرتے تو
بہی مصارف ضروری کے سبب سے ممکن نہ تہا مگر اکثر تعمیرات ایسی تیار
ہوئی ہین کہ اون سے بہت روپیہ پیدا ہوگا جس نے بہرتپور کو ۱۸۵۵ء
مین دیکہا تہا وہ اب بمشکل پہچان سکتا ہے کہ وہی ہے اوس زمانہ مین
کوئی سڑک نہ تہی اور سواے محلات واقع قلعہ کی کوئی پختہ عمارت نہ تہی
مجکو ی یاد ہے کہ پانی روکنے کیواسطے شہر کے دروازون کو بند کیا کرتے
تہے شہر مین اور بہی ترقی ہوتی مگر لفٹنٹ ہوم صاحب کہ ۱۸۶۳ء مین آئے
تہے ۱۸۶۶ء مین عین وقت ضرورت پر چلے گئے وقت حصول اختیارات راج
مہاراجہ صاحب کو زر نقد بہت سپرد نکیا جاویگا مگر ریاست کی آمدنی
زیادہ ہوگئی ہے اور تعمیرات کی تکمیل پر اور بہی زیادہ ہوگی اگر تعمیرات
مذکور تکمیل کو پہونچین کہ یقین ہے مہاراجہ صاحب ضرور پہونچاوینگے تو بہرتپور
حسب وسعت اپنے راجپوتانہ کی نہایت دولت مند ریاستون مین سے
ہوجاویگا ✦

اکتوبر ۱۸۶۸ء مین آثار قحط نمودار ہوتے ہی دربار نے بلا تامل کچہہ میعاد
کیواسطے غلہ کا کل محصول موقوف کردیا علاقہ بہرتپور مین راجپوتانہ کی کل
ریاستون کی نسبت غلہ کا محصول بہت نرم ہے اور صرف راج مین لیا جاتا ہے

اور کسی کو کچھہ استحقاق نہین ہے اس محصول کی آمدنی سالانہ بحساب اوسط سالہائے گذشتہ لاکھہ ہوئی ہے اگر مہاراجہ صاحب جےپور آیندہ کو اجرا تجارت غلہ مین مستقل رہین تو امید ہے کہ بہرت پور سے بھی ایسا ہی ہوگا بہرت پور راجپوتانہ کا پہاٹک ہے پس ان دونون ریاستون سے محصول غلہ معاف ہوجاوے تو اس وجہہ سے کہ انگریزی علاقہ سے بکثرت جاتا ہے اور انہین ریاستون مین ہوکر گذرتا ہے کل راجپوتانہ کو بہت فایدہ پہونچیگا ٭
جب سرکار انگریزی نے اس راج کا انتظام شروع کیا خزانہ خالی تہا اور اب بہی زیادہ روپیہ نہین ہے مگر ضروری مصارف کیواسطے کافی ہے اور آمدنی روز افزون ہے سابق مین بدنظمی وظلم سے رعایا سخت مصیبت مین تہی اب سب خوشحال اور فارغ البال ہین راج مین ہر طرف کو راستہ جاری ہوگیا ہے - قریب ۱۲۰ میل پختہ سڑک تیار ہے آبپاشی اور اخراج پانی کی تعمیرات بہت ہوگئی ہین سخت محصول معاف ہوگیا اور شرح محاصل بطرز واجب تبدیل ہوگئی ہے ملک مین تعلیم جاری ہے قصبون مین دار الشفا موجود ہین اور مثل انگریزی علاقہ کے عدالتین مقرر ہین ٭
مہاراجہ صاحب کی تعلیم و تربیت اون کے ہمدرجہ لوگون مین سب سی زیادہ ہوئی ہے اونہون نے بہت سفر کیا ہے اون کے خیالات و تجویزین بہت فراخ ہین اور ممالک غیر کا علم بہت وسیع ہے جو قواعد قدیم کہ اس درجہ کے رئیسون کو اورون سے ملنے اور فواید صحبت حاصل کرنے مین مانع ہوتے ہین مہاراجہ صاحب کو ناپسند ہین عادات مین چست و چالاک بہت عمدہ

سوائے دور آمد رفت زیروقی کے بہت شفقت ہون صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے پاس ہتھیار دیئے گئے تھے اونکو اپنے راج کے ہر مقام سے بخوبی واقفیت حاصل ہے اور اپنی رعایا کی حالت و حاجات سے بخوبی آگاہ ہین ❊

فروری سنہ ۱۸۸۱ ع مین مہاراجہ صاحب بہادر کو حسب شرائط مفصلہ ذیل کہ ۱۸۸۰ع تک جاری رہی تعمیر ہوئی تھین اختیار انتظام راج حاصل ہوا ❊

۱ مہاراجہ صاحب حسب شرائط ذیل انتظام راج کرین ❊

۲ کارروائی راج حتی الامکان حسب سررشتہ مروجہ ہوا کرین اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی صلاح کے بغیر کوئی بڑا تبادلہ ظہور پذیر نہو ❊

۳ بھرت پور و دیگ کی عدالتون کو پانچ برس تک کی قید اور سو روپیہ تک جرمانہ کی سزا دینے کا اختیار رہے ❊

۴ ایک مہینے تک کی قید اور دس روپیہ تک جرمانہ کی سزا مین عدالتون کی تجویز کا اپیل نہو ❊

۵ اختیارات عدالت سے سنگین تر مقدمات بعد تحریر تجویز محکمہ پنچایت مین بھیجے جاوین اور پنچایت سے بعد تحقیقات ضروری و تحریر تجویز پنچایت کا مہاراجہ صاحب مین حکم اخیر کیواسطے ارسال ہوا کرین ❊

۶ مہاراجہ صاحب دس برس تک کی قید اور پانچ سو روپیہ تک جرمانہ کی سزا تجویز کیا کرین اس سے زیادہ سنگین مقدمات صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے پاس استصواب رائے کیواسطے بھیجا کرین ❊

۷ کل مقدمات سزائے قید زائد از دس سال مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ و

پنچ سرداران و مہاراجہ صاحب کی راے متفق ہو تو فیصلہ قطعی سمجھا جاوے گا
اور اگر اختلاف ہو تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مقدمہ کو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
کی خدمت مین بھیجین سزاء پھانسی کے مقدمات صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے
ذریعہ سے گورنمنٹ آف انڈیا کی منظوری کیواسطے بھیجا کرین ؛

۸ بھرت پور و دیگ کی عدالتون کے اختیارات دیوانی دستور یہین ڈیڑھ
سو روپیہ تک کے مقدمات مین اون کے احکام ناطق ہونگے ؛

۹ ریجنسی کونسل یعنی محکمہ پنچ سرداران بدستور رہیگی مگر اوسکا نام بھرت پور
سٹیٹ کونسل ہوگا اور اوسمین دو سردار بہ تجویز مہاراجہ صاحب و
منظوری صاحب پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہون ؛

۱۰ سٹیٹ کونسل حسب دستور مستمرہ کام کرے اب تک کل معاملات کو
پولیٹکل ایجنٹ کی خدمت مین بھیجتے تھے آیندہ کو مہاراجہ صاحب کی خدمت
مین بھیجا کرین ؛

۱۱ عدالتی دیگ و بھرت پور بالیان تحت کے احکام کا اپیل سنا کرین
بہ استثناء مقدمات مندرجہ دفعہ ۹ اونکے فیصلہ جات کا اپیل محکمہ سٹیٹ
کونسل مین ہوا کرے ؛

۱۲ سٹیٹ کونسل آیندہ کو بھی مثل سابق عدالت اپیل ہے اور اوسکے
فیصلہ جات ایک برس تک کی قید اور سو روپیہ تک جرمانہ کی سزا مین
احکام ناطق سمجھے جاوین مگر سٹیٹ کونسل کو سزاء تجویز کردہ عدالت کے
بڑھانیکا اختیار نہوگا ؛

۱۳ منجملہ چھہ سرداران کونسل کے کار عدالت کے واسطے تین کی موجودگی ضرور ہوگی جب اختلاف راے ہو مقدمہ اجلاس کامل مین پیش ہوگا اور کثرت راے کے بموجب تجویز ہوگی ؛

۱۴ بہ استثناء مقدمات مندرجہ دفعہ ۱۲ اسٹیٹ کونسل کے احکام کا اپیل پیشگاہ مہاراجہ صاحب مین ہوگا ؛

۱۵ مقدمات دیوانی مین بہرت پور و دیگ کے عدالتی محکمہ جات تحت کا اپیل سنین گے اور بہ استثناء مقدمات مندرجہ دفعہ ۸ کے اونکا اپیل محکمہ سٹیٹ کونسل مین ہوگا ؛

۱۶ جس مقدمہ دیوانی مین تعداد دعوی پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہین ہے سٹیٹ کونسل کا فیصلہ ناطق سمجھا جاویگا ؛

۱۷ مقدمات دعوی زاید از پانچ سو روپیہ مین احکام محکمہ سٹیٹ کونسل کا اپیل پیشگاہ مہاراجہ صاحب بہادر مین ہوگا اور پانچہزار روپیہ تک کی دعوی مین مہاراجہ صاحب کا حکم ناطق سمجھا جاوے گا پانچہزار سے زیادہ دعوی کے مقدمات مین مہاراجہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ صاحب سے صلاح لینگے اگر دونون کی راے متفق ہوگی فیصلہ قطعی ہوجاوے گا ورنہ مقدمہ حکم اخیر کیواسطے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین ارسال ہوگا ؛

۱۸ علاقہ ڈیوڑہی مین منتظم ڈیوڑہی کو مقدمات فوجداری مین تحصیلدارون کی برابر یعنے تین مہینے تک کی قید اور دس روپیہ تک جرمانہ کی سزا کا اختیار ہے مگر اوسکے احکام کا اپیل سٹیٹ کونسل مین ہوگا ؛

۱۹ کل مقدمات جنکی سزا رحہ اختیار منتظم ڈیوڑہی سے باہر ہو باظہار رائے سٹیٹ کونسل مین بہیجے جاوین ان مقدمات مین سٹیٹ کونسل کو پانچ برس تک کی قید کا اختیار ہوگا اور محکمہ مذکور کے احکام کا اپیل مہاراجہ صاحب کی خدمت مین ہوگا اور اونکا فیصلہ قطعی ہوگا ؞

۲۰ جس مقدمہ مین جرم پانچ سال کی قید سے زیادہ سنگین ہے سٹیٹ کونسل سے بہ اظہار رائے مقدمہ مذکور پیشگاہ مہاراجہ صاحب مین ارسال ہوگا مہاراجہ صاحب ایسے کل مقدمات مین حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۶ عمل کرین گے ؞

۲۱ دیوانی مقدمات مین منصرم ڈیوڑہی کو پانچ سو روپیہ تک دعوی کی سماعت کا اختیار ہوگا سٹیٹ کونسل مین اوسکا اپیل ہوگا اور وہان کا فیصلہ قطعی سمجہا جاوے گا ؞

۲۲ جب دعوی پانچ سو روپیہ سے زیادہ ہے ابتدائی سماعت محکمہ سٹیٹ کونسل مین ہوگی اور مہاراجہ صاحب کیخدمت مین اپیل ہوگا کہ مہاراجہ صاحب حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۱۰ عمل فرماوینگے ؞

۲۳ معاملات مال مین منصرم ڈیوڑہی کو بہ تحت حکم مہاراجہ صاحب اختیار کلی حاصل رہیگا مگر منصرم ڈیوڑہی کو کسی گانو کی جمع مقررہ بندوبست مین اضافہ کرنیکا اختیار نہوگا انتظام مال کے سررشتہ مین بابت دیہات اپنے تعلقہ کے کچہہ کمی و بیشی نکر سکیگا اور نہ کسی ملازم ماتحت کو بلا حصول منظوری مہاراجہ موقوف یا بحال کر سکیگا ؞

۲۴ بندوبست مال کا حسب قاعدہ مستمرہ ہوتا رہیگا افسر سرشتہ مال بلا اجازت
خاص مہاراجہ صاحب بندوبست مال دیہات ڈیوڑہی مین دست اندازی
نکریگا اب تک جو مقدمات حکم اخیر کیواسطے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس
آتے ہین آیندہ کو مہاراجہ صاحب کیخدمت مین جاتے رہینگے ؛

۲۵ معاملات جمع وخرچ راج جسطرح اب تک صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے
روبرو پیش ہوتے رہے ہین آیندہ کو مہاراجہ صاحب کی خدمت مین پیش
ہوا کرینگے اور مہاراجہ صاحب بجز تشریح مندرجہ دفعہ ۲۴ جسطرح مناسب سمجہینگے
عمل فرماوینگے ؛

۲۶ سالگذشتہ مین راج کا خرچ بحساب اوسط ساڑہے بائیس لاکہہ روپیہ
سالانہ رہا ہے آیندہ کو بلا استصواب راے صاحب پولیٹکل ایجنٹ اس
تعداد سے تجاوز نکریگا ؛

۲۷ تاریخ اجراء ان قواعد سے صاحب پولیٹکل معاملات آمدنی وخرچ مین
بلا وساطت کسیطرح دست اندازی نکرینگے مگر اونکو اختیار ہوگا کہ ریاست
کا حساب جو چاہین دیکہنے کیواسطے منگالین اور دست اندازی کی ضرورت
ہوگی تو اوسکی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین اطلاع دیکر اور
اجازت لیکر کرینگے ؛

ان قواعد کے بموجب ۱۰ جون سنہ ۶۹ء کو کپتان والٹر صاحب نے مہاراجہ
کو اختیار انتظام راج سپرد کیا یہہ شرائط ۲۸ - مارچ سنہ ۷۲ء یعنی مہاراجہ
صاحب کے بعمر اکیس سال پہونچنے تک جاری رہنے کیواسطے مقرر ہوئی تہین

سنہ ۱۸۶۹ء مین مابین عرصہ تین مہینے کے سخت حوادث وقوع مین آئے کہ پہلا مین بتاریخ ۵ - دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء مہاراج کنوار کا اور بتاریخ ۷ افروری سنہ ۱۸۷۰ء مہارانی صاحبہ کا انتقال ہوا جنوری سنہ ۱۸۷۰ء مین شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرہ صاحب اس دارالریاست مین رونق افروز ہوئے مہاراج صاحب نے بمقامات بہرتپور و دیگ بہت تکلف و تجمل سے تواضع و مہمانداری کی اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء مین لارڈ میو صاحب بہادر وایسرائے و گورنر جنرل کشور ہند نے وقت تشریف فرمائی اجمیر کے دورہ مین بہرتپور و دیگ مین قیام فرمایا مہاراجہ صاحب نے بہت عمدگی سے دعوت و مدارات کی ۔ فروری سنہ ۱۸۷۱ء مین شرایط مقررہ سنہ ۱۸۶۹ء کا جاری رہنا غیر ضروری اور محض ناکارآمد متصور ہوکر حسب صدور حکم گورنمنٹ ہندوستان بتاریخ ۷ - مارچ کرنل بروک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے بہرتپور مین آکر دربار عام مہاراجہ صاحب کو خلعت و اختیارات کلی نظم و نسق راج دئے اس موقع پر بہرتپور مین بڑا شادیانہ جشن ہوا اور آگرہ و متہرا کے صاحبان انگریز و میم صاحبہا کی بڑی دہوم دہام سے دعوت ہوئی ۔

۲۱ - مارچ سنہ ۱۸۵۳ء وقت انتقال مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب مرحوم سے شروع مارچ سنہ ۱۸۷۱ء تک انتظام راج حسب ہدایت و زیر نگرانی سرکار انگریزی ہوا اور اب پہر مالک ملک کو سپرد ہوا بمقابلہ اوس حالت کے جو بمرور عرصہ سولہ سال تہے اب نہایت ترقی کی حالت مین ہے اور یہہ امر کمال خوشی کا باعث ہے کہ مہاراجہ صاحب کو ایسا علم اور ہوشیاری حاصل ہے کہ

اون کے عظیم الشان رتبہ کے شایان ہے اور کل سررشتہ جات انتظام کو جو
سنین ماضیہ مین جاری ہوئے ہین سنبہال لینے اور نگرانی کرنیکی لیاقت و استعداد
کامل رکہتے ہین ❊

۲۸- فروری ۱۸۵۷ء کو اہتمام ریاست شروع کرنے سے تہوڑے دنون بعد
میجر ماریسن صاحب سے آمدنی ریاست کا نوسال گذشتہ کا نقشہ تیار کرایا تہا اور
مین مع دو لاکہہ روپیہ جمع دیہات ڈیوڑہی کی کل آمدنی بقدر بیس اکیس لاکہہ
روپیہ لکہتے تہے مگر حساب مین کچہہ غلطی ہوگئی ورنہ مہاراجہ صاحب مرحوم
کے پچہلے نو برس مین ساڑہے اٹہارہ لاکہہ روپیہ کی آمدنی راج اور ایک لاکہہ
اٹہتر ہزار ڈیوڑہی کی ہوتی تہی کہ اسطرح قبل انتظام انگریزی کل آمدنی
راج بقدر بیس لاکہہ اٹہارہ ہزار تہی اور بغایت ۲- ستمبر ۱۸۶۹ء کے نو سال
گذشتہ کی آمدنی بحساب اوسط چہبیس لاکہہ انتیس ہزار پانچ سو چہہتر روپیہ
سالانہ ہوئی ہے یعنی چند سال انگریزی انتظام مین رہنے سے چہہ لاکہہ روپیہ
سالانہ کی آمدنی زیادہ ہوگئی ہے اور اب کہ بندوبست شش سالہ منقضی
ہوگیا ہے جمعبندی مین دو لاکہہ روپیہ بلا اذیت و تکلیف رعایا بہ آسانی بڑہ
سکتا ہے میجر ماریسن صاحب مقرر ہوئے تب تحصیلون کے حاکم عامل کہلاتے
تہے اون کے اختیارات بیحد و بلا تشریح تہے اونکی صرف تیس روپیہ ماہوار
کی تنخواہ تہی اور غبن و تغلب بکثرت کرتے تہے اور راج مین اون سے مصادرہ
سنگین لیا جاتا تہا کہ بقایاء عدم وصول مصادرہ میجر ماریسن صاحب کے
تقرر پر پانچ لاکہہ سے زیادہ تہی اور انواع قلیل محاصل سے زیادہ ستانی

मारिसन

سہل تہی اور مالگذاری کا بہ تعین جنس یا زر نقد ٹہیکہ ہوتا تہا زراعت پیشہ لوگ علی العموم بہت تکلیف مین تہے راج سے اونکو بہ تعرر فیصدی پچاس روپیہ سالانہ سود قرض ملتا تہا ؛

اب تحصیلدار بیش قرار تنخواہ کے ملازم ہین معاملات مال مین بہ تحت ڈپٹی کلکٹر اور فوجداری و دیوانی مین عدالت کے ماتحت ہین راج کی پیمایش ہوکر نقشہ جات مرتب ہوگئے ہین جمعبندی قابل اضافہ معقول ہوگئی ہے تقاوی بلا سود زمینداروں کو دیجاتی ہے اوس سے صدہا چاہات تیار ہوئے ہین رعایا زیادہ ستانی سے محفوظ ہے اور دیگر محاصل کم اور آسان ہوگئے ہین چاہات جدید اور تعمیرات آبپاشی سے رعایا آسودہ اور جمع ریاست چودہ لاکہہ سے ساڑہے سولہ لاکہہ ہوگئی ہے بندوبست جدید مین اور بہی اضافہ ہونیوالا ہے ؛

۱۸۵۰ء کے انتظام عدالت فوجداری و دیوانی کی نسبت میجر ماریسن صاحب نے لکہا ہے کہ غارتگری و رشوت ستانی مین امداد و اعانت کرنیکا شرست ہے اور ستمبر ۱۸۵۳ء مین سرہنری لارنس صاحب نے لکہا ہے کہ بمقام بہرتپور مارچ مین مین نے کوتوالی کو دیکہا تو چیلخانہ کوئی نہ تہا ایک جزوی سایہ دار صحن مین چالیس پچاس آدمی کہ اون سے چہوٹے حصہ کیواسطے بہی کافی نہ تہا دبے پڑے تہے اوسمین وے کہاتے پیتے اور نہاتے تہے اس سے زیادہ نفرت انگیز مقام مینے کم دیکہا ہے بلکہ چند روز بعد الور وجے پور وچودہ پورمین دیکہے اون سے بہی بدتر تہا اب بہرتپور و دیگ مین اچہے حکام عدالت

ہین کہ دیوانی فوجداری کے مقدمات مین تحصیلدارون کا اپیل سنتے ہین
اور خود محکمہ کونسل کے ماتحت ہین اور وہی عدالتی اپنے اپنے علاقہ کی تہانہ دارون
کے بہی افسر ہین تہانہ دارون کی تنخواہین معقول ہین اور علی العموم دیگر
ریاستون کے اہالیان پولیس سے بہتر ہین مگر سڑک آگرہ وجے پور کی
حفاظت اہالیان پولیس نہین کرتے ہین بالعوض مبلغ پانچسو روپیہ ماہوار
کے اوسکا ٹہیکہ ایک مینون کے گروہ کو ہے کہ دو برس سے اوسپر کوئی واردات
نہین ہوئی ہے میعادی قیدی عمدہ جیلخانہ مین رہتے ہین اور مجرمان
گرفتارشدہ بہ تعداد مناسب سزایاب قید ہوتے ہین ❊
میجر پارین صاحب مقرر ہوئے تب سررشتہ سایر ایسا تہا کہ اوسکا سمجہنا غیر ممکن
تہا شرح محاصل درآمد مال کی کوئی حد نہ تہی اور ہر پرگنہ مین شرح محصول
مختلف تہی بعض بہرت پور کے ساہوکارون کو محصول معاف تہا پردیسی
سوداگرون سے شرح کامل لیجاتی تہی اس سے تجارت بند تہی اور رعایا
تنگ تہی اب شرح محاصل بہت واجبی ہے اور تجارت ترقی پر ہے اور
چند سال مین اس سررشتہ کی آمدنی دوچند سے زیادہ ہوگئی ہے ❊
تعمیرات مفید عام جو تیار ہوئی ہین اونکا مفصل حال تو اوسی ضمن مین
لکہا جاویگا مگر مختصر یہہ ہے کہ علاقہ راج مین جو ندیان ہین اونکو آبپاشی
کے استعمال مین لانیکا فایدہ راج کے حکام سابق نے نہ اوٹہایا کہ یہہ کام
صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کو پیش آیا چنانچہ زیادہ تر کام جو تجویز ہوا تہا
انجام کو پہونچ گیا اس زمانہ مین جو کام تیار ہوئے ہین ہونم صاحب کی

رپورٹ مین مفصل درج ہین +
البتہ جسقدر ریاست کی آمدنی زیادہ ہوئی ہے اوسیقدر خرچ بہی زیادہ
ہوا ہے یہہ زیادتی کسیقدر مصارف تعمیرات سے ہوئی ہے اور کسیقدر اس
سبب سے کہ اہالیان کونسل نے تخفیف خرچ کی بدنامی اپنے ذمہ لینا نہ چاہا
مگر اونکو اس زیادتی مصارف کا بہت خیال ہے اور تخفیف کی خواہش رکہتے
ہین یقین ہے کہ اگر طرز مناسب سے کیجاوے تو بغیر اسکے کہ کیسکو نقصان پہونچے
خرچ مین بہت کمی ہو سکتی ہے مگر مناسب یہہ ہے کہ تخفیف خرچ بندوبست
مال و پولیس و عدالت و جیلخانہ مین خلل انداز نہوا ور رشتہ جات تعلیم و شفاخانہ
و تعمیرات بہی بدستور جاری رہین ؛
سنہ ۷۶-۱۸۷۵ کی رپورٹ مین میجر والٹر صاحب نے لکہا ہے کہ جب بہرت پور مین
ہوتے ہین مہاراجہ صاحب محکمہ اجلاس خاص کا کام بذات خود کرتے ہین
اور جب کہین تشریف لیجاتے ہین یہہ کام باہتمام بخشی ساونل سنگہ قوم گوجر
دہاؤ و مہاراجہ صاحب انصرام پاتا ہے مگر وہ عنقریب بالکل ناخواندہ ہونے
کی وجہہ سے ایسے ذمہ دار کام کی انجام دہی کی قابلیت نہین رکہتا ہے ؛
بہرت پور مین ہمیشہ سے دستور رہا ہے کہ مہاراجہ صاحبان کے صاحبزادون
کی پرورش کی خدمت گوجرون کو سفوض ہوتی ہے اس سبب سے یہہ لوگ
کہ دیگر ممالک مین باعتبار قوم کمتر سمجہے جاتے ہین اس راج مین معزز ہین
جاٹون سے اون کی اکثر نا اتفاقی رہتی ہے اگرچہ جاٹ راج کے بہائی بند
اور رشتہ دار ہین مگر ایام طفولیت سے مہاراجہ صاحب حکمران کی خدمت

مین رہنے سے مہاراجہ صاحب کو اونپر اسقدر شفقت و توجہ ہو جاتی ہے
کہ یہہ لوگ جاٹون سے عزت و عہدہ مین فایق رہتے ہین - گوجر لوگ علے العموم
راج کے خیر خواہ رہے ہین اور اوقات پر خطر مین اونہون نے بڑی خیر خواہی
و جانفشانی کی ہے بلکہ اپنے آقا کے فوایدکیواسطے اپنا ہر طرح کا نقصان
گوارا کیا ہے مگر اونکا ذی رتبہ و با اختیار ہونا ہمیشہ رنج و نا اتفاقی کا باعث
ہوا ہے اسیطرح مہاراجہ صاحب حال کی دہا اُون کے خاندان کے اکثر
معزز جاٹون سے نا اتفاقی رہی ہے چونکہ اونکو خیال ہے کہ ہمکو مہاراجہ صاحب
کی نابالغی مین جاٹون نے معزول کرایا تہا پس اب کہ وے با اختیار ہوگیے
ہین اپنے رسوخ کو بدل لینے مین مستعمل نکرین تو کمال رحم سمجہنا چاہیے لیکن
اگر اسمین زیادہ طوالت ہوگی تو راج کا بہت نقصان ہوگا محکمہ پنچایت
ابتک موجود ہے مگر اوسکے ممبر بخشی گنگا رام اور فوجدار پدم سنگہ گوجر
اور مصر راو ہارون اور فوجدار بختاور سنگہ برہمن ہین جاٹ جو ریاست
مین بکثرت و زبردست ہین پنچایت مین کوئی داخل نہین ہے حالانکہ اکثر
اونمین سے اسکے مستحق ہین اس محکمہ سے اگر کام اچہی طرح لیا جاوے
مہاراجہ صاحب کو بہت مدد مل سکتی ہے مگر بجز بخشی گنگا رام کے کہ وہ شاذ
و نادر کبہی آتا ہے سرداران پنچایت مین سے کوئی کام سے واقف نہین
ہے اور نہ کسی کو کام کرنیکا مذاق ہے ؎

دیوان للتا پرشاد ضلع جنوبی یعنی بہرت پور کا مجسٹریٹ ہے اور فوجدار
بلدیو سنگہ ضلع شمالی یعنی دیگ و ضلع میوات کا زمانہ انتظام ایجنسی مین

یہہ دونون شخص محکمہ پنچایت سرداران مین بہی داخل تہے مگر چونکہ محکمہ پنچایت مین اونکے احکام وفیصلہ جات عدالت کا اپیل ہوتا ہے اون کا شریک جلسہ پنچسرداران ہونا حصول منشاء معدلت اور مستغیثان المقدمہ کی حق رسی مین خلل انداز تہا اسواسطے اوس خدمت سے علیحدہ کئے گئے ہین صرف عدالتون کا کام اون سے متعلق رہا ہے ❊

مہاراجہ صاحب بہت کفایت شعار ہین اون کے اہتمام سے یہہ خوف ہرگز نہین ہوسکتا کہ کسیطرح راج مین زیرباری ہو۔ راج کا خرچ بمقابلہ ایام انتظام ایجنسی کے غالباً کم ہوتا جاوے گا کیونکہ مصارف کہان پان سرداران وغیرہ یعنی مد خرچ شادی وغمی وغیرہ جو حسب دستور مروجہ عہد مہاراجہ صاحب مرحوم ایام انتظام ایجنسی مین برابر دیئے گئے ہین بند ہوسکتے ہین بلکہ بعض ہوگئے ہین مہاراجہ صاحب کو ان مصارف کی کمی وبیشی کا اختیار کلی حاصل ہے سابق مین نہ پنچسردارون کو یہہ اختیار تہا اور نہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو کہ ایسے مصارف کو بند کرسکین اور نہ بجز حالت زیرباری کے بند کرنا مناسب سمجہا گیا تہا ❊

مہاراجہ صاحب دہلی کے جلسہ قواعد افواج مین تشریف لیگئے نواب کمینڈر انچیف صاحب نے بہت تعظیم وتکریم کی مہاراجہ صاحب بہت شکرگذار ہوئے سرنوخ قواعد کی سیر کی کل معاملات متعلقہ فوج مین مہاراجہ صاحب بہت دل لگاتے ہین اونکی فوج ہمیشہ قواعد کیا کرتی ہے اور جس طورسے اونہون نے اپنی فوج خصوصاً سواران کو آراستہ کیا ہے واقع مین تعریف کے لائق ہے

ستمبر سنہ ۱۸۷۲ع مہاراجہ صاحب کے صاحبزادہ ولیعہد راج راجیشور کنور رام سنگہ صاحب پیدا ہوئے کہ اس تقریب میں جشن بہت شاہانہ ہوا اور صاحبان انگریزی کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہی دورہ میں تشریف لائے تہے بہت تکلف سے دعوت ہوئی ❊

مہاراجہ صاحب انصرام کار عدالت پر بہت توجہ فرماتے ہین تحت کی عدالتون کی کل اپیل محکمہ اجلاس خاص مین دایر ہوتی ہین اور مہاراجہ صاحب خود بغور و تامل و تفتیش و تحقیقات سماعت کرکے احکام نافذ کرتے ہین مہاراجہ صاحب کی عدم موجودگی مین اجلاس خاص کا کام بخشی ساونل سنگہ کے اہتمام سے ہوتا ہے مگر سنگین مقدمات کے کاغذات مہاراجہ صاحب کے ملاحظہ کے واسطے رکہے رہتے ہین ❊

मेयो

لارڈ میو صاحب ویسرائے و گورنر جنرل ہندوستان کے مارے جانے پر اجمیر مین اونکی یادگار کا مکان تعمیر ہوا تو مہاراجہ صاحب نے اوسکے چندہ مین تین ہزار روپیہ دیا اور اوسی غرض سے دوسرا مکان الہ آباد مین تیار ہوا اوسکے چندہ مین ہزار روپیہ بہیجا ❊

नोर्थबुरुक

سنہ ۱۸۷۳ع مین دو مشہور واقعات ظہور پذیر ہوئے اول کثرت بارش دوم نواب ویسرائے و گورنر جنرل لارڈ نارتھ بروک صاحب کا بہرتپور مین تشریف لانا شدت گرمی اور تند و گرم ہوا چلنے کے بعد جولائی سنہ ۱۸۷۳ع مین بارش شروع ہوئی اول بمقدار معتدل ہوتی رہی مگر بعد ازان حد غایت سے گذر گئی بان گنگا اور روپاریل ندیون کی طغیانی سے کل

ملک غرق آب ہوگیا اکثر دیہات بہ گئے سڑکین اور مکانات مسمار ہوگئے چند
روز تک آمدرفت بالکل بند رہی کمال کوشش اور شبانہ روزی محنت
سے شہر کو غرقی و تباہی سے بچایا گیا صحن ایجنسی مین تین فیٹ پانی بھر گیا
اور شہر کے دروازون پر پانی روکنے کیواسطے بند ڈالے گئے کثرت بارش
سے پیداوار بہت ہوا اگرچہ خریف کی زراعت خصوص روئی وارہر غرقی
سے تلف ہوگئی مگر افزونی پیداوار فصل ربیع سے اوسکا بخوبی تلافی ہوگیا
اگر اسی زمانہ مین بنگال مین قحط نہوتا تو ہر ایک جنس کی بہت ارزانی ہتی
بارش سے پیشتر شہر بھرتپور و دیہات گرد نواح مین آگ کا بہت زور
رہا تہا کہ اوس سے بہی راج اور رعایا کا بہت نقصان ہوا ؛

بماہ نومبر آگرہ مین نواب گورنر جنرل صاحب کا دربار ہوا اوسمین مہاراجہ
صاحب شریک ہوئے نوابصاحب نے مع اپنے عملہ اور صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل کے حسب خواہش مہاراجہ صاحب بھرتپور و دیگ کی سیر
کی اور حسب معمول مہمانداری و تواضع ہوئی دیگ سے نوابصاحب
گوردہن و متہرا کو تشریف لیگئے ؛

स्ट्रेची

دسمبر ۱۸۷۲ء مین اونرایبل مسٹر سٹریچی صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی
و شمالی بھرتپور مین تشریف لائے مہاراجہ صاحب نے رسمیات استقبال
و تواضع حسب قاعدہ مستمرہ اور اون کے ذیشان رتبہ کے موافق ادا کین
اور اوہنین ایام مین مہاراجہ صاحب دہلی تشریف لیجاکر بشمول دیگر
روساء ہندوستان نواب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب کے دربار

مین شریک ہوئے مہاراجہ صاحب نے قحط زدگان بنگالہ کی پرورش و دستگیری کے چندہ مین دو ہزار روپیہ بہیجے اس سے گورنمنٹ نے بہت خوش ہوکر شکریہ ادا کیا منجملہ پچاس ہزار روپیہ زرچندہ میو کالج کے جو پچیس ہزار روپیہ باقی تہا اس سال مین تمام وکمال ادا کیا گیا اور سات ہزار ایکسو پچاس روپیہ خرچ تعمیر بورڈنگ ہوس بہرت پور اسال ہوکر نقشہ و تخمینہ منظور ہوا ؛

سنہ ۱۸۷۵ء مین گورنمنٹ مین دو مقدمات پیش ہوئے۔

اول تقسیم پانی رو پاریل ندی کا مابین الور و بہرت پور کے ؛

دوسرا تعمیر بندہ رامگڈہ علاقہ جیپور کا بان گنگا ندی پر جس مین راج بہرت پور سے بوجہہ نقصان سیرابی و آبپاشی کے اعتراض ہوا اول مقدمہ مین اہالیان راج الور نے اس حجت سے کہ فیصلہ کرنل سر ہنری لارنس صاحب سابق ایجنٹ گورنر جنرل غلطی پر مبنی تہا پانی کی از سر نو تقسیم ہونے کی درخواست کی تہی مگر جب راج بہرت سے ثابت کیا گیا کہ جو تقسیم حسب فیصلہ سر ہنری لارنس صاحب ہوئی ہے بہت صحیح اور درست ہے گورنمنٹ سے تجویز ہوئی کہ فیصلہ سابق مین جس پر مدت دراز سے عملدرآمد ہے اور فریقین مین سے کسی نے کبہی اعتراض نہین کیا دست اندازی کرنے کی ضرورت نہین ہے دوسرے مقدمہ مین گورنمنٹ نے بہت کوشش کی کہ دونون دربار فن کو شرط پیش کردہ دربار بہرت پور پر کہ جب کبہی پانی کم پہونچنے سے راج بہرت پور کا نقصان ہو راج جے پور سے معاوضہ دلایا جاوے رضامند کرکے بند

مجوزہ جے پور کا التوا رفع کرا دین مگر دربار جے پور نے اس شرط کو منظور نکیا اور کوئی وجہہ معقول نہ تہی کہ دربار بہرت پور دیدہ و دانستہ اپنا نقصان گوارا کرے اسواسطے صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی کوشش کارگر نہوئی ؛

گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے مہاراجہ صاحب سے درخواست کی تہی کہ ماتہرس سے متہرا ہوکر بہرت پور کو سڑک ریل تیار کیجاوے اوس مین شریک ہون مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ اگرچہ یہہ تدبیر فایدہ مند ہے مگر ہمکو پیشتر ہی اجراے ریل سے محاصل سایر اور تجارت نمک مین نقصان پہونچا ہے اس سبب سے شریک نہین ہو سکتے ؛

ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۷۲ء متضمن گرفتاری مجرمان علاقہ غیر پر جانبین سے بخوبی عمل ہونے لگا اس ایکٹ کے بموجب سات مقدمات بہ تجویز صاحب پولٹیکل ایجنٹ فیصل ہوئے اور ایک مجرم رعایاء راج بہرت پور کو صاحب مجسٹریٹ متہرا نے گرفتار کرکے بہ تعارف صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج مین سپرد کیا ؛

नरायना
नाहरा

درمیان موضع نرآینہ پرگنہ دیگ راج بہرت پور اور موضع ناہرہ ضلع متہرا کے دو سنگین مقدمات وقوع مین آئے ۔

اول مین سکنا موضع ناہرہ موضع نرآینہ علاقہ بہرت پور پر حملہ کرنے کے ملزم تہے کہ ایک آدمی کو مارا اور دو کو مجروح کیا صاحب مجسٹریٹ متہرا نے چہہ ملزمون کو گرفتار کرکے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے پاس

بہیجا مگر صاحب موصوف نے حسب دفعہ ۱۹۵ ضمن دوم مجموعہ ضوابط فوجداری بوجہہ نہونے شہادت کافی کے ملزمون کو رہا کر دیا اور تین دیگر ملزمان مفرور سکنا ء ناہرہ کی گرفتاری کا اشتہار بہ تعین انعام جاری کیا ؛

دوسرے مقدمہ مین اہالیان راج بہرت پور کا بیان ہے کہ مقدمہ اول کے خون کے انتقام سے وقوع مین آیا ہے اسمین طرفین سے مخالف دعوی پیش ہوئے سکنا ء موضع ناہرہ و ملازمان پولیس انگریزی کو شکایت تہی کہ سکنا ء موضع نراینہ نے ہمارے مویشی چورائے ہم لوگونمین سے ایک شخص کو گرفتار کرکے اوسکی بہت ذلت کی اور ایک ہیڈ کونسٹبل پولیس کو قید کرکے اوسکا گہوڑا تلوار اور وردی چہین لی اور سکنا ء نراینہ نے جواب مین بیان کیا کہ سکنا ء ناہرہ نے بہ اتفاق سکنا ء و دیگر دیہات ضلع متہرا کے ہمارے گانو پر بوقت شب مسلح بہ اسلحہ مہلک ہوکے حملہ کیا اور دو آدمیون کو مجروح کیا راج کی عدالت مین تحقیقات ہوئی سکنا ء ناہرہ مین سے ایک شخص کو کہ علاقہ بہرت پور مین گرفتار ہوا تہا بجرم ہنگامہ آرائی قید کی سزا ہوئی مگر تہوڑے دنون بعد از سر نو تحقیقات کا حکم کرنیکا حکم ہوا کپتان ایبٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور مسٹر ایکمن صاحب مرسلہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے تحقیقات کی دربار کی تدبیرات انسداد فساد کی اطلاع بذریعہ رپوٹ خاص صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کو دی گئی اور مسمی بہکری قیدی ساکن ناہرہ علاقہ انگریزی کے یکا یک

एवट
एकमन

مرجانیکی نسبت علیحدہ رپورٹ ارسال ہوئی ؁

سڑک آگرہ و متہرا پہ واردا تین بکثرت وقوع مین آئین تو گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے اس کثرت واردات کو بہرت پور کے دو متفرق دیہات باد و بہینسہ مین مختلف انتظام پولیس ہونے سے منسوب کرکے درخواست کی کہ کل سڑک پر ایک سرکار یعنی سرکار انگریزی کا انتظام پولیس ہو جاوے مگر گورنمنٹ ہندوستان نے مہاراجہ صاحب سے یہہ درخواست کرنا نامنظور کرکے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کی معرفت اطلاع دی کہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے سڑک واقع باد و بہینسہ کی بدانتظامی کی شکایت کی ہے اسواسطے مہاراجہ صاحب کو مناسب ہے کہ اوس علاقہ پر مستعد پولیس مقرر کرکے انتظام کامل کرین چنانچہ راج سے باد و بہینسہ کے پولیس کا ایسا اچھا انتظام ہوا کہ اوس علاقہ مین اس بندوبست کے بعد کوئی واردات وقوع مین نہ آئی ؁

बाद भैंसा

नाथद्वारा

نومبر ۱۸۷۵ء مین مہاراجہ صاحب واسطے جاترا سری ناتہہ دوارہ واقع راج اودے پور کے تشریف لے گئے اور وقت واپسی کے بمقام اجمیر نواب ویسراے و گورنر جنرل صاحب بہادر ہندوستان کے استقبال و ملاقات مین دیگر رئیسون کے شریک ہوئے بہرت پور مین واپس آنے کے بعد مہاراجہ صاحب دہلی کو فوج کی قواعد ملاحظہ کرنے کیواسطے تشریف لے گئے اور وہان سے براہ راست آگرہ مین داخل ہوکے بشمول دیگر روساء راجپوتانہ شہزادہ صاحب کے استقبال مین شریک ہوئے

شہزادہ صاحب سے حسب معمول ملاقات و بازدید ہوئی اور بہ پاس خاطر مہاراجہ صاحب شہزادہ صاحب نے تشریف آوری بھرت پور منظور کی انہیں ایام مین محکمہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی بھرت پور سے برخاست ہو کر آگرہ کو منتقل ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور ڈاکٹر صاحب متعلقہ ایجنسی وہان رہنے لگے جنوری ۱۸۷۶ء مین شہزادہ پرنس آف ویلس صاحب دو مرتبہ بھرت پور مین رونق بخش ہوئے ایک دفعہ بہ تقریب شکار گھنہ بھرت پور مین تشریف لا کر گھنہ کی سیر اور شکار جانوران صحرائی اور مہاراجہ صاحب کی تواضع و مہانداری سے حظ وافر حاصل کیا دوسری مرتبہ اثناء راستہ جے پور حسب خواہش مہاراجہ صاحب بھرت پور مین نزول اجلال فرما کر محل مین تناول طعام فرمایا سٹیشن ریل و شہر و محل کی بہت آراستگی ہوئی شہزادہ صاحب نے چند اشیاء بطور یادگار تشریف آوری مہاراجہ صاحب کو دین ✤

مقدمہ تنازعہ سرحد موضع موروَلی پرگنہ روپباس علاقہ راج و سرینڈہ پرگنہ کھیرا گڈہ ضلع آگرہ کہ سابقاً دسمبر ۱۸۶۸ء مین حسب تجویز کپتان جے ولیمز صاحب پولیٹکل ایجنٹ و مسٹر ٹوئنگ صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ آگرہ فیصل ہوا تھا اس سال مین از سر نو سر سبز ہو کر مسٹر بنٹن صاحب مہتمم بندوبست ضلع آگرہ کے اہتمام سے حسب فیصلہ و نقشہ سابقہ پھر طے ہوا ✤

مورोली
सरेंडा
खेड़ागढ़
जेऊर
दवीग

बेनस

مثل بادہینیہ کے موضع دہرم پورہ علاقہ راج بھی راج سے علیحدہ دیہات علاقہ انگریزی کے درمیان واقع ہے اوسمین بضرورت اجراے نہر

धर्मपुरा

آبپاشی زمین لینے کی ضرورت ہوئی کہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے چند
مرتبہ مختلف ضروریات کیواسطے زمین لی اور معاوضہ دیا لیکن اگر راج کے
ان متفرق دیہات کو بعوض مساوی الرقبہ وجمع دیہات علاقہ انگریزی ملحق
سرحد راج سے بدلنے کی تجویز پر کہ پیشتر ہوئی تھی عمل ہوگیا ہوتا تو دونون
سرکارون کے حق مین بہت مفید ہوتا ٭

ان دیہات مین بضرورت آبپاشی زمین لیگئی ہے اوسکی نسبت کپتان
رجوے صاحب نے ۱۸۷۵ع کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ افسران تحت
گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی راج کے متفرق دیہات مین بلا اجازت
دربار زمین لے لیتے ہین اس بیضابطہ عملدرآمد سے دربار کو بہت
رنج ہوتا ہے اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ایسے معاملات مین جنمین انگریز
افسرون کی امداد و اعانت ہونی چاہیے دربار کو آمادہ کرنے مین بڑی
مشکل ہوتی ہے ۔ سب سے زیادہ خرابی یہہ ہے کہ گورنمنٹ سے لی ہوئی
زمین کا زرمعاوضہ بہت توقف سے ملتا ہے مثلاً موضع دہرم پورہ کی
زمین ۱۸۶۷ع مین نہر کیواسطے لیگئی تہی اوسکا زرمعاوضہ باوصف تاکید
محکمہ ایجنسی ابتک نہین دیا گیا ہے حکومت جایز مین یہہ خلل واقع ہونے
سے دربار کو بہت رنج ہوتا ہے اگر اسطرح بلا اجازت راج دست اندازی
نکیجاوے کہ یہہ امر بغیر اسکے کہ فواید سرکاری مین مضر ہو بخوبی ممکن ہے
تو یہہ اختلاف و رنج بالکل رفع ہوجاوے چنانچہ حال مین جو معاملات
پیش آئے اونمین اسی بیجا دست اندازی کے سبب سے مشکلات واقعہ

ہوتین کیونکہ دربار بھرتپور سرکار انگریزی کی جو کچھہ خواہش ہو کرنیکے
واسطے بہمہ جہت تیار ہے مگر صرف یہی خیال کہ شاید آیندہ کو اسیطرح
بلا اجازت زیادہ دست اندازی کیجاوے ہر امر مین مانع ہوتا ہے ضلع
آگرہ کی سرحد پر واقع ہونے سے خوف رہتا ہے کہ مبادا علاقہ راج مین
حکام انگریزی کی مداخلت بتدریج زیادہ ہوجاوے اسواسطے ہر ایک
فعل مداخلت کی بہت ہوشیاری وخبرداری سے حفاظت ونگرانی کیجاتی
ہے اور اس وجہہ سے کہ ہر ایک انگریز افسر کے طریقہ وکارروائی کی
بخوبی نگرانی وحرف گیری ہوتی ہے اگر کسی کمدرجہ وبے اختیار افسر
سے بوجہ غفلت ونادانستگی کوئی فعل سرزد ہوتا ہے تو اوس سے جو
اشتباہ ورنج کو صاحبان پولیٹکل ایجنٹ مدت دراز کی کوشش وپیروی
سے رفع کرتے ہین وہ از سر نو تازہ ہوجاتا ہے ٭

علاقہ راج کے جنگلی مویشی باوجودیکہ راج سے اونکے روکنے مین بہت
کوشش ہوتی ہے پرگنہ فتحپور سیکری ضلع آگرہ مین زراعت کا نقصان
کرتے ہین جس حالت مین دربار سے یہہ عذر ہے کہ محافظون کی تعداد
زیادہ اور ہرطرح ہوشیاری وخبرداری کرکے اونکو روکا جاتا ہے
باشندگان علاقہ انگریزی شاکی ہین کہ ہماری زراعت کا بہت نقصان
ہوتا ہے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو لکھا گیا ہے تو اونہون نے دربار
کو اطلاع دی کہ اگر واقعی نقصان ثابت ہوگا تو راج کو ذمہ وری ادائے
معاوضہ سے بچنا محال ہے اور ہمدران حال صاحب کلکٹر ضلع آگرہ کو

لکھا کہ اگر نقصان بصحت و صفائی قایم ہو کر ثابت کیا جاوے تو ہم دعوی
مدعیان کی سماعت کرینگے مارچ سنہ مین مہاراجہ صاحب و کپتان
رجوے صاحب پولیٹکل ایجنٹ و مسٹر لارنس صاحب کلکٹر ضلع آگرہ نے
بالاتفاق دیہات علاقہ انگریزی کو جنمین نقصان کی شکایت تھی ملاحظہ
کیا تو معلوم ہوا کہ ان مویشیون سے جسقدر رکھتے ہین اوسکی نسبت بہت
کم نقصان ہوا ہے تاہم سکنار علاقہ انگریزی کو رعایا و زراعت کا نقصان
ہوتا ہے کہ کھیتون کی حفاظت کیواسطے دیوارین بناتے ہین مگر اس
نقصان کی بابت دربار کو ذمہ وار سمجھنے کی کوئی وجہ معقول نہین ہے
اونکا جواب ہے کہ باوجود اس نقصان کے جو ہمکو پہونچتا ہے بپابندی
مذہب ہم ان متبرک مویشیون کو نہین مار سکتے ہین اور نہ ہم اون کو
ہانک کر انگریزی علاقہ مین پہونچاتے ہین بلکہ بخلاف اسکے صرف کثیر سے
محافظون کی جمعیت نوکر رکھکر سرحد کے اندر رکھنے مین کوشش کرتے
ہین باوصف اس خبرداری کے اگر وے علاقہ انگریزی مین جا کر نقصان
کرتے ہین تو اوس علاقہ کے باشندون کو اختیار ہے کہ خواہ گرفتار
کرین مارین یا جو کچھ دل مین آوے کرین ہمکو اونکی ملکیت کا دعوی
نہین ہے اور حقیقت یہہ ہے کہ ان متبرک حیوانات کو اذیت پہونچانا
جسقدر مہاراجہ صاحب کے نزدیک ممنوع ہے اوسیقدر سکنار علاقہ
انگریزی کے مذہب کے بھی خلاف ہے ضلع آگرہ و دیگر اضلاع ممالک
مغربی و شمالی مین اشتہارات جاری ہوئے ہین کہ ہندو لوگ گایون

کی ہلاکت مین مانع نہون مگر یہہ اشتہار راج بہرت پور سے کچہہ تعلق نہین رکہتا ہے یہان اون کی حفاظت کیواسطے کل جنگل کے گرد جو گہنہ کہلاتا ہے درختان خاردار کا بلند احاطہ بنایا گیا ہے ؛

مسٹر س گلوہر و کمپنی ٹہیکہ داران تعمیرات متعلق سڑک ریل سے محصول پتہر کان رو چپاس وغیرہ لینے کی بابت عرصہ سے بحث تہی جب ٹہیکہ ہوا تہا عندالدریافت اہالیان کمپنی کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے جواب دیا تہا کہ جو مصالحہ تیاری ریل کیواسطے لیا جاوے گا اوسکا محصول معاف رہیگا مگر پہر دریافت ہوا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو دربار کیطرف سے یہہ اقرار کرنے کی اجازت نہوئی تہی اسواسطے دربار سے متواتر محصول کا مطالبہ ہوا اور کمپنی بذریعہ اقرار صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے اداے محصول مین انکار کرتی رہی آخر کار اسباب مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کو لکہا گیا ۷۵-۱۸۷۴ء مین دربار نے گلوہر و کمپنی کو اوس پتہر کے محصول کے مطالبہ سے جو پیشتر لیا گیا تہا معاف کیا مگر اس شرط سے کہ آیندہ کو جو پتہر لینگے اوسکا محصول ضرور دینا پڑیگا ؛

۱۵ - مارچ ۱۸۷۶ء کو کرنل رائٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ رخصت ہوکر ولایت کو گئے اور ڈاکٹر برٹیلن صاحب نے ایجنسی کا کام کرنا شروع کیا ۱۱ - اگست کو کپتان رجوے صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوکے اپنے کام پر موجود ہوئے مگر چند روز بعد مہاراجہ صاحب کے ساتہہ شملہ جانا ہوا اس سبب سے پہر ڈاکٹر بریٹن صاحب ۲۸ - اکتوبر تک کام کرتے

رہے ۲۲- نومبر ۱۸۷۶ع کو کپتان رجوے صاحب خاص تعیناتی پر جلسہ دہلی
مین گئے اور ۱۴- جنوری کو وہان سے واپس آکر پہر کام شروع کیا
اونکی غیر حاضری مین ڈاکٹر سپنسر صاحب نے کہ رخصت سے آگئے تہے
ڈاکٹر بریٹن صاحب سے چارج لیکر اپنا اور ایجنسی کا کام انجام دیا اور
اونکی فایزی کے بعد ڈاکٹر بریٹن صاحب واسطے تصفیہ چند مقدمات سرحدی
راج قرولی خصوص پڑودہ علاقہ جے پور اور بلبیٹہ علاقہ قرولی کے متعین
ہوئے ؛
دہلی کے جلسہ اعلان خطاب مستطاب قیصر ہند مین تشریف لیجانے پر مہاراجہ
صاحب عظمت اجتماع اور نواب ویسراے وگورنر جنرل صاحب کی
عنایات و اشفاق سے بہت خوش ہوئے مہاراجہ صاحب کو خطاب مستطاب
نائٹ گرینڈ کمینڈر سٹار آف انڈیا حاصل ہونے سے کہ پیشگاہ جناب فیض مآب
ملکہ عالیہ انگلستان و قیصرہ ہند سے اونکی خوش لیاقتی و علو حوصلگی و فضیلت
خاندان کی تصدیق کے باعث ہین کمال خوشی پیدا ہوئی ہے نواب ویسراے
وگورنر جنرل صاحب کے اشفاق و عنایات کی قدر اور شکر گذاری جیسی
مہاراجہ صاحب کرتے ہین شاید ہے کوئی اور رئیس کرتا ہو اور گورنمنٹ
کی یہہ عنایت مہاراجہ صاحب کو ترقی انتظام راج اور عافیت و بہبودی
رعایا پر آمادہ کرنے مین بہت کارآمد ہوئی ہے مہاراجہ صاحب کو خیال
تہا کہ شاید ہمارے سکوت سے کوئی ایسا خیال کرے کہ ہم اس عنایات
شاہی کی قدر نہین کرتے ہین اسواسطے اونہون نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ

सैन्सर
बड़ौदा
बलेटा

کو اس اشتباہ کے رفع کرنے اور اپنی شکرگذاری سے گورنمنٹ کو آگاہ
کرنے کیواسطے انکار کیا ہزار شکر ہے کہ مستعدی و ریاضت و اعتدال و
پرہیزگاری کیوجہ سے مہاراجہ صاحب ہمیشہ تندرست رہتے ہین اونکو
سوارون سے تواضع لینے کا بہت شوق ہے اور صرف اسی ایک مصروفیت
مین اونکی دلچسپی کی صورت ہے کام مین بہت مشاق اور محنت پسند ہین
اور سرکار انگریزی سے اونکے روابط نہایت دوستانہ اور موافقت
کے ساتھہ ہین ؛

اگست سنہ ۱۸۷۶ء مین مہاراجہ صاحب شملہ کو تشریف لیگئے مگر کثرت بارش
سے وہان کی سیر کا خاطرخواہ لطف حاصل نہوا اگر گورنمنٹ کی خاطرداری
سے بہت خوش آئے مارچ سنہ ۱۸۷۸ء مین ملازمان ریلوے اور چند اشخاص
ملازم راج کے درمیان بمقام سٹیشن ریل نزاع ہوا سب انسپکٹر پولیس
ریل نے جسکو تحقیقات مفوض ہوئی تہی بباعث شرارت مقدمہ کو بہت طول
دیا مگر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے برسرموقع تحقیقات کی تو مقدمہ کی اصل
حقیقت منکشف ہوگئی کہ آگرہ سے چند رنڈیان ناچنے کا تعہد کرکے بہرتپور
کو آئی تہین ملازمان ریل نے بلااختیار جایز بلکہ کمال شرارت سے اونکو
سٹیشن پر روکا اسپر تکرار ہوگئی مگر افسر پولیس کے موقع پر پہونچتے ہی
رفع ہوگئی اسپر ملازمان ٹریفک و پولیس ریل مقامات مختلفہ کو تبدیل ہوگئے
اور ملازمان راج کے حق مین مہاراجہ صاحب نے سزا مناسب
تجویز کی ؛

مہاراجہ صاحب صاحبان انگریز کی مہانداری و تواضع کمال خوشی و فراخ دلی سے کرتے ہیں اس خاندان کا مہمان نوازطریقہ بجانب حکام انگریزی ہمیشہ سے مشہور و معروف رہا ہے اور اس زمانہ مین جسقدر حکام انگریزی کا کاروبار راج مین مداخلت و دست اندازی کرنا بیراہ و ناجائز سمجھتے ہیں اوسیقدر کل صاحبان انگریز کی خواہ بضرورت کار سرکار جاوین یا بہ تقریب سیر و شکار نہایت محبت و کمال خوشی سے خاطر و تواضع ہوتی ہے *

الغرض سری مہاراجہ بہجیندر سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر رجنگ نائٹ کمینڈر سٹار آف انڈیا دام اقبالہ و حشمتہ کی مستعدی و خوش انتظامی و عدل گستری و رعایا پروری صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ و دیگر حکام ذیشان کی تحریری شہادت اور عوام الناس کی شکر گذاری و ثنا خوانی اور رعایا و ملازمین راج کی آسودگی و فارغ البالی سے ہر طرح ثابت و تحقیق ہے اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ جو خداوند تعالے کے فضل و کرم سے ذات جامع الکمالات جناب ممدوح المناقب مین فراہم ہین دیگر روسا ہندوستان مین بہت کم ہین *

طریقہ بود و باش و مصروفیت شبانہ روزی و تقسیم اوقات مبارک ایسے عمدہ ہین کہ رات دن مین کوئی لحظہ بیفایدہ شغل و لاحاصل کام مین ضایع نہین ہوتا عادت سحر خیزی کہ اصحاب علم و دانش کے نزدیک پسندیدہ اور کل مذاہب کے بموجب برگزیدہ ہوتی ہے اس ضبط و پابندی کے ساتھ ہے

کہ تین بجے بعد نصف شب سے بیدار ہونے مین خواہ کوئی سبب مانع ہو
ہرگز فرق نہین آتا اور تمام دن اہتمام امور ملکی و مالی و ملاحظہ و آراستگی
افواج و داد دہی وحق رسانی رعایا و ریاضت جسمانی باعث حفظ تندرستی
مین صرف ہوتا ہے۔ مزاج مین وہ استقلال و تحمل ہے کہ باوجودیکہ ہر قماش
کے آدمیون سے ملنے اور گفتگو کرنیکا اور ہر طرح کے حالات ملاحظہ کرنیکا
اتفاق ہوتا ہے مگر ممکن نہین کہ کسی کی تحریک و اشتمالک سے طبع عالی
کسی ناپسندیدہ عادت یا بیقاعدہ شوق پر مایل ہوسکے شرابخواری و
دیگر اشیاء منشی کے استعمال و تماشہ رقص و سماعت سرود و جانوران
صحرائی کے شکار و کشتی وغیرہ سے کہ اکثر ہندوستانی ریاستون مین باعث
ابتری و خرابی ہوئے ہین مطلق پرہیز ہے حضور فیض معمور مین ہر ایک
کو بے تکلف و بلا روک ٹوک رسائی ہے کوئی حاجتمند و مستغیث جس وقت
چاہے حاضر ہوکے عرض حال کرے اور مراد کو پہونچے بار نہ پانیکا کسیکو ارمان
نہین عدم سماعت کا کوئی نالان نہین ؛

انصرام مہمات نظم و نسق مین یہہ چستی و صفائی ہے کہ جس روز سے عنان
اختیار انتظام اپنے ہاتھہ مین لی ہے آجتک کوئی روز ایسا نگذرا ہے
کہ اجلاس نفرمایا ہو اور کوئی اجلاس ایسا نہوا جسمین دوسرے روز
کیواسطے کام باقی رہا ہو ہندوستانی ریاستون مین تو اسکی نظیر کہان ملسکتی
ہے سشتہ جات انگریزی مین بھی جنکی صفائی ضرب المثل ہے یہہ سرعت ہرگز
نہین ہوتی کہ کل سشتہ جات کے کاغذات صبح کے آٹھہ بجے سے پیشتر پہونچے

ہین اور اوسی روز شام کیوقت ہر ایک کو جواب باصواب حاصل ہوتا ہے
کار امروز بفردا مگذار جو عالم مین مشہور ہے اوسپر بلا تفاوت وفروگذاشت
صرف محکمہ عالیہ اجلاس خاص مین عمل ہوتا ہے معاملات عدالت مین انصاف
پسندی و پابندی ضابطہ اسقدر ہے کہ کوئی خواہ کیسا ہی ذی رتبہ وصوف
و دولتمند کیون نہو بغیر اسکے کہ حسب سررشتہ محکمہ جات جایز و با اختیار
مین مثل تمام رعایا کے ادخال ثبوت وشہادت سے استحقاق قایم نکرسکے
ہرگز کامیاب نہین ہوسکتا اور نہ کوئی زور وزر وغیرہ کسی ذریعہ سے
کسی کو حق واجب سے محروم رکھہ سکتا ہے عدل وانصاف سے رعایا شادان
وفارغ البال ہے شفقت وقدردانی سے ایک عالم شاکر وخوشحال ہے
اگر اوس عہد معدلت مہد کی خوبیان مفصل لکھی جاوین تو ایک دفتر چاہیے
بلکہ اوسکی کماحقہ کیفیت کو لکھنا احاطۂ تحریر سے باہر ہے پس اسی دعای خیر
پر اکتفا کیجاتی ہے کہ خداوند کریم ذات ذوالصفات حضور لامع النور کو اپنی
ظل عاطفت وامن وحفاظت مین رکھکر اسی فیض رسانی وقدردانی سے
ہمیشہ سلامت باکرامت رکھے اور اقبال عدونال ودولت لایزال کو
روز افزون رونق وترقی دے ؁

فہرست صاحبان پولیٹکل راج بھرتپور

نام	تاریخ تقرر	مدت کارکردگی	
کرنل لوکٹ صاحب......	سنہ ۱۸۲۶	.	लोकट
مسٹر ٹیلر صاحب........	.	.	टेलर
کپتان روبرٹ ماریسن صاحب	یکم اپریل سنہ ۱۸۵۳	للعہ سال ۱-ماہ ۵-۲۶ یوم	रोबर्ट मारिसन
کپتان جان پکٹ نکسن صاحب	۲۷-مئی سنہ ۱۸۵۵	یک سال ۱۱-ماہ-۹ یوم	जानपिक निकसन
میجر بی ای پی بوفری صاحب	۵-مئی سنہ ۱۸۵۹	یک سال-۱۱-ماہ-۲۶ یوم	बोफरी
کپتان سی کے ایم والٹر صاحب	۳-اپریل سنہ ۱۸۶۱	دو سال-۱۱-ماہ-۱ یوم	वालटर
کپتان ٹی کارنل صاحب...	یکم اپریل سنہ ۱۸۶۴	۶-ماہ-۲۱ یوم	कारनल
کپتان سی کے ایم والٹر صاحب	۲۲-اکتوبر سنہ ۱۸۶۴	یک سال-۱۰-ماہ-۸ یوم	
لفٹنٹ ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب	۲۹-اگست سنہ ۱۸۶۶	یکماہ-۲۴-یوم	म्यूर
کپتان سی کے ایم والٹر صاحب	۲۲-اکتوبر سنہ ۱۸۶۶	ے سال- ۲ یوم	
کپتان جی جی بلیر صاحب	۲۳-اکتوبر سنہ ۱۸۶۹	۵ ماہ-۱۱ یوم	ब्लेर
ڈاکٹر آر ہاروی صاحب	۳۱-مارچ سنہ ۱۸۷۰	۱ ماہ-۳ یوم	हारवी
کپتان ٹی کیڈل صاحب-وہی ہی	۳-مئی سنہ ۱۸۷۰	۷-ماہ	केडिल
کپتان پرسی ولیم پولٹ صاحب	۳-دسمبر سنہ ۱۸۷۰	۱۱-ماہ-۲۱ یوم	परसी विलयम पौलट
کپتان سی کے ایم والٹر صاحب	۲۳-نومبر سنہ ۱۸۷۱	یک سال-۱-ماہ-۲۳ یوم	
کپتان ای ڈبلیو روبرٹ صاحب	۲۳-نومبر سنہ ۱۸۷۱	یک سال-۱-ماہ-۲۳ یوم	रोबर्ट

نام	تاریخ تقرر	مدت کارکردگی	
کپتان ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب	مارچ سنہ ۱۸۷۵ء	۰	म्यूर
ڈاکٹر کیمبین صاحب...	۰	۰	कंपेन
کپتان ایچ بی ایبٹ صاحب	یکم مئی سنہ ۱۸۷۵ء	۰	ऐबट
کرنل جی ای رائٹ صاحب	۰	۰	रैट
ڈاکٹر بریٹن صاحب...	۱۵- مارچ سنہ ۱۸۷۶ء	۴- ماہ - ۲۷ - یوم	ब्रेटन
کپتان جی ڈبلیو رجوے صاحب	۱۱- اگست سنہ ۱۸۷۶ء	۳- ماہ - ۱۳ - یوم	रिजवे
ڈاکٹر سپنسر صاحب....	۲۴- نومبر سنہ ۱۸۷۶ء	یک ماہ - ۲۱ - یوم	स्पेन्सर
کپتان جی ڈبلیو رجوے صاحب	۱۴- جنوری سنہ ۱۸۷۷ء	یک سال ۲- ماہ - ۶ یوم	रिजवे
کرنل چارلس گرینٹ صاحب	۲۰- اپریل سنہ ۱۸۷۸ء	۰	चार्ल्सग्रैन्ट

شمال

بندوبست مالگذاری کی غرض سے اس راج کی پیمایش سنہ ۱۸۵۴ء سے سنہ ۱۸۵۶ء تک باہتمام کرنل جی ہیملٹن صاحب ہوئی تھی اول بندوبست سہ سالہ بطور سرسری ہوا سنہ ۱۸۵۹ء مین دوسرا بندوبست چار سالہ ہوا اور سنہ ۱۸۶۴ء مین تیسرا شش سالہ سنہ ۱۸۶۹ء سے سنہ ۱۸۷۱ء تک تین سال مین بسبب خشک سالی بندوبست شش سالہ سابقہ قایم رہا بعد ازان فیصدی دس روپیہ جمع پر اضافہ لیا گیا اور اسی اثنا مین کوایف دیہی بندوبست آیندہ کے واسطے تحقیق وجمع کئے گئے سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین بندوبست اخیر دہ سالہ منضبط

हैमिलटन

تفصیل قصبہ جات و دیہات علاقہ راج بھرتپور حسب رپورٹ سنہ ۱۸۸۳ء

نام پرگنہ	[illegible]	دیہات معافی				میزان الکل	کیفیت تفصیل معافی
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
بھوساور	۷۵	۵	۳	۱۱	۱۹	۹۴	مندر ۵ جاٹ ۱۳ بقال ۱
بیانہ	۱۴۷	۴	۳	۱۷	۲۴	۱۷۱	مندر ۴ جاٹ ۱۸ برہمن ۲
ویر	۳۸	۱	۰	۲	۳	۴۱	مندر ۱ جاٹ ۲
اوچین سوداول	۷۰	۱	۶	۱۲	۱۹	۸۹	مندر ۱ جاٹ ۱۶ بقال ۱ مسلمان ۱
کامہ	۱۱۲	۷	۰	۱	۸	۱۲۰	مندر ۷ جاٹ ۱
دیگ	۹۲	۳	۱۷	۵	۲۵	۱۱۷	مندر ۳ جاٹ ۱۷ گوجر ۴ بقال ۱
اکھے گڑھ	۷۷	۳	۳	۱۲	۱۸	۹۵	مندر ۳ جاٹ ۱۴ برہمن ۱
گوپال گڑھ	۱۳۳	۴	۰	۱	۵	۱۳۸	مندر ۴ گوجر ۱
پہاڑی	۸۵	۰	۰	۰	۰	۸۵	
تحصیل نک	۱۰	۰	۰	۰	۰	۱۰	
روپباس	۶۵	۳	۰	۰	۳	۶۸	عن مندر
نگر	۷۶	۰	۱	۲	۳	۶۹	عن جاٹ
کمہیر	۶۲	۳	۸	۸	۱۹	۸۱	مندر ۳ گوجر ۲ جاٹ ۱۴ میراسی ۱
بھرت پور	۱۳۲	۱۱	۹	۲۹	۴۹	۱۸۱	مندر ۱۱ گوجر ۱ جاٹ ۲۵ مسلمان ۵ برہمن ۴
میزان	۱۱۷۴	۴۵	۵۰	۱۰۰	۹۵	۱۲۶۹	

تفصیل دیہات انعام ٹھاکران برادر راج مندرجہ تفصیل اول و شمولہ انعام دوامی نقشہ دوم

نمبر	نام سردار	تعداد دیہات	جمع مشخصہ	کیفیت
۱	راجہ دریاو سنگہ	۲	للعہ	दरियाव सिंह
۲	ٹھاکر مہاراج سنگہ وغیرہ	۴	للعہ ما الصہ	महाराज सिंह
۳	ٹھاکر شمبہو سنگہ	۲	سمہ	शंभू सिंह
۴	بیوہ ٹھاکر دہونکل سنگہ	۱	الصما	धोंकल सिंह
۵	ٹھاکر بلونت سنگہ وغیرہ	۲	للعہ صما	बलवंत सिंह
۶	ٹھاکر سری گوبند	۱	للعہ	श्री गोविंद
۷	ٹھاکر رادہاکشن	۱	الہ	राधाकिशन
۸	ٹھاکر چتر سنگہ	۱	الصما	चतर सिंह
۹	ٹھاکر اجے چند	۱	الما	अजय सिंह
۱۰	ٹھاکر تیج سنگہ	۱	الہ	तेज सिंह
۱۱	ٹھاکر پنچم سنگہ	۱	الصما	पंचम सिंह
۱۲	ٹھاکر رگہناتہ سنگہ وغیرہ	۲	الصما	रघुनाथ सिंह
۱۳	ٹھاکر سکہدیو سنگہ	۱	الما	सुखदेव सिंह
۱۴	ٹھاکر کیسری سنگہ	۲	الا	केसरी सिंह
۱۵	ٹھاکر مہتاب سنگہ	۲	الہ	महताब सिंह
۱۶	ٹھاکر گنگا بخش	۱	صہ سما	गंगा बख़्श
۱۷	بیوہ ٹھاکر گورسنگہ	۲	الہ	गिरवर सिंह

پٹواری دیہہ خریف و ربیع کی دو قسطوں سے اکتوبر و اپریل مین داخل خزانہ راج ہوتی ہے جمع مین نقد روپیہ لیا جاتا ہے جنس نہین لیجاتی ہے
معافی کی تین اقسام ہین اوّل انعام دوم جاگیر سوم انعام بالعوض خدمت سپگری کے ہوتی ہے اوسط درجہ بحساب بتیس بیگہہ اراضی فی بندوق انعام بخشہ عندالضرورت انعامیدون کے ۱۰۷۷ بندوقین کہ فی کس ایک بندوق سمجہی جاتی ہے نوکری پر آتے ہین اور جب نوکری پر آتے ہین تو فی بندوق چار پیسہ روزانہ نقد ملتا ہے انمین سے دو ثلث ہمیشہ نوکری پر حاضر رہتے ہین اور ایک ثلث گانو مین زراعت کرتے ہین جو نوکری کے وقت غیر حاضر ہوتا ہے اوس سے ڈیڑہ روپیہ ماہوار کے حساب سے زر غیر حاضری وصول کیا جاتا ہے۔
دوسرے قسم معافی مین سوروقی جاگیردار ہین انہین زیادہ تر کوٹہڑی بند ٹہاکر مہاراجہ سورجمل صاحب کی اولاد سے ہین یہہ جاگیرین بالکل معاف ہین نہ راج کی نوکری کرتے ہین اور نہ کچھہ جمع دیتے ہین مگر کسی جاگیردار کو زمیندار کی بیدخلی کا اختیار نہین ہے اور نہ وہ جمع معینہ سے زیادہ وصول کرسکتا ہے۔
تیسرے قسم جسمین دیہات واراضی جو ہندوؤن اور برہمن و بیراگی وغیرہ مذہبی لوگون کو بطور خیرات ملے ہین داخل ہین ؛
۱۸۹۲ء مین ششش سالہ بندوبست جس ابتدا سمت ۱۹۱۹ لغایت سمت ۱۹۲۴ ہوا اوسمین کل جمع ساڑہے سولہ لکہہ روپیہ مقرر ہوئی تہی جمع مالگذاری

کے علاوہ کل پرگنات سے یک لکھہ [illegible] کی آمدنی سوائی تہی کہ اسطرح کل آمدنی اٹھارہ لاکھہ سے
زیادہ ہوگئی یہہ ڈیڑہ لاکھہ روپیہ لاگپانی و محصول اراضی منضبط و دیگر
تحاصل رعایا غیر زراعت پیشہ کا تہا انتظام ایجنسی سے پیشتر اس قسم کی محاصل
بہ تعداد کثیر تہے مگر سرہنری لارنس صاحب نے اکثر موقوف کیے ٭
۶۵-۱۸۶۴ء مین پرگنات مین بقایا حسب تفصیل تہی ٭

قسم	خالصہ	ڈیوڑہی	میزان
مال	[illegible] ۱۰ ر ۳ پائی	[illegible] ۱۰ ر	[illegible] ۴ ر ۳ پائی
سوائی	[illegible] ۶ ر ۱ پائی	[illegible] ۴ ر ۳ پائی	[illegible] ۱۰ ر ۴ پائی

سوائی کی رقمین بکثرت باقی رہتی ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ زمیندار جمع کو از خود
وقت معینہ پر داخل کرتے ہین اور سوائی کی رقمون کو تا وقتیکہ تحصیل سے
حساب طے کرکے اونکو اطلاع نہ دیجاوے داخل نہین کرسکتے ٭
منجملہ ساڑہے سولہ لاکھہ روپیہ جمع مشخصہ کے اراضی خالصہ کی جمع [illegible] لکھہ
[illegible] تہی کہ [illegible] لکھہ [illegible] مزروعہ پر قریب
ایک روپیہ فی بیگہ کا اور [illegible] لکھہ [illegible] بیگہ مزروعہ و غیر مزروعہ
پر چودہ آنہ فی بیگہ کا پرتہ پہیلتا ہے اس سے ثابت ہے کہ جمع سخت نہ تہی
اور جلد بآسانی ادا ہوتی تہی یہی نرمی بندوبست کی دلیل ہے شروع بندوبست
کے وقت سے روز بروز مزروعہ رقبہ زیادہ ہوتا گیا اور ہر طرح سے اضافہ

جمع کی امید قایم ہوئی اور بہبودی حال رعایا کی یہہ بھی ایک ثبوت ہے
کہ زمانہ انتظام ایجنسی سے پیشتر کوئی زمیندار بخوف مطالبہ جمع اپنی ملکیت
اراضی کا بخوشی اقبال و اظہار نہین کرتا تہا بعد بندوبست کے ایک ایک بسوہ
زمین کے دعوی پر کوشش و جانفشانی کرنے لگے کوئی شخص جو دیگر ممالک
راجپوتانہ مین ہوکر بھرت پور مین آوے ممکن نہین کہ اختلاف حالت کو دیکھہ
متحیر نہو زمین کا ہر ایک ممکن الزراعت قطعہ مزروعہ ہے اور ہر موسم مین جنگل
مین زمینداروں کی مصروفیت سے رونق رہتی ہے حالانکہ جہان ٹہیکہ دینے
کا شہرہ جاری ہے کوسون تک زمین غیر مزروعہ و ویران پڑی ہے اور
شرح محصول کی سختی سے زمیندار صرف اوسیقدر زمین کاشت کرتے ہین جو
اونکے گذارہ کیواسطے نہایت ضرور ہوتی ہے ٭

اکثر مقامات پر زراعت کی آبپاشی بندون سے ہوتی ہے وہان محصول
سیرابی بنام نہادلاگپانی بحساب ایکروپیہ فی بیگہ لیا جاتا ہے بعض پرگنون
مین محصول سیرابی جمع کے شامل ہوگیا تہا اور بعض مین علیحدہ تہا جن مین
علیحدہ تہا بندون سے لاولدعا سے کہ زمین سیراب ہوتی تہی اور لعلعے ۓ عا سے
سالانہ محصول سیرابی وصول ہوتا تہا زمانہ حال مین بہت بند جدید تیار ہوئے
ہین اور اکثر بے مرمت پڑے تہے اونکی مرمت ہوئی ہے نہرون سے کہ باہتمام
لفٹنٹ ہوم صاحب تیار ہوئے ہین بہت فایدہ ہے کہ رقبہ کثیر جو غرق آب
رہ کر کسی کام مین نہ آتا تہا خالی ہوکر مزروعہ ہوجاتا ہے ٭

تعمیر چاہات مین مدد دینے پر ہمیشہ توجہہ رہی ہے سنہ ۱۸۶۲ سے سنہ ۱۸۶۶ تک

مبلغ یک لکھہ للعہ ۸ ۱۵/ بلا سود وبہ تقرر اقساط زر تقاوی دیا گیا
کہ سنہ ۱۸۶۶ء تک پانچ سال مین للعہ وصول ہوگیا تہا اور باقی ماندہ
بموجب اقساط مقررہ سالہاے آیندہ مین وصول ہوا - سمت ۱۹۱۲ سے سمت ۱۹۲۴
تک عرصہ تیرہ سال مین ۱۹۸۴ جدید چاہات تیار ہوئے ان چاہات مین سے
اکثر چولاوہ ہین ایک لاؤ سے بیس پچیس بیگہ زمین سیراب ہوتی ہے ادنٰے درجہ
کل چاہات سے بحساب بیس بیگہ فی چاہ لعہ اراضی کی سیرابی ہوتی ہے
راج بہرت پور مین چاہی و بارانی اراضی کے محاصل مین دو روپیہ فی بیگہ
کا فرق ہے پس بذریعہ ان ۱۹۸۴ چاہات کے لعہ اراضی چاہی ہونے
سے لعہ سالانہ جمع کا اضافہ ہوا ہے اسمین البتہ خرچ تعمیر پر
لحاظ ہوتا ہے بعض پرگنات مین پانی زیادہ عمق پر ہے اور ایک لاؤ
کا کنواہی پانچ سو روپیہ کی لاگت کے بغیر تیار نہین ہوتا ہے تاہم شبہ نہین
کہ ان چاہات سے خصوص قحط کے وقت مین بہت فایدہ ہوتا ہے ٭

ठामस हिंदरली

سنہ ۱۸۶۷و۶۶ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ مسٹر طامس ہدرلی صاحب ڈپٹی کلکٹر بہت
مستعد اہلکار ہے ابتدا مین حسب الحکم سرہنری لارنس صاحب تحصیلداری
پر مقرر ہوا تہا چند سال اوس عہدہ کا کام کرکے الور مین ڈپٹی کلکٹر ہوگیا

खेतड़ी

تہا وہان سے ریاست کہیتڑی مین بسبب نابالغی راجہ کے منتظم مقرر ہوا اوس
رئیس کے بالغ ہوجانے پر بہرت پور مین آیا کہ جب سے بمشاہرہ چار سو روپیہ
اس عہدہ پر مامور ہین ٭
سنہ ۱۸۶۸و۶۷ء مین لکھا گیا کہ محکمہ مال مین کام کثرت سے ہے طامس ہدرلی صاحب نے

بندوبست آیندہ کیواسطے کاغذات مرتب کیئے اور کاغذات کی پڑتال کے واسطے دیہات کا دورہ کیا اوس نے بہت عمدگی سے کام کیا اور اوسکی کارگذاری تحسین و آفرین کے لایق ہے ‡

سنہ ۱۸۶۹و۶۸ کے موسم گرما مین میعاد بندوبست ششش سالہ گذر جانے پر آیندہ کو بندوبست سی سالہ کرنے کی غرض سے حالات دیہی تحقیق کرنے کیواسطے کمیٹی مقرر ہوئی مگر قحط کے سبب سے بندوبست کرنا مناسب متصور نہوا کل زمینداروں نے تین سال آیندہ تک بندوبست گذشتہ کے بموجب سمة ۱۹۲۷ مین ختم ہوا جمع ادا کرنا قبول کیا ‡

تحقیقات سے ثابت ہوا کہ سنہ ۱۸۶۳و۶۲ کے بعد غیر مزروعہ اراضی کا رقبہ کثیر مزروعہ ہوگیا ہے اسواسطے اگرچہ زمینداروں کو نقصان بہی تہا مگر تین سال تک وہی جمع دینا منظور کیا سنہ ۱۸۷۱ تک بندوبست آیندہ کیواسطے کچھ کارروائی نہوئی طامس ہدسلی صاحب جس نے عرصہ سات سال تک محکمہ مال کا اہتمام اپنی نیکنامی اور راج کی خیرخواہی سے کیا تہا یہان سے مستعفی ہوکر اودہ مین اوسی عہدہ پر مقرر ہوگیا بجاے اوسکے ایک شخص جو علاقہ انگریزی مین تحصیلدار تہا مقرر ہوا مگر دریافت ہوا کہ وہ اتنے بڑے علاقہ کے اہتمام مال کی لیاقت نہین رکہتا ہے ‡

بندوبست کیواسطے کمیٹی مقرر ہوئی اور کمیٹی نے کام شروع کیا اگرچہ سترہ سال کے کاغذات کوایف دیہی موجود ہونے سے کام مشکل نہ تہا مگر کام کے طریقہ سے واقفیت کامل اور پرگنات کے حالات کا علم ضرور تہا مگر طامس ہدسلی صاحب

کے چلے جانے سے کہ وہ ہر ایک گانو کی تاریخ سے واقف تھا بندوبست مین
بہت ہرج و نقصان عاید ہوا بندوبست کے مدارج وہی ہین جنکے بموجب ممالک
مغربی و شمالی مین عمل ہوتا ہے دیہات کی حدبست و پیمایش ہوتی ہے نقشہ جات و
رجسٹر تیار کئے جاتے ہین اور پیداوار سابقہ ہر قسم اراضی پر بغور و حجت
تمام لحاظ ہو کر حیثیت اراضی تحقیق کیجاتی ہے ایک ثلث زمیندار کیواسطے
چھوڑ کر باقیماندہ جمع سرکاری مقرر کیجاتی ہے ؁

بندوبست جدید دہ سالہ مین جو ۱۸۷۳ و ۱۸۷۲ء مین منضبط ہوا راج کی جمع لکھہ
[illegible] و [illegible] سے باضافہ [illegible] لکھہ [illegible] کے [illegible] لکھہ
[illegible] ہو گئی ایک روپیہ مین سے چھٹا حصہ راج کا بارہوان
زمیندار کا اور تین چہارم کاشتکار کا قرار پائے جمع کا یہ اضافہ کاشت کے اراضی اضافہ اور
تعمیر چاہات پختہ سے ہوا ہے منجملہ [illegible] لکھہ [illegible] تمام [illegible] بنجر زمین کے
[illegible] لکھہ [illegible] بیگہ قابل زراعت رہی اور [illegible] لکھہ [illegible] کے
غیر ممکن دریافت ہوئی دیہات خالصہ مین لاگپانی جمع مین شامل ہو گیا
مگر جاگیر و انعام وغیرہ مین ایک روپیہ فی بیگہ لیا جانا قرار پایا ؁

سررشتہ ڈیوڑہی

امور خانگی مہاراجہ صاحب کے نظم و نسق کا سررشتہ بہ تحت حکومت مہاراجہ صاحب
و مہارانی صاحبہ و باہتمام منتظم ڈیوڑہی سررشتہ ڈیوڑہی کہلاتا ہے سابق
مین اس سررشتہ کے مصارف کیواسطے ۶۹ متفرق دیہات واقع کل پرگنات

راج جمعی یک لکہہ بتیس ہزار روپیہ سالانہ مقرر تہے اور منتظم ڈیوڑہی بحیثیت تحصیلدار کے انتظام کرتا تہا مگر اکثر دیہات بہرت پور سے بفاصلہ دور دور دراز واقع ہین اس سبب سے اونکا خاطر خواہ انتظام نہین ہو سکتا تہا*

سابقاً سرشتہ نمک بہی خالصہ اور ڈیوڑہی مین منقسم تہا مگر میجر والٹر صاحب نے ڈیوڑہی سے علیحدہ کرکے نمک کا کل کام یکجا کر دیا دیہات متعلقہ ڈیوڑہی کی آمدنی مصارف کیواسطے کافی نرہی خزانہ راج سے متواتر زر نقد دیا جاتا تہا بنظر دفعیہ ان مشکلات کے سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ع مین دیہات متفرق جس پرگنہ مین واقع تہے اوسمین شامل کیئے گئے اور بجاے دیہات مذکور زر نقد کے پرگنہ بہرت پور کہ اوسکی آمدنی کل مصارف کیواسطے کافی ہے ڈیوڑہی سے متعلق کیا گیا*

پرگنہ ڈیوڑہی مین منتظم ڈیوڑہی مثل تحصیلداران پرگنات عدالت فوجداری و دیوانی کے اختیارات رکہتا ہے مگر اس نظر سے کہ سرشتہ ڈیوڑہی ہمیشہ سے علیحدہ سمجہا گیا ہے اور منتظم ڈیوڑہی حسب الحکم ماجی صاحبہ و مہارانی صاحبہ کام کرتا ہے اوسکے فیصلون کا اپیل عدالت مین نہین ہوتا ہے بیشتر محکمہ ایجنسی مین اپیل ہوکر بعد طلب راے پنچسرداران راج حکم اخیر ہوتا تہا اب اول اپیل محکمہ پنچایت مین ہوتا ہے اور بعد ازان محکمہ محتشمہ اجلاس خاص ہین*

سرشتہ نمک

راج بہرت پور کے آٹہہ پرگنات بہرتپور - کمہیر - دیگ - روپباس - اوچین

बयानह وغیرہ بہوشاور مین اور خصوص پرگنات بہرت پور کہیر و ڈیگ مین کہاری

نمک پیدا ہوتا ہے اوسکی تین قسمین ہین مٹیہ کٹیلہ پنیہ مٹیہ نمک بہت صاف

اور بڑے رَوہ کا ہوتا ہے اور تجربہ سے تیار کیا جاتا ہے نمکین مٹی بمقدار کثیر

جمع کرکے گہاس سے ڈہکی ہوئی نالیون مین رکہی جاتی ہے اوسپر شور پانی

چہڑکا جاتا ہے وہ پانی مٹی کے نمکین اجزا کو علیحدہ کرکے کیاریون مین پہیلا

دیتا ہے کہ آفتاب کی گرمی سے روہ جمکر نمک ہوجاتے ہین کثرت خرچ فراہمی

مصالحہ کے سبب سے اس نمک کی تیاری بہت کم ہوتی ہے ؛

मटया
कटीला
पनया

مٹیہ سے کم درجہ پر کٹیلہ ہے اوسکے واسطے کیاریون مین شور پانی بہر دیا

جاتا ہے آفتاب کی طپش سے پانی کے بخارات اوٹہکر نمک ہوجاتا ہے جوانسہ

کی جہاڑیان پانی مین ڈالی جاتی ہین جون جون پانی خشک ہوتا ہے جہاڑیون

پر روہ جمتا جاتا ہے کہ اسی سبب سے اوسکا نام کٹیلہ ہے ؛

پنیہ نمک جو مٹیہ اور کٹیلہ دونون سے کمتر ہے کٹیلہ کیطرح بنایا جاتا ہے صرف

یہہ فرق ہے کہ اوسکا روہ بجاے خار دار جہاڑیون کے کیاریون کی

تہ پر جمتا ہے ؛

اس نمک سے راج مین دو طرح سے آمدنی ہوتی ہے - اول کل نمک کی

فروختگی پر اوسکی قیمت مین سے حصہ لیا جاتا ہے - دوم بعد فروختگی کارخانہ

سے اوٹہ کے جاتا ہے اوسپر فی من ایک آنہ محصول وصول کیا جاتا ہے

انتظام تیاری نمک اور ایصال ہر دو اقسام محاصل کیواسطے ایک تحصیلدار

مع عملہ وافر مقرر ہے ۱۸۶۹-۷۰ء مین تیاری نمک کے آٹھ کارخانجات مین

سڑک آگرہ پر گاڑیون کو بہت دقت و دشواری ہوتی تہی اور گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے بنظر دریافت اس امر کے کسطرف سے ریل کی سڑک کا تیار کرانا بہتر ہوگا بذریعہ چٹھی مورخہ ۲۴ - مارچ سنہ ۱۸۶۹ع نمک بہرت پور و سلطان پور کی تحقیقات کیواسطے کیٹی مقرر کی تہی میجر والٹر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا تہا کہ اگرہ و بہرت پور کے درمیان سڑک ریل تیار ہوجاوے تو بہت فایدہ ہوگا کہ سطح زمین کا ہموار ہے اور راستہ مین کوئی ندی حائل نہین ہے اگر ریل کی لاین فتح پور سیکری و بہرت پور و دیگ ہوکر بنائی جاوے اور نگر و لچہمن گڈہ ہوکر بھوج پورہ و ٹوڈہ کے گہاٹہ سے ماچہڑی کے قریب دہلی کی سڑک مین ملائی جاوے تو بہتر ہوگا کہ کل تجارت نمک او سپر ہونے لگے گی روپباس مین نمک تو اسقدر نہین ہوتا ہے کہ فتحپور سیکری کو ریل کالیجانا ضرور ہو مگر وہان سے جنوب و مغرب مین پندرہ میل پر بانسی و پہاڑپور ہین کہ وہان عمارت کے کام کا سرخ و سفید پتہر نکلتا ہے بسبب راستہ نہونے کے خرچ کرایہ سے اس پتہر کی زیادہ بکری نہین ہوتی ہے ؛

टोडा

माचेडी

बांसी

पहाड़पुर

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین بسبب بیشی خرچ اور کمی قیمت کے تجارت نمک مین بہت کمی ہوئی بیشی خرچ کی وجہ تو یہہ ہے کہ کیاریون کیواسطے کنکر نہین ملتا ہے ہیمہ سوختنی گران ہے اور بسبب اجراے تعمیرات ریل کے مزدور نہین ملتے ہین بسبب کثرت بارش سالگذشتہ کے کام کم ہوا اور پیداوار مین کمی واقع ہوئی فروختگی اگرچہ زیادہ ہوئی مگر نرخ کم کرنے سے اس

کمی نرخ اور اضافہ خرچ سے تاجرون کا بہت نقصان ہوا اور قیمت مین کمی اسوجہہ سے لازم آئی کہ ممالک مغربی و شمالی مین بسبب اجراے ریل کے راجپوتانہ سے سانبہر کا اور پنجاب سے سلطان پور و پنگا کا نمک بکثرت آنے اور ارزان فروخت ہونے لگا کہ اس نمک کی قدر کم ہو گئی ؀

اس نمک کا جزو اعظم انگریزی علاقہ کو جاتا ہے اوسکے محصول کی سرکار انگریزی مین بہت آمدنی ہوتی ہے سابق مین فی من دو روپیہ محصول لیا جاتا تہا دسمبر ۱۸۵۹ء مین باضافہ آٹہہ آنہ ڈہائی روپیہ من مقرر ہوا اور فروری ۱۸۶۱ء سے آٹہہ آنہ اور زیادہ ہوکر تین روپیہ فی من وصول ہونے لگا ؀

دہ سالہ سن ابتدا ۱۸۵۹ و ۱۸۶۰ء لغایت ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین جسقدر نمک علاقہ انگریزی مین گیا ہے اور اوسکے محصول سے سرکار انگریزی کو فایدہ ہوا ہے اوسکی تفصیل ذیل مین درج ہے ـ

سنہ	مقدار نمک	محصول
۱۸۵۹ و ۱۸۶۰	[illegible]	[illegible]
۱۸۶۰ و ۱۸۶۱	[illegible]	[illegible]
۱۸۶۱ و ۱۸۶۲	[illegible]	[illegible]
۱۸۶۲ و ۱۸۶۳	[illegible]	[illegible]
۱۸۶۳ و ۱۸۶۴	[illegible]	[illegible]
۱۸۶۴ و ۱۸۶۵	[illegible]	[illegible]

पृ३११

اس سے ظاہر ہے کہ سالہاے مذکور مین بہرتپور کے نمک سے سرکار انگریزی
کو بحساب اوسط تینتیس ۳۳ لاکہہ روپیہ سالانہ کا فایدہ ہوا ہے ✤

سشترسایر

سنہ ۱۸۵۹ سے پیشتر اس سشتہ مین بہت ابتری تہی کہ آمدرفت مال تجارت
پر سرحد راج کے اندر کئی مقامات پر علیحدہ محصول لیاجاتا تہا اور ہرایک
جنس کیواسطے ہر چبوترہ و چوکی پر شرح محصول مختلف تہی کہ اس سے
تاجرون کو بہت خرابی پیش آتی تہی اور تجارت مین بہت ہرج تہا سنہ مذکور
مین بندوبست محاصل کیا گیا بعض اجناس تجارت کا محصول معاف ہوا
اور باقیماندہ کے محاصل کی واجبی شرح اور کل علاقہ مین یکسان مقرر
کی گئی اور یہہ دستور جاری ہوا کہ سرحد راج کے اندر صرف ایک مقام
پر محصول بشرح معینہ وصول ہوکر اوسکو رونہ دیا جاوے پہر اوسکے ذریعہ
سے وہ مال کو خواہ کسی جگہہ لیجاوے دوسری بار اوس سے محصول کا
بالکل مطالبہ نہوا اسی بندوبست کے بعد سشتہ سایر مین بہت ترقی ہوئی
تجارت روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور اوسکے ساتہہ آمدنی مین بہت فرق آیا
ہوا اب علاقہ راج مین چبوترہ چوکیات میزان ۴۸ ہین انمین سے ۳۵ چوکیات
سرحد پر ہین اور باقی چبوترے اور چوکیات اندرون علاقہ مین ہین ۔
راجپوتانہ کے کنارہ پر واقع ہونے سے جو مال ممالک مغربی و شمالی سے
راجپوتانہ کی ریاستون کو جاتا ہے یا اون ریاستون سے ممالک مغربی و شمالی

کو جاتا ہے اسی راج مین ہوکر گذرتا ہے اور اوسکے محصول کی راج کو بہت آمدنی ہوتی ہے راجپوتانہ کو جانے والی اجناس چاول شکر و پارچہ وظروف وغیرہ ہین اور وہان سے آنے والی نمک و محلوج وافیون وغیرہ ہین خاص بھرت پور کے علاقہ مین تیس ہزار بیگہ اراضی پر ڈیڑہ لاکہہ من روئی پیدا ہوتی ہے اوسکی روانگی و برآمد پر چار آنہ من کے حساب سے قریب چالیس ہزار روپیہ بابت محصول کے لیا جاتا ہے ؛

سابق مین راستہ درست نہونے کے سبب سے تجارت بہت کم ہوتی تھی مگر جب سے سڑکین تیار ہوکر آمد رفت آسان ہوگئی تجارت بڑہ گئی اور آمدنی محاصل راج مین بہت اضافہ ہوا۔ لیکن ریل کی سڑک جاری ہونے پر اگرچہ مال کی بھرتی مین غالبًا بہت اضافہ ہوا ہوگا مگر اسوجہہ سے کہ جو مال ریل کے ذریعہ سے آتا جاتا ہے اوسکی تلاشی و مطالبہ محصول نہین ہوسکتا راج کے محاصل راہداری مین بہت نقصان عاید ہوا مہاراجہ صاحب نے اس نقصان کا معاوضہ ملنے کیواسطے گورنمنٹ ہندوستان کو لکھا تھا مگر گورنمنٹ نے بذریعہ چٹھی مسٹر لی وارنر صاحب انڈر سکرٹری صیغہ ممالک غیر مورخہ ۱۴ - اگست ۱۸۷۱ء کچھہ معاوضہ دینا منظور نکیا۔ آمدنی راج مین نقصان کثیر ہونے کی وجہہ سے چند مرتبہ بہ دلایل معقول تحریر ہوئی مگر کچھہ نتیجہ حاصل نہوا ؛

ली. वार्नर

मलवहर ۱۸۵۷ء مین حسب درخواست سرہنری لارنس صاحب لفٹنٹ گلوہر صاحب رائل انجنیر بمشاہرہ چہہ سو روپیہ ماہوار اور بائیس روپیہ یومیہ بصیغہ خرچ بہرت پور مین مقرر ہوئے تہے مگر اونکی کارکردگی کا حال کسی تحریر سے دریافت نہین ہوا ہے ؛

होम ۱۸۶۴ء سے لفٹنٹ ہوم صاحب مقرر ہوئے اونکی نسبت میجر والٹر صاحب نے سنہ ۱۸۶۵و۶۶ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ اونکی تقرر سے راج کو بہت فایدہ پہونچا ہے اضافہ دولت ملک کا ذریعہ جیسا بہرت پور مین ہے دیگر ریاستون مین نہین ہے چار ندیان روان ہین بے علم لوگون کے اہتمام سے جیسا سابق مین تہا نقصان عظیم پہونچاتے ہین مگر علمی ترکیبون سے بذریعہ آبپاشی ازبس مفید ہوسکتے ہین اب آبپاشی واخراج پانیکا کل اہتمام لفٹنٹ ہوم صاحب کرتے ہین جو کام اونہون نے شروع کئے ہین ختم ہوجاوینگے تب راج بہرت پور راجپوتانہ کی نہایت دولتمند ریاستون مین سے ہوجاویگا علاوہ راج بہرت پور کے لفٹنٹ ہوم صاحب ضلع آگرہ کی آبپاشی کا بہی اہتمام کرتے ہین بہرت پور مین اونکی نیابت پر پنڈت شمبہو ناتہہ ہے اوسکو مین بیشتر سے بہت لایق وہوشیار سمجہتا تہا اور لفٹنٹ ہوم صاحب بہی اوسکی حسن کارگذاری کے مداح وثناخوان ہین لفٹنٹ ہوم صاحب چوتہے درجہ کے انجنیر ہین اس درجہ کی تنخواہ تین سو روپیہ راج سے پاتے ہین او

ماہوار عہدہ لفٹنٹی کی تنخواہ گورنمنٹ سے کل ماہوار ملتا ہے اسکے علاوہ پانچ روپیہ یومیہ ایام دورہ کا سفر خرچ پاتے ہین تعمیرات راج بہرت پور کی نسبت جو لفٹنٹ ہوم صاحب نے رپورٹ کی ہے بنظر توضیح حال اوسکی یہان نقل کیجاتی ہے ؂

رپورٹ لفٹنٹ ہوم صاحب انجنیر راج

راج مین پانچ اقسام کی تعمیرات ہین متعلق بہ فوج تعمیرات ملکی یعنی مکانات بود و باش وغیرہ آبپاشی آمد و رفت ترقی عام۔

چنانچہ درینولا اول قسم کا کوئی کام تیار نہین ہوا ہے۔

قسم دوم تعمیرات ملکی — بہرت پور خاص

بنگلہ سکونت صاحب انجنیر بصرف پانچ ہزار روپیہ۔ بنگلہ سکونت ڈاکٹر صاحب بصرف پانچ ہزار روپیہ تیار ہوئے ہین۔ ڈاک بنگلہ سابق مین بہت تنگ تہا اور دیمک نے بوسیدہ کردیا تہا اسواسطے مکانات کا اضافہ اور اوسکی مرمت کی گئی اور زنانہ مکان بھی بنایا گیا۔ مدرسہ مین آٹھ مکانات دومنزلہ ہر ایک ۲۸ فیٹ طول اور ۲۸ فیٹ عرض کی تجویز ہوئی اور دس فیٹ عریض برآمدہ ہر طرف تجویز ہوا۔ مقامات مفصلہ ذیل چوکیات سواران محافظ ڈاک کے ڈیرہ کیواسطے تعمیر ہوئین سڑک اعظم آگرہ پر نجہا نودی سڑک متہرا پر جگینہ۔ رازہ سڑک دیگ پر بورئی سڑک جے پور پر سیوڑ بانسی ٹہرجات — گاؤخانہ سابق مین سرکاری بیل ایک خام احاطہ

वक्कांवदी
जगीना
रारा
बोरई
सेवर

اور خس پوش چھپرون مین رہا کرتے تھے اب فتح پور سیکری کی سڑک پر گاڑیخانہ کا پختہ مکان مستطیل شکل کے احاطہ کا تیار ہوا ہے اور اوسکے دروازہ پر جانبین کو دو دکانین تعمیر ہوئی ہین ؀

سنہ ۱۸۶۵ع مین کلخانہ کا مکان تیار ہوکر اوسمین دس گھوڑون کی طاقت کا انجن لگایا گیا۔ اس انجن سے پسائی غلہ و صفائی محلوج اور رکڑب کی کٹی کا کام لیا جاتا ہے اور ببول کی لکڑی کہ بہ افراط ہے خرچ ہوتی ہے ؀

پرگنہ کھیر بمقامات کھیر و سینت سڑک دیگ پر سوارون کی چوکیات تعمیر ہوئین ؀

پرگنہ دیگ دو چوکی سواران ایک سڑک بھرت پور پر بمقام دیگ اور دوسری سڑک گوردھن پر بمقام بہج تعمیر ہوئین ؀

دیگ کے مشہور محلات بشکل مربع ہین وسط مین بہت خوش قطع باغ ہے اوسمین ہر مقام پر فوارے ہین مشرق مین بڑا پختہ تالاب ہے جنوب میز پور والے محل ہین اور جنوبی محل کی چھت پر فوارون کا حوض ہے۔ سورج محل بالکل سنگ مرمر کی ساخت کا ہے شمال مین بڑی عمارت مشہور نند بھون ہے اور مغرب مین گوپال بھون جسکی پشت پر خام تالاب ہے ابتدا مین اس تالاب کو بھی پختہ تعمیر کرنے کی تجویز تھی کہ اوسکے شمال مین دیوار اور بنیادین موجود ہین مگر کسی سبب سے اونکی تعمیر ملتوی رہی حال مین اوسکے کنارے کٹ گئے تھے اور غالب ہے کچھ عرصہ مین بھر جاتا مگر اب اوسکے مغربی و جنوبی پشتہ جات تیار ہوکر اون پر پختہ آرایشی دیوار

تعمیر ہوگئی ہے اور تالاب سے مغرب مین خالی زمین پر باغ لگا یا گیا ہے
شمال کیطرف پانی کی آمد کے راستہ پیر پل تیار ہوگئے اوسکے نیچے جانورون
کا گہاٹ بنایا گیا ہے اور سابقہ بنیاد و دیوارون پر آدمیون کے غسل
کرنیکا گہاٹ بنایا گیا ہے اور تالاب کے تینون طرف آرایشی دیوار تعمیر ہوگئی
ہے تالاب و باغ نہایت خوشنما ہین اور گوپال بہون پرسے بہت اچہی سیر
نظر آتی ہے۔ نند بہون مین جسکا ذکر ہوا ایک مکان ۶۶ فیٹ طول ۴۸
فیٹ عرض کا ہے اوسکی چہت سال کے لٹہون کی تہی اوسپر نقش کاری
کا کام تہا اور درمیان مین منقش تختے لگے ہوئے تہے کہ کل بہت عمدہ ہموار
و منقش خوشنما چہت تہی ان لٹہون کے سرون پر ڈہائی فیٹ بلند اینٹ
کی دیوار تہی اوسپر سنگین پٹیان چڑہی تہین یہہ چہت بہت وزنی تہی اور
چند سال سے جہک گئی تہی اور بعض لٹہے بہی بوسیدہ ہوگئے تہے اسواسطے
ضروری طول کے چوبین لٹہے نہ ملنے کی وجہہ سے کارخانہ روڑکی سے
آہنی لٹہے منگاکر چڑہائے گئے اور اون پر چہت ڈالی گئی اوسپر خشتی
ڈاٹ لگاکر گچ پختہ جمایا گیا اور نیچے سے منقش سال کے تختون ۳-انچ دبیز
چہت چسپان کی گئی اسطرح چہت مضبوط اور سبک ہوگئی اور صورت
بدستور رہی ؎

بورانے محل واقع جنوب مین دو صحن ہرطرف سے دو منزلی عمارت سے
محروس ہین یہہ مکان زنانہ بود و باش کا تہا بیرونی دیواریں اندر
بعض چہتین شکست ہوگئی تہین اونکی مرمت کرائی گئی محلون کے گرد پختہ

سڑک تیار ہوئی ہے اور اوسکے جانبین درخت لگائے گیے ہین کہ اس سے اور بہی خوبصورتی ہوگئی ہے*

پرگنہ ویر ویر مین موسم گرما کی بود و باش کا محل اور باغ معروف بہول باڑی مدت سے مرمت طلب تہی ایک مکان کی پشت کی دیوار بہت بوسیدہ ہوگئی تہی اوس سے قرب و جوار کے مکانات کو خطرہ تہا چنانچہ اوسکی مرمت اور مضبوطی کیگئی اور باغ مین جابات و نالون کی مرمت کرکے حفاظت و خبرگیری کیواسطے باغبان متعین کئے گئے*

قسم سوم تعمیرات آبپاشی اس راج مین کوئی دوازدہ ماہی ندی نہونیکے سبب سے آبپاشی کی نہرین نہین ہین بارش کا پانی بندون کے ذریعہ سے جمع کیا جاتا ہے اور کاشت زراعت کے وقت چہوڑا جاتا ہے ان بندون مین ہر سال دور دور تک پانی بہرتا ہے اوسکے اخراج کے بعد بند کے اندر کی زمین پر اعلے اجناس کی فصل تیار ہوتی ہے اس غرض سے پانی کے بڑی راستون پر بند بنائے گئے ہین اگرچہ گرمی مین خشک رہتے ہین مگر برسات مین اونمین بہت پانی بہرتا ہے*

راج مین کل ۱۱۶ بندات ہین بعض اونمین سے آٹہہ نو میل طول کے ہین بعض مین پختہ پشتہ ہے اور سب مین پختہ موریان ہین - چونکہ ان بندون مین سے زیادہ تر ندیون کا پانی بہرنے کیواسطے ہین اسواسطے اوانکا بیان ہر ایک ندی کے ساتہہ کیا جاتا ہے*

روپاریل جس مقام پر علاقہ الور سے سرحد بہرت پور مین داخل ہوئی

سीकरी

ہے اوسی مقام پر اوسکا پانی بذریعہ بند سیکری کے روکا جاتا ہے -
یہہ بند شمال سے جنوب کیطرف آٹھہ میل کے طول مین پھیلا ہوا ہے اوسمین
۲۱ موریان ہین کہ اونکے راستہ سے ۵۶۵۰ فیٹ مکسر پانی ایک سیکنڈ
مین نکل سکتا ہے بند کا پشتہ مضبوط ہے مگر شمال مین مٹی نرم ہے اور جنوب
مین جہان مٹی اچھی ہے بند پست ہے موریان بد وضع ہین اخراج پانی
کے واسطے کافی نہین اور بعض مقام پر پست ہین - سیکری کا بند پانی
بھرنے کے واسطے نہین ہے مگر صرف اوسکو روک کر بحسب ضرورت اطراف
مختلفہ مین تقسیم کرنے کیواسطے ہے ؛
چنانچہ اس بند سے تقسیم ہوکر ندی کا پانی جیساکہ ندی کے بیان مین لکھا
گیا دو طرف کو جاتا ہے شمال کیطرف جہان چلنے کو راستا اور پھیلنے کو زمین
نہین ہے دو ثلث جاتا ہے اور جنوب مین جہان دور تک پھیلنے کی گنجایش
ہے صرف ایک ثلث جاتا ہے - اسلئے بنظر اسلوبی انتظام تقسیم پانی کے بعض
مقام پر بند بلند اور بعض پر مضبوط کیا گیا ہے ؛
جنوب مشرق مین نو میل پر کگرا ہے وہان پانی دو پہاڑون کے درمیان
گذرا ہے اور بذریعہ بند کے روکا گیا ہے یہہ بند کمزور تھا اسواسطے پختہ
دیوار کے ذریعہ سے مضبوط کیا گیا اور پانی نکلنے کیواسطے ایک چادر جسمین
فی سیکنڈ ۱۲۰۰۰ فیٹ مکسر پانی نکل سکے تیار کی گئی ہے کگرا سے چلکر پانی

ककरा

کھوچکے ٹھہر مین بھرتا ہے وہان کی زمین صرف قلت بارش مین خشک اور

खोह

قابل زراعت ہوتی ہے - یہان سے پچیس میل بند موتی جھیل تک ذریعہ

मोतीझील

اخراج یعنی ڈھال بہت کم ہے اسواسطے کہوکے ڈہر سے موتی جہیل تک نہر
کہودوائی گئی اس نہر کا عرض نیچے سے ۲۰ فیٹ کا ہے اور بمقامات مناسب
پر آبپاشی کیواسطے پانی پہونچانے کو پختہ نل بنوائے گئے ہین اس فاصلہ پر
دو بند ہین ایک دیگ کے گوردہن دروازہ کا اور دوسرا موتی جہیل کا
بند گوردہن دروازہ دیگ کہ گوردہن و متہرا کی سڑک بہی ہے درست
تہا مگر سابقاً اسمین فصیل شہر تک پانی بہرجاتا تہا۔ طغیانی بارش مین دہلی
دروازہ بند کرنا پڑتا تہا اب اس نہر کی مٹی سے فصیل شہر کے متوازی
پشتہ بندہوایا گیا ہے کہ اوس سے شہر کیطرف پانی نہین بڑہنے پاتا ہے
بند موتی جہیل قدیمی ہے پیشتر اوسمین ہمیشہ پانی بہرا رکہتے تہے اس غرض
سے کہ شہر بہرت پور پر حملہ ہو تو موریان کہولکر پانی ہرطرف پہیلا دیا جاوے
یہہ بند درست تہا مگر انقضاء موسم بارش پر پانی چہوڑا جاتا تہا وہ شہر
کے گرد مدت تک بہرا رہکر آب و ہوا خراب کردیتا تہا اسواسطے موتی جہیل
سے ۲۰ فیٹ عرض کی نہر کہودکر اورین ندی مین ملائی گئی ہے اور
اوسکی مٹی سے نہر کے کنارہ پر شہر کیطرف پشتہ بندہوایا گیا ہے تاکہ پانی
شہر کی طرف نہ پہونچے رو باریل کے جنوبی راستہ پر یہہ بندات اور
چند پل ہین ❊

شمال مشرقی راستہ کیواسطے بہی تجویز دربیش تہی مگر اوسکی تکمیل نہوئی ❊

بان گنگا یعنی اوتنگن ندی سے متعلق بڑا بند اجان کا ہے اوسکا
طول ۱۰ میل ہے اور شمال و مغربی سمت مین پہیلا ہے اوسکا شمال مغربی گوشہ

شہر بہرت پور سے چار میل جنوب مغرب مین واقع ہے اس بند مین چودہ موریان ہین اونمین سے سات کا پانی بہرت پور کیطرف روان ہوتا ہے اس بند کا زیادہ تر پانی گہنہ مین شہر سے جنوب مشرق کیطرف پہیلتا ہے اور

घटलबंद

اٹل بند مین بہرتا ہے موسم بارش کے اخیر پر دو نہرون سے پانی نکالا جاتا ہے کہ دونون اورین ندی مین شامل ہوتی ہین ایک شہر کے اندر ہوکر قلعہ کی خندق کو بہرتی ہوئی جاتی ہے اور دوسری شہر سے باہر لب سڑک آگرہ کے تالابون کو بہرتی ہوئی جاتی ہے +

ان نہرون کے بند ہوجانے کے بعد بہی پانی اٹل بند مین بکثرت بچ رہتا ہے اور اسوجہ سے کہ زمین بہت نشیب کی ہے غالب ہے کہ ہمیشہ یہی حال رہیگا بند کی مرمت ہوگئی ہے اور اب وہ درست ہے سابق بند مین پہلے نمک زیادہ تہا اور اوسمین اتصال گمبہیر قریب موضع کورکا سے ایک نل

गम्भीर कुरका

آتا تہا مگر زیادہ عمق مین کہودا گیا اس سے ندی نے اسی طرف روان ہوکر بند توڑ ڈالا پانی کو قدیم دہار مین پہیرنے کی کوئی تدبیر نہوئی اس سبب سے یہہ نل ہی ندی کا راستہ ہوگیا ہے اور اس سے بہرت پور اور آگرہ دونون علاقون مین بہت نقصان ہوتا ہے ۱۸۶۵ع مین چہلہ اور مٹی کا پشتہ باندہ کر پانی کو پہیرنا چاہا تہا مگر کارگر نہوا اب گمبہیر کو اونگن کے راستہ پر روان کرنے کی تدبیر کی گئی ہے اگر یہہ کارگر ہوئی تو پہر اونگن کو اس راستہ سے پہیرنا سہل ہوجاویگا اب بند مین پانی بذریعہ نل کے جو راستہ جدید سے کہودا گیا ہے آتا ہے مگر یہہ احتیاط ہمیشہ چاہیے کہ برسات

پہلے نل کا امتحان کرلیا جاوے اور اگر ندی کا میلان نل کیطرف زیادہ ہو تو اوسکو روکا جاوے - صرف دو اور بندون مین اس ندی کا پانی بہرتا ہے - اول بند لال پور پرگنہ ویرمین دوم بند کُنڈیر پرگنہ اوچین مین سوا اسکے اس ندی سے متعلق اور کوئی بند نہین ہے ‫؀

लालपुरा कुंडेर

کاکند ندی گمبہیر مین شامل ہونے سے پیشتر ڈانگ کے بڑے احاطہ ہوکر گذری ہے وہ احاطہ ہر طرف سے پہاڑون سے محروس ہے کہ اونکا پانی اس ندی مین شامل ہوتا ہے موضع باریٹہ کے قریب اوسمین سے نکلی ہے احاطہ مذکور جنوب و شمال مین واقع ہے اوسکا طول چہہ میل ہے اور انتہائی عرض پانچ میل جنوبی کنارہ پر عرض صرف دو ثلث میل ہوگیا ہے پہاڑون کے قریب زمین بہوڑا اور دور کے کسیقدر چکنی اور کنکر آمیز ہے مگر کل ایسی ہے کہ پانی کے زور کی متحمل نہوسکی دیہات چہوٹے ہین زمین کم کاشت ہوتی ہے اوسمین بہی پیداوار قلیل ہوتا ہے پانی کی قلت ہے خصوص ہئی وجون مین جب باشندون کو مویشیون کیواسطے پانی بمشکل سے ملتا ہے کئی مرتبہ اس احاطہ کے کنارہ پر موضع باریٹہ کے قریب دونون پہاڑون کے درمیان بند باندہنے کی تجویز ہوئی اور حقیقت مین یہہ تجویز بہت مفید ہے اسواسطے کل ندی اور حلقہ کے اندر کی نالون اور زمین کی پیمایش لیول کرکے پہاڑون کے درمیان موضع باریٹہ اور سوکہ سیلہ کے بند باندہنے کی تجویز کی یہہ موقع وجوہات ذیل سے بہترین سمجہا گیا ہے ‫؀

काकुंद डांग

बारेठा

सूकासीला

اول کمتر کم فاصلہ یعنی صرف ۲۰۷ فیٹ ہے ٭

دوم دیگر مقامات کی نسبت زمین سخت ہے ٭

سوم اگرچہ یہہ موقع کسیقدر ایک دوسرے موقع سے پست ہے مگر ایک دوسرے نالہ کے اتصال سے فروتر ہونے کی وجہہ سے فایدہ مند ہے کیونکہ اوس سے برتر ہوتا تو اوس نالہ کے باندہنے کیواسطے بھی اسیقدر صرف ہوتا جسقدر کاکند کیواسطے ہوگا - مقام تقاطع ندی بند کی چوٹی ندی کے سطح سے ۶۱ فیٹ بلند ہوگی اور اعلے ترین پانی کے چڑہاؤ سے پانچ فیٹ زیادہ تر بند کا پشتہ خام ہوگا اوپر کا عرض بلندی سے ایک ثلث ہوگا مگر کسی مقام پر دس فیٹ سے کم نہوگا اندر کی سلامی بند سے ڈہائی گنی ہوگی اور پشت کی سلامی بلندی سے دوچند ہوگی اندر کی سلامی پر پتھر کا دو فیٹ عمیق فرش ہوگا اور اعلے ترین چڑہاؤ سے تین فیٹ برتر رہیگا ٭

پختہ دیوار اوپر سے ڈیڑہ فیٹ عریض مع سلامی ایک بارگی کل بند کے طول مین تعمیر ہوگی اوسکا اوپر کا سرا سنگین فرش کے کنارہ سے ملجاویگا اس دیوار سے یہہ غرض ہے کہ پانی ریزش نکرسکے اور جانور پشتہ مین گھر نہ بنا سکین - کاکند کی دہار بند کردیجاوے گی اور بند کے طرفین پر موریان بنائی جاوینگی - جانب چپ چار موریان ہر ایک ۸ فیٹ طول ۵ فیٹ عرض کی ہونگی اونکا فرش ندی کے سطح سے بارہ فیٹ بلند ہوگا اور جانب راست تیرہ موریان طول عرض تیار ہونگی انکا فرش اعلے ترین چڑہاؤ سے ۱۵ فیٹ برتر ہوگا ان موریون مین آہنی چرخیان مع بیلن و زنجیرون کے

لگائی جاویگی - جانب چپ موریان بند خالی کرنے کیواسطے ہین اور جانب راست کا کُنڈ کے اعلےٰ ترین چڑہاؤ کو بحساب ۵۰۰ فیٹ مکسر فی سکنڈ خارج کرنے کیواسطے چار موریون کا پانی کا کُنڈ مین روان ہوگا اور تیرہ موریون کا ایک نالہ مین جو قریب ایک میل آگے کا کُنڈ مین شامل ہوتا ہے اس بند کے ذریعہ سے نوہزار بیگہ اراضی کہ ایک مربع میل مین سولہ سو بیگہ ہوتے ہین سیراب ہوگی مگر اول تین برس تک بند مین پانی بہرا رکہنا ضرور ہوگا تاکہ ہوا اور پانی کے زور سے زمین ہموار ہوجاوے ان برسون مین صرف کنارہ کی زمین کاشت ہوگی مگر تین برس بعد نو ہزار بیگہ زمین کاشت ہونے سے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوجاویگی اور دو ہزار روپیہ سالانہ خرچ مرمت منہا ہوکر تیرہ ہزار روپیہ سالانہ کا فایدہ ہوتا رہیگا اور ایک لاکہہ اکتیس ہزار روپیہ زر لاگت پر دس فیصدی کا منافع ہوگا ✣

دیگر تعمیرات آبپاشی حسب تفصیل ذیل ہین ✣ پرگنہ دیگ مین سات بند نگوڑی - ڈیہارہ - سیتم وال - کچاوٹی - پسوبہ - مرار - سہاری موضع گہاٹہ واقع سڑک دیگ و کامہ پر ایک اور بند زیر تعمیر ہے -

پرگنہ کامہ مین پانچ بند نندیرہ - چیچرواڑی سبلانہ - بول خورہ کلاوٹہ - روساکہ -

پرگنہ پہاڑی مین تین بند بہنسیرہ - پتہرالی - عالم پور ان سب بندون مین روپاریل کے شمال مشرقی راستہ کا پانی آتا ہے اس

निगोड़ी
डिभार
शीशमवाला
कुचावटी
पिसोपा
मुरार
सहारी
घाटा
नंदेरा
चेचरवाडी
सबलाना
बोलखोरा
कलावटा
रोसाका

आलमपुर पथराली भैंसेडा

اس پرگنہ کے شمالی حصہ مین کبہی کبہی ضلع گورگانوہ کا پانی بہی آتا ہے
مگر تدبیر درپیش ہے کہ اوسکا اخراج ہوجایا کرے اور جہیلون مین جمع
نہوا کرے -

پرگنہ گوپال گڈہ مین علاوہ بند سیکری کے بندات مفصلہ ذیل ہین -
شمال مشرقی راستہ پر رانپ - ڈاہک - گنگواڑی - گوپال گڈہ -
جنوب مشرقی راستہ پر اٹہارسی - کورکین -

پرگنہ بہوساور مین سات بند ہین رندہیرپور - گوکڑہ - بوراج -
قصبہ بہوساور - اٹہاری پورہ - دیاپور - نیاگانو علاوہ بند
نیاگانو کے سب قدیم بند ہین نیاگانو کا بند سنہ مین تعمیر ہوا -

پرگنہ دیر مین بائیس بند ہین جگجیون پور - بہونڈاگانو - کوٹاپٹی
بچپوری پٹی - بجہیرہ - جینت پورہ - لوہاسہ - راج گڈہ -
شوہانس - اجروندہ - لال چند - موہاری - موکرولی - رایپور
سیتا - پوریا پٹی - موڑدہ - بہگورہ - امرنیڈ - لال پور -
جیود - سیر سرکاری -

لال پور مین بان گنگا کا پانی آتا ہے اور جیود مین لال پور سے -

پرگنہ بیانہ مین آٹہہ بند بہیم نگر - مرکی کلان - مرکی خورد - کناور -
بہگوڑی - کہان کہیڑہ - کہنتاولی - جیشورہ -

پرگنہ اوچین مین پانچ بند گنگیٹر - چوڑیری - کوجر بہلائی -
کہیڑہ - ڈومرہ -

रांप
डाहक
गंगवाडी
गोपालगढ़
अठारसी
कुरकेन
रंधीरपुर
गुढ़ा
बोराज
भुसावर
अटारीपुरा
दयापुर
नयागांव
जगजीवनपुर
भोंडागांव
कोटापट्टी
बिचपुरीपट्टी
बझेड़ा
जैतपुरा
लुहासा
राजगढ़
सुहांस
अजरौंदा
लालचंद
मोहारी
मोकरौली
रायपुर
सीता
पूर्यापट्टी मोरदा भगोरा उमरेंड लालपुर जीवद भीमनगर मुरकी कलांबर भगोरी खानखेड़ा
[illegible]

پرگنہ روپباس کے بعض بندون مین بان گنگا کی قدیم دہار کا پانی
کرباڑہ ہوکر لی مین ہوکر آتا ہے اور بعض مین گرد نواح کے پہاڑون کا۔
ندی کا پانی چند بندات مین ہوکر موضع تیرتہ کے پاس پختہ بند مین بہرتا
ہے اور پختہ موریون سے بہرندی مین شامل ہوتا ہے۔ بند سے جانب
جنوب کی زمین ۱۸۸۴ء مین پانی سے کٹ گئی تہی مگر اب بڑی دیوار پہلو سے
مضبوط ہو گئی ہے اس پرگنہ مین کل بندات کی مرمت زمیندار کرتے ہین
اور اونکو راج سے تقاوی ملتی ہے موضع بوکولی پر آمد پانی کو محدود
کرنے کیواسطے چادر بنائی گئی ہے اگرچہ ابتک کچہہ نقصان نہین ہوا مگر کبہی
ندی کے بہرنے سے پانی بکثرت آویگا اوسکے واسطے ضرور ہے اگر گورنمنٹ
ممالک مغربی وشمالی اسی پانی کو فتح پور سیکری کے بند مین پہونچانا چاہے
تو اسکے خرچ مین شریک ہونا ضرور ہوگا ؛

سڑک

راج بہرت پور مین سڑک پختہ وخام حسب تفصیل ذیل ہین۔

۱۳۴ میل ۴ فرلونگ

پختہ		خام	
۸۲ میل ۴ فرلونگ		۵۲ میل	
بہرتپور سے آگرہ کیجانب	بہرتپور سے فتحپور سیکری	بہرت پور سے بیانہ	ہنڈون سے فتحپور سیکری بیانہ ہوکر
۱۰ میل ۴ فرلونگ	۸ میل	۲۲ میل	۳۰ میل

بہرتپور سے جیپور کیطرف	بہرتپور سے دیگ کو
۲۰ میل ۱ فرلونگ	۲۱ میل
بہرت پور سے متہرا کو	دیگ سے متہرا کو
۱۸ میل ۵ فرلوگ	۵ میل
سڑک گرد شہر بہرت پور	سڑکہا متفرق اندرون و بیرون شہر
۵ میل	۴ میل

हलेना

سڑک جے پور و بہرت پور پر ہلینہ کے قریب بان گنگا کا پل بنانے کی تجویز تہی مگر سڑک ریل تیار ہونے سے ملتوی رہی سڑک ہنڈون بیانہ پر کاکن ندی کا پل چہہ محرابون کا بیس فیٹ طول مین تیار ہوا ہے ؛

کل سڑکون پر طرفین کو درخت لگائے گئے ہین اور اونکی آبپاشی کیواسطے عملہ رہتا ہے ؛

آرایش شہر

میجر ماریسن صاحب نے شہر بہرت پور کے بڑے بازارون مین ٹوٹ پتہر کا سنگین فرش تیار کرایا اوس سے بہت آسایش ہوگئی جہان عرض زیادہ ہے طرفین کو نالیان بنائی ہین تاکہ مکانات کی شکست ریخت کی مٹی جمع نہو اس فرش کے ہونے سے تدبیر اخراج پانی زیادہ ضروری ہوگئی ہے کسواسطے کہ جو پانی سابقاً جذب ہوتا تہا اوسکو بہی اب باہر نکالنا ضرور ہوگیا ہے ؛

گنگا مندر کے طرفین کی زمین صاف کر کے کنکر کٹو اڈے گئے ہین اور پختہ نالے بنوائے گئے ہین ایک گہنٹہ گہر تیار ہو کرا وسمین گہنٹہ رکہا گیا ہے یہہ گہنٹہ تین فیٹ کے قطر کا ہے متہرا دروازہ سے گرد کی سڑک تک پختہ بازار تیار ہوا ہے چونکہ کل آمد رفت شہر کی اسی دروازہ سے ہے اس بازار مین پختہ فرش بنوایا گیا ہے ؛

بہرت پور مین آب نوشیدنی بہت ناقص ہے صرف چند چاہات کہ لب نہر و تالاب واقع ہین اونمین شیرین پانی ملتا ہے اس نظر سے وقتاً فوقتاً چند مقامات پر تالاب بنائے گئے مگر اونکے بہرنے کی مشکل رہتی ہے کیونکہ اٹل بند سے جو نہر آتی ہے تاوقتیکہ پانی بکثرت نہ چڑہے اچہی طرح نہین چلتے قلت بارش مین تالاب خالی رہجاتے ہین اسواسطے بند اجان کے پست ترین مقام سے نل کہودوایا گیا ہے یہہ نل نیچے سے تین فیٹ عریض اور پانچ فیٹ عمیق ہے اور گہنہ کی پست زمین مین ہو کر گذرا ہے اور بنگلہ ایجنسی کے قریب ہو کر بہرت پور مین داخل ہوا ہے ؛

ایک بہت بڑا تالاب واقع لب سڑک آگرہ کدم کہنڈی ہے مدت سے صاف نہین ہوا تہا اور مٹی سے بہر گیا تہا اب اوسکو کہدواکر عمیق کیا گیا ہے - ایک ویسا ہی تالاب لب سڑک فتح پور سیکری چہاونی رسالہ کے قریب ہے اسکی بہی صفائی ہوئی ہے ان تالابون کی خبر گیری اور صفائی بہت ضرور ہے کیونکہ ضرورت آب نوشیدنی کی وجہہ سے باشندگان شہر کی تندرستی اونہین پر موقوف ہے ؛

کھیر کا پانی بہرت پور سے بہی ناقص ہے انسان و مویشی کیواسطے بجز دو تالابون
کے اور کہین پینے کا پانی نہین ہے انمین سے ایک بہرت پور دروازہ کے
قریب جل محل کے نیچے ہے اور دوسرا دیگ دروازہ کے قریب ہے دونون
مین شہر سے باہر کا پانی آتا ہے جل محل کے تالاب کی نہر اور موریان فصیل شہر
کے نیچے ہین اسواسطے تالاب کو کہودواکر عمیق و مربع کرایا گیا اور نہر و
موریان صاف کرائی گئی ہین اسیطرح دوسرے تالاب کی مرمت ہوئی ہے
دیگ مین محل کے دروازہ سے قلعہ تک سترہ دوکانات تیار کرائی گئی ہین
دوکانون کے محاذی قلعہ کی خندق بہت کہڑی عمود وار ہو گئی تہی اوسمین
مین آدمیون کے گرنے کا خوف تہا اسواسطے اوسکی سلامی کرائی گئی اور
آرایشی دیوار تعمیر کرائی گئی اور درختون کے تہانولے بنوائے گئے اور کامہ
دروازہ کی سڑک کہ نشیب مین تہی اور پانی مین غرق رہتی تہی بلند ہوکر
پانی کیواسطے موریان تعمیر کرائی گئی ہین ؎

سنہ ۱۸۶۸ و ۶۷ع مین بہت مکانات تعمیر ہوئے خصوص مہاراجہ صاحب مرحوم کی
چہتری واقع گوردہن مین لعہ صماعہ خرچ ہوا حسب درخواست نواب
لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی بحکم نواب گورنر جنرل صاحب بہادر
بہ اجلاس کونسل لفٹنٹ ہوم صاحب اس علاقہ سے جہانسی کو بہیجے گئے نواب
گورنر جنرل صاحب نے گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کو تعمیرات بہرت پور کی
نگرانی کا مناسب بندوبست کرنے کیواسطے ہدایت کی مگر وہان صرف ایک
سرجنٹ مل سکا دربار نے اس کام کو بہ اہتمام پنڈت شمبہو ناتہہ رکہنا

महल

مناسب سمجہا صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے مہاراجہ صاحب اور پنچیسرداران
راج کو غیر متعہد سول انجنیر نوکر رکہنے کی صلاح دی اور یہہ بہی خیال کیا
کہ انجام مین ایک انجنیر کا رکہنا ضرور ہوگا مگر مشکل نظر آتی تہی کہ کوئی انجنیر
بلا کفالت سرکار انگریزی نوکر رہنا منظور نکریگا*

اوٹنگن و گمبہیر کے پانی کی تقسیم کیواسطے لفٹنٹ ہوم صاحب نے بندیوکولی
تجویز کیا تہا اوسکا اہتمام سرجنٹ کارناٹن صاحب متعینہ ممالک مغربی و شمالی
کرتے رہے اس کام کی لاگت راج بہرت پور و گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی
سے بحساب نصفا نصف دینی ٹہیری تہی اسواسطے اوسکی نگرانی وہان کے
افسر کو سپرد ہوئی تہی*

جے پور کی سڑک تمام و کمال تیار ہو کر ادسپر آگرہ و جے پور کے درمیان
میل کارٹ چلنے لگا اور جے پور و بہرت پور کی ریاستون نے مسافرین کے
آرام کیواسطے باتفاق گہوڑہ گاڑی کی ڈاک مقرر کی - بہرت پور مین
متہرا دروازہ کے باہر بازار تیار ہو گیا شہر کے کوچون مین فرش تیار ہوتا
رہا اور بازار مین روشنی کیواسطے طرفین کو لالٹین لگائی گئین*

۱۸۶۹ء ۷۰ء مین تعمیرات بہت ہوتی رہین گورنمنٹ سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ
کو ہدایت ہوئی کہ اس سشتہ کی بخصوصیت خبر گیری و نگرانی کرتے رہین
پنڈت شمبہو ناتہہ اسسٹنٹ انجنیر نے اگرچہ بہت محنت و دیانت داری
سے کام انجام دیا مگر صاحب موصوف کی راے مین کل تعمیرات کی نگرانی
ایک آدمی سے دشوار تہی کہ اس امر کو خود پنڈت شمبہو ناتہہ نے تسلیم کیا

कारनाटन

मेलकार्ट

تہا اول تو اوسکا ایسا رعب نہ تہا کہ تحت کے ملازم اوسکے حکم کی مثل حکم انگریز
افسر کے تعمیل کرتے دوسرے باوجود نہایت ہوشیار و تربیت یافتہ ہونیکے
اوسکو اتنا علم و تجربہ نہ تہا کہ ایسے وسیع کام کی نگرانی سفوض ہونیکے لایق
متصور ہو صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو کسی انگریز افسر کے نوکر رکہنے کا بہت فکر
رہا اور گورمنٹ سے درخواست کی کہ یا تو لفٹنٹ جیکب صاحب کو اس
راج مین متعین کرین یا مہاراجہ صاحب کسی سول انجنیر کو چند سال نوکر رکہنے
کا قصد کر کے رکہین ۞

سڑک جے پور کسیقدر مرمت طلب ہوگئی تہی اوس سڑک پر کنکر بمشکل ملتا ہے
اور وہ بہی بہت فاصلہ پر اور ناقص کہ اس سبب سے دیگر سڑکون کے
مقابلہ مین یہہ سڑک چہارم وقت تک ٹہیرتی ہے تاہم مرمت کمال تاکید سے
ہوتی رہی ۞

سنہ ۸۱ مین پنڈت شمبہو ناتہہ اسسٹنٹ انجنیر یہان سے مستعفی ہوکر
راج الور مین نوکر ہوگیا اوسکی نسبت کپتان پولٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے
لکہا ہے کہ افسوس ہے کہ پنڈت شمبہو ناتہہ جو چند سال تک تعمیرات مفید عام
بہرت پور سے متعلق رہا ہے مستعفی ہو کر الور کو چلا گیا ہے بجاے اوسکے
ایک ہوشیار اور بخوبی تربیت یافتہ شخص مقرر ہوا ہے مگر اوسکو تجربہ کم
ہے اور ثابت کرنا پڑیگا کہ اپنے کام کو حسب اطمینان انجام دینے کے لایق ہے
صرف تعمیرات موجودہ کی مرمت کیواسطے بہت ہوشیاری اور توجہ کی
ضرورت ہے ۞

دوسرے سال کی رپورٹ مین میجر والٹر صاحب نے لکہا ہے کہ پنڈت شمبہوناتہہ
جسکی کارگذاری زمانہ نابالغی مہاراجہ صاحب مین ایسی عمدہ ہوئی ہے مثل
طامس ہیدلی صاحب کے مستعفی ہوگیا ہے اوسکی بہی الور مین اوسی
تنخواہ پر وہی نوکری ملی ہے بجاے اوسکے جوالا سہاے نامی ایک شخص
جو سابق مین راجہ مرحوم کہتیڑی کا پرائیویٹ سکرٹری تہا مقرر ہوا ہے
اوس عہدہ کا کام اوس نے چاہی جس عمدگی سے انجام دیا ہو مگر وہ
انجنیری اور تعمیرات آبپاشی مین مشق نہین رکہتا ہے علاقہ بہرت پور مین
اوسکی بہت ضرورت ہے اور اوسکے بغیر ضرور نقصان ہوگا ۔ یہہ شخص
کثیرالیاقت معلوم ہوتا ہے یا شاید مہاراجہ صاحب کے مشیرون کی نظرون
مین ایسا ہو کہ حال مین جب فوجدار بلدیو سنگہ عدالتی دیگر رخصت پر گیا
تب وہ بجاے اوسکے مقرر ہوا تہا +

प्रैवेट से

بہت خوشی کی بات ہے کہ مہاراجہ صاحب سڑکون کی بہت خبرگیری کرتے ہین
آگرہ واجمیر کی سڑک کا حصہ واقع پرگنہ بہرت پور کوتوال شہر کے تحت مین
ہے باقیماندہ سڑک مذکور و دیگر سڑکہاے واقع پرگنات تحصیلدارون
کے تحت مین ہین اور سب پر مہتمم سررشتہ تعمیرات کی نگرانی ہے +

तुस्तक

سنہ ۱۸۸۱ و ۱۸۸۲ع کے دورہ مین کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل
راجپوتانہ نے بند باریٹہ کو کہ رقبہ کثیر دیہات کی آبپاشی کیواسطے تجویز
ہوا تہا ملاحظہ کیا اور لکہا کہ پہاڑون کے قریب پون میل طویل کہاٹ نیز
ایک عمیق تیز رو ندی پر پختہ بند مع خام پشتہ طرفین کے پانی کو روکنے

اور آبپاشی کے صرف مین لانے کیواسطے تجویز ہو۔ تہاں زمین بہوڑا ریتہ
کی ہے اور نندی کی تہ مین زیادہ نرم ہے۔ اور پشتہ خام کے بجز ریتہ کی
بنیاد نہین ہے صرف بعض جگہ پر ایک دو تہ کنکر کی ہے۔ میری رائے
مین اس تجویز کا کامیاب ہونا ممکن نہین ہے اور قریب پچاس ہزار روپیہ
جو اس بند کی تعمیر مین خرچ ہوا ہے رایگان گیا ہر ایک شخص کو جو بندون
کی تعمیر سے واقف ہے بخوبی معلوم ہے کہ بجز اسکے کہ بند کا پشتہ تمام و کمال
نہایت پختہ و مضبوط تہ پر بیٹھ جاوے پانی روکنے کی تجویز بے فایدہ
ہوتی ہے۔ کرنل ٹالکم صاحب نے جودہ پور مین بند بندہوایا اوسمین
باوجودیکہ بارہ فیٹ کی بنیاد ہے اور مٹی بھی باریتہ کی سی ہے جب
کثرت بارش سے بہرتا ہے تین روز سے زیادہ پانی نہین ٹھیرتا ہے
بند باریٹہ کی بنیاد نو فیٹ ہے اور زمین نرم ہے اس بند مین پانی
ٹھیرنا غیر ممکن ہے ⁂

سال ۱۸۶۷ع مین چہاونی سیور کے مکانات کہ شہر سے قریب چار میل کے فاصلہ
پر واقع ہے بصرف کثیر تیار ہوئی اور فصیل شہر پناہ بہرتپور کی مرمت ہوئی
عہد انتظام ایجنسی مین مرمت نہونے سے شہر پناہ بہت خراب ہوگئی تھی
اس سے لازم آیا کہ یا تو فصیل کو مسمار کرکے خندق بہروا دیجاوے یا
مرمت کرکے اوسکو درست رکھا جاوے چنانچہ جیسا ہر ایک رئیس کو ہوتا
مہاراجہ صاحب کو مرمت کرانا پسند ہوا اور چند سال تک کار تعمیر جاری
رہ کر شہر پناہ بہت مضبوط ہوگئی اس سال مین دو شترکین ایک دیگ

نگر ہوکر سرحد اودے تک بفاصلہ ۲۴ میل اور دوسری دیگ سے کامہ کوہم ایل
تیار ہوئین ؛

شہر بہرت پور کے بازار مین سنگین فرش صفائی و عمدگی سے مثل فرش بازار
متہرا کے تیار ہونا شروع ہوا فرش تیار شدہ سابقہ بہت خراب ہے کہ پتہر
صاف ہوکر نہین لگا تہا اوس سے گاڑیون کو بہت نقصان پہونچتا ہے
ایک بازار اناہ دروازہ کو عریض ترکے فرش بنایا گیا ہے ؛
مہاراجہ صاحب کو کمال شوق ہے کہ فصیل شہر پناہ سے ملحق اندر کیطرف
شہر کے ہر جانب سڑک بنائی جاوے اس غرض سے بصفائی مکانات آراستہ
بنایا جاتا ہے مگر جن لوگون کے مکانات اس سڑک کی داغ بیل مین آگئے
ہین اونکو ناگوار ہے دربار نے مالکان مکانات کو حسب قاعدہ مروجہ علاقہ
انگریزی معاوضہ نقصان دینا تجویز کیا ہے مہاراجہ صاحب نے زمین
کے عوض زمین دی اور کچھہ نقد بہی دینگے ؛

بنگلہ ایجنسی سے چہاونی سیور کو ایک سیدہی سڑک گہنہ مین ہوکر بنائی گئی
اور اوس سے متقاطع ایک سڑک شہر کے بیرنراین دروازہ سے مندر
کیولادیو مہادیو کو کہ گہنہ کے وسط مین واقع ہے تیار ہوئی اور وہان
سے آگے روپباس کیطرف تجویز ہوکر دو میل تک خام پشتہ تیار کرایا گیا —
سڑک خام کامہ و گوپال گڈہ کی مرمت ہوئی اور چند دیگر سڑکین سڑک ریل
کی شاخون کے طور پر تیار ہونی تجویز ہوئین ؛

خود مہاراجہ صاحب نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے تحریک کی کہ سڑک

فتح پور سیکری کا وہ حصہ جو انگریزی علاقہ مین واقع ہے پختہ تیار کرایا جاوے
چنانچہ صاحب کو یہہ تجویز بہت پسند ہوئی اور اونہون نے گورنمنٹ مین
درخواست کی - واقع مین علاقہ انگریزی مین یہہ سڑک بہت خراب تہی
اور افسوس کا مقام تہا کہ جس حالت مین علاقہ راج کی سڑک بہمہ جہت
تیار ہو انگریزی علاقہ مین خرابی سڑک سے مسافر تکلیف پاوین ؛
بہرت پور کے سٹیشن ریل کے قریب انگریزی ڈاکخانہ کا مکان بصرف ... ہزار روپیہ راج سے تیار ہوا ؛

تعمیرات آبپاشی مین تو جدید بند حسب تفصیل ذیل تیار ہوئے - پرگنہ بیانہ مین مانگرین کیر مرکی مماولی پرگنہ ویر کہوڑی بہوپور پرگنہ گوپال گڈہ پاپڑہ کیتواڑی پرگنہ پہاڑی مین بند ستواری کہ پہاڑی سے کامہ و ڈیگ کو سڑک بہی ہے ؛

मांगरेन
केर
मुरकी
मुनावली
खोरी
भोपुर
पापड़ा
केतवाड़ी

فصیل شہر کی مرمت کا کام بدستور جاری رہا اکثر برجین بڑہا کر درست کی گئین اور شہر پناہ مضبوط ہو گئی - قلعہ کی پختہ خندق کی بہی جا بجا سے مرمت ہوئی اور اوسکے گرد کی زمین جا بجا سے صاف کیگئی کہ اب قلعہ پر سے ہر طرف کی آبادی بخوبی نظر آتی ہے سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ء مین راج بہرتپور مین پختہ و خام سڑکین حسب تفصیل ذیل تہین ؛

پختہ	۱۴۲ میل	خام	۱۰۰ میل
سڑک آگرہ و جیپور	بہرت پور و ڈیگ	بہرتپور و ہنڈون	ڈیگ و ندبئی
۴۵ میل	۲۱ میل	۲۴ میل	۲۲ میل

नदबई

پختہ		خام		
دیگ وکامہ ۱۴ میل	دیگ والور ۲۲ میل	کامہ وگوپال گڑہ ۱۴ میل	بیانہ وجگنیر ٢ میل
بہرتپور ومتہرا ۸ میل	دیگ متہرا بجانب گوبردہن ۴ میل	بہرتپور وگوردہن ۱۰ میل	
بہرتپور وفتحپور سیکری ۷ میل	سڑک گرد شہر ۶ میل		
سڑک ایجنسی وسیور ۳ میل	سڑک صدر کیولادیو ۳ میل		
سڑکہاے متفرق ۶ میل			

سنہ ۱۸۷۵-۷۶ع مین حسب تجویز کپتان روبرٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ بنگلہ ایجنسی سے ایک پختہ سڑک ریل کی سڑک تک تعمیر ہوئی اور اوسمین ایک بڑا پل پانچ دہانون کا اور چار چہوٹے پل تیار ہوئے اور دوسری سڑک پختہ چہاونی سیور سے ریل کے سٹیشن واقع موضع تمیلک اور قصبہ کہیر ہوکر موضع [illegible] کے قریب دیگ کی سڑک مین ملائے گئے ؁

سنہ ۱۸۷۶-۷۷ع مین بہرتپور سے اوچین وبیانہ کی سڑک پختہ تیار ہوئی سیور اور دیگ کے محلات کی تعمیر اور شہر دیگ کے بازار کے فرش بندی کا کام جاری رہا حسب درخواست صاحب پولیٹکل ایجنٹ بنگلہ ایجنسی بیہ سواران رجمنٹ دیولی کی بود وباش کیواسطے مکان تیار ہوا ؁

واسطے ستھارت گنگا مندر اور جامع مسجد کے تعمیر مہاراجہ صاحب کلان مرحوم
کے زمانہ سے جاری ہے ہر ایک مذہب کی ملازم راج سے ایک ہفتہ کی تنخواہ لیجاتی ہے
اور اوسکے مذہب کے بموجب ان تعمیرات مین صرف ہوتی ہے ہر دو مذہب
کے معزز لوگون کی کمیٹی کے اہتمام سے دونون کام تیار ہوتے ہین اور
وقتاً فوقتاً ستھارت کا نسا راج مین داخل ہوتا ہے قریب پانچ ہزار روپیہ
سالانہ ان کامون مین خرچ ہوتا ہے ؀

فوج

राज भरतपुर की फ़ौज में अव्वल छह पलटनें — महाराज राज शिव शंकर विश्वम्भर लछमन

راج بھرتپور کی فوج مین اول چھ پلٹنین مہاراج راج شیو شنکر
بشمبھر لچھمن ہین انمین سے مہاراج و بشمبھر دو پلٹنین ۱۸۵۷ع کے غدر مین
بھرتی ہوئی تھین باقی ماندہ چارون قدیم ہین ہر ایک پلٹن مین چار سو سپاہی
ہین اون کے پاس چقماقی بندوقین ہین اور قواعد کرتے ہین ؀

दुसरा: घुडचढ़ोंका

دوم پیادون کے بارہ رسالہ جات ہین کہ اونمین سے ایک بیڑہ گھوڑ چڑھونکا
کہلاتا ہے اور دو بائیسیان ہین کہ بائیس رسالون مین منقسم ہونے کی وجہ
سے اس نام سے مشہور ہین باقیماندہ نو رسالہ جات ڈیڑہ ڈیڑہ سو آدمیون
کے ہین انمین سے ایک اردلی کا اور دوسرا چہرہ پوشون کا مہاراجہ صاحب
کی اردلی خاص مین ہین ؀

سوم سوارون کے تیرہ رسالہ جات مین سے تین انگریزی رسالہ کہلاتے
ہین کہ سرکار انگریزی نے دوسری لڑائی کے بعد راج بھرتپور کو دئے تھے
اونکے پاس گھوڑے وہتھیار اور وردی بہت اچھی ہین اور قواعد بخوبی

جانتے ہین - ۱۸۵۷ء کے غدر مین اونکا چلن اچھا نہ رہا اسواسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکھا ہے کہ اگر موقوف ہوجاتے تو بہتر ہوتا ان سوارون مین شرح تنخواہ پچیس روپیہ ماہوار ہے ایک رسالہ جسمین راج کے قدیم و معزز مختلف تنخواہون کے ملازم داخل ہین خاص غول کہلاتا ہے اور باقیماندہ رسالہ جات بیس روپیہ و پندرہ روپیہ ماہوار کی شرح کے ہین - کل رسالہ جات مین چندہ مقرر ہے کہ ہر ایک سوار کی تنخواہ سے وضع ہوتا ہے اور گہوڑا خریدنے کو ما - یا ۱ عـــه یا ۱ عـــه حسب تعداد سواران رسالہ ملتا ہے ۞

چوتھے توپخانہ مین ۱۰۳ توپین ہین انمین سے ۷۱ قلعون کی فصیلون پر چڑہی ہوئی ہین یہہ توپین پورانی وضع کی ہین اور سلامی کے کام آتی ہین ۞

سوار و پیادہ و توپخانہ کے ہر ایک بیڑہ کی افسری راج کے سردارون کو ہے اور واقعہ مین بیڑہ کے افسر کی عزت اور قدر مثل سردارون کے ہونی واجب ہے ۞

سنہ ۱۸۶۸و۶۷ء مین حسب ہدایت کرنل ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے سرداران راج سے کہا کہ ریاست کی آمدنی کو دیکھتے ہوئے فوج کا خرچ زیادہ ہے ساڑہے پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ کا خرچ رکہنا چاہئے اونہون نے جواب دیا کہ یہہ خرچ اس سبب سے زیادہ معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ صاحب مرحوم نے جاگیردارون کے ۱۰۸ دیہات جمعی یک لکھہ ــــ ہزار ضبط کرکے نقدی مقرر کردی تہی اونمین سے سات سو سوار فوج مین ہین اب فوج کا خرچ پونے سات لاکہہ ہے اسمین سے

وہ روپیہ منہا کیا جاوے تو جمع لکہہ سات ہزار ہے یعنی قریب ساڑہے پانچ لاکہہ روپیہ
رہتا ہے واقعی خرچ زیادہ ہے اور تخفیف کی تدبیر بہی کی مگر سردار اگرچہ
ظاہرا اقرار کرتے ہین بدل راضی نہین ہین اور سبب یہہ کہ مہاراجہ صاحب
کی بہی مرضی نہین ہے اس کا سبب یہہ نہین ہے کہ مہاراجہ صاحب کچہہ فوج
پر بخصوصیت توجہہ فرماتے ہون یا یہہ کہ صلاح کو پسند نہ کرتے ہون مگر اونکی
اور سردارون کی معقول دلیل ہے کہ جس حالت مین ملازمون کو کرنے
کیواسطے کام کافی ہے اونکو رزق سے محروم کرنے مین بجز بدنامی کے
کچہہ حصول نہین ہے چنانچہ صاحب ایجنٹ گورجنرل سے بہی یہی گفتگو ہوئی
کسی ریاست مین جاگیردار فوج مین شامل نہین سمجہے جاتے ہین اسیطرح
یہان بہی خیال کیا جاوے تو تعداد فوج اور اوسکا خرچ زیادہ نہین ہے
سنوات گذشتہ کی رپورٹون مین فوج کی تعداد حسب تفصیل ذیل لکہی

تفصیل فوج راج بہرت پور

سنہ	پیادہ	سوار	گولانداز	میزان	خرچ سالانہ	کیفیت
سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶	۵۲۰۰	۱۲۰۰	۲۲۰	۶۷۲۰	نہین لکھے	فوج مین فیصدی ۷۲ کس ہندو زیادہ ترجاٹ ہین باقی ۲۸ فیصدی مسلمان سواران رسالہ انگریزی - سواران خاص خول ۲۹۰ ۱۵۰
سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷	۵۶۷۷	۱۶۳۳	۲۵۰	۷۵۶۰	نہین لکھے	خلاصی کہاسقہ بہنگی علاوہ فوج ۱۵۰ چہہ قواعد دان پلٹنون مین ۱۱۴۲ رسالہ جات پیادگان بے قواعد ۳۲۶۶ بائیسی اول ۱۰۹۵ بائیسی دوم ۲۳ ۸ گہوڑ چڑہ - ۶۵۶ سواران رسالہ انگریزی ۲۹۴ خاص خول ۱۵۲
سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸	۵۶۷۴	۱۶۰۴	۲۵۱	۷۵۲۹	۰	
سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳	۸۵۰۰	۱۴۶۰	۲۵۰	۱۰۲۱۰	۰	

عدالت

انتظام عدالت کی غرض سے راج بہرت پور دو ضلعون مین منقسم ہے —
اول بہرت پور خاص جسمین آٹھہ پرگنات شہر بہرت پور روپباس

بیانہ اوچھین ورودادول ڈیرہ ہوساور اکھے گڈہ کہیر ۴۲ ۶ دیہات اور ۱۳۰۰ مربع میل رقبہ کے داخل ہین ؛

دوسری عدالت دیگ وضلع سوات جسمین پانچ پرگنات دیگ گوپال گڈہ کاسہ پہارڑی نگر ۵۱۸ دیہات ۶۵۳ مربع میل رقبہ کے داخل ہین ہر ایک ضلع مین ایک عدالتی ہے اوسکو فوجداری مین تین برس تک کی قید اور پچاس روپیہ تک جرمانہ کا اور دیوانی مین بلا حد دعوی کے سماعت کا اختیار ہے عدالتون کا اپیل محکمہ پنچایت مین ہوتا ہے اور پنچایت کا سابقاً ایجنسی مین ہوتا تہا اور اب مہاراجہ صاحب کے محکمہ اجلاس خاص مین ہوتا ہے ؛

عدالتون کے تحت مین ہر پرگنہ مین تحصیلدار اور شہر بہرت پور مین منتظم فوجداری شہر وعدالتی دیوانی شہر ہین فوجداری مین تحصیلداران ومنتظم فوجداری شہر کو تین مہینے تک کی قید اور دس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار ہے اور دیوانی مین تحصیلداران اور عدالتی دیوانی شہر کو پانچ سو روپیہ تک کی نالش سماعت کرنیکا اختیار ہے تحصیلداران ومنتظم فوجداری شہر وعدالتی دیوانی شہر کے احکام کا اپیل عدالتون مین ہوتا ہے ؛

تحصیلدارون کے تحت مین ہر پرگنہ مین ایک ایک تہانہ دار ہے کہ مقدمات کی ابتدائی تحقیقات کرتے ہین اون کی تنخواہین پچاس روپیہ سے پچیس تک مختلف ہین ؛

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء مین دیہات کے چوکیدار جنکی معاش معافی زمین وزر چوکیدارہ

وغیرہ سے بہ تعداد ۱۲۳۴ تھے اور شہر کی پولیس مین ۴۷۵ کس معہ [illegible]
روپیہ سالانہ کے تنخواہ دار تھے کہ اسطرح کل پولیس مین ۱۸۰۷ - آدمی تھے
مگر تحصیل کی سپاہ کہ وہ بھی انتظام فوجداری کے اکثر کام انجام دیتی ہے
بہ تعداد ۱۹۹۰ کس تنخواہ دار معہ [illegible] سالانہ اونکے علاوہ تھے اوس سے
پیشتر تحصیل کی سپاہ مین ۲۱۹۱ - آدمی تھے مگر بنظر تخفیف اسامی خالی ہونے
پر آیندہ کو تقرر موقوف ہوا اور فی لاکھہ روپیہ جمع پر سو سپاہی اور دو
جمعدار رکھکر ۱۵۰ سپاہی معہ [illegible] سالانہ کے تنخواہ دار رکھے
گئے اس پولیس سے رہزنی و ڈکیتی و چوری کا بخوبی انسداد ہوگیا ؀
شہر بھرت پور مین ۲۹ - افسر اور ۲۷۳ چوکیدار تھے چوکیدارون کی تنخواہ
فی کس چار روپیہ ماہوار تھی اسمین سے فی کس چار آنہ ماہوار وضع
ہوتا تھا کہ اس زر وضعات سے جن مدعیون کا مال مسروقہ برآمد نہو اون
کی حق رسی کرائی جاوے اسطرح بشمول ۳۰۲ چوکیداران قصبہ جات
کے کل تنخواہ دار پولیس بہ تعداد ۵۰۷ تھے ؀
ہندوستانی حاکم سزای جرمانہ کو بہت پسند کرتے ہین اسمین بوجہہ آمدنی خزانہ
راج کے اونکی زیادہ ناموری ہوتی ہے اکثر قیدیون سے بجاے قید کے
جرمانہ لیا جاتا ہے اس طریقہ کے نقص و ناواجبیت سے آگاہ کیا گیا مگر موروثی
سشتہ کو یکلخت موقوف کرنا مشکل ہوتا ہے ؀
سنہ ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ع مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کثرت اپیل کی نقص و خرابیان
لکھی تھین اس سے دوسرے سال مین مقدمہ بازی کا بہت انسداد ہوگیا

یہہ تجویز ہوئی کہ بہرت پور و دیگ کی عدالتون کے احکام ماصہ تک کو بہی
مین ناطق سمجہے جاوین اور اسیطرح تین سو روپیہ تک کے مقدمہ مین پنچایت
کا اور ہزار روپیہ تک کے مین محکمہ ایجنسی کا اپیل نہوا کرے چنانچہ بذریعہ چٹہی
مورخہ ۲۵ - جنوری ۱۸۶۶ء حکم منظوری صادر ہوا ؛

۱۸۶۸ء و ۱۸۶۹ء مین درمیان سرکار انگریزی اور اس راج کے عہدنامہ گرفتاری
و سپردگی مجرمان بچند شرائط منضبط ہوا اس سے بہت فایدہ متصور ہے
کہ جو مجرم ایک علاقہ سے مفرور اور دوسرے مین پناہ پذیر ہو کے سزایابی
سے بچ جاتے تہے سب گرفتار و سزایاب ہوا کرینگے ؛

۱۸۶۹ء مین سڑک آگرہ و جے پور پر غارتگری ڈاک کی تین وارداتین
ہوئین -

اول ۲ - جنوری کو سرحد جے پور سے دو میل مشرق مین واقع ہوئی
غارتگر سکنا ضلع گورگانوہ و الور تحقیق ہوئے مال مغروقہ قسم اشرفی و زیور
و جواہرات سے قیمتی [illegible] تہا صاحب پولیٹکل ایجنٹ موقع پر گئے لیکن
مجرم نکل گئے دیہات گرد نواح نے کچہہ مدد ندی دربار سے گرفتاری مجرمان
کا اشتہار بہ تعین پانچ سو روپیہ انعام جاری ہوا ؛

دوم ۲ - فروری کو بہرت پور سے ۱۶ میل پر مینہ ہاے ضلع گورگانوہ و
علاقہ الور نے [illegible] کی واردات غارتگری کی چوکی کے سوار جو
ڈاک کے ساتہہ نہ گئے تہے سب موقوف ہوئے جمعدار چپراسیان ایجنسی
بہیجا گیا اوسکو ملازمان راج الور نے مدد نہ دی راج سے گرفتاری مجرمان

کیواسطے ایک ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار جاری ہوا ؛
تیسرے ۹ - اپریل کو سرحد جےپور کے قریب شیخاواٹی کے ستر سوار اور سو آ
غارتگرون نے [illegible] کی غارتگری کی اس مال مین طلا - [illegible]
مروارید - [illegible] - ہیرے - [illegible] تہے ڈاک کے ساتہہ سوار تہے مگر
کثرت غارتگران سے بخوف مقابلہ نکرسکے متعاقب لوگ الور کے علاقہ مین گئے
مگر سوائی رام کی گڈہی کے ٹہاکر نے کہوج قبول نکیا ؛
بعد وقوع ان وارداتون کے پانچ پانچ میل کے فاصلہ پہ سترہ چوکیان سوارون
کی مقرر ہوئین اور اونکے واسطے بصرف کثیر مکانات تیار ہوئے اون کے
سوائے کل سڑک علاقہ راج پر چوکیدار ذمہ واری بمشاہرہ [illegible] روپیہ
ماہوار مقرر ہوئے ؛
سابقاً ضلع گورگانوہ کے مینون کی خانہ شماری ہوگئی تہی اور بلا سرٹیفکیٹ
کہین نہین جانے پاتے تہے وارداتون کا انسداد تہا جب سے یہہ انتظام
موقوف ہوگیا ہے وارداتین بہت ہونے لگی ہین اونکا انتظام ہونا چاہیئے
اونکے برادر و رشتہ دار گرد نواح کے علاقہ جات مین ہین اور گروہ باندہکر
دور تک وارداتین کرتے ہین اور جب تک خاطر خواہ مال تحقیق نہین ہوجاتا
دست اندازی نہین کرتے ان لوگون مین سے اکثر بہیس بدل کر ساہوکارون
کے نوکر ہوجاتے ہین اور روانگی مال کی خبر دیتے ہین ؛
مگرہ کے میرون اور کہیراڑ کے مینون کی طرح ان لوگون کی رجمنٹ بہرتی
کیجاوے تو اس قوم کے تہوڑے لوگون کو معاش دینے کے ذریعہ سے کل پر

اقتدار حاصل ہو جاوے جو لوگ سرکاری ملازم ہون وہ اپنے دیگر برادر و رشتہ دارون کی نیک چلنی کے کفیل ہو جاوین - وارداتون کے انتظام کے باب مین کرنل ہاروی صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل انسداد ٹھگی و ڈکیتی سے خط و کتابت رہی اور اونکے شرتہ کی جمعیت تلاش و گرفتاری مجرمان مین مصروف رہی ۔

ستمبر ۱۸۷۲ع مین بھرت پور و دیگ کی دونون عدالتین شامل ہو کر کل راج کی ایک عدالت بمقام دیگ مقرر ہوئی کہ قریب ایک سال تک عدالت کا کام وہان ہوتا رہا مگر اس سے اجراے کار مین ہرج واقعہ ہوا تو جولائی ۱۸۷۳ع مین دونون عدالتین علیحدہ ہو کر بہر مقامات بھرت پور و دیگ مقرر ہوئین اور حسب دستور سابق کام ہونے لگا ۔

عدالت کی کچہریون مین جہانتک اہلکارون کو واقفیت ہے تعزیرات ہند و دیگر قوانین فوجداری مروج علاقہ انگریزی کی پیروی کیجاتی ہے اور اوسی علاقہ کے ضابطہ و قاعدہ کے بموجب بہ ترتیب اشلہ تحقیقات و تجویز مقدمات عمل مین آتی ہے ۔

جیلخانہ

راج مین دو جیلخانے ایک بھرت پور مین اور دوسرا دیگ مین ہین جیلخانہ بھرت پور مین کہ سیور کے قریب پختہ عمارت اور خوش وضع بنا ہوا ہے تین سو تک قیدیون کے رہنے کی گنجایش ہے مرد قیدیون سے کاغذ بنانے اور رسی بٹنے کی مشقت لی جاتی ہے اور عورتین آٹا پیستی ہین دیگ کے

جیلخانہ مین چھہ چھینے تک کی میعاد کے قیدی ہتے ہین اور چالیس آدمی تک رہنے کی گنجایش ہے - انکے علاوہ محکمہ جات صدر اور تحصیلون مین حوالاتین علیحدہ ہین عہد انتظام ایجنسی مین ڈاکٹر صاحب متعینہ ایجنسی سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ بہی ستھے اور وہان کے کل کام کا اہتمام کرتے تہے چنانچہ ڈاکٹر ہاردی صاحب نے جب تک رہے اس کام کو انجام دیا اور کچھہ عرصہ تک ڈاکٹر سینسر صاحب نے بہی اہتمام کیا مگر ۱۸۷۲ء مین میجر والٹر صاحب کے ولایت سے واپس آنے پر ایک ایسا معاملہ پیش آیا کہ ڈاکٹر صاحب متعینہ ایجنسی کا آیندہ کو سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ رہنا نامناسب متصور ہوا اور حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اونکو ہدایت ہوئی کہ صرف قیدیون کے حفظان صحت کی تدبیر اور مریضون کا علاج کرین اور کسی امر کی مہاراجہ صاحب کو اطلاع دینی منظور ہو تو اول صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو لکھا کرین *

تہوڑے دنون پیشتر ایک قیدی نے خودکشی کی مہاراجہ صاحب نے بابو بہولاناتہ داس اسسٹنٹ سرجن کو سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ مقرر کیا یہہ تجویز نہایت عمدہ ہوئی کیونکہ یہہ شخص قیدیون کی ایسی خبرگیری کریگا اور جیلخانہ مین ایسی اصلاحین پیدا کریگا کہ دوسرے کے خیال بہی نہ آسکین اور جو آوین تو وہ اون کو عمل مین نہ لاسکے تاہم مناسب ہے کہ ڈاکٹر سپنسر صاحب جیلخانہ مین جاکر مریضون کا علاج کرتے رہین *

اکتوبر ۱۸۷۲ء مین بتقریب تولد سرمہاراج کنوار صاحب بجز دایم الحبس قیدیون کے کل قیدی بہ تعداد ۲۳۱ رہا ہوگئے شروع ۱۸۷۳ء مین ڈاکٹر صاحب نے

تجویز کی کہ اس حبلخانہ مین دیوانہ ومجنون لوگون کی آسایش کے لایق مکان نہونے کے سبب سے ایسے لوگ آگرہ کے پاگل خانہ مین بھیجے جایا کرین تو بھتر ہو چنانچہ گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی نے تو منظور کرلیا مگر دربار کو یہہ تجویز منظور نہ ہوئی ٭

سررشتہ تعلیم

اس سررشتہ کا اہتمام بابو بھولا ناتھ داس مہاراجہ صاحب کے خیر اندیش ولیئق اتالیق کو مفوض ہے سپرنٹنڈنٹ سررشتہ تعلیم نے اکثر درسی کتابین تصنیف وتالیف کی ہین ٭

بھرتپور کالج سے متعلق ایک چھاپہ خانہ ہے اوسمین درسی کتابین اور راج کا اسٹامپ کا قیمتی کاغذ چھپتا ہے - بھرتپور کالج مین سنسکرت انگریزی فارسی ہندی پڑہائی جاتی ہے اور چودہ مدرس حسب تفصیل ذیل ہین

انگریزی	سنسکرت	فارسی
۴	۵	۵

تحصیلی مدرسون مین کہ علاقہ راج کے قصبہ جات مین مقرر ہین فارسی ہندی اور حساب پڑہائے جاتے ہین اور دیہاتی مدرسون ہین کہ مدارس حلقہ بندی کھلاتے ہین بجز بعض کے صرف ہندی وحساب پڑہائے جاتے ہین علی العموم ہرایک مین ایک ہندی مدرس پانچ روپیہ کی تنخواہ کا ہوتا ہے بعض مین ایک فارسی کا اور ایک ہندی کا وہان دس روپیہ تنخواہ ہے تنخواہ سرکار سے ملتی ہے مدرسہ اور سکونت مدرس کا مکان اور فرش درکتابون کے

نوشتخواند ابتدائی صندوق کافو والے دیتے ہین ہندی وحساب کی
ہے مگر اوایل مین یہہ بھی غنیمت ہے کیونکہ جو لوگ اسقدر پڑھ لینگے
وہ آیندہ اپنے لڑکون کو اس سے زیادہ پڑہانے مین کوشش کرینگے
تحصیلی مدرسون مین ہندی فارسی کے علاوہ پٹواری گری وغیرہ
کا کام بھی سکھایا جاتا ہے ۞
سررشتہ تعلیم کا خرچ قریب بارہ ہزار روپیہ سالانہ کا ہے اسمین سے
بموجب بندوبست سابق کے سالمعہ چھہ آنہ فیصدی جمع سے وصول
ہوتا تھا اور باقی مانندہ راج سے دیا جاتا تھا اور یہہ تجویز تھی کہ بندوبست
جدید مین فیس مدرسہ مثل انگریزی علاقہ کے فیصدی ایک روپیہ کردیجاے
کہ سولہ سترہ ہزار روپیہ وصول ہوا کرے اور حلقہ بندی مدارس کی
ہرسال زیادہ ہونے سے بھی ضرورت اضافہ زر فیس سمجہی گئی تھی ۞
تحصیلی وحلقہ بندی مدرسون کی نگرانی سپرنٹنڈنٹ سررشتہ تعلیم اور
وزیٹر کرتے ہین اون کے سوا جہان خواندہ تحصیلدار ہین
وہ بھی خبرگیری کرتے ہین مگر جو تحصیلدار بے علم ہین کچھہ توجہہ نہین کرتے
۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ مین چند لیئق ونیک چلن طالب علم راج کے مختلف عہدون
پر نوکر ہوئے اور آیندہ کو ہدایت ہوئی کہ طالب علمون کو نوکری ملا کرے
مگر قدیم اہلکار اونکے تقرر کو اپنے حق مین مضر سمجہتے ہین اس سبب سے مدرسون
مین طلبا کی کمی رہتی ہے اس علاقہ کے کل زراعت پیشہ لوگون مین
سے میوون کو نوشتخواند کا بہت ہے ۞

بھرتپور مین سنہ ۱۸۶۴ و ۶۵ء مین ایک اور سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ء مین دو زنانہ مدرسہ جات بھی تھے مگر اونمین صرف دس لڑکیان پڑھتی تہین اسکا یہہ سبب ہے کہ لڑکیون کی تعلیم مین ابھی لوگون کو تعصب بہت ہے ؛

سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ راجپوتانہ مین سررشتہ تعلیم کی باضابطہ شکل بندہنی چاہیے مناسب ہے کہ کل ریاستون کے واسطے ایک انسپکٹر مقرر ہوجاوے اس سے ریاستون مین مقابلہ پیدا ہوکر اوستاد اور شاگرد زیادہ محنت کرینگے ؛

حلقہ بندی مدارس ہر سال کم و زیادہ ہوتے رہتے ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ ان مدرسون کے خرچ کا جزو اعظم دیہات کی آمدنی سے دیا جاتا ہے اسواسطے حسب خواہش زمینداران بعض بعض دیہات سے مدرسہ جات برخاست ہوتے ہین اور بعض مین مقرر ہوتے ہین ؛

سررشتہ حفظان صحت

سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ء مین اس سررشتہ کا اہتمام ڈاکٹر ہاروی صاحب کرتے اور راج مین علاوہ اسپتال شہر اور جیلخانہ کے پرگنات مین نو شفاخانہ جات تھے کل علاقہ مین ٹیکہ لگانے کا کام جاری تہا جہان دار الشفا تھی نیٹو ڈاکٹر لگاتے تھے جہان نیٹو ڈاکٹر نہ تھے موسم سرما مین صدر سے ویکسینیٹر بھیجے جاتی تھے ہر سال اس عمل کا زیادہ تر رواج ہوتے اور بچون کو مرض چیچک کم ہونی سے عوام کا تعصب رفع ہوگیا اور اپنے بچون کو خوشی سے ٹیکا لگوانے لگے منجملہ تیرہ پرگنات راج کے صرف چار یعنی بہوساور روا وچین و کمہیر و نگر مین دار الشفا نہ تھے اوچین و کمہیر مین بہرتپور کی قربت کے سبب سے ضرورت نہ تھی اور بہوساور و نگر مین مقرر کرنے کی تجویز تھی ﴿

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین خرچ شفاخانہ جات بہ تعداد [illegible] حسب تفصیل ذیل تھا

اسپتال اناہ	جیلخانہ	شفاخانہ شہر	دیگ	کامہ	پہاڑی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

گوپال گڈھ	اکہے گڈھ	ویر	بیانہ	روپباس	اوچین
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اکتوبر سنہ ۱۸۷۱ء مین ڈاکٹر ہاروی صاحب جنہون نے پانچ برس تک اس

کام کو بہت عمدگی سے انجام دیا ولایت کو گئے اور بجاے اون کے ڈاکٹر
سپنسر صاحب مقرر ہوئے وہ بہی بہت محنت و توجہ سے انصرام کار کرتے
ہین شفاخانجات روز بروز پسندیدہ عوام ہوتے جاتے ہین اور خلایق
اون کے فوایدسے بخوبی آگاہ ہوکر قدر کرتی ہے ٭

ڈاکخانجات انگریزی

سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ع مین راج بہرتپور مین مندرجہ ذیل سڑکون پہ انگریزی ڈاک
چلتی تہی ٭

نمبر	نام لائن	فاصلہ اندرون قلمرو راج	نام ڈاکخانجات	ذریعہ
۱	آگرہ و اجمیر	۴۴ میل	بہرتپور	میل کارٹ
۲	بہرتپور و کامہ	۳۴ میل	کمہیر و دیگ و کامہ	ہرکارہ
۳	بہرتپور و متہرا	۲۰ میل	٠	ایضاً
۴	دیگ و متہرا	۵ میل	٠	ایضاً

۱۵- جنوری سنہ ۱۸۶۸ع کو سڑک آگرہ و جےپور پہ میل کارٹ جاری ہوا اور
تاریخ اجراء ریل تک ڈاک اوسی ذریعہ سے جاتی آتی رہی تاریخ اجراے
میل کارٹ سے ڈاک کی حفاظت کے واسطے راج سے سوار متعین
ہوئے ٭

اب آگرہ و جے پور کی ڈاک ریل کے ذریعہ سے جاتی ہے اور دیگر شرکوان
پر بدستور ہرکارے لیجاتے ہین علاقہ راج مین انگریزی ڈاکخانجات صرف
چار مقامات یعنی بھرت پور کمہیر دیگ و کامہ مین ہین مگر بھرت پور کا ڈاکخانہ
کل ڈاکخانجات واقع علاقہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی وچند دیگر ڈاکخانجات
کا صدر ہے - راج مین کل پرگنات کو راج کی ڈاک مقرر ہے جہان انگریزی
ڈاک نہین ہے وہان کے خطوط وغیرہ انگریزی ڈاک کے راج کی ڈاک
کی معرفت آتے جاتے ہین ٭

سڑک ریل

سنہ ۱۸۶۶ء و ۶۷ء مین انجنیرون نے علاقہ راج مین تیاری سڑک ریل کیواسطے پیمایش
اراضی و تجویز موقع کا کام شروع کیا سنوات مابعد مین بعد تجویز موقع کا
تعمیر جاری ہوکے سنہ ۱۸۷۲ء مین آگرہ سے بھرت پور تک سڑک کا خام پشتہ
تیار ہوگیا - مصالحہ ملنے مین دقت رہی مگر ٹھیکہ دارون کے ظلم یا زیادتی
کی کوئی شکایت نہ آئی گلو ہر و کمپنی ٹھیکہ داران تعمیر نے اپنے ملازمون کو
بہت تاکید سے ہدایت کردی تھی کہ راج کی رعایا و ملازمون سے کسیطرح
کی زیادتی نکرین اونکا و سپر بخوبی عمل رہا اور سرکاری انجنیرون سے
جو کام کی نگرانی کیواسطے متعین تھے اپنا کام اچھی طرح کیا ٭
سنہ ۱۸۷۳ء و ۷۴ء مین سڑک و سٹیشن وغیرہ کل تعمیرات بہمہ جہت تیار ہوکر بتاریخ
۱۹- اکتوبر سنہ ۷۳ء آگرہ و بھرت پور کے درمیان کہ ۳۳ میل کا فاصلہ ہے
ریل پر آمد رفت جاری ہوئی اور بتاریخ ۱۸ - اپریل سنہ ۷۴ء بھرت پور سے

مغرب مین قصبہ دوسہ واقع علاقہ جےپور تک جاری ہوئی ❊
ریل پر ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس بہ اختیارات مجسٹریٹی درجہ دوم واسطے
فیصلہ مقدمات وقوعی سڑک ریل کے مقرر ہوا اور ریلوے پولیس مقرر
ہونے کیواسطے گورنمنٹ کا حکم منظوری صادر ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ
راجپوتانہ شرقی کو سڑک ریل علاقہ راج پر اختیارات مجسٹریٹی درجہ اول
حاصل ہوئی ❊

تار برقی

فروری سنہ ۱۸۶۲ مین آگرہ سے بھرت پور تک تار برقی تیار ہوکے بھرت پور مین
دفتر مقرر ہوا اگر خرچ کیواسطے آمدنی کافی نہونے کے سبب سے مارچ سنہ ۱۸۶۶
مین برخاست ہوگیا سنہ ۱۸۶۷ مین اس شرط سے کہ اوسکی آمدنی راج مین
جمع ہوا کرے اور خرچ راج سے ادا ہوتا رہے ازسرنو بھرت پور مین دفتر
مقرر ہوا۔ دفتر کا خرچ بتعداد [illegible] سالانہ ہے اور اوسط آمدنی سات
سو روپیہ سالانہ کی ہے باقیماندہ [illegible] تخمیناً سالانہ راج سے دیا جاتا ہے

فہرست سرداران و افسران شعبہ جات و اہلکاران راج بھرتپور بہ تصحیح فہرست مشمولہ رپورٹ ۱۸۷۰ء

عہدہ و خدمت	نام	قوم	کیفیت
	فوجدار دولت سنگہ	جاٹ	جاگیردار پرگنہ بلب گڈہ
منتظم ڈیوڑہی	دہاؤ گلاب سنگہ	گوجر	دہاؤ مہاراجہ صاحب بہادر
منتظم کوٹہی خاص و مستریخانہ	بخشی سانول سنگہ	ایضاً	عدم موجودگی مہاراجہ صاحب مین بحکمہ اجلاس خاص کا کام کرتے ہیں
سپرنٹنڈنٹ تعلیم و شفاخانہ	بابو بہولاناتہہ داس	بنگالی کایتہہ	اتالیق مہاراجہ صاحب بہادر
پنجہزار راج و افسر بائیسی	فوجدار پدم سنگہ	گوجر	
ایضاً	بخشی گنگارام	ایضاً	
پنجہزار راج و افسر رسالہ	سصر رادہارون	برہمن	
پنجہزار و وکیل متعینہ ایجنسی راجپوتانہ آبو	دیوان جانی بہاری لعل	ایضاً	
پنجہزار و افسر رسالہ	فوجدار بختاور سنگہ	ایضاً	
ایضاً	رسالدار کاشی رام	ایضاً	
پنجہزار و افسر رسالہ جات وغیرہ	کرنل سری رام	جاٹ	
دہاؤ مہاراج کنوار صاحب و افسر رسالہ جات و افسر اسامیان	دہاؤ زورآور سنگہ مجبر	گوجر	
کپتان رسالہ جات	میر قاسم علی	سید	
ایضاً	کپتان رگہناتہہ سنگہ	برہمن	

عہدہ وخدمت	نام	قوم	کیفیت
ایضاً ومنتظم کارخانہ	کپتان رام پھل	برہمن	
ایضاً ومنتظم باگروگاؤخانہ	لالہ نراین سنگہ	گوجر	
کپتان توپخانہ	لالہ بجے سنگہ	ایضاً	
کپتان راج پلٹن وخاص غول	فوجدار دیبی سنگہ	جاٹ	
کپتان شیو پلٹن	بخشی گوبند سنگہ	گوجر	
کپتان شنکر پلٹن	کپتان نراین سنگہ	ایضاً	
کپتان مہاراج پلٹن	چودہری گنگا بخش	جاٹ	
کپتان بشمبھر پلٹن	لالہ کرن سنگہ	گوجر	
کپتان لچھمن پلٹن وعدالتی دیوانی شہر	فوجدار گنگا بخش	ایضاً	
رسالدار سواران	نت رام	ایضاً	
ایضاً	نول سنگہ	ایضاً	
ایضاً	جیرن سنگہ	جاٹ	
ایضاً	شیر سنگہ	ایضاً	

عہدہ وخدمت	نام	قوم	کیفیت
رسالدار سواران	کلیان سنگہ	جاٹ	
ایضاً	اجے رام	ایضاً	
ایضاً	چودہری جوگلکشور	ایضاً	
ایضاً و منصرم خزانہ	پروہت چتربہوج	برہمن	
رسالدار سواران	بخشی رام بہل	گوجر	
رسالدار پیادگان	ٹہاکر پرتاب سنگہ	جاٹ	
ایضاً	راجہ نرہی سنگہ	ایضاً	
ایضاً	لالہ مکند سنگہ	گوجر	
داناد کشن	مصر نیت رام	برہمن	
پنڈت	بہٹ درگا پرشاد	ایضاً	
مترجم انگریزی	لالہ بنسی دہر	سرچال	
ڈپٹی کلکٹر	پنڈت کشن لال	سورج دوج	
سر دفتر ہندی	دیوان سردار سنگہ	بقال	

عہدہ وخدمت	نام	قوم	کیفیت
سررشتہ دفتر فارسی	دیوان رام کشن	شورج دوج	
منتظم سایر	پنڈت ہیرالال	کشمیری	
سنصرم توشہ خانہ	منشی بشیشر دیال	ڈھوسر	
عدالتی شہر راج و مہتمم مدات	جالا سہاے	کایتھہ	
عدالتی دیگ وضلع میوات	سید محمد حسین	سید	
تحصیلدار دیگ	محمد قادر علیخان	پٹھان	
تحصیلدار کمہیر	ایضاً	”	
تحصیلدار گوپال گڈھ	پنڈت جیالال	کشمیری	
تحصیلدار کامہ	دیوان منسکھ رام	برہمن	
تحصیلدار پہاڑی	لالہ نراین پرشاد	کایتھہ	
تحصیلدار نگر	لالہ سوبہارام	برہمن	
تحصیلدار بیانہ	لالہ راد ہادیال	کایتھہ	
تحصیلدار بھوساور	فوجدار گنگا پرشاد	جاٹ	

عہدہ وخدمت	نام	قوم	کیفیت
تحصیلدار ویر	فوجدار گنگا پرشاد	جاٹ	
تحصیلدار اکھے گڑھ	فوجدار رام نراین	برہمن	
تحصیلدار اوچین	لالہ ٹیکم سنگھ	جاٹ	
تحصیلدار روپباس	دیوان چرنجی لال	سرسال	
منتظم فوجداری انسپکٹر شہر بھرتپور	شیخ محمد جعفر	شیخ	
افسر شاگرد پیشہ و رسالہ	داروغہ لایق رام	برہمن	
افسر شکارگاہ	فوجدار گور سنگھ	گوجر	
وکیل متعینہ ایجنٹی راجپوتانہ شرقی	پنڈت بشن لال	کشمیری	
وکیل متعینہ متھرا	پنڈت نند لال	ایضاً	
وکیل متعینہ آگرہ	چوبے چتربھوج	برہمن	
وکیل متعینہ ایجنٹی جیپور	منشی دوارکا پرشاد	شوریج دوج	
داروغہ چھاپخانہ	انندی لال	برہمن	

دیوان جانی بہاری لال صاحب

اس راج مین دیوان جانی بہاری لال صاحب یچہر دار راج وکیل متعینہ ایجنسی
راجپوتانہ مقام آبو مجموعہ کمالات ہین کہ اونکے اوصاف واخلاق کو مفصل لکہنا
واجبات سے ہے قوم سے ناگر برہمن متوطن قدیم ملک گجرات ہین مگر حال مین
مدت العمر بلکہ پشتین سے آگرہ و بہرت پور مین رہتے ہین آگرہ گورنمنٹ کالج مین
تحصیل کرکے علوم فارسی وانگریزی عربی وسنسکرت مین انتہا درجہ کی
استعداد حاصل کی ہے اور عمدہ تصنیفات مثل قواعد زبان انگریزی وسنسکرت
وفارسی نظم اردو مین مکار راضی ودلارام راضی کہ شیخ سعدی شیرازی
کی گلستان و بوستان کی اردو نظم مین ترجمہ ہین اور نظم اردو انوار سہیلی
اور ایک بہت ضخیم کتاب قواعد عربی کی احاطہ تحریر مین لاکر مشہور زمانہ
و زندۂ دوام ہوے ہین ہمیشہ معزز عہدون پر ممتاز رہکر لیاقت ودیانت
داری سے ہر ایک کام کو باسلوبی تمام انجام دیا اور حسن سلوک ورآبازی
سے ہر ایک شخص کو جس سے ملنے کا اتفاق ہوا محظوظ ومشکور رکہا *
اول حسب الحکم مسٹر جی اس لوک صاحب سکرٹری لوکل کمیٹی بنارس مورخہ
۲۲- اپریل ۱۸۶۱ء بعہدہ مدرسی زبان اردو برینچ سکول بنارس مین
مقرر ہوے تھے مگر اوسی اثنا مین وہان مدرسون کیواسطے باوجودیکہ
ہر ایک بعد امتحان مقرر ہوتا تہا امتحان دینے کا حکم ہوا اسپر ایک قصیدہ
اردو بحضور جان میور صاحب پرنسپل بنارس کالج باستدعاے معافی امتحان

یا منظوری استعفا پیش کر کے علیحدہ ہو گئے اور ۶۲ رجمنٹ پیادگان
ہندوستانی مین بعہدہ منشی گری نوکر ہوئے وہان صاحبان انگریز
افسر پلٹن و دیگر صاحبان مقیم چھاونی کو علوم فارسی و ہندی و اردو ویز
تعلیم کر کے اسناد مفصلہ ذیل بطور وثیقہ خوشنودی مزاج و تصدیق
نیک چلنی و استعداد و لیاقت علوم انگریزی و فارسی و ہندی و تعریف
طریقہ تعلیم حاصل کین۔
تفصیل اسناد دیوان جانی بہاری لال صاحب جو بمقامات بنارس و
مرزاپور و چنار و ڈہاکہ حاصل ہوئی ہین۔

نام صاحب جنکی دستخطی ہے	عہدہ صاحب موصوف	تاریخ	مقام
جے ایس تھامسن صاحب	۶۲ رجمنٹ پیادگان	۲۴۔جون ۱۸۴۵ء	چنار
فرینسس جی سائڈ بوتہم صاحب	ایضاً	یکم اکتوبر ۱۸۴۵ء	مرزاپور
ای اس ڈینس صاحب	ایجوٹنٹ رجمنٹ ”	۸۔جنوری ۱۸۴۶ء	”
جان لیون صاحب	انسائن رجمنٹ ”	یکم فروری ۱۸۴۶ء	”
ڈلاسٹن صاحب	.	۲۔فروری ۱۸۴۶ء	.
ڈبلیو آر کوپر صاحب	.	۱۳۔اپریل ۱۸۴۶ء	بنارس
سی ایچ ڈیکنس صاحب	ایجوٹنٹ رجمنٹ پنجم	۲۶۔مئی ۱۸۴۶ء	”
ڈبلیو ایچ ہاس صاحب	۴۹ رجمنٹ	۱۶۔اگست ۱۸۴۶ء	”
لفٹننٹ جی ایم تامسن صاحب	۶۲ رجمنٹ	۲۔ستمبر ۱۸۴۶ء	مرزاپور

نام صاحب جنکی دستخطی ہے	عہدہ صاحب موصوف	تاریخ	مقام
جی ایف میکنڈو صاحب	۴۹ رجمنٹ	۱۰- اکتوبر سنہ ۱۸۴۶	بنارس
ایچ جی ہاس صاحب	انسائن ۴۹ رجمنٹ	۱۰- اکتوبر سنہ ۱۸۴۶	″
ڈبلیو سی میکڈوگل صاحب	۴۹ رجمنٹ	۱۱- اکتوبر سنہ ۱۸۴۶	″
ڈبلیو ایچ ہاس صاحب	۵۶ رجمنٹ	۱۲- اکتوبر سنہ ۱۸۴۶	″
لفٹنٹ جونسٹون صاحب	۶۲ رجمنٹ	۶- مارچ سنہ ۱۸۴۷	ڈہاکہ
جان ایم ٹریڈر صاحب	اسسٹنٹ سرجن رجمنٹ	۱۷- اگست سنہ ۱۸۴۷	″
کپتان ٹرولوپ صاحب	مترجم ۶۲ رجمنٹ	۲۶- جولائی سنہ ۱۸۴۸	″
ہنری وایز صاحب	۶۲ رجمنٹ	۲۴- اکتوبر سنہ ۱۸۴۸	″
سبلی صاحب	″	۳۰- اکتوبر سنہ ۱۸۴۸	″
ہنری ارسکن صاحب	″	۲۸- جولائی سنہ ۱۸۴۹	اٹاوہ
کرنل ہمبرٹن صاحب	″	یکم نومبر سنہ ۱۸۴۹	″
انسائن لیوہن صاحب	″	۲۰- نومبر سنہ ۱۸۴۹	مین پوری
ہنری ارسکن صاحب	″	نومبر سنہ ۱۸۴۹	اٹاوہ
لفٹنٹ لیمب صاحب رمسے صاحب ایجوٹنٹ لیوہن صاحب	″	۲- فروری سنہ ۱۸۵۲	″

۱۷- اپریل ۱۸۵۸ء کو مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب نے بہ پیشی ضرورت تیام جانی بانکے لال صاحب وکیل بہرت پور مین دیوان جانی بہاری لال صاحب کو باجراے خریطہ اسمی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ایجنسی راجپوتانہ مین نائب وکیل مقرر کیا کہ آبو مین جاکر مصروف بکار ہوئے اور پلٹن کی منشی گری سے مستعفی ہوئے -

آبو مین بہی صاحبان انگریز کو زبان فارسی و ہندی و اردو پڑہانے کا شغل جاری رہا کہ صاحبان مفصلہ ذیل سے اسناد استادی حاصل کین

نام صاحب	تاریخ	مقام
ڈی پولوک صاحب	۱۷- اکتوبر ۱۸۵۴ء	آبو
ڈبلیو گیلوسے صاحب انجینر	۲۷- اکتوبر ۱۸۵۴ء	رر
ہیرن صاحب مصور	نومبر ۱۸۵۴ء	″

بعد انتقال مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب اور جانی بانکے لال کے ۱۸۵۳ء مین میجر مارسین صاحب پولیٹکل ایجنٹ راج نے بوجہہ اوس تار اہنگی کے کہ جانی بانکے لال سے تہی ملازمان متعینہ خدمت جانی بہاری لال صاحب کو بوجہہ غیر ضروری و بلا ضروری ہونے کے برخاست کرکے اون سے حساب مصارف زمانہ جانی بانکے لال کا مطالبہ کیا چونکہ جانی بانکے بہاری لال صاحب نے انگریزی فوج کی بیش قرار نوکری کو چہوڑکر بیس روپیہ ماہوار کی نائب وکالت علاوہ قدامت کے صرف اسی فایدہ کی نظر سے منظور کی تہی کہ اس مین

سواریان اور خدمت کے آدمی سرکار سے متعین تھے اور حکم منظوری
خاص مہاراجہ صاحب مرحوم سے مقرر ہوئے تھے اونھون نے ملازمون
کے بحال رہنے کی درخواست کی اور چونکہ جانی بانکے لال کے مصارف
مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کی توجہات و دریا دلی سے ایسی بجد ولا انتہا
تھے کہ اون کا حساب نہ کبھی داخل ہوا اور نہ کسی کو معلوم تھا جانی بہاری لال
صاحب نے براہ واجب داخلا رحساب سے انکار مگر بصورت موجودگی تحریر
کرا دینے سے اقرار کیا میجر ایسن صاحب نے اونکی تحریر پر کچھہ التفات نکیا
تب بجبوری کرنل سر ہنری لارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین عرض
حال کیا چونکہ کرنل صاحب اون کے اوصاف و عادات سے بخوبی واقف
تھے اونھون نے باجرار روبکار مندرجہ ذیل میجر ایسن صاحب کو ہدایت
کی کہ دیوان جانی بہاری لال کو کسی معقول عہدہ پر مقرر کرین ٭

روبکاری محکمہ ایجنسی دار الخیر اجمیر باجلاس کرنل سرہنری
منٹگمری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان
واقعہ ۷- جون ۱۸۵۵ء

آج کیفیت مرسلہ جانی بہاری لال نایب وکیل راج بھرت پور مع نقل کیفیتہا ے
گذرانیدہ محکمہ ایجنسی راج بھرت پور او رانکے جوابات کے مشعر حال اپنے
اور تفصیل استحقاق ملازمی راج کے موصول ہوئی ٭
جو بملاحظہ کاغذ موصولہ ہماری دانست مین کوئی قصور نسبت موصی الیہ
ثابت نہین ہے اور ذمہ داری حساب متعلقہ جانی بانکے لال بھی اشارۃً الیہ سے

علاقہ نہین رکہتے اور رہنے اوسکو دیکہا ہے کہ بہت ہوشیار ہے بلکہ ایسا ہوشیار
ہندوستان مین کم بہم پہونچتا ہے اور نقل محکمہ ایجنسی مورخہ ۱۰۔ مئی ۱۸۵۵ء
سے بہی واضح ہے کہ صاحب ایجنٹ بہادر نے بہی بحال رہنے مین مشارٌ الیہ
کے کچھہ مضایقہ نہین سمجہا ہے اس صورت مین ماموری جانی بہاری لال
کی کسی کام پر راج سے مناسب ہے اسواسطے

حکم ہوا کہ

نقل کیفیت جانی بہاری لال بدین مراد بذریعہ اس روبکار کے بخدمت صاحب
ایجنٹ بہادر راج بہرت پور مرسل ہو کہ اگر صاحب ممدوح کی مرضی ہو تو بہاری لال
کو واسطے کار وکالت کے بطور نائب وکیل یہان روانہ فرما دین اور اگر
اوسکا وہان ہی رکہنا مناسب جانین تو کوئی نوکری نامزد اوسکے فرما دین
اور درصورتیکہ یہان کار وکالت پر بہیجین تو بعوض پٹیہ اور کل حقوق
دیگر کل تنخواہ مشارٌ الیہ بمقدار سو روپیہ کے معین کرین اور بارہ سپاہی
راج کے اور شتر باربردار ساتہہ دئے جاوین اور اگر وہان نوکری بہیجی
کرین تو بہی سو روپیہ تنخواہ دین غرضکہ بہر دو حال مشاہرہ اوسکا سو روپیہ
سے کم نہو اگر زیادہ ہو مضایقہ نہین ٭

مگر میجر مارین صاحب نے کہ اونکو کرنل لارنس صاحب سے بہی گونہ رنج تہا
اس حکم کی یہہ تعمیل کی کہ جانی بہاری لال کو تحصیل پہاڑی کی پیشکاری پر
بمشاہرہ پچاس روپیہ ماہوار مقرر کیا وے اس عہدہ کو نامنظور کرکے
کرنل صاحب کی خدمت مین بمقام آبو چلے گئے اونہون نے بعطاے سند

مندرجہ ذیل اونکو اپنے محکمہ مین نایب منشی مقرر کیا ؛
رفعت و عوالیمرتبت جانی بہاری لال بعافیت باشند۔
از تاریخ یکم جنوری سنہ حال آن رفعت مرتبت را بعہدہ نیابت
دوم میر منشی ایجنسی ہذا بطور قایم مقام مقرر و ماسور کردہ شدمی باید کہ
از امور ممنوعہ محترز و مجتنب بودہ کار سرکار بہوشیاری و دیانت داری
انجام میکردہ باشند بعد یکماہ درصورت ثبوت حسن لیاقت پروانہ استقلال
عطا خواہد شد ؛ المرقوم سوم جنوری ۱۸۵۶ء
اس زمانہ مین اونہون نے صاحبان مندرجہ ذیل کو علوم فارسی وہندی
و اردو پڑہائی اور اون سے عمدہ اسناد حاصل کین ؛

کپتان اولڈ فیلڈ صاحب	اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل	۱۴۔ اکتوبر ۱۸۵۶ء	آبو
اوسٹر ایم صاحب	۲۵۔ رجمنٹ پیادگان بنگالہ	۲۷۔ ۱۸۵۶ء	"
مسٹر اسے جی لارنس صاحب	سول سرونیٹ	۸۔ مارچ ۱۸۵۸ء	اجمیر
ڈاکٹر ابڈن صاحب ...	سرجن ایجنسی	یکم جنوری ۱۸۵۸ء	"
میجر جنرل روبرٹس صاحب۔	کمانڈنٹ کوٹہ فیلڈ فورس	۱۷۔ اپریل ۱۸۵۸ء	کوٹہ
مسٹر کلیفورڈ صاحب ...	ماسٹر لارنس سکول	۴/ اکتوبر ۱۸۵۸ء	آبو
لفٹنٹ ٹون صاحب ...	۸۹ رجمنٹ گورہ	۷۔ اکتوبر ۱۸۵۸ء	"
کپتان ڈبلیو ایچ بین صاحب	اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل	۹۔ اکتوبر ۱۸۵۸ء	"
جنرل جارج لارنس صاحب	قایم مقام ایجنٹ گورنر جنرل	۹۔ اکتوبر ۱۸۵۸ء	"

بتاریخ ۴ - اکتوبر ۱۸۵۸ع حسب سفارش صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بعہدہ پردھانی یعنی وزارت راج کچھ مقرر ہوئے وہان کی کارگذاری بیحد جو اسناد حاصل ہوئین اونکی نقل کیجاتی ہے -

چٹھی کپتان شورٹ صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ کچھ
مورخہ ۲۵ - مئی ۱۸۶۱ع

शोर्ट

شروع سال مین جب مین غیر حاضری کرنل ٹرویلین صاحب مین بطور قایم مقام پولٹیکل ایجنٹ کچھ کام کرتا تھا اور بعد ازان جب سے اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ ہون مجھکو دیوان جانی بہاری لال کی عمدہ خدمتون کا اور اونکے مستحسن انتظام سے ملک کچھ کو فایدہ پہونچا ہے اوسکا حال معلوم ہوا ہے ؛

ट्रेविलयन

مین کمال خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ہندوستانی شریفون مین ایسے دانشمند اور صاف گو لوگ بہت کم ہوتے ہین اور اعتبار کے عہدہ کے لایق اون سے بہتر کوئی نہین ہو سکتا اگر بیماری یا کسی اور وجہ سے اونکو کچھ چھوڑنا پڑے تو امید ہے کہ اونکو بذریعہ اس حسن خدمت کے اپنے وطن سے قریب تر اچھی نوکری ملجاویگی ؛

انتخاب دفعہ ۳ مراسلہ گورنمنٹ بمبئی بنام صاحب پولٹیکل ایجنٹ کچھ
نمبری ۲۸۵۵ مورخہ ۱۲ - جولائی ۱۸۶۱ع

اس مراسلہ کے ذریعہ سے مین حسب الحکم آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ دیوان بہاری لال کو مطلع کر دین کہ جس لیاقت و تندہی سے اونہنے

اس خدمت عظیم کو انجام دیا ہے اوس سے گورنمنٹ بہت خوش ہے -

انتخاب دفعہ رزولیوشن گورنمنٹ بمبئی مورخہ ۱۹ - فروری ۱۸۶۱ء

اونرایبل نواب گورنر صاحب بہ اجلاس کونسل فرماتے ہین کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ دیوان بہاری لال کو مطلع کردین کہ شہادت کرنل ٹرویلین صاحب سے گورنمنٹ کو آپ کی لیاقت و تندہی کا حال جس سے آپ نے اس بڑے عہدہ کی خدمتون کو انجام دیا ہے دریافت ہو کر بہت خوشی حاصل ہوئی ہے ؛

چٹھی کرنل ٹرویلین صاحب پولٹیکل ایجنٹ کچھ بنام
دیوان جانی بہاری لال مورخہ ۱۰ - جنوری ۱۸۶۱ء
مقام بھوج

مین بہت خوشی سے آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ مراسلہ اسمی گورنمنٹ بمبئی نمبری ۱۴ مورخہ ۱۷ - نومبر گذشتہ مین جناب ملکہ عالیہ کے سیکرٹری سلطنت ہندوستان نے تحریر فرمایا ہے کہ منتظمان باج کا انتظام بہت عمدہ ہوا ہے اور اوس سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ و دیگر شرکاء انتظام کی کارگذاری کہ اونمین سے مقدم دیوان بہاری لال ہے اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو اوس نے بہت مستعدی سے بیش بہا مددی ہے تحسین و آفرین کے لایق ہے ؛

تاریخ ۸ - جنوری ۱۸۶۱ء کو عرضی استعفا داخل کرکے فارغخطی دستخطی مہاراجہ دہراج مرزا مہاراؤ پراگمل صاحب بہادر والی کچھ مورخہ ۹ - جنوری ۱۸۶۱ء حاصل کیا - سارٹیفکیٹ دستخطی کرنل ٹرویلین صاحب پولٹیکل ایجنٹ
راج کچھ مورخہ ۶ - مارچ ۱۸۶۱ء مقام بھوج

دیوان بہاری لال نتھنی رام نے اکتوبر سنہ ۱۸۵۹ سے فروری سنہ ۱۸۶۱ تک
جس زمانہ مین گورنمنٹ نے واسطے انصرام کار و بار راج کے بہ تحت صاحب
پولیٹکل ایجنٹ جلسہ منتظمان مقرر کیا راج کچھہ کے دیوانی کے عہدہ کا کام انجام
دیا ہے اس زمانہ مین مجھکو اونکی نیک چلنی اور خوش لیاقتی کے امتحان کا
اتفاق ہوا ہے مین اوسکی تصدیق دفعہ چہارم اپنے مراسلہ اسمی گورنمنٹ
مورخہ ۲۶ - جون سنہ ۱۸۶۰ کے جلسہ مذکور کے فسخ ہونے پر ارسال ہوا تہا
نقل کرنے سے بہتر اور کسیطرح نہین کر سکتا ہون ✤

دفعہ ۴ - دیوان بہاری لال نے مجھکو ہمیشہ بہت مستعدی سے مدد دی ہے
اور انتظام کے عمدہ نتایج سرشتہ مال و دیگر صیغہ جات مین اوسکے بادیانت
اور راست باز نگرانی سے حاصل ہوئے ہین ✤

بہاری لال کی خدمات ریاست کچھہ کی جناب ملکہ عالیہ کے سیکرٹری اعظم سلطنت
ہندوستان نے اور گورنمنٹ بمبئی نے بہت تعریف لکہی ہے اوسمین سے
مقدم یہہ تہی کہ اوس نے مہاراؤ صاحب ویسل جی مرحوم اور اونکے خلف
کلان مہاراؤ صاحب حال کے درمیان کہ باہم چند سال تک نفاق رہا
تہا صلح کرائی اور دربار اور بعض سرداران ملک کے درمیان رفع نزاع
کرایا ہے ✤

اب دیوان بہاری لال اپنے عہدہ سے مستعفی ہوکے آگرہ کو معاودت کرنیوالے
ہین اسواسطے یہہ سارٹیفکیٹ دیا گیا ہے ✤

کچھہ سے مستعفی ہونے کے بعد دیوان جانی بہاری لال صاحب بموجب سند جیچ

ذیل بعہدہ وکالت راج مقرر ہوئے ؎

کیفیت از محکمہ ایجنسی راج بھرت پور با جلاس کپتان والٹر صاحب پولیٹکل ایجنٹ

راج موصوف بنام دیوان جانی بہاری لال مرقومہ ۲۴ - اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ء

حسب روبکار امروزہ بمنظوری جناب صاحب والا شان ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ کے بنظر ہوشیاری وکارگذاری سابقہ تمہاری تقرری اوپر عہدہٴ وکالت صدر بمشاہرہ تین سو روپیہ ماہواری سوائے سواری ودیگر لوازمہ ہمراہی راج سے تاریخ پندرہویں اکتوبر سنہ حال سے عمل میں آکر دیوانان دفتر کو واسطے اجرائے تنخواہ اور بہیجنے لوازمہ سواری وغیرہ پاس تمہارے بمقام اجمیر لکھا گیا ہے اور تم کو لکھا جاتا ہے کہ تقرری اپنے سے مطلع ہو کر کیفیت ہذا سنداً اپنے پاس رکھو اور امور متعلقہ اپنے کو بہ آئین بہتر انجام دیتے رہو ؎

تفصیل سواری واسباب

فیل	اسپ	رتھ	پالکی	شترسواری
یکزنجیر	دوراس	یکمنزل	یکمنزل	دو مہار

چوبدار	متصدی	خدمتگار وغیرہ	سوار	پیادہ
یک نفر	یک نفر	شش نفر	[illegible] نفر	[illegible] نفر

خیمہ وخلاصی وباربرداری بتعداد مناسب ؎

انہین ایام مین کتاب نگار ریاضی ترجمہ نظم گلستان شرشتہ تعلیم ممالک مغربی وشمالی مین پسند ہوکر بپروانہ صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی مورخہ ۱۵- ستمبر سنہ ۶۹ء مشعر تحسین وآفرین وخرید سوجلد کتاب وصول ہوئی ۱۵- اپریل سنہ ۶۲ء کو جنرل جارج لارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے وقت تشریف بری ولایت کے ایک چٹھی بطور سند کارگذاری عطا کی اوس کی نقل لکھی جاتی ہے ؛

مین دیوان جانی بہاری لال وکیل راج بھرت پورکو سالہا سال سے جانتا ہون اور اب روانگی انگلستان پر اونکی لیاقت وقابلیت وایمانداری کی بہت خوشی سے تصدیق کرتا ہون ؛

اول وہ یہان نائب وکیل مہاراجہ صاحب بہادر والی بھرت پور مقرر ہوکر آئے تھے اوس عہدہ پر تین برس تک رہے بعد ازان کرنل سرہنری لارنس صاحب نے کہ اونکی خوش چلنی اور حسن لیاقت کی بہت قدر کرتے تھے اونکو عہدہ نائب منشی محکمہ ایجنسی پر مقرر فرمایا اس عہدہ کے تین اخیر سال کی کارگذاری سے اونہون نے مجھکو بھی بہت خوش رکھا جب کرنل ٹریولین صاحب پولیٹکل ایجنٹ راج کچھ نے مجھ سے ایک لایق شخص دیوانی کچھ کیواسطے بھیجنے کی درخواست کی مین نے اونکو بھیجا وہان اونکو پیشگاہ صاحب سکریٹری ہندوستان وگورنمنٹ بمبئی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے جو اسنادواحکام حاصل ہوئے ہین اون سے ثابت ہے کہ اونہون نے اوس کام کو جیسے مجھی امید تھی اوسی خوبی سے انجام دیا ہے اوس عہدہ کے تین سال کی کارگذاری

کے بعد وے اس عہدہ پر مقرر ہوئے ہین ❊
کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے عہد مین راجپوتانہ گورنمنٹ گزٹ جاری ہوا اوسکا اہتمام حسب فرمایش صاحب موصوف مدت دراز تک دیوان جانی بہاری لال صاحب نے کیا اور اخیر مین کرنل صاحب سے اس کارگذاری کے جلد و مین سند خوشنودی مزاج مورخہ ۱۰۔ نومبر ۱۸۶۹ء حاصل کی ❊
گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی مین کتاب دلارام راضی نظم ترجمہ بوستان بھیجا گیا تھا اوسکی تعریف و قدردانی اور اظہار خوشنودی مزاج نواب لفٹننٹ گورنر صاحب مین مسٹر کیمسن صاحب دائرکٹر سررشتہ تعلیم نے چٹھی مورخہ ۷۔ اگست ۱۸۷۲ء بھیجی ❊
بتاریخ ۱۲۔ جون ۱۸۷۳ء کرنل بروک صاحب قایم مقام ایجنٹ گورنر جنرل نے اپنے سارٹیفکیٹ مین تحریر کیا ہے کہ۔
ہر ایک انگریزی افسر راجپوتانہ کو دیوان جانی بہاری لال کی خوش چلنی ولیاقت وعلو حوصلگی کا حال معلوم ہے راج کچھ کے وزیر رہنے کے بعد وے آبو مین راج بھرت پور کے وکیل مقرر ہوئے اور کونسل راج بھرت پور کے ممبر بھی ہیں کرنل سرہنری لارنس صاحب اونکو بہت اچھا سمجھتے تھے اور بعد ازان جو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ہوتے گئے ہر ایک کی اونکی نسبت وہی راے ہے میری راے مین بہاری لال نہایت لیق اور ہوشیار ہندوستانی شریفون مین سے ہے اور بطور عالم ہندوستانی و فارسی زبانون کے اوس کی

باستحقاق بڑی نیکنامی ہے ۔

سنہ ۱۸۷۰ع مین ریاست کچھ مین انتظام راج کیواسطے ہوشیار ولائق شخص کی ضرورت ہوئی تو سرکار دولتمدار انگلشیہ صاحب والی راج کچھہ نے بنظر حسن کارگذاری و استحقاق سابقہ دیوان جانی بہاری لال صاحب کو بتقرر سات سو روپیہ مشاہرہ تنخواہ اور اوقات علحدگی کے پنشن تین سو روپیہ ماہوار بعد علیحدگی کارسے عنایت فرمایا اوس زمانہ مین جو تحریرین ہوئین لکھی جاتی ہین ۔

چٹھی کرنل گوڈفیلو صاحب پولیٹکل اجنٹ راج کچھہ اسمی کرنل
کیلی صاحب اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۲ - جولائی سنہ ۱۸۷۰ع
مقام بھوج

حسب درخواست راؤ صاحب والی کچھہ مین آپ کو تکلیف دیتا ہون کہ آپ مسٹر بہاری لال ملازم راج بہرت پور کو یہان آکر عہدہ دیوانی و وزارت و سرپنچی کونسل راج کچھہ پر مقرر ہونے کی اجازت حاصل ہونے مین کوشش کرین مسٹر بہاری لال کو اسباب مین پیشتر لکھا گیا ہے اور مہاراؤ صاحب نے حسب خواہش اوسکے مبلغ سات روپیہ ماہوار دینا اور جب وہ کام سے علیحدہ ہو تین سو روپیہ ماہوار کی پنشن دینا منظور کیا ہے مین چاہتا ہون کہ مسٹر بہاری لال یہان کی نوکری کیواسطے آجاوے خصوص اسوجہہ سے کہ وہ چند سال پیشتر یہان اوسی کام پر تہا اور اوسکا انتظام جہانتک مجھکو علم ہے بہت پسندیدہ تہا امید ہے کہ آپ مجھکو اس تکلیف دہی کی بابت معاف کرینگے کہ مہاراؤ صاحب کو کمال خواہش ہے اور علاوہ اسکے مین بہی چاہتا ہون کہ یہان کے انتظام

پر کوئی لئیق شخص مقرر ہو ❊

چٹھی کرنل بیلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بخدمت مہاراجہ صاحب بہادر والی راج بہرتپور مورخہ ۲۱ - جولائی ۱۸۶۳ء

مقام آبو

کرنل گوڈ فیلو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کچھ نے آپ کے وکیل دیوان جانی بہاری لال کے آپکی خدمت سے ریاست کچھہ مین منتقل ہونے مین کوشش کرنے کیواسطے مجھکو لکھا ہے ❊

اگرچہ مجھکو اس معاملہ مین کچھہ مداخلت نہین ہے مگر صرف آپکی اطلاع کیواسطے لکھتا ہون کہ دیوان بہاری لال نے مجھسے کہا ہے کہ اگر مہاراجہ صاحب بخوشی اجازت دینگے تو جاونگا ورنہ یہان رہونگا ❊

امید ہے کہ آپ بہت خوش و تندرست ہین مین خیریت سے آبو پہونچ گیا ہون اور ہمیشہ آپ کی خیر و عافیت کا خواہان ہون - ان تحریرون پر دیوان جانی بہاری لال صاحب بہرتپور مین طلب کئے گئے اور مہاراجہ صاحب بہادر نے جواب چٹھی مندرجہ ذیل کرنل بیلی صاحب کے نام بتاریخ ۳۱ - جولائی بھیجی

چٹھی اسمی کرنل بیلی صاحب

آپ کی چٹھی مورخہ ۲۱ - ماہ حال مشعر اسکے کہ کرنل گوڈ فیلو صاحب نے دیوان جانی بہاری لال کے اس راج سے راج کچھہ مین تبدیل ہونیکے باب مین لکھا ہے وصول ہو کر بہت خوشی حاصل ہوئی ❊

جواب مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ دیوان جانی بہاری لال اس راج کے قدیم ملازم ہین اور ہمارے والد مرحوم کے زمانہ سے کمال دیانتداری

اور صداقت سے نوکری کرتے رہے ہین ؛
مین نہین چاہتا کہ ایسے قدیم تجربہ کار و معتمد ملازم کی خدمتون سے ریاست محروم کیجاوے آپکے دریافت حال خیریت کا بہت شکرگذار ہون اور بخوشی اطلاع دیتا ہون کہ مین بہت خوش ہون اور آپ کی تندرستی و خوشنودی کا خواستگار ہون—

اور ہمدران حال مہاراجہ صاحب بہادر نے دیوان جانی بہاری لال کے نام شقہ حسب مضمون مندرجہ ذیل صادر فرمایا ؛

اعتقاد و دوستان دیوان جانی بہاری صاحب وکیل پنجپار راج بہرتپور حفظہ عرضی آپ کی مورخہ ۱۳ - جولائی سنہ حال معہ نقل عرضی موسومہ مہاراؤ صاحب بہادر والی کچھ اور ترجمہ لیکھ دستخطی و مہری مہاراؤ صاحب بہادر موسومہ اپنے بدین خلاصہ موصول ملاحظہ ہوئی کہ در ینولا ملک کچھ مین بے انتظامی ہے اسلئے مہاراؤ صاحب بہادر والی کچھ نے بوجہہ ملازمی سابقہ میری چند مرتبہ معرفت منشی امین محمد معتمد رانا ظالم سنگہ جی بلایا ہے اور شقہ عطیہ مین نسبت میرے عہدہ دیوانی ملک کچھ اور تنخواہ سات سو روپیہ ماہانہ اور بصورت علیحدگی کسی وجہہ مین تین سو روپیہ ماہواری پنشن تحریر ہے اور جو عذرات دربارہ عدم حاضری خود بوجہہ ملازمی حضور انور بخدمت مہاراؤ صاحب بہادر کئے گئے تو پذیرا نہوکر اب ایک چٹھی صاحب ایجنٹ بہادر سے کرنل پیلی صاحب بہادر کے نام اس مضمون سے لکھا کر بھجوائی ہے کہ دربار بھرتپور سے مسٹر بہاری لال کو جو اس راج کا ملازم تہا اجازت آنے

ملک کچھ کی دلادین مجھے امید ہے کہ مسٹر بہاری لال یہان کی نوکری پر بھیجا جاوے اسلئے کہ وہ چند سال پیشتر اس عہدہ پر رہ گیا ہے اور اوسکا انتظام بہت اچھا سنا گیا اور امید رکھتا ہون کہ یہہ تبدیل چاہنے مین جو تکلیف دیجاتی ہے آپ معاف فرماوینگے کیونکہ مہاراو صاحب بہادر بہت اصرار رکھتے ہین اور مین چاہتا ہون کہ یہان کے کام پر کوئی آدمی لائق مقرر ہو ٭

اگر بندگان حضور سے بخوشی برس چھ مہینے کو واسطے جانے ملک کچھ اجازت ہو تو بعد کرنے انتظام ملک کچھ کے حاضر خدمت والا ہون چونکہ آپ راج کے ملازم قدیم ہین اور عہد سری داوجی مہاراج بیکنٹھ باشی سے نوکری سرکار بدیانت وہوشیاری تمام انجام دیتے رہے ہین اسواسطے ایسے قدیم تجربہ کار وخیرخواہ اور معتمد ملازم کا راج سے علیحدہ ہونا نامناسب متصور ہو کر آپکو لکہا جاتا ہے کہ نظر بر قدامت وعمدہ خدمات آپ کی علیحدگی آپ کی نوکری راج سے حضور کو منظور نہین ہے پس عزم جانے ملک کچھ کا آپ نکرین مرقوم ۱۹- اگست ۱۸۷۳ع ٭

اسی اثنا مین بتاریخ ۲۳- اگست ۱۸۷۳ع چٹھی کرنل جی آر گوڈفیلو صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کچھ کی مورخہ ۱۷- اگست دیوان جانی بہاری لال صاحب کے نام وصول ہوئی اوسکا یہہ مضمون ہے ٭

عزیز من مسٹر بہاری لال - بلاشبہہ آپ کو معلوم ہے کہ حسب خواہش مہاراو صاحب والی کچھ کے مین نے کرنل پیلی صاحب کو لکہا ہے کہ آپ کو راج جیپور کی نوکری سے دربار کچھ مین حسب اطمینان منتقل کرانے مین کوشش کرین

اس خط وکتابت کا نتیجہ یہہ ہوا کہ کرنل ہیلی صاحب نے مجھکو اطلاع دی ہے کہ
مہاراجہ صاحب بہادر والی بھرت پور ایسے قدیم وتجربہ کار ومعتمد ملازم کو اپنے
راج سے علیحدہ کرنا نہیں چاہتے ہیں جہانتک اس باب مین میرا تعلق ہے یہہ
جواب قطعی تہا اور اگر مہاراو صاحب کو یہہ یقین ہوتا کہ آپ اب بہی بہ ایفاء
اوس اقرار کے جو عند الحاجت مہاراو صاحب کی خدمتمین حاضر ہونیکی واسطے
کیا تہا یہان آنا چاہتے ہین اور اس اقرار سے بشرطیکہ کیا گیا ہو باوجودیکہ
مہاراو صاحب نے آپکی شرایط کو جو سمجہ کی نہین ہین فی الفور منظور فرمایا
ہے خلاف ورزی نہجاہئے تو مین اس بارہ مین مکرر نہ لکھتا مہاراو صاحب
کو آپ کے یہان بلانیکا کمال فکر ہے اور آپ بہی راو راجہ مکمل جی صاحب
سے ایسے واقف ہین کہ میرے بیان کرنے کی ضرورت نہین اور مین نے جو
بذات خود آپ کے پہلے انتظام کا حال سنا ہے اوس سے مجھکو بہی کمال
شوق ہے کہ آپ یہان آجاوین لیکن چونکہ آپ کے نقصان وفایدہ کو آپ
سے بہتر اور کوئی نہین سمجہ سکتا ہے مین یہہ نہین جانتا کہ خواہ نخواہ جیسا
مین کہتا ہون ویسا آپ کرین البتہ یہہ ضرور ہے کہ جسطرح منظور ہو تجویز قطعی
کیجاوے یعنی یہہ کہ یا تو ہم آپ کے یہان آنیکی امید قطع کر کے اپنے کام کیواسطے
کسی اور شخص کو تلاش کرین یا کسی مدت معینہ کے اندر آپ کے یہان آنیکا
انتظار کرین اسواسطے امید ہے کہ آپ بجلدی تمام کہ ممکن ہو اس خط کا جواب
لکھین تاکہ مین حسب تحریر آپ کے مہاراو صاحب کو اطلاع دون یا تو یہہ کہ
آپ کا آنا ممکن نہین ہے دوسرے شخص کی تلاش کرین یا یہہ کہ آپ عنقریب

آسکتے ہین انتظار کرین ؛
بعد وصول اس چٹھی کے دیوان جانی بہاری لال بیس روز کی رخصت حاصل
کرکے بہرت پور سے کچھ کو گئے اور صلاح ومشورہ و عمدہ تدبیرات سے مہاراؤ
صاحب کو انتظام راج مین مدد دی مہاراؤ صاحب نے اونکے ایام رخصت
کو عرصہ قلیل تصور کرکے اونکو زیادہ قیام کی اجازت ہونے کیواسطے مہاراجہ
صاحب بہادر والی بہرت پور کی خدمت مین بعبارت ذیل خریطہ تحریر کیا ؛
مہاراجہ صاحب مشفق مہربان دوستان عنایت فرمای حال مخلصان سلامت
بعد اشتیاق ملاقات بہجت سمات کہ مزیدے بران متصور نیست مشہود خاطر محبت
مظاہر گردانیدہ می آید کہ چٹھی بخششی ساونل سنگہ جی کی بنام رانا ظالم سنگہ
جی وصول ہوئی اوسمین دیوان جانی بہاری لال جی کو دستار کی پاس
حاضر ہوجانے کیواسطے بیس دن کی رخصت ملنے کا حال تحریر کیا اور دیوان
جی یہان آگئے مگر چونکہ یہہ مدت بہت قلیل ہے اس عرصہ مین جس کام کیواسطے
دیوان جی کی یہان ضرورت ہے سوانجام نہین پاسکتا اسلیے آن مشفق کو تکلیف
دی جاتی ہے کہ براہ مہربانی دیوان جی کو اسقدر رخصت عنایت
فرمادین کہ جس عرصہ مین یہہ کام انجام پاسکے اگرچہ اسکے پہلے آپ
سے رابطہ رسل رسایل نہین ہے مگر آپ کے حسن اخلاق پر
جسکے اوصاف منشی امین محمد کی زبانی سن نے مین آئے
نظر رکھہ کے یہہ تحریر کی ہے امید قوی ہے کہ اس کی منظوری مین
ایسی ضرورت کے وقت مین مخلص کو ناامیدی حاصل نہو گی کہ مقتضاے

و دوستداری بھی ہے زیادہ ایام جمعیت و شادمانی بکام باد مرقوم ۱۳ ستمبر سنہ ۱۸۶۴ع *

اور اسیطرح صاحب پولیٹیکل ایجنٹ سے چٹھی منقولہ ذیل تحریر کرائی *

شفقت فرمای من

آپ کو معلوم ہے کہ حسب خواہش مہاراؤ صاحب عنایت فرماے والی کچھ کے مین نے کرنل پیلی صاحب کو لکھا تھا کہ آپ کے ملازمون مین سے ایک شخص کے اس ملک مین راج کچھ کے بہت معزز اور ذمہ ور عہدہ پر منتقل ہوجانے مین کوشش کرین اونکے جواب مین آپکی طرف سے یہہ لکھا آیا کہ آپکو یہہ امر منظور نہین ہے کہ راج بہرت پور قدیم و تجربہ کار و معتمد ملازم مثل دیوان جانی بہاری لال کی خدمتون کے نقصان کا متحمل ہو مجھکو یہہ معقول جواب قبول کرنا پڑا اور اگر مہاراؤ صاحب جنکو عمدہ وزیر کے بہم پہونچانے مین بڑی مشکل درپیش ہے اصرار نکرتے تو مین اسباب مین نہ لکھتا ایک چٹھی دیوان جانی بہاری لال کو قطعی جواب لکھنے کیواسطے بھیجی تھی یقین ہے آپ نے ملاحظہ فرمائی ہوگی اب میری امید کے خلاف بہاری لال یہان آگئے ہین اور مہاراؤ صاحب براہ واجب اونکو یہان رکھنے کی خواہش رکھتے ہین پس حسب خواہش اونکے مین آپکو تکلیف دیتا ہون اور اس تکلیف دہی کا عذرخواہ ہوکر یقین کرتا ہون کہ میری اس تحریر کو آپ بالکل بنظر فایدہ ریاست کے جسکا مین بدل خیر خواہ ہون اور چاہتا ہون کہ ایسے مستعد وزیر کے انتظام مین سپرد کیجاوے جسکی خدمتین علاوہ اسکے کہ صرف آپ

کی قدردانی کی تحریر سے ہندوستانی ریاست کیواسطے بہت مفید و پسندیدہ
ہین یہان کے امتحان سے بہی بہت عمدہ ثابت ہوچکے ہین تصور فرماوینگے
آپ کے راج مین ایسے اشخاص کا جیسے دیوان جانی بہاری لال نوکر ہونا
بڑی خوشی اور اطمینان کا باعث ہے اور اس سے یہہ بہی ثابت
ہے کہ آپ کے راج کی تربیت کار آموزی ایسی ہے کہ
اسی لیاقت کے بہت اشخاص آپ کی خدمت مین ہونگے پس امید ہے
کہ جس شخص کیواسطے آپ سے درخواست کی گئی ہے اوسکے تبادلہ سے
جسقدر ریاست کچھہ فایدہ حاصل کرکے ہمیشہ کیواسطے آپ کی دوستانہ عنایت
کی مشکور رہیگی اوس سے دسوان حصہ بہی آپ کی ریاست کو نقصان نہوچیگا
حسب تحریک مہاراو صاحب اور اونکی کمال خواہش کے مین بہ اضافہ اپنی
تمنا کے آپ سے درخواست کرتا ہون کہ بہاری لال کو دیوانی کچھہ کی قبول
کرنے کی اجازت ہوجاوے ؀

امید ہے کہ آپ مجہکو اس بے تکلفی اور طوالت سے لکہنے کی بابت معاف فرماوینگے

ترجمہ یادی یعنی مراسلہ راؤ صاحب کچھہ معرفت صاحب پولٹیکل ایجنٹ
بنام دیوان جانی بہاری لال نمبر ۲۹ ۱۸۷۳ع

میرے پاس مہاراو صاحب والی کچھہ کی یادی مع اقرارنامہ کے جو آپکے عہدہ
دیوانی راج کچھہ قبول کرنے پر راو صاحب نے منظور و منضبط کیا ہے وصول
ہوئی اس اقرارنامہ کو آپکے پاس بہیجنے مین مہاراو صاحب نے مجھسے درخواست
کی ہے کہ اس اقرار کے واجب الایفا ہونے کی بابت مین آپکا اطمینان کرون

اسواسطے مین لکھتا ہون کہ آپکی خدمتون سے متمتع ہونے پر کسی شرط پر راؤ
صاحب نے تعہد کیا ہے کہ آپ کو سات سو روپیہ ماہوار کی تنخواہ دینگے اور
آپکے مستعفی ہونے پر خواہ کسی سبب سے استعفا دین آپکی حین حیات
تک جس مقام پر آپ رہنا چاہین وہان تین سو روپیہ ماہوار کی پنشن دینگے
اور یہہ پنشن صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج کچھہ کی معرفت ادا ہوتی رہیگی اور
آپ کی عزت و حرمت ہمیشہ ملحوظ رہیگی آپ کی راست بازی اور دیانت داری
سے خوش ہوکر اور راؤ صاحب نے آپکو نوکر رکھنے مین غیر معمولی طریقہ اختیار
کیا ہے اوسکو ملحوظ رکھکر اور یہہ امر بہی باور کرکے کہ یہہ طریقہ یا وصف
غیر معمولی ہونیکے بنظر فایدہ راج کچھہ اور خود راؤ صاحب کے بہت پسندیدہ
ہے کہ ملک مین ایک ذمہ وار وزیر اہتمام کار کرے اور اوس عہدہ پر آپ ایسے
شخص جنپر راؤ صاحب کو اسقدر اطمینان ہے کہ آپ کی خاطر سے غیر معمولی
طریقہ اختیار کیا ہے اور بنظر صدق دلی راؤ صاحب کے کہ آپ کے مستعفی
ہونے یا استعفا دلائے جانے پر معاش معقول بطور پنشن دینے کا عہد
کرکے آپ کو منتظم راج مقرر کرتے ہین - مین بطور افسر قایم مقام گورنمنٹ
انگریزی کے راؤ صاحب کے اقرار سے آپ کو یقین دلانے سے انکار
نہین کرسکتا ہون کہ آپ کا دعوی پنشن اگر خدانخواستہ ضرورت ہو تو
بشرط واجبیت اون وجوہات کے جنسے آپ مستعفی ہون یا آپ سے استعفا
دلایا جاوے قابل لحاظ و پذیرائی ہوگا بنظر چند وجوہات مندرجہ کے
جنکے بموجب آپ کو اس عہدہ کا قبول کرنا ضرور ہے مین یہانتک کہتا ہون

کہ آپ اطمینان رکہین کہ راؤ صاحب نے آپ کی پنشن کے باب مین عہد واثق کیا ہے اور آپکو نوکر رکہنے مین اس ایجنسی سے مدد چاہی ہے اور یقین کرتا ہون کہ بغیر اسکے آپ اس عہدہ کو قبول نکرتے اسواسطے باور کراتا ہون کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ آپ کے مدد و معاون رہینگے اور اگر ضرورت واقع ہوگی اور دربار اپنے ایسے عہد واثق کو بالاے طاق رکہکر ادے پنشن مین عذر و انکار کریگا تو اس محکمہ سے بعد حصول اطمینان وجوہات معقول آپ کے دعوی کے آپ کی پنشن دلائی جاویگی ❊

یہہ چٹہی بذریعہ راؤ صاحب کے بہیجی جاویگی تاکہ راؤ صاحب اور صاحب پولٹیکل سے استحقاق مداخلت حصول پنشن مین بشرط وقوع ضرورت غلط فہمی واقع نہو کہ اسی امر پر آپکا اس عہدہ کا قبول کرنا نکرنا منحصر ہے - المرقوم ۱۹ - ستمبر ۱۸۷۳ء مقام بہوج ❊

اور اسی مضمون کا شقہ راؤ صاحب اور کفالت نامہ رانی صاحبہ کا بنام دیوان جانی بہاری لال صاحب صادر ہوئے - اسی اثناء مین انقضار ایام رخصت پر پیشگاہ مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور سے احکام تاکیدی بارشاد واپسی بہرت پور صادر ہوئے اور بجواب مراسلات راؤ صاحب و صاحب پولیٹکل ایجنٹ کچہہ کے خطوط مندرجہ ذیل تحریر فرمائے ❊

خریطہ از جانب مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور موسومہ مہاراؤ صاحب بہادر کچہہ

مہاراوصاحب مشفق مہربان دوستان عنایت فرمای حال مخلصان سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد اشتیاق ملاقات بہجت سمات کہ مزیدے بران متصور نیست مشہود خاطر محبت مظاہر گردانیدہ می آید نامہ مودت طراز مرقومہ ۱۸ - ستمبر سنہ ۱۸۷۳ء باطلاع منظوری رخصت اعتضاد دوستان دیوان جانی بہاری لال جی بہ تعداد بیس دن اس خلاصہ سے موصول مطالعہ دوستدار ہوا کہ یہہ مدت بہت قلیل ہے اس قلیل رخصت مین انجام کار متعلقہ ممکن نہین اسواسطے بوجہہ ضرورت قوی رخصت قابل انجام کار بنظر رابطہ محبت و حسن اخلاق کہ زبانی منشی امین محمد سننے مین آئے منظور ہونی چاہیئے + اگرچہ سابقاً بھی محض بنظر رابطہ جانبین یہہ رخصت اعتضاد دوستان دیوان جانی بہاری لال جی کی منظور ہوئی تھی اور اب بھی ایزادی رخصت مین عذر نہ تھا مگر یہہ رائے محبت پیرائے ہو کہ اب ایام دربار جناب نواب مستطاب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند قریب ہین اور بدون آنے دیوان جی کے کاروبار متعلقہ ریاست دوستدار مین ہرج ہے اور آنا دیوان جی کا قبل ایام دربار ضروریات سے ہے لہذا براہ محبت معنوی و رابطہ دلی دیوان جی کو اجازت یہان کے مراجعت کی دیدین کہ قبل ایام دربار سے یہان فایز ہوجادین اگر دوستدار کو پھر ضرورت کسی امر خاص کیواسطے ہوگی تو پھر رخصت ایک ماہ یا یکنیم ماہ دیگر دیجاویگی بمقتضاء تو دوجانبین حال واقعی سے دوستدار کو اطلاع دی گئی پذیرائی اسکی واجبات سے ہے زیادہ ایام جمعیت و شادمانی بکام باد

المرقوم ۷ - اکتوبر سنہ ۱۸۷۳ع ؁

ترجمہ چٹھی مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرتپور بنام کرنل گوڈفیلو

صاحب پولیٹکل ایجنٹ کچھہ مورخہ ۶ - اکتوبر سنہ ۱۸۷۳ع

آپکا خط مورخہ ۱۸ - ستمبر وصول ہوکر کمال خوشی حاصل ہوئی جس دوستانہ و محبت
طرز سے اوسکے مضمون نے حسن تحریر پایا ہے اوسکا مین بدل شکر گذار ہون
عمدہ مذاق جو اوسمین شروع سے اخیر تک مترشح ہے اور آپ کے خوش اخلاق
اور مروت طبع کی دلیل قاطع ہے اور خواہ نخواہ بغیر اسکے کہ مجھکو کبھی آپ سے
ملنے کا اتفاق ہوا ہو آپ کی عنایت فرمائی کا مرہون کرتا ہے ؁
آپکی خواہش درباب تبادلہ دیوان جانی بہاری لال کے راج کچھہ مین باتفاق
خواہش ہمارے دوست مہاراو صاحب والی کچھہ کے ایسی ضروری ہے کہ اگر
موجبات عظیم مانع نہوتے تو مین ضرور اون کے بموجب عمل کرتا ؁
مجھکو دیوان جانی بہاری لال سے نواب ویسراے صاحب کے دربار اور
دیگر معاملات عظیم متعلق ریاست مین صلاح کرنی تھی اسواسطے مین نے اونکو
آبو سے طلب کیا تھا اونکو یہان آئے ہوئے دیر نہوئی تھی اور مجھکو کام
پر متوجہ ہونے کی فرصت تملی تھی کہ اسی عرصہ مین آپ کی چٹھی اون کے پاس
آئی اور مین نے اونکو کچھہ جانے کی اجازت دی اور آپ سے اور مہاراو
صاحب سے زبانی عرض کرنے کی ہدایت کی مجھکو اون کی علیحدگی منظور نہین ہے
چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا لیکن اب اونکی رخصت قریب الانقضا ہے
اور دربار گورنری بھی بہت قریب ہے اونکی یہان موجودگی بہت ضروری ہے

اسواسطے آپ براہ مہربانی مہاراوصاحب سے تحریک کریں کہ دیوان جانی
بہاری لال کو بہرتپور آنیکی اجازت دیں ؛
آپکو بخوبی معلوم ہے کہ مین دیوان جانی بہاری لال کو بالکل علیحدہ نہیں کرسکتا
البتہ اگر اونکا بھوج مین چند روزہ ٹہیرنا راج کچھہ کیواسطے فایدہ مند ہو
اور مہاراؤصاحب اونکے اس عارضی قیام سے فایدہ حاصل کیا چاہیں
تو میں بخوشی تمام بعد دربارہ نواب ویسرائے صاحب کے کہ نومبر مین منعقد
ہوگا زیادہ عرصہ کی رخصت دونگا امید ہے کہ آپ براہ عنایت جملہ مراتب کو
مہاراوصاحب سے مفصل کہدیں اور میری طرف سے بھی اونکو یاد کرادیں
کہ جس حالت مین اونکے ایسے غمخوار دوست جیسے آپ ہیں ہمیشہ نیک و مفید
صلاح سے امداد و دستگیری کیواسطے موجود ہیں اونکو مطلق خوف یا شک
نہیں ہے اور واقع مین آپکی دوستانہ اعانت ایسی ہے کہ مجھکو لازم ہے
کہ مہاراوصاحب کو اوسکی بابت مبارکباد دوں یقین ہے کہ آپ یہہ سب حال
اون سے بیان کرینگے اور میری طرف سے بہت سلام کہینگے ؛
مہاراؤصاحب مشفق مہربان دوستان عنایت فرماے مخلصان سلمہ اللہ تعالیٰ
بعد اشتیاق ملاقات بہجت سمات کہ مزیدے بران متصور نیست مشہود خاطر
محبت مظاہر گردانیدہ می آید جو جو مراتب زبانی منشی امین محمد معتمد مشفق دربارے
دیے جانے اجازت اعتضاد دوستان دیوان جانی بہاری لال جی کو
واسطے روانگی خدمت مشفق تفویض ہوئے تھے من و عن منکشف ضمیر محبت تخمیر
ہونے سے مہربان راے محبت پیرا ہو کہ روانگی دیوان جی سے خدمت محبت راحت

مین سراسر ہرج کاروبار ریاست مخلص مین واضح و آشکار ہے اور دیوان جی اس ریاست مین کئی پشت کے ملازم اور انکی کارگذاری اور تندہی بکار سرکار اظہر من الشمس ہے کہ اسی وجہہ سے شفق کو بہی کارگذاری دیوان جی قلیل عرصہ مین مستحسن خاطر عاطر ہوکر نوبت تکلیف دہی مخلص کی پہونچی اگر صرف واسطے ایک دو ماہ کے ایما شفق اسباب مین ہوتا تو مخلص کو پذیرائی پیام شفق مین عذر نہوتا کیونکہ حسب تحریر شفق رخصت بہی دیدی گئی تہی لیکن یہہ ایما واسطے عرصہ درازکی ہے مخلص کو کسی نہج پر علیحدگی دیوان جی بوجہہ قدامت وحسن کارگذاری اونکی منظور نہین ہے اسلئے اسباب مین مخلص کو مجبور تصور کرکے اس تحریر مخلص کو تسلیم فرماوین اور ہمیشہ کاروبار لایقہ سے یاد وشاد فرماتے رہین المرقوم ۵- دسمبر ۱۸۷۳ء

مکرر یہہ کہ ایک جوڑی چونری حسب تفصیل - صندل - یک - ہاتہی دانت - یک کہ سوغات اس دربار کی ہے برسم تحفہ مرسل خدمت محبت درجت ہے

اس مرتبہ دیوان جانی بہاری لال صاحب کو کچہہ کے جانے کی بالکل اجازت نہوئی تب اونہون نے بتاریخ ۸- دسمبر ۱۸۷۳ء چٹہی مندرجہ ذیل بخدمت صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کچہہ ارسال کی

مین بہت افسوس و شرمندگی سے اطلاع دیتا ہون کہ یہان سے رخصت حاصل کرنے مین مین نے ہر طرح سے کوشش کی مگر کارگر نہوئی -

مہاراجہ صاحب نہ میرا استعفا منظور فرماتے ہین اور نہ چند ماہ کی رخصت عطا کرتے ہین اور اقرار حاضری جو مین نے کیا تہا اوسکی نسبت یہہ ارشاد کرتے

ہین کہ بلاحکم مجھکو ایسا اقرار کرنیکا منصب نہ تہا ۔

اسواسطے مین بہت عجز و آداب سے امیدوار ہون کہ آپ اور مہاراؤ صاحب براہ مہربانی اوس تکلیف کی بابت کہ ناحق و بیفایدہ ہوئی ہے مجھکو معاف فرماوینگے ۔

بعد طے ہونے ان مراتب کے مہاراجہ صاحب بہادر نے شقہ بنام دیوان جانی بہاری لال اور چٹھی اسمی کرنل بیلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بعبارت ذیل اجرا فرمائی ۔

اعتضاد دوستان دیوان جانی بہاری لال وکیل و بخشی دار راج بہرت پور حفظہ

جوکہ مہاراؤ صاحب بہادر والی کچھہ نے بسبب تعلق آپ کو واسطے عہدہ دیوانی ریاست کچھہ کے بدرماہہ سات سو روپیہ ماہواری بلایا تہا اور درباب پنشن اقرار کیا تہا کہ جب کسی سبب سے آپ اپنی خوشی سے کام چھوڑین یا مہاراؤ صاحب آپ کو علیحدہ کرین تو ماہ بماہ تین سو روپیہ بطور پنشن آپ کی زندگی تک جہان آپ رہین وہان معرفت صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر دربار کچھہ سے ملا کرینگے ۔

مگر حضور کو آپکی علیحدگی بسبب اسکے کہ آپ ملازم دیرینہ اور معتبر اور دیانتدار اور خیر خواہ راج کے ہین کسی صورت سے منظور نہین ہے اور آپ کو بھی بلا اجازت حضور کے پسند نہوا اس سبب سے بمقتضاء فرض نمکخواری اوس عزم سے باز رہے اور حضور بادولت کو ترقی و بہبودی آپ کی بہرحال منظور ہے بلکہ درباب ترقی کے کئی بار پوچھا بھی گیا مگر آپکی جانب سے

اس بارہ مین مشاہرہ حال پر بہی قناعت رہی البتہ درباب پنشن کے آپکی
درخواست ہے اسواسطے تحریر ہے کہ جب کسی سبب سے آپ خواہ اپنی
خوشی سے کار مفوضہ کو چہوڑین یا حضور آپکو علیحدہ کرین تو ماہ بماہ تین سو
روپیہ بطور پنشن آپ جہان رہینگے حین حیات آپکے اس دربار سے پہونچیگا
اور آپکی عزت وحرمت مین کسیطرح اور کسی سبب سے کبہی فرق نہ آویگا
خاطر مطمئن کرین اور شقہ ہذا کو سنداً اپنے پاس رکہین ۵ - دسمبر ۱۸۳۳ء
بخدمت کرنل بیلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل - چونکہ دیوان جانی بہاری لال
از سر نو اپنا کام کرنے کیواسطے آپ کے لشکر مین شامل ہوتے ہین مین اس
موقع پر چند سطور آپ کو لکہتا ہون اور متصدہ ہون کہ آپ خوش و تندرست
ہین جب کہ مینے آپکو باور کرایا تہا مجہکو دیوان بہاری لال کی علیحدگی منظور
نہین ہے اور یہہ بہی مجہکو بخوبی معلوم ہے کہ میرے احکام کی تعمیل مین
وہ اپنے بڑے فواید کا نقصان اوٹہاتے ہین اسواسطے مینے اونکو اضافہ
تنخواہ اور مواجب پنشن وافر دینیکے واسطے کہا مگر اونہون نے اضافہ تنخواہ
کو منظور نکیا اور مجہکو باور کرایا کہ مین تنخواہ حال پر بالکل قانع ہون اسواسطے
مین نے اون سے وعدہ مستحکم کیا ہے کہ کسی سبب سے نوکری سے علیحدہ
ہونے پر اونکو پنشن تنخواہ کامل یعنی تین سو روپیہ ماہوار کی ملا کریگی اور
مجہے کمال خوشی ہے کہ اونہون نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے ؛
بتاریخ ۱۷ - دسمبر ۱۸۴۳ء مقام جے پور سے کرنل بیلی صاحب نے چٹہی
جوابی تحریر کی ؛

بوصول آپکے رقیمہ ۴ - ماہ حال کے کہ میری راے مین ہر طرح نہایت پُر سخاوت وشاہانہ ہے مین بہت شکر گذار ہوا مجھکو کمال خوشی ہے کہ آپ ایسی قدر و منزلت کے لایق ملازم کو اپنی نوکری مین رکھنے اور مین بہاری لال کو ایسے فیاض رئیس کی نوکری مین رہنے پر مبارکباد دیتا ہون یقین کرتا ہون کہ آپ ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہینگے اور اس موقع پر مین بابت ادس مہمان نوازی اور عنایت فرمائی کے جو آپ کی دارالحکومت مین جانے پر میرے ساتھہ ہوئی تہی شکریہ ادا کرتا ہون ❊

فروری ۱۸۸۵ء مین مہارانا سجن سنگہ صاحب بہادر والی اودے پور کی تعلیم و تربیت کیواسطے اتالیق مقرر کرنیکی ضرورت ہوئی تو مسٹر لیال صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے دیوان جانکی بہاری لال صاحب کو اس خدمت پر متعین کیا کہ بتاریخ ۱۴ - فروری دیوان صاحب نے اودیپور مین پہونچکر کرنیل رائٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے ملاقات کی صاحب موصوف نے مبلغ سات سو روپیہ تنخواہ تجویز کرکے اونکو ٹہیرانا چاہا دیوان صاحب نے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو لکھا کہ یہہ عہدہ چند روزہ ہے اور اوسمین پنشن کی امید نہین ہے حالانکہ میرا عہدہ حال موروثی ہے اور کاغذات معطوفہ سے ثابت ہے کہ مستعفی ہونے پر پنشن کا استحقاق رکھتا ہون اسواسطے گذارش ہے کہ آپ مہاراجہ صاحب بہادر والی بھرت پور سے ایسا بندوبست کرین کہ مین اس حق سے محروم نکیا جاؤن اور جب قابل نوکری نرہون بقیہ عمر امن و عافیت سے بسر کرون اسکے جواب مین مسٹر لیال صاحب نے چٹھی

مندرجہ ذیل لکھی ؛

آپ کی چٹھی مورخہ ۱۵ - فروری اودے پور سے پہونچی اور بدریافت اس حال کے کہ کرنل رائٹ صاحب نے آپ کی بہت خاطرداری کی اور آپ کے تقرر سے دربار خوش ہے مجھکو بہت خوشی ہوئی اب مین چند روز مین مہاراجہ صاحب سے ملاقات کرنے کیواسطے بھرت پور جانیوالا ہون اوسوقت مہاراجہ صاحب سے گفتگو کرکے ایسا بندوبست کرونگا کہ چند روزہ میواڑ مین رہنے سے آپ کے حقوق مین فرق نہ آویگا ؛

بتاریخ ۲۳ - فروری ۱۸۶۵ء صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بابت انتظام راج میواڑ کے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کیخدمت مین مراسلہ بھیجا اوسمین دیوان جانی بہاری لال صاحب کی نسبت لکھا ہے ؛

آپ نے دیوان جانی بہاری لال کو جنکی یہان کے اکثر امرا اور نامی لوگ بہت قدر کرتے ہین مقرر کیا ہے اس سے رئیس کیواسطے اوستاد و اتالیق مقرر کرنیکا ضروری معاملہ طے ہوگیا ہے جسوقت وے یہان آوینگے مین اونکو مہارانا صاحب سے ملاؤنگا اور مہارانا صاحب کو مین نے پیشتر سے آگاہ کردیا ہے کہ اون کے ساتھہ بہت تعظیم و تکریم سے پیش آنا اور اونکی نصیحت وصلاح پر عمل کرنا ضرور ہے ؛

مین نے مہارانا صاحب کے ملازمون اور حضوری لوگون کو مطلع کردیا ہے کہ وے اونکا ہر طرح سے ادب و اطاعت کیا کرین ؛

اونکا قیام محل مین یا محل کے قریب ہوگا اور بشرطیکہ آپ منظور کرلین مین اونسے

حتی الامکان قواعد مندرجہ ذیل پر عمل کرنیکے واسطے کہونگا ۔

نوجوان رئیس کے دل پر تسلط حاصل کرنے مین کوشش کرین ۔

جہانتک ممکن ہو اونکو زنانہ مین رہنے سے باز رکہین شرابخواری اور ہرطرح کی زیادتی سے پرہیز کرنیکی نصیحت کرتے رہین کفایت شعاری سے عمل کرنیکی ضرورت بتلاتے رہین کرنل بروک صاحب کی تاریخ میواڑ سے ملک کی تاریخ پڑہاتے رہین تاکہ اونکو معلوم ہووے کہ اپنی فضول خرچی اور بدنظمی کے سبب سے پہلے رانا صاحبون مین سے بعض کس افلاس و محتاجگی کی حالت کو پہونچے تہے ۔

انتظام ملک اور تدبیرات عافیت و بہبودی رعایا مین مصروف رہنے پر آمادہ کرتے رہین اور سرداران راج و ملازمان و ہمراہیان سے باخلاق وخاطرداری پیش آنے کی واجبیت منقوش خاطر کرتے رہین ۔

جب کبہی اونکی نصیحت پر غفلت اور بے التفاتی کیجاوے جانی بہاری لال صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو اطلاع دینگے اور صاحب موصوف ہمیشہ اونکی امداد و اعانت کرین گے ۔

دربار مین مہارانا صاحب کے محاذی بیٹہا کرین یہہ نشست عزت کی ہے اور یہان بیٹہنا سرداران راج کو جو مسند سے راست وچپ بیٹہتے ہین ناگوار نہوگا اسکی نقل اطلاعاً دیوان جانی بہاری لال کے پاس بہیجی گئی ۔

بتاریخ ۱۱ - اپریل ۱۸۶۸ء مسٹر لیال صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے دیوان جانی بہاری لال صاحب کے نام اس مضمون سے چٹہی لکہی ۔

آپ کی چٹھی مورخہ یکم ماہ حال پہونچی آپ نے داؤد دہٹیون کی کتاب کا ترجمہ
بھیجا اسکا مین بہت شکر گذار ہون بمقام دہلی مین نے آپکے باب مین مہاراجہ
صاحب بہادر والی بہرت پور سے گفتگو کی بمشکل تمام اونہون نے اقرار فرمایا
ہے کہ بالفعل آپ علی الاتصال اودے پور مین رہین یہ خیال رکہونگا کہ اس
سبب سے آپ کے حقوق مین کسیطرح ہرج واقع نہوگا مگر اس معاملہ مین مہاراجہ
صاحب نے گورنمنٹ کی خواہش کو آزردگی منظور فرمایا ہے اس سے مجھکو گونہ
مایوسی ہوئی ہے کیونکہ سرکار انگریزی مہاراجہ صاحب کو ہمیشہ ہرطرح کی مدد
واعانت کرنے کو مستعد ہے ؀

آپکی اتالیقی کی نسبت میری راے یہہ ہے کہ آپ نوجوان مہارانا صاحب کو
نیک چلنی اور تیراندازی وتندرستی کے طریقہ سے رہنے کی تربیت دین کیونکہ
اگرچہ زبانون کا سکہانا مفید ہے مگر یہہ تربیت زبانون کی تعلیم سے ضرور تر ہی
بتاریخ ۲۳- مارچ ۱۸۷۵ء مہاراجہ صاحب بہادر نے شقہ خاص بنام دیوان
جانی بہاری لال صاحب بعبارت ذیل صادر فرمایا -

اعتضاد دوستان دیوان جانی بہاری لال وکیل وپنچسردار راج بہرتپور بعافیت باشند
سابق ازین بذریعہ خطوط کپتان سریرام منشا حضور درباب معاملہ اودے پور
آپکو بخوبی ظاہر ہوگیا ہے مگر ہنوز اوس منشاء کے بموجب ظہور نہین ہوا لہذا
جانی لکہین لال کو بذریعہ شقہ ہذا آپکے پاس روانہ کیا جاتا ہے اور لکہا جاتا ہے
کہ بہ تدابیر شایستہ جسطرح ممکن ہو وہان سے عقب گذاری اپنی کرکے اپنی جگہ
پر آجاوین کسواسطے کہ بدون حاضری آپکے کئی طرح کے ہرج ہین اور حضور کو

بہی طمانیت نہین ہے اسواسطے بہرحال خواہ بہ بہانہ عدم موافقت آب وہوا
یاکسی دیگر عذر معقول سے رخصت ہوکر آجاوین اور اس باب مین حضور اینجانب
کا لکہنا فضول ہے آپ خود ہوشیار ہین ایسی تدبیر کرین کہ صاحب کلان بہادر
بہی راضی رہین اور یہہ بہی معلوم نہووے کہ ایمار اینجانب سے یہہ عذر جانب
دیوانجی سے ہوا اور آپ کی عقب گذاری بہی وہان سے ہوجاوے اور واضح
رہے کہ حضور کو اب اس مدت سے کہ جو آپ کا وہان قیام رہ چکا ایک دن
زیادہ کا بہی وہان ازبس ناپسند وناگوار ہے زیادہ اس سے کیا لکہا جاوے
اور جو آپ نے درباب تنخواہ کے لکہا تہا کہ ایک ہزار روپیہ دربار اودے پور
سے مقرر ہونی تجویز ہوئی ہے سو آپ تنخواہ وہان سے نہ لیوین نہ اوسکو
قبول کرین تنخواہ آپ کی برابر یہان سے جاری رہیگی اور جن ایام مین وہان
رہے ہو وہ بہی تنخواہ یہان سے ہی ملیگی ؛

مسٹر لیال صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے حسب تجویز صاحب پولیٹکل ایجنٹ
اودے پور دیوان جی صاحب کی تنخواہ سات سو روپیہ ماہوار مقرر کرکے درخواست
منظوری کی تہی اوسکے جواب مین چٹہی صاحب انڈر سیکرٹری گورنمنٹ ہند
بنام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نمبری ۱۶۸۲ مورخہ ۹ - جون ۱۸۷۵ء وصول
ہوکر اوسکی نقل صاحب پولیٹکل ایجنٹ اودے پور اور دیوان جانی بہاری لال صاحب
کے پاس بہیجی گئی ؛

آپ کی چٹہی نمبری ۷۰ ۱۳۴ - ۲۴۲ پی مورخہ ۲۲ - مئی ۱۸۷۵ء کے جواب مین
مین حسب الحکم آپکو اطلاع دیتا ہون کہ نواب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب نے

باجلاس کونسل آپ کی اس تجویز کو کہ دیوان جانی بہاری لال جب تک مہارانا صاحب والی اودےپور کے اتالیق رہین اونکو مبلغ سات سو روپیہ ماہوار کی تنخواہ ملا کرے منظور فرمایا ہے ؀

جولائی سنہ ۱۸۷۵ء مین مہارانا صاحب کی شادی ہوئی اوسکے اہتمام مین دیوان جانی بہاری لال صاحب نے کوشش کی تب میجر گننگ صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ میواڑ نے چٹھی مندرجہ ذیل بطور سند کارگذاری تحریر کی ؀

गनिंग

مورخہ ۲۵ - جولائی سنہ ۱۸۷۵ء مقام کہیرواڑہ ؀

[illegible]

اس مہینے مین مہارانا سجن سنگہ صاحب والی اودےپور تخت جی لال دختر مہاراجہ صاحب ایڈر سے شادی کرنے کیواسطے ایڈر کو گئے تب دیوان جانی بہاری لال وکیل راج بہرت پور اون کے ہمراہ تہے بسبب اکثر مراتب پابندی دستور و قاعدہ قدیم کے دیوان جی صاحب کی صلاح بحیثیت اوستادی مہارانا صاحب دشوار التعمیل تہی کیونکہ اونکی نصیحت جو واقعی ناگوار تہی اونکے شاگرد کی طبیعت پر ظاہر و منقوش کرنی پڑی تہی اور صرف اونہین کے حلم و مستقل مزاجی و خوش طبعی اور قیام طبیعت سے کہ یہہ اوصاف ہندوستانی لوگون مین مین نے بہت کم دیکھے ہین اونیز اس خوبی سے عمل ہوا کہ ہر ایک کام حسب اطمینان انجام کو پہونچا اور مجھکو بطور پولیٹکل افسر منجانب گورنمنٹ کے انصرام کار مین بہت آسانی ہوئی ؀

हरबर्ट

اور اودےپور مین واپس آنے کے بعد کرنل ہربرٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے چٹھی مندرجہ ذیل تحریر کی ؀

عزیز من دیوان جانی بہاری لال صاحب -
مین نے مہارانا صاحب کو ایک چٹھی لکھی ہے جسوقت اوسے بند کیا اوسیوقت
اون کے گوردہن بلاس مین پہونچنے کی سلامی ہوئی امید ہے کہ آج شام
کو مین اونکے پاس آؤن تو کوئی امر مانع نہوگا اس سفر مین جو آپنے اہتمام کار کیا ہے
اوسکی بابت مین آپکو مبارکی دیتا ہون میجر گننگ صاحب آپکی خدمتون کی
بہت تعریف لکھتے ہین اور مین اونکی رپورٹ نہایت خوشی سے صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل کیخدمت مین روانہ کرونگا ؛

اس رپورٹ کی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کیخدمت مین پہونچنے پر جواب مین
چٹھی مار ٹیلی صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بنام صاحب پولیٹکل ایجنٹ
میواڑ صادر ہوئی اوسکی نقل دیوانجی صاحب کے پاس بہیجی گئی ؛

حسب الحکم آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ آپکی چٹھی نمبری ۲۳۳ - ۱۲۰ جی مورخہ
۲۴ ماہ گزشتہ متضمن حالات شادی مہارانا صاحب دختر خاندان رئیس ایڈرسے
وصول ہوئی ؛

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ارشاد کرتے ہین کہ آپ دیوان جانی بہاری لال کو
مطلع کردین کہ مراسلہ مذکور مین اونکی کارگذاری کا جو حال لکھا ہے اوس کے
دریافت ہونے سے ہمکو کمال خوشی حاصل ہوئی ہے اور اوسکی نقل اطلاعاً
گورنمنٹ کی خدمت مین بہیجی جاویگی ؛

احکام تاکیدی مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور بارشاد حاضری دیوان
جانی بہاری لال صاحب اپنے کام پر صادر ہوئے تو دیوانجی صاحب نے

गोरधन

मारटेली

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین عہدۂ اتالیقی مہارانا صاحب والی اودے پور سے علیحدگی کی درخواست کی کہ بماہ اکتوبر ۱۸۸۵ء مسٹر فرامجی بہیکاجی پولٹیکل اسسٹنٹ مقرر ہوئے اور اونکو بذریعہ چٹھی مندرجہ ذیل رخصت ہوئی

چٹھی منجانب صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ بنام دیوان جانی بہاری لال صاحب اتالیق مہارانا صاحب بہادر والی اودے پور نمبری ۴۰۶ مقام اودے پور مورخہ ۱۱- اکتوبر ۱۸۸۵ء

حسب خواہش واجبی آپ کے آقاے نعمت مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرتپور کے آپکا راج بہرت پور کی نوکری مین جانا ضرور متصور ہوکر یہہ تجویز قرار پائی ہے کہ مسٹر فرامجی بہیکاجی اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ مہارانا صاحب اودے پور کی خدمت مین بجاے آپکے مقرر ہون اسواسطے مجھکو لازم ہے کہ بحیثیت اپنے عہدہ و نیز خاص اپنی راے سے جو خدمتین آپ نے عرصہ سات مہینے مین کہ اس دربار کے بہت ضروری و دقیق کام پر رہنے مین انجام دی ہین اونکی تعریف لکھون ؀

آپنے مہارانا صاحب کیطرف سے بہت قدر و منزلت حاصل کی ہے اور سرداران راج اور ہر فرقہ کے لوگ آپکے بہت مداح و ثناخوان ہین ؀

امید ہے کہ آپ نے جو یہان انصرام کار مین محنت و توجہہ کی ہے اوسکے عوض میرا شکریہ قبول کرین ؀

دستخط کرنل ہربرٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ

اودے پور سے علیحدہ ہونے کے بعد مہارانا صاحب والی اودے پور نے بتاریخ

۳-جنوری ۱۸۷۶ع ایک چٹھی بنام دیوان جانی بہاری لال صاحب تحریر کی وہ بہی لکھنے کے لایق ہے ॰

میرے معزز اوستاد - افسوس ہے کہ جب سے آپ صاحب ایجنٹ گورنرجنرل کے لشکر کو گئے ہین مجھکو بدریافت حال خیروعافیت آپ کے مسرت حاصل نہوئی آیندہ کو امید ہے کہ آپ اپنی تندرستی کے حال سے وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہینگے کرنل رائٹ صاحب نے بہی اندنون مین کوئی چٹھی نہین بہیجی ہے اسواسطے آپ اونکو یاد دلاوین اور اون سے اور اون کی میم صاحب سے میرا سلام کہین ॰

جیسا کہ پیشتر چاہا تہا مین اب آپکو انگریزی اردو اور ہندی کی کاپیان بہیجتا ہون امید ہے کہ آپ صاحب موصوف کو دکہاوینگے افسوس ہے کہ جب مہاراجہ صاحب والی بہرت پور ناتہہ دوارہ مین سری ناتہہ جی کے درشن کیواسطے گئے تہے مین بمبئی سے آیا تہا اور میرے یہان پہونچتے ہی لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسرائے وگورنرجنرل ہندوستان اس دارالحکومت مین تشریف لائے اس سبب سے مین بہت مصروف تہا اور ایکدم کی فرصت نہ تہی مگر بعد تشریف بری لارڈ صاحب کے مین نے گوپال دہنکڑہ کو ناتہہ دوارہ مین بہیجا اوسکے پہونچنے سے ایک روز پیشتر مہاراجہ صاحب تشریف لیگئے اس سبب سے نہ مین اون سے ملاقات کرسکا اور نہ اونکی کچھہ خاطر و تواضع ہوسکی میری ہمیشہ کمال خواہش ہے کہ مہربان رئیس مثل مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور سے جو آپ سے دانشمند اور وفادار مشیر کی قدر و منزلت فرماتے ہین ملاقات کرون

اگر آپ کے نزدیک مناسب ہو تو آپ یہہ کا بیان مہاراجہ صاحب کو بہی دکہائین
اور اس دربار کو ہمیشہ اپنا سمجہتے رہین اور جو آپکی خواہش ہو اوسکے لکہنے مین
پس وپیش نکرین اور اس دربار کو خانہ بے تکلف سمجہین *
قبل اختتام اس چیٹہی کے مین آپ کی اطلاع کیواسطے یہہ بہی لکہتا ہون کہ نواب
ویسرائے وگورنر جنرل صاحب بہادر ہندوستان اس ریاست کے انتظام
سے بہت خوش ہوئے ہین *

آپکا دلی خیرخواہ مہارانا سجن سنگہ والی اودیپور

دوسری فصل

راج الور

راج الور کے شمال مین ضلع گورگانوہ متعلق دہلی شمال مغرب مین کوٹ قاسم علاقہ
راج جیپور اور پرگنات کانٹی وباول علاقہ راج نابہہ اور پرگنہ نارنول
علاقہ راج پٹیالہ اور مغرب وجنوب مین راج جےپور اور مشرق مین راج
بہرت پور ہین - درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۴ دقیقہ اور
۲۸ درجہ ۱۳ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۷ دقیقہ اور ۷۷
درجہ ۱۴ دقیقہ کے اوسکا غایت طول اسّی میل شمال وجنوب مین اور
غایت عرض پینسٹھہ میل مشرق ومغرب مین اور رقبہ ۳۵۷۳ مربع میل ہے
گہاٹ جسمین ہوکر اس ملک کی بارش کا پانی گذرتا ہے بوجوہات معقول
سطح سمندر سے ۹۰۰ فیٹ بلند متصور ہوسکتا ہے اور الور کا قلعہ پست زمین
سے ۱۲۰۰ فیٹ اور سطح سمندر سے ۲۰۰۰ فیٹ برتر ہے کل علاقہ مین سلسلہ
پہاڑ ہین اور اون کے درمیان مین میدان اور چہوٹے چہوٹے قطعات اراضی
ہین اور اکثر پہاڑون پر قلعات ہین ٭

اس ملک مین دو ندیان ہین ایک سونگانہ کے بارہ کی کہ بارہ سے آگے
بڑھ کر مشہور ندی اومرن - روپاریل - مانسن انہی نامون سے مشہور ہوئی
ہے اور مختلف شاخون سے علاقہ راج بہرت پور مین داخل ہوتی ہے برسات
مین بہت زور سے بہتی ہے اور موسم گرما وسرما مین بہی کسیقدر پانی جاری

काटी
बावल
नाभा
नारनोल
मुगाना
उमरन
रूपारैल
मानसन

رہتا ہے۔ دوسری صاحبی ندی کہ صرف برسات مین بہتی ہے اور دیگر موسمون
مین خشک رہتی ہے ٭

साहिबी

اگرچہ اسوجہہ سے کہ کچھوا یون کا راج اور جیپور کی شاخ ہے اس ملک کو لوگ
ڈہونڈار خیال کرتے ہین مگر دراصل اس راج مین ڈہونڈار کا بہت خفیف
جزو داخل ہے اور اوسکے حصص چار نامون سے مشہور ہین۔

ढूंढार

اول ڈہونڈار جسمین پرگنات مالاکہیڑہ و راج گڈہ و راج پور و ٹہلہ ہین۔
دوسرے نیہڑہ جسمین پرگنات تہانہ غازی و پرتاب گڈہ و عجب گڈہ۔ و
بلدیو گڈہ ہین۔
تیسرے راٹہہ جسمین مانڈن و بہرود و بہروڑ و منڈاور و کرنی کوٹ۔ و
نیمرانہ و ہرسورہ و جیندولی و تتار پور و حاجی پور و ہمیر پور و بانسور و
رام پور ہین۔
چوتہے میوات جسمین الور و رام گڈہ و بہادر پور و گوبند گڈہ و پیپل کہیڑہ
و کشن گڈہ و اسمعیل پور و تجارہ و ٹپوکڑہ داخل ہین ٭

मालाखेडा
राजगढ़
रामपुर
टहला
नेहडा
थानागाज़ी
परतापगढ़
अजबगढ़
बलदेवगढ़
राठ
माडन
बहोद
बहरोड
मुंडावर
करनीकोट
नीमराना
हरसोरा
जींदोली
ततारपुर
हाजीपुर
हमीरपुर
बानसूर
रामपुर
मेवात
अलवर
रामगढ़

ملک میوات جسکا ایک حصہ ضلع گورگانوہ مین دوسرا راج بہرت پور مین اور
تیسرا راج الور مین ہین بوجہہ آبادی قوم میو کے اس نام سے مشہور رہوا ہی
قوم میو کی اصلیت کسی تاریخ سے ظاہر نہوئی ہے مگر مدت مدید سے اونکا اس
ملک مین ہونا ظاہر ہے یہہ قوم برآمدگی اپنی راجپوتون سے بتلاتے ہین لیکن
اوسپر یقین کامل نہین ہوسکتا کیونکہ جو راجپوت مسلمان ہوئے ہین اون کے
راجپوتی لقب اور گوت مین خلل واقع نہین ہوا اگر میو بہی راجپوت سے نکلے ہوتے

बहादुरपुर गोविंदगढ़ पीपलखेडा किशनगढ़ तिजारा टपूकडा मेव गोत

تولقب اور گوت کی تبدیلی ہوتی اس سے پیدا ہے کہ برآمد گی اونکی راجپوتوں سے نہین بلکہ چند وجوہ سے پایا جاتا ہے کہ میو مینون سے مسلمان ہوئے ہین۔

اول یہہ کہ میو اور مینہ ہم مخرج ہین۔

دوسرے گوت میوان و مینہ ہا اکثر ایک ہین جیسے نائی۔ سینگل۔ دولوت۔ پوندلوت۔ ڈہنگل۔ بالوت کہ یہہ گوت دونون قومون مین ہین۔

تیسرے پیشہ سرقت مین دونون قومین متفق ہین۔

چوتھے اونکی آپسمین رشتہ داری سابق مین ہوتی تہی کہ قصہ شادی ششی بدنی پوتی باد ارا و مینہ اور دریا ولد ٹوڈرمل میوطشت ازبام افتادہ ہے۔

درینصورت آشکار ہے کہ کسی مرد یا عورت قوم مینہ کا ساتھہ دیگر قوم راجپوت وغیرہ کے ملاپ ہوکر اونکی اولاد علیحدہ قوم قرار پائی اور میو کے نام سے موسوم ہوئی بعد ازان جس قوم نے اون کے ساتھہ اتفاق کیا وہ بہی میو ہوگئی عجب نہین جسطرح جادون راجپوت میوان مین ملکر گوتوال میو ہوئے اسیطرح دیگر راجپوت بہی اونمین شامل ہوئے ہون اونکی کثرت بدرجہا ہوئی چنانچہ میوان کے باون گوت اور بارہ پال ہین پالون کی تفصیل یہہ ہے۔

لندراوت۔ ڈہنگل۔ نائی۔ سینگل۔ چہرکلوت۔ ڈیمروت۔ پاہٹ۔ ڈولوت۔ بالوت۔ پوندلوت۔ رٹاوت۔ ڈہنگرال۔ اور جو میوان بارہ پالون سے باہر ہین پلے کہلاتے ہین اور رسمیات ہنود ابتک اس قوم مین جاری ہین باہم ایک پال مین شادی نہین کرتے ایک پال کی دوسری پال مین شادی ہوتی ہے اور دیگر کل طریق ہندوانہ رکھتے ہین نام کے مسلمان ہین روزہ نماز کے

नाई
सींगल
दूलोत
पोंदलोत
देहगल
बालोद
पाखिवद
बादाराव
दरया
टोडरमल

गोतवाल

लंदावत
देहगल
नाई
सींगल
छिरकले
डेमरोत
पाहट
दूलोत
बालोत
पोंदलो

देहगवल रटावत

پابند نہین شراب خواری کو جایز سمجھتے ہین سید سالار مسعود غازی کو بہت مانتے ہین اور ہر قوم کی عورت گھر مین ڈال لیتے ہین اور مثل گوجر وغیرہ قومون کے گھر واسہ کر لیتے ہین اور عورتین بدن گود واتی ہین ؛

یہہ قوم ہمیشہ سے خونخوار وحشی صفت اور چوری پیشہ مشہور ہے مسلمان بادشاہون کے زمانہ مین زیادہ سرکش ہوئی جب اونہون نے عین دار السلطنت کے دروازہ تک تاخت و تاراج شروع کیا آخرکار اونپر عتاب شاہی ہوا ؛

سنہ ۱۲۶۶ء مین غیاث الدین بلبن نے اونپر فوج کشی کی اور بخوبی تمام اونکی سرکوبی کرکے اور اکثر مقامات مین اپنی فوج متعین کرکے اونکا قریب ایک لاکھ آدمی قتل کیا ڈیڑہ سو برس بعد جب خاندان تغلق کا زوال ہوا میؤون نے یہہ موقع غنیمت سمجھکر سرکشی کی مگر سید مبارک نے پہر سنہ ۱۴۲۹ء مین اونکو سزا دی اوس وقت سے تین سو برس تک صرف خفیف وارداتین کرتے رہے کیونکہ اونکی طاقت ایسی نہ تہی کہ جماعت کثیر سے غارتگری کرتے اونمین کوئی سرگروہ نہ تہا اور نہ کچہہ ترتیب و قاعدہ تہا وقت انتقال شاہنشاہ اورنگزیب فساد و بدنظمی ہونے پر راجہ جیپور نے سلطنت مین سے چند ملکون پر اپنا قبضہ کیا اون مین میوات بہی تہی پچاس برس تک اونکے قبضہ مین رہی بعد ازان بہرت پور و الور مین منقسم ہوئی ؛

سنہ ۱۸۰۳ء مین عند المقابلہ ہلکر اور لارڈ لیک صاحب کے میوان نے انگریزی فوج کو تکلیف و مضرت پہونچائی باوصف کامل ہوشیاری کے اونہون نے متواتر حملہ کرکے اونٹ اور گہوڑون کو لوٹا اور جو لوگ ضرورتاً لشکر سے علیحدہ ہوئے

اونکو قتل کیا باوصف اونکی شرارت کے راو راجہ صاحب کا طریقہ بجانب سرکار انگریزی ایسا عمدہ رہا کہ بعد فتح کے ۱۸۰۶ء مین جو ملک بہرت پور سے لیا گیا اوسمین سے چند پرگنات بعوض اوس بدسلوکی کے جو اونہون نے ہلکر کے ساتھہ کی راو راجہ صاحب کو عطا کیے گئے *

رینل صاحب نے میوان کو بہت شریر اور جاہل لکھا ہے مگر مسٹر فریزر صاحب کو کہ ۱۸۲۰ء مین اس ملک مین ہو کر گذرے اور مسٹر جیکومنٹ صاحب کو جو ۱۸۳۲ء مین اوسی راستہ سے گئے اون سے کچھہ اذیت نہ پہونچی بلکہ جیکومنٹ صاحب کو تو یہہ شکایت رہی کہ راو راجہ صاحب نے جو صاحبان انگریز کے ساتھہ بے اعتنائی اور کم توجہی سے پیش آتے تھے اونکی کچھہ خاطر و تواضع نکی مگر صاحبان انگریز کی سبکی ہونے پر نواب گورنر جنرل صاحب اور دیگر حکام انگریزی کی کمال ناخوشی ہوئی تو راو راجہ صاحب کے طریقہ مین بہت فرق پیدا ہوا ۱۸۴۲ء مین اونہون نے وہون اور لیج صاحب کو الور کی سیر کیواسطے بہت شوق سے بلایا اور بہت تعظیم و تواضع کی *

راج الور مین بخلاف صورت دیگر ریاستون کے یہہ بڑی خوبی ہے کہ اوسکا دار الریاست یعنی شہر الور راج کے عین وسط مین واقع ہے ہر طرف کو پرگنات علاقہ راج ہین اور سرحد راج کے ہر سمت مین الور سے عنقریب برابر فاصلہ پر ہے *

ریاست کا مشرقی حصہ کشادہ اور نہایت مزروعہ ہے اوسکے مغرب مین سلسلہ کوہستان ہے کہ کہین بارہ میل اور کہین بیس میل عرض مین متوازی پہاڑون سے بنا ہے کہ اونمین سے بعض ۲۲۰۰ فیٹ کی بلندی کو پہونچے ہین یہہ پہاڑ کوہ

रेनल
फ़्रेज़र
जेकोमंट
ह्योनग्गेाट

ارابلی کے اجزاء ہین اونمین اکثر مقامات پر نہایت خوشنما گہاٹ اور گندگاہ
ہین گہاس اور سرد رختی بہت رہتی ہے اور اگرچہ کسی عمدہ قسم کی لکڑی پیدا
نہین ہوتی مگر کویلون کیواسطے لکڑی بہت ہوتی ہے کہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ء مین انہین
پہاڑون کا چار لاکہہ اسی ہزار من کویلہ مانڈری یعنی لوہے کی بہٹیون کے خرچ
مین کام آیا - ان پہاڑون مین معدنی پیداوار بہت ہوتی ہے آہنی نوری
تو سطح زمین سے بہت قریب ملتی ہے دو کانین تانبہ کی چند سال سے جاری
ہین مگر اون سے فایدہ کم ہوتا ہے اور چاندی سیسہ اور گندک بہی قلیل
مقدار سے ملتا ہے مگر اون کے نکالنے مین کچہہ فایدہ نہین موضع جہری پرگنہ
پرتاب گڈہ مین سفید سنگ مرمر کی کان ہے ✤

मांडरी

झिरी

پہاڑون مین شیر بگہیرے سابنہر نیل گاؤ وغیرہ جانور بکثرت ہین اور ہمیشہ سے
اونکے مارنے کی ممانعت ہے مہارا وراجہ بنی سنگہ صاحب کے وقت مین جنگلی
شور بہت تہے اور زراعت کا اسقدر نقصان کرتے تہے کہ دیہات ویران ہوگئے
تہے کوسون تک اراضی غیر مزروعہ رہگئے تہے مگر عہد انتظام ایجنسی مین اونکے
مارنے کی ممانعت موقوف ہوگئی کہ اوسوقت سے صرف پہاڑون مین رہتے
ہین ہرن بہی بکثرت ہین ایک ہرن کے مارنے کی سزا تین برس کی قید مقرر ہے
بتاریخ ۱۰- اپریل ۱۸۸۱ء علاقہ راج کی خانہ شماری ہوئی اوس سے گہر اور
آدمیون کی تعداد اس تفصیل سے ثابت ہوئی ہے ✤

نام پرگنہ	تعداد آبادی قصبہ صدر پرگنہ	تعداد مکانات و دوکانات پرگنہ	تعداد آبادی پرگنہ
الور	۵۲۳۵۷	۳۶۳۰۶	۱۴۷۲۴۰
راج گڈھ	۱۲۰۷۰	۱۳۷۹۳	۱۰۳۲۱۱
لچھمن گڈھ	۳۷۷۹	۹۹۴۱	۶۶۱۸۹
گوبند گڈھ	۵۷۲۰	۵۶۳۵	۲۴۱۷۷
کٹھومر	۲۹۸۲	۴۷۹۹	۳۸۲۶۸
رامگڈھ	۵۵۸۱	۱۱۷۱۳	۵۳۴۹۹
کشنگڈھ	۴۲۵۴	۱۲۹۵۶	۶۰۲۷۴
تجارہ	۷۳۸۲	۱۲۳۶۲	۵۱۷۰۲
منڈاور	۰	۷۶۹۰	۶۰۶۲۰
بانسور	۳۲۶۳	۹۹۷۳	۶۹۳۷۹
بہروڑ	۵۲۱۳	۷۱۹۳	۵۲۹۱۸
تہانہ غازی	۳۳۶۹	۷۰۷۷	۵۲۱۱۹
۰	میزان	۱۳۹۴۳۸	۷۷۸۵۹۶

कठूमर

تفصیل آبادی	۷۷۸۵۹۶		
مرد	عورت	طفل	دختر
۲۵۹۷۶۲	۲۴۰۵۴۵	۱۵۸۹۶۱	۱۱۹۳۲۸

تفصیل اقوام	۷۷۸۵۹۶		
ہندو	۵۹۸۲۳۳	مسلمان	۱۸۰۳۲۵
برہمن	بقال	سید	خانزادہ
۸۲۰۷۱	۴۶۰۵۲	۹۶۸۶۱	۸۴۹۰
اہیر	گوجر	راجپوت مسلمان	متفرقات
۴۴۹۷۱	۴۲۷۳۰	۴۷۶۵	۷۰۳۰۹
مینہ	راجپوت		
۴۹۱۸۷	۳۳۸۱۷		
چمار	متفرقات		
۳۲۰۰۹	۲۶۷۳۹۶		
عیسائی	۳۸		

ان اقوام مین سے میوان کا مفصل حال پیشتر لکھا گیا ہے ٭

बहुवासी برہمنون مین زیادہ تر اہوا سی ہین کہ بیلون پر مال کی بہرتی کرکے تجارت کرتے ہین مینہ لوگ مشہور سارق و غارتگر ہین مگر اس پیشہ کے لوگ اس قوم مین تہوڑے ہین اور چوکیدار نام سے مشہور ہین اور چوری سے باز رہنے اور اپنے برادران کو باز رکہنے کیواسطے دیہات مین چوکیدار مقرر کئے جاتے ہین مگر زیادہ تر اس قوم کے زراعت پیشہ ہین علاقہ الور مین وے چوکیدار مینون کی برادری سے علیحدہ ہو گئے ہین اگرچہ چوکیدار بہی زراعت پیشہ ہو سکتے ہین زراعت پیشہ مینے گوجرون سے بہی زیادہ صلح ور ہین پس کل قوم بدپیشہ نہین ہین راجپوتون سے پیشتر مینے راج کے مالک تہے اور پشتون سے وے ریاستون کے خزانہ کے محافظ اور کئی طرح سے رئیسون کے پاس نوکر رہے ہین ٭

علاقہ الور کے گوجر سرکش و بدپیشہ نہین ہین بلکہ اکثر مقامات پر او نپر راجپوتون کیطرف سے ظلم و زیادہ ستانی ہوتی رہی ہے ٭

علاقہ الور کے بقال دولتمند نہین ہین اول درجہ کا ساہوکار ایک بہی نہین ہے زیادہ تر اگروال ہین ٭

مثل دیگر ممالک کے اس ریاست مین بہی جاٹ اول درجہ کے زراعت پیشہ ہین اور اس پیشہ مین صرف کاچہی اونکی ہمسری کر سکتے ہین ٭

تعجب ہے کہ جو قوم ملک کی حاکم ہے وہی تعداد مین سب سے کم ہے منجملہ ۱۰۳۴۳ राजपूत راجپوتونکے مہاراو راجہ صاحب کے ہم خاندان یعنی نروکہ صرف ۷۲۱۸ ہین باقی ماندہ اس تفصیل سے ہین ٭

راٹھوڑ	چوہان	راجاوت	شیخاوت	دیگر راجپوت
۱۳۸۵	۸۵۶۳	۸۰۴	۳۵۵۹	۱۲۲۸۸

राठौड़
चौहान
राजावत
शेखावत

राٹھوڑ وچوہانون سے سرداروں کی رشتہ داری ہوتی ہے۔ راجاوت و شیخاوت مثل سرداروں کے جیپور کے کچھواہون کی شاخین ہین خاص برادران کی نسبت دیگر اقسام کے ہمقوم حسد کم کرتے ہین اسواسطے یہہ لوگ نوکری مین زیادہ محنتی اور بطور رعایا زیادہ خیرخواہ ہین اکثر دیہات راجپوتون کو معافی مین ہین اور وہان وے اپنے حقوق مالکانہ سمجھتے ہین مگر راجگان الور ہمیشہ سے اپنے برادر و رشتہ دارون کی جاگیرین زیادہ نکرنے مین ہوشیار رہے ہین تاکہ وے حد سے زیادہ زبردست ہوکر رئیس کی تکلیف و دقت کے باعث نہوسکین اس سبب سے جیسے زبردست ٹھاکر راجپوتانہ کی دیگر ریاستون مین ہین الور مین نہین ہین اور جو کسی نے رسوخ پایا ہے تو صرف اپنی ذاتی لیاقت اور بکوشش و جانفشانی رئیس کی نوکری کرنے سے نہ کہ اپنی رشتہ داری یا ہمقومی وغیرہ کے استحقاق سے ؛

कच्छवाहे

دیہات خالصہ مین راجپوتون کی زمینداری بہت کم ہے اور جہان ہے ایسے کاہل وجود ہین کہ جب تک فاقہ کشی کی نوبت نہ پہونچے ہل کو ہاتھہ نہین لگاتے اور پیداوار کا اچھا انتظام نہین کرتے پس ریاست مین ہمیشہ یہی مدنظر رہا ہے کہ جہان بوجہہ قدامت گانو مین راجپوت مقدم و سرگروہ متصور ہونیکے لایق تھے وہان بجاے اونکے دیگر اقوام کے لوگ مقرر کئے گئے ہین ؛

اہیر زراعت پیشہ اور صلح ور قوم ہے ؛

قوم جاٹ نزادہ کا حال جو مخدوم صاحب نے ارژنگ تجارہ میں اسیطرح لکھا ہے کہ جاٹ نژاد سے سری کرشن مہاراج راجہ متہرا قوم جادون کی نسل سے راجپوت تھے راجہ موصوف سے بارہ پشت بعد تہن پال نامی ایک راجہ ہوا اوس نے شہر بیانہ کے قریب قلعہ تہن گڈہ احداث کیا سنہ ۵۹۲ ہجری مین شہاب الدین غوری نے قلعہ تہن گڈہ کو فتح کیا اور وہان کی حکومت بہاؤالدین طغرل کو عنایت کی راجہ آنند پال خلف الرشید راجہ تہن پال مفرور ہو کے ایک مدت آوارہ دشت ادبار رہا سمت ۱۲۱۷ بکرماجیت مین اوس نے اجان گڈہ جو قصبہ کامان سے دو کوس ہے آباد کیا اور سکونت سے قرار پاکر اوس نواح مین ایک درویش حقیقت کیش شاہ الک نام رہتے تھے اونکی خدمت بابرکت مین حاضر رہا اور دعاء شاہ صاحب سے فارغ البال ہو کے مقاصد دلی کو پہونچا بعد انتقال راجہ آنندپال کے اننتی پال اوسکا پسر اور اوسکے بیٹے اننتی پال ولد اننتی پال اجان گڈہ مین استقامت گزین رہے ادہان پال خلف اننتی پال نے بالاے کوہ موضع گلتاج پور پرگنہ تجارہ موضع ذو رالہ بسایا کہ اوسکے ویران مکانات آبادی کے نشان دیتے ہین اور انسراج پسر ادہان پال نے موضع سرہٹہ مین بود و باش اختیار کی انسراج کے چند پسر حسب تفصیل ذیل ہوئے۔

ابنی جاسی لکہن پال دہرم سی گوتہہ راج —

چنانچہ دہرم سی لاولد گیا اور ابنی و جاسی و لکہن پال و گوتہہ راج کی اولاد میو ہوگئی اور اب وہ گوتوال میو مشہور ہین ابنی کی اولاد موضع نگینہ اور جاسی کے موضع بہادس دیہات پرگنہ فیروزپور جہر مین ہے اور لکہن سی کی

نیلی مین اور گڈہہ ریلج کے جا مردہ پرگنہ کش گڈہ مین اور لکہن پال سپاہی
پدر مرضع سرہٹہ مین آباد رہا لکہن پال کے دو پسر ہوئے ایک سانبہر پال دوسرا
شوپپال وہ دونون بعہد فیروزشاہ باربک ۵۵۰ ہجری مین مسلمان ہوکر
سانبہرپال بہ اسم ناہر بہادر اور شوپپال بنام چہجو خان موسوم ہوئے۔
خانزادون کے جاگاکی پوتہی مین لکہا ہے کہ سانبہرپال نے شیر کا شکار کیا
تہا ناگاہ فیروزشاہ کی سواری آگئی بادشاہ نے بدریافت اس شجاعت کے
سانبہرپال کا ناہر بہادر نام رکہا اور اونکے مسلمان ہونے کی دو روایت
ہین ایک یہہ کہ وہ برغبت دل اسلام کیطرف مایل ہوکے حضرت نصیرالدین
اودہی چراغ دہلوی کے مریدون مین داخل ہولئے۔ دوم جو وہ ہمیشہ
پیشہ غارتگری رکہتے تہے کہ خانزادون کے پشت نامہ کی کتاب سے اس کی
تصدیق ہوتی ہے اسوجہ سے بحکم سرکار شاہی گرفتار ہوکر لایق گردن زدنی
قرار پائے تب حفاظت جان کے لئے اونہون نے اسلام قبول کیا۔ اور خانزادے
جو بیان کرتے ہین کہ باعتبار قومیت بزرگون کے خطاب خان جادون ملا ہے
نظربران اصلی لقب ہمارا افغان جادون ہے اور عوام غلطی سے خانزادہ کہتے
ہین یہہ قرین راستی نہین ہے دراصل لقب اونکا خانہ زاد معلوم ہوتا ہے کہ
بادشاہون سے اکثر خطاب خانزادی لوگون کو ہوا ہے اور خانزادی پادشاہ
کو ہر ایک فخر سمجہتا تہا اور جب کوئی ہندو مسلمان ہوتا تہا اوسکو بہی خانہ زاد
قرار دیتے تہے اور بجز اہل مراتب کے یہہ خطاب کسی کو نہین ملتا تہا تاریخ
فرشتہ مین لکہا ہے کہ فیروزشاہ باربک ایک لاکہہ خانہ زاد رکہتا تہا مخصوص

اصلیت یہی ہے کہ خانزادون کا لقب خانہ زاد ہے چنانچہ چھجو خان نے سکونت موضع گہاگس پرگنہ فیروزپور جہرا اختیار کی اور ناہر بہادر سرہٹہ مین رہا اور عنایت شاہی کے سبب معزز و رئیس میوات ہوا اور قلعہ کوٹلہ جسکا نشان بالاے کوہ واقع ہے ناہر بہادر کے قبض و دخل مین تہا چنانچہ ۷۹۳ھ ہجری مین ابوبکر شاہ بن ظفرخان بن سلطان فیروزشاہ باربک نے خوف سے سلطان ناصرالدین محمد شاہ عم خود کے فرار ہوکر قلعہ کوٹلہ مین پاس ناہر بہادر کے پناہ لی تہی اور جب امیر تیمور فیروزآباد مین آیا ناہر بہادر نے جوڑہ طوطے سفید ادسی قلعہ سے بطریق تحفہ نذر بہیجا کہ منظور ہوا مگر ہر کما لے را زوالے تہا بجز ذات باری کسی کو نہین ہے جب پیمانۂ عمر ناہر بہادر کا لبریز ہوا قضا کشان کشان بہاہورا مین لے گئی۔ آشکارا ہووے کہ جہاسو واس پرگنہ کشنگڑہ مین فتح آباد کے قریب ایک گانو ہے جہامورا نا قوم چوہان نے اوسکو آباد کیا تہا اور رانا مذکور کی دختر ناہر بہادر سے کتخدا تہی ناہر بہادر کے مسلمان ہونے سے جہامورانا آتش کینہ مجمر سینہ مین مشتعل رکہا تہا یعنی ناہر بہادر کی ہلاکت کا درپے تہا بنظر قرابت ناہر بہادر اوسکے گہر گیا تو اوس نامرد نے مدارات سے غافل کرکے ناہر بہادر کو مارڈالا کہ ناہر بہادر کی قبر جہاسو واس مین موجود ہے اور ناہر بہادر نو پسر مفصلہ ذیل رکہتا تہا۔

شاہ محمد۔ بہادر خان ۔ ملک علاء الدین ۔ شہاب خان ۔ اہرود۔ شوریج خان ۔ نورخان ۔ نظام خان ۔ فتح خان بعد انتقال ناہر بہادر کے ملک مقبوضہ کی تقسیم اوسکی اولاد مین اس تفصیل سے عمل مین آئی ۔

शाह मुहम्मद को परगना झज्जर व रेवाड़ी मिला - बहादर ख़ान को अलवर व बहरोड़ व इसमाईल पुर व खैलोरा व भरकोल व बालेठा व हसनपुर व बड़ोदा इस्तेमाल बहादरपुर को बहादर ख़ान ने आबाद किया - और चहार महाल मसर्रेह ज़ैल हिस्सा मलिक अलाउद्दीन में आए -

शाह محمد کو پرگنہ جھجر وریواڑی ملا - بہادر خان کو الور و بہروڑ و اسمعیل پور وکہلورہ وبہرکول و بالیٹھ وحسن پور و بڑودہ میو اور بہادر پور کو بہادر خان نے آباد کیا - اور چہار محال مصرحہ ذیل حصہ ملک علاؤالدین مین آئے -

تجارہ ورسگن وہرسولی وبہٹیانہ ظاہر ہو کہ ملک علاوالدین نہایت جری وشجاع تہا بدریافت حال قتل ناہر بہادر پدر خود جہا مو واس مین جاکر اوس نے جہاموراناکو قتل کیا اور محفوظ وسلامت واپس آیا تجارہ مین ملک علاوالدین سکن گزین رہا متصل سکان مقبرہ ملک علاوالدین کا گنبد ہے اور خانزادہ سکنائے تجارہ وشاہ آباد وبہڈوسی وسوراواس وکل گانو وموسی پور واودسے پور وتیگن ہیڑی وخضر پور وپاٹن ملک علاوالدین کی اولاد سے ہین - شہاب خان کے حصہ مین ساکرس وپہاڑی وکہو کلان ونگر آئے اور شہاب خان عارف باللہ ہوئے اونکا مزار قصبہ پہاڑی علاقہ راج بہرتپور مین واقع ہے اونکی شہادت کی تاریخ یہہ ہے -

بر مزار شہاب خان شہید	ہیر سد صبح وشام خلق خدا
جست سال شہادتش شعیب	گشت از غیب فی والجلال ندا

اور اہرود کے ایندور اور تاوڑو اور پاٹودی اور سورج خان کے سوہنہ اور نور خان کے بروجی واجینہ وکریڑہ اور نظام خان کے ماندی کہیڑہ ونگینہ وساٹہاواڑی اور فتح خان کے سونکہری وسونکہر وکشہومر قسمت مین آئے سابق مین خانزادے معزز ونامور رہے اور جاگیرین اون کی قایم تہین

मुज़र
रिवाड़ी
बहरोड
इसमाईलपुर
खिलोरा
भरकोल
वालेठा
हसनपुर
बड़ौदा
बहादुरपुर
तिजारा
रसगन
हरसोली
भठयाना
शाहाबाद
भड़ूसी
सूरवास
कुलगांव
मूसापुर
उदयपुर
बेगनहेड़ी
खिजरपुर
पाटन
साकरस
पहाड़ी
खोड
नगर
अहरोद
इंदोर
तावड़ू
पाटोदी
सोहना
बरोजी
उजीना
करेड़ा
मंडीखेड़ा
नगीना
साठवाड़ी
सोंखरी सोंखर

الحال کوئی جاگیردار نہین رہا زمینداری یا نوکری سے بسر اوقات کرتے ہین
عہدہ چودہرات زمانہ اکبر بادشاہ سے اون کے خاندان مین چلا آتا
ہے کہ ورین ولا امیر خان ونہتی خان چودہری مقرر قیام سلطنت تیموریہ
تک بروے سند لشکر خان ملازم شاہ عالمگیر حق چودہرات بدین تفصیل مقرر
رہا۔ ناںکار للاھہ رسوم غلہ فی سن نیم آثار۔ بر تشخیص فیصدی یکروپیہ۔
غلہ پہڑ از اسامی ضبطانہ فی فصل یکروپیہ۔ فصلانہ فی فصل دو روپیہ۔ फड़का
اب صرف پندرہ روپیہ ماہوار ملتے ہین اور اطراف پورب مین جو خانزادے
یہان کے ہمارے سے گئے ہوئے ہین وہ اب بہی ریاست دار ہین اور
رسم ہنود جو اس قوم مین چلی آتی تہی بعض اون مین سے موقوف ہوگئی
اور بعض رائج ہے پہلے بقاعدۂ ہنود آپسمین شادی نہین کرتے تہے اقوام
سیو وسادات وچوہانان مسلمان سے اونکی رشتہ داری ہوتی تہی اب آپسمین
مسلمانون کے طور پر رشتہ کرتے ہین مگر شادیون مین رسمیات ہنود اب بہی
جاری ہین صرف ایک نکاح کا ہونا طریقۂ مسلمانی ہے باقی کل رسمین مثل ہنود
کے ادا ہوتی ہین قصبہ تجارہ مین خانزادون کی بنائی ہوئی عمارت کوئی
نہین ہے ملک علاؤالدین تیج پال کے مکانات مین آکر رہا تہا اوسکی اولاد مین
سے بہی کسی نے کچہہ تعمیر نہین کی وہان لال خان نے گنبد متصلہ مقبرۂ ملک علاؤالدین
اور نجف خان نے گنبد ندی پارہ کا بنایا ہے نسب نامہ ملک علاؤالدین کا تحریر
ہوچکا اوسکی اولاد کا شجرہ یہہ ہے۔

ملک علاؤ الدین
حسام خان
عیسیٰ خان
خلیل خان
معراج خان
جہان خان
کالیخان
امام خان
بہادر خان
عمر خان
بہیل خان
ربو خان
شہامت خان
دلدار خان
کالیخان
امیر خان
عالم خان
شہنے خان
عالم خان
فیروز خان
لاڈ خان
اسلام خان
اکرام خان
مجاہد خان
دولت خان
جواہر خان
زبردست خان
الٰہی بخش خان
محمود خان
داؤد خان
سکندر خان
محمود خان
نور خان
نواب فیروز خان
لشکر خان
فتح نصیب خان
عظمت خان
مصاحب خان
فیض اللہ خان
زور آور خان
کامدار خان
محمد حسین خان

ملک علاؤالدین کی اولاد صرف اسیقدر نہین کہ جو درج شجرہ کی گئی ہے بلکہ
اوسکی کثرت بدرجہ غایت ہے خوف طوالت سے اوسکی تفصیل مین اختصار ہوکر
چودہریان تجارہ ونوابان شاہ آباد پر اختتام کیا گیا اور ملک علاوالدین کے
بیٹے اور پوتے صاحب ثروت وجاگیردار بیشک رہے مگر کوئی اونمین نامی و
گرامی نہین ہوا البتہ فیروزخان نے عہد شاہجہان مین رسوخ حاصل کرکے
خطاب نوابی پایا ہے اور شاہ آباد کو آباد کیا نواب کامدار خان و نواب محمد حسین
خان اوسکی اولاد سے ہین اور عزت ولقب نوابی سے افتخار رکہتے ہین ہان
بہادر خان برادر ملک علاوالدین کی اولاد مین کئی شخص نامور ہوئے مثل
قدر خان وجلال خان واحمد خان وملک فخرالدین وحسن خان کے سنہ ۸۱۹ ہجری
مین سلطان ابوالفتح مبارک شاہ بن خضر خان نے قدر خان وجلال خان پر
بوجہ اونکی سرکشی کے فوج کشی کی قدر خان وجلال خان نے گڑھ الور
مین جاکر پناہ لی اور مدت تک محاصرہ مین رہے آخر عاجز آکر امان چاہی
اور ملازمت اختیار کی بعدہ قدر خان واحمد خان وملک فخرالدین نے قلعہ
اندور مین اجتماع کیا ملک سرورالملک وزیر ابوالفتح مبارک شاہ اون کی
مدافعت کو آئے اور خراج لیکر واپس گئے اور حسن خان ساتہہ راجہ سنگا کے   संगा
جمعیت دس ہزار سوار سے مقابلہ بابر شاہ کو گیا تہا کہ بموضع خانوہ متصل شہر   खानवा
بیانہ کے سنہ ۹۳۳ ہجری مین مارا گیا ؁

رپورٹ ۷۲-۱۸۷۱ع مین لکہا ہے کہ خانزادے بہ اعتبار تعداد اگرچہ کسی شمار مین
نہین آتے مگر جادون راجہ کی اولاد مین ہین اس سبب سے چندربنس کی   चंद्रवंस

خانہ زادون سے پیشتر پٹھان حاکم ہوئے تھے حکام زمانہ سلف مین صرف انہین لوگون کی عمدہ قبرین کہ اونکی حکومت کی قوی یادگار ہین ملتی ہین اب یہ نہ زراعت پیشہ ہین اور نہ معزز ہین۔ چند بڑے دیہات مین سیدون کی آبادی ہے تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے یہہ لوگ ہندوستانی ریاستون مین بہی بہت رسوخ پاتے ہین اس ریاست مین بہت نوکر ہین اور جے پور والور کے علاقہ کے سید معزز عہدون پر ممتاز ہین ؁

ضروریات انتظام کیواسطے راج الور بارہ مندرجہ ذیل تحصیلون مین منقسم ہے
الور۔ راجگڈہ۔ تجارہ۔ رامگڈہ۔ گوبندگڈہ۔ کٹھومر۔ لچھمن گڈہ۔ تہانہ غازی
بانسور۔ بہروڑ۔ منڈاور۔ کشنگڈہ چنانچہ ہر ایک کا حال علیحدہ لکہا جاتا ہے

شہر و پرگنہ الور

شہر الور دار الریاست دامن کوہ مین کہ حسب تشخیص فریزر صاحب قرب وجوار کی سرزمین سے ۱۲۰۰ فیٹ برتر ہے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۳۴ دقیقہ طول البلد شرقی ۷۶ درجہ ۴۰ دقیقہ پر آباد ہے اس پہاڑ کا سلسلہ کوہ اراولی سے ملا ہوا ہے پہاڑ کے اوپر قلعہ پختہ بہت وسیع اٹہارہ ہاتھ فصیل قلعہ کی بلند ہے اوسکو بالا قلعہ کہتے ہین اوسکے چار دروازے ہین ایک سورج پول دومی چاند پول سومی لچھمن پول چہارمی اندہیری دروازہ اور قلعہ مین عالیشان محل بنا ہوا ہے قلعہ کے اندر چار کنڈ اور ایک تالاب واقع ہین ایک کنڈ کا نام ٹونڈیا ہے اور دوسریکا چاند پول اور تیسرے کا سورج پول چوتہے کا مٹیا اور تالاب بہ اسم

सूर्यपोल
चांदपोल
लछुमनपें
अंधेरी
टूंडया
मटया

सलेमसागर

سلیم ساگر مشہور ہے سلیم ساگر کے قریب مہاراؤ راجہ پرتاب سنگھ صاحب کی چھتری
ہے اور پاس ہی باوڑی بنی ہوئی ہے قلعہ کا اندہیری دروازہ بجانب مغرب
بہت نشیب مین ہے کہ سات سو سیڑہی چڑہ کر ڈنڈہ قلعہ پر پہونچتے اور درمیان

छटंकी
खबुलखुर्द

بالا قلعہ و شہر اور فراز کوہ پر دو برجین بنی ہین ایک کا نام چھٹنکی اور دوسریکا
قابل خورد ہے فصیل شہر پناہ سے بالا قلعہ تک ان برجون سے طرفین کو پختہ
دیوار ملی ہوئی ہے قلعہ شہر پناہ کی فصیل و خندق خام ہے کہ سمت ۱۹۳۱ مین بحکم
مہاراؤ راجہ پرتاب سنگھ صاحب تعمیر ہوا تہا شہر کے پانچ دروازے مع گھوگھس
پختہ بنے ہوئے ہین دروازون کے یہہ نام ہین۔

लादया
मालाखेड़ा
लाल
देहली
हजूरी

لادیہ دروازہ۔ مالاکہیڑہ دروازہ۔ لال دروازہ۔ دہلی دروازہ۔ حضوری
دروازہ۔ ہر دروازہ پر توپخانہ ہے بیرون حضوری دروازہ شیر چلے ہوئے
ہین ایک شیر سیاہ مطلق ہے کہ مہاراؤ راجہ صاحب نے کئی ہزار روپیہ کو

सागर

خرید کیا تہا۔ عین پہاڑ کے دامن پر اوس سے مشرق مین تالاب ساگر بہت
وسیع پختہ تعمیر کا بنا ہوا ہے سمت ۱۸۶۹ مین بحکم مہاراؤ راجہ پرتاب سنگھ صاحب تعمیر
ہوا تہا اوسمین پہاڑ کا بارش کا پانی پختہ نہرون سے جمع ہوتا ہے اور وقت
ضرورت پختہ نہر کے ذریعہ سے نکالا جاتا ہے ساگر سے مشرق مین رفیع الشان محلات
سرکاری ہین ایک محل پورانا مہاراؤ راجہ بختاور سنگھ صاحب کے عہد کا ہے دوسرا
بعہد مہاراؤ راجہ بنی سنگھ صاحب تعمیر ہوا تہا محلون کی نسبت تہارنٹن صاحب
کے گزیٹیر مین لکہا ہے کہ اوسمین جہروکے بہت ہین اور دیوارون پر جابجا
تصویرات مثل کشتی فیلان و سواری رئیس و درباریان واوتاران ہندو

مذہب منقوش ہین محل کا صدر دروازہ شرق رویہ ہے تالاب ساگر کے مغرب و
شمال مین مندر بہت خوبصورتی سے واقع ہین اور ساگر سے جنوب مین اور
محل سے گوشہ جنوب مغرب مین بختیشور جی مہادیو کا مندر اور مہاراؤ راجہ
بختاور سنگہ صاحب کی چہتری واقع ہین چہتری کی تعمیر سرخ و سفید پتھر کی اور
نقش و نگار سے بہت خوبصورت ہے محل کیجانب شمال ایک مختصر پایین باغ
ہے اوسمین کرکری خانہ ہے ہر قسم کے جانور عجائب غرایب اور رنگین خوش آواز
موجود ہین طرف جنوب محل کے اصطبل ہے کہ بنظر شوق گھوڑون کو زیر نظر
رکہا ہے محل کے دروازہ کے آگے ایک مختصر صحن ہے اوسکے وسط مین آب
نوشیدنی کا بہت عمیق کوا ہے اس صحن کا بڑا دروازہ ہے اوس سے گذر کر
ایک دوسرا بہت وسیع صحن ہے اس صحن سے جنوب مین دفتر صدر اور محکمجات
کی کچہریون کے مکانات ہین اور شمال مین مہاراؤ راجہ کی سواری کے اندریوان
کے رکھنے کا مکان ہے مغرب و شمال مین مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب کی مہارانیون
کے تعمیر کرائے ہوئے بڑے بڑے مندر ہین مغرب مین دو مندرونکے درمیان
بہت بڑا دروازہ ہے جسے بہومیہ دروازہ کہتے ہین اس دروازہ پر
نقارخانہ ہے کہ صبح و شام دوپہر وغیرہ اوقات معمولی پر بجتا ہے اس دروازہ
تک محلات سرکاری کی حد سمجھی جاتی ہے آیندہ شہر ہے آبادی شہر کی بہت
گنجان اور زیادہ تر پختہ عمارت کی ہے اور چوسر کا بازار ہے اوسکے وسط مین
ایک بڑا مکان معروف ترپولیہ مگر چار دروازون کا واقع ہے اور ترپولیہ اور
محلون کے درمیان ایک وسیع مربع کٹلہ ہے اور اوسکے بیچ مین جگناتھ جی کا

बख्तेश्व
किरकिरी
इंद्रविवा
भोमया
तिरपोल

بلند کرسی دار مندر ہے مندر کے زینہ پر اور صحن مین ہر روز سر شام کو گذری
جمع ہوتی ہے ✦

الور کے دروازون سے باہر بہی ہر طرف بہت آبادی ہے خصوص لال دروازہ
سے باہر ہمیشہ سے بہت رونق رہتی تہی در مینولا بعد انتظام میجر کیڈل صاحب | कैडल गंज
بہادر پولٹیکل ایجنٹ عمدہ و عالیشان مکانات مدرسہ و شفاخانہ و کیڈل گنج
و کوتوالی و سراے تعمیر ہونے سے زیادہ تر آراستگی و خوبصورتی ہو گئی ہے
شہر سے جنوب مین بالا کہیڑہ دروازہ باہر ایک وسیع احاطہ پختہ چار دیواری
کا بنام اکہاڑہ و گہوڑا پہیر مشہور ہے اوسمین ایک باغ اور طویلہ اسپان سرکاری | अखाड़ा घोड़ाफेर
اور سیرگاہ کا اچہا مقام ہے۔ کثرت باغات نے نواح الور کو سر سبز کر رکہا ہے
خصوص باغ بنی بلاس معروف موتی ڈونگری کہ شہر سے قریب دو میل جنوب | बनीबिलास मोतीडूंगरी
مشرق مین پانسو بیگہ خام اراضی پر ہے اوسمین ایک بہت بڑی باوڑی اور
گرد نواح مین چاہات بہ تعداد کثیر ہین موتی ڈونگری ایک مکان باغ کے قریب
بجانب مشرق پہاڑی پر بنا ہوا ہے اس باغ مین ہر قسم کے درخت اطراف
و ممالک سے کمال شوق و خرچ سے جمع کئے گئے ہین باغ کے اندر بہت عمدہ
محل و بارہ دری ہین اور اوسمین آرایش کا بہت سامان ہے بند سیلی سیڑہ | सीलीसेढ
سے نہر آئی ہے اوس سے آبپاشی ہوتی ہے دوسری کمپنی باغ کہ شہر کے لال
دروازہ سے باہر بہت قریب بعہد مہاراؤ راجہ شیو دان سنگہ صاحب تیار
ہوا عمدہ ہے تیسرے شہر سے بفاصلہ ایک میل بجانب شمال مشرق ایک باغ
بنام بنجے بالکا مشہور ہے وہان بہی مختصر محل ہے دسہرہ کے روز رہان | विजेबालका

مہاراؤ راجہ صاحب کی سواری جاتی ہے اور بڑا میلہ ہوتا ہے انکے علاوہ سرکاری
اور سرداروں کے باغات شہر سے ہر طرف بکثرت ہین شہر الور کی آبادی۔
۱۴۵۰۱ گہر اور ۵۱۳۵۷ - آدمیون کی ہے الور کے پہاڑ مین بہت قسمون
کے درخت پیدا ہوتے ہین اور شکاری جانور بکثرت ہین۔
شیر کے شکار کیواسطے بمقامات بینک و ماد ہو گڈہ و سیلی سیڑی و جاند پہاڑی
و بہانگڑہ و کہیڑہ و کالی کہو و بخت پورہ اودیان بنی ہوئی ہین اور حضور
تحصیل الور مین تین پرگنات حسب ذیل شامل ہین ؛

مالاکہیڑہ واقع عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ
۲۴ دقیقہ پر ہے وہان پختہ قلعہ اور برف کا کارخانہ ہے سنہ ۱۸۳۲ء مین مہاراؤ
راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے گڑہی بانمولی سے کہ الور سے ۱۲ میل جنوب مشرق
مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۹ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۸ دقیقہ
پر واقع ہے توپین و کواڑ بخت سنگہ ٹہاکر سے چہین کر مالاکہیڑہ کے قلعہ مین
چڑہائے تہے ؛

بہادرپور الور سے گیارہ میل شمال مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ
۲۹ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۸ دقیقہ پر واقع ہے وہان بہی پختہ قلعہ
ہے سنہ ۱۸۴۴ء مین غلام حسین چیلہ نواب میرخان نے اس قلعہ کو محصور کیا تہا مہاراؤ
راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے جنگ مردانہ کرکے اوسکو شکست دی اور قلعہ کو
محفوظ رکہا ؛

ڈہرہ تیسرا پرگنہ متعلق تحصیل الور اور ہے مگر اوسمین کوئی بات قابل تحریر نہین ؛

ہر سہ پرگنات مین ۲۱۳ گانو اس تفصیل سے ہین -

خالصہ	جاگیر	خیرات
۱۳۵	۶۱	۱۷

اور کل تحصیل کی جمع سالانہ یک لکھہ ہولعہ ۳ ما لعد رہے ہے ؛

علاقہ الور مین پانچ بڑے میلے ہوتے ہین -

भरथरी
इंदौक

ایک بہرتہری جیکا میلہ بہادون بدی اشٹمین کو اینڈوک کے پہاڑ مین ؛

चूहड़ सिंध
शाहपुर

دوسرا چوہڑسدہ کا بیساکہہ بدی ۱۴ کو شاہ پور کے پہاڑ مین ؛

تیسرا بسنت کا جی باٹکا پر ماہ سدی ۵ کو ؛

रूपबास

چوتہا جگناتہہ جی کا بمقام موضع روپباس ساڑہ بدی ۹ کو ؛

सीलीसेढ़

پانچوین سیتلا کا بند سیلی سیڈہ پر بیساکہہ بدی ۸ کو ؛

واضح ہو کہ الور سے بفاصلہ پانچ کوس جنوب مغرب مین پہاڑون کے درمیان - سیلی سیڈہ کا بند ہے کہ چند کوس کے احاطہ مین عمیق پانی بہار ہتا ہے اور کنارہ پر عمدہ محل اور باغات ہین اور وہان سے شہر الور تک پختہ نہر ہے کہ اوس کی آبپاشی سے زراعت اور باغات گرد نواح شہر کو بہت فایدہ پہونچتا ہے اور بہت رونق و سیرابی ہے ؛

सोठ
खरेटा
सिरावास
दादोली
पनतोड़ा
कीकोनी
किलोटी
देवला
कमालपुर

سواضعات سیلی بیری و شاہ پور و سوٹہہ - کہریٹہ - سرآواس و کالی کہو و ڈہاڈہولی و بتروڑہ مین سرکاری رُوندہ ہین کہ گہاس بکثرت پیدا ہوتی ہے اور موضع سوٹہہ کہریٹہ کا تمباکو نوشیدنی مشہور ہے اور مواضعات گیلوٹی و جہلوری و کہریٹہ میت چکی و کونڈے پتہر کے بنتے ہین اور دیولہ و کمال پور و ڈہاڈہولی

ہین اگر کہاری نمک کے ہین اور موضع پرتہی پورہ و اکبرپورہ و بالیٹہ و دادیہ ہین کارخانہ ہاے مانذری جاری ہین کہ لوہا بنایا جاتا ہے مگر کان لوہی کی نہین ہے۔

पिरथीपुर अकबरपुर बालेटा दादया

اس علاقہ مین پہاڑ بکثرت ہین اور زمین مٹیار ہے تعداد مردمان کل علاقہ کی ۱۴۷۲۴۰ ہے حد شرقی تحصیل الور کے پرگنات بچہن گڈہ و راجگڈہ سے ملی ہے حد شمالی کشنگڈہ و منڈاورسے غربی بانسور و تہانہ غازی سے اور جنوبی راجگڈہ سے۔

پرگنہ راج گڈہ

یہہ شہر الور سے بفاصلہ ۱۹ میل جنوب کیطرف عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۲ دقیقہ پر واقع ہے اور بجز الور کے تمام قصبہ جات متعلقہ راج سے بڑا اور بہتر ہے سمت ۱۸۲۷ مین مہاراو راجہ پرتاب سنگ صاحب نے آباد کیا تہا شہر پناہ مع خندق خام مکانات و دوکانات پختہ بازار بارونق و کیفیت ہے مہاجنان آسودہ حال اور کئی آدمی بہت دولتمند ہین اندر شہر کے ایک پہاڑی ہے اوسپر چہوٹا سا قلعہ بنا ہے اوسمین سرکاری محل نہایت عمدہ اور خوشنما ہین اور اوس چہوٹی پہاڑی سے جسپر قلعہ ہے دیگر بلند پہاڑ ملا ہوا ہے اوسپر سنگین و مستحکم قلعہ ہے محل کے نیچے جنوب کیطرف ایک بند ہے اوسکے پاس راجہ باگہہ سنگ بڑگوجر کا قدیم مکان ہے بندمین بارش کا پانی جمع ہوتا ہے اس بند کا نام باگہولا ہے کہ راجہ باگہہ سنگہ نے سمت ... مین بنوایا تہا راستہ گہاٹی چہڑی اور راجگڈہ کے درمیان بند کیسولا ایک سیرگاہ ہے اور شہر کے گرد چند باوڑیان

वाघोला

केसोला

اور دہرم سالہ وغیرہ عمارتین بہت ہین مثل الور کے یہان بہی باغات بکثرت ہین اور سیرابی زمین سے سبز و شاداب رہتے ہین یہان کے باغون کا نگترہ مشہور ہے کہ بڑا اور شیرین ہوتا ہے ❊

سمت ۱۸۳۹ مین مہاراجہ پرتاب سنگہ والی جیپور نے اور سمت ۱۸۴۴ مین دکہنیون نے اس قلعہ کو محصور کیا تہا مگر دست تصرف اونکا نہ پہونچا ❊

شہر پناہ کے تین دروازے ہین ۔

بسوہ دروازہ ۔

باچہڑی دروازہ ۔

الور دروازہ ۔

اور ایک دریچی ہے اوسکو راٹہوڑون کی پی کہتے ہین ۔ راج کی ٹکسال اس شہر مین واقع ہے کہ سکہ جات سیم و زر وس سکوک ہوتے ہین ۔ دو ہزار چار سو اٹہارہ گہر ۱۱۰۷۰ آدمیون کی آبادی ہے لکڑی کے رنگ وغیرہ کا کام بہت ہوتا ہے ❊

اس شہر مین بندرون کی بہت کثرت تہی رعایا کا اون سے ناک مین دم آرہا تہا بہت نقصان اوٹہاتے تہے تہوڑے عرصہ سے ایک شخص نے اونکے پکڑنے کا ٹہیکہ لیکے اور تمام بندرون کو پکڑ کے دور چہوڑ دئیے ۔ رفاہ رعایا کیواسطے مدرسہ جات انگریزی و فارسی و ہندی اور شفاخانہ مقرر ہین ❊

مشرق کیطرف پہاڑ سے بوری نکلتی ہے جس سے لوہا بنتا ہے عہد سلطان علاؤالدین غوری سے اس کان آہن کی نمود ہے ❊

اور کان معروف جیو والے سے سنگین پکے مکانات کی چھتون کے اچھے نکلتے ہین
اور موضع کھوہ دریبہ مین کان نحاس یعنی تانبے کی ہے مس اوسکا دار الضرب
راجگڈہ مین مسکوک ہوتا ہے اور بوجہ کھودیجانے کے اس کان مین چشمہ ہاے
پانی جابجا نکل آئے ہین اوس پانی سے طوطیا وکسیس و پھٹکری وسیتا جس سے
کاج رنگا جاتا ہے بنتا ہے اور موضع بحالی مین سنگ قلعی بہت تحفہ نکلتا ہے
اور شہر راجگڈہ و قصبہ تہلہ و مواضعات کھوہ و بہادری و نیا گانون مین ۔
کارخانجات ماندری کے جاری اور لوہا بنایا جاتا ہے پہاڑ علاقہ راجگڈہ
مین بہت ہین اور جو دیہات اندر حلقہ پہاڑون کے بستے ہین چھنڈکے گانو
کہلاتے ہین اون دیہات مین مکانات کی پوشش برگ درختان سے ہے
قصبہ جات راج پور و رینی و تہلہ و ماچہڑی تحصیل راجگڈہ مین شامل ہین
راجپور عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۳۶ دقیقہ
پر واقع ہے قصبہ ماچہڑی عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۱۵ دقیقہ طول بلد مشرقی
۷۶ درجہ ۴۵ دقیقہ واقع ہے یہہ قصبہ مہاراؤ راجہ صاحب کا قدیم مسکن ہے
اور وہان بندوقین اچھی تیار ہوتی ہین ؛
کوہ ماچہڑی پر باراہی دیبی کا مندر ہے چیت سدی ۸ کو میلہ ہوتا ہے ؛
پرگنہ راج گڈہ مین ۲۱۴ دیہات ہین ازانجملہ خالصہ ۱۱۲ جاگیر ۷۵ معافی ۲۷
ہین ۔ زمیندار از اقوام مینہ کے بہت اور برہمن و ٹھاکر کمتر ہین زمین دیہات کی
مٹیار و دومٹ ہے پیداوار اوسط درجہ کی ہوتی ہے پہاڑون مین گھانس
اور بانس پیدا ہوتا ہے کانکواڑی کا بانس مشہور ہے برچھی بہالہ کا ڈانڈا

थियो
खोह दरी
बहाली
टहला
खोह
बहादरी
नयागांव
कौंड
रैनी
राजपुर
बाराही

اور لاٹھیان اوس سے بنتی ہین ۔ کانگواڑی کا قلعہ بالاے کوہ ہے ہر چہار طرف قلعہ کے بانس کا بن ہے یہہ صحرا درندون کا مسکن ہے بجز ایک راہ کے دوسری راہ قلعہ کی نہین اور جس پہاڑ پر یہہ قلعہ ہے وہ پہاڑ بہت وسیع ہے پہاڑ کے اوپر زراعت ہوتی ہے اور جابجا پانی کے چشمے جاری ہین اس پہاڑ کے دو درے ہین ایک کا نام استاوری اور دوسرے کا کاٹھری ہے دونون مہاراجہ جے سنگہ والی جیپور کے بنائے ہوئے ہین قلعہ کانگواڑی کے قریب ایک چوبرجہ ہے اوسکے پاس روسی رانی کا محل واقع ہے کہ جےپور کی مہارانی خفا ہوکر چلی آئی تہی اوس نے اوس محل کو بنایا تہا اور زیر کوہ مندر سری نیل کنٹھہ جی مہادیو کا ہے موضع دیوتی مین ایک بند ہے اوسکو رام ساگر بند دیوتی کہتے ہین اس بند کے پال مین شیشہ بلا یا گیا ہے کانگواڑی کی آب وہوا بہت ناقص ہے خصوص مرد کو بہت نقصان کرتی ہے وہان کے باشندگان کی عمر بہت کم ہوتی ہے اور موضع تالاب مین ایک بڑا تالاب ہے راجہ مین ٹہڈ گوجر نے سمت ۲۰۰ مین تعمیر کیا تہا اور بوجہ بر آمد ہونے پانی سرخ اوسکے حسب ایماء منجمان چترسال پسر خود کو مع زوجہ اوسکی راجہ مذکور نے ناف تالاب مین زندہ دفن کرکے اوپر اوسکے مکان بنوا دیا تہا کہ علامت اوسکی موجود ہے اور دیہات رینی سے ایک نالہ موسوم ٹہیری پرگنہ لچھمن گڑہ وکٹھومر کو جاتا ہے برسات مین اوسکے پانی سے بندات کالاکہیڑہ وسموچی ودانیا پرگنہ کٹھومر بہرتے ہین اور کہیڑہ راجور پرگنہ ٹہلہ سے ایک نالہ جاری ہوکر بان گنگا مین جا ملا ہے اس علاقہ مین قلعہ جات بہت ہین تفصیل اونکی

کرسلدی
राजावरी
काठड़ी
रूसी रानी
नीलकंठ
देवती
राम सागर
तालाब
मैन
चत्रसाल
टहरी
काला खेड़ा
समूची
दानया
बाणगंगा

حسب ذیل -

راجگڈہ - راج پور - قصبہ ٹہلہ - قصبہ رینی - جامڑولی - بہوڈہ - اوگری
رام پورہ - کانکواڑی - گڑہی پلوہ - بنجاری - گڑہ دولہ - بجالی ہین -
قلعہ راجپور مین بہت مکانات ہین مگر ایک بارہ دری بہت عمدہ ہے -
اس پرگنہ مین مدرسہ جات حسب تفصیل ہین -
راجگڈہ - ماچہڑی - دہہر یڑہ - راجپور - ٹہلہ - رینی - جامڑولی -

پرگنہ کی آبادی بہ تعداد ۱۰۲۲۱۱

راجور اور دیوتی جنکا ذکر ہوا وہ مقامات ہین جہان اس ملک مین کچہوا راجپوتون کا دخل ہونے سے پیشتر بڈگوجر نسل کے راجپوت حکمران تہے کہ اونکی بیدخلی اور کچہواہون کی عملداری ہونے کی مفصل کیفیت باب چہارم کی پہلی فصل مین بمد جیپور لکہی گئی ہے ؛

اس علاقہ مین بارہ گانو دو راجہ کے یعنی مشترک عملداری راج الور و راج جےپور تہے کہ محاصل اونکا بحصہ نصفا نصف دونون سرکارون مین جاتا تہا مگر انتظام مین ہرطرح کی دقت و خرابی رہتی تہی اسواسطے ۱۸۷۱ء مین باہتمام کپتان ایبٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل اونکی تقسیم ہوی - تفصیل اونکی یہہ ہے -

پرگنہ راج گڈہ	پرگنہ راج پور
کرناول - نیملہ - بجے نگر - دہیاون - سوتی واڑہ	اگلاعلی - بچان پورہ - کہوہرہ - ریواسہ - بنجاولی - لال سنگہ پورہ - رام سنگہ پورہ

اس علاقہ کے حد شرقی پرگنہ لچھمن گڈہ غربی تہانہ غازی و پرتاب گڈہ جنوبی علاقہ
راج جلیسور شمالی پرگنہ الور ہین ؀

پرگنہ تجارہ

الور سے تیس ۳۰ میل شمال مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۵۶ دقیقہ طول بلد شرقی
۷۶ درجہ ۵۵ دقیقہ پر قصبہ تجارہ واقع ہے اوسکے مدت آبادی کی نسبت مختلف
روایتین ہین ہنود یقین کرتے ہین کہ پانچہزار برس سے اوس نے صورت
ظہور پائی ہے عہد سلطنت جرجودہن ولد دہرت راشٹر مین سمراجیت اس
ملک کا راجہ تہا اور موضع سرہیٹہ کو جو تجارہ سے دو کوس جانب مشرق
زیر کوہ آباد ہے دارالحکومت رکہتا تہا تیج پال خلف الرشید اوسکا ایک روز
شکار کنان اس نواح سے گذرا یہہ ویرانہ سرسبزی و شادابی سے باکیفیت
نظر آیا بنا بران اوسکو خیال آبادی پیش نہاد ہوا چنانچہ ساعت سعید مین
اوس نے آبادی کی طرح ڈالی اور اوسکا نام ترگڑنگ رکہا سنسکرت مین
تر تین کو کہتے ہین اور گڑنگ گڑہ کو اوسوقت مین یہان بہی تین گڑہ واقع
تہے اسلیے اس نام سے موسوم کیا مدت مدید گذرنے اور کثرت استعمال زبان
خلایق سے ترگڑنگ کا تجارہ مشہور ہو گیا اور مہابہارت تاریخ ہندی سے
آشکار ہے کہ عہد سلطنت جرجودہن کا اخیر دواپر مین ہوا ہے جو کہ دور
کلجگ کے اسوقت سمت ۱۹۳۵ مین چار ہزار نوسو اٹہتر برس گذرے ہین لہذا
حکومت سمراجیت کو مدت پانچہزار برس گذرتے ہین شک نہین اسوجہ
سے آبادی تجارہ کو بہی پانچ ہزار برس ہوئے ہین لیکن اہل اسلام اسمین

یہہ اعتراض کرتے ہین کہ طوفان نوح کے صدمہ سے جسکی طغیانی کو قریب پانچہزار
برس ہوئے کسی آبادی یا عمارت کا نشان باقی نہین رہا پس آبادی تجارہ
کو اوس سے پیشتر کا کیونکر یقین کیا جاوے علاوہ اسکے پانچہزار برس کی
کوئی علامت یا عمارت یہان نظر نہین آتی اس سے اوسکا اعتبار نہین
ہوتا تاریخ مرآت مسعودی مین لکہا ہے کہ سلطان محمود سبکتگین نے سنہ ۴۰۲ ہجری
مین ہندوستان پر یورش کی تب سید ابراہیم بارہ ہزاری اوستاد
سپہ سالار مسعود غازی ڈہندگڈہ متصل ریواڑی پر لڑنے لگا دہندپال
راجہ مقابلہ سے عاجز آکر قلعہ خام ریواڑی کو اپنے چہوٹے بہائی تیج پال
کے پاس بہاگ گیا اوسکے تعاقب مین لشکر اسلام بہی ریواڑی مین پہونچا
وقت شب تیج پال نے شبخون مارا بارہ ہزاری مارا گیا مگر اوسکے ساتہیون
نے بڑی مردانگی کی آخر کار تیج پال تجارہ کو بہاگ آیا سید دوست محمد بارہ
ہزاری کا نانا بہی اوسکے پیچہے آیا محاصرہ کرکے تیجپال کو گرفتار کرلیا اور ریواڑی
لیجاکر مسلمان کرنے کے بعد اوسکا نام جلال خان رکہا اور خانہ زاد خطاب
دیا تیجپال کی گرفتاری مین مسلمانون کے چار سو سوار مارے گئے اونہین سے
رکن عالم شہید کا مزار سو منع کالیا مین گنبد تاتار خان کے قریب موجود ہی
دوسرے روشن شہید کی قبر میران صاحب کی درگاہ کے قریب ہے تیسرے
بہیکن شہید کی درگاہ آبادی سے متصل کربلا کیطرف ہے چوتہے مجروح کو
کوٹ قاسم کیطرف لیگئے تہے - چنانچہ اس حال سے ظاہر ہے کہ تجارہ کی آبادی
آٹہہ سو ستر برس سے پہلے کی ہے اور گمان ہو سکتا ہے کہ ہزار برس سے بہی

धुंदगढ़ धुंदपाल

रुकुन आलम कालया रोशनशाही

भीकन

صحیح دریافت نہین ہوتا کہ کس نے آباد کیا اور کس سال مین اور تجارہ نام کیونکر ہوا ۞

کسی تاریخ سے ظاہر نہین ہوتا کہ کبہی کوئی راجہ تجارہ مین ہوا ہے اس سببسے یقین ہوتا ہے کہ سابق مین یہہ قصبہ بطور موضع آباد تہا مگر عوام الناس مشہور کرتے ہین کہ راجہ تیج پال یہان حکمران ہوا ہے اور وہ راجپوت جادون نژاد راجہ تہن پال سے تہا نہ کہ راجہ سسر راجیت والی سرہٹہ سے

थिनपाल

جب قلعہ تہن گڈہہ پر مسلمانون کے متصرف ہونے سے جادون راجپوت ہر طرف متفرق ہوئے اکثر نے پیشہ قطاع الطریقی اختیار کیا اور جس کسی کو کہین کوئی جگہہ دستیاب ہوئی اوس نے وہان سکونت اختیار کی عجب نہین کہ اوسکی اولاد سے کسی وقت کوئی تیج پال نامی قابو پاکر تجارہ مین آرہا ہو جو محل مردہون کے محلہ مین واقع ہے اور مردہہ و شیخ اوسمین رہتے ہین اوسکو تیجپال کا تعمیر کیا ہوا بتلاتے ہین اگرچہ تحقیق نہین کہ راجہ تیج پال کس زمانہ مین ہوا مگر قیاساً بمرور چہہ سو برس حکومت تیج پال کو خیال کرتے ہین اور تیج پال کی اولاد مین کوئی شخص نامی گرامی نہوا جو مشہور ہو ۸۵۵ ہجری مین ملک بہلول سرہند سے آکر بادشاہ ہوا اور دوسرے سال محمد شاہ سرقی پر فتح پاکر میوات مین آیا تب احمد خان خانزادہ بن جلال خان بن فیروز خان بن بہادر خان نے کہ میوات مین حکومت رکہتا تہا اطاعت اختیار کی ملک بہلول نے اوس سے سات پرگنے لیکر اونکی حکومت تاتار خان کو دی اون پرگنات مین تجارہ بہی تہا اسلئے تاتار خان تجارہ مین بر سر حکومت

رہا۔ تاتار خان کی قبر موضع کالیا کے گنبد مین کہ آبادی تجارہ سے بفاصلہ ایک میل مشرق مین ہے موجود ہے ملک بہلول اڑتیس برس آٹھ ماہ سات روز حکومت کر کے سنہ ۸۹۴ ہجری مین مرا اوسکے انتقال پر شہزادون مین ملک تقسیم ہوا تو تجارہ شہزادہ عالم خان عرف سلطان علاؤالدین کے حصہ مین آیا اوس نے سنہ ۹۰۰ ہجری مین بمقام تجارہ آکر آبادی قصبہ اور پہاڑ کے درمیان علاول پور شہر آباد کیا محل شاہانہ اور بازار اور مساجد و چاہات تیار کئے دو پہاڑون کے درمیان خام بند باندہا اور اوسکے متصل باوڑی بنائی اور قریب آبادی تجارہ طرف شمال ندی جاتی ہتی اوسکا پل باندہا کہ علامت اوسکی موجود اور گنبد کلان جسکو بہرتہری کا گنبد مشہور کرتے ہین تعمیر کیا اور آبپاشی کیواسطے نہر سے مع پختہ بطور نہر جاری کیا اور گنبد کانچ والہ متصل عیدگاہ مع گنبد ناتمام قریب محل اور نومحلہ مقبوضہ ملادنخان اور عمارت موضع سرہٹہ اور چار دیواری پختہ موضع خلیل پوری و بامٹ ہیڑی امرا و شاہزادہ علاؤالدین کے یادگار ہین تابحدیکہ اوسکا موجد ہی مسمی گیلا مہاجن ہی بہت مخیر اور فیاض ہوا ہے مشہور ہے کہ مال علاؤالدین کا اور جس گیلا کا علاؤالدین اور اوس کے عزیزون کی قبرین یہان ایک گنبد مین ہین۔ پٹھانون کی سلطنت کے زوال سے ستر برس بعد تک علاول پور و تجارہ مین پٹھانون کا ہی قبضہ رہا ✚

سنہ ۹۳۸ ہجری مین ہمایون بادشاہ نے میوات کا ملک اپنے چھوٹے بھائی مرزا

अलावलपु
भरथरी
कांच वाला
खलीलपुर
बामट हेड़ी

ہندال کو دیا اور مرزا ہندال نے تجارہ مین آکر سکونت اختیار کی اور
آبادی تجارہ کی قریب گوشہ مشرق و شمال مین قصر دلکشا اور دیوانخانہ جو
محل مشہور ہے اور اوسمین خانزادے رہتے ہین رہنے کیواسطے بنایا
اور حمام اور لال مسجد اور مہمان سراے جسکو بلی جی کی حویلی کہتے ہین اور
پل جو قاضیون کا بند مشہور ہے تعمیر کیے حمام جو پیش مسجد تہا منہدم ہوگیا
مسجد قایم ہے لیکن بوجہہ شورش شیرشاہ افغان وہ بہمہ وجوہ تیار
نہوئے پانی اور پل اور بند قاضیان بضرورت روکنے ندی کے باندہا
تا صدمہ ندی سے مکانات کو آسیب نہ پہونچے اور سرراہ موضع سلیم پور
باغ معروف اندہیری اوجالی مع بنگلہ و چاہ کے چالیس بیگہ زمین پر نصب
کیا دس برس تک مرزا ہندال عیش و نشاط سے تجارہ مین حکمران رہا ۹۴۵ ہجری
مین مرزا ہندال ہمایون شاہ کے ساتہہ بنگالہ کو گیا اور پہر ایسے اتفاقات ہوئے کہ واپس آنا اسکا
جب ازسرنو ہندوستان کو فتح کرنے کے بعد ۹۶۳ ہجری مین ہمایون شاہ کا
انتقال ہوا اور اکبر نے تخت نشین ہوکے ہیمون بقال ساکن ریواڑی کو قتل کیا
ملان محمد پیر مع فوج شاہی ہیمون کے عیال و اطفال و مال و اسباب کو کہ تجارہ
مین تہے لیجانیکی واسطے متعین ہوا ملان محمد پیر نے علاولپور و تجارہ کی پٹہانون
کو قتل کرکے ہیمون کا خزانہ و اسباب تاراج کیا اور حسن خان خانزادہ رئیس
میوات بابر شاہ کی لڑائی مین مارا گیا تہا اوس کی دختر سے اکبر شاہ نے
نکاح کیا ॥

اکبر شاہ کے عہد مین بہ تقرر عامل و قانونگو و چودہری وغیرہ کل سلطنت کا

سलेमपुर
अंधेरीउजाली

انتظام ہوا اوسمین تجارہ ہی دار الحکومت قرار پایا اور اٹھارہ پرگنات مفصل ذیل اوس سے متعلق ہوئے -

حویلی تجارہ[1] - اندور[2] - اوجینہ[3] - امراؤمری[4] - تہانہ کوہرہ[5] - نگینہ[6] - نیکوان[7] بموہرہ[8] - بیسرو[9] - ابریز کوٹلہ[10] - فتح آباد[11] - فیروزپور جہرکہ[12] - پور[13] - ساکرس[14] سانتہاواڑی[15] - جہمراوت[16] - کرٹرہ[17] - خانپور[18] -

چونکہ حکومت گاہ بہ اسم سرکار نامزد ہوکر ماتحت صوبہ رہتے تھے لہذا تجارہ کی سرکار بہ تحت صوبہ دہلی ہوئی اور بوجہ بود و باش سابق مرزاہندال کے تجارہ کو بہ لقب حویلی ملقب کیا اس سبب سے حکمرانی خاندان تیموریہ تک کاغذات مین حویلی تجارہ لکہنے کا عملدر آمد رہا ؀

غازی گدن فقیر کہ اوسکا مزار مسجد نومحلہ کے قریب ہے اکبر کے عہد مین کراماتی مشہور تہا اگرچہ خاندان مداریہ سے تہا مگر خواجہ معین الدین چشتی کا اعتقاد سے اوس موری کے نیچے جو اوسکے نام سے مشہور ہے پڑا رہتا تہا آخر بہت محنت کے بعد اوسکو تجارہ کی ولایت حاصل ہوئی مریدون کے ساتہہ تجارہ کو آتا تہا موضع کانکرہ پرگنہ کشنگڈہ مین پہونچکر رفع حاجت کو ٹہیرا تہا قضارا ایک باجرہ کے کہیت مین سے کسی ہمراہی نے خوشے توڑلئے مالک کہیت کی عورت حفاظت پر تہی اوس نے جو دیکہا کہ کوئی بال توڑ کر لئے جاتا ہے دشنام دہی کرتی پیچہے چلی آئی جب قریب میانہ شاہ گدن کے پہونچی اوس نے غوغا سنکر نام پوچہا اوس نے شاہ گدن کو بہی صلواتین سنائین اور بہت آہ کے بعد اپنا نام مان بی بی بتلایا فقیر نے کہا مات نی تی کیا ہے مان باپ ہے یہہ

بات کہتے ہی وہ مرد ہوگئی یہہ حال دریافت ہوتے ہی گہر کو دوڑی اور
اپنے خاوند سے سب حال کہا وہ تیر کمان لیکر دوڑا اس عرصہ مین فقیر سکہپال
مین سوار ہوکر تہوڑی دور چلا تہا اوس نے قریب پہونچکر ایسا تیر مارا کہ دوسار
ہوگیا فقیر نے وقت نزع مین وصیت کی کہ جس جگہہ ہمارا سکہپال رکہنے کے
بعد پہر نہ اوٹہے اوسی جا ہمکو دفن کردینا چنانچہ جہان سے سکہپال نہ اوٹہہ سکا
وہان دفن کرکے مقبرہ بنایا گیا دیوان عیدی مین اوسکے مرنے کی تاریخ
لکہی ہے مردہون کے محلہ مین جو تیج پال کا محل مشہور ہے وہ سنہ ۹۹۱ ہجری
مین کہ اکبر کا عہد تہا از سر نو تعمیر ہوا اب سیدون کے قبضہ و دخل مین ہے شاہجہان
کے عہد مین خلیل اللہ حاکم تجارہ تہا اوس نے شاہ گہدن کی خانقاہ بنوائی ہے
جب اورنگ زیب عالمگیر نے شاہجہان کو قید کرکے سلطنت اپنے اختیار مین
لی اکرام خان خانزادہ نے کہ متصل باگہور کے ملک پور مین رہتا تہا بغاوت کی
اور غارتگری کا شیوہ اختیار کرکے حاکم تجارہ کو نقارہ و نشان چہین کے
نکالدیا عالمگیر نے اوسکی تنبیہہ کو فوج بہیجی فوج نے موضع باسطے بہٹری پہ
ڈیرہ کیا اکرام خان کو تاب مقابلہ نہوئی حاضر ہوگیا مگر عفو مکافات اعمال
کا مستحق متصور نہوکر قتل کیا گیا متعلقان اکرام خان نے جو یہہ سنا بارود
بچہا کر اپنا جوہر کیا اکرام خان کے دو لڑکے محامد خان و ناہر خان میانجی کے پاس پڑہتے تہے میانجی
اونکو لیکر فرار ہوگیا اور اپنے گہر مدت تک پوشیدہ رکہا۔ عالمگیر کے بعد
محمد شاہ عرف بہادر شاہ معظم الدین کو ہاتہ آیا تاجدار ہوا تب محامد خان
پسر اکرام خان نے استدعاء معاش کی سند معافی موضع ملک پور محررہ

سنہ ۱۱۶۱ ہجری اوسکو مرمت ہوئی بادشاہان مابعد کے عہد مین باجیراؤ
پیشوا کہ نربدا تک ذخیل تھا لوٹ مار کرتا ہوا دہلی تک پہونچا اوسوقت چورامن
جاٹ رئیس تہون علاقہ بھرتپور نے غارتگری شروع کرکے علاول پور
و تجارہ کو بھی تاخت و تاراج کیا اور آتش زنی سے عمدہ عمارتین خراب و
برباد کردین اوس دار و گیر مین اکثر طعمہ شہباز اجل ہوئے جو بچے بیکبینی
و دوگوش بھاگ کر جہان امن ملا پناہ پذیر ہوئے ایک عرصہ تک آبادی
مین چغد و بوم اور باغون مین زاغ و زغن کے نشیمن رہے خوف سے کسیکو
جرائت و ہمت آبادی نہوئی جب بادشاہ نے کسیقدر انتظام کیا صورت امن
ہوئی اور اندیشہ نے لوگون کے دل کو فرصت دی تجارہ مین آدمی آکر
آباد ہونے لگے آخرش تجارہ بخوبی آباد ہوگیا علاول پور مین کسی نے سکونت
اختیار نکی اوسوقت سے علاولپور ویران چلا آتا ہے مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب
کے عہد مین علاول پور کے مکانات کا پتھر اوکھاڑ کر قلعہ و دیگر عمارتون مین
لگایا گیا اور تجارہ کے مکانات ابتک وہین کے پتھرون سے بنائے جاتے
ہین ؛

بعد زوال سلطنت تیموریہ کے مہاراجہ سورجمل صاحب ملک میوات پر
متصرف ہوئے تب اونہون نے کشنگڈہ کا قلعہ تعمیر کرایا اوس زمانہ مین
بمقام بارہ حسن پور کہ تجارہ سے دو کوس ہے میان مرادشاہ قطب وقت
تھے مہاراجہ سورجمل صاحب اونکے بہت معتقد ہوئے اور اونکی سکونت
کیواسطے مکان اندرونی کہ دروازہ بیرونی تعمیر کردہ پیربخش کے علاوہ ہے

بنوایا اور موضع حسن پور مصارف کیواسطے معافی مین دیا کہ اب تک معاف ہے
۱۱۵۹ ہجری مین میان مراد شاہ نے وفات پائی گیارہوین رجب کو ہر سال
اونکا عرس ہوتا ہے ؎

۱۱۹۱ ہجری مین سکھون نے آکر تجارہ کو لوٹا اوسکے بعد ۱۲۱۲ ہجری تک
تجارہ مین نجف قلیخان کی عملداری رہی کہ وہ بادشاہ سے باغی ہوکر اس
نواح کے ملک پر قابض ہوگیا تہا اوسکی طرف سے ملک محمد خان دلاور جنگ
اس پرگنہ مین حاکم تہا ؎

بعد ازان مرہٹون نے پاٹن کے میدان مین مہاراجہ جودہ پور و اسمعیل خان
کو شکست دیکر ملک پر قبضہ کیا تو تجارہ مین بہی اونکی عملداری ہوگئی ایک
تاریخ مین لکہا ہے کہ مرہٹون نے تجارہ جارج طامس صاحب اپنی فوج کے
افسر کو دیدیا کہ اوس نے سزا سرکشی باشندگان کیواسطے شہر مین آگ
لگادی اور ارژنگ تجارہ مین درج ہے کہ مرہٹون کیطرف سے دو عامل
قوم پنڈت مقرر ہوئے ایک مہاراجہ سیندہیہ کیطرف سے اور دوسرا منجانب
پیشوا اور مصاحب خان خانزادہ شاہ آباد مختار عاملان مقرر کیا گیا مصاحب خان
نے جواہر خان کو اپنے شامل کرکے چندروز مین بندوبست کامل کر لیا جب تسلط
بخوبی ہوگیا جواہر خان و عاملون کو بالاے طاق رکہکر ایسا مستقل ہوا کہ بجز
مصاحب خان کے کسیکا کچہہ وجود نہ رہا عامل بیچارے میر فرش کیطرح رکہے
رہتے تہے جواہر خان کو یہہ امر ناگوار گذرا قاضی محمد سعید خان و ابو برکات خان
کو متفق کرکے معرفت لشکر خان برادرزادہ خود میوان باگہوڑہ کو اشتعال ک

دی اور ایک پنڈت عامل بہی بہاگ کر میوان یا گہوڑ یہ کے پاس چلا گیا میوان
نے قصبہ تجارہ پر یورش کی جہانگیر خان و دیگر خانزادہ ہا سع مہاجنان کے
شریک صاحب خان ہوئے مہاجنان نے صاحب خان سے وعدہ کیا
کہ اگر چاندی سونے کے گولون کی ضرورت ہوگی ہم دینگے مگر شہر کا بندوبست
رہے لوٹ نہونے پاوے صاحب خان نے جابجا مورچہ بندی کی بجز مکان
جواہر خان و محلہ قاضی واڑہ کے تمام قصبہ مین انتظام کامل ہوگیا کسیطرف
سے میوان کو آبادی مین داخل ہونیکا گذر نہ ہا آخرش میوان نے شہر کے
باہر دیرہ کر دیا دو ماہ تک مورچہ بندی رہی اور بندوق چلتی رہی بعدہٗ
میوان نے ایک روز حملہ کر دیا اور آبادی کے اندر ایک حویلی مین چار
پانچ آدمیون کو جان سے مارا اور مکانات شہر کو آگ لگادی تمام مورچے
خالی کرائے صاحب خان حویلی قصبہ و بازار مین شام تک لڑتا رہا ہنگام
شب نکل کر قلعہ مین چلا گیا پوشیدہ نرہے کہ گنبد کلان علاؤالدین کے گرد
مین سابق قلعہ خام تہا حاکمون کی کچہری اوسمین ہوتی تہی جو وہان جمعیت
مرہٹون کی تعینات تہی اس باعث صاحب خان نے اوسمین پناہ لی لیکن
شہر فتح کرکے میوان نے قلعہ کا بہی محاصرہ کر لیا صاحب خان تاب نلا کر شاہ آباد
کو فرار ہوگیا قلعہ کو مفتوح کرکے میوان نے تلاش مہاجنان کی محلہ قاضی واڑہ
مین جائے امن دیکھکر مہاجن پوشیدہ ہوگئے تہے دلیل خان پسر جواہر خان خانزادہ
و دیوان ہری سنگہ رئیس برہمنان نے اونکو ساتھ لیجا کر سپرد میوان کر دیا
دس ہزار روپیہ مصادرہ کے مہاجنان سے ٹہیرا کر میوان نے حسب حصص

بقالان سے وصول کیا اور ساتھ لیگئے کسی مہاجن نے بخوشی اور کسی نے تنگ
طلبی سے زر ذمگی اپنا ادا کر دیا سرکار مرہٹہ سے فوجداری ریواڑی وکوٹ قاسم
وتجارہ کے امرت راو وبسواس راو کو تفویض ہوئے ۱۲۱۱ ہجری مین میوات
مرہٹون سے چہوٹ گئی مہاراجہ صاحب والی بہرت پور دخیل ہوئے پنڈت
سدانند حاکم تجارہ مقرر ہوا اور شیخ غلام حسن وغلام حسین کہ ہر دو برادر
حقیقی تہے عہدہ عاملی پر تامور کئے گئے اوسوقت مین میو نہایت شورش
رکہتے تہے عاملان مذکور کی اون سے ہر روز جنگ وجدل رہتی تہی وہ دونو
بہائی بڑے جری وشجاع تہے پال گہاسیٹر یون پر غلام حسن اور باگہوڑیہ
پر غلام حسین ہر صبح چڑہ کر جاتے تہے اور تمام روز اون سے لڑتے رہتے
تہے جب شام کو واپس آکر کمرین کہولتے تو دس دس بارہ بارہ گولیان
دونون کی کمرون سے گرتین کبہی اونکو بندوق کی گولی سے آسیب نہ پہونچا
اور میوان کو اونہون نے عاجز وزبون کر دیا ۱۲۱۹ ہجری تک تجارہ مین
مہاراجہ صاحبان بہرت پور کا عمل رہا بعدہ ہیجر جان بتیلس لافن ٹین بہادر
برق جنگ فدوی شاہ عالم نے اپنا عامل بہیجدیا اس انقلاب مین شکل انتظام
ماضیہ بالکل تبدیل ہوگئے یعنی جو پرگنات تحت حکومت تجارہ تہی وہ جملہ نکل
گئے اور بجاے سرکار لقب پرگنہ کا باقی رہگیا بلکہ پرگنہ مین سے بہی پانچ گانو
علیحدہ ہوکر پرگنہ رام گڑہ مین شامل ہوگئے اس غدر سے پیشتر اکثر دیہات
مین خانزادون کا زمیندارہ تہا اور جاٹ گوجر اہیر وغیرہ بہی بعض بعض
گانو مین زمیندار تہے میوان کا نام ونشان تہا عہد شاہ عالم مین غدر دیکہکر

मृतराव
वासराव

सदानंद

बर्नीस
नदीन

سیوان نے دست تصرف دراز کیا اور خانزادون سے تمام دیہات چہوڑائے
نومبر سنہ ۱۸۰۳ء مین لاسواڑی وسینتہری پرگنہ رامگڈہ کے میدان پر لارڈ
لیک صاحب بہادر سپہ سالار نے مرہٹون کی فوج کو شکست مطلق دیکر
ملک پر اپنا قبضہ کیا تب بجلدوے اوس خیر خواہی کے کہ مہاراو راجہ بختاور سنگ
صاحب نے فوج انگریزی کی اعانت سے کی تہی ۞

سنہ ۱۸۰۵ مین بشمول دیگر پرگنات کے پرگنہ تجارہ سرکار ابد پایدار انگریزی
سے مہاراو راجہ صاحب موصوف کو ملا کہ اوسوقت سے مہاراو راجہ صاحبان
والی الور کے قبض وتصرف مین ہے بعد انتقال مہاراو راجہ بختاور سنگ
صاحب کی مسندنشینی پر نزاع ہوکر اخیر مین تجارہ اونکے طوایف زاد خلف
مہاراجہ بلونت سنگ صاحب کو ملا کہ ماہ شعبان سنہ ۱۲۴۱ ہجری سے ۱۳ محرم
سنہ ۱۲۶۱ ہجری تک مہاراجہ بلونت سنگ صاحب تجارہ مین حکمران رہے اور
آبادی قصبہ سے دو میل مشرق مین ایک پہاڑ پر کہ اوسکے نیچے بند ہے عالیشان
مکانات قلعہ ومحل و بنگلہ تعمیر کرائے اونمین سے محل اور بنگلہ تعمیر قلعہ بہت
تیار ہوگئے قلعہ ناتمام رہگیا اور ریاست تجارہ راجپوتانہ کی ریاستون مین
شمار ہوئی کہ حال مفصل اوسکا تاریخ مین لکہا جاویگا بعد انتقال مہاراجہ
بلونت سنگہ صاحب کے تجارہ پہر الور مین شامل ہوگیا کہ ابتک بدستور ہے تجارہ
کے تحفہ جات ایک میتہی کہ بہت خوشبودار ہوتی ہے دوسری مرچ سرخ کہ
چہوٹی مگر بہت تیز ہوتی ہے تیسرے دیسی کاغذ سفید اچہا بنتا ہے چوتہے
جفت پاپوش کہ خوش قطع اور سبک ہوتے ہین ۞

قصبہ مین ہنود کے گیارہ مندر ہین مگر ونمین کوئی ایسا ہنین جسکی عمارت عمدہ شمار کیجاوے البتہ سراوگیون کا مندر کہ سمت ۱۸۵۵ مین دولت رام وغیرہ نے بنوایا تہا بہت آراستہ وخوشنما مکان ہے معابد مسلمانون کی گیارہ مسجدین ہین ازانجملہ مسجد واقع مکان تحصیل چودہری ہدایت خان نے سنہ ۱۲۳۰ ہجری مین تعمیر کرائی تہی ٭

مفاد عام خلایق کیواسطے اسپتال اور مدرسہ جات انگریزی وفارسی و ہندی راج سے اور ڈاکخانہ سرکار ابد قرار انگریزی سے مقرر ہین ٭

تجارہ کی آب وہوا عمدگی مین مشہور ومعروف ہے باغات کی کثرت سے نواح تجارہ سرسبز ہے مشرق وشمال مین اراضی زرعی بہت خراب ہے کہ پہاڑ کی روسے تمام زمین کٹ گئی ہے غرب وجنوب مین سطح زمین ہموار ہے اور اجناس فصلین کی پیداوار ہوتی ہے خاص قصبہ کی زمینداری نصف مالیون کی چہارم سیوان کی اور چہارم خانزادون کی ہے کل تعداد دیہات ۱۹۱ ہے اونمین سے تین معافی کے ہین باقی سب خالصہ کے اور پرگنہ کی جمع [illegible]

آبادی پرگنہ تجارہ کی ۳۵۳۱۲ بدین تفصیل۔

ہندو		مسلمان	
۱۷۲۰۷		۱۸۱۱۲	
کاشتکار	غیر کاشتکار	کاشتکار	غیر کاشتکار
۵۴۲۲	۱۱۷۸۵	۱۲۴۲۴	۵۶۸۸

ٹپوکڑہ یہہ پرگنہ شامل تحصیل تجارہ ہے سنہ ۱۸۷۰ء مین یہان کی تحصیل
شکست ہوگئی اب صرف ایک پیشکار رہتا ہے اور تہانہ مقرر ہے پیشتر شروع
سلطنت شاہ عالم بادشاہ تک قصبہ اینڈور پرگنہ سے نامزد تہا ہنگام تزلزل
इंदोर
سلطنت سمت ۱۸۴۲ مین مرہٹے قابض ہوگئے تہے جب نجف قلیخان نے زور کیا
اور انتظام مرہٹون مین تخلل واقع ہوا میوان نے سرکشی اختیار کی اور
قصبہ اینڈور کو تاخت و تاراج کیا سمت ۱۸۴۱ بعہد دخیل کاری نواب نجف قلی
خان موضع جہوانہ مین تحصیل قایم ہوئی اور پٹہ جہوانہ بجاے پرگنہ اینڈور
जिवाना
لکہا جانے لگا سمت ۱۸۴۵ مین گہاسیڑہ بکارا وٹپہ جہوانہ پر متصرف ہوگیا آٹہہ
घासेड़ा
برس اوسکی عملداری رہی سمت ۱۸۵۲ مین مہاراجہ صاحب بہرت پور نے راؤ
گہاسیڑہ کی سرکوبی کی میوان نے اوسکو مغلوب دیکہکر میدان خالی پایا
جہوانہ کو غارت کیا بعد فتح یابی مہاراجہ صاحب بہرت پور ٹپوکڑہ پرگنہ مقرر ہوا
اور وہان کچہری تحصیل مقرر ہوئی قصبہ ٹپوکڑہ تجارہ سے شمال کیطرف بفاصلہ
بارہ میل ہے سمت ۱۷۱۱ مین ٹہاکر بہیم سنگہ نروکہ ساکن گڈہی نے اوسکو آباد
کیا تہا آبادی کے وقت آدمی ٹپریا یعنی جہونپڑیان ڈالکر ٹہیرے اسوجہہ
سے عوام الناس اوسکو ٹپریا کہتے رہے شدہ شدہ ٹپریا کا ٹپوکڑہ ہوگیا
گڈہی ٹپوکڑہ جسمین تحصیل ہے ٹہاکر بہیم سنگہ نے بنائی ہے سمت ۱۸۵۹ مین بہروفن
نے پرگنہ ٹپوکڑہ سرکار بہرتپور سے ٹہیکہ مین لیا تہا تین برس اونکے ٹہیکہ مین
رہا بعدہ راج الور کی عملداری ہوگئی کہ ابتک ہے۔
قصبہ ٹپوکڑہ مین ۵۶۶ گہر اور ۰ ۸۹- آدمی ہین مہاجن و گوجر وکچہ پرگنہ

धौलीपहाड़ी
गंधौला

مین ۹۵ گانوہین موضع دہولی پہاڑی وموضع گندہولہ مین بادشاہی خواجہ سرایان کے بنائے ہوے بہت عمدہ ہین یہہ دریافت نہین ہوتا کہ وہ کس عہد مین بنائے گئے ❊

پرگنہ ٹپوکڑہ مین ۴۲۶۱۵۹ - آدمی شمار ہوئے ہین زمیندارہ میوان کا اس علاقہ مین زیادہ ہے تین گانو خانزادون کے ہین اور ڈوبالی ٹہاکرون کے جاگیر ومعافی کا کوئی گانو نہین ہے تحصیل تجارہ مین پرگنات تجارہ وٹپوکڑہ کے ۲۰۱ گانو جمعی یک لکہہ ملحقہ ۱۱ ہزار ہین جو دیہات تجارہ وٹپوکڑہ سے مشرق مین ہین اونکی زمین اکثر ناقص ہے ندو پہاڑ نے بہت زمین کو کاٹ دیا ہے اور جو باقی ہے اوسمین ریت کی کثرت ہے اوسمین باجرہ موٹہہ اور گوار کی پیداوار ہوتی ہے اور شمال ومغربی دیہات کی زمین دومٹ مٹیا ہے اور تمام سطح زمین ہموار ہے فصلین کی پیداوار اور چاہات وبندات سے آبپاشی ہوتی ہے تفصیل بندات یہہ ہے ❊

दपुरबारका
भड़ंसी
जलालपुर
रामबास
नीमली
ढोढाना
चांवडीकलां
पाटन
नौगांवां
इमलाकी

پرگنہ تجارہ قلعہ سید پور بارکہ - بہنڈوسی - جلال پور - رام باس - نیملی - ڈوڈھانہ - چانوڈی کلان - پاٹن -

پرگنہ ٹپوکڑہ نوگانوہ - املاکی -

علاقہ تجارہ مین کسی قسم کی کان نہین ہے خاص تجارہ مین جانب مشرق ایک فرلونگ کے فاصلہ پر چند ٹیکڑی ہین وہان سے برسات مین لوگون کو لوہان کے ڈیلے ملتے ہین نہین معلوم کہ کوئی کان ہے یا دفینہ ماسبق اور

کوئی سنڈی بہی اس علاقہ مین نہین ہے ٹپوکڑہ سے آمدرفت مال کی ریواڑی
کو اور تجارہ سے فیروزپور جہرکو رہتی ہے اور علاقہ تجارہ مین بمقام بارہ چین پور
بتاریخ ۱۱ رجب عرس میان مرادشاہ کا ہوتا ہے میوا ور میونی شب بہر جمع رہتے
ہین اور کوئی بڑا میلہ نہین ہوتا ہے پرگنہ ٹپوکڑہ مین بہادون سدی ۶
کو میلہ ظاہر پیر کا ہوتا ہے مدرسہ جات حسب تفصیل ہین۔
قصبہ تجارہ قصبہ شاہ آباد قصبہ ٹپوکڑہ موضع جہوانہ موضع کماپور
کوئی ندی اس علاقہ مین ایسی نہین ہے کہ ہمیشہ جاری رہے پہاڑ سے
جو رو برسات کی آتی ہے وہ ندی صاحبی مین جا ملتی ہے اور حدود
اربعہ اس علاقہ کے یہہ ہین۔
شرقی پرگنہ فیروزپور جہر و پرگنہ نوح ضلع گورگانوہ ایک پہاڑ کہ پارہ کوہ
اراولی ہے حد فاصل ہے۔
شمالی پرگنات تاوڑو وریواڑی۔
غربی پرگنات ریواڑی وکوٹ قاسم وپرگنہ کشنگڈہ۔
جنوبی پرگنہ کشنگڈہ

پرگنہ رامگڈہ

یہہ قصبہ الور سے مشرق کیطرف بفاصلہ ۱۲ میل عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ
۳۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۲ دقیقہ پر واقع ہے رامگڈہ کی آبادی
مدور ہے مکانات زیادہ تر خس پوش ہین ۱۵۲۱ گہر ۵۵۸۱ کس کی آبادی
قلعہ آبادی سے ملا ہوا بجانب شمال ہے سابق مین چو برجہ خورد سرپہ سنگہ

مارکپور
नौगांवा

خلورا
ملکپور
رگھناتھگڈھ

موںگانا
مائینس نئی
روپاریل
لاسواڑی

گھاٹ
چندآور

چرواڑی
نسواڑی
مالپور

نروکہ نے بنایا تہا بعدہ مہاراؤراجہ پرتاب سنگہ صاحب نے مضبوط قلعہ
اور اوسکے گرد پختہ خندق تعمیر کرائے دو سو دو کا نون کا بازار بہت
ناقص ہے گرما مین پانی چاہات کا خشک ہوجاتا ہے رامگڈہ مین سولی اچہی
پیدا ہوتی ہے پرگنہ مین ۱۲۸ دیہات ہین از انجملہ خالصہ ۱۱۴ جاگیر معافی ۱۴
ہین اس علاقہ مین قصبہ جات **مارکپور نوگانوہ** واقع عرض
بلد شمالی ۲۷ درجہ ۳۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۰ دقیقہ
کہلورہ ملکپورہ رگہناتہ گڈہ ہین زمین
دیہات کی مٹیار و بہوڑیہ کل پرگنہ کی آبادی ۵۲۴۹۹ کس کی ہے
موںگانہ کے بارہ کی ندی کہ یہان **مائنس نئی** اور **روپاریل**
لاسواڑی ناموں سے مشہور ہے اور راج کی جنوب مغربی سرحد
قریب جے پور نکلی راج الور مین سو میل کے قریب بہکر پرگنہ گوپال گڈہ راج
بہرت پور مین داخل ہوئی ہے جیکومنٹ صاحب نے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ
۲۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۶ دقیقہ پر آغاز چشمہ سے پچاس میل
کے فاصلہ پر عبور کیا تب تہوڑے سے پانی سے آہستہ بہتی تہی اور وہان
سے تیس میل بڑہ کر بمقام لاسواڑی ۳۱ - اکتوبر کو خفیف نالہ تہے اور
اوسکے کنارے بلند اور دشوار گذار تہے یہہ ندی گہاٹ چنداور سے
دو شاخون مین منقسم ہوئی ہے ایک بطرف لچھمن گڈہ جاتی ہے دوسری
چرواڑی کی راہ سے موضع نسواڑی عرف لاسواڑی و مالپور
کے ہزاری بند مین جاتی ہے اور وہان چند دیہات پرگنہ گوپال گڈہ

راج بہرتپور سے گذر کر قصبہ بپیل کہیڑہ و دیہات نگرٹ پور و بخشو کا پرگنہ
گوبند گڈہ کو کہ علاقہ الور سے علیحدہ وسط علاقہ بہرت پور مین واقع ہین سیراب
کرتی ہے اور پہر راج بہرت پور مین داخل ہوجاتی ہے ۞

لاسواڑی جسے نسواڑی بہی کہتے ہین اس ندی کے کنارہ پر
ایک گانو ہے مگر لارڈلیک صاحب کی فتح سے کہ صاحب موصوف بہادر
لاسواڑی کے لقب سے ملقب تہی ہندوستان و انگلستان بلکہ کل
یورپ مین مشہور ہے یہہ گانو عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۴۳ دقیقہ طول بلد
شرقی ۷۶ درجہ ۵۹ دقیقہ پر واقع ہے یکم نومبر ۱۸۰۳ع کو اس میدان
مین درمیان مرہٹون اور جنرل لارڈلیک صاحب سپہ سالار فوج انگریزی
کے جنگ عظیم واقع ہوکر مرہٹون کو شکست مطلق ہوئی مرہٹون کی
فوج مین مہاراجہ سیندہیہ صاحب کی سترہ قواعد دان پلٹنین نوہزار
آدمیون کی اور تین ہزار سوار اور بہتر توپین محکوم موسیر ڈوڈرنا یک حصتا
فرانسیس تہین انگریزی فوج مین صرف سوار پیادون سے پانچ گہنٹے
بیشتر بکمال تیزروی سے پہونچے تہے اس معرکہ مین سوارون کا بہت نقصان
ہوا خصوص دشمن کی عمدہ توپون سے مگر پیادون کے پہونچتے ہی
یکبارگی حملہ کرکے توپین بند کردی گیئن اور چار بجے سہ پہر کے دشمن
کی کل فوج تباہ ہوگئی اس موقع پر انگریزی فوج نے کمال استقلال
و بہادری سے کام کیا انگریزی فوج کے ۱۷۲ کس مقتول اور ۶۵۲
مجروح ہوئے دشمن کا بازار و سامان لشکر اور اسباب اور ہاتہی و

اونٹ چھہ سو بیل اور مختلف دہاتون کی بہتر توپین چوالیس جہنڈے چونسٹھہ
بیٹیان محمولہ باروت وگولہ تین کراچیان محمولہ خزانہ مع ستاون گاڑی بندوقون
کی لوٹ مین سرکار ذوی الاقتدار انگریزی کو حاصل ہوئی ۱۸۵۸ع مین
اس فتح کا لندن مین تمغا رتیار ہوا اور حسب منظوری جناب فیض مآب
ملکہ عالیہ پس ماندہ افسران وسپاہیان فوج کو تقسیم ہوا ✦

علاوہ روبار یل کے اس پرگنہ مین دو چہوٹی ندیان اور ہین ایک ندی
چوہڑ سدہ اور دوسری لندر و ہا کہ علاقہ سجارہ وکشنگڈہ سے آکر اور
اس پرگنہ مین دونون ملکر بعد سیرابی وبہنے دہڑ کے علاقہ فیروزپور کو
جاتی ہین اتریا کے بند سے بہی زمین کی بہت سیرابی ہوتی ہے اکثر دیہات
مین نیشکر ہوتا ہے اور گندم نخود وجَو کی پیداوار زیادہ ہے اور سوا
قلعہ خاص رامگڈہ کے دیگر قلعات نوگانوہ ورگہنا تہہ گڈہ و بجرنگ گڈہ
اور گڈہیان کہیڑلی ومارکپور مین ہین بمقام شیرپور باندہولی جیٹھہ
ماہ کی پورنماشی اور دسہرہ کو لال داس کا میلہ ہوتا ہے اور بہادون
سدی ۷ کو میلہ پیلاسن کا موضع پوہٹی دیہہ جاگیر مین ایک پہر رہتا ہے
اور خاص رامگڈہ مین بمقام باغ سرکاری بہادون سدی ۷ کو ہنومانجی
کا میلہ ہوتا ہے اور جاولی واقع عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۳۳ دقیقہ طول
بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۵ دقیقہ مین ایک رونده ہے رسالہ متعینہ رامگڈہ کو
گہاس اوس سے آتی ہے اور تولہ بکثرت ہوتا ہے حد مشرقی رامگڈہ علاقہ
گوبندگڈہ وگوپالگڈہ متعلقہ راج بہرتپور سے ملی ہے اور حد مغربی پرگنہ

चूहड़सिंह लंघोहा
इतरया
बजरंगगढ़
खेड़ली शेरपुर बांधोली लालदास
पेलासन पूठी
जावली

کشنگڈہ والورسے اور حد جانب شمال علاقہ فیروزپور جہر ضلع گورگانوہ و
دیہات کشنگڈہ سے ملحق ہے اور حد جنوب پرگنہ لچھمن گڈہ و پرگنہ نگر راج
بہرت پور سے ملحق ہے *

پرگنہ گوبند گڈہ

یہہ قصبہ رامگڈہ سے گیارہ میل اور الور سے بائیس میل کا فاصلہ رکہتا ہے
اور جانب مشرق واقع ہے اوسکا بازار بہت کشادہ اور بارونق ہے
مکانات پختہ و خام زیادہ ترخس پوش ہین ۱۹۱۴ گہر اور ۵۰۷۲ آدمیون
کی آبادی ہے بالوشاہی یہان کا مشہور ہے واقعی اچہا ہوتا ہے کہتے
ہین کہ ایک دفعہ حلوائی نے سوامن کا ایک بالوشاہی بناکر مہاراؤ راجہ
صاحب کو نذر کیا تہا آبادی سے شمال مین کچہہ فاصلہ پر قلعہ خام مہاراؤ
راجہ بختاورسنگہ جیو کا بنایا ہوا ہے اور قلعہ کے قریب ایک سرکاری باغ
ہے اور یہہ قصبہ بہی عہد مہاراؤ راجہ صاحب سے آباد ہوا ہے ورنہ سابق
مین گہوساولی آبادی گوبند گڈہ سے جنوب کیطرف بستا تہا گہوساولی مین
نواب ذوالفقار خان خانزادہ کا بنایا ہوا قلعہ ہے کہ اوس نے علیگڈہ
نام رکہا تہا یہہ شخص بہت جری اور بہادر تہا اپنی شجاعت کے سامنے کسی
کو خیال مین نہین لاتا تہا سمت ۱۸۴۶ مین مادہوراؤ سیندہیہ وکیل مطلق شاہ
عالم بادشاہ نے فوجداری پرگنہ گہوساولی پر ذوالفقار خان کو مقرر کیا
جب فوج مرہٹہ کی طرف دہلی سے شکست کہاکر آئی ذوالفقار خان نے بہیج
فوج کو لوٹ لیا اس رنج سے مرہٹون نے مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب سے

बहरावत नालड़ा

اتفاق کرکے ذوالفقار خان کو شکست دی اور گہوساولی سے نکال دیا اوس وقت
سے گہوساولی ویران اور بجاے اوسکے گوبندگڈہ آباد ہوا اور پرگنہ
قرار پایا نواب ذوالفقار خان کے دو بہائی تہے ایک ناہر خان کہ وہ
بہراوت مین رہتا تہا دوسرا ثابت خان وہ تالڑا مین مسکن گزین تہا
اولاد ناہر خان سے جواہر خان نامی ایک شخص تجارہ مین رہتا ہے
علاج گہوڑونکا خوب جانتا ہے اور اولاد ثابت خان سے بندہ علیخان
ہے کہ سرکار الور مین نوکر اور ذوالفقار خان لاولد مرگیا پرگنہ گوبندگڈہ

पीपलखेड़ा

مین ۵۲ گانو خالصہ ایک معافی کا کل ۵۳ گانو ہین پرگنہ پیپل کہیڑہ تحصیل
گوبندگڈہ مین شامل ہے پیپل کہیڑہ مین بہی قلعہ ہے مدرسہ جات اس

भखरावत

علاقہ مین یہہ ہین - گوبندگڈہ پیپل کہیڑہ بہس راوت زمین علاقہ
کی اچہی ہے زمینداره میوان کا ہے پرگنہ مین ۲۴۱۷۷ - آدمی ہین
حد شرقی وجنوبی وشمالی علاقہ راج بہرت پور اور حد غربی پرگنات رامگڈہ
ولچہمن گڈہ ہین ؛

پرگنہ کٹہومر

یہہ قصبہ گوبندگڈہ سے گیارہ میل جانب دکن اور لچہمن گڈہ سے گیارہ
میل طرف پورب کے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۱۹ دقیقہ طول بلد شرقی
۷۷ درجہ ۸ دقیقہ پر واقع ہے بتاریخ ۲۹ - اکتوبر سنہ ۱۸۰۳ع مرہٹون
کی فوج نے جو دکن سے مفرور ہوکر آئی تہی اس قصبہ کو تباہ وبرباد
کیا تہا ۳۱ - اکتوبر کو جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار فوج انگریزی

پہونچی تب دشمن مفرور ہوگیا تہا صاحب موصوف نے بدستور تعاقب جاری رکہہ کے دوسرے روز بمقام لاسواڑی حملہ کیا اور قوم غنیم کو تباہ کرکے فتح عظیم حاصل کی ✦

تمام قصبہ مین ایک رام لال ساہ کی حویلی بڑی ہے ورنہ اکثر مکانات خس پوش ہین آٹہہ سو برس سے اس قصبہ کی آبادی ہے لاکہا سنگہ ٹہاکر کٹاریہ نے اوسکو آباد کیا تہا مردمان باشندہ کٹہومر تعداد ۲۲۷۹ ہین اور ۴۷۳ گہر ہین تحصیل و تہانہ وچہاونی رسالہ ایک مقام پر ہین اور مدرسہ بہی اونکے قریب ہے بازار بہت ناقص ہے اور سواد آبادی نہایت غلیظ ہے ایک باغ رام لال ساہ کا اس قصبہ مین پورانا ہے اور ایک باغ دیوکرن مہاجن نے سر شاہ راہ دیگ نیا لگایا ہے باغبان نے اس باغ مین ایک درخت لہسوڑہ خورد پیوندی گوندی اور لہسوڑہ کلان کا چڑہایا ہے کہ ایک درخت مین تین قسم کے درخت ہین جمعہ کو اس قصبہ مین بازار ہوتا ہے برتن وکپڑہ وغیرہ کی خرید فروخت ہوتی ہے اور منڈی کٹہومر سے غلہ علاقہ جیپور و بہرت پور کو جاتا ہے اور پرگنہ سوتکہر متعلق اس تحصیل کے ہے۔ سمت ۱۲۴۰ مین ٹہاکر جیت سنگہ چوہان نے قصبہ سوتکہر کو آباد کیا ہے اور دونون پرگنون مین ۷۵ گانوہین ازانجملہ ۶۷ خالصہ ایک موضع باڑ کا عوض تنخواہ کی سپاہ کو دیا ہوا ہے اور ایک گانو جاگیر کا ہے اور چہہ گانو معافیات کے اس علاقہ کے وسط مین موضع مان کہیڑہ ولاٹکی وکہیڑہ دیہات راج بہرت پور واقع ہین اور اسیطرح

موضع تلچھیڑہ وگھیڑی دیہات تحصیل کٹھومر علاقہ راج بھرت پور بیچ مین ہین ۔ قصبہ سونکھر مین مدرسہ ہے ۔ قلعہ کٹھومر منہدم ہوگیا صرف ایک قلعہ خام سموچی مین ہے کہ بعہد مہاراو راجہ بختاور سنگھ صاحب سنہ ۱۸۱۱ مین تعمیر ہوا تھا اور بندات علاقہ کٹھومر مین حسب ذیل ہین ۔

بند بچنہ کالاکھیڑہ ۔ بند ٹیٹ پوری ۔ بند دانتیہ ۔ بند سموچی ۔ بند بسئی یہہ چارون بند خام ہین اور قسم زمین اس علاقہ کی مٹیار اور دومٹ ہے اجناس خریف اچھی پیدا ہوتی ہے جو زمین زیر بندات ہے اوسمین ربیع خوب ہوتی ہے اور موضعات دانتیہ وسونکھری و مدپورہ ۔ و سالواڑی وکالواڑی وبنوکھر مین چھوٹی چھوٹی پہاڑیان ہین اور بنوکھر کی پہاڑی مین ابرق کی کان ہے اور کوئی میلہ کلان اس علاقہ مین نہین ہوتا موضع بسئی مین ایک مندر بہت پورانا بنا ہوا ہے اوسکی دروازہ کی دیوار پر پتھر مین بخط ہندی کچھہ لکھا ہوا ہے مگر وہ پڑھنے مین نہین آتا نہ معلوم کس خط مین وہ تحریر ہے تمام علاقہ مین ۴۸۲۶۸ آدمی ہین اور مدرسہ جات حسب ذیل ۔

قصبہ کٹھومر ۔ قصبہ سونکھر ۔ موضع بنوکھر حد شرقی وشمالی وجنوبی پرگنہ کٹھومر کے علاقہ راج بھرت پور سے پیوستہ ہے اور حد غربی پرگنہ لچھمن گڈھ سے ۔

پرگنہ لچھمن گڈھ

یہہ قصبہ الور سے ۱۹ میل گوشہ شرق وجنوب مین اور کٹھومر سے ۱۲ میل

مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۳ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۶ درجہ ۵۶
دقیقہ پر واقع ہے لچھمن گڈہ کی آبادی کچھہ دلچسپ نہین اور نہ بازار اچھا ہی
مکان خس پوش بہت ہین آبادی سے قریب پختہ قلعہ ہے اگرچہ یہہ قلعہ
اب خراب ہوگیا ہے مگر سمت ۱۸۳۵ مین خوشحالی رام و دولت رام بلدیہ کے
اغوا سے نواب نجف خان نے فوج کثیر اور مضبوط توپخانہ سے اس قلعہ
پر حملہ کیا تب مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے مدت تک مقابلہ کیا آخرکار
موسم برسات قریب آجانے پر نواب نے مجبور محاصرہ برخاست کرلیا قلعہ
کے اندر ایک مختصر مگر خوش وضع محل بنا ہوا ہے آبادی سے قریب ایک بند
ہے اور ایک سرکاری باغ ہے مگر بے مرمت البتہ دیوبخش کوٹھیاری کا باغ
سرسبز و شاداب ہے قصبہ لچھمن گڈہ مین ۹۶۶ گہر ۹ ۳۷۷ آدمی ہین
اور تحصیل مین ۱۶۶ گانو ہین اونمین سے ۱۱۸ خالصہ کے ۵۴ جاگیر کے ۳
معافی کے ۔ موضع پور واقع عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۲ دقیقہ طول بلد
مشرقی ۷۶ درجہ ۵۲ دقیقہ اور رہرسانہ قصبہ کہلاتے ہین ۔ موضع کھنڈیانہ
مین دو کنڈ اچھے بنے ہوئے ہین اور کٹیڑہ مین خام قلعہ ہے موضع ڈہولاگڈہ
مین بیساکھہ سدی کو دیبی کا میلا اچھا ہوتا ہے آمدنی چڑہاوہ سرکار مین
داخل ہوتی ہے اور موضع حسن پور مین میلہ قاضی ملک کا تاریخ ۱۰ ذیقعد
کو ہوتا ہے ۔ بہتون خورد مین ظروف گلی اچھے بنتے ہین ۔ کہیڑہ درجن سال
کے متصل پہاڑ پر ایک کنڈ موسوم کروڑی گنڈ ہے اور ایک کنڈ کہیڑہ
سارنگ پوری وجاہروکے پہاڑ مین ہے اور کہوہرہ ملاولی دیہہ جاگیر

ٹہاکر مہتاب سنگہ مین چکی وکونڈے پتہر کے بنتے ہین اور وہ بہت کم گہستا ہے اور بونٹولی مین جو کونڈے وغیرہ بنائے جاتے ہین مگر وزن کا پتہر بہت گہستا ہے پچہن گڈہ خاص وکہیرلی لودہا در دنیچہ جاٹ وکنواڑہ مین نمک کہاری کے اگر ہین اور قصبہ موعج پور مین ایک رونہ موضع سیکا مین خس بہت نکلتا ہے۔ موضع بدرکہ مین گیرو کی کان ہے مدرسہ جات حسب ذیل ہین۔

بونٹولی

سیناجا
کنواڑا

بدرکا

پچہن گڈہ۔ موعج پور۔ ہرسانہ۔ بڑودہ میو۔ گندورہ۔

بڑودامیو
گندورا

اس علاقہ کی زمین بہت اچہی ہے اقسام اوسکی مٹیار و ڈومٹ ہین بندات حسب تفصیل ہین۔

پچہن گڈہ۔ موعج پور۔ لیلی۔ ٹوڈہ۔ بٹ پوری۔

لیلی
ٹوڈا
بٹپوری

ایام برسات مین اس نواح مین پانی اس کثرت سے آتا ہے کہ گاڑی کا گذر مطلق نہین ہوتا اور کل علاقہ سیراب ہوتا ہے نیشکر کی پیداوار بہت ہے زمیندارہ میوان کا ہے کل علاقہ مین ۶۱۸۹-آدمی ہین حد اس پرگنہ کی مشرق مین پرگنہ کٹہومر سے مغرب مین پرگنات الور و راجگڈہ سے شمال مین پرگنات گوبندگڈہ و راجگڈہ سے اور جنوب مین راج جیپور سے ملی ہے ؛

پرگنہ تہانہ غازی

یہہ قصبہ الور سے بفاصلہ ۲۴ میل گوشہ مغرب وجنوب اور جے پور سے ۲۶ میل شمال مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ

۲۱ دقیقہ پر ایک پہاڑی کے نیچے آباد ہے فصیل و خندق خام ہے شہر پناہ
کے دو دروازے اور ایک کہڑکی ہین مہمان سرا ہے اور چہاونی رسالہ کی
شہر سے باہر ہین بالاے پہاڑی قلعہ پختہ بنا ہوا ہے سمت ۱۸۳۲ مین نواب
نجف خان مع فوج راج جیپور اس قلعہ پر حملہ آور ہوا تہا مگر زر معاملہ لیکر
چلا گیا ✤

سمت ۱۹۳۲ مین مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے قلعہ و شہر پناہ وغیرہ کی
مرمت کرائی تہی سمت ۱۹۳۳ مین ایکدفعہ راج جیپور کی عملداری ہوگئی تہی مگر
سمت ۱۸۴۳ مین برخاست ہوکر بدستور مہاراؤ راجہ صاحب کا قبضہ ہوگیا
مکانات و بازار واقع قصبہ پختہ ہین ۵۹۸ گہر ۲۳۶۹ کس کی آبادی ہے
علاقہ تہانہ غازی تمام کوہستان ہے تحصیل پرتاب گڈہ شکست ہوکر
شامل تہانہ غازی ہوگئی ہے اور پرگنہ نرائین پور تہانہ غازی سے خارج
ہوکر تحت بانسور مین آگیا قصبہ تہانہ غازی سے پرتاب گڈہ گوشہ مغرب
وجنوب مین بفاصلہ ۱۳ میل ہے ابتدا مین موضع پلاسانہ سمت ۹۵ مین
آباد ہوا تہا سمت ۱۸۳۱ مین مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے ماہ کاتک
قصبہ پرتاب گڈہ کی بنا ڈالی اور چیت سمت ۱۸۳۲ مین قلعہ کی تعمیر شروع کی
سمت ۱۸۳۴ مین ایکدفعہ عملداری جیپور کی ہوگئی سمت ۱۸۴۳ مین مہاراؤ راجہ صاحب
نے اہالیان جے پور کو بیدخل کرکے پہر اپنا قبضہ کیا قلعہ کے اندر دیبی
پون ترہ و پی کا مندر ہے یہہ قلعہ پہاڑی کے اوپر ہے اور اوسکے نیچے
قصبہ کی آبادی ہے قلعہ کے دو دروازہ ایک غرب رویہ دوسرا شرق رویہ

اور اندر آبادی سے قلعہ کا راستہ ہے اور قلعہ کے ہر چہار طرف بنی ہے
آبادی قلعہ کی گرد شہر پناہ پختہ ہے اور خندق خام ہے علاوہ کہڑکی کے
دو دروازہ ہین ایک بسوہ کیطرف دوسرا تہانہ غازی کیطرف جو درونی
جانب تہانہ غازی ہے اوسکی طرف شہر کے باہر بہی آبادی ہے اور پرگنات
عجب گڑہ و بلدیو گڑہ شامل علاقہ پرتاپ گڑہ ہین عجب گڑہ قصبہ پرتاپگڈہ
سے آٹہہ میل مشرق و جنوب کیطرف ہے پرتاپ گڑہ و عجبگڈہ کے درمیان موضع
جہری ہے جہان سے پتہر سفید جہری مکرانہ کے پتہر سے مشابہ نکلتا ہے ۔
عجب گڑہ پہاڑون کے درمیان آباد ہے آبادی کے قریب ایک پہاڑ ہے
اوسپر گڑہی پختہ بنی ہوئی ہے اور اس قصبہ مین ایک باغ سرکاری آم کے
درختون کا ہے وہانکا آم نامی ہے کہ بہت بڑا و شیرین و بے ریشہ ہوتا
ہے قصبہ عجب گڑہ سے بجانب بلدیو گڈہ ایک بڑا تالاب پختہ بنا ہوا ہے
اوسکو سوم ساگر کہتے ہین سمت ۱۶۵۰ مطابق ۱۰۰۳ ہجری مین بعہد محمد
جلال الدین اکبر سوما حجام ملازم راجہ مادہو سنگہ برادر مان سنگہ والی جیپور
نے باہتمام جگدیو معمار تیار کیا اوسکے ایک پتہر پر یہہ عبارت مع ممانعت
قسمیہ ہلاکت جانورون کے کندہ ہے ۔ عجب گڑہ سے بجانب مشرق آٹہہ میل
کے فاصلہ پر بلدیو گڑہ ہے عجب گڈہ اور بلدیو گڈہ کے درمیان الور سے
۳۸ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۴ دقیقہ طول بلد
مشرقی ۷۶ درجہ ۲۲ دقیقہ پر بہان گڑہ واقع ہے مادہو سنگہ برادر مانسنگہ
راجہ جیپور نے اوسکو آباد کیا تہا لیکن مدت دراز سے ویران مطلق ہے

صرف ایک بیراگی اوس محل مین رہتا ہے یہان گڈہ کی عمارت پختہ ہے محل عالیشان
اور بہت عمدہ ہے سامنے محل کے بازار ہے مگر دوکانین سب خالی پڑی
ہوئی ہین شہرپناہ پختہ ہے زیر محل کچھہ درخت آم وکیوڑہ کے لگے ہین۔
اس نواح کی خلایق کا اعتقاد ہے کہ یہان گڈہ مین جن اور بہوت رہتے
ہین انسان کو آباد نہین ہونے دیتے یہان گڈہ کے قریب موضع گولا کا بار
مین لوہری کی کان ہے اوس سے لوہا بنتا ہے اور وہان ایک باوڑی
راج الور وجیپور کی مشترک ہے سنہ ۱۹۰۲ مین میجر پارلیسن صاحب نے ہردو
ریاستون کی حدبست کرکے مینارہ ہاے پختہ تعمیر کرائے تہے قصبہ بلدیوگڈہ
کو جاتے ہوئے راستہ سے کچھہ فاصلہ پر ایک باغ ہے اوسکو نرآہنی نائن
کا باغ مشہور کرتے ہین اوس باغ کے اندر چہوٹا سا پختہ منڈہ اوسی
نائن کا بنا ہوا ہے اوسکو نارایني دیبی کہتے ہین منڈہ کے سامنے کنڈ
ہے اوسکا پانی گرم رہتا ہے اور جاری ہے چند دیہات کی آبپاشی اوس
سے ہوتی ہے اور کیوڑہ اس باغ مین بکثرت ہے قصبہ بلدیوگڈہ میدان
مین آباد ہے قلعہ خام زمین دوز آبادی سے تہوڑے فاصلہ پر ہے قصبہ
بلدیوگڈہ کے چہار جانب پہاڑ محیط ہین لنگورون کی کثرت ہے اور دریان
بلدیوگڈہ وکہودریہ پرگنہ راجگڈہ کے پہاڑ حایل ہین تحصیل تہانہ غازی
مین ۱۳۵ گانو ہین اونمین سے ۱۱۵ خالصہ ۱۳ جاگیر ۷ معافی ہین۔
یک لکہہ ۔۔۔۔ کی جمع سالانہ ہے زمینداری مینہ وٹہاکرون کی زیادہ ہے
ہرچند پہاڑ اس علاقہ مین کثرت سے ہین مگر زمین اچہی ہے نیشکر بہت پیدا

ہوتا ہے موضع دیتھل کا قند سیاہ مشہور ہے کہ نہایت عمدگی وصفائی سے تیار
ہوتا ہے اوسی گانو مین آب کشی کیواسطے ڈول آہنی بہت اچھے تیار ہوتے
ہین تہانہ غازی سے پانچ میل مغرب مین باندرول کا گہاٹہ ہے کہولہ
پہاڑ مین ایک برج بنا ہوا ہے اور ایک باوڑی ہے راج کے سپاہی
وہان تعینات رہتے ہین - موضع مالوتانہ کا تما کو بہت اچہا ہوتا ہے ؛
سالیٹہ کے پہاڑ مین سنگین پٹیان چہت کے کام کی نکلتی ہین گوڈہ کشورداس
مین سرمہ اور سیسہ کی کان ہے مگر اوسکے کارخانہ مین خرچ اسقدر ہوتا ہی
کہ کچہہ منافع نہین رہتا - موضع ٹوڈی پنجران مین کنڈ اودے ناتہہ
جوگی کا ہے درخت گولر کی جڑ مین سے پانی جہڑتا ہے موضع گڈہ بسی مین
چہینٹ چہپتی ہین اور دور تک جاتی ہین - پرگنہ مین کل آدمی تعداد
۵۲۱۱۹ ہین اور مقامات ذیل پر مدارس ہین -
تہانہ غازی - عجب گڈہ - پرتاب گڈہ - صورت گڈہ - گولا کا باس -
اگر - جیت پورہ -
اس علاقہ مین شہد خالص اور ارزان ملتا ہے سبب یہہ کہ پہاڑون مین
شہد کی مکہیون کے چہتے بہت ہین پرگنہ تہانہ غازی کی سرحد مغرب جنوب
مین راج جے پور سے ملی ہے مشرق مین پرگنہ راجگڈہ سے شمال مین پرگنہ
بانسور سے ؛

پرگنہ بانسور

یہہ قصبہ الور سے مغرب کیطرف ۲۴ میل اور تہانہ غازی سے شمال مین ۱۲ میل

दैथल
बांदरोल
मालोताना
सालेटा
गुढाकिशोर दास
टोडीपिंजरान उदयनाथ
गढबसई
सूरतगढ
आगर जैतपुरा

ایک پہاڑی پر قلعہ ہے جسکی بنا ماہ بدی ۹ سمت ۱۹۳۲ مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب
نے اس قلعہ کی تعمیر شروع کی تہی پہاڑی سے نیچے قصبہ بانسور آباد ہے
یہہ قصبہ نہ بہت بڑا ہے اور نہ اچہا ہے تہوڑی دوکانین ہین اور چہوٹی
سی سرا ہے ۵۲۹ گہر ۴۳۳۳ - آدمیون کی آبادی ہے نواح قصبہ
بانسور مین ریت بہت ہے اور پرگنات رامپور و ہمیرپور و ہرسورہ
و نراین پور و گڑہی ماموڑ - اس تحصیل سے متعلق ہین اور چار گانو پرگنہ
بڑود کے بہی شامل ہوئے ہین تحصیل مین کل گانو ۱۵۴ ہین از انجملہ ۱۴۲
خالصہ ۱۱ جاگیر ۱ معافی +

قصبہ نراین پور بانسور سے بفاصلہ آٹہہ میل دکن کیطرف ہے نراین پور
کو الور سے جاتے ہوئے نراین پور سے پانچ میل پر پہاڑ مین ایک مقام
ہے جسکو تال برچہہ کہتے ہین وہان تین کنڈ ہین ایک گرم پانیکا دوٹہنڈے
کے اور کئی چہتریان و منیارہ پختہ بنے ہوئے ہین ایک مندر ہے اوسمین
بیراگی رہتا ہے درخت ہر قسم کے خودرو اوگے ہوئے ہین کہجور کے درخت
کثرت سے ہین ایک کہجور مین برخلاف درختان کہجور کی سات شاخین نکلی
ہوئی ہین - اور کول پرگنہ نراین پور مین باغ سرکاری ہے وہان کیوڑہ
اور کیتکی کثرت سے ہے ٹہاکر لکہہ بیر سنگہ کے غدر مین کسی نے اوس پیڑ کو
جلا دیا تہا اب جڑین اوسکی ہری ہوئی ہین موضع تیسی متعلقہ نراین پور
مین چٹائی کہجور کی اچہی بنتی ہین - موضع بلالی مین چیت بدی اشٹمین
کو سیتلا کا بڑا میلہ ہوتا ہے بعد اختتام میلہ کے نراین پور خاص مین کئی سو

تک دو کا اندار قیام رکھکر اسباب فروخت کرتے ہین بلالی کا پہاڑ علاقہ راج
मीन کل پہاڑون سے بلند ہے۔ رام پور۔ حاجی پور۔ ہمیر پور۔ دامن

रामपुर
हाजीपुर
हमीरपुर

کوہ مین قریب قریب آباد ہین بانسور سے رام پور تین کوس جانب مشرق ہے
اور حاجی پور چار کوس گوشہ شمال و مشرق مین اور اوسی طرح ہمیر پور
بفاصلہ پانچ کوس ان قصبون مین باہم ڈیڑھ یا دو کوس کا فاصلہ ہے
ہنگام برسات ان قصبون کے سواد مین ایک جڑ زمین سے اوگتی ہے
اوسکو سرا کہتے ہین اوس ایک جڑ مین سات قسم کے غلہ کے درخت نکلے
ہوتے ہین یعنی بن و مکا و باجرہ و تل و سوٹھہ و چولا و مونگ یہہ چیز عجائبات
سے ہے اور موضع کوہری پرگنہ بانسور کے پہاڑ مین ایک قسم کا پتھر ہے کہ

खोहरी

وقت بنانے کے تماکو نوشیدنی کو اگر اوس سے کوٹا جاوے تو وہ مثل
خمیرہ کے خوشبودار ہوجاتا ہے لیکن زیادہ کوٹنے سے تماکو ہلکا ہوجاتا
ہے کڑوا نہین رہتا۔ قصبہ حاجی پور مین قلعہ پختہ مہاراؤ راجہ بختاور
سنگہ صاحب کا بنایا ہوا ہے سمت ۱۸۹۶ مین بشن سنگہ شیخاوت سرکاری جمعیت
سے باغی ہوکر اس قلعہ مین ٹھیرا تہا اوسکو خارج کرکے بہ تقرر قلعدار جمعیت
جدید متعین کی گئی قصبہ ہمیر پور مین لوہا بنتا ہے اور قصبہ رام پور کے
جہنڈ مین روندہ سرکاری ہے اور اس علاقہ مین بند موضع باوریہ اچھا

बावरया

ہے اور لال پورہ مین مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کا بنایا ہوا خام

लालपुरा

قلعہ ہے مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب کے عہد مین ٹہاکر لکہدہیر
سنگہ باغی ہوئے تب اونہون نے اول اس قلعہ کو لیا اور بعد ازان قصبہ

نراین پور کوٹتا تہا قصبہ ہرسورہ بانسور سے شمال کیطرف بفاصلہ دس میل ہے یہان جاجم وتوشک وغیرہ بہت عمدہ چہاپی جاتی ہین - علاقہ بانسور کی زمین دوسٹ وبہوڑ ہے اور اکثر دیہات مین شیخاوت راجپوتون کا زمیندارہ ہے کل آبادی بہ تعداد ۱۰۹۳۷۹ ہے مدرسہ جات حسب تفصیل - بانسور - ہرسورہ - ہمیرپور - حاجی پور - موروری - بہین اور چوکیات پولیس قصبہ رام پور - ہرسورہ - ہمیرپور - لال پورہ - نراین پور مین - حد شرقی اس تحصیل کے پرگنہ الور سے ملتی ہے اور پہاڑ حد فاصل ہے اور حد غربی پرگنہ کوٹ پوتلی علاقہ کہیتڑی متعلق راج جیپور سے کہ صاحبی ندی کی دہار خط سرحدی ہے - حد جنوبی پرگنہ تہانہ غازی سے ملحق ہے اور شمالی پرگنات منڈاور وبہروڑ سے ٭

پرگنہ بہروڑ

یہہ قصبہ الور سے گوشہ شمال ومغرب مین تیس میل کے فاصلہ پر بہت آباد ہے مکانات سنگین ودوکانات بازار پختہ ہین ۱۲۲۵ گہر ۵۲۱۳ - آدمیون کی آبادی ہے قصبہ سے کچہہ فاصلہ پر دو محلہ بستے ہین ایک جیت پورہ دوسرا اسبل پورہ اور ان دونون مین کسیقدر فاصلہ ہے اور آبادی قصبہ سے پورب کی جانب قلعہ خام جدا ہے یہہ قلعہ بعہد عملداری مہاراجہ صاحبان والی بہرت پور تعمیر ہوا تہا سمت ۱۸۱۳ مین مہاراو راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے مرمت کرائی سمت ۱۸۶۰ مین نراین راو مرہٹہ اس قلعہ سے اڑا تہا

قصبہ سے شمال مین رسالہ کی چھاونی ہے اور مغرب مین تین باغ اور باوڑی
واقع ہین باغ بنسی دہر مین چھتری اچھی بنی ہوئی ہے اور مہابخش پروہت
بہت آسودہ ونامی شخص ہے خاص قصبہ بہروڑ مین ماہ بہادون ظاہر پیر کا
میلہ ہوتا ہے پرگنہ مانڈھن و بڑود شامل علاقہ بہروڑ ہین اس تحصیل مین
۱۳۰ گانو ہین اونمین سے ۱۱۲ خالصہ ۱۴ جاگیر ۴ معافی ماہ اسوج و چیت
مین دہمی کا میلہ ہوتا ہے مویشی کی خرید و فروخت اوسمین ہوتی ہے
اس علاقہ مین بیل بہت اچھا ہوتا ہے اور کثرت سے فروخت ہوتا ہے بہادون
مین بہ مواضع حمید پور رونانگل و مہراج باس میلہ جات ظاہر پیر ہوتے ہین
اس علاقہ مین زمین اچھی ہے فصلین کی اجناس پیدا ہوتی ہین قصبہ
بڑود واقع عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۵۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ
۲۷ دقیقہ بہروڑ سے مشرق کیطرف بفاصلہ پانچ میل ہے۔ بڑود کی روند بہت
بڑی ہے شکار ہرن وروجہہ کا اس روند مین کثرت سے ہے۔ بڑود
کا رئیس نیمرانہ کا یکجدی اور قوم سے چوہان ہے مانڈھن بہروڑ سے
شمال مین بفاصلہ ۷ میل ہے مکانات پختہ بنے ہوئے ہین اور چھوٹا
سا قصبہ ہے پہاڑی پر پختہ قلعہ ہے اس نواح کے پہاڑون مین زیادہ تر
سیاہ سلیٹ کا پتھر ہے اوسمین یہہ خوبی ہے کہ اکثر مکانات صرف پتھر سے
بلا چونہ یا مٹی کے چن دئے جاتے ہین چند برسات گذرنے پر پتھرون مین
باہم وصل ہوکر بمنزلہ پختہ عمارت کے ہوجاتا ہے۔ بہروڑ مانڈھن کے
درمیان عرض بلد شمالی ۲۸ درجہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۹ دقیقہ پر نیمرانہ کا

माँढ़न
बड़ौद
दहमी
हमीदपुर
नांगल
महाराजपास
नीमराना

علاقہ پرگنہ نیمرانہ مین دس گانو ہین سابق مین راجہ بجے سنگہ رئیس نیمرانہ نے
مرہٹون کو مدد دی تہی اسپر پیشگاہ لارڈ لیک صاحب سے مہاراؤ راجہ بختاور
سنگہ صاحب کو حکم ہوا کہ نیمرانہ کے رئیس کو خارج کردین جب راج سے فوج
کشی ہوئی رئیس نیمرانہ تاب مقابلہ نہ لاکر مفرور ہوگیا لارڈ صاحب ممدوح
نے بشمول دیگر پرگنات نیمرانہ بہی مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب کو مرحمت
کیا بارہ برس رئیس نیمرانہ خارج رہا بعدازان حکام انگریزی نے بجے سنگہ
کے نیمرانہ مین آباد ہونے کا حکم دیا کہ مہاراؤ راجہ صاحب نے راجہ مذکور
کو از سر نو آباد کیا عہد ایجنسی کپتان امپی صاحب مین کچہہ اسامیان متعلق
مقدمہ فوجداری مع وکیل کے نیمرانہ سے طلب ہوئین راجہ الیسری سنگہ نے
اونکے بہیجنے مین تامل کیا اسپر خود رئیس طلب ہوا اوس نے حاضری
مین تمرد و سرکشی کی تب فوج بہیجی گئی راجہ الیسری سنگہ رئیس نیمرانہ نے
خبر پاکر اپنے قبایل قصبہ شاہجہان پور ضلع گورگانوہ کو بہیجدیے اور خود
دہلی کو چلا گیا اخراج رئیس پر نیمرانہ مین راج کا تہانہ و تحصیل مقرر ہوگئی
دو برس بعد متعلقان رئیس نیمرانہ پہر آکر آباد ہوئے اور راجہ الیسری سنگہ
مدت تک کلکتہ مین بحضور نواب گورنر جنرل صاحب بہادر دادخواہ رہا
سنہ ۱۸۴۹ع مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے باسترضاء مہاراؤ راجہ
صاحب علاقہ نیمرانہ رئیس کو دلادیا اور تین ہزار روپیہ سالانہ نذرانہ راج
مقرر کیا رئیس نیمرانہ کو محصول سایر لینے کی ممانعت ہوئی اور انتظام
فوجداری سرکار انگریزی نے اپنے اختیار مین رکہا - رئیس نیمرانہ کا محل پہاڑ

پہاڑ اوسکے نیچے قصبہ کی آبادی ہے اس نواح کے کنوؤن مین پانی بہت عمق پر ملتا ہے۔ تحصیل بہروڑ کے علاقہ مین ۵۲۹۱۸ - آدمی ہین اور زمین دومٹ اور بہور ہے - مانڈہن مین تہانہ ہے اور بڑود وتسینگ دیہہ جاگیر وتین پوربا س و دو گہڑہ مین چوکیات پولیس ہین مدرسہ جات حسب ذیل ہین -

بہروڑ - مانڈہن - بڑود - ودسود - گونتی -

حد علاقہ بہروڑ کی مشرق مین پرگنہ منڈاور سے ملی ہے مغرب مین علاقہ کہیتڑی راج جیپور و پرگنہ نارنول علاقہ پٹیالہ و پرگنہ کانٹی علاقہ نابھہ سے شمال مین پرگنہ ریواڑی ضلع گورگانوہ و کانٹی سے اور جنوب مین پرگنہ کوٹ پوتلی علاقہ کہیتڑی و پرگنہ بانسور سے ؛

پرگنہ منڈاور

قصبہ منڈاور راجگڑہ سے ۱۹ میل شمال و مغرب مین واقع ہے اوسکی آبادی کے تین طرف پہاڑ محیط ہے شمال کیجانب کہولی ہوئی ہے اوس سے آمدرفت ہے شمال مین آبادی سے ملی ہوئی چہوٹی پہاڑی پر کالیخان شہید کی درگاہ ہے قصبہ منڈاور کے مکانات پختہ ہین لیکن شکستہ پڑے ہین جہان اب آبادی ہے سابق مین وہان ویرانہ تہا اوس سے مشرق کیطرف دامن کوہ مین خانزادے رہتے تہے - راؤ مدن سنگہ چوہان پسر راجہ سنکٹ رئیس نیمرانہ نے خانزادون کو قتل کرکے آبادی

کی طرح ڈالی اور سکونت اختیار کی اوس سے پیشتر موضع لاہرودمین مسکن
گزین تہا ایک روز شکار افگنان اس نواح مین آیا ہنگام شکار ایک
گیدڑ نے اوسکا مقابلہ کیا شگونی ساتہہ تہے اونہون نے مدن سنگہ کو
وہان آبادی کرنیکا ایمار کیا اور بیان کیا کہ اگر اسوقت آبادی کی بنار
ڈالی جاونے تو یہہ جگہہ تمہاری اولاد سے کبہی خالی نہو چنانچہ راؤ مدن سنگہ
نے اوسی وقت تہونی تاگل گاڑہنے کی رسم جو شروع آبادی مین ہوتی
ہے ادا کی کہ اوسکی اولاد ابتک قابض و متصرف ہے زمان شاہی مین
چوہانون نے سرکشی اختیار کی تہی اسیروے علاقہ سے خارج کئے گئے راؤ
راجدے نے سرکار شاہی مین کچہہ کار نمایان کیا تہا اوسکے جلدو مین
اوس نے اپنے علاقہ کے واگذاشت کی درخواست کی حکم ہوا کہ بشرط مسلمان
ہونے کے تمہارا علاقہ تمکو مل سکتا ہے اسپر راؤ چاند برادر راؤ راجدے
مسلمان ہوا علاقہ منضبطہ واگذاشت ہوا - راوچاند منڈاور مین راؤ راجدے
نیمرانہ مین اور راجدے کا چہوٹا بہائی بڑودمین مسکن گزین ہوئے اور
یہہ مقرر ہوا کہ نیمرانہ مین جب کوئی رئیس مسند نشین ہووے راؤ چاند
کی اولاد پانو کے انگوٹہے سے اوسکے ٹیکا کرے چنانچہ راؤ گلاب خان رئیس
منڈاور تک یہہ رسم جاری رہی اب موقوف ہوگئی راؤ چاند کی اولاد سے
راؤ اکبر علیخان پسر راؤ گلاب خان مسند ریاست پر متمکن ہے سرکار سے سات
روپیہ نانکار کے ملتے ہین موضع ہاڈا ہیڑی کا نصف خرچ مین اور موضع
باود استمرار ہے اور سرکار سے اونکی تعظیم بہی ہے پیشتر سامان و آبرو

سردارانہ رکہتے تہے اب بے انتظامی کیوجہہ سے اسقدر جایداد پر اون کا
حال ابتر ہے کہ محتاجون سے بدتر ہین - آبادی قصبہ منڈاور سے مغرب
مین پہاڑی پر راؤ صاحب کی حویلی ہے اوسکے برابر جنوب کیطرف بندہے
بندکے تین طرف پہاڑ ہے اس بندمین ایک سراوگیون کا مندر بہت پرانا
ہے مگر ویران پڑا ہے اور جو پہاڑ آبادی سے دکن مین ہے اوسکی چوٹی
بہت بلند ہے اوسکو ماہ روشن کہتے ہین اور اوسکے قریب ایک کہولا
ہے اوسمین سے پانی جہرتا ہے اور چند خودرو درخت اوگے ہوئے ہین
ایک فقیر کا تکیہ ہے مگر اوسمین کوئی نہین رہتا ہے آبادی کے قریب ایک
رسول شاہیون کا تکیہ ہے وہ پرقضا جگہہ ہے اوسکے نزدیک ایک پختہ
باوڑی ہے راؤ فیروز کے عہد مین بیدہارے مہاجن نے مفلسی مین
خزانہ پاکر اوسکو بنایا تہا کہتے ہین کہ اوس نے کار تعمیر ختم ہونے پر معمار
کے ہاتہہ کٹوا لیئے تہے تاکہ دوسری جگہہ ایسی باوڑی نہ بنا سکے باوڑی
کے نزدیک راؤ جی کا باغچہ اور رنگ راجو شاہ کی درگاہ ہین قصبہ سے باہر
مشرق کیطرف ایک بڑا باغ ہے منڈاور کا پانی بہت شیرین ہے اور
شکہ گلی یہان اچہا بنتا ہے پانی بہرنے کیوقت جہرتا رہتا ہے اس سے اوس
مین پانی بہت ٹہنڈا رہتا ہے - قصبہ کے زمیندار مسلمان چوہان ہین
۳۳۳ گہر اور ۱۴۴۱ - آدمیون کی آبادی ہے - پرگنہ جیند ولی وکرنکوٹ
وتنارپور مع چہہ گانو پرگنہ مانڈہن کے شامل تحصیل منڈاور ہین اس
تحصیل مین ۱۳۰ گانو ہین اونمین سے ۱۱۲ خالصہ ۱۴ جاگیر ۴ معافی -

बीघा

[illegible]
करनोकोट
ततारपुर

قصبہ جیند دلی منڈاور سے آٹھہ میل سر راہ الور ہے اور قصبہ کرنیکوٹ بفاصلہ آٹھہ میل مغرب کیطرف لب ندی صاجی واقع ہے - کرنیکوٹ مین قلعہ خام تعمیر کردہ مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب آبادی سے بفاصلہ نصف میل ہے - صاجی ندی کے کنارہ پر سرکاری روندہ ہے *

موضع کرواری پرگنہ منڈاور مین پٹی جیت وٹوڈہ سنگین کی کان ہے موضع سنایہ مین پہاڑ پر ایک لرزان پتھر ہے کہ ہوا سے جنبش کرتا ہے اوسکے نیچے مہادیو کا مندر ہے اوسکے متصل پختہ کنڈ ہے شیوراتری کو میلہ ہوتا ہے - علاقہ تحصیل منڈاور مین ۶۰۹۲۰ - آدمی ہین اور مدرسہ جات مفصل ذیل ہین -

منڈاور - بہل - کرنیکوٹ - جیند دلی - مین پور - بہانوت - مانکہ - جونا پچہ

اس علاقہ کی زمین مٹیار ہے پیداوار اچھی ہوتی ہے اجناس فصل خریف کی پیداوار زیادہ ہے - سرحد پرگنہ کی مشرق مین پرگنہ کشنگڈہ سے مغرب مین علاقہ نیمرانہ وبہروڑ سے شمال مین پرگنہ باول راج نابھہ وکوٹ قاسم راج جیپور سے جنوب مین پرگنہ بانسور سے ملی ہے *

پرگنہ کشن گڈہ

یہہ قصبہ الور سے ۱۹ میل شمال مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۴۹ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۷ دقیقہ پر ہے قصبہ کی خام شہر پناہ ہے اوسکے تین دروازہ ہین ایک قصبہ باس کیطرف ہے دوسرا بجانب یموہرہ تیسرا

किरवारी
सायना
बेहल
मैनपुर
मानोत
मानका
जोनायचा
वास
बमोहरा

تجارہ کے رخ ۔
یہہ قلعہ مہاراجہ سورجمل صاحب والی راج بہرتپور کا تعمیر کیا ہوا ہے ۔
سمت ۱۸۶۴ مین ملک کا تبادلہ ہوا تب سے راج الور مین داخل ہوا ہے وقت
تبادلہ بابت سامان موجودہ کے راج الور سے لاکھہ روپیہ سرکار انگریزی
کو دیا گیا تہا ۔ کشنگڈہ سے ایک میل جنوب مین موضع کرپال نگر جسکو قصبہ
باس کہتے ہین واقع ہے وہان آبادی بہت ہے اور بازار بہت اچہا
مکانات پختہ اور مہاجنان آسودہ حال ہین یہان جہینٹ اچہی تیار ہوتی
ہین قصبہ کشنگڈہ مین ۱۰۵ گہر ۹ ۲۳۷ کس کی آبادی ؛
تحصیل کشنگڈہ مین پرگنات بموہرہ و فتح آباد و ہرسولی واقع عرض بلد
شمالی ۲۷ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۸ دقیقہ اسمعیل پور ۔
باگہوڑہ ۔ شامل ہین ؛
قصبہ فتح آباد مین مٹی کے برتن اچہے بنائے جاتے ہین ہرسولی و گہاسولی
مین چوکیات پولیس مقرر ہین گہاسولی مین میلہ صاحب جی کا ماہ بہادون
اور قریب موضع پالپور کے جیٹہہ سدی ۲ کو میلہ بی بی رانی کا ہوتا ہے
اس تحصیل مین ۱۵۸ گانو ہین ان مین سے ۱۴۴ خالصہ کے ۹ جاگیر کے
۵ معافی کے ہین زمینداری میوان کی زیادہ ہے زمین دوسٹ و مٹیار
ہے پیداوار کامل ہوتی ہے علاقہ کشنگڈہ مین ۴۷۰۲۶ آدمی شمار
ہوئے ہین ۔ مدرسہ جات یہہ ہین ۔
کشنگڈہ ۔ فتح آباد ۔ نانگل ۔ سالیاکاپور ۔ بموہرہ ۔ ہرسولی ۔ اسمعیل پور

कृपालनगर
फतहआबाद
हरसोली
इसमैलपुर
बाघोड़ा
घासोली
पालपुर
नांगल
सलयाकापुर

اس علاقہ کی حد شرقی پرگنہ فیروزپور جھرو تحصیل تجارہ سے حد غربی پرگنہ منڈاور سے حد شمالی کوٹ قاسم راج جےپور سے حد جنوبی پرگنہ الور و رامگڈھ سے ملحق ہے ؛

تاریخ قدیم

باب چہارم کی اول فصل مین مہاراجہ صاحبان والی جیپور کا کرسی نامہ
لکہا گیا ہے اوس سے ظاہر ہے کہ اودے کرن بارہوین راجہ کی اولاد
مین نروکہ راجپوت ہین کہتے ہین کہ اودے کرن کے آٹہہ پسر تہے اونمین
سے چہہ کی اولاد مین سے شیخاوت و راجاوت و نروکہ ہین انمین سب سے
بڑا اور مستحق ریاست بیرسنگہ تہا مگر اتفاقیہ سبب سے نرسنگہ سب سے چہوٹا
مسند نشین اور بیرسنگہ دعوی مسند سے دست بردار ہوا تفصیل اسکی یہہ ہے
کہ قبل پیدایش نرسنگہ کے بیرسنگہ کی شادی کیواسطے کہنڈیلہ کے نربان راجہ
کے ہان سے ڈولہ آیا تہا اودے کرن نے دختر راجہ کہنڈیلہ کے حُسن کی تعریف
سنکر اپنے ساتہہ شادی کرنے کی درخواست کی مردمان ہمراہی ڈولہ نے
اول عذر وانکار کیا مگر بہت اصرار ہوا تو یہہ شرط پیش کی کہ رانی نربان
جی سے جو لڑکا پیدا ہو بلالحاظ استحقاق اپنے برادران کلان کے مسند نشین
ہووے چنانچہ منظور ہو کر اقرار نامہ لکہا گیا اور کنور بیرسنگہ نے بنظر سری
خواہش اپنے باپ کے دعوی مسند سے دست بردار ہو کے اقرار نامہ
پر دستخط کر دئے چنانچہ رانی نربان جی سے نرسنگہ لڑکا پیدا ہوا بیرسنگہ
اودے کرن کے انتقال پر بہ ایفار اقرار خود اوسکو مسند نشین کر کے
ایام نابالغی مین انتظام راج کرتا رہا اور اوسکے ہوشیار ہو جانے پر
ریاست سے غیر متعلق ہو کر موضع آباد مین سکونت اختیار کی اور بلقب

راؤ ملقب ہوا ٭

راؤ بیر سنگہ کے بعد راؤ مہراج - راؤ نروجی - راؤ لالاجی - راؤ اوداجی
راؤ لاڈخان - راؤ فتح سنگہ - راؤ کلیان سنگہ یکے بعد دیگرے ہوئے ٭

राहराज
नरु
लाला
उदा
लाडखा
फतहसिंह
कल्यान सि

راؤ کلیان سنگہ نے حسب اجازت مرزا راجہ جے سنگہ مع کیرت سنگہ خلف دوم
اوسکے بمتی کاتک سدی ۹ سمت ۱۷۲۰ کامہ مین جاکر انتظام سرکشی میوان
کیا اور مرزا راجہ جے سنگہ حسب الحکم شاہنشاہ اورنگ زیب واسطے انتظام
ملک دکن اور گرفتاری سیواجی کے منگسر بدی ۸ سمت ۱۷۲۱ کو عازم دکن
ہوا چنانچہ اوسکو گرفتار کرکے دہلی پہونچایا مگر جب بادشاہ کی بدنیتی سے
اپنی بدعہدی کا خوف ہوا اوسکو مفرور کردیا اس حرکت و نیز اوسکی عام
طریقہ سے کہ وہ بادشاہ کو ہیچ سمجہتا تہا اورنگ زیب نے رنجیدہ ہوکر کیرت
سنگہ کو کامہ سے طلب کیا کہ وہ بمتی اسوج سدی ۱۳ سمت ۱۷۲۳ حاضر ہوا اورنگ
زیب نے بخلاف حقیقت رام سنگہ برادر کلان کے کیرت سنگہ سے مسندنشین
کرنیکا اقرار کرکے اوسکو اپنے باپ جے سنگہ کی ہلاکت پر آمادہ کیا اوس نے
بمقام برہان پور جے سنگہ کو زہر دیکر مارا ٭ وہان سے دہلی کو واپس
ایا بمتی ساون سدی ۴ سمت ۱۷۲۴ کامہ مین خبر پہونچی کہ کہتریون اور سوہتون
نے کیرت سنگہ کو زہر دیکر مار ڈالا اوسکی رانی ٹبہ گوجر جی ستی ہوئی اوس کے
حکم سے تیرہ سو کس اہل قبیلہ کہتریون اور سوہتیون کے قتل ہوئے ستی
ہونے کیوقت راؤ کلیان سنگہ نے پوچہا مجہے کیا ارشاد ستی نے اس
دوہہ مین جواب دیا ٭

جاؤ لبہ داب دیس مین راؤ کلیانجی آپ
آگی کل مین ہوینگے پرتا پیک پرتاپ

چنانچہ اسوج بدی ۲ سمت ۱۷۶۸ کو راؤ کلیان سنگہ نے کامہ سے راجپوروا ماچہڑی مین آکر سکونت اختیار کی - ستی کی وصیت واقع مین بہت مفید ہوئی کیونکہ تہوڑے دنون بعد کہتریون اور سوہیتون کی مظلومی کا حال سنکر دہلی سے شہزادہ بہادر شاہ مع فوج کثیر کامہ مین آیا اور راوس نے ہمراہیان کیرت سنگہ کو سخت سزا دی مگر راؤ کلیان سنگہ اس سے بچ گیا ؛

راؤ کلیان سنگہ کے بعد راؤ آنوگر سنگہ و راؤ تیج سنگہ و راؤ زورآور سنگہ و راؤ محبت سنگہ ہوئے ؛

ऊगरसिंह
तेजसिंह
जोरावरसिंह
मुहब्बतसिंह

عہد حکومت مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب

مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب خلف راؤ محبت سنگہ صاحب بملتی جیٹھہ بدی ۲ سمت ۱۷۹۷ تولد ہوئے تہے اونکی جاگیر موروثی بہ تحت راج جیپور ڈہائی گانو

ماچہڑی	راجگڈہ	رام پور
یک	یک	نصف

کی تہی ابتداء سے بہت ہوشیار ولیئق وصاحب اقبال تہے اول راج جے پور مین بہت رسوخ واقتدار حاصل کیا سمت ۱۸۲۲ مین نجومی وقیافہ شناسون نے مہاراجہ مادہو سنگہ صاحب والی جیپور کو آگاہ کیا کہ راؤ پرتاب سنگہ صاحب ماچہڑی والہ کی آنکہون مین چکر ہین اور یہہ علامت

صاحب اقبال وحکومت ہونیکی ہے یقین ہے وے آپ کے راج مین فتور
پیدا کرکے خود سر ہونگے اس سے مہاراجہ مادہو سنگہ صاحب کے دل مین رنج
پیدا ہوگیا اور راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب سے کینہ رکہنے لگے ایک روز
دونون بالاتفاق شکار کیواسطے گئے تہے کسی نے حسب ایما مہاراجہ
صاحب گولی چلائی کہ راؤ راجہ صاحب کے جسم سے لگتی ہوئی گئی مگر موثر
نہوئی اونہین عداوت کا سب حال کہل گیا بخوف جان قیام جے پور مناسب
نہ سمجھکر اپنی جاگیر کو چلے گئے اور چند روز بعد بہرت پور پہونچے وہان مہاراجہ
جواہر سنگہ صاحب والی بہرت پور نے بہت خاطر ومہمان داری کی اور
وظیفہ مقرر کرکے موضع ڈہرہ مین کہ بہرت پور سے لفاصلہ سات کوس

डहरा

مغرب مین ہے ٹہرایا سمت ۱۹۲۴ مطابق سنہ ۱۸۶۸ع مین مہاراجہ جواہر سنگہ
صاحب کا ارادہ پشکر جی اشنان کرنیکا ہوا چونکہ اوس زمانہ مین مہاراجہ
جواہر سنگہ صاحب والی بہرت پور اور مہاراجہ مادہو سنگہ صاحب والی جیپور
کے درمیان رنجش تہی اور مہاراجہ بجے سنگہ صاحب والی جودہ پور کی
مہاراجہ صاحب جیپور سے نا اتفاقی اور مہاراجہ صاحب بہرت پور سے
یگانگت تہی راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کو قیاس سے دریافت ہوگیا
کہ اثنا راستہ پشکر کے مہاراجہ صاحبان بہرت پور وجے پور کے درمیان
لڑائی ہوگی اسپر یا تو بہ اعتقاد خالص محبت وطن اور بلحاظ قدامت تعلق
راج جے پور کے یا دونون ریاستون کی نا اتفاقی مین فایدہ حاصل
کرنے کی نیت سے جسوقت مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب نے اون سے کہا

کہ پشکر اشنان کرنیکے واسطے آپ ہی چلین تو بہ لطایف الحیل کنارہ کش ہو کر وہان سے رخصت ہوئے جسوقت موضع دہڑہ سے کوچ ہونیوالا تہا کنیزک صفائی ظروف کیواسطے مٹی کہودتے تہے وہان اوسکو اشرفی و روپیہ وغیرہ زرکثیر کا دفینہ ملا راؤ راجہ صاحب نے اوسکو از راہ عطیہ رحمت یزدانی تصور کرکے اونٹون پر بار کیا اور عازم جے پور ہوئے جے پور پہونچکر مہاراجہ مادہو سنگہ صاحب کو مہاراجہ صاحب والی بہرتپور کے ارادہ اشنان پشکر اور اپنے بنظر خیر خواہی حاضر ہوجانے سے مطلع کیا تو اونہون نے بہت خوش ہوکر تحسین و آفرین کی ؛

جب وقت معاودت مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب کے ماؤنڈہ کے میدان مین جیپور و بہرتپور کی فوجون مین لڑائی ہوئی تو راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب بشمول دیگر ٹہاکران و سرداران راج جے پور فوج بہرتپور سے برسرمقابلہ آئے اون کے ہمراہیون مین سے ٹہاکر منگل سنگہ سردار کہیڑہ و اندر سنگہ سردار موہن پور مجروح شدید ہوئے اس معرکہ مین بڑا کشت و خون ہوا طرفین سے ہزارہا آدمی مجروح و مقتول ہوئے جیپور کیطرف سے عنقریب کل مشہور سردار تہ تیغ ہوئے راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے کمال بہادری و جانفشانی کی بلکہ نزد کہ ٹہاکرون کا تو یہہ قول ہے کہ اونکی مدد کے بغیر جے پور والون کو اس لڑائی مین عہدہ برا ہونا مشکل ہوتا بظہور اس خدمت نمایان کے مہاراجہ مادہو سنگہ صاحب نے جاگیر ماچہڑی کہ سابقاً ضبط ہوگئی تہی واگذاشت کردی اور بعطاے خطاب راؤ راجہ معزز و ممتاز کیا

اس لڑائی سے چار روز بعد مہاراجہ مادہو سنگھ صاحب والی جیپور کا انتقال ہوگیا مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب صغیر سن مسندنشین ہوئے اور اون کی والدہ منتظم کار ریاست ہوئین اس سے راج مین ابتری و بدنظمی پیدا ہوئی راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے اس موقع کو غنیمت سمجھکر باتفاق کل زوکون کے خودسری اختیار کی سمت ۱۸۲۸ مین نواب مرزا نجف خان سے کہ سپہ سالار فوج بادشاہی ہوکر مرہٹون کی مدد سے زمانہ حکومت مہاراجہ نول سنگہ صاحب مین بہرت پور پر حملہ آور ہوا تہا اتفاق پیدا کیا اور عین ضرورت کیوقت مین نواب کے شریک ہوکر برسانہ و دیگ کی لڑائیون مین جنکے سبب سے اکثر محالات راج بہرت پور سے نکل گئے بہت امداد و اعانت کی اور ۱۷۷۶ء مطابق سمت ۱۸۳۳ مین فوج بہرت پور سے آگرہ خالی کرایا اس خیرخواہی کے جلدوے مین بہ سفارش نواب مرزا نجف خان پیشگاہ شاہ عالم بادشاہ سے اونکو خطاب راؤ راجگی و منصب پنجہزاری و جاگیر ماچہڑی و ماہی مراتب بلا وساطت و تعارف غیرے حاصل ہوا اور ماچہڑی ہمیشہ کیواسطے راج جیپور سے علیحدہ ہوگئی *

اس عزل و نصب و دار و گیر کے زمانہ مین کہ سلطنت دہلی مین انواع فتنہ و فساد برپا تہے مانوڈہ کی لڑائی اور مہاراجہ مادہو سنگہ کے انتقال سے جیپور مین ضعف و خرابی پیدا ہوگئی تہی نجف خان کی فوج کشی سے اہالیان راج بہرت پور کو فرصت نہ تہی راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے وقتاً فوقتاً محالات مندرجہ ذیل راج جیپور پر اپنا قبضہ کیا اور قلعات تعمیر کرائے اور جمعیتین متعین کرکے

बैराठ
भाभरा
रामपुर
देवगढ़
सकराय
बड़ीखेडा

بنیاد ریاست کو استحکام دیا ۞

سمت ۱۸۲۲ مین قلعات ٹہلہ و راج پور تعمیر کرائے سابقاً ٹہلہ مین مہاراجہ سوائی جے سنگہ نے سمت ۱۷۷۲ مین چو برجہ بنوایا تہا اب اوسکو بہ اضافہ برج و فصیل قلعہ بنایا گیا ۞

سمت ۱۸۲۲ مین راجگڈہ قدیم آباد کردہ راجہ باگہہ سنگہ بڈگوجر سے مغرب مین موضع کورنی باس و محمد پور مین شہر راجگڈہ بسایا اور بنیاد قلعہ کی ڈالی اور بند دیوتی مین کہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جے پور نے سمت ۱۷۸۴ مین بنایا تہا جل محل احداث کیا زیر پال بند باغ لگایا ۞

سمت ۱۸۲۹ مین قلعہ مالاکہیڑہ تعمیر کرایا ۞

سمت ۱۸۳۰ مین تہانہ غازی دیرتاب گڈہ و عجب گڈہ و بلدیو گڈہ مین قلعات مستحکم ہوئے ہین علاوہ مقامات مذکورہ کے انہیں ایام مین محالات سیتہل و میڑ و بیراٹہہ و آنبیلہ - و بہابہرہ و تالہ دہولہ - پراگپورہ و ڈیگی عرف ہر دیو گڈہ و سکرای و باوڑی کہیڑہ بہی راو راجہ کے قبض و تصرف مین آگئے تہے مگر کچہہ مدت بعد پہر شامل راج جے پور ہو گئے ۞

اسی اثنا مین نواب نجف خان کے متواتر حملون سے راج بہرت پور مین ضعف آگیا تہا اور راجہ صاحب نے اوس راج کے محالات پر بہی دست تصرف دراز کیا سمت ۱۸۳۲ مین دیہات نواح الور پر متصرف ہوئے سپاہ بہرتپور متعینہ قلعہ الور کو بسبب ابتری کاروبار و متفرق و علیحدہ ہو جانی علاقہ کے عرصہ ایک سال تک تنخواہ نملی تہی ملازمان سپاہ نالان تہے فوجدار

نول سنگه قلعه دار نے چند عرایض به استدعا ملنے تنخواه کے بھیجین اونکا کچھه
جواب حاصل نہوا آخر کار وه بمشوره افسران سپاه بمقام کانکواڑی مہاراو
راجه پرتاب سنگه صاحب کیخدمت مین حاضر ہوا اور تمام سرگذشت بیان کرکے
به شرط اداے تنخواه قلعه خالی کردینے کا اقرار کیا مہاراو راجه صاحب نے
نہایت خوش ہوکر بذات خود جاکے سپاه کی تنخواه تقسیم کی اور بیتی منگسر
سدی ۳ سمت ۱۸۳۲ مطابق ۲۵ - نومبر ۱۷۷۵ء قلعه الور مین اپنا قبض و
دخل کیا ؛

مخفی نرہے که سابقًا قلعه الور کوره پاره یعنی صرف پتہرون کا چُنا ہوا تہا اور
نکومپ راجپوتون نے جو چوہانون کی شاخ ہین بنوایا تہا سمت ۱۵۴۹ مین علاولخان
خانزاده نے نکومپون کو قتل کرکے قلعه پخته تیار کیا جب حسن خان پسر
علاول خان مقابله بابر شاه مین مارا گیا قلعه پر مغلون کا دخل ہوا پہر جبکی
بادشاہی ہوئی وہی متصرف رہا ہنگام تنزل سلطنت مغلیه مہاراجه صاحبان
بہرت پور مالک ہوے اون سے مہاراو راجه پرتاب سنگه صاحب کے قبضه مین
آیا اونہون نے شہر الور کی شہر پناه و خندق خام بنوائی وسط بازار مین ترپولیه تعمیر
کرایا اور ہر چہار جانب چوپڑ کا بازار ترتیب دیا قلعه کے اندر محل بنایا اور
اوسکے نیچے پرتاب بند تیار کرایا ؛

اوسی سال یعنی سمت ۱۸۳۲ مین سروپ سنگه نروکه سے که بطور جاگیردار راج جیپور
پرگنات پچہن گڈه و رام گڈه پر قابض تہا کوئی حرکت ناشایسته ظہور مین
مین آئی کل برادران ہمقوم مہاراو راجه صاحب کی خدمت مین شاکی ہوئے

اونہون نے باتفاق برادران اوسکو بمقام موج پور سزاے سخت دی اور
پرگنات پر اپنا قبضہ کیا پیشتر یہہ علاقہ پرگنہ موج پور کہلاتا تہا اور جہان
لچہمن گڈہ ہے ٹوڈر آباد ایک گانو قریب دو سو برس سے ویران پڑا تہا
سروپ سنگہ نے اوسکو سمت ۱۸۱۱ مین آباد کرکے گوپال گڈہ نام رکہا تہا مہاراؤ
راجہ صاحب نے ٹہاکر ندکور کو خارج کرنے کے بعد قصبہ کا نام لچہمن گڈہ
رکہدیا ❊

قصبہ بیل گڈہ مین مدہ سنگہ نامی جاگیردار بادشاہی تہا وہ لاولد فوت ہوا
تب وہان کے زمینداروں مین سے جو اہیر تہے اہلکاران راج الور کے
پاس آکر مستدعی انتظام ہوئے اور جو میو تہے اونہون نے ذوالفقار خان
عرف جلا رئیس گہوساولی عرف گوبندگڈہ سے بندوبست کی درخواست
کی چنانچہ دیوان بہگوان داس نے راج الور کیطرف سے جاکر بندوبست
کرلیا ذوالفقار خان بہی سیکری تک گیا مگر جب دیوان کے پہونچنے اور
راج کا بندوبست ہوجانے کی خبر پائی واپس چلا آیا تہوڑے دنون بعد
ذوالفقار خان صدمۂ مرگ پسر سے دیوانہ ہوکر جے پور کو چلا گیا اور گہوساولی
پر بہی مہاراؤ راجہ صاحب کا قبضہ ہوا ❊

سمت ۱۸۳۲ اور سمت ۱۸۳۹ کے درمیان اونہون نے راج بہرت پور کے محالات
مندرجہ ذیل پر بہی قبضہ کیا ❊

بہادر پور جسمین سمت ۱۸۳۲ مین قلعہ تعمیر کرایا - دہڑہ سمت ۱۸۳۳ - چیندولی سمت ۱۸۳۳
بانسور سمت ۱۸۳۲ - بہروڑ سمت ۱۸۳۶ - بڑودہ سمت ۱۸۳۶ - شہر سورہ سمت ۱۸۳۵ - اسپور سمت ۱۸۳۲

حاجی پور سمت ۱۸۳۵ - ہمیر پور -
مگر یہہ ممالک اونکو بغیر جنگ و جدل بلکہ چند مرتبہ شکست کہانیکے حاصل نہوئی
تہے کیونکہ نواب مرزا نجف خان جو سابق مین اونکا بڑا دوست و خیرخواہ
تہا داعیۂ ملک گیری کو دیکہکر مخالف ہوگیا تہا اور محاربہ موضع رسیہ مین کہ
دیگ سے چہہ میل بمغرب مین واقع ہے اوس نے اونکی کل فوج کو تباہ و
برباد کردیا تہا +
اس نقصان کا معاوضہ راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے قصبہ بسوہ علاقہ
جیپور واقع سرحد الور کو قتل و غارت کرکے حاصل کیا کہتے ہین کہ اس لوٹ
مین بیس لاکہہ روپیہ کا مال اونکے ہاتہہ آیا تہا +
الور کے مورخ نے لکہا ہے کہ سمت ۱۸۳۵ مین مہاراجہ پرتاب سنگہ صاحب برادر
خورد مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب راج جیپور مین مسندنشین ہوئے تب وہونکو
نے حسب اشتعالک راول جی ناتہاوت و دولت رام ہلدیہ بذات خاص جمعیت
لیکر راجگڈہ پر فوج کشی کی اور بسوہ پہونچکر مقیم ہوئے مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ
صاحب پانچ سو سوار لیکر بوقت شب جے پور کے لشکر مین گئے خوف یا غفلت
سے کوئی شخص مانع نہوا خاص مہاراجہ صاحب کے ڈیرہ پر پہونچکر دروازہ
پر پکہال کا بہینسہ کہڑا تہا اوسکو قتل کیا اور وہان سے ناتہاوت ٹہاکردن
کے ڈیرہ پر جاکر چند آدمی مارے اور راجگڈہ کو معاودت کی جسوقت لشکر
سے نکلے جیپور کی فوج بہ تعداد کثیر تیار ہوکے متعاقب ہوئی اثنائے راستہ
سخت مجادلہ وقوع مین آیا اور طرفین سے صدہا آدمی مارے گئے ازانجملہ

ساونت سنگہ نرہان بہی کمال بہادری وجوانمردی سے لڑکر مارا گیا اوسکی
شکل مہاراوٗ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کی شکل سے بہت مشابہ تہی فوج جیپور
کے لوگ اوسکی نعش کو خود مہاراوٗ راجہ صاحب کی خیال کرکے بہت خوشی سے
مہاراجہ صاحب کے روبرو لیگئے مہاراجہ صاحب نے بہت محظوظ ہوکر
نعش کو بہت تعظیم وتکریم سے داغ دلوایا جب مہاراوٗ راجہ صاحب کو یہہ حال معلوم
ہوا اونہون نے فوراً مہاراجہ صاحب کو خط لکہا کہ پرتاب سنگہ نروکہ زندہ
ہے اس بات سے آپ غافل نہو جاوین مہاراجہ صاحب کو اس تحریر پر
ندامت ہوئی اور افسران فوج کو حکم دیا کہ اسیوقت راجگڈہ پر چلو بعد فتح
کے والیس آکر کہانا کہاوینگے خوشحالی بوہرہ مصاحب راج نے کہ سابقاً مہاراوٗ
راجہ پرتاب سنگہ صاحب کے پاس نوکر تہا اور اسوقت در پردہ خیر خواہ
تہا عرض کی کہ فتح راجگڈہ مشکل ہے اسپر آپ اصرار نفرماوین غرض بوہرہ
خوشحالی رام کی فہمایش سے لڑائی موقوف رہی اور باہم صلح ہوکر اور مہاراجہ
صاحب مع فوج کے جیپور کو والیس گئے مگر اس عرصہ مین دریافت ہوا کہ پرگنہ
پیراکپورہ وپاوٹہ وغیرہ چند محالات پر اہالیان راج جے پور نے پہر قبضہ کر لیا
ہے اور مہاراجہ صاحب نے خوشحالی رام بوہرہ کو مہاراوٗ راجہ صاحب کو
بہت رنج ہوا ٹہاکران تحت راج جے پور سے سازو آمیزش کرکے یہہ تجویز کی
کہ مہاراجہ پرتاب سنگہ صاحب کو مسند سے اوتار کر کوئی رئیس مقرر کیا جاوے
اس غرض سے فوج مہاراجہ سیندہیہ کو چڑہاکر جے پور پر لیگئے اور بمقام
کشنگڈہ ڈونگری پر دیرہ کیا مہاراجہ صاحب نے خایف ہوکر پہر صلح کی

पिराग पुरा
पावटा

درخواست کی اسپر مہاراؤ راجہ صاحب نے بہ لحاظ تعلق قدیم اور سرپرستی
راج بجے پور کے تین شرطون سے صلح منظور کی۔
اوّل رہائی خوشحالی رام بوہرہ ٭
دوم اخراج دولت رام ہلدیہ ٭
سوم واگزاشت محالات منضبط چنانچہ مہاراجہ صاحب نے قبول کرکے
بوہرہ خوشحالی رام کو آزاد بلکہ مصاحب راج کیا اور دولت رام سیندہیہ
کو راج سے خارج کیا کہ وہ جودہ پور کو چلا گیا اور جن پرگنات پر قبضہ کیا
تہا چہوڑ دئے۔ اسپر مہاراؤ راجہ صاحب نے مہاراجہ سیندہیہ کی فوج
کو روانہ کر دیا اور جسکے واسطے تجویز مسندنشینی جیپور کی تہی اوسکو مہاراجہ
سیندہیہ سے سند عطاے علاقہ مانٹہ و تہاین دلوادی اور خود اپنی
ریاست کو واپس آئے ٭

मान्द
महावन

پیشتر جو لکہا گیا ہے کہ مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے قصبہ لسوہ علاقہ
راج جیپور کو لوٹا اور بیس لاکہہ روپیہ کا مال حاصل کیا اوسکا زمانہ تحقیق
نہین ہوا ہے مگر غالباً مہاراجہ پرتاب سنگہ صاحب والی جیپور نے راجگڈہ پر
فوج کشی کی اوس سے بعد کا یہہ واقع ہے کیونکہ اول تو تاریخ مین لکہا ہے
کہ یہہ اونکی آخرین مہم تہی دوسرے مہاراجہ پرتاب سنگہ صاحب کی فوج کشی
پر اونہون نے صرف بطور شبخون کے رزاروی مین حملہ کیا تہا تیسرے ممکن نہی
نہ تہا کہ بموجودگی فوج کثیر راج جیپور کے فرصت مین لسوہ کو لوٹتے ٭
مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کی رفاقت مین ہوشدار خان و نبی بخش خان

والہی بخش خان شیخون نے بہت نمایان کام انجام دیئے ہین ایک قدیم تاریخ مین لکھا ہے کہ مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے ہمیشہ زبردست اور قوی فریق کے شامل رہکر اپنی قوت اور مرتبہ کو ہرطرح قایم رکہا ٭
الور پر قابض ہونیکے بعد کر اوسوقت سے بنار ریاست سمجھی جاتی ہے اور اوسیوقت سے نروکون نے اونکو اپنا سرگروہ قبول کیا تہا پندرہ برس راج کرکے بمتی پوہ بدی ۵ سمت ۱۸۴۷ مطابق ۲۶ - دسمبر ۱۷۹۱ء انتقال کیا مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب بہادر سپاہی تہے اونکی جوانمردی کی اکثر روایتین زبان زد خاص وعام ہین ٭

زمانہ فرمان روائی مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب

مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کے اولاد نہ تہی اسواسطے اونہون نے بختاور سنگہ صاحب صاحبزادہ ٹہاکر تہانہ کو کہ یکجدی ہین متبنی لیا جسطرح اونکو تبنیت کیواسطے پسند کیا وہ بہی قابل تحریر ہے - کل سردارون کو مع اونکے اطفال کے ایک مکان مین جمع کرکے انواع طرح کے کہلونے رکہلائے اور لڑکون سے کہا کہ اپنی اپنی طبیعت کے موافق جو کہلونا چاہین لے لین بختاور سنگہ صاحب نے بلا تامل تلوار وڈہال کا کہلونا اوٹہا لیا اور خود بخود مہاراؤ راجہ صاحب کی گودی مین جا بیٹھے اونہون نے فی الفور اونکو اپنا وارث قرار دیا یہہ روایت کل کے زبان زد ہے اور کوئی اسکی تردید نہین کرتا اسواسطے صحیح معلوم ہوتی ہے ٭

थाना

مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کے انتقال پر مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب
بعمر پندرہ سال مسندنشین ہوئے اور اپنے باپ کے طریقہ پر بخوبی عمل
کرکے ملک کو بہت بڑہایا وقایع راج سے ظاہر ہے کہ اونہون نے شمال
مین پرگنات باول وغیرہ علاقہ راج بہرت پور اور جنوب مین کوٹ پوتلی دبالیے
تہے مگر پہر قابض نہ رہ سکے ۔

बावल

ابتدا مین دیوان رام سیوک نے دکہنیون سے سازش کرکے راجگڈہ کا
محاصرہ کروایا اور ماجی گوڑجی کو اغوا کرکے باہم نااتفاقی پیدا کی اس
سبب سے مہاراؤ راجہ صاحب نے ناراض ہوکر اوسکو گرفتار کرنا چاہا مگر
وہ بہی بااختیار تہا علانیہ گرفتاری مین احتمال فساد سمجہکر یہہ تجویز کی کہ
صلاح مشورہ کے حیلہ سے اوسکو طلب کیا اور سواری مین اپنے ساتہہ
ہاتہی پر خواصی مین بٹہاکر روانہ ہوئے اثنا راستہ ہاتہی بٹہاکر خود
شمبہو سنگہ تور خاص چکی کے گہوڑے پر سوار ہوگئے اور شمبہو سنگہ کو دیوان
کے برابر ہاتہی پر بٹہادیا شمبہو سنگہ نے اوسکو اپنے قابو مین کرکے راجگڈہ
پہونچادیا مہاراؤ راجہ صاحب نے اوسکو سزاے اعمال کو پہونچایا ۔
سمت ۱۸۵۰ مین شادی کرنے کیواسطے کچہ دن علاقہ جودہ پور کو گئے تہے بعد
شادی وہان سے واپس آئے تب اثنا راستہ بمقام جے پور مہاراجہ
صاحب جے پور نے ڈیرہ پر آکر رسم ماتم پرسی ادا کی اور مہاراؤ راجہ صاحب
اون سے ملنے کیواسطے محل مین گئے اور پرگنات دوسہ وبسوہ وگوڈہ
وسینتہل وتالہ ڈہولہ - ڈبیر اٹھہ وباوڑہی کہیڑہ وڈبی وسکرار کہ اسکو تملیک

दौसा
बसवा
गुढा
सैथल

داخل راج الور ہتے بعوض رسم ماتم پُرسی پیش کش کئے کہ ابتک راج جیپور
مین شامل ہین ؛
اسی اثنا مین نبی بخش خان وہوشدار خان وغیرہ شیخون کو کہ عہد مہاراؤ
راجہ پرتاب سنگہ صاحب مین مختار کاروبار ریاست تہے اپنی بااختیاری
وکارگذاری سے نہایت تکبر آگیا اپنے زعم مین مہاراؤ راجہ صاحب کا کچہہ
وجود نہ سمجھتے تہے بلکہ ایک روز شیخ الہی بخش نے گفتگوے بے ادبانہ سے
ارتکاب گستاخی بہی کیا اسپر زنگ ملال آئینۂ دل مہاراؤ راجہ صاحب پر
بیٹہہ گیا خدا کی پناہ آقا ر نامدار کی رنجش کا تابعدار کو کہان یاراے تحمل ہے
آخرش شیخ عہدہ برا نہو سکے مکافات اعمال کو پہونچے یعنی زہر ہلاہل سے
مارے گئے اور اون کے بعد نواب احمد بخش خان خلعت وکالت راج سے
ممتاز ہوئے ؛
جو کہ اسوقت ممالک درمیان دہلی وآگرہ پر سرکار انگریزی کا قبض ودخل
ہوگیا تہا اور مہاراجہ ہلکر وغیرہ مرہٹون کی فوج سے فوج انگریزی بسروری
لارڈ جنرل لیک صاحب سپہ سالار بر سر کارزار تہی اتفاقاً ہہ لڑائی اسی
راج کے علاقہ مین واقع ہوئی بمقام کٹھومر مرہٹون نے دانا فوجدار سکنہ
ٹڈبرہ کلان اور راجی برہمن سکنہ کٹھومر کو بلا وجہہ قتل کر ڈالا اس رنج سے
اونکی اولاد مہاراؤ راجہ صاحب کے حضور مین مستغیث ہوئی اون کی
درخواست پر بہگوانداس ٹونگرہ مع فوج کے تعینات ہوا وس نے بلا زمان
مرہٹون کو کہ تعینات قلعہ کٹھومر تہے قتل کیا اور پانچسوان جرار قلعہ مین ٹہکر

डबरा
टेंगडा

واپس آیا یہہ خبر مہاراجہ سیندھیہ نے گوش زد کر کے ایک کمپو انتقام کیواسطے
تعینات کیا کہ کٹھومر پہونچکر قلعہ خالی کرنے کا خواستگار ہوا ہرچند جوانان
راج الور متعینہ قلعہ قلیل تر تھے لیکن شجاعت سے اونکی کثرت کو خیال مین نلائے
اور مقابلہ آرا ہو کر داد مردانگی دی چونکہ اونمین اور انمین رات دن کا فرق تھا بالآخر
بوجہہ قلت جوانان راج مارے گئے اور قلعہ پر مرہٹون کا تصرف ہو گیا چونکہ
شادی و غم سلف سے توام ہین عین سرور اس فتح مین فوج مرہٹون کو
خبر ملی کہ لارڈ لیک صاحب متعاقب آپہونچے فوراً ہوش پرواز کر گئے قلعہ
کٹھومر مین پناہ مشکل سمجھکر کشنگڈہ کیطرف راہی ہوئے موضع لاسواڑی
و سینتہری پرگنہ رام گڈہ مین کہ برسر ساحل رود بار ریل ندی ہے لشکر نے
قیام کیا اور لشکری لوگ فکر خور و نوش مین مبتلا ہوئے ناگاہ لارڈ لیک
صاحب نے برسر وقت پہونچکر حملہ خونریز کر دیا ملک الموت کو سر پر دیکھکر
فوج مرہٹہ کے حواس باختہ ہوگئے کیکو حربہ کرنیکا ہوش نرہا اسوقت
مین نواب احمد بخش خان وکیل و ٹھاکر سمرتھہ سنگہ کلیانوت نے مع جمعیت
راج و ایکہزار میوان کے پہونچکر کمال خیرخواہی و جانفشانی سے فوج
انگریزی کی مدد کی چونکہ اوسوقت بضرورت تعاقب مفروران فوج
دشمن بند ہزاری پر ندی کو روک کر راستہ کرنے کی ضرورت تھی نواب
احمد بخش خان نے حسب الارشاد حکام فوج انگریزی فی الفور پانی بند
کر کے راستہ بند کروا دیا مرہٹون کی لوٹ سے راج الور کی فوج اور میوان
کو بھی مال کثیر ہاتھہ آیا اور سرکار انگریزی کو فتح کامل حاصل ہوئی ۔

लासवाड़ी
सिंथरी

یہہ لڑائی یکم نومبر ۱۸۰۳ع کو واقع ہوئی اور بتاریخ ۱۴ - نومبر ۱۸۰۳ع مطابق
۲۶ - رجب ۱۲۱۸ ہجری واگہن بدی ۵ سمت ۱۸۶۰ یعنی گیارہ روز بعد لارڈ
لیک صاحب نے راج الور سے عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر ا باب اول منضبط
کیا اوسکے بموجب ریاست الور ظل حمایت سرکار انگریزی مین داخل ہوئی
اور یہہ قرار پایا کہ جب ضرورت ہو راج الور کی فوج سرکار انگریزی کی
نوکری مین حاضر ہوا کرے ؛

اور بذریعہ سند مندرجہ ذیل پرگنات مفصلہ سند بجلدوے خیرخواہی
ایام جنگ مرہٹہ کے سرکار انگریزی سے مہاراو راجہ بختاور سنگہ صاحب
کو عطا ہوئی ؛

سند عطیہ جنرل لارڈ لیک صاحب بنام مہاراو
راجہ سوائی بختاور سنگہ صاحب والی الور

متصدیان حال و استقبال و عاملان وچودہریان وقانونگویان پرگنہ
اسمعیل پور و منڈاور مع تعلقات دربارپور و رتائے و نیمرانہ و ماندہن
وگہیلوٹ و بیجواڑ و سرائے و دادری و لوہارو و بدہوانہ و بہونکر -
متعلقہ صوبہ شاہجہان آباد کو واضح ہو کہ درمیان انریبل انگلش ایسٹ
انڈیا کمپنی اور مہاراو راجہ سوائی بختاور سنگہ صاحب کے اتحاد و دوستی مستحکم
ہوئی ہے اسواسطے بنظر ثبوت اور اعلان اس امر کے لارڈ لیک صاحب
حکم دیتے ہین کہ اضلاع مذکورہ بالا مہاراو راجہ صاحب کو اونکے مصارف
کیواسطے بشرط منظوری امیرالعظام نواب گورنر جنرل لارڈ ویلزلی صاحب

इसलेमपुर
मंडावर
दरबारपुर
रताय
नीमराना
माढन
गीलोट
बीजवाड
सराय
दादरी
लुहारू
बुधवाना
भोकर

کے دئے جاوین ؛

نواب گورنر جنرل صاحب کا حکم منظوری صادر ہونے پر یہہ سند واپس لیجاوے گی اور بجاے اسکے دوسری سند دیجاویگی اوسوقت تک یہہ مہاراو راجہ صاحب کے قبضہ مین رہیگی ؛

تفصیل پرگنات

اسمعیل پور - منڈاور مع تعلقات دربار پور - رتاسے نیمرانہ - مانڈھن بیجواڑ - گہیلوٹ - سراسے - دادری - لوہارو - بدہوانہ - جہونکر -
دستخط جنرل گرارڈ لیک صاحب

ازانجاکہ نواب احمد بخش خان وکیل نے اپنے آقا کی وغیز سرکار ابد پایدار انگریزی کی کمال خیرخواہی کی تہی مہاراو راجہ صاحب نے لغور حصول اس سند کے پرگنہ لوہارو بطور انعام نواب موصوف کو عطا کیا کہ اونکے نبیرہ نواب علاؤ الدین خان خلف نواب امین الدین خان کے قبضہ مین ہے اور اسیطرح لارڈ لیک صاحب نے بجلدوے حسن خدمات پرگنہ فیروز پور جہرمرحمت کیا تہا کہ مدت تک اونکے قبضہ مین رہکر بزمانہ مسند نشینی اونکے بیٹے نواب شمس الدین خان کے بہ ثبوت جرم قتل مسٹر ولیم فریزر صاحب کمشنر وریزیڈنٹ دہلی نواب کو سزاے پہانسی ہوئی اور پرگنہ فیروز پور ضبط سرکار ہوکر شامل ضلع گوڑگانوہ ہوا ؛

جوکہ پرگنات دادری و بدہوانہ دارالریاست الور سے فاصلہ دراز پر

ہین بعد مسافت کے سبب سے اونکے بند وبست مین انواع مشکلات پیش
آتی تہین اسواسطے بنظر اسلوبی انتظام و آسایش رعایا ۱۸۰۵ء مین جب
اول لڑائی کے بعد چند پرگنات راج بہرت پور سے واپس لیے گئے تہے حسب
اقرار نامہ مندرجہ ذیل پرگنات دادری و بدہوانہ وغیرہ کا تبادلہ پرگنات
کشن گڈہ وتجارہ وٹپوکڑہ وکٹہومر کے ساتہہ عمل مین آیا اور چونکہ اہالیان
راج الور نے لاسواڑی پر بند باندہ کر رویاریل ندی کو روک دیا تہا اور
اوس سے راج بہرت پور کا نقصان تہا اسواسطے بند لاسواڑی کے کہولے
رہنے کی شرط بہی درج اقرار نامہ ہوئی ؛

اقرار نامہ مقبولہ وکیل راج الور مین احمد بخش خان مختار مطلق منجانب مہاراؤ
راجہ بختاور سنگہ صاحب اپنے اور مہاراؤ راجہ صاحب موصوف کیطرف سے
اقرار کرتا ہون کہ بعوض عطاے کشنگڈہ وتعلقات اوسکے وسامان موجودہ
قلعہ کے ایک لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی مین داخل کیا جاوے گا اور پرگنات
تجارہ وٹپوکڑہ وکٹہومر لیکر عوض مین دادری وبدہوانہ وہونکر دیے جاوینگے
اور بند لاسواڑی کا جسقدر فواید مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرتپور
کیواسطے ضرور ہے ہمیشہ کہلا رہیگا - مہاراؤ راجہ صاحب اس اقرار نامہ
کے بموجب صحیح صحیح عمل کرینگے ؛

دستخط

مٹکاف صاحب — مہر نواب احمد بخش خان

ایجنٹ گورنر جنرل

سنہ ۱۸۱۱ء مین سرکار انگریزی کو دریافت ہوا کہ مہاراؤ راجہ صاحب نے معاملات راج جبپور مین دخیل و شریک ہوکے خوشحالی رام نامی ایک شخص کو وزیر جے پور کرنے کیواسطے فوج دینے کے عوض مین محمد شاہ خان عہم آور پٹھان کو ڈیڑہ لاکہہ روپیہ ماہوار دینے کا اقرار کیا ہے -
ازانجاکہ تعلقات فیما بین سرکار ذوی اقتدار انگریزی اور راج الور کے بموجب بلا اطلاع و اجازت سرکار موصوف کسی غیر ریاست سے اس قسم کا معاملہ کرنا ناجایز تہا مگر عہدنامہ مین کہ عنقریب مساوی درجہ کی عبارت سے لکہا گیا ہے اس باب مین کوئی شرط خاص نہ تہی اسواسطے مہاراؤ راجہ صاحب سے عہدنامہ جدید متضمن ممانعت کامل خط و کتابت معاملات ملکی مین کسی غیر ریاست کے ساتہہ بتاریخ ۱۶ - جولائی سنہ ۱۸۱۱ء منضبط کرایا گیا *

عہدنامہ منجانب مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب والی ماچیڑی

ازانجاکہ فیما بین سرکار انگریزی اور مہاراؤ راجہ سوائی بختاور سنگہ صاحب رابطہ احدیت صادق و یگانگت کامل بہ استحکام و استواری تمام قایم ہوگیا ہے اور ضرور ہے کہ اس احدیت و یگانگت کو مشہور و معروف کیا جاوے اسواسطے مہاراؤ راجہ صاحب اپنے اور اپنے وارث و جانشینون کیطرف سے عہد کرتے ہین کہ بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی کے کسی دوسرے رئیس یا ریاست سے عہد و پیمان یا معاملہ نکرینگے اسواسطے مہاراؤ راجہ سوائی بختاور سنگہ صاحب کیطرف سے یہہ عہدنامہ بتاریخ ۱۶ - جولائی سنہ ۱۸۱۱

مطابق ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۶ ہجری مرتب وتحریر ہوا ہے اور واضح ہو کہ عہدنامہ جو سابق مین مابین دونون سرکارون کے مرتب ہوا تہا اس عہدنامہ سے منسوخ نہین ہوا ہے بلکہ مقبول ومنظور رہا ہے ٭

دستخط ومہر مہاراو راجہ سوائی بختاور سنگہ صاحب

سمت ۱۸۶۹ مطابق سنہ ۱۸۱۲ع مین مہاراو راجہ صاحب نے بخیال دعوی سابقہ قلعات ڈبی وسکرار ودیہات متعلقہ محالات مذکور پر کہ علاقہ راج جیپور مین ہین بہ زبردستی اپنا قبضہ کرلیا چونکہ یہہ امر عہدنامجات فیمابین سرکار انگریزی اور ریاستہاے الور وجے پور کے خلاف تہا اسواسطے صاحب رزیڈنٹ دہلی نے قلعات مذکور خالی کردینے کیواسطے متواتر لکہا مگر مہاراو راجہ صاحب بعد رخصت سابقہ اصرار کرتے رہے بلکہ اخیر مین صاف انکار کردیا سرکار انگریزی نے چاہا کہ راج الور سے عہدنامہ فسخ کردیا جاوے مگر اوس زمانہ مین پنڈارہ وغیرہ غارتگر ملک مین پہر کر ریاستون کو لوٹتے تہے اور صرف سرکار انگریزی کی ظل حمایت مین آنے سے ریاستین اونکے پنجہ ظلم سے محفوظ ہوئی تہین اگر عہدنامہ فسخ ہوتا تو ریاست بالکل تباہ ہوجاتی اسواسطے یہہ قرار پایا کہ فوج کشی کرکے محالات مذکورہ حکماً مہاراو راجہ صاحب سے خالی کرائے جاوین بلکہ سرکار یہانتک ناراض ہوگئی تہی کہ اگر واقع مین لڑائی شروع ہوجاوے تو پرگنات عطیہ لارڈلیک صاحب واپس لئے جاوین اور اگر اسپر ہبی باز نہ آوین تو کل ریاست ضبط کیجاوے چنانچہ بسرکردگی جنرل مارسل صاحب فوج کشی ہوکر بمتی منگسر بدی ۱۱ سمت ۱۸۶۹ فوج انگریزی داخل

قصبہ بہادرپور رہوئی مہاراؤ راجہ صاحب نے نواب احمد بخش خان وکیل کو
فوج مین بہیجکر بہ تعمیل حکم گورنمنٹ تعلقات ڈبی وسکرار کو فوراً خالی کردیا اور
بابت فوج خرچ تین لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی مین داخل کیا کہ فوج
واپس گئی اس فوج خرچ کے عوض مین اونہون نے اپنی رعایا پر محصول
جدید جاری کرکے چہہ لاکہہ روپیہ وصول کیا ؛

اخیر وقت مین مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب کو خلل دماغ سے ایک عارضہ
جسے خفقان مذہبی کہتے ہین ہوگیا تہا اوسکی کیفیت ارزنگ تجارہ مین اس
طرح لکہی ہے کہ ایک دفعہ موضع علاوکیور قریب شہر الور مین بتقریب سیر و
شکار ڈیرہ ہوا تہا تماشا کشتی پہلوانان کیواسطے اکہاڑہ تیار ہونیکا حکم
دیا جس جگہہ اکہاڑہ بنایا گیا وہان کسیکی قبر تہی لوگون نے عرض کیا کہ اکہاڑے
کے پاس مسلمانون کا مقابر ہے بزعم حکومت مہاراؤ راجہ صاحبنے اوسکو
اوکہڑوا دیا اوسی شب اونکی طبیعت بیمار ہوئی شدت درد سے طاقت
و ہوش جاتے رہے میان فدا حسین رسول شاہی کے پاس جاکر کہ اون
سے نہایت معتقد تہے دعاے صحت کی درخواست کی اوہنون نے تسلی و
دلاسا کی محل کو واپس گئے تو پہر اوسی شدت سے درد ہوا پہر آدھی کو میان
صاحب کے پاس بہیجا وہ عرض حال کر رہا تہا کہ اونکے ہمراہیون مین سے
ایک فقیر بنگ کے نشہ مین پکار اوٹہا کہ راجہ ہمیشہ ہرن و گیدڑ کا شکار کرتا
تہا اس مرتبہ اوس نے شیر کا شکار کیا ہی ہمکو طاقت نہین کہ مدد کرین جس مزار
کو اوس نے توڑا ہے اوسکو از سر نو تعمیر کرادی اور نذر و نیاز سے معذرت

خواہ ہو تو وے خطا معاف کرین آدمی نے واپس آکر جہاراؤ راجہ
صاحب سے یہہ حال کہا اونہے یکبارگی غضبناک ہوکر رسول شاہیون کے
واسطے سخت حکم نافذ کیا سیان فدا حسین یہہ خبر پاکر کوٹ قاسم کو فرار کر گئے
اور چہا برہمن و ہنچل ناتہہ جوگی و پرتا مینہ نے کہ سرکار مین اختیار رکھتے تہے
حسب الحکم جور و بدعت کو رواج دیا اور کوئی دقیقہ ظلم و تعدی مین باقی نہ چہوڑا
اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ شاہ رسول پیشوائے طریق رسول شاہی کی قبر کہ
سنہ ۱۱ ہجری مین مرے تہے اور گور مولوی محمد حنیف اونکے مرید کی کندہ
کرا کے خون خوک چہڑکا اور اوس جگہہ بت قایم کئے اور اونکی ہڈیون کو
گدہے پر بار کرا کے عملداری سے باہر بہیجدیا کہ ابتک تکیہ رنگ علی شاہ واقع
فیروزپور مین موجود ہین اور جو فقیر رسول شاہی دستیاب ہوا اوس کے
کان و ناک کاٹ لئے اور ہر ایک مزار اور وبہادرپور کے نقارہ و شامیانہ
و غلاف اوٹہا منگائے اور مزار غالب شہید و خانقاہ کمال چشتی ہمشیرزادہ
سلیم چشتی مع دیگر مزارات اور مزار سید جلال الدین واقع بہادرپور کو
منہدم کر دیا و مسجدون اور چاہات مین سور کا خون ڈالا اور اذان
و نماز و ذبح کی ممانعت قطعی کر دی مسلمانان مظلوم کو نماز عید الضحی و قربانی
نصیب نہوئی میان فدا حسین کا بہائی پادشاہ دہلی کا وزیر تہا اوسکے ذریعہ
سے میان فدا حسین نے پادشاہ سے مظلومی مسلمانان الور کا حال عرض کرایا
اور پادشاہ نے حکام انگریزی سے سفارش کی - ارژنگ تجارہ مین تو
لکہا ہے حسب سفارش پادشاہ سرکار انگریزی سے فوج کشی ہوئی اور

نواب احمد بخش خان نے زر کثیر خرچ کرکے ریاست کو بچایا - مگر صحیح یہہ ہے کہ
ایک صاحب انگریز ظلم و زیادتی کی تحقیقات کیواسطے متعین ہوئے تہے
اونکی تحقیقات سے ظہور ان حرکات کا بیماری جنون کے سبب سے پایا
گیا اور اسی عرصہ مین مہاراؤ راجہ صاحب کا انتقال ہوگیا کچہہ تدارک و
باز پرس اوسکی ظہور پذیر نہوئی رپورٹ ۱۸۷۲ء مین علاوہ ان ظلمون
کے یہہ بہی لکہا ہے کہ نواب احمد بخش خان کے پاس جس نے کمال خیر خواہی
وجانفشانی کرکے ریاست کو بڑہایا تہا اور اوسکے عوض مین عطیہ پرگنہ لوہارو
حاصل کیا تہا اور جس سے اب ناراض ہوگئے تہے مسلمانون کے کان اور
ناک کا بہرا ہوا ایک شکہ بہیجا تہا ؛

بہتی ماگہہ سدی ۲ سمت ۱۸ مطابق تاریخ ۱۵ صفر ۱۲ ہجری و ۱۸ء مہاراؤ راجہ
بختاور سنگہ صاحب نے اسی عارضہ مین جہان فانی سے رحلت کی اور
موسی طوایف مدخولہ اونکے ساتہہ ستی ہوئی اونکے انتقال پر سرکار انگریزی
مین سوال پیش ہوا کہ ملک جدید عطیہ لارڈ لیک صاحب واپس لیا جاوے
یا کیا آخر کار یہہ تجویز قرار پائی کہ ملک بخشیدہ کا واپس لینا مناسب نہین ہے

زمانہ مسند نشینی مہاراؤ راجہ بنی سنگہ صاحب و راجہ بلونت سنگہ صاحب

مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب کے موسی طوایف کے بطن سے ایک دختر

लुहारू

मूसी

चांदबाई	موسومہ چاند بائی اور ایک پسر بلونت سنگہ صاحب بعمر چہہ سال تھے اور اُنہون
थाना	نے اپنے برادر زادہ بنے سنگہ صاحب عمر ہفت سالہ خلف ٹہاکر تہانہ کو چند سال
	سے اپنے پاس رکہا تہا اور اگرچہ حسب قاعدہ متبنی نہین لیا تہا مگر ہمقوم لوگ
	بطور متبنی سمجہتے تہے اور شاید اونکی نیت مین بہی ایسا ہی تہا چنانچہ چاند بائی
कान्हसिंह ततारपुर	کی شادی ٹہاکر کانہہ سنگہ تتارپور والہ کے ساتہہ ہوئی اور مسند نشینی کی
	بابت بحث پیدا ہوئی کہ بنے سنگہ صاحب ہون یا بلونت سنگہ صاحب چنانچہ
[illegible]हरनरायन हलदिय [illegible]निधराम	ہمقوم ٹہاکرون اور اوہرنراین ہلدیہ و دیوان نوندرام نے بلونت سنگہ
	صاحب کی مسند نشینی کو ناجایز رکہکر بنے سنگہ صاحب کو راجہ مقرر کرنا چاہا لیکن
चेले	مسلمان اور چیلے بسروری نواب احمد بخش خان اون سے متفق نہوئے اور
	جانب دار بلونت سنگہ صاحب کے رہے ؛
	بنظر رفع فساد بالاتفاق دونون کی مسند نشینی پر اتفاق کیا گیا اور ماہ سدی
रामू [illegible]सिंह [illegible]राम	سمت ۱۸ کو ہر دو مسند نشین ہوئے رامو خواص و ٹہاکر اکہے سنگہ و دیوان بالکرام
	نے دہلی مین بخدمت مٹکاف صاحب رزیڈنٹ واسطے حصول خلعت مسند نشینی
	کے جاکر دو خلعت ملنے کی درخواست کی صاحب موصوف نے فرمایا کہ یہہ امر
	ریاستون کے قاعدہ سے خلاف ہے کسی ریاست مین دو رئیس نہین ہوئے
	اسکے انجام مین نزاع و فساد پیدا ہوگا اسواسطے مناسب ہے کہ بنے سنگہ
	صاحب بلقب مہاراو راجہ ملقب ہوکر مسند نشین ہون اور بلونت سنگہ صاحب
	مختار و کارپرداز ہوکر انتظام راج کرین اونہون نے عرض کیا یہہ دونون
	بہائی رام چندر و لچہمن کی سی جوڑی ہے انمین کبہی نزاع نہوگا بہ اتفاق

راج کرینگے غرض بہت تکرار کے بعد مجبور صاحب بنے اونکی درخواست منظور
کی اور صدرکو درخواست کرکے دو خلعت مساوی درجہ کے منگا دئے اور
حسب درخواست نواب احمد بخش خان و راموخواص و ٹھاکر اکھے سنگہ انتظام
راج کیواسطے اشخاص مندرجہ ذیل حسب منظوری گورنمنٹ مقرر ہوئے۔
نواب احمد بخش خان وکیل بخدمت سرکار او نرایبل کمپنی۔
ٹھاکر اکھے سنگہ بانگاوت مصاحب راج۔
دیوان نوندرام و سالگرام بخشی فوج۔
دیوان بال مکند دیوان منتظم راج۔
ٹھاکر شمبھو سنگہ تور قلعہ دار الور۔
اور تجارہ و ٹپوکڑہ کا پرگنہ نواب احمد بخش خان نے ٹھیکہ مین کہ تاریخ ۱۲۔
ربیع الاول سنہ ۱۲۳۲ ہجری سے اونکا پرگنہ مذکور مین دخل ہوا ❊
سنہ ۱۹۴۲ تک دیوان و مصاحب نے باہتمام کار ریاست کیا جب دونون
راجہ سن بلوغ کو پہونچے شیرون کیطرح غرانے لگے مشہور ہے وہ درویش
در گلیمے بخسپند و و بادشاہ در اقلیمے نگنجند بنا ے تکرار یہہ ہوئی کہ
جنرل اکٹرلونی صاحب رزیڈنٹ نے جوڑی پستول اور ایک پیش قبض
بطور تحفہ بہیجی تہی سوار ہونیکے وقت دونون نے ان ہتہیارون کو طلب
کیا مہاراؤ راجہ بنے صاحب نے پستول اور پیش قبض لے لئے اور راجہ
[illegible] نت سنگہ صاحب کے ہاتہہ مین صرف ایک پستول آیا پیش قبض نملنے سے
بہت رنجیدہ ہوئے علاوہ جوش حکومت کے جوانی بہی باعث اشتعال طبع ہوگا

वाकावत

शिम्भूसिंह
नवर

پھر تو یہہ نوبت پہونچی کہ گدی کے اوپر کہنی چلنے لگی اور روز بروز رنج و کدورت
زیادہ ہوتی گئی ✣

قاعدہ ہے کہ نزاع کیوقت خوشامدی اغوا و اشتعالک کرنے والے طرفین کو
پیدا ہو جاتے ہین کل ملازمین ریاست دو فریق مین منقسم ہوگئے نواب
احمد بخش خان ابتدا سے راجہ بلونت سنگہ صاحب کے طرفدار رہے اس
سبب سے ہمراہیان مہاراو راجہ بنے سنگہ صاحب اندیشہ و رنج سے نواب
احمد بخش خان کی بیخ کنی مین چارہ جو ہوئے مسمیان ملا و خوشحال و

मल्ला
खुशाल
जहाज

جہاز چیلہ ہا اور نند رام دیوان نے ایک ہیو سے کہا کہ اگر تو نواب
احمد بخش خان کو جان سے مار ڈالے تو چہہ ہزار روپیہ نقد اور ایک
گانو ہم تجھکو جاگیر مین دین طمع سے اوس نے قبول کرکے نواب احمد بخش
خان کے قتل کا وعدہ کیا آٹھہ ماہ تک داؤگہات مین رہا مگر موقع نہ پایا
بستم شعبان ۱۲۴۱ ہجری کو بمقام دہلی قابو پاکر بوقت شب خیمے مین جاکر
اور حالت خواب مین شمشیر آبدار کے تین وار کیئے تیسری ضرب مین تلوار
ٹوٹ گئی تب خیمہ سے نکلکر بہاگا اپنی دانست مین وہ کام تمام کر چکا تہا لیکن
نواب صاحب کی زندگی باقی تہی کوئی زخم کاری نہ آیا بخیہ قضا سے نجات
پائی جراحت خفیفہ کا ڈاکٹری علاج ہونے لگا چند عرصہ مین شفاء کلی پاکر
غسل صحت کیا ہیو مجرم مفرور ہوکر براہ راست الور پہونچا اور خواستگار
انعام مقررہ ہوا ترغیب دینے والون نے اداے انعام مین حیلہ و حوالہ
کیا باہم نزاع ہوا اس ذریعہ سے راز نہفتہ کہل گیا ہیو کو بلونت سنگہ صاحب

گرفتار کرلیا اوس نے مفصل ماجرا بیان کیا ملا و خوشحال و جہاز جیلہ ہا اور
نندرام دیوان قید کیے گئے راسو خواص بہاگ کر دہلی گیا اول نواب احمد بخش
خان کے دیرہ پر گیا نواب نے اوسکی طرف توجہ نکی اس باعث سے اوس نے
منشی کرم احمد سشتہ دار جنرل اکڑلونی صاحب کو کئی لاکہہ روپیہ دینا کیا
اور اوسکو اپنا ممد و معاون بنایا اور پیشگاہ جنرل صاحب سے درپئے
مقدمہ کی شکل نکالی جنرل صاحب بہی اوسپر توجہہ رکہنے لگے بلکہ ایک روز
ہنگام ملاقات نواب احمد بخش خان کو مقدمہ اور مین سفارش کرنے کی ممانعت
کلی کی راسو خواص نے اپنا رسوخ دیکہکر جنرل صاحب سے عرض کی
کہ بعض مفسدون نے راجہ بلونت سنگہ صاحب کو اغوا کرکے اور مین فساد
کرا رکہا ہے اگر ارشاد ہو اوسکا انسداد کیا جاوے جنرل صاحب نے
اوسکی خاطر سے اجازت دیدی راسو خواص نے اوسی وقت ہوا خواہان
مہاراجہ بہنے سنگہ صاحب کو تحریر کیا کہ بجز راجہ بلونت سنگہ صاحب کے اورونکا
جلد تر کام تمام کرین یہہ اشتعالک پاکر بتاریخ نہم ذیحجہ سنہ ۱۲۳۹ ہجری مطابق
سیانون سدی ۱۰ سمت ۱۸۸۱ راجپوتون نے جمع ہوکر شہر کے دروازون
کا بند و بست کرلیا اور محل پرورش کی مہاراو راجہ بنی سنگہ صاحب
کو اکہے سنگہ کی حویلی مین لے آئے اور نصف شب سے جنگ و جدال شروع
کیا پہر دن چڑہے راجہ بلونت سنگہ صاحب زنانہ محل مین چلے گئے اون
کی طرف سے دس آدمی مارے گئے مابقی نے ہتہیار رکہکر امان چاہی
اور جان سلامت لیگئے اور مال و اسباب اونکا غارتگری مین آیا راجہ

वल्लीजी
फासट
टामी
महलसरामा

بلونت سنگہ صاحب ایک حویلی واقع شہر مین نظر بند کئے گئے اور ٹہاکر بلی جی
اور کپتان فاسٹ صاحب اور ٹامی صاحب اونکے ہمراہی قید ہوئے
یہہ لڑائی الور مین محل راسہ کے نام سے مشہور ہے کہ عین محل کے اندر
واقع ہوئی تہی ؛
جنرال اکٹرلونی صاحب و نواب احمد بخش خان نے صدر کو اپنی رپورٹیں
بہیجین اوسکے جواب مین حکم آیا کہ حسب صلاح نواب احمد بخش خان عمل کیا
جاوے اور راضی نامہ لیا جاوے اوس زمانہ مین کلکتہ کیطرف کچہہ
خرخشہ تہا اوس طرف فوج جاتی تہی اس سبب سے الور کے فیصلہ مین تعویق
ہوئی نواب احمد بخش خان نے فیروزپور آکر تجارہ و ٹپوکڑہ کے ٹہیکہ سے
دست کشی اختیار کی ابتدا مین جنرل اکٹرلونی صاحب نے چاہا تہا کہ راجہ
بلونت سنگہ صاحب کو پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر دلوا دین مگر مہاراو
راجہ بنی سنگہ صاحب نے یہہ بہی منظور نکیا بعد چندے جنرل صاحب جیپور
کو گئے رامو خواص و نواب احمد بخش خان بہی ساتہہ تہے خواص مذکور
بحصول رخصت الور کو آتا تہا اثنا راہ دریافت ہوا کہ ملا و خوشحال و
جہازہ و نند رام رہا ہوگئے یہہ خبر سنتے ہی اوسکے ہوش جاتے رہے
اور یہونچکر لوگون کو زجر و توبیخ کی اور اونکو بدستور قید کردیا جنرل صاحب
جے پور سے کوچ کرکے الور کیطرف آتے تہے حال رہائی قیدیان سنکر
نہایت افروختہ و برہم ہوئے رامو خواص واکہے سنگہ ٹہاکر استقبال کیواسطے
گئے رامو راجگڈہ مین مقیم رہا اور اکہے سنگہ بمقام دوسہ حاضر ہوا جنرل صاحب

दौसा

نے ارشاد کیا ہمکو خواص بد عہد سے کچہہ سروکار نہین ہے ہمنے الور جانا
موقوف رکہا بہرت پور کو جا وینگے اکہے سنگہ نے اس حال سے خواص
کو مطلع کیا وہ دوڑکر جنرل کیخدمت مین حاضر ہوا ا دنہون نے فرمایا
تم نے بد عہدی کی ہے اب اگر ہماری خوشی چاہتے ہو تو قیدیون کو
مع اونکے رہا کرنیوالون کے بحراست دہلی پہونچادو اور نصف ملک
ومال راجہ بلونت سنگہ صاحب کو تقسیم کردو ورنہ مستعد جنگ ہو خواص
آرے ٹلے کرکے چلا آیا اور کچہہ تعمیل حکم نکی وقت مراجعت دہلی جنرل صاحب
نے مقام فیروزپور سے پہر بتاکید تمام لکہا جب اوسپر بہی کچہہ عمل نہوا تو
ریورٹ سرکشی گورنمنٹ کو ارسال کی اوسپر بعد فتح درجن سال و مسند نشینی
مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب والی بہرت پور انگریزی فوج محکوم لارڈ
کمبرمیر صاحب کا الور کیطرف کوچ ہوا ہنوز حد راج مین نہ پہونچی تہی
کہ الور مین زلزلہ پڑگیا جب کچہہ چارہ نہوا مجبور راجہ بلونت سنگہ صاحب کو
رہا کرکے باساز وسامان جنرل صاحب کے پاس بہیجا موضع ککرابیڈہ ہم علاقہ
راج بہرت پور مین پہنچکر راجہ بلونت سنگہ صاحب نے جنرل صاحب سے ملاقات
کی نواب احمد بخش خان ساعی تہے کہ بموجب خلعتون کے نصف ملک راجہ بلونت سنگہ
صاحب کو تقسیم ہوجاوے اور طرفداران مہاراجہ بنی سنگہ صاحب نے بہ شہادت
دہرم شاستر اور رجپوتانہ کے اکثر ریاستون کے عذر کیا کہ طوائف زاد و کنیزک زاد
اولاد اپنی باپ کی جگہہ مسند نشین ہوئی یا اوسکی ریاست متروکہ مین حصہ پانے کی
مستحق نہین ہوتی البتہ اوسکی معاش جسقدر گذارہ کے واسطے کافی ہو مقرر کردیجاتی ہے

कम्बरमेर

ककरावेद

بعد بحث و تکرار کے آخر کار یہہ قرار پایا کہ ملک جمعی چار لاکھ روپیہ جو سرکار انگریزی سے مہاراؤ راجہ بختاور سنگھ صاحب مرحوم کو مرحمت ہوا تھا راجہ بلونت سنگھ صاحب کو دیا جاوے اور باقیماندہ راج تصفیہ مہاراؤ راجہ بنی سنگھ صاحب رہے اسمین بہی یہہ وقت ہوئی کہ پرگنہ کشنگڈہ جسمین بہت مضبوط قلعہ ہے مہاراؤ راجہ بنی سنگھ صاحب نے دینا منظور نکیا اور پرگنہ کٹہومر تجارہ سے جہان راجہ بلونت سنگھ صاحب کو رہنا منظور تہا بہت دور ہے اس سبب سے اوسکو اونہون نے لینا نہ چاہا اسواسطے بالعوض پرگنات کشنگڈہ و کٹہومر کے دو لاکھہ روپیہ سالانہ نقد مقرر ہوکر دیگر پرگنات بذریعہ اقرارنامہ مہاراؤ راجہ بنی سنگھ صاحب مندرجہ ذیل راجہ بلونت سنگھ صاحب کو دئے گئے اور یہہ قرار پایا کہ راجہ بلونت سنگھ صاحب اور اونکی اولاد صلبی مالک ریاست رہے اگر وے یا اونکے وارثون مین سے کوئی لاولد رہے تو متبنی نہ لینے پاوے ریاست بہرالور مین شامل ہوجاوے ❊

اقرارنامہ مقبولہ مہاراؤ راجہ سوائی بنی سنگھ صاحب والی راج الور

ازانجا کہ چند پرگنات تجارہ ڈہوکرہ ورتاسے وسنڈاور وغیرہ سرکار انگریزی سے معرفت جناب لارڈ لیک صاحب کے راؤ راجہ بختاور سنگھ صاحب مرحوم کو عطا ہوئے تہے مین حسب الارشاد سرکار انگریزی بقدر مساوی پرگنات مذکور نصف نقد اور باقیماندہ ملک برادر عزیز راجہ بلونت سنگھ اور اوسکے وارثون کو دوام کیواسطے دیتا ہون راجہ موصوف

ملک مقبوضہ اور مواجب نقد کا مالک ذی اختیار رہیگا اگر وہ یا اوس کی
اولاد مین سے کوئی لاولد مرجاوے اور وارث صلبی کوئی نرہے تو ملک
مذکور ریاست الور مین پھر شامل ہوجاویگا اگر راجہ موصوف یا اوسکی
اولاد مین سے کوئی اپنے گھر کی اولاد کے سوائے کوئی کسیکو بتنی لے تو
خلف بتنی کو ملک اور مواجب نقد نہ ملیگا اور ملک جو راجہ موصوف کو
دیا جاویگا اور سرحد ممالک سرکار انگریزی سے ملحق ہوگا اور وہ
سرکار انگریزی کی ظل حفاظت مین رہیگا اور میرے اور راجہ موصوف
کے درمیان برادرانہ رابطہ رہیگا اور سرکار انگریزی واسطے ایفا ر
وبجا آوری اس عہدنامہ کے میرے اور اوسکے درمیان کفیل رہیگی
متی ماہ سدی ۶ سمت ۱۸۸۲ مطابق ۱۴- رجب سنہ ۱۲۴۱ ہجری و ۲۱- فروری
سنہ ۱۸۲۶ع؀-

دستخط و مہر مہاراؤ راجہ صاحب دستخط و مہر سی ٹی مٹکاف صاحب

نواب گورنر جنرل صاحب نے بہ اجلاس کونسل اس اقرارنامہ کو بتاریخ
۱۴- اپریل سنہ ۱۸۲۶ع تصدیق کیا؀

راجہ بلونت سنگہ صاحب والی تجارہ

اسطرح مالک ملک ہوکر راجہ بلونت سنگہ صاحب نے شعبان سنہ ۱۲۴۱ ہجری
سے محرم سنہ ۱۲۶۱ مطابق سنہ ۱۸۴۵ع تک عرصہ بیس سال تجارہ مین راج
کیا راجہ صاحب بہت فیاض و سخی تھے بڑے بڑے رئیسون کی برابر

داد و دہش کرتے تہے فیاضی وسخاوت کے سبب سے سولہ ہزار روپیہ بہوآ
کی قسطین جو بوجہہ دولاکہہ روپیہ سالانہ کے الور سے ملتی تہین سالہاے
آیندہ کی فروخت کر دیتے تہے اور اسپر بہی ملازمین ریاست کی تنخواہ
مدت تک چڑہی رہتی تہی تاہم کوئی تنگدست ونالان نہ تہا کیونکہ بخشش و
انعام وغیرہ انواع حیلون سے پرورش ہوتے تہے تنخواہ رقم بالائی
سمجہی جاتی تہی مگر اونکے مزاج مین ایک قسم کا مذہبی وہم تہا کہ بعد رفع حاجت
کے تین تین گہنٹون تک مٹی سے ہاتہہ دہوتے تہے منون مٹی اور چند
تہان پارچہ کے ہرروزہ خرچ ہوتے تہے دن مین چند بار غسل کرتے جو
کوئی کسی نجس چیز کے قریب ہوکر گذرتا اوسکو غسل کراتے بلا غسل اپنے
حضور مین نہ آنے دیتے تہے کرنل سدرلینڈ صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ
بہ تقریب دورہ تجارہ مین آئے اور اونہون نے ہرچند چاہا کہ راجہ
صاحب سے محل مین ملاقات کرین مگر اونہون نے اس وہم سے کہ اگر
صاحب محل مین آوینگے تو محل ڈہلوانا پڑے گا محل مین ملاقات نہ کی۔
خورونوش مین کمال محتاط تہے صرف ایک دفعہ اور وہ بہی قلت سے
کہاتے تہے شب کو بیدار رہکر کاروبار ریاست کرتے تہے دن کو سوتے
تہے اونکے زمانہ مین تجارہ مین اکثر عمارتین خصوص قلعہ وحویلی وبنگلہ کہ
ایک پہاڑ پر تجارہ سے دو میل مشرق مین واقع ہے تعمیر ہوئین اور چند
باغات لگائے گئے ارادہ تہا کہ پہاڑ کے نیچے شہر آباد کرین مگر اوسکا ظہور
نہوئے پایا اونکے انتقال سے قریب تین سال پیشتر ایک لڑکا پیدا ہوا تہا

مگر تیرہ ماہ کا ہو کر مر گیا اوس سے ایک سال بعد رانی صاحبہ کا انتقال ہوا
ان متواتر صدمون سے نہایت غمزدہ ہو کر گھبرا گئے بمشکل تمام ایک
سال بکٹا آخر راہی ملک بقا ہوئے ملک بدستور راج الور مین شامل ہوا
اور زیور جواہرات مال و اسباب اور ہاتہی گھوڑے وغیرہ سواریان
اس کثرت سے گئین کہ الور کا توشہ خانہ بہر گیا اور کل کارخانجات مین
رونق آگئی مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب نے بہی اس موقع پر کمال
دریا دلی کو کام فرمایا کہ ملازمین ریاست تجارہ کو جو جس شعبہ کا ملازم
تہا اوسکو اپنے راج کے اوسی شعبہ مین شامل کر کے بدستور نوکر رکہا
صرف چندکس درباری جو ذات خاص راجہ صاحب مرحوم سے تعلق رکہتے
تہے بہ ایصال تنخواہ مستعفی ہو کر رخصت ہو گئے ۔

انتظام مہاراؤ راجہ سوائی بنے سنگہ صاحب

مسند نشینی مہاراؤ راجہ صاحب کا حال اور علیحدگی تجارہ تک کے واقعات
پیشتر لکہے گئے ہین بعد بقیدی راجہ بلونت سنگہ صاحب کے مہاراؤ راجہ
بنے سنگہ صاحب بلا شراکت غیرے ریاست مین حکمران رہے مگر سرکار انگریزی
سے نارسائی رہی مجرمان اقدام ہلاکت نواب احمد بخش خان اگرچہ بعدم
ثبوت سزائے جرم سے بری ہوئے مگر اونکی نسبت حکم تہا کہ راج مین
کسی معزز عہدہ پر مقرر نکئے جاوین بجائے تعمیل اس حکم کے مہاراؤ راجہ
صاحب نے اونکی عزت و توقیر بہت بڑہائی اور بڑے عہدون پر مامور

کیا اسواسطے صاحب رزیڈنٹ نے وقت ملاقات دیگر رئیسون کے مہاراؤ راجہ صاحب سے ملاقات نکی اور ۱۸۳۰ء مین نواب گورنر جنرل صاحب نے بہی وکیل الور کو اپنے حضور مین نہ آنے دیا ۱۸۳۱ء مین دریافت ہوا کہ مہاراؤ راجہ صاحب نے راج جے پور سے خط و کتابت کرکے یہہ درخواست کی ہے کہ مثل ماتحت رئیسون کے اطاعت و نذر پیش کرکے وہان سے خلعت ماتم پرسی حاصل کرین اس قسم کی خط و کتابت عہدنامہ کے خلاف تہی مگر زیادہ بازپرس کے لایق متصور ہوکر صرف ہدایت ہوئی کہ شرایط عہدنامہ سے ایسی خلاف ورزی نکیا کرین اور نواب احمد بخش خان کے نقصان کا تلافی نکرنیکی علت مین جرمانہ تجویز ہوا چند موقعون پر راج الور سے ایسی ہی لاپروائی اور عدم تعمیل احکام گورنمنٹ ظہور مین آئی اور ہر مرتبہ راہ راست پر لانے کیواسطے فوج کشی وغیرہ سے چشم نمائی کی ضرورت ہوئی ٭

اوس زمانہ مین اہلکاران راج ازبس مخبط تہے اور راج کا کارخانہ زمیندارانہ طور پر تہا ملازمان اپنی اپنی فلاح کے خواہان تہے بہبودی کارخانہ جات و خزانہ راج کا کسیکو کچہہ خیال نہ تہا - رعایا وحشی صفت اور پیشہ ور غارتگر تہی اور کبہی اصلاح پذیر و مغلوب نہوتی تہی انمین تعداد و سرکشی مین سب سے زیادہ مینو تہے مہاراؤ راجہ صاحب نے بمشکل تمام اونکو مغلوب کیا دیہات جلاکر اور مویشی چہین کر سزا سخت دی ٭

سمت ۱۸۸۳ مین بعد سرکوبی مفسدان موضع کولانی مین که میوان کا مقدم مسکن | कौलानी
تہا قلعہ تعمیر کراکے اوسکا رگہناتہہ گڈہ نام رکہا اور اسیطرح سمت ۱۸۹۲ مین | रघुनाथगढ़
قلعہ بجرنگ گڈہ تعمیر کرایا اور ہر دو قلعات مین فوج متعین کی اہلکاران | बजरंगगढ़
راج کی خیانت و بدچلنی کے حالات مہاراو راجہ صاحب بخوبی دیکہتے
تہے مگر براہ دوراندیشی کچہہ نہ کہتے تہے وقت مناسب کے منتظر تہے آخر
قابو پاکر ملا چیلہ کا کہ تسلط و زبردستی سے راج مین - اوپر اللہ او رنیچے
ملا - مشہور تہا اسطرح استیصال کیا کہ اوسکے مارے جانے کا راز کیکو | मल्ला
ظاہر نہوا اور اکثر دخیل کارون کو ایسی حکمت عملی اور حسن تدبیر سے بیدخل
کیا کہ تہوڑے عرصہ مین کوئی خلش باقی نرہا تاہم بہتری کی شکل برآمد
نہوئی خسارہ کا عالم بدستور رہا چنانچہ عہد دیوان جگناتہہ و بیجناتہہ | जगन्नाथ वैजनाथ
مین بعض اوقات کارخانہ جات مین فاقہ کی نوبت گذرتی تہی تب سنہ ۱۸۳۹ء
مین بہ وساطت آغا صاحب خوشنویس شاگرد رشید میان میر پنجہ کش کے | पंजा
منشی اموجان کو کہ کمشنری ورزیڈنٹی دہلی کا سررشتہ دار تہا طلب کرکے خلعت
دیوانی دیا اور مرزا اسفندیار بیگ کو کہ ریاست فیروزپور مین نواب
شمس الدین خان کا ملازم تہا نایب دیوان مقرر کیا اوس زمانہ مین
علاوہ دیگر کارپردازان کے ساہ دولیچند ساہوکار و فوطہ دار راج
ایسا غالب و حاوی تہا کہ ریاست و رعایا اوسکے پنجہ مقروضی مین گرفتار
تہی راج مین آمدنی کی قلت اور خرچ کی کثرت تہی اس سبب سے فصل
بفصل اوس سے بہ تقرر سود گران قرض لیا جاتا تہا اور کل علاقہ راج

کا زمیندارہ بہی اوسکا مقروض تہا کہ سودی قرض لیکر راج کی جمع ادا
کرتے تہے اور جو کچھہ پیداوار زراعت ہوتا اوسکو گماشتگان فوطہ دار
بالا بالا اوٹہا لیجاتے بیچارے زمیندار خورد و نوش روزمرہ کیواسطے بہی
اوسی کے محتاج و دست نگر رہتے تہے ٭
منشی اموجان پردیسی نوکری پیشہ آدمی تہا اور اہتمام کاریاست کیواسطے بوجہہ
زیرباری زر کثیر کی ضرورت تہی اوس نے چاہا کہ ساہ دولیچند سے
کسیقدر روپیہ لیکر کچھہ مدت تک اجرار کار کرے اور اس عرصہ مین
صورت اضافہ آمدنی و تخفیف مصارف پیدا کرکے آیندہ کا بندوبست
کرے ٭
اس نیت سے وہ چند مرتبہ ساہ دولیچند کے مکان پر گیا مگر تقرر منشی
اموجان سے کل قدیم اہلکاران کو اور اونکے اتفاق سے ساہ دولیچند
کو بڑا حسد تہا چاہتے تہے کہ روپیہ بہم نہ پہونچنے کی وجہہ سے انتظام
نکرسکے اور چند روز مین ذلیل ہوکر چلا جاوے ساہ دولیچند نے اوس
سے ملاقات نکی اور ہر مرتبہ کہلا بہیجا کہ آرام مین ہین اخیر مین منشی اموجان
نے طیش مین آکر جواب دیا کہ اب تمام عمر آرام کرو اور واپس آکر معرفت
گنپت و رام پت ساہوکاران ریواڑی اجرار کار مصارف روزمرہ
کیا اور سب سے ساہ دولیچند کا حساب کرکے جسقدر روپیہ اوسنے
انواع ناجایز طریقون سے راج کے ذمہ قایم کر رکہا تہا اوس سے زیادہ
اوسکے ذمہ برآمد کیا اور بہ ضبطی نقد و زیور و مال و اسباب خزانہ

गनपति
रामपति

راج مین دخل کرایا چنانچہ سنہ ۱۲۴۸ مین بمبلغ سات لاکھہ روپیہ بعد مصارف
درج جمع خرچ راج ہوا ہے اور بعد ازان حال پرگنات مین اپنی طرف
سے تحصیلدار مقرر کرکے حکم عام جاری کردیا کہ زمیندارون سے اول
جمع سرکاری وصول کیجاوے گماشتگان ساہ دولیچند اپنے قرضہ
کی بابت کسی سے تقاضا و تنگ طلبی نکرنے پاوین اگر کوئی اپنی خوشی
سے ندے تو حسب قاعدہ عدالت مین دادخواہ ہوون کہ ان تجویزون
سے چند روز مین ساہ دولیچند کا سب کارخانہ درہم وبرہم ہوگیا اور
راج کی زیرباری رفع ہوکر ہر رشتہ وکارخانہ مین آسودگی پیدا ہوگئی
غرض چند سال تک منشی امو جان اور مرزا اسفندیار بیگ نے بالاتفاق
بہت عمدگی و اسلوبی سے راج کا کام کیا اور بتقرر محکمہ جات مال وعدالت
وغیرہ و اصلاح جملہ رشتہ جات ہر طرح رونق و ترقی دی منشی امو جان
اگرچہ نہایت عقیل و ذی علم و صاحب لیاقت تھا مگر اتنی بڑی ریاست
کا مختار کلی ہوکر طمع کو ضبط مین نہ رکھہ سکا جب دیکھا کہ ریاست ہر طرح
آسودہ و فارغ البال ہوگئی ہے تغلب و رشوت ستانی و خیانت شروع
کی مرزا اسفندیار بیگ علاوہ علم و عقل و بیدار مغزی کے جوہر دیانت بھی
رکھتا تھا انتہا درجہ کا پرہیزگار و متخیر و پابند شریعت تھا منشی امو جان کے
حرکات کو دیکھہ کر مانع آیا منشی امو جان نے کہا کہ مرزا صاحب آپ دم نقد
تن تنہا ہین کچھہ عیال و اطفال نہین رکھتے آپ کے مصارف کیواسطے تین سو
روپیہ ماہوار کافی سے بھی زیادہ ہے آپ کی پرہیزگاری بجا و راست ہے

مین عیال دار ہون ہزار طرح کے اخراجات میرے ذمہ لگے ہوئے ہین
روزگار کا کچھ اعتبار نہین ہے اپنے اور اپنے اہل قبیلہ کی ضروریات
آیندہ کا فکر ہے صرف تنخواہ مصارف حال کیواسطے بہی کفایت نہین
کرتی مجھسے دیانت داری کیونکر ہو سکے مناسب ہے کہ آپ اپنے طریقہ
پر عمل کرین مجھکو اپنی کارروائی کرنے دین ہر ایک اپنے اعمال کا ذمہ وار
ہوتا ہے کوئی کسیکا شریک نہین مرزا نے پھر فہمایش کی کہ ہم لوگ پردیسی
ہین رئیس نے اپنی قدردانی سے بلاکے اور اپنے قدیم پشتینی اہلکارون
سے واسطہ و تعلق ترک کرکے بڑے عزت و اعتبار سے ہمکو ریاست کا
کلی اختیار دیا ہے ہمکو لازم نہین ہے کہ بے ایمانی و بددیانتی کرکے رئیس
یا اوسکی رعایا کا نقصان کرین دشمن عیب جوئی مین لگے ہوئے ہین
کوئی بات مخفی نہین رہتی انجام کو راز کہولیگا ہمکو رئیس سے اور رئیس
کو دیسی اہلکارون سے خفت و ندامت ہوگی اور سزاے اعمال بد یہہ ہے
کہ دنیا مین ذلت و بدنامی اوٹھاوینگے اور عاقبت مین گنہگار ہونگے
اپنے آقا کی حرام خوری کرنا خداوند تعالے کی نافرمانی ہے اور گذارہ
کی یہہ صورت ہے کہ آدمی کی جو معاش ہوتی ہے اوسمین دفع الوقتی
کرتا ہے جب آپ ڈیڑہ سو دو سو روپیہ کے منشی تھے تب کیونکر گذارہ ہوتا
تہا جواب سات سو روپیہ مین نہین ہوتا اور فکر آیندہ کی جو کہئے
سو ہر حال مین خداوند کریم رازق ہے جس نے ابتک عیش و آرام
عزت و حرمت سے روٹی دی ہے وہی آیندہ کو بہی دیگا اگر ایک جگہہ

بند ہوجاوے گی دوسری جگہہ بہم پہونچاویگا - مرزا نے اس طوالت سے
وعظ کہا جب تو اموجان کو ضبط نہ رہا برہم ہوکر بولا مرزا صاحب آپ اپنی
ہوشیاری وکارگذاری کے زعم مین نہ آوین آپکا کام کسی طفل مکتب سے
لے لونگا آپ میرے نایب ہین نیب نہین کہ جو اس تاکید سے نصیحت کرین
آخرکار مرزا اسفندیار بیگ اپنی خیرخواہی سے پشیمان ہوکے اور -
تربیت نااہل را چون گردگان بر گنبد است ؂ سمجھکر خاموش ہوگیا اور راموجان نے حسب
قول اپنے مہاراوراجہ ہینے سنگہ صاحب سے اجازت لیکر اپنے بہائی
فضل اللہ خان کو کہ اونہین ایام مین تحصیل علم ختم کرچکا تہا نیابت پر
مقرر کیا اور مرزا کو مدرسہ کی خدمت دلواکر ریاست کے کام سے بیدخل
کیا فضل اللہ خان بہی اگرچہ تندمزاج ومغرور اورانتہا درجہ کا طامع
مگر ذہانت ومتانت مین برق تہا چند روز مین کام سے واقفیت پیدا
کرکے کل کام اپنے ذمہ لے لیا اور صرف چار یا پنج گہنٹہ ہر روزہ بیٹھہ کر
کل کاروبار کو باحسن الوجوہ انجام دینے لگا راموجان کو بہی فرصت وبیفکری
ہوگئی کہ سواے دربارہ داری مہاراؤ راجہ صاحب کے کام بہت کم کرتا تہا
اور تیسرا بہائی انعام اللہ خان کہ وہ تینون مین سب سے زیادہ خوش
اخلاق تہا بخشی گری یعنی سپہ سالاری راج پر مقرر ہوا اگرچہ تینون لیاقت
وہوشیاری مین ایک دوسرے سے فایق تہے مگر تینون ہی بددیانت
وشرابخوار وتماشہ بین وقمارباز وفریبی تہے الغرض ان لوگون نے
باتفاق چند دیگر لییق اشخاص دہلی مثل غلام علیخان مہتمم عدالت فوجداری

و مولوی سلیم الدین و میر مہدی علی و حکیم سلطان سنگہ و بہادر سنگہ و
گوبند سنگہ وغیرہ نے ریاست کا اچھا بندوبست کیا اور خود بہی بہت روپیہ
پیدا کرکے مالا مال ہوگئے مرزا صاحب بہی تسبیح و مصلے لیئے ایک گوشہ مین نماز
و وظیفہ پڑہتے اور لڑکون کو پڑہاتے رہے مگر بگلے کیطرح ظاہرا عبادت مین
مگر باطناً مچھلی کے شکار مین مصروف تھے۔ ضبط و بردباری و سادگی و
کینہ وری کا اس شخص پر خاتمہ تہا کیا ممکن ہے کہ کوئی اوسکی تدبیر دن سے
آگاہ ہوا ور کیا مجال ہے کہ کوئی ظرافت یا دل لگی سے محظوظ کرسکے ہر ایک
سے کمال سنجیدگی و ثقاہت سے کلام کرتا جہان کسیطرف ذرہ تبسم ہوا جانا گیا
کہ مرزا صاحب اوسکے جانی دشمن ہین اور اوسی پر غضب نازل ہونیوالا
ہے اور ملنے کی یہہ کیفیت تہی کہ خواہ کوئی آدہی رات کو گیا ایسا نہوا کہ باریاب
نہوا تا بحدیکہ بیت الخلاء مین ہوتے اوسوقت تک بہی کسیکو عرض کرنے کی
ممانعت نہ تہی ظاہر مین بجز عبادت و شغل مطالعہ و تعلیم علم کی کچھ مصروفیت
نہ تہی مگر مخفی انتظام راج کی سب تجویزین ہوتی تہین غرض کام سے علیحدہ
ہونیکے دس بارہ برس تک ایسے غیر متعلق رہے کہ کسیکو اونکی عداوت کا
گمان نہ رہا بلکہ خود اموجان وغیرہ بالکل غافل ہوگئے انجام کار ۱۸۵۱ء
مین اموجان کے آوردگان مین سیتارام کہتری دہلی اور رام لال کایتہہ
بہروڑ کو کہ دونون تحصیلدار تہے مخبر بنا کے مہاراؤ راجہ صاحب کے حضور
مین غماضی کرائی چونکہ بوقت تقرر اموجان کے مہاراؤ راجہ صاحب نے
یہہ بہی عہد کیا تہا کہ تاوقتیکہ تمہارے متوسلون مین سے کوئی شکایت نکریگا

سیتارام

غیرشخص دیسی یا پردیسی کی فریاد یا استغاثہ پر ہرگز التفات نکیا جاویگا اب جو
اونکے ساتہہ مین سے دو شخصون نے خیانت کا مفصل حال بیان کیا تو تحقیقات
لازم آئی اور تحقیقات سے صرف تینون برادران کی نسبت بیس لاکہہ
روپیہ کا تغلب ثابت ہوا تینون بہائی مع جملہ متوسلون کے قید ہوئے آخرکار
سات لاکہہ روپیہ مصادرہ دیکر رہائی پائی مرزا اسفندیار بیگ بجاے
اونکے دیوان مقرر ہوا دو برس اوس نے بلا شراکت غیرے کام کیا اوسکے
مزاج مین شک بہت تہا اپنے جامہ کا بہی اعتبار نہ تہا جس کام پر دو اہلکار
تہے چار مقرر کئے دیہات کے حسابات علیحدہ منگانے کیواسطے پٹوارہ کا
محکمہ مقرر کیا خود تو سخت دیانت دار تہا یہہ چاہتا تہا کہ کوئی کوڑی نہ کہا سکے
زیادہ کاوش وبے اعتباری سے بہی کام خراب ہوتا ہے آخر اجراے کار مشکل
ہوا تو مہاراو راجہ صاحب نے کام کی تقسیم اسطرح کی کہ مرزا کو دیوان حضوری
یعنی افسر کل رکہا اور راموجان اور دیوان بالمکند سہیل وال کو نصف نصف
ملک کے سررشتہ مال کا اہتمام سپرد کرکے دیوان جنوبی و دیوان شمالی نام زد
کیا اسی اثنا رمین ہمن نامی ایک چابک سوار نے مہاراو راجہ صاحب کے
مزاج مین بہت دخل پایا اگرچہ عمارت و کوٹہیار وغیرہ چند کارخانون کا افسر
تہا مگر بہت با اختیار ہوگیا تہا اور ایصال مصادرہ وخرید مال ومویشی
ذخیرہ کا کام بہی اوسکو سپرد تہا اس کام مین اوس نے خلایق پر بہت ظلم
وتشدد کیا مصادرہ نہایت سختی سے وصول کیا اور سوداگرون کو نصف
دیکر چہارم قیمت دیکر مال تجارت چہین لیا ظلم کو وہ باعث ناموری

पटवारा

सहेल वाल

नम्मन

سمجھتا تھا اور علانیہ کہتا تھا کہ کسی کے ساتھہ نیکی کرونگا تو وہ مداح و شکر گذار نہوگا اور بدی کرونگا تو شکایت اور واویلا سے مجھکو تمام ملکون مین مشہور کریگا اوس زمانہ مین مَمن سنے مرزا سے بھی خصومت پیدا کر لی مگر مرزا اوس سفلہ مزاج کو مثل حشرات الارض کے کہ موسم برسات مین پیدا ہوکر موجب تکلیف ہوتے ہین اور شروع سرما مین خود بخود مر کر غائب ہوجاتے ہین یہ سمجھتا تھا *

الغرض ۱۸۵۶ء تک اسطرح ریاست کا کام چلتا رہا پچھلے پانچ سال مین مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب نے مرض فالج مین مبتلا ہو کر بہت تکلیف اوٹھائی تھی اس سبب سے کاروبار ریاست کو ضبط و اختیار مین نہ رکھہ سکے مرزا اور دیوان بال مکند اپنی اپنی ذات واحد سے کام کرتے تھے اور ذاموجان کے ساتھہ بڑا گروہ ہوشیار و لیئق و فریبی آدمیون کا تھا جماعت کرامات مشہور ہے مہاراؤ راجہ صاحب کی بیماری کی حالت مین روز بروز اپنے اقتدار کو زیادہ کر کے انجام مین مختار کل ہو گیا *

مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب نے اپنے عہد مین ریاست داری کے جملہ سامان بہم پہونچائے عالیشان عمارتین تعمیر کین مثلاً محل بود و باش جسکا سنگین محل نگار خانہ چینی اور منزل سیتل نواس ارم تزئین اور مکان اجلاس گویا بادشاہونکا دیوان خاص ہین اور موتی ڈونگری کا محل اور باغ بنے بلاس کہ زینت اور فضا مین نظیر نہین رکھتے اور بند سیلی سیڑہ الور سے دس میل پر تیار کر کے سمت ۱۹۰۶ مین نواح الور تک نہر نکالی کہ اُس

نہر و دیگر بندات کی تیاری سے علاقہ الور کو کشمیر بنادیا اور نصب باغات و
تعمیر گہوگہس لال دروازہ وحضوری دروازہ واحاطہ گہوڑاپہیر وچہتری
مہاراجہ بختاور سنگہ صاحب لب ساگر اور فیلخانہ ورتہہ خانہ وجیلخانہ وغیرہ
سے سواد الور کی رونق بڑہائی - اگرچہ خود چندان تربیت یافتہ نہ تہے
مگر علوم وفنون کے بہت قدردان تہے کتب خانہ مین سنسکرت وفارسی
وہندی کی عمدہ ونایاب کتابین جمع کین ازانجملہ ایک گلستان سعدی
آغا صاحب خوشنویس کی لکہی ہوئی پچاس ہزار روپیہ کی لاگت کی ہے اور
قاضی عصمت اللہ کا دستخطی قرآن شریف بہت بیش بہا ہے اور مردمان
اہل کمال اس مرتبہ کے بہم پہونچائے کہ کسی ریاست مین نہ تہے چنانچہ
پنڈت روپ نارائن دہرم شاستری و بید و پنڈت موتی رام وپرتہی ہر
منتر شاستری و اوجہا نیلامبر و پنڈت لچہمین دت اسی اپنے علم مین یکتائے
روزگار تہے مولانا فضل حق خیرآبادی آفتاب ہند - ممن وپیا نجان
چابک سوار - تان رس خان کلاونت - امرت سین وعنایت حسین ورحیم
ستار نواز - سکہدیو وصدیق پہلوان - جیوا کاریگر - سیتا رام مستری -
میر باقر علی پٹہ باز - میان میر و آغا صاحب خوشنویس - شیخ ابراہیم شمشیر
ساز - عبد اللہ کتہک کہ ہر ایک اپنے اپنے ہنر وفن مین وحید عصر ومنتخب
زمانہ تہا سرکار مین ملازم تہے - گہوڑے ہر نسل وقوم کے بہت عمدہ جمع
کئے تہے اور ہر ایک کارخانہ وسررشتہ پر برابر نظر رکہکر سبکو یکسان ترقی
دی +

घुघस

रूपनारायण
धर्मशास्त्री
वैद
मोतीराम
पिरथीधर
मंत्रशास्त्री
ओझानील
लछमी

कत्थक

قبل انتقال اونکو اپنی خیر خواہی بجانب سرکار ذوی الاقتدار انگریزی
ثابت کرنیکا موقع ملا ٭

۱۸۵۷ء کے غدر مین جب بشدت تمام بیمار رہتے تھے اپنی منتخب فوج مشتمل آٹھہ سو
پیادہ و چار سو سوار و چار ضرب توپ بہ افسری چمن سنگہ خلف راجہ پدم سنگہ
بہادر صاحبان انگریز محصور قلعۂ آگرہ کی امداد و اعانت کیواسطے بہیجے تھے
سوارون مین زیادہ تر خاص چوکی کے کل راجپوت تھے اور باقیماندہ مسلمان
تھے اثنائے راستہ بمقام اچہنیرہ واقع سڑک درمیان بہرتپور و آگرہ باغیون
کے برگڈ نیمچ و نصیرآباد نے اون پر حملہ کیا افسر فوج و کل مسلمان و توپخانہ
باغیون سے سازکرکے علیحدہ ہوگئے اور راجپوتون کو جنمین زیادہ تر لاوہ
کے تھے شکست فاش ہوئی پچپن آدمی جنمین دس نامی سردار تھے مارےگئے
اونکے وارثون کو مابعد سرکار انگریزی سے خلعت ملے جس وقت اس خرابی
کی خبر الور مین پہونچی مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب قریب المرگ تھے حواس
سلب ہوچکے تھے اسواسطے اس غم آلودہ ماجرا کے سننے سے بچ رہے قوت
ناطقہ جاچکی تہی اور صرف بذریعہ تحریر کے اپنے دلکا مطلب ظاہر کرتے تھے
چنانچہ اخیر مین اونہون نے یہہ حکم لکھا تہا کہ قلعہ سے لاکھہ روپیہ اوتروا کر
فوج مین بہیجدو ٭

شروع غدر مین اونہون نے دیوان اموجان کو پرگنہ فیروزپور ضلع گوڑگانوہ
کے بندوبست کیواسطے بہیجا تہا مگر اموجان کی طمع اور میوات کی سرکشی اور
مہاراؤ راجہ صاحب کی بیماری کے بڑے ضرر نتائج سے اوس علاقہ کا بندوبست

सचौकी

अछनेरा

लाया

نہوسکا مگر نوگانوہ مین قلعہ تعمیر کرا کے اپنے علاقہ کا بندوبست کر دیا ؛ नौगांवा
مہاراؤ راجہ بینے سنگہ صاحب کی حیات کا نہایت ظالمانہ اور بد ترین فعل یہ
تہا کہ اونکی سخت بیماری کی حالت مین مرزا اسفندیار بیگ کی اشتعالک سے
سیدا چیلہ وغیرہ چند اشخاص نے ممن چا ایک سوار و گنیش چیلہ و بلدیو مصور सेदा मुम्मन गनेश बलदेव
کی نسبت مہاراؤ راجہ صاحب کی ہلاکت کیواسطے جادو کرنیکا اتہام لگا کے
تینون کو بیگناہ قتل کرا دیا اور سیدا نے چند مسلمانون کے منہہ مین سور
کی ہڈیان دلواکر سخت اذیت پہونچائی چنانچہ سیدا نے تو چند روز بعد ہی
اپنے اعمال کی سزا واجب پائی کہ بمقام اچہنیرہ کمال بیرحمی کے ساتہہ مارا
گیا اور اخیر مین مرزا صاحب نے بہی اپنا کیا پالیا ؛
ساون بدی ۹ سمۃ ۱۹۱۴ مطابق اگست ۱۸۵۷ء مین مہاراؤ راجہ بینے سنگہ
صاحب نے انتقال کیا باوجودیکہ اونکی بیالیس برس کے عہد مین رعایا پر بہت
ظلم ہوا تہا تاہم راجپوت اونکے نام کو بڑی عزت و توقیر سے یاد کرتے ہین
اور جب کسی سبب سے اونکو بہت خوشی ہوتی ہے تب کہتے ہین کہ مہاراج
بینے سنگہ کا زمانہ پہر آگیا ہے اونکے چلن و رویہ کی نسبت ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء کی رپورٹ
مین لکہا ہے کہ اختیار و حکومت کے حریص شوکت و تجمل و تکلف کے شوقین
بلا گوارا کرنے اپنے نقصان کے عدل گستری کے خواہشمند بعض اوقات
انتہا درجہ کے فیاض اور کبہی کامل بخیل خوش مزاج مگر بعض اوقات سخت
بیرحم فی الجملہ قدیم زمانہ کے ہندوستانی رئیسون مین عمدہ و پسندیدہ
عوام تہے اونکے اچہے کام یاد ہین اور بد فراموش ہوگئے اب خلایق اونکو

صرف نیکی و دعاے خیر سے یاد کرتے ہین *

عہد حکومت مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب

مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب بہتی بہادون سدی ۱۴ سمت ۹ مہارانی شاہ پورہ
والی کے بطن سے پیدا ہوئے تہے تیرہ سال تک اپنے والد کے عہد شفقت
مین پرورش پا کے اونکے انتقال پر بہتی ساون بدی نومین سمت ۱۹۱۴
مین مسند نشین ریاست ہوئے اگرچہ حسب دستور مروجہ نابالغ رئیس کے
مسند نشین ہونے پر محکمہ ایجنسی مقرر ہو کر انتظام ریاست سرکار انگریزی
کی طرف سے ہوتا ہے مگر یہہ عین غدر و فساد کا زمانہ تہا سرکار انگریزی
باغیان نمکحرام کے مقابلہ مین مصروف جنگ و جدل تہی اور بعد فتح دہلی
کے بہی تعاقب و سرکوبی باغیان مفرور اور اپنے ملک کے نظم و نسق کی
ضروریات سے اسقدر فرصت نہوئی کہ غیر ریاست کے بند و بست کی
فکر و تدبیر کرے علاوہ بران منشی اموجان و مرزا اسفندیار بیگ دیوانان
ریاست نے مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب مرحوم کی ضبط و نگرانی مین
سالہا سال تک کاروبار ریاست کو باحسن الوجوہ انجام دیا تہا اون کی
لیاقت و کارگذاری پر سبکو اعتبار تہا اور اونکے عیبون کا اوسوقت
تک حکام انگریزی پر اظہار نہوا تہا اور بعد فتح دہلی اونہون نے اکثر
اشخاص باغیان مفرور دہلی کو گرفتار و سزایاب کرا کے سرکار انگریزی
مین بہی اپنی خیرخواہی ظاہر کر دی تہی اسواسطے حکام انگریزی نے

کاروبار ریاست کا اونہین کے اہتمام سے انجام پانا مناسب سمجھا جیسا
کہ پیشتر لکھا گیا ہے اموجان کا فریق زبردست اور مرزا اسفندیار بیگ
پست ہوگئے تھے مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب حسب عادت طفلی
ناچ رنگ عیش و آرام مین مصروف ہوئے مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب
کے مرتے ہی شغل نوشتخواند اور نیک و بد صحبت کی قیدین یکلخت موقوف
ہوگئین چنانچہ مشہور ہے کہ مسند نشین ہوتے ہی اول اونہون سے
اوستاد ٹہاکر پرشاد کی آمد رفت محل مین بند ہونیکا حکم دیا تہا کہ وہ
پڑہنے کی بہت تاکید کیا کرتا تہا اموجان وغیرہ اول تو کام مین مصروف
رہتے تہے دویمی اونکی باطنی خواہش یہی تہی کہ رئیس غافل و بیخبر
رہے تو ہمکو روپیہ پیدا کرنیکا موقع ملیگا تیسرے اونہین کے عزیز و اقارب
رشتہ دار و سفارشی دہلی کے مسلمان اطفال و نوجوان جنکو بجز اوباشی
کوچہ گردی و شرارت کے معاملات ریاست سے مطلق وقوف نہ تہا شب و
روز صحبت مین رہتے اونکے اختلاط و موانست سے مہاراؤ راجہ صاحب
کا مزاج کار ریاست سے ایسا متنفر اور بدصحبت کا ایسا خوگر ہوگیا تہا کہ
اموجان وغیرہ کسی کام کی مشورت یا نیک نصیحت دینے کی غرض سے جاتے
تو باریاب نہوتے چنانچہ اکثر ایسا ہوا کہ ضروری کام لیکر گئے اور دیر تک
بیٹھکر بغیر ملے واپس آئے ؁

جب رات دن مسلمان اوباش لڑکون کی صحبت رہی تو ظاہر ہے الصحبۃ تاثیر
آدمی کا شیطان آدمی ہوتا ہے مہاراؤ راجہ صاحب کی بہی کل عادات

وحرکات مسلمانی ہوگئین مگر مسلمانی بہی اسلام کی خوبیون سے خالی اور
عیبون سے بہری کہ سب شراب وبنگ پیتے تہے ناچ رنگ دیکہتے بلکہ سچ
تو یہہ ہے اونہون نے اکثر مسلمانون کو اپنی صحبت مین ملاکر اسلام سے
بہی کہو یا مگر ہنود خصوص ٹہاکرون سے کمال نفرت تہی کہ اونکو اپنی رائے
مین دواب وموشی کے برابر سمجہتے تہے کوئی نزدیک نہ آنے پاتا تہا۔
جب رئیس کی یہہ کیفیت ہوئی تو اموجان وغیرہ نے اپنی حرص وطمع کی
دامن کو خوب فراخی دی اور مال کار نہ سوچکر ریاست کو لوٹنا شروع
کیا اموجان نے مہارانی صاحبہ شاہپورہ والی کو تو مہاراؤراجہ بنی سنگہ
صاحب کی حیات سے اپنی ہمشیرہ بنا رکہا تہا کہ اس سبب سے مہاراؤ راجہ
شیودان سنگہ صاحب اونکو ماموں کہتے تہے اندنون مین تحقیق ہوگیا
کہ اونہون نے مسئلہ اسلام کے بموجب کہ ماموں زاد بہن سے نکاح جائز
ہے تینون بہائیون مین سے کسی کی لڑکی سے شادی کرنیکا ارادہ کیا
اسطرف مرزا اشنغ یار بیگ اپنی قدیم خصومت ومعہودہ عادت سی گہات
مین لگے ہوئے تہے اونہون نے اس حال کو بخوبی تمام مشہور کرکے راجپوتون
کو آمادۂ فساد کیا اگرچہ یہہ معاملہ صحیح تہا مگر مرزا اونکا حامی و مددگار نہوتا تو یقین
ہے کہ بخوف بازپرس سرکار انگریزی راجپوتون کو جرأت ارتکاب فساد
نہوتی مگر مرزا نے بعذر قوی مسلمان ہونے رئیس کے کسیطرح کی بازپرس
سرکار انگریزی سے نہونیکا اطمینان کردیا اورکل راجپوتان افسران رسالہ
جات وقلعداران وکپتان پلٹن کو شریک مجمع کرلیا ان سب کا سرگروہ ٹہاکر

لکہدہیر سنگہ عرف لکہہ جی تہا یہہ شخص اگرچہ خاندان مین رئیس سے بہت قریب | लखधीरसिं
تہا مگر مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب کے عہد مین اوسکی کچہہ قدر و منزلت
نہ تہی علاوہ جاگیر موضع بیجواڑ کے سو روپیہ کی تنخواہ مقرر کردی مگر مہمان نوازی | बीजवाड़
اور نمود و خرچ بہت تہا اس سبب سے اوسکا گذارہ نہوتا تہا اکثر تنگدست
رہتا تہا ؛

اسی اثنار مین ایک اور سبب پیدا ہوا جسکے سبب سے فساد جلد تر وقوع
مین آیا مرزا اسفندیار بیگ کا ڈیرہ جب سے دیوان حضوری ہوا تہا
اکہے سنگہ کی حویلی مین تہا اور اموجان ایک علیحدہ مکان مین رہتا تہا
چونکہ اکہے سنگہ کی حویلی بہت وسیع مکان ہے اور اکثر دیوان راج کا
ڈیرہ اوسی مین رہتا تہا۔ اموجان اس زمانہ مین مختار کلی تہا اسواسطے
اوس نے مہاراؤ راجہ صاحب سے اوس مکان مین رہنے کی اجازت
لے لی اور مرزا سے مکان خالی کرنیکا تقاضا شدید کیا اس سے مرزا
نے فساد کے جلدتر وقوع مین آنے کی تحریک کی ؛

الغرض لکہدہیر سنگہ نے بجمعیت کثیر راجپوتون کے بوقت شب اموجان کے
مکان پر حملہ کیا محمد نصیر خلف فضل اللہ خان برادر اموجان و عارف علی
خدمتگار اموجان کو قتل کیا بدرالدین چوبدار مجروح ہوا اموجان و فضل اللہ
خان و انعام اللہ خان نے بہاگ کر جانین بچائین رات بہر ہنگامہ برپا
رہا صبح کیوقت تینون بہائی گرفتار ہوئے مہاراؤ راجہ صاحب نے ٹہاکر
رگہوت سنگہ لاوہ والہ کی معرفت مفسدون کو اس امر پر رضامند کیا کہ | रघुनसिंह

اہوجان کو مع برادران و متعلقان کے دہلی کو جانے دین چنانچہ اون کو
معتبر آدمیون کی حراست سے صحیح و سالم راج کی سرحد سے باہر کر دیا گیا
اگست ۱۸۵۸ء مین یہہ واردات واقع ہوئی ٹہاکر لکہدہیر سنگہ نے فی الفور
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اور کپتان نکسن صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج بہرتپور
کو اطلاع دی کپتان نکسن صاحب فوراً الور کو روانہ ہوئے ٹہاکر لکہدہیر
سنگہ نے مع جمعیت کثیر راجپوتون کی سرحد راج پر آکر اون سے ملاقات
کی اور اپنی خیرخواہی بجانب سرکار انگریزی و ریاست خود ظاہر کی
الور پہونچکر صاحب نے رئیس کو دیکہا کہ نہایت سینہ زور و سرکش ہے
اور اپنے برادران سے انتقام نہ لئے جانے پر نہایت مغموم و رنجیدہ
ہے کپتان نکسن صاحب نے کمال ضبط و مستقل مزاجی سے کام کیا اور
بسروری ٹہاکر لکہدہیر سنگہ صاحب پنچایت سرداران انتظام کاروبار
کیواسطے مقرر کرکے تقرر ایجنسی کیواسطے صدر کو رپورٹ کی کہ نومبر ۱۸۵۸ء
مین کپتان امپی صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے اوسوقت ریاست
کے ہر سر شتہ مین ابتری و خرابی ہو رہی تہی اونہون نے کمال لیاقت
و استقلال و محنت سے کاروبار ریاست کا انتظام کیا اسمین اون کو
بڑی مشکلات پیش آئین اونمین مقدم تر رئیس کی مداخلت و مخالفت تہی
۱۸۵۹ء مین جب تک مہاراو راجہ صاحب کامل چودہ برس کے نہوئے
تہے اونہون نے بشمول اکثر بدمعاشون کی تجویز کی کہ محکمہ جات ایجنسی
و پنچایت کو بہ زبردستی برخاست کر دیا جاوے اور لکہدہیر سنگہ کو مار ڈالا جاوے

اس غرض سے افسران فوج مین سے چند زبردست شخصون کو اپنے
شامل کیا حسن اتفاق سے کپتان امبی صاحب نے بروقت خبر پاکر
اس مجمع کے شرکار کو گرفتار کرلیا اور اس اجتماع مین دیوانان مخروج
دہلی کی سازش ثابت ہوئی اسواسطے اونکو بحصول منظوری حکام صدر دہلی وبنارس ومیرٹہہ
مین تین علیحدہ مقامات پر رہنے کا حکم دیا کہ مدتتے اموجان میرٹھ مین وفضل اللہ خان بنارس مین اور
انعام اللہ خان دہلی مین رہے اور کچھ عرصہ بعد مرزا اسفندیار بیگ
کو فریب اور افترا پردازی کی ثبوت پر بہ تقرر پنشن تین سو روپیہ ماہوار
الور سے نکالدیا کہ وہ چند سال زندہ رہکر بریلی مین مرگیا اوس کے
مرنے کے بعد جب اموجان وغیرہ بنارس ومیرٹہہ سے دہلی مین آگئے تھے
ایک روز فضل اللہ نے اموجان سے کہا کہ بہائی افسوس ہے اندہا
مرگیا اوس سے بدلا نہ لے سکے اوس نے جواب دیا کہ شکر کرو جب وہ
مرا ہے تب تمکو دہلی دیکہنا میسر آیا ہے ورنہ اوس بدمعاش کی تدبیرون
نے الور چھوڑانیکے سواے وطن سے بہی نکالدیا تہا ؛
مہاراؤ راجہ بینے سنگہ صاحب کے وقت مین راج الور ہندوستان
کی عمدہ ترین ریاستون مین سے سمجہا جاتا تہا اور دیوانان مخروج کو
لارڈ ایلنبرو صاحب کی پیشگاہ سے خوش انتظامی کی سند ملی تہی یا تو
اونہون نے ریاست کے اصل حال کو چہپا کر سبز باغ دکہایا تہا یا جسوقت
کپتان امبی صاحب نے کام شروع کیا ابتری وخرابی غایت درجہ بڑہ
گئی تہی کہ اونکو سررشتہ مال وکل کارخانجات مین انتہا کی بدنظمی ولوٹ

نظر آئی چنانچہ اونہون نے اپنی رپورٹ مین لکہا ہے کہ تنخواہون کی چہٹیان
تحصیلون پر ہوا کرتی تہین اور کل تنخواہین ششماہی پر ملتی تہین۔
مثلاً ایک پلٹن کو تنخواہ دینی ہوتی تو اوسکی کل زر تنخواہ کی چہٹی دو تین
تحصیلون پر ہوجاتی پلٹن کا ایک گروہ چہٹی لیکر تحصیل کو جاتا تحصیلدار
اوس روپیہ کو چند دیہات پر تبلا دیتا سپاہیان پلٹن بطور خود دیہات
سے روپیہ وصول کرتے کم و بیش کل تنخواہون کے دینے کا یہی طریقہ جاری
تہا گانو سقیم الحال ہوتا یا تحصیلدار اوس گانوسے ناراض ہوتا تو رعایا
لٹ جاتی گرسنہ سپاہ کہ تنخواہ نملنے سے سخت و خونخوار ہوتی تہی زمینداروں
کا برتن و کپڑا نچہوڑتی۔ اور بے ذریعہ شخص چہٹی لیکر مدت تک تحصیل پر
پڑا رہتا تاوقتیکہ عملہ کو رشوت دیکر رضامند نکرتا روپیہ وصول نکرسکتا
ریاست سے خارج ہوئے اوسوقت تک اس سررشتہ مین دیوانان کا
کلی اختیار تہا اور اونکے دوست و متوسلون کے سواے کوئی کسی عہدہ
پر نوکر نہوتا تہا سرکاری جمع کے سواے ہر گانوین سے اونکے واسطے کسی قدر
روپیہ بطور نذرانہ مقرر تہا اور سررشتہ خام تحصیل سے بیکس رعایا پر
ظلم و تعدی ہوتا تہا کہ انواع اذیت و تشدد سے صدہا گہر چہوڑکر چلے گئے
اور روز بروز زیادہ زمین بنجر ہوتی گئی جمع سرکاری سے رعایا محتاج
نہوئی اور نہ آبادی مین کمی آئی مگر دیوانان و اہلکاران تحصیل کی طمع
و بے ایمانی سے کہ اپنے فایدہ کی نظر سے ہر ایک دوسرے کے ظلم پر چشم پوشی
کرتا تہا اور رعایا تباہ و برباد ہوتی تہی ٭

کپتان ابہی صاحب نے ان خرابیون کو فی الفور موقوف کیا اور بہ امداد مسٹر طامس ہدرلی صاحب سہ سالہ سرسری بندوبست کیا دہ سالہ گذشتہ مین اوسط جمع عہ لکھہ لہ عہ ۃ سنہ ۱۸۴۹ و سنہ ۱۸۵۸-۵۹ کی عہ لکھہ عہ ۃ صمامہ عہ تہی سالہ اینده کیواسطے حسب تفصیل ذیل اوسط

للہ عہ لکھہ عہ ۃ مار عہ

سنہ ۱۸۵۹ و ۱۸۶۰ء	سنہ ۱۸۶۰ و ۱۸۶۱ء	سنہ ۱۸۶۱ و ۱۸۶۲ء
للہ عہ لکھہ عہ ۃ ما	للہ عہ لکھہ عہ ۃ مال عہ	عہ لکھہ عہ ۃ لا عہ

اس تشخیص کو رعایا نے بہت خوشی سے قبول کیا اکثر ویران دیہات ازسرنو آباد ہوئے اور ہزارہا بیگھہ زمین مزروعہ ہوگئی جمع بآسانی تمام وصول ہوئی اور انقضاء میعاد پر بندوبست دہ سالہ کیواسطے رعایا نے اضافہ بخوشی منظور کیا اس بندوبست مین سنہ ۱۸۶۲ و ۱۸۶۳ سے سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ تک کی اوسط جمع عہ لکھہ عہ ۃ لا عہ مقرر ہوئی تقرر ابجبسی سے پیشتر کے دہ سال سے اوسط میں قریب دو لاکھہ روپیہ سالانہ کا اضافہ ہوا اور اس اضافہ سے دس برس مین قریب بیس لاکھہ روپیہ زیادہ ہوا یہہ جمع باوصف اضافہ کے بندوبست سابقہ کے مطالبہ کی نسبت رعایا کو بہت نرم معلوم ہوئی کیونکہ جو کچہہ اہلکار جبر و تعدی سے خود لیتے تہے وہ اس اضافہ کے مقابلہ مین بہت کم تہا رعایا ایسی آسودہ و خوشحال ہوگئی کہ سوائے راج بہرتپور کے راجپوتانہ مین کسی ریاست کی نہ تہی مگر یہہ کپتان

ایبی صاحب کے انتظام کے عمدہ نتایج مین صرف ایک ہی اور جو اصلاحین اونکے زمانہ مین ہوئین اونکو مفصل لکہنے کیواسطے عرصہ کثیر چاہیئے ۔ محل کے بڑے صحن مین راج کے کل محکمہ جات کی کچہریون کیواسطے ایک عالیشان مکان تعمیر کرایا شہر کے بازار وگلی کوچون مین پختہ فرش بنوادیا احاطہ گہوڑا پہیر کے قریب آرام وآسایش خلایق کیواسطے بہت عمدہ تالاب معروف ایبی تال بنوایا کہ اوسمین سیلی سیڑہ کی نہر سے پانی بہرا رہتا ہے الور وتجارہ کے درمیان سڑک تیار کرائی اور مہاراؤ راجہ صاحب کی شادی کہ رئیس جہالرا پاٹن کی ہان ہوئی بہت شان وشوکت سے کی کپتان نکسن صاحب نے پنچایت مقرر کی تہی اوس نے کام اچہی طرح نکیا اسواسطے کپتان ایبی صاحب نے اوسکو موقوف کیا اور بعد ۱۸۵۹ع کے بعد عرصہ تک بلا پنچایت اہتمام کار کیا ۱۸۶۰ع مین پانچ ٹہاکرون کی پنچایت مقرر ہوئی مگر بقول ایبی صاحب اونکی بدیانتی اس غایت کو پہونچی کہ اون سے اچہا بندوبست ہونے کی امید مطلق نہ رہی اسواسطے ٹہاکر لکہدہیر سنگہ ۔ ٹہاکر ننند سنگہ ۔ پنڈت روپ ناراین کی پنچایت جدید مقرر ہوئی اس پنچایت نے ۱۴۔ستمبر ۱۸۶۳ع تک کہ اوس تاریخ کو مہاراؤ راجہ صاحب کو اختیار ملا تہا بہت عمدگی سے کام کیا ۔

کپتان ایبی صاحب نے لکہا ہے کہ انتظام ریاست الور مین ٹہاکر لکہدہیر سنگہ وپنڈت روپ ناراین کے حسن خدمات وامداد واعانت کا بیان کرنے کیواسطے کوئی لفظ کافی نہین ۔ اور پنڈت روپ ناراین کی نسبت رپورٹ

۱۸۶۵ء مین کرنل ایڈن صاحب نے لکھا ہے کہ نہایت عمدہ تجربہ کار و دیانت دار و ہوشیار اہلکار رہے ریاست کے سب لوگ اوسکا بہت عزت و اعتبار کرتے ہین ✤

البتہ مہاراؤ راجہ صاحب کی بدعادتون کی اصلاح کپتان امپی صاحب سے نہو سکی خود لکھتے ہین۔ کہ آمدرفت و ہمنشینی روزمرہ و فہمایش و چشم نمائی و نرمی و سختی وغیرہ کل ذریعون سے تدبیر کی مگر کچھہ کارگر نہوئی۔ کل زمانہ انتظام ایجنسی مین مہاراؤ راجہ صاحب کی تین خواہشین رہین۔

اول حصول اختیارات حکومت راج ✤

دوم دیوانان مخروج سکنار دہلی کو الور مین طلب کرنا ✤

سوم سزادہی ٹہاکران نروکہ ✤

چنانچہ اختیار ریاست حاصل ہوتے ہی اوہون نے لکھدہیر سنگہ کو بیجوا جہ جانیکا حکم دیا اور موضع بانگرولی کہ حسب خواہش مہاراو راجہ بخشنگہ صاحب مرحوم ۱۸۵۸ء عہد انتظام ایجنسی مین دیگئی تہی ضبط کرلی جس طور سے بانگرولی دیگئی تہی اوسپر لحاظ کرکے گورنمنٹ نے اس ضبطی مین دست اندازی کرنے سے اعتراض کیا مگر رئیس کو ہدایت کی کہ سرکار انگریزی ٹہاکر کی حسن کارگذاری سے بہت خوش ہے اگر اسکے سواے اوس سے اور کچھہ زیادتی ہوگی تو سرکار بہت ناخوش ہوگی ✤

बांगरोली

جیسا کہ لکھا گیا ہے بتاریخ ۱۴- ستمبر ۱۸۶۳ء سن بلوغ کو پہونچکر مہاراؤ راجہ صاحب نے اختیار ریاست حاصل کیا مگر محکمہ ایجنسی بدستور رہا ۱۸۶۴ء مین

اونھون نے کلکتہ جاکر پیشگاہ نواب گورنر جنرل صاحب مین اپنی ہوشیاری و ذہانت ثابت کی اگرچہ نواب صاحب کو اونکی نسبت نیک گمان نہ تھا مگر احتیاطاً آگاہ کیا کہ اگر الور مین کسیطرحکا فساد ہوگا تو اوسکے انسداد کیواسطے سرکار انگریزی سے کچھہ مدد نہ ملیگی اس نصیحت کی ضرورت بہت جلد ظہور مین آئی کہ بتاریخ یکم جون سنہ ۱۸۶۲ع میان جان چابک سوار جس سے مہاراؤ راجہ صاحب ناراض ہوگئے تھے بمقام راجگڈھہ مارا گیا اگرچہ اس قتل کے ارتکاب کا اشتباہ قوی خود مہاراؤ راجہ صاحب کی نسبت تھا مگر شہادت ضابطہ سے اوسکا کچھہ ثبوت نہ پہونچا تاہم گورنمنٹ نے لکھا کہ جس طور سے آپکے آدمیون نے میان جان کے مارے جانیکا حال بیان کیا ہے اوس سے ہمارا اطمینان نہوا۔ اوس زمانہ مین کپتان ہملٹن صاحب پولیٹکل ایجنٹ راج تھے اونکی رپورٹون مین کچھہ اختلاف اور تحقیقات مقدمہ مین سستی پائی گئی گورنمنٹ نے مہاراو راجہ کو بہ اعتبار عمر و عقلمندی کے لایق انتظام ریاست اور مستحق حصول اختیار کلی تصور کرکے ایجنسی برخاست کرلی اور کپتان ہملٹن صاحب کو پولیٹکل ڈپیارٹمنٹ سے تبدیل کردیا ہمدران حال یہہ بہی لکھا کہ نواب گورنر جنرل صاحب کو کسیطرح یقین نہین ہوسکتا کہ مہاراؤ راجہ صاحب اپنی رعایا پر قابل اطمینان کے حکومت کرینگے مگر انتظام ریاست مین مداخلت کرنے کیواسطے یہہ وجہہ معقول نہین ہے۔ مہاراو راجہ صاحب نے اس سے یہہ نتیجہ نکالا کہ برخاستگی ایجنسی سے گورنمنٹ کا مقصود یہہ ہے کہ رئیس اپنی بدچلنی سے خود خراب ہوجاوے

اسواسطے اونہون نے ثابت کرنا چاہا کہ مین ہر ایک رئیس ہندوستان کے برابر
انتظام کرنے کی لیاقت رکہتا ہون اول سال مین اپنی کل لیاقت انصرام کو
ریاست مین صرف کیا اور نہایت خوش دلی سے کام انجام دیا مگر یہہ امر
اونکی طبیعت و عادت کے خلاف تہا جلد چہوڑ دیا دیوانان مخرج کو کہ بنارس
مین تہے اونسے خط وکتابت نرکہنے کی شرط پر دہلی مین رہنے کی اجازت ہوگئی
مہاراؤ راجہ صاحب نے بفور واپسی اونکے کل انتظام ریاست اونکو سپرد کردیا
اور قریب چار ہزار روپیہ کے تنخواہ مقرر کی کہ ماہ بماہ پہونچتی رہی رشوت
ستانی پہر بدستور جاری ہوگئی اور کل اہلکار رشوتیون نے بزمانہ کپتان امپی
صاحب خیر خواہی کی تہی موقوف ہوکر بہا... اونکے پردیسی مسلمان زیادہ
تر دہلی کے نوکر ہوئے کوئی شخص جسکو نوکری یا سفارش کی ضرورت ہوتی ضرور
دہلی جاتا اور زر قیمت ادا کرکے اپنی امید حاصل کرتا پہر وہی خرابی جو
ابتداء زمانہ مسند نشینی مین ہوئی تہی پیدا ہوگئی یعنی بدمعاش لوگ جسقدر
پیشتر تہے اوس سے زیادہ جمع ہوگئے اور خود دیوان جو باوجود بے ایمانی
کے لایق و ہوشیار تہے اور بصورت موجودگی اور بخوف جوابدہی حرکات
ناشایستہ مین مانع ہوتے گورنمنٹ کی ممانعت کی وجہہ سے نہ آسکے اور مواخذہ
و ذمہ وری سے بالکل بری رہے ؀

اسی اثنا مین مہاراؤ راجہ صاحب نے چند حرکات گستاخانہ کرکے مہاراجہ
صاحب والی جیپور سے نااتفاقی پیدا کی اور اپنی ریاست کے ٹہاکرون
سے انواع نزاع برپا کیے ٹہاکر لکہدہیر سنگہ اشنان گنگا کا حیلہ کرکے جیپور

کو چلا گیا ۔
سمت ۱۹۲۲ مطابق ۱۸۶۶ء مین مہاراؤ راجہ صاحب اپنی ننسال کو بمقام ریوا
جاتے تھے اثنا راستہ بمقام موضع کانوتہ واقع پانچ کوس مشرق جیپور کرنل
ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و میجر بینن صاحب پولیٹکل جیپور
سے ملاقات ہوئی ہر دو صاحبان نے مہاراؤ راجہ صاحب کو فہمایش کی کہ
ٹھاکر لکھدہیر سنگہ آپکا چچا اور راج کا خیر خواہ ہے اوسکو اپنے ساتھہ لیجاؤ مہاراؤ
راجہ صاحب نے اونکی سفارش پر مطلق خیال نکرکے جواب دیا کہ مین نے
اوسکو نکالا نہین ہے وہ خود پُشکر اشنان کا حیلہ کرکے چلا آیا ہے جسطرح
آیا ہے اوسیطرح چلا جاوے کوئی منع نہین کرتا مگر مین اپنے ساتھہ نلیجاؤنگا
اسپر ہر دو صاحبان کو بہت رنج ہوا اور مہاراجہ صاحب جےپور پیشتر سے
ناراض تھے ٹھاکر لکھدہیر سنگہ نے اپنی مصیبت زندگی کے رنج سے اور اس
امید سے کہ حکام انگریزی جو مجھسے واقف ہین مہربانی رکھتے ہین وے
اور میرے ہمقوم شریک رنج و درد ہونگے علاقہ راج سے جےپور سے غارتگرونکا
کا گروہ بہم پہونچاکے راج الور پر حملہ کیا اول لال پورہ کے قلعہ مین دخل
کیا قصبہ نراین پور کو لوٹا اس عرصہ مین پنڈت روپ نراین نے الور کیطرف
سے بمحنت و جانفشانی بندوبست کامل کیا بمقامات گہاٹہ باندرول
گولاکا باس بخوبی مقابلہ ہوا لکھدہیر سنگہ کے ساتھہ کے بہت غارتگر مارے گئے
راج کی فوج خصوص باندرول کے گہاٹہ مین قرولی کے جادون راجپوتون
نے خوب داد شجاعت دی غارتگرون مین ستی دان میرٹھہ بڑا بہادر تھا

कानोता
ईडन
लालपुरा
नरायनपुर
बांद्रोल
गोलाकावास
सतीदान मेड़ता

اوسنے بہی اچہے جوہر دکہائے مگر لکہمیر سنگہ کو جو خیال تہا کہ ہمیشہ ساتہہ
راج الور کے دیگر ٹہاکر بہی بغاوت کرینگے محض خام ثابت ہوا اون
کی ناراضگی اس درجہ کو نہ پہونچی تہی کہ علاقہ غیر مین جاکر وہان سے ریاست
پر حملہ کرین اسواسطے لکہمیر سنگہ کی امید منقطع ہو گئی ہوئی اور شکست
کہاکر نکالا گیا اس عرصہ مین مہاراو راجہ صاحب شاہپورہ سے واپس آگئے
راج الور نے بابت اون نقصانون کے جو لکہمیر سنگہ کے حملون سے ہوئے
بوجہہ پناہ دہی راج جیپور پر دعوی کیا اہالیان راج جیپور نے اوس
سے زیادہ اپنا نقصان قایم کرکے الور پر دعوی کر دیا حکام کو راج جیپور
اور ٹہاکر لکہمیر سنگہ کی رعایت تہی اسواسطے راج الور کے دعوی پر کچہہ
التفات نہوا اخیر مین کپتان روبرٹ صاحب نے کسیقدر توجہہ سے تحقیقات
شروع کی تہی کہ اس عرصہ مین ڈاکٹرون کی رپورٹ مشعر احتمال پیدا ہونے
وبا کے اجتماع مردمان اہلمقدمہ سے کراکر تحقیقات ملتوی کرائی گئی اور
گورنمنٹ کو رپورٹ ہوئی کہ واقعات کی اصلیت تحقیق نہین ہوتی ہے
ہرچند سر سیٹن کار صاحب سیکرٹری صیغہ ممالک غیر نے بذریعہ مراسلہ
۱۹- اگست سنہ ۱۸۶۰ع صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو لکہا کہ لکہمیر سنگہ نے
علاقہ جیپور مین جمعیت بہرتی کرکے الور مین فساد کیا اوسکی تحقیقات کا ختم
ہوجانا قابل اطمینان نہین ہے نواب گورنر جنرل صاحب کی سمجہہ مین
نہین آتا کہ شکایات طرفین کے واقعات کیونکر تحقیق نہین ہوسکتے ہین
مگر اس تحریر پر کچہہ عمل نہوا اور چند روز مین یہہ معاملہ رفت وگذشت

सरसीटन का

ہو گیا - خود لکھدہیر سنگہ کی بد اعمالی سے گورنمنٹ آف انڈیا بہت ناخوش ہوئی
مگر اوسکے سبب اشتعال طبع پر بہی لحاظ رکہا اور مہاراجہ صاحب کو ہدایت ہوئی
کہ اوسکی پنشن اور موروثی جاگیر بدستور جاری رکہین اور لکہدہیر سنگہ کو
حکم ہوا کہ علاقہ راج الور و حد پور سے باہر جہان چاہے رہے چنانچہ ٹہاکر
نے تو بموجب حکم اجمیر کی بود و باش اختیار کی مگر مہاراو راجہ صاحب نے
اقرار تعمیل کرکے تہوڑے دنون بعد موضع بیجواڑ کو بالکل مسمار کردیا اور
وہان کی زمین پر زراعت بالکل نہونے دی ؛

ان معاملات کے درپیش رہنے سے نواب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب نے
مہاراو راجہ صاحب کو مدت تک مسند نشینی و اختیار ریاست کا خلعت نہ دیا
سنہ ۱۸۶۷ء مین جب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اونکا چلن و رویہ اصلاح
پذیر و درست ہو جانے کی رپورٹ کی تب دس ہزار روپیہ کا خلعت عنایت
کیا ؛

سنہ ۶۹-۱۸۶۸ء کی رپورٹ مین کرنل کیٹنگ صاحب نے لکہا کہ بسبب نہونے کسی
پولٹیکل افسر کے اس ریاست کے حالات دریافت نہین ہوتے ہین مہاراو
راجہ صاحب وکیل کو یا مجھکو کسی حال سے مطلع نہین کرتے ہین اسواسطے
الور مین کوئی افسر متعین ہونا چاہیئے گورنمنٹ سے جواب آیا کہ ہمارے نزدیک
وہان کوئی افسر مقرر ہونے کی ضرورت نہین ہے اس سال مہاراو راجہ
صاحب نے منشی کانجیمل مہتمم سررشتہ تعلیم کی سعی سے علاقہ راج کے کل قصبات
اور بڑے دیہات مین مدرسہ جات مقرر کئے کہ سولہ ہزار روپیہ سالانہ خرچ

سے پانچہزار طالب علم تربیت پاتے تھے ؛

مئی سنہ ۱۸۶۹ء میں محکمہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی مقرر ہوکر مشتمل بھرت پور
و دھولپور و قرولی الور بھی اوس سے متعلق ہوا اور کپتان والٹر صاحب
کے بحصول رخصت جانے پر کپتان جیمس بلیر صاحب قائم مقام پولیٹکل
ایجنٹ مقرر ہوئے ؛

اس زمانہ میں راجہ نیمرانہ و راج الور کا دیرینہ تنازعہ بکفالت سرکار
انگریزی فیصل ہوا راجہ کے ذمہ تین ہزار روپیہ سالانہ خراج قرار پایا
کہ معرفت سرکار انگریزی راج الور میں داخل ہوگا اور باہتمام کپتان
ایبٹ صاحب نیمرانہ کے علاقہ کی حدبست اور دیہات دوراجہ مشترکہ
راج جے پور والور کے باسترضاء ہر دو راج تقسیم ہوئے اس سال کی
رپورٹ میں کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پھر لکھا کہ الور میں جدا
پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہونے کی ضرورت ہے مگر صدر سے پھر اوس پر کچھہ
التفات نہوا ؛

لیکن انتظام راج الور کا حال روز بروز خراب ہوتا گیا ساڑھے بیس لاکھہ
روپیہ جو وقت عطاء اختیار راج مہاراؤ راجہ صاحب کو سپرد کیا گیا تھا
تمام وکمال خرچ ہوگیا اور فضول خرچی کی کارروائی کیواسطے سمہ ۱۹۲۵
میں ملازمان سررشتہ جات انتظام راج کی تنخواہ نصف کیگئی اکثر موروثی
جاگیریں اور مذہبی وخیراتی عطیات تعدادی اسی ہزار روپیہ سالانہ ضبط
ہوئے ان حرکات اور ایسے ہی دیگر ناعاقبت اندیش تجویزوں سے عوام الناس

जेम्स विलेर

नोमरा

رنجیدہ ہوگئے پنڈت روپ نارائن گرد اور راج نوکری چھوڑکر چلے گئے
منشی رنگ لال مہتمم عدالت بجاے اونکے مقرر ہوئے اور عدالت پر عبدالرحیم
اور ڈپٹی کلکٹری پر شمشاد علی کہ بسبب سفارش صاحبان دہلی کے کچھ استحقاق
ولیاقت نہ رکھتے تھے مقرر ہوئے ؀

مہارانی جہالی صاحبہ سے مہاراج کنوار پیدا ہوئے اس خوشی مین مہاراؤ
راجہ صاحب نے جشن شاہانہ کیا اور داد و دہش و دعوت عوام و رقص
و سرود و روشنی مین لاکھون روپیہ خرچ کردیا اور سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ع مین شہزادہ
ڈیوک آف ایڈنبرہ صاحب نے حسب درخواست مہاراؤ راجہ صاحب

ड्यूकआफएडिं बरा

رونق بخش الور ہوکر ریاست کو اعزاز و امتیاز بخشا بعد سیر دیگر کے موضع
سالپور مین رکھا اول سیلی سیڑہ پر تشریف لے گئے وہان کے تماشا اور

सालपुर

شکار شیر سے فراغ پاکر رونق افزاے الور ہوئے اول روز تیل کی بو
سے متنفر ہوکر روشنی بند کرادی دوسرے روز موتی ڈونگری سے
تا محل اور بالاے قلعہ روشنی چراغان کی جو کیفیت ہوئی تحریر نہین
ہو سکتی محل مین ہر طرح کی آرائش کیگئی اور سامان محفل و دعوت کا
کمال تکلف و تجمل سے مہیا کیا گیا پھر رات گئے شاہزادہ صاحب بہادر
محل مین رونق بخش ہوئے مہاراؤ راجہ صاحب نے انواع و اقسام
کی نذرین پیش کین از انجملہ تلوار عجیبہ ساخت شیخ ابراہیم شمشیر ساز تھی
جسکی گلکاری دو رویہ اور جال کمر مین موج دریا کیطرح موتی رواں
تھے بعد تناول طعام رقص و سرود سے حظ اوٹھایا پھر تماشۂ آتشبازی کی

کیفیت غریبہ مشاہدہ فرما کر خیام فلک احترام کو مراجعت کی ... کوچ ہو گیا بڑودہ بیوہین مقام کرکے شاہزادہ صاحب تشریف لیگئے مہاراؤ راجہ صاحب بہادر واپس آکر جلسہ مین جسکا جملہ سامان مہیا تہا مسرور ہوئے اور اس گمان سے کہ اب ملکہ معظمہ کے صاحبزادہ سے دوستی ہوگئی ہے جو دل مین آویگا کرینگے کوئی مزاحم نہین ہو سکتا گمراہ ہو گئے +

فروری سنہ ۱۸۸۱ یمن مصارف بیجا سے خزانہ مین روپیہ کی قلت ہوکر فوج کی تنخواہ مدت دراز کی چڑہ گئی سب تکلیف پانے لگے اسپر رسالہ والون نے ایک روز متفق ہوکر تنخواہ کیواسطے عرض کیا مہاراؤ راجہ صاحب نے اونکی سرکشی کا یقین کرکے منجملہ اٹہارہ رسالہ جات کے پندرہ رسالہ جات کو مع سواران خاص چوکی کے یکقلم موقوف کر دیا اور بجاے اون کے ایک رسالہ بنام بہادر بوڈی گارڈ اور دوسرا بنام رجمنٹ زیادہ تر مسلمانون سے بہرتی کئے ٹہاکر منگل سنگہ سردار گڈہی اور دیگر ٹہاکر جنکی جاگیرین ضبط ہوئی تہین پہلے ہی سے کشیدہ تہے بارگیرون کی معزولی کو لطیفہ غیبی سمجہے اور باہم اتفاق سے یکدل ہوگئے یہہ حال دیکہکر برگشتگی جواہر سنگہ ٹہاکر کہیڑلی سے تمام ٹہاکر کہ دغدغہ ضبطی جاگیر سے اندیشہ مند اور مہاراؤ راجہ صاحب سے کشیدہ تہے اون سے متفق ہوئے اور بلوہ آرائی پر کمر باندہی رسالون کے بارگیر جو برخاست ہوئے کل راجپوت تہے جنکے بزرگون نے ریاست کے بنانے مین مددی تہی اونکی نوکری ویسے ہی موروثی تہی جیسے جاگیرداروں کی جاگیرین اور خود رئیس کی

ریاست یہہ لوگ ریاست کے بڑے سرداروں کے بہائی ورشتہ دار تہے
اس خیال سے کہ معافی کی ۱۸۱ جاگیرین تو پیشتر ہی ضبط ہوگئی ہین اور
ہر ایک کو خوف ہے کہ خدا جانے کسوقت جاگیر ضبط ہوجاوے سب بخوشی تمام
بالاتفاق آمادۂ فساد ہوگئے جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ مہاراؤ راجہ صاحب
نے سالہا سال سے راجپوتون کی تحقیر اور اونکے مذہب ورسمیات کی
توہین مین کسی موقع پر درگذر نہ کی تہی تو اونکا مستعد فساد ہونا عجب
نہ تہا بہ استماع اس حال کے کپتان جیمس بلیر صاحب پولیٹکل ایجنٹ راجپوتانہ
مشرقی فوراً تشریف لائے اور بمقام راجگڈہ مہاراؤ راجہ صاحب و سردارون
کے درمیان صفائی کرانے مین جسقدر انسان کے اختیار مین ہوتا ہے
کوشش کی مگر کچھہ کارگر نہوئی مہاراؤ راجہ صاحب اونکی فہمایش کو
مطلق خیال مین نہ لائے مجبور کپتان جیمس بلیر صاحب واپس گئے الور
سے جانے کے چند روز بعد مارچ ۱۸۷۰ء مین صاحب موصوف کا دہلی
مین انتقال ہوگیا حالات ریاست الور کا فکر اونکے مرنے مین بہت معاون
ہوا کہ اس مفسدہ کی بابت حالت بیماری مین بستر پر پڑے ہوئے بہت
مفصل رپورٹ لکھوائی تہی بجاے اونکے کپتان کیڈل صاحب مقرر ہوئے
اونکو گورنمنٹ آف انڈیا سے حکم ہوا کہ فریقین کے درمیان ثالثی کرین
چنانچہ الور پہونچکر اونہون نے بہت کوشش کی کہ مہاراو راجہ صاحب
اور ٹہاکرون کی صلح ہوجاوے مگر مطلق کارگر نہوئی ریاست زیر بار تہی
خزانہ خالی تہا ہر شتہ مین بدنظمی تہی اور متوسلین ریاست مین سے

जेम्सबिलेर

कैडिल

بہت زبردست لوگ نصف سے زیادہ ریاست کے قابض آمادۂ فساد تہے مہاراجہ صاحب کے پاس کوئی مشیر ومنتظم نہ تہا جسکے ذریعہ سے لوگون کو اعتبار ہوتا اور جو اونکے رفیق شیخ عبدالرحیم وابراہیم سوداگر وشمشاد علی بیگ تہے وہ اپنے ہی تصرف بیجا کے خوف سے گہبرا گئے ابراہیم سوداگر تو مفرور ہوگیا عبدالرحیم وشمشاد علی بیگ مستعفی ہوگئے مہاراو راجہ صاحب نے کثرت مروت سے اونکو کل مواخذہ سے بری کرادیا ٹہاکرون نے معاملات راج کو حسب مراد اپنے پاکر چاہا کہ مہاراو راجہ صاحب کو راج سے بیدخل کرکے اونکے صاحبزادہ شیوپرتاب سنگہ کو مسندنشین کرادین مگر مشیت ازلی سے چارہ نہین چند روز نگذرے تہے کہ اونکا انتقال ہوگیا تہوڑے دنون بعد مہارانی جہالی جی صاحبہ کا انتقال ہوگیا مہاراو راجہ صاحب ان متواتر صدمات سے سخت مغموم ہوئے ادہر کپتان کیڈل صاحب کی رپورٹ پر حکم تقرر ایجنسی آگیا انتظام راج کیواسطے پنچایت مقرر ہوئی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ پریزیڈنٹ ہوئے اور مہاراو راجہ صاحب ایک ممبر ریزیڈنٹ سے دوم نمبر پر اور باقی ممبر مندرجہ ذیل۔

शिवप्रन

झाली

ٹہاکر لکہدہیر سنگہ	ٹہاکر ہردیو سنگہ	ٹہاکر منگل سنگہ	ٹہاکر مہتاب سنگہ

پنڈت روپ نارائن - مقرر ہوئے +

اس تجویز مین مہاراو راجہ صاحب کی رضامندی وتعظیم وتکریم کا بدرجہ

نمایت لحاظ رہا اونکے مصارف ذاتی کیواسطے پندرہ ہزار روپیہ ماہوار
مقرر ہوا اور عملہ مفصلہ ذیل۔

اسپان سواری	اسپان گاڑی	شتر	فیل	رتھ بہلی
۱۰۰	۲۶	۴۰	۴	۱۰

استعمال خاص کیواسطے مقرر ہوا اور یہہ بہی کہا گیا کہ جب ضرورت ہو ریاست
کے کل ہاتہی گہوڑون وا ونٹون وغیرہ کا استعمال کرین مگر مہاراؤ راجہ
صاحب نے اس بند وبست کو کبہی منظور نکیا بدستور وہی فضول خرچی
جاری رکہی اونکی راے مین ریاست کی نصف آمدنی خاص اون کے
مصارف کیواسطے تہی جو زر نقد ماہوار مقرر ہوا او سمین سے مسلمان ملازمان
سابق بوڈی گارڈ کو تنخواہ دیتے رہے کہ اس سے جلد زیر بار ہوگئے
صرف چار مرتبہ اجلاس مین شامل ہوئے اور اخیر اجلاس مین ممبران پنچایت
کے ساتہہ بہت ناشایستگی سے پیش آئے بجاے اسکے کہ اصحاب پنچایت
کو اسلوبی انتظام مین مدد دیتے اونہون نے ہر طرح خلل پیدا کیا
سنہ ۱۸۸۱ع مین اونکا طریقہ ایسا خطرناک ہوگیا کہ ضلع ور لوگون کو وقوع
فساد کا خوف پیدا ہوا جیلخانہ مین فساد ہوا اوسکے سرگروہ و بانی سبانی
مہاراؤ راجہ صاحب کے رفیقون مین سے ثابت ہوئے ایجنسی مین بتقریب
سالگرہ ملکہ معظمہ دربار ہوا او سمین ٹہاکرون کا علانیہ ہتک کیا اونہون
نے یہانتک ارادہ کیا کہ راجگڈہ جاکر ٹہاکرون مین سے کسی کے لڑکیکو پسند

बोडीगार्ड

کرکے اپنے پاس تربیت دین اور رقمین لین اس غرض سے کہ ٹھاکرون مین باہم عداوت کرا دین - چند کمدرجہ ٹھاکرون کو جنہون نے سال گذشتہ کی مفسدہ مین اراضیات پر بطور خود قبضہ کرلیا تھا اور اسواسطے چھوٹی پڑین آمادہ فساد کرنے مین کوشش کی الغرض حالات ایسے پرخطر ہوئے کہ سرکار انگریزی کو جمعیت متعینہ ایجنسی جوڈ ہائی سوکس سے دسمبر گذشتہ مین صرف پچاس کہی گئی تھی بڑہانی پڑی اور مہاراؤ راجہ صاحب کو صاف وصریح ہدایت کرنیکا حکم آیا کہ اگر کوئی فساد پیدا ہوگا اور وہ بالوساطت یا بلا وساطت آپ کی جانب سے تحقیق ہوگا تو آپ کو کسی ایسی جگہہ بہیجا جاویگا کہ وہان سے آپ کاروبار ریاست مین کسی طرح کی پرضرر مداخلت نہ کرسکین گے *

اوسی زمانہ مین ثابت ہوا کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور ٹھاکر لکھدہیر سنگہ کو مارنے کیواسطے سازش ہوئی ہے موتی ناظر کہ قوم کا مینا اور بدچلن تہا اور رئیس کے روبرو بہت رسوخ رکھتا تہا اسکا بانی مبانی ہوا چنانچہ وہ اور چند دیگر مینے گرفتار ہوئے اس گرفتاری مفسدان اور گورنمنٹ کی ہدایت سے مہاراؤ راجہ صاحب اپنی حماقت سے متنبہ ہوگئے اور اگرچہ اونہون نے بندوبست کو اوسوقت بہی قبول نکیا مگر شرارت چہوڑدی نومبر ۱۸۷۱ء مین جمعیت متعینہ ایجنسی پہ کم کرکے صرف پچاس آدمی رکھہ لئے گئے *

تقرر پنچایت سے پیشتر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جاگیر وغیرہ عطیات کی جنکو

مہاراور راجہ صاحب نے ضبط کیا تہا تحقیقات کامل کی تہی اور رہر مقدمہ میں
مہاراؤ راجہ صاحب کی بے انصافی اور بداخلاقی ثابت ہوئی بعض دیہات
پر بہاٹ وچارن قابض تہے یہہ لوگ کل راجپوتانہ مین سب سے زیادہ
معزز سمجھے جاتے ہین انمین سے اکثر عطیات سو سو برس کے تہے اور
پٹہ جات تانبہ پتر پر کندہ تہے کہ کمال استقلال و اطمینان کیواسطے ایسے
پٹہ جات دیئے جاتے ہین دیگر دیہات مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ و بختاور
سنگہ صاحبان کے زمانہ مین بہادرانہ نمایان خدمتون کے عوض مین
ملے تہے اور اسطرح ذریعہ معاش سے محروم کرنے کی سختی مین کسی کے
ساتہہ کچہہ دلجوئی نہ کی گئی تہی حسب منظوری گورنمنٹ ضبطیان برخاست
کرکے یہہ دیہات واپس دیئے گئے - بعد ازان موروثی عہدہ ہای فوج
سے جو لوگ موقوف ہوئے تہے اونکی تحقیقات کی گئی یہہ بہی اکثر اوسی
قوم مین سے تہے جنکے جاگیردار ہین اور خاندان رئیس سے بہ قرابت برادری
یا رشتہ داری متعلق تہی اگرچہ ان قدیم ملازمون کی بحالی کے باب
مین اہالیان پنچایت اور عوام الناس متفق اللفظ تہے مگر اشخاص متعدد
کے استحقاق کی نسبت راے مین اختلاف تہا اور جہان ایک عہدہ کیواسطے
چند اشخاص دعویدار تہے وہان یہہ تحقیق کرنا ضرور تہا کہ براہ انصاف
کون مستحق ہے ؎

اسطرح عدل گستری اور رضاجوئی عوام الناس کرکے اور خلایق کے
زبردست و دادخواہ گروہ کی مقدم شکایتین رفع کرکے صاحب پولٹکل

ایجنٹ نے اون زیادیون پر توجہ کی جو ایام مفسدہ مین خود بخود پیدا ہوگئی تہین یہان کوئی خاندان ایسا تہا جسکی کئی پشتون سے عظمت چلی آتی رہی تہی مگر کسی وقت مین تہی اور اب بجز اہل خاندان کوئی اوسکا مویدنہ تہا نزاع وتشدد ہو رہا تہا ایسے مقامات پر جو لوگ بانی بدنظمی تہے سمجھتے تہے کہ ہم اسیطرح خود اختیار ہوجاوینگے اس نظر سے اونہون نے راج کی جمع دینا چہوڑ دیا تہا اوس جمع کو مع دیگر محاصل کے خود وصول کرتے تہے اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے الور مین آنے پر اونہون نے ٹہاکرون کی فہمایش اور صاحب کے حکم پر مطلق خیال نکیا جب تدبیرات رضاجوئی وحقرسی انتہا کو پہونچ گئین اونکو ہوش مین لانا مشکل نہ تہا چندلوگون کو سزاے قید وجرمانہ دیگئی اور سب اطاعت پذیر ہوگئے اسمین اہالیان کونسل نے بہت مدد دی ۞

صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے پہونچتے ہی مہاراؤ راجہ صاحب کی بے حد فضول خرچی اور ریاست کی زیر باری کی اطلاع گورنمنٹ کو کردی تہی ستمبر ۱۸۶۳ء مین اختیار ریاست ملا تہا تب خزانہ مین ساڑہے بیس لاکہہ روپیہ تہا اور جب اکتوبر ۱۸۷۰ء مین بے اختیار کیئے گئے خزانہ خالی تہا اور سولہ لاکہہ روپیہ کا قرضہ ہوگیا تہا اسطرح سات برس کی عرصہ مین بالکل بے فایدہ کامون بلکہ پر ضرر کامون مین ساڑہے چہتیس لاکہہ روپیہ یعنی علاوہ آمدنی سالانہ ریاست کے ساڑہے پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ خرچ ہوا اس قرضہ مین سے سات لاکہہ روپیہ ملازمین

ریاست کا تہا کہ تنخواہ نہ ملنے کے سبب سے کمال مصیبت مین تہے اس
زیر باری کے دفعیہ کیواسطے گورنمنٹ نے دس لاکہہ روپیہ بتقرر سود
پانچ روپیہ فیصدی سالانہ قرض دیا اور اوسکی قسطین اول سنہ ۱۸۷۱و۱۸۷۲ع
مین ایک لاکہہ کی اور سالہاے آیندہ مین تین لاکہہ روپیہ سالانہ کی
قرار پائین اس قرضہ کے ملنے سے اداے تنخواہ ملازمین کہ پندرہ ماہ
سے نہ ملی تہی اور اداے قرضہ سودی کثیر التعداد کی قابلیت حاصل ہوئی
اسطرح سب مشکلات رفع ہوگئین اور ہر سررشتہ ریاست کا انتظام اور
فضول و ناکارہ ملازمون کی برخاستگی شروع ہوئی مہاراجہ صاحب
نے زمانہ بااختیاری مین اپنے حظ نفس کے ہر صیغہ مین خرچ بہت
بڑہا دیا تہا - پہلوان شکارگاہ گنجفہ خانہ جسمین قوال طوایف نقال
رقاص داخل تہے بہ اداے تنخواہ موقوف کئے گئے اور رئیس کو
ہدایت ہوئی کہ اونمین سے جسقدر مناسب سمجہین اپنے مشاہرہ معینہ
مین سے تنخواہ دیکر رکہین تنخواہ امتیازی یعنی درباری لوگون کی
جو ایام نابالغی مین تیرہ ہزار روپیہ ماہوار تہی بیالیس ہزار روپیہ
ماہوار ہوگئی عنقریب کل ہنود موقوف ہوگئے تہے اور دہلی کے
مسلمان دیوانان مخزوج کے دوست و رشتہ دار نوکر ہوئے تہے اب
جو لوگ کسیقدر مستحق تہے رکہے گئے اور باقی ماندہ بہ اداے تنخواہ
برخاست کیئے گئے *

سنہ ۱۸۷۳و۱۸۷۴ع مین کوئی بڑا معاملہ وقوع مین نہ آیا مگر سررشتہ جات ریاست

کی آراستگی و ترقی برابر ہوتی رہی اور ایسی اصلاحین کی گیئن کہ ہمیشہ
مفید و کارآمد ہونگی مہاراؤ راجہ صاحب انتظام ریاست سے بدستور
دست بردار رہے اجلاس پنچایت مین کبہی شریک نہوئے محکمہ پنچایت نے
بہت اچہی طرح کام کیا ٹہاکر ہردیو سنگہ ممبر پنچایت کا کہ زبردست سردار
اور خاندان رئیس مین قریب رشتہ دار تہا انتقال ہونے سے راج کا
بڑا نقصان ہوا دیانت و صاف باطنی مین اوس نے خوب نام پیدا کیا
تہا پنچایت مین بجاے اوسکے اوسکا بہائی ٹہاکر بلدیو سنگہ مقرر ہوا ملک
کے امن و امان مین کسیطرح خلل واقع نہوا دورہ مین صاحب پولٹیکل
ایجنٹ نے کل رعایا کو خوش اور شکر گذار پایا کئی مرتبہ ٹہاکران و دیگر
متوسلان ریاست نے تباہی سے بچانے کے عوض مین شکریہ ادا کیا اور
ہمیشہ مستعدی سے تعمیل حکم کی ؀

سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین انتظام راج بدستور رہا عافیت و بہبودی رعایا جو کوشش
کی گیئی اوس سے عوام الناس بہت خوش ہوئے مالگذاری مین ساڑہے
سات روپیہ فیصدی کا اضافہ بخوشی تمام منظور کیا ؀

مسٹر اولیوہر صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورگانوہ کی شہادت تحریری سے دریافت
ہوا کہ شمال مشرقی پرگنات ریاست کے رہنے والے میو ویسے ہی خوش و
فارغ البال ہین جیسے علاقہ انگریزی ضلع گورگانوہ کے اور اکثر میو جو زمانہ
سابق مین زیادہ ستانی سے تنگ ہوکر اوس ضلع مین جا کے مسکن گزین
ہوئے تہے اس تین برس کے عرصہ مین پہر اپنے وطن کو آگئے ؀

اس سال مین میجر کیڈل صاحب پولٹکل ایجنٹ بحصول رخصت بیس ماہ
ولایت کو تشریف لیگئے اور بجاے اونکے کپتان پولٹ صاحب بطور قایممقام
مقرر ہوئے اور بجاے کپتان پولٹ صاحب محکمہ بندوبست کا کام کپتان
ایبٹ صاحب نے انجام دیا ٭

تحقیقات سرسری سے دریافت ہوا کہ شروع انتظام ریاست سے یکم
اگست گذشتہ تک مہاراؤ راجہ صاحب نے ستانوہ ہزار روپیہ قرض
لیا اسمین سے [illegible] سوداگرونکا تہا اور [illegible] ملازمین کارخانجات
خانگی کا کہ اسطرح بشمول قرضہ سابقہ کل قرضہ بتعداد ایک لاکہہ پچیس ہزار
ہوگیا دوکاندار قرضخواہ ہونکا تو خود قصور ہے کہ اونکو پیشتر اطلاع ہوگئی
تہی کہ کوئی مہاراؤ راجہ صاحب کو قرض دیگا تو اوسکے ادا کرنے کی ریاست
ذمہ ور نہوگی ٭

گورنمنٹ سے دس لاکہہ روپیہ قرض لیا گیا تہا اوسمین سے ساڑہے پانچ
لاکہہ روپیہ ادا ہوکر بتاریخ ۳۱ - مارچ ۱۸۷۴ع مع سود ۵ لکہہ [illegible]
باقی رہا اور یہہ قرار پایا کہ اسمین سے نصف ماہ آیندہ مین ادا ہوکر باقیماندہ
تین ششماہی کی قسطون سے نومبر ۱۸۷۵ع تک ادا کیا جاوے ٭

۱ - ستمبر ۱۸۷۴ع کو دہلی سے الور تک ریل کے ذریعہ سے آمد رفت جاری
[illegible] راجہ صاحب نے صاحبان انگریزہ دہلی کی بہت تکلف سے دعوت
ریل کی شاخ باندیکوئی پر راجپوتانہ کے ریلوی

बांदीकुई

۱۱- اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ء کو مہاراؤ راجہ شیو دان سنگہ صاحب کہ مدت سے بعارضہ دماغی مریض تھے اپنی اونتیسوین سالگرہ سے چند روز بعد بیکنٹھ باشی ہوئے اونکے انتقال پر کچھہ نزاع و فساد ہوا بسبب لاولد ہونیکے مسند نشین کے واسطے تحقیقات شروع ہوئی ؛

ضرور تھا کہ نیا رئیس حسب دستور راج نروکون کی بارہ کوٹڑی مین سے ہوا اور کوٹڑیون مین اتفاق نتھا کوئی تو ایک خاندان کے رواج پر عمل کرتا تہا اور کوئی دوسرے کی نظیر دیتا تہا کوئی قریب رشتہ کو ملحوظ رکھنا چاہتا تہا انجام مین گورنمنٹ نے حکم دیا کہ لکھدہیر سنگہ ٹھاکر بیجواڑ اور منگل سنگہ ٹھاکر تھانہ کی نسبت بارہ کوٹڑیون سے راے لیجاوے چنانچہ ۲۲- نومبر سنہ ۱۸۷۴ء کو ایسا ہی کیا گیا زیادہ لوگون نے منگل سنگہ کے استحقاق کی تائید کی اسواسطے نواب گورنر جنرل صاحب نے منگل سنگہ کا راج الور مین مسند نشین ہونا منظور فرمایا ؛

बीजवाड

थाना

مہاراؤ راجہ سوائی منگل سنگہ صاحب بہادر

۱۴- دسمبر سنہ ۱۸۷۴ء کو مہاراؤ راجہ منگل صاحب مسند نشین ہوئے ۱۴- نومبر سنہ ۱۸۷۴ء کو پندرہوین سالگرہ تہی اہلکاران ریاست اور زیادہ تر جاگیردارون نے اونکی مسند نشینی کو بخوشی تمام قبول کیا مگر ٹھاکر لکھدہیر سنگہ او[illegible] کے مددگارون اور بعض دیگر جاگیردارون نے اطاع[illegible] متواتر فہمایش کی نذر نہ دی تو ۲۵- فروری

راج مین لیکر کسیقدر قرق کی گئین اور لکہمیر سنگہ کو حکم ہوا کہ اجمیر مین جاکر
رہے دیگر سرکش ٹہاکر خلاف حکم اوسکے ساتہہ گئے مگر وہان رہنے نہ پائے ؛
یہہ مخالف جاگیردار تعداد مین کل جاگیردارون سے ساتوین حصہ کے تہے
اور اونکی جاگیرین بہ اعتبار آمدنی کل جاگیرون کا چہٹا حصہ تہی ٹہاکر
لکہمیر سنگہ نے سابق مین بڑی خدمتین کی تہین اس سے اسوقت اوسکی
سزادہی کمال افسوس کا باعث تہی ؛

مارچ سنہ ۱۸۶۵ مین مہاراو راجہ صاحب حسب الارشاد نواب گورنر جنرل صاحب
بہادر دربار دہلی مین گئے نوابصاحب موصوف و نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
پنجاب سے ملاقات کی اور مہاراجہ صاحبان پٹیالہ و نابہہ سے کہ اون کی
ریاستون کی سرحدین الور سے ملحق ہین روابط دوستانہ مستحکم ہوئے ؛

ट्याला
नाभा

اخیر فروری مین پنڈت منپہول ستارہ ہند نے مہاراو راجہ صاحب کی
اتالیقی پر مقرر ہوکے کام شروع کیا ؛

नफूल

بندوبست سابق مین اس نظر سے کہ مہاراو راجہ صاحب مرحوم کیطرف سے
مخالفت و خلل اندازی کا احتمال تہا اور اصلاحون کی ضرورت تہی انتظام
قوی اور متسلط ہونا چاہیے تہا پنچایت سردارون کی مدد کامل کیجاتی تہی
اونکے انتقال پر کچہہ مخالفت اور ضرورت امداد پنچسرداران نہ رہی اس
صاحب ہدایت گورنمنٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی مداخلت و امداد
مہاراو راجہ صاحب متواترہ کوشش و تندہی سے انتظام کامل
مداخلت کی کچہہ ضرورت نہ رہی تہی ؛

زیادہ تر انقلاب عدالت کے کام مین ہوا کہ محکمہ پنچایت سماعت اپیل کے کام سے سبکدوش ہوگیا اور عدالت اپیل علیحدہ مقرر ہوئی کہ فوجداری دیوانی و مال کی اپیل سماعت کرتی ہے جن مقدمات مین بصیغہ دیوانی ہزار روپیہ تک دعوی ہو یا بصیغہ فوجداری تین برس تک کی قید کی سزا ہو اس عدالت کے احکام ناطق ہوتے ہین اور حد اختیار فوجداری سے زیادہ سنگین مقدمات ابتدائی کی یہی تحقیقات ہوتی ہے سزاے سنگین کی تجویز پنچایت سے ہوتی ہے اور اخیر منظوری پیشگاہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے نقشہ جات ماہانہ کل محکمہ جات کے پنچایت مین آتے ہین اور وہان ہر ایک محکمہ کے مثل ملاحظہ کیواسطے طلب ہو سکتی ہے ٭

پنچایت سے احکام خزانہ مصارف معینہ و امداد شادی وغیرہ حسب معمول کے جاری ہوتے ہین اون کے سواے جو ہوتے ہین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی منظوری کیواسطے آتے ہین۔ قاعدہ ترتیب بجٹ یعنی برآورد آمدنی و خرچ سے جو میجر کیڈل صاحب نے بڑی محنت سے جاری کیا تھا بڑی قید ہوگئی ہے ہر روزہ کے مصارف ہر ایک مد مصارف میز افزون ہوتے جاتے ہین اور ہر ایک مد کی فضول خرچی یا غلطی او ضرورت منظوری زاید از مقدار معینہ اور دیگر مد کی گنجایش بوجہہ کمی خرچ کا حال ہر روزہ معلوم ہوتا رہتا ہے یہہ برآورد بہ تجویز پنجسر داران راج صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر تیار ہوتی ہے اور بڑے ... کی تقرری بہی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی منظوری ...

صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اگرچہ ہر ایک مستغیث کے حال پر متوجہ ہوتے ہین
مگر اس نظر سے کہ محکمہ جات ریاست کی سیاست مین ضعف نہ آوے مستغیثون
کو اپنے پاس جمع نہین ہونے دیتے مگر عرضیان دینے کی ممانعت بالکل
نہین ہے ؞

سرکار انگریزی کے قرضہ کا اصل دس لاکھ روپیہ اپریل ۱۸۷۵ مین
ادا ہوگیا باقیماندہ یک لکھہ [illegible] بابت سود کے اکتوبر ۱۸۷۸
مین ادا ہونا قرار پایا ؞

مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کی قرضہ کی تحقیقات کیواسطے کمیٹی مقرر ہوئی اوسکی تحقیقات
سے کل قرضہ بتعداد یک لکھہ [illegible] مالیہ ثابت ہوا اوس مین
علاوہ زر قیمت جایداد خاص متروکہ رئیس کے [illegible] راج
سے ادا کیا گیا ؞

بتاریخ ۲۲ - اکتوبر ۱۸۷۵ مہاراؤ راجہ صاحب اجمیر کے میو کالج مین داخل
ہوئے اور کالج مین سب سے اول اونہین کا داخلہ ہوا ہے اگر موجبات
ہر جہ لحاظ کرکے دیکھا گیا تو ۱۸۷۵-۷۶ مین اونھون نے اچھی ترقی کی اون
کے داخل ہونے سے چند ہفتہ بعد نواب ویسرائے صاحب اجمیر مین
رونق افروز ہوئے اونکی تشریف آوری کے سبب سے عرصہ تک
[illegible]طبیعت تحصیل علم پر متوجہ نرہی اسکے بعد صرف ایک مہینے پڑھنے
[illegible]نت رہی تھی کہ حسب درخواست اونکے دہلی مین فوج
[illegible]انے کی اجازت ہوگئی وہان سے آگرہ جاکر

جناب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کے استقبال مین شریک ہوئے جناب موصوف سے ملاقات و بازدید ہوئی شہزادہ صاحب سے زبان انگریزی مین گفتگو کی اونکی شفقت و عنایات کے بہت مشکور ہوئے اور شہزادہ صاحب بہی اون سے بہت خوش و محظوظ ہوئے ایک مہینے غیر حاضر رہکر پہر کالج مین پہونچے طبیعت اونکی بمقابل کتابون کے سیر و شکار کیطرف زیادہ مایل ہے ؛

مہاراؤ راجہ صاحب کی شادی مہاراجہ صاحب والی کشنگڈہ کی چہوٹی دختر سے قرار پائی اور اخیر اپریل ۱۸۷۶ مین بمقام الور رسم نسبت ادا ہوئی میجر سینٹ جان صاحب پرنسپل کالج نے مہاراؤ راجہ صاحب کے ساتھہ تعلیم و نیز سیر و شکار مین بہت محنت کی ؛

ٹہاکران مخالف مسند نشینی مہاراؤ راجہ صاحب کا بلوہ فرو ہوگیا ستمبر ۱۸۷۵ مین ٹہاکر لکہدہیر سنگہ بمقام جلپور مرگیا اگرچہ معاملہ مسند نشینی مین وہ گمراہ و سرکش ہوگیا تہا مگر قدیم وضع کا بہت اچہا راجپوت تہا اور اوقات ضرورت پر سرکار انگریزی مین اوس نے اپنی بڑی خیرخواہی ثابت کی تہی اس سبب سے کہ اوسکی اہل قبیلہ بہی اوسکے ساتھہ چلے گئے تہے اوسکی جاگیر عرصہ تک راج کی قرقی مین رہی جسطرح دیگر مخالف ٹہاکرون کی جاگیرین جو وقت مسند نشینی مہاراؤ راجہ صاحب کو نذر نہ دینے کی علت سے [illegible] ہوئی تہین پیشگاہ گورنمنٹ سے منظوری مسند نشینی [illegible] دارثون کو واگذاشت ہوگئین لکہدہیر سنگہ کا [illegible]

نہ تہا کہ اوسکو جاگیر واگذاشت کیجاتی ؛

دسمبر ۱۸۷۵ع مین میجر کیڈل صاحب نے بیس مہینے کی رخصت سے واپس آکر میجر پولٹ صاحب سے پولیٹکل ایجنسی کا کام لیا اور میجر پولٹ صاحب نے کپتان ایبٹ صاحب سے محکمہ بندوبست کا کام لیا بعد اختتام بندوبست میجر پولٹ صاحب بذریعہ سارٹیفکیٹ بیماری رخصت حاصل کرکے ولایت کو گئے جس زمانہ مین قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ رہے اونہون نے بہت عمدگی سے کام انجام دیا دسمبر ۱۸۷۵ع مین یک لکہ [illegible] مالیت بقایاے قبضہ سرکار انگریزی تمام وکمال ادا ہوگیا ۱۸۷۵-۷۶ع تک ساڑہے پانچ سال کے انتظام ایجنسی مین کل قرضہ تبعداد [illegible] لکھ [illegible] سالہ [illegible] ادا کیا گیا باوصف ان مصارف کثیر کے مارچ ۱۸۷۶ع مین جب سابقہ روپیہ خرچ ہوچکا تہا اور آمدنی جدید آئی نہ تہی خزانہ مین معہ لکھ [illegible] اکا [illegible] تہا ؛

۱۸۷۶-۷۷ع مین مہاراؤ راجہ صاحب کی تحصیل علم مین بہت خلل واقع ہوا بعد تعطیل چھہ ہفتون کے کہ شیر کے شکار مین صرف ہوئے تہے شروع جون مین کالج کو واپس گئے جولائی مین پنڈت من پہول ستارہ ہند اتالیق مہاراؤ راجہ صاحب کا جس سے ناموافقت رہی تہی استیفاء منظور ہوا اور اگست مین کپتان مارٹلی صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بجاے اوسکے مقرر ہوئے تشار دس یوم تعطیل دسہرہ کے یکم دسمبر تک مہاراؤ راجہ [illegible] اس عرصہ مین اونہون نے نوشتخواند مین توجہ بندان

محنت نکی مگر صاحبان انگریز و میم صاحبات کی صحبت مین بتواتر رہکر بہت فایدہ حاصل کیا اور جسقدر علم کتابی مین کمی ہوئی اوسیقدر علم زبانی سے فایدہ اوٹھایا یکم دسمبر سے الور مین آئے اوس وقت سے جو کچھہ ہوا اوسکی کیفیت کپتان مارٹلی صاحب نے اپنی رپورٹ مین لکھی ہے *

رپورٹ کپتان مارٹلی صاحب محافظ مہاراوٗ راجہ صاحب والی الور
بخدمت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۷۸ع

۱۸۷۷ و ۱۸۷۸ع مین مہاراوٗ راجہ صاحب والی الور کی تعلیم مین جو ترقی ہوئی ہے اوسکی بابت رپورٹ ارسال کرتا ہون *

جب مین ماہ اگست مہاراوٗ راجہ صاحب کی محافظت و اوستادی کے عہدہ پر مقرر ہوا مہاراوٗ راجہ صاحب میو کالج مین طالب العلم تھے *

یکم دسمبر کو بوجہہ انتقال دادی صاحبہ کے اونکو یکایک الور مین آنا پڑا اوس وقت سے ۲۰ دسمبر تک کہ اوس تاریخ کو جلسہ قیصری دہلی مین شریک ہونے کیواسطے گئے تھے الور مین رہے شروع جنوری مین دہلی سے واپس آنے پر اونکی شادی کی رسمین شروع ہوئین اور الور سے کشنگڈہ کو گئے اوس روز تک جاری رہین کشنگڈہ مین بتاریخ ۱۷ فروری مہاراجہ صاحب کی دختر دوم سے شادی ہوئی کشنگڈہ سے واپس آکر بتاریخ ۷ - مارچ داخل الور ہوئے اوس سے دس روز بعد تک رسمیات [illegible] متعلقہ شادی جاری رہین کہ اسطرح یکم دسمبر سے [illegible] ضروری سے نوشت خواند مین بالکل ہرج [illegible]

اب مہاراؤ راجہ صاحب ڈہائی تین گہنٹہ روزمرہ خاص میری نگرانی مین انگریزی اردو و فارسی پڑہتے ہین انگریزی بخوبی بول سکتے ہین اور پڑہ سکتے ہین البتہ ہجے کرنے اور لکہنے مین مشق کم ہے سو اسکا اونکو بہت فکر ہے اور بہت محنت کرتے ہین ◆

حساب سے بہی واقفیت ہے اور ہندوستان کی تاریخ وجغرافیہ بھی اچھی طرح یاد ہے اردو کو اچھی طرح پڑہ لکہہ اور بول سکتے ہین اور کسیقدر فارسی بہی جانتے ہین ◆

پڑہنے کے بعد میرے ساتہہ عدالت کی کچہریون مین سے کسی مین جاتے ہین تاکہ اونکی کارروائی کے طریقہ سے واقفیت ہو اسمین بہت دل لگاتے ہین اور تین چار گہنٹہ تک مقدمات کو بہت توجہہ سے سنتے ہین ◆

نوجوان مہاراؤ راجہ صاحب طرز وطریقہ مین بہت خوش اخلاق ہین اور نصب کے کرنیکا فکر رکہتے ہین صلاح لینے مین پس وپیش نہین کرتے اور جو صلاح دیجاتی ہے اوسپر عمل کرتے ہین شکار کا شوق رکہتے ہین مگر اوس شوق کو تحصیل علم مین خلل انداز نہین ہونے دیتے امید ہے کہ چند مہینے مین اونکی تعلیم مین بہت ترقی ہوگی ◆

مارٹلی صاحب کے تحت مین مدرسہ ٹہاکران کے مدرس جنسے مہاراؤ راجہ صاحب نے میو کالج مین داخل ہونے سے بیشتر پڑہا تہا پڑہاتے تہے ضروریات متواترہ ایسی پیش آتی رہین کہ سالتمام مین صرف ساڑہے پانچ ماہ پڑہنا ہوا ◆

ٹہاکران مخالف مسند نشینی کی جاگیرین ضبط ہوئی تہین اونکے گذارہ کیواسطے
माधोसिं زر نقد علی قدر مراتب دیا گیا اور حسب منظوری مہاراؤ راجہ صاحب بہادر مادہو سنگ
نامی خوش وضع لڑکا بجاے ٹہاکر لکہدہیر سنگ متوفی متبنی ہو کر جاگیر موروثی
پر قابض کیا گیا ٭

जसवंत جسونت سنگ خلف کنیزک زاد مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کا کچھہ نزاع و تکرار
کرتا رہا وہ چاہتا ہے کہ ایک ثلث ریاست پر بلا شراکت غیرے خود اختیاری
سے قابض ہو جاوے ٭

रूपकंव نومبر ۱۸۷۶ء مین دادی روپ کنور جی صاحبہ بیوہ مہاراؤ راجہ بنے سنگ
صاحب مرحوم کہ نہایت عقیل تہین اور مدت دراز سے زنانہ سے متعلق
کل کاروبار کا اہتمام اونہین کے اختیار سے ہوتا تہا بیکنٹھ باشی ہوئین
اونکی جاگیر تعدادی بیس ہزار روپیہ سالانہ ریاست مین شامل ہوئی اور
اسیقدر جایداد مہارانی صاحبہ جدید کو دیگئی کہ ایک کی ضبطی اور دوسرے
کی علیحدگی سے آمدنی راج مین کچھہ کمی و بیشی عاید نہوئی ٭

اہالیان محکمہ پنچایت نے اپنا کام بہت عمدگی سے انجام دیا اونمین سے پنڈت
روپ نارایں اور ٹہاکر منگل سنگ گڑہی والہ کو سرکار انگریزی سے خطاب
راے بہادر عطا ہوا کہ اسکے وے ہر طرح مستحق تہے ٭

खोरा سرداران پنچایت مین ٹہاکر مہتاب سنگ کہورہ والہ کا انتقال ہوا وہ کل راج
مین نہایت تربیت یافتہ ٹہاکر تہا خوش چلنی و عالی حوصلگی سے ہر ایک پر خطر
و دقیق موقع پر اوسکا اعتبار کیا جاتا تہا انتظام راج مین اوس نے بہت

مدد دی تہی اس سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ اوسکے بہت مشکور رہتے ہین جواٰ
ہین اوسکا مزاراج الور کے بہت نقصان کا باعث ہوا ہے مہاراوراجہ صاحب
کی مسندنشینی پر اونکی جیب خرچ کیواسطے ایکہزار روپیہ ماہوار مقرر ہوا تہا
مگرچونکہ اونکے کل مصارف راج کے کسی نہ کسی مدمصارف مین سے ہوتے
تہے زرجیب خرچ ماہ بماہ فراہم ہوکر زرکثیر جمع ہوگیا صاحب پولٹیکل ایجنٹ
نے خزانہ راج سے علیحدہ خانگی خزانہ جمع ہونے کے پرضرر نتایج کا خوف
کرکے مہاراوراجہ صاحب کو آگاہ کیا اوہنون نے صاحب موصوف کی صلاح
کو بجو بی سمجہکر اور قبول کرکے فوراً حکم دیا کہ آیندہ کو جیب خرچ کی رقم خزانہ
سے نہ دیجاوے اسمین مہاراوراجہ صاحب کی کمال دانشوری ظاہر
ہوئی ✦

اور اس سے زیادہ عقلمندی اور دریادلی نیوتہ معاف کرنے سے ثابت
ہوئی مہاراوراجہ صاحب کی شادی مین تین لاکہہ روپیہ خرچ ہوا راج
مین قدیم دستور ہے کہ شادی کا خرچ بنام نہاد نیوتہ رعایا و ملازمین راج
سے وصول کیا جاتا ہے مگر مہاراوراجہ صاحب نے اپنے اس حق کو براہ
فیاضی و غربا پروری اپنے ہی خاص ارادہ سے چہوڑ دیا ✦

مثل اکثر ہندوستانی ریاستون کے الور مین بہی رئیس کی شادی پر نیوتہ
لیا جاتا ہے کل ملازمین تنخواہ دار ادنےٰ و اعلےٰ کے بلا استثنا تنخواہ دو دنا
وضع ہوجاتی ہے ایک سال کا حق قانونگویان و نمبرداران دیہات سے او
پچاس روپیہ و پچہتر روپیہ فی گہوڑہ نوکری کرنیوالے جاگیرداروں سے

آمدنی سالتمام کا چہارم کل دیگر جاگیرداروں سے اور آٹھہ آنہ سے دو روپیہ فی بیگہہ تک خفیف معافیداروں سے اور اسیطرح دیگر لوگون سے وصول کیاجاتا ہے ؛

مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کی شادی مین جو لکہہ روپئے سالے بابت نوتہ کے وصول کیا گیا تہا اور اگرچہ یہہ رقم کثیر تہی مگر بمقابلہ رنج و تکلیف و سختی کے جو اوسکے ایصال سے خلایق کو پہونچی بہت خفیف تہی اوس نے ملازمان تنخواہ دار کو رشوت ستانی و تغلب پر آمادہ کیا اور جاگیردار وغیرہ دیگر اشخاص کو سالہا سال مبتلا مصیبت قرضہ رکہا اور اکثر لوگون کو بالکل تباہ کردیا ؛
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تو صرف یہہ رائے تہی کہ ایصال نیوتہ مین تخفیف کرکے حسب حیثیت بعض لوگون کو بالکل اور بعض کو کسیقدر معاف کیاجاوے مگر جب مہاراؤ راجہ صاحب سے گفتگو ہوئی تو اونہون نے اول ہی از خود یہہ دریافت کیا کہ بغیر ایصال زر نیوتہ کے ریاست کی معمولی آمدنی سے ہی مصارف شادی کا سرانجام ہوسکتا ہے اور جواب مین کہا گیا کہ ہان یہہ امر ممکن ہے تو فی الفور ایما کیا کہ ہم جانتے ہین ہماری شادی مین کسی سے نیوتہ نہ لیاجاوے کیونکہ بخلاف اسکے کہ شادی مین ہر فرقہ خلایق کو خوشی و شادمانی ہو نیوتہ وصول کرنے سے شادی اکثر لوگون کے رنج و افسوس کا باعث ہوگی اسپر حسب خواہش مہاراؤ راجہ صاحب کے پنچسرداروں کا اجلاس ہوا اوسمین بہی اونہون نے از سر نو اپنا وہی ارادہ ظاہر کیا اور بموجب اوسکے کسی سے نیوتہ نہ لیا گیا ؛

نواب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب کشور ہند نے مہاراؤ راجہ صاحب اس عادلانہ اور پر سخاوت تجویز سے نہایت محظوظ ہو کر تحسین و آفرین کی ٭ نومبر ۱۸۷۵ء مین مہاراؤ راجہ صاحب بہادر کو اختیارات نظم و نسق راج حاصل ہوئے اور اونہین ایام مین میجر طامس کیڈل صاحب بہادر وہی سی پولٹیکل ایجنٹ راج عہدہ ایجنسی مارواڑ پر تبدیل ہو کر جودہپور کو تشریف لے گئے ٭

میجر طامس کیڈل صاحب بہادر وہی سی

جس عمدگی سے میجر کیڈل صاحب بہادر نے عرصہ زاید از چھہ سال تک انتظام راج کر کے ہر طرح رونق و ترقی بخشی ہے اوسکی تعریف حد و پایان سے باہر ہے جو اصلاحین و آراستگی سر رشتہ جات انتظام و کارخانجات ریاست و شہر و قصبات مین اونکی عہد حکومت مین ظہور پذیر ہوئے ہین کیفیت راج سے صریح ظاہر ہین اونکی فیاضی و رحم دلی و عدل گستری کا کل ریاست مین ہر ایک متنفس تہِ دل سے شکر گذار و ثنا خوان ہے کل علاقہ مین کوئی بشر نہین جو کسی طرح کی تکلیف و بد سلوکی کا شاکی ہو واقعی خداوند تعالے نے اونکی ذات مین ایسے عمدہ اوصاف جمع کئے ہین کہ عام شخصون مین تو کہان حکام والا مقام مین بہی کم ہوتے ہین خلایق الوریچہ ملازم وچہ رعایا اونکے لطف و اکرام کے عوض مین ہر دم ترقی عمر و دولت و اقبال کیواسطے دست بدعا ہے اور یقین ہے کہ پشتین تک ہمیشہ اونکو دعاء خیر سے یاد کریگی ٭

شمال صدر

میجر امپی صاحب نے مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کے زمانہ نابالغی مین دہ سالہ
بندوبست کیا تہا مہاراؤ راجہ صاحب نے بااختیار ہونے پر اوسمین مداخلت
نہ کی یہہ بڑی خیر ہوئی اس بندوبست کے اہتمام مین وے خود شریک تہے
اور اپنے دستخط سے پٹہ جات جاری کئے تہے اور اختیار ہوا اوس سے پیشتر
اقرار کرلیا تہا کہ بدعہدی نکرینگے اس قید سے ریاست کو فایدہ عظیم ہوا ہے
بلکہ جو دیہات کسی وجہہ سے بندوبست سے خارج رہگئے تہے اور پہر اشخاص
مثل سوتی ناظر کے ہاتہہ پڑے اونکا حال دیکہتے ہوئے یہہ شرط رعایا راج
کے حق مین ذریعہ نجات ہوئی - تاہم اگرچہ جمع مین اضافہ نہوا وقت معینہ سے
چار پانچ مہینے پیشتر کہ ہنوز زراعت کہڑی ہوتی تہی جمع وصول کرنیکا طریقہ
جاری ہوگیا تہا چنانچہ اسکا فوراً انسداد کیا گیا کہ پہر بدستور فصلین کے
اوقات معینہ پر قسطین وصول ہونے لگین زمینداروں نے اس تبدل کو
بوجہہ زیر باری سوداگران کے بمنزلہ معافی بیس پچیس روپیہ سمجہا ؎
مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم نے عملہ تحصیلات کی تنخواہ سے ۲ سالے رسے ۱۲
۱عالہ معہ کردی تہی اس تخفیف سے تنخواہ -

تحصیلدار	پیشکار	محرر
۳۰	۱۵	۱۰

رہ گئی تھی مگر باوصف تخفیف لوگ عہدون کے شوق سے تقرر کے امیدوار تھے اور دیوانان مخروج دہلی اونکی فرو ختگی سے زر کثیر پیدا کرتے تھے سب لوگ علانیہ قبول کرتے تھے کہ اس تنخواہ سے گذر کرنا غیر ممکن ہے اور رشوت ستانی وتغلب سے اوس سے زیادہ پیدا کرتے تھے اور رعایا سے نذر فصلانہ لینے کا دستور جاری تہا ٭

اسکے دفعیہ کیواسطے نالایق وغیر معتبر تحصیلدارون کو جوحال مین مقرر ہوئے تھے برخاست کیا گیا کل عملہ کی تنخواہ بقدر ۲۵۰۰ ماہلے مقرر کی گئی اور کل اہلکارون کو ایک تحصیل سے دوسری مین بدلکر جس مقام پر اونکی پہلی کارروائی نامعلوم تھی وہان اچھی طرح کام کرنیکا اور اعمال نامہ مین ورق جدید لوٹنے کا موقع دیا گیا اگرچہ اسوقت بھی تنخواہ مقدار واجب سے کم تھی اسپر جوکوئی اہلکار لیاقت سے استحقاق ثابت کرتا گیا اوسکا اضافہ ہوتا رہا ـ ستر ہ تحصیلون مین سے بارہ رکھی گئین یہہ بھی ریاست کی خوش نصیبی تھی کہ مسٹر طامسن ہدرلی صاحب عہدہ ڈپٹی کلکٹری پر مقرر ہوا بندوبست سہ سالہ کرنے مین اوس نے اپنی صاحب کو بہت مدد دی تھی بعد ازان منتظم کہیتڑی وڈپٹی کلکٹر راج بہرت پور رہا وہ تجربہ کار اور معتمد اہلکار ہے اس بڑے عہدہ پر ایسے شخص کا ہونا نہایت غنیمت ہے بعض مقدمات قسم دیوانی بھی سررشتہ کلکٹری مین فیصل ہوتے ہین نومبر ۱۸۵۸ء مین طامسن ہدرلی صاحب مقرر ہوئے اوس سے پیشتر ایسے مقدمات کی بہت کثرت تھی اگر کسیکا بہت مدت کا مشتبہ قرضہ ہوتا اور اوسکو عدالت دیوانی سے امید

حصول ڈگری نہوتی تو وہ محکمہ مال مین جاکر تعداد قرضہ اور مدعا علیہ یا اوسکی بھائی بھتیجہ پوتے پروتے کا نام تبلا دیتا بلا تحقیقات مقدمہ درج رجسٹر ہوجاتا اور سرکار مدعی ہوکر کل زر دعوی مدعی اور نقد چہارم اپنا حق مزید برآن مدعا علیہ سے وصول کر لیتی اس سے بڑا ظلم ہوتا تھا چنانچہ موقوف کی گئی ۞

میجر ایبی صاحب کا کیا ہوا بندوبست دہ سالہ سنہ ۱۸۷۲ء کی فصل ربیع مین ختم ہوا جنوری سنہ مذکور مین کپتان پولٹ صاحب نے مہتمم بندوبست مقرر ہوگئے تا وقت ہوجانے پیمایش وپختہ بندوبست کے سرسری بندوبست کے واسطے تحقیقات شروع کی تو دریافت ہوا کہ اگرچہ بندوبست دہ سالہ کی جمع علی العموم کل ریاست مین نرم تھی مگر بعض دیہات کی جمع بمقابلہ دیگر دیہات کے سخت تھی اسواسطے بنظر فایدہ رعایا اور کاشتکارون کے لازم آیا کہ دیہات کی جمعبندی از سرنو کیجاوے اور اسطرح پر کہ مصارف بندوبست اور تعمیرات آبپاشی کیواسطے جمع مین اضافہ ہو ۞

ہر گانو کے حالات کی بخوبی تحقیقات ہوئی اس تحقیقات سے یک لکھہ [illegible] کا اضافہ اور [illegible] کی تخفیف مناسب متصور ہوئی اور بندوبست دہ سالہ کا مطالبہ کہ [illegible] لکھہ [illegible] تھا باضافہ یک لکھہ [illegible] بتعداد [illegible] لکھہ [illegible] ہوگیا بمقابلہ ایزادی رقبہ مزروعہ وتعداد قلبہ وچاہات پختہ کے کہ زمانہ بندوبست دہ سالہ مین ہوئی ہے یہ اضافہ کم تھا ۞

وقت	تعداد رقبہ مزروعہ	تعداد قلبہ	تعداد چاہات
شروع بندوبست دہ سالہ	[illegible] لکھہ [illegible] ایکر	۲۹۱۶۲	۱۲۳۶۴
اختتام بندوبست دہ سالہ	[illegible] لکھہ [illegible] ایکر	۴۰۳۰۷	۱۳۴۳۷
اضافہ کل	[illegible] لکھہ [illegible] ایکر	۱۱۱۴۵	۱۰۷۳
اضافہ فیصدی	[illegible] ایکر	۳۸	۸

اس بندوبست مین زرمالگذاری خریف و ربیع کی قسطون سے برابر وصول
کیا جاتا تہا مگر خریف کا پیداوار ربیع کی پیداوار سے زیادہ تہا اس سبب سے
کاشتکارون کو ربیع کی جمع ادا کرنے مین دقت پیش آتی تہی بندوبست
حال مین ہر فصل کی قسط بمقدار پیداوار اوسکی کم و بیش مقرر ہوئی۔
سنہ ۱۸۷۱ کی قسط خریف [illegible] لکھہ [illegible] کی تہی اور سنہ ۱۸۷۲ کی خریف
مین [illegible] لکھہ [illegible] باضافہ ڈیڑہ لاکہہ بلا دقت و دشواری وصول
ہوا اور ربیع کی فصل مین بیس ہزار روپیہ کی کمی ہوئی زرمالگذاری کا
باوصف اضافہ بروقت اور بآسانی وصول ہوجانا تشخیص کی صحت
اور اہالیان بندوبست کی لیاقت و خبرداری کی دلیل کافی ہے ؛
کپتان پولٹ صاحب نے پیمایش کا کام حتے الامکان پٹواریون سے لینا
تجویز کرکے اونکو بڑی محنت سے پیمایش سکہائی ڈیڑہ سو آدمی کہ اونمین
سے ۵۵ پٹواری دیہات ۱۰ طالبعلم مدرسہ اور اور باقیماندہ پردیسی آدمی تہی

پیمایش مین مصروف ہوئے پٹواریون کی تعلیم کے سبب سے بہت دیر ہوگئی
مگر یہہ امر بہی کہ جہانتک ممکن ہو پردیسی کم نوکر رکہے جاوین ضروری تہا
اور ریاست مین ہمیشہ بجسب ضرورت مساح امین موجود رہنے کا فایدہ
اس توقف کے نقصان سے زیادہ ہے ؀

بندوبست سرسری کی جمع ایسی نرم تہی کہ ۱۸۷۸ و ۱۸۷۹ء مین منجملہ کل جمع
کے کہ جمع ایک ایک روپیہ فیصدی مصارف تعلیم و دارالشفا کے لیے ۔۔۔
سے ۔۔ لاکہ تہی صرف ۔۔۔ باقی رہا اور ثابت ہوا کہ جمع سخت
نہ تہی رعایا نے بخوشی و آسانی ادا کی ؀

شروع ۱۸۸۳ء مین اکثر پرگنات کی پیمایش شروع ہوئی تہی مارچ ۱۸۸۴ء تک کل
پیمایش پٹواریان کو کل تحصیلات مین جہان پیمایش شروع نہین ہوئی
تہی متعین کیا گیا اور بندوبست کیواسطے پرگنات حسب تفصیل ذیل تقسیم ہوگئے

بہ تحت خاص کپتان پولٹ صاحب مہتمم بندوبست				بہ تحت ہیرالال سپرنٹنڈنٹ			
رام گڈہ	لچھمن گڈہ	الور	بانسور	گوبندگڈہ	کٹھومر	راجگڈہ	تہانہ غازی

بہ تحت رام گوپال سپرنٹنڈنٹ		
کشنگڈہ	منڈاور	بہروڑ

ہرایک فریق معلم پٹواریان و پٹواریان کو جنکے کام کا امتحان ہوتا گیا اپنے
شامل کرتے گئے اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ کل راج کی پیمایش اپریل ۱۸۶۸ء مین
ختم ہوگئی کوئی گانو پیمایش سے باقی نرہا اور باوصف اس جلدی کے
کام بصحت ہوا - سپرنٹنڈنٹان نے اپنے اپنے علاقہ مین اور صاحب
مہتمم بندوبست اور لالہ منی لال نے بچھن گڈہ و رام گڈہ مین اور
ماسٹر ہرلی صاحب نے الور و بانسور مین انواع مقدمات کی سماعت
کی صاحب مہتمم بندوبست نے زیادہ تر مقدمات اپیل کی سماعت
کی اور کہین کہین ابتدائی بہی سنی اور یہہ دستور رہا کہ ہر پرگنہ مین
تاریخ مقرر کرکے اشتہار دیدیا جاتا کہ اوس تاریخ تک عرایض دعوی
لئے جاوین بعد ازان تا وقت تکمیل مثل کوئی عرضی نہین لیجاتی اور
پہر بصورت ثبوت سبب معقول توقف کے مقدمہ محکمہ مالصدر مین سپرد
کردیا جاتا ہے

اس بندوبست مین بہ تحت صاحب مہتمم بندوبست تین منصرم تہے -
اول نجم الدین صدر منصرم تنخواہ دار سو روپیہ ماہوار +
دوم ہیرالال -
سوم رام گوپال دونون بمشاہرہ دو دو سو روپیہ ماہوار ان تینون
اہلکارون نے ممالک مغربی و شمالی مین رہ کر بڑا تجربہ حاصل کیا تہا +
پیمایش کیواسطے ملک تین حصص مین منقسم تہا اور ستر جریب مین جاری
تہین اور منصرم و نایب منصرم اور کل پر صدر منصرم نگرانی کرتے تہے

ایک پیمایش صاحب مہتمم بندوبست کے تحت مین تھی اور ایک ایک دونون سپرنٹنڈنٹون کے تحت مین ٭

ان پیمایشون کے سواے لیق پٹواری اپنی اپنی تحصیلون کو بہیجے گئے تہے کہ دیگر پٹواریون کو پیمایش سکہادین اور دیہات کی پیمایش کرادین - مساحان سلقہ جات زیادہ ہوئے تب چہوٹی پیمایش کرنے والے بہی اونہین مین شامل ہوگئے اور جانچ کرنے والے عملہ نگران حال مین اضافہ ہوگیا + وقت اختتام کام پیمایش مین کسان مندرجہ ذیل مصروف تہے -

پٹواریان علاقہ اور	طلبار مدرسہ جات اور	امین اضلاع انگریزی
۹۰ کس	۴۵ کس	۱۵ کس

باوجودیکہ ۱۵۰ کس سے زیادہ مساحون کو اور مین ہی پیمایش سکہائی گئی تہی کل کام مین دو برس ہی صرف ہوئے اور نقشہ جات بہت صحت سے مرتب ہوئے پیمایش کشتوار سے بیشتر حسب قاعدہ حدبست ہوئی تہی ہر متنازعہ سرحد کا صحیح نقشہ مرتب کیا گیا سرحد مذکور پر نقشہ مین دو مقامات غیر متنازعہ قایم کرکے دو خط مختلف رنگ کے بطور حد رقبہ متنازعہ ایک حسب خواہش ایک فریق کے اور دوسرا حسب خواہش فریق ثانی قایم کرکے رقبہ متنازعہ نقشہ پر علیحدہ کردیا جاتا تہا اور بعد فیصلہ کے سرحد منفصلہ کے بموجب خط کہینچا جاتا اس قسم کے نقشہ جات ہمیشہ کارآمد ہونگے ٭

معاملات بسوہ داری وکاشتکاری مین صاحب مہتمم بندوبست وصاحب

پولیٹکل ایجنٹ وچپسرداران ودیگراہلکاران قدیم ریاست کے باہم مشورت
रही اور صاحب مہتمم بندوبست نے نینی تال مین ہی جاکر اسباب مین بہت
تحقیقات کی فیصلہ مقدمات مین کسقدر عرصہ کے قبضہ کا حقیت کی دلیل
قطعی سمجھنا واجب تہا مگر اوس عرصہ کا بجاے بارہ سال کے کسی معروف واقعہ
سے شروع ہونا مناسب متصور ہوا اسواسطے مدت تیرہ سال کہ جب کپتان
ابہی صاحب نے اول بندوبست کیا تہا میعاد سماعت مقدمات دعوی
حقیت قرار دیگئی قبضہ مالکانہ کے ثبوت خاص قبضہ واقعی یا پٹہ جات ہردو
بندوبست مین نام کا درج ہونا یا حق چرائی دو روپیہ فیصدی کا پانا
سمجھی گئین بعض مقامات پر وصولیابی ڈہول ڈکا یعنی لاگ شادی دلیل
بسوہ داری متصور ہوئی اور بعض مقدمات مین لوگون نے باوصف
نہونے نام کے کاغذ مین اپنا واقعی قبضہ ثابت کیا ٭

نीताल

لडंका

اگر کسی غیر منقسم گانو مین کسی شخص کا قبضہ حصہ وراثت سے کم تہا یا دیرہا
اور اوس نے بموجب شجرہ کرسی نامہ دیہہ کے تقسیم اراضی چاہے تو بشمول الاملاک
اوسکو بقدر کمی اراضی شاملات سے سعاوضہ دلایا گیا قبضہ مین عزل نصب
نہ کیا گیا ٭

حق کاشتکاری - جس کاشتکار نے ابہی صاحب کے اول بندوبست
سے صرف جمع دی لگان ندی یعنی مثل مالکانہ کی اوسی قسم کی زمین کی بابت
اور بلا حصول پٹہ ہمیشہ اوسی زمین پر قابض رہا وہ مستحق کاشتکاری سمجہا
گیا اگر وہ بذریعہ پٹہ قابض تہا یا مالکان کو اختیار کمی و بیشی لگان تہا یا اگر

وہ مالکان سے زیادہ جمع دیتا تہا یا مالک جب چاہتے اوسکو بیدخل کر دیتے تو علی العموم
سمجہا گیا کہ وہ مستحق کاشت نہ تہا الا اگر اوس شخص کے قدیم مالک یا سابق جاگیردار
یا معافیدار ہونے کی وجہ سے یا اور کسی خاص صورت سے اوسکا حق کاشتکاری
تسلیم کیا گیا تہا اور ہر ایک مزارع جو مستحق کاشت نہ تہا مگر دو پشت سے گانو مین
کوئی زمین کاشت کرتا تہا یا میجر ایبٹ صاحب کے اول بندوبست سے کاشت
کرتا تہا اوسکے قبضہ کاشت مین زمین بقدر اکتفا اوسکے گذارہ کے رکہی
گئی مگر وقت تیاری مثل حقوق کے جسقدر رہی اوس سے زیادہ نہ دی
گئی ٭

اول درجہ کے کاشتکارون کے ذمہ لگان جو علاوہ جمع مصارف دیہی
کیواسطے کافی تہی اوس سے زیادہ نہین لگائی مگر اورون کے ساتہ
کچہہ رعایت نہوئی ٭

تشخیص شرح لگان اور تحقیق نکاسی گانو کے واسطے تدبیرات مندرجہ رسالہ
بندوبست مسٹر کولوین صاحب پر عمل کیا گیا اور وہ بہت کارآمد ہوا ٭ कौलविन
بجز ایک پرگنہ کے جسکی پیمایش اول ہوئی کسی دیگر پرگنہ مین قسم اراضی خسرہ
مین نہین لکہی گئی مگر نقشہ دیہہ پر سرخ یا نیلی پنسل سے ہر ایک قسم کی زمین
کے چک کاٹ دئے گئے پڑتال کرنیوالا اہلکار نقشہ کے ذریعہ سے وقت پڑتال
و معاینہ موقع کے اقسام زمین چکون کا بخوبی امتحان کرسکتا تہا بعد ازان وہ
ہر ایک گانو کی ہر قسم اراضی کا شرح لگان انواع طریقہ سے دریافت
کرتا تہا ٭

کاشتکار اور مالکان سے علیحدہ علیحدہ استفسار حال کرتا مقدمات درسیانی
مالک وکاشتکار سے اکثر صحیح تعداد منکشف ہوجاتی اوسکی تحقیق کرنے مین
کسی ذریعہ کو باقی نہ چھوڑا گیا بعض گانو کا سابقاً ٹھیکہ ہوا اور اوسکے کاغذ
موجود پائے کہین گانو ملحق السرحد جاگیر مین ہے کہ جاگیردار نے اپنے گانو
کی شرح جمع کا سب حال کہدیا۔ بعض مقامات پر راج کے چیلون کی
تہوڑی تہوڑی معافی ہے اون سے شرح لگان دریافت کیگئی کرتے
اعلے درجہ کی لگان لیتے ہین اور کوئی وجہ اخفار نہین رکھتے اہلکاران
پرگنہ وسکنار قرب وجوار سے بندوبست گذشتہ کی شرح جمع پرگنہ دریافت کی گئی
بعض دیہات سے جنکی جمع سنگین تھی اور اس سبب سے اونکی جمع سے
زیادہ لگان نہ لیجاتی تھی اور نہ وجہ اخفار رکھتے تھے شرح لگان دریافت
ہوئی اور شرح باچھہ جمع دیہہ سے کہ کل زمین پر تھی اکثر کمتر درجہ زمین
کی شرح کہ بقبضہ کمینان دیہہ تھی معلوم ہوئی ؎

شرح لگان مین بڑا اختلاف ہے شمال مین چاہی زمین پر پانچ روپیہ سے
دو روپیہ فی بیگھہ تک مختلف ہے اور جنوب مین نو روپیہ سے تین روپیہ
تک شمال مین بارانی عمر فی بیگھہ سے زیادہ کی نہین ہے الورکے قریب
عبھا کی ہے اور اوس سے جنوب مین عہ کی جمعبندی ہین کل پیداوار
دیہہ یعنی کاشت اراضی وغیر مزروعہ وتالاب وہیدہ درختان ودرختان
وغیرہ پر لحاظ ہوگیا ہے اگرچہ راج مین اراضی غیر مزروعہ بہت ہے مگر زمینداروں
کے قبضہ مین کم ہے ایسے قطعات مین سے اکثر پہاڑ و ن پر اور کشادہ زمین

ہین سرکاری رُوندہ و بنی و شکارگاہ ہین منسوب و مقربہ کے اکثر پہاڑ
راج کے قبضہ مین ہین اور جن کسیکا مویشی چرنے کیواسطے جاوے تو بہی
محصول لیا جاتا ہے ناقابل زراعت مین زیادہ تر پہاڑ ہی زمین ہے
کہ جو جڑہ آٹھ بیگہہ تک کی ہوسکتی ہے یا جہان گانو کی حالت کو دیکھکر
مناسب ہوا اوسکو جمعبندی سے بالکل خارج کیا گیا اس بندوبست مین
جن پرگنات کی تشخیص سنہ ۱۸۵۶ و ۵۷ء تک ہوچکی تہی بمقابلہ جمع سابقہ کے جمع جدید
حسب تفصیل مقرر ہوئی +

اس جمعبندی پر جو اعتراض ہوئے اونکی تحقیقات اوسوقت تک نہوئی تہی اس واسطے قرار پایا کہ سال رواں مین تخفیف مجوزہ کا صرف بطور التوا مطالبہ نکیا جاوے اور اضافہ مین سے صرف نصف لیا جاوے چنانچہ [illegible] زر تخفیف مجوزہ منجملہ [illegible] سالانہ نصف اضافہ کے مجرا ہوکر [illegible] لاکہ عاید لئے گئے ❊

اسیطرح تہانہ غازی و بہروڑ و بانسور باقیماندہ تین پرگنات مین کمی بیشی کی ضرورت اور بندوبست دہ سالہ پر اول سال مین [illegible] فیصدی اور اخیر سال مین [illegible] فیصدی اضافہ کی امید تہی ❊

ایک سوال ہے کہ بسبب رواج [illegible] مالگذاری مروجہ راجپوتانہ کے بمقابلہ رقم پختہ بمعیاد سالہاے کی جسکا اداکرنا آفات ارضی وسماوی سے زمینداران دیہات کے اختیار سے اکثر باہر ہوجاتا ہے کیا رعیت وار بندوبست بہتر نہوتا اسکی یہہ صورت ہے کہ بندوبست ابہی صاحب سے پیشتر تعین مالگذاری سالانہ کیواسطے چار طریقے جاری تہے ۔

اول کنکوت .... یعنی فصل موجودہ کہیت کا تخمیناً اندازہ کرنا ❊	कनकूत
دوسرے بٹائی .... پیداوار تیار شدہ کو بروے وزن حسب حصص معینہ تقسیم کرلینا ❊	बटाई
تیسرے چکوتہ .... گانوکے ذمہ ایک مجمل رقم جسکی تفریق وباچہہ بذمہ زمینداران ہوتی تہی مقرر کردینا اور یہہ عمل اکثر چند فصل اور چند سال کیواسطے ہوتا تہا ❊	चकोता

बीघोड़ी

چوتہے بیگہڑی ...... حسب رواج پرگنہ کاشتکارون سے بلحاظ
قسم اجناس فی بیگہہ لگان لینا ؛

اکثر اوقات ایک ہی گانو مین مختلف اسامیون سے بٹائی دیکوتہ و بیگہڑی
کے تینون عمل ہوتے تہے ؛

ठेका

پانچوین ٹہیکہ ...... ایک یا چند سال کیواسطے زمینداران یا کسی شخص
کو ٹہیکہ دینا ٹہیکہ دار کو اختیار ہوتا تہا کہ خواہ
حسب شرح مروجہ پرگنہ کے یا مندرجہ صدر طریقون
مین سے کسی طریقہ سے وصول کرتا چالیس برس
پیشتر سے یہہ طریقہ زیادہ رائج ہو گیا تہا غالباً
یہہ راجہ بنے سنگہ صاحب کے مسلمان مختارون
نے جاری کیا تہا اور راجہی صاحب کے بندوبست
سے پیشتر عنقریب کل ریاست مین یہی عمل
جاری تہا ؛

اس سے ظاہر ہے کہ قدیم رواج بجاے تعداد معینہ کے رعیت وار سے
زیادہ مطابق تہے مگر سررشتہ تعداد معینہ کا اجرا اوسوقت سے ہو گیا تہا جبتک
حکام انگریزی کو ریاست کے کام مین کچہہ مداخلت نہ تہی صاحب پولٹیکل ایجنٹ
اول نے صرف اوسکو قبول کرکے ترقی دی اسواسطے جمعبندی دیہہ وار
کو چہوڑنے سے سررشتہ جدید جاری کرنے کا الزام عاید ہوتا ؛
یاد رکہنا چاہیے کہ رعیت وار جمعبندی کی ہندوستانی طریقہ مین چند

خرابیان ہین پس اب بہی اوسکے اجراسے بہتری کی امید نہتی اوسکی ناکامیابی
کی دلیل ایک تو یہی ہے کہ سیرابی کی بابت جو لاگپانی سیراب شدہ کہیتون پر لگایا
گیا تو اوسمین انواع دقتین پیدا ہوئین سیرابی غیر معمولی ہے جس گانوئین
به اعتبار سیرابی سالانہ رقبہ کثیر کی جمع زیادہ کیجاوے اوسمین سالہا سال
تک کسیقدر زمین بہی سیراب ہوا اس لحاظ سے جو یہہ تجویز کی گئی کہ نقشہ کے
بموجب ہر سال رقبہ سیراب شدہ کی پیمایش ہوکر اوسپر شرح معینہ لاگپانی
لیاجاوے تو دیہات سیرابی کی کل زمینداروں نے التجا کی کہ باوصف موجودگی
نقشہ جات جو اختیار سالانہ جمعبندی سے ہوگا سوا اہلکاران تحصیل کو نہین
دینا چاہیے اور علی العموم کل کا یہی اعتقاد تہا ؛
البتہ کم آبادی کے ملک مین رعیتوار بندوبست اچہا ہوتا ہے مگر ایسے
ملک مین جہان غیر مزروعہ زمین نہین ملتی کہ انورمین بعد بندوبست تین
سال مین یہی حال ہوجاویگا اور جہان مزارع بمقابلہ باہمی کاشت کے واسطے
تیار رہین ایسا اتفاق ہوگا کہ زمینداروں کو ہرایک کہیت دیہہ کی دوامی
کاشت کا انتظام کرنے مین کچہہ دقت ہو بلکہ برعکس اوسکے گانوکے ہرایک چہوٹے
چہوٹے کہیت کی مناسب جمعبندی کرنے مین بڑی مشکل ہوتی ؛
بندوبست سرسری و نیز بندوبست شانزدہ سالہ مین راج کا لاکہہ روپیہ
خرچ ہوا اور چار سال دو ماہ کے عرصہ مین کام ختم ہوا اور کل ریاست کے
جسکا صحیح رقبہ قریب تین ہزار مربع میل ہے تختہ سطح سے پیمایش ہوکے صحیح
نقشہ جات مرتب ہوئے اور پٹواریون کو تعلیم کرکے اون سے پیمایش کا کام

لیا گیا اوس سے اول تو بندوبست کے خرچ مین کفایت ہوئی اور ہمیشہ کیواسطے پیمایش کرنیوالون کا مستعد عملہ راج مین ہوگیا سانزدہ سالہ بندوبست مین سال اول کی جمع [illegible] لکھہ [illegible] صما [illegible] اور اخیر سال کی [illegible] لکھہ [illegible] لما [illegible] قرار پائی اور بندوبست سابقہ کی جمع پر [illegible] سے [illegible] تک فیصدی کا اضافہ ہوا ہے لیکن چونکہ بندوبست سابقہ مین بعہد مہاراوراجہ صاحب مرحوم زمیندارون کو چار مہینے پیشتر زر اقساط ادا کرنے سے بوہرون کا سود اور زر بٹہ چہرہ شاہی وسکہہ الورکے روپیہ اور نذر فصلانہ تحصیلدار وغیرہ سے زر کثیر ادا کرنا پڑتا تہا اور اب وہ رقمین کہ [illegible] و [illegible] فیصدی تک تہین موقوف ہوگئین اونکو اس بندوبست سے بجاے زیرباری کے بہت سبکدوشی ہوگئی ہے ؛

نرمی بندوبست کا ثبوت یہہ ہے کہ خریف [illegible] کے مطالبہ تعدادی [illegible] لکھہ [illegible] للعہ مین سے [illegible] لکھہ [illegible] صاللعہ وصول ہوکر صرف [illegible] صما عسہ باقی رہا اس سے ظاہر ہے کہ کپتان پولٹ صاحب نے یہہ بندوبست راج اور رعایا دونون کے حق مین بہت مفید کیا ہے ؛

سنٔہ سایر

[illegible] ۱۸۷۶ سے پیشتر اس سنٔہ کا انتظام نہایت خراب تہا ۱۴۹ گہاٹون یعنی گذرگاہون پر چوکیات تہین اونمین مختلف شرح سے جابجا محصول لیا جاتا تہا اور ایک چوکی کے محصول کی دوسری پر پرتال نہوتی تہی

بعض راستون پر کثرت چوکیات سے محصول گران لیا جاتا تہا بعض پر بالکل نہین لیا جاتا تہا آمدنی سایر کا من ابتدا سمت ۱۹۲۶ لغایت سمت ۱۹۲۹ بحساب ایک لاکہہ بتیس ہزار سالانہ ٹہیکہ مقرر تہا اس زر ٹہیکہ مین سے محکمہ پنچایت نے اپنے تقرر سے تہوڑے دنون بعد بالعوض معافی دو آنہ فی من محصول آمدرفت غلہ کے کہ علاوہ محصول چوکیات کے لیا جاتا تہا پندرہ ہزار روپیہ معاف کردیا ✦

اس خرابی کا انتظام کرنا ضرور تہا مدت کی تحقیقات کے بعد محاصل کی شرح اوسط نکالی گئی درآمد و برآمد مال پر ایک شرح محصول صرف ایک مقام پر لینے کیواسطے مقرر کی گئی اور اندرونی آمدرفت کیواسطے اوس سے چہارم محصول مقرر کیا گیا اور یہہ بہی حکم ہوا کہ محصول وصول کر کے مشرف روانہ دیا کرے اور اوسکی نقل یعنی مثنی اپنے پاس رکہا کرے کہ بہر اونکی دفتر صدر مین آکر مقابلہ دیر تال ہوا کرے بجز اہالیان کونسل اور چند معزز و دیانت دار اہلکارونکے یہہ تجویز سکو ناپسند ہوئی بلکہ خود بقالون کو بہی یہی منظور تہا کہ جو سرشتہ پیشتر سے ہے بدستور رہے اور بجاے ایک روپیہ کے ایک کوڑی محصول ہو جاتا تب بہی تبدل پر رضامند نتہے اسکا سبب یہہ ہے کہ اکثر کے بقال ریواڑی و فیروزپور اور بہرت پور والون کے گماشتہ اور اڑہتی ہین اور جو مال بہیجتے اور منگاتے ہین ایسے راستون سے گذرتا تہا جہان چوکیان نہ تہین اس سے اونکے خیال مین بجاے تخفیف محصول کے بدنظمی مین فایدہ تہا ٹہیکہ دار سایر بہی شاکی تہا کہ شرح بہت کم ہوگئی ہے اور اگر بندوبست سابقہ کے منافع کا حال معلوم ہوتا تو شاید

وہ اسپر مطلق رضامند نہوتا مقامات واقع وسط ریاست مثل الور بیر بہہ
شرح بہت نرم ہوگئی اور دور کے مقامات جہان صرف ایک چوکی کا محصول
لیاجاتا تہا محصول گران ہوگیا۔
الغرض اس عزل ونصب مین بڑی مشکلات پیش آئین اور صرف اس لحاظ سے
کہ سرشتہ مجریہ سابقہ سے تجارت پر بہت روک تہی اور اس یقین سے
کہ لوگ اسکے فواید سے آگاہ ہوکر جلد پسند کرینگے اس تبدل کا عمل درآمد لابد
سمجہا گیا چنانچہ جو امید تہی جلد حاصل ہوگئی اور سرشتہ جدید کی نسبت
کہ نومبر ۱۸۷۱ع سے جاری ہوا تہا مئی ۱۸۷۲ع مین کسیکو شکایت نرہی ٹہیکہ دار
کو بہی بہت فایدہ ہوا کیونکہ روونہ جات کے جاری ہونے سے مال تجارت کا
چوکیات سے بچکر نکلنا غیر ممکن ہوگیا اور بعض اجناس کا محصول بہی گران
تہا ششماہی مین سایرہ دار نے یک لکہہ ۱۷۰۰۰۰ ؟ مالوعہ وصول کیا کہ دوچند
منافع ہوگیا اور انجام مین ریاست ورعایا کو بہت فایدہ ہونے
کی امید قایم ہوئی درآمد وبرآمد مال تجارت کے نقشہ جات تیار ہونے لگے اور
جو حال سابقًا جہل وتاریکی مین رہتا تہا بخوبی معلوم ہونے لگا اور ان
نقشہ جات کی روسے یہہ بہی دریافت ہوا کہ انقضاء میعاد ٹہیکہ پر شرح محصول
مین بغیر اسکے کہ آمدنی راج مین کمی عاید ہوا ور بہی تخفیف کرنیکی قابلیت ہوگی
۱۸۷۲ع و ۱۸۷۳ع مین افزونی محصول سایر سے ریاست کی آمدنی مین بہت اضافہ
ہوا اجراء روونہ جات سے ملازمان ٹہیکہ دار کی بددیانتی کا انسداد ہوکر
اوسکو بہی بہت منافع ہوا اور رعایا کو جابجا محصول ادا کرنے کی تکلیف نرہی۔

کمیٹی نے ایک نقشہ محصول جدید اجناس کا بنایا اوسمین بجاے ۲۵۲ - اجناس محصولی سابق کی صرف ۲۹ - اجناس پر محصول رکہا اسپر بھی آمدنی راج مین کمی نہوی - اختتام میعاد ٹہیکہ سے پیشتر یہہ نقشہ اس نظر سے جاری کیا گیا تہا کہ ستدعیان ٹہیکہ آیندہ اوسکی نسبت حسب دلخواہ اپنی تحقیقات کرلین چنانچہ یہہ نتیجہ پیدا ہوا کہ جب آیندہ کا ٹہیکہ نیلام ہوا ایک لکھہ ۲۰ ہزار کی بولی بہ اضافہ ۲۰ ہزار روپیہ ایک سال کیواسطے بولی گئی باوصف تخفیف محاصل علی الخصوص آدہ آنہ من محصول غلہ کے جسکا سالگذشتہ مین ۱۰ ہزار سماریہ وصول ہوا تہا ایسے نتیجہ کا حاصل ہونا ازبس باعث اطمینان اور ریاست کی بہبودی اور انتظام ریاست کے اعتبار کی قوی دلیل تہا اور کشش ہاے گذشتہ کے نقشہ آمدنی سایر سے ظاہر ہوا کہ ٹہیکہ دار جدید کو ٹہیکہ دار سابق سے بہی زیادہ منافع ہوگا اسپر اختتام سال پر محاصل مین اور بہی تخفیف کرنا قرار پایا پنچ دارالراج کی یہہ راے ہوی کہ بشرط قایم رہنے آمدنی سابق یعنی ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ کے محصول اجناس مین جہانتک ممکن ہو تخفیف کیجاوے اس سال بہی ٹہیکہ دار نے دو لکھہ ۲ ہزار سمالیسہ وصول کیا اور بعد اداے زر ٹہیکہ سرکاری اور مصارف الیصال کے ۲۰ ہزار کا فایدہ اوٹہایا ؛

جب نقشہ جدید کے بموجب بہی تعداد مرکوزہ سے زیادہ آمدنی ہوئی تب کل محاصل اندرونی جسکا ۱۱ لاکھ روپیہ آتا تہا مگر اوسکے وصول کرنے مین بڑی دقت ہوتی تہی اور اوس سے تجارت پر بڑی روک تہی موقوف کردیا گیا اسکے علاوہ اکثر خفیف رقمین جو لینے کے قابل نہ تہین معاف ہوئین ٹہیکہ دارانِ

یہہ شرط ہوئی تہی کہ فریقین مین سے کوئی چاہے تو ایک سال ختم ہونے پر ٹہیکہ فسخ کردیا جاوے اسواسطے نقشہ جدید مرتب ہونے پر اوسکو اُس نقشہ کے بموجب ایک لاکہہ [illegible] مین ٹہیکہ لینے کیواسطے کہا گیا تو اوس نے بخوشی قبول کیا ✤

سن ابتداء یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۳ء لغایت ۲۸ - فروری سنہ ۱۸۷۴ء ششماہی اول مین چبوترہ شہر الور کی آمدنی بقدر ساٹہہ ہزار روپیہ ہوئی اور سالگذشتہ کی اس ششماہی مین بقدر ایک لاکہہ سولہ ہزار ہوئی تہی اس کمی کا سبب پیداوار محلوج کی قلت تہی کہ صرف اوسی کے سبب سے ٹہیکہ دار کو [illegible] روپیہ کا نقصان ہوا اور قحط بنگالہ کے سبب سے تجارت مین سستی ہوئی وہ مزید برآن تہی چونکہ گذشتہ برسون مین ٹہیکہ دار کو [illegible] ہزار روپیہ سال کا منافع ہوا تہا اسواسطے اس نقصان کے عوض مین صرف پانچہزار روپیہ کی معافی مناسب متصور ہوئی ✤

الغرض [illegible] مین قاعدہ جاری کرنے سے کہ سابقًا اوسمین انتہا درجہ کی ابتری تہی آمدنی ریاست زیادہ ہوگئی حالانکہ اس بندوبست کا مقصود اضافہ آمدنی نہ تہا اور بہہ ان حال محصول غلہ اور کل تجارت اندرونی کا محصول موقوف ہوگیا کہ اب بمقابلہ محصول سابقہ کے کل اجناس پر بہت خفیف اور منجملہ اجناس محصولی سابق کے دس مین سے ایک پر اور کل علاقہ ریاست مین صرف ایک جگہہ لیا جاتا ہے اور شرح محصول جدید سے علاوہ کسیقدر اضافہ آمدنی راج کے رعایا کو بڑی آسایش اور تجارت مین

بہت افزونی ہوئی ہے ❊

پیشتر سے خیال تہا کہ ریل جاری ہونے سے آمدنی محصول راہداری مین کمی ہو گی اسواسطے ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ کا ٹہیکہ ہونے سے پہلے شرح محاصل مین خفیف اضافہ کیا گیا مگر اجراے ریل سے تہوڑے دنون بعد تحقیق ہوا کہ سال آیندہ مین بغیر اسکے کہ آمدنی سایر کی مقدار حال یعنی یک لکہہ [illegible] روپیہ مین کمی ہو شرح محاصل اجناس مین تخفیف کرنی لازم آویگی ❊

۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ مین بضرورت دریافت مقدار درآمد و برآمد غلہ کی ایک پائی فی من محصول غلہ پر لگایا گیا اور اس سے دریافت ہوا کہ [illegible] من غلہ آیا اور [illegible] لکہہ [illegible] سار سنوان گیا یعنی درآمد کے علاوہ نو لاکہہ من برآمد ہوا علاوہ غلہ کے اس علاقہ مین جنس برآمد محلوج اور ہے کہ اس سال مین بقدر [illegible] گئی ❊

دار الضرب

دار الضرب راجگڈہ بوجہ منافع نہونے کے بند ہونے کے لایق تہی مگر چونکہ وہ خود اختیاری و حکومت راج کی علامت تہی ابتدا مین اوسکا موقوف کرنا مناسب نہ سمجہا گیا تہا ۱۸۶۰ مین روپیہ مین اسقدر آمیزش ہوئی کہ چار برس تک لوگون نے سکہ ڈلوانے کیواسطے چاندی دینا موقوف کیا ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ سے پیشتر سال کے عرصہ مین ہر سال ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار سے زیادہ روپیہ تیار ہوا اور اوس سے

آمدنی	خرچ
[illegible]	[illegible] ہوئی

१९ शाही

اگرچہ سکہ راؤ شاہی کے روپیہ کی اصل قیمت سکہ انگریزی کے روپیہ سے
بقدر آٹھہ آنہ فیصدی کم ہے مگر اس راج مین براہ نا واجب اوسکا بمقابلہ
انگریزی روپیہ کے خزانون مین دو روپیہ فیصدی کا بادہ لیا جاتا
تہا زمینداروں کو اختیار تہا کہ خواہ حالی یعنی راؤ شاہی روپیہ دیوین
یا چہرہ شاہی باضافہ دو روپیہ فیصدی بادہ کے داخل کرین بازار
مین اس بادہ کا کم و بیش نرخ رہتا تہا ادا‌ے قرضہ فرنگی ریاست
کیواسطے چہہ لاکہہ روپیہ سکہ انگریزی منگایا گیا تب یہہ بٹہ پانچ چہہ روپیہ
فیصدی تک ہو گیا تحصیل کیوقت دریافت ہوا کہ خزانون مین کل حالی روپیہ
جمع کر لیا اس امید سے کہ اگر سکہ انگریزی کا روپیہ پہلے نرخ سے لیا جاویگا
تو راج کا نقصان متصور ہوگا اسواسطے زمیندار ہم سے حالی روپیہ خریدینگے
اور ہمکو بہت فایدہ ہوگا مگر اونکی یہہ امید حاصل ہوئی ایک حکم جاری
ہو گیا کہ اس فصل مین صرف انگریزی روپیہ قدیم شرح سے لیا جاویگا
اس سے حالی روپیہ کی قدر کم ہو گئی اور ستمبر ۱۸۷۱ مین دوسرا حکم اوسکا
جاری ہوا کہ آیندہ کو خزانہ راج مین کل داد و ستد دونون سکون کی
برابر ہوا کریگی اس سے دونون روپیون کی قیمت برابر ہو گئی رعایا کو
بہت فایدہ ہوا اور بقالون کا نقصان ہوا ؛

کل تانبہ جو گیارہ سال کے اندر کانون سے پیدا ہوا تہا بقدر الف ۃ عاسے
دار الضرب مین آکر ٹکے بنائے گئے راج مین چہارم لیجاتی تہی یہہ ٹکے بہت
بہاری بدصورت ایک من مین بہ تعداد ۲۰ ۷ ہوتے ہین اونکا نرخ فی روپیہ

۱۸ اسے ۲۳ تک کم و بیش ہوتا رہتا ہے ٹکون کے اجزاء - پیسہ - و ہیلا -
چہدام - دمڑی - ادہی ہوتے ہین چونکہ بمقابلہ آنہ اور روپیہ کے اونکی
قیمت کم و بیش ہوتی رہتی ہے اس سے بہت دقت تہی اسواسطے اہالیان
کونسل نے تجویز کی کہ آیندہ کو انگریزی سکہ کا پیسہ جاری کرایا جاوے
کہ دارالضرب کلکتہ سے طلب کیا گیا کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے پندرہ ہزار
روپیہ کا پیسہ بمنہائی ؏ فیصدی قیمت بطور کمیشن بہیجا مگر خریدارون کو
منافع سے دیا گیا اس سبب سے اوسکے اجراء مین توقف ہوا ۱۸۷۶ع مین
بیس ہزار دوسو روپیہ کا پیسہ گورنمنٹ سے اور خریدا گیا اور بازار مین
انگریزی سکہ کا پیسا چلنے لگا مزدورون کو مزدوری اسی پیسے سے دیجاتی
تہی مگر لکڑی و گہاس بیچنے والے اسوجہہ سے کہ دو پیسے آدہ آنہ سے زیادہ
ہوتے ہین اپنی اجناس کو راوشاہی ٹکے کے حساب سے بیچتے رہے *
خزانہ مین داد و ستد فقط انگریزی روپیہ کی ہوگئی اور خزانہ مین راج
کی ضرب کا بے لکہہ لوٹ ؏ تہا اوسکے چلنے مین رکہنے کی دقت
سے ہرج ہوتا تاہم مہاراو راجہ صاحب حال کی مسند نشینی پر اون کے
نام سے کسیقدر روپیہ بنوایا گیا

۷۷-۱۸۷۶ع مین دربار الور نے ایکٹ سکہ جات سے جسکے بموجب ہندوستانی
رئیسون کو اپنے نام کا سکہ دارالضرب انگریزی مین ڈلوانیکا اختیار ہے
متمتع ہونے کیواسطے گورنمنٹ آف انڈیا سے عہدنامہ کیا اور دولاکہہ
روپیہ سکہ حالی مناسب سکہ سے مسکوک ہونیکواسطے دارالضرب کلکتہ مین

بہیجا گیا اور وہان سے بہت عمدہ روپیہ مہاراؤ راجہ صاحب کے نام کا تیار ہوکر آیا ہندوستان مین سب سے پہلے دربار الورنے ہی ایکٹ سکہ جات پر عمل کیا ہے ؛

वटछुपी

بٹ چھپی

ہر تیسرے سال راج سے وزنہ ہاسے جدید تیار ہوکے جاری کئے جاتے تہے اونکی تیاری کا منافع اور مُہر کرنے کی لاک مالکانہ لیجاتی تہی یہہ وزنہ بدشکل اور خراب لوہے کے تیار ہوتے تہے صرف پارچہ کا ٹکر مہر کردیتے تہے اور تہوڑے دنون کے استعمال سے وزنہ ہا گہس جاتے تہے چنانچہ سنہ ۱۸۷۲و۱۸۷۳ مین سال تبدیلی وزنہ ہا تہا اسواسطے کارخانہ روڑکی سے دس ہزار روپیہ کی وزنی ڈہلوان لوہے سکہ انگریزی کے طلب ہوکر تقسیم ہوئے اور دوسرے سال پانچہزار روپیہ کی وزنے اور تقسیم ہوئے اس سے راج مین بہی بہت فایدہ ہوا ہے ؛

मांद्री

ماندری

سابق مین تیاری آہن کے اس راج مین بہت کارخانجات تہے چنانچہ جابجا کیٹ کے ڈہیر موجود ہونے سے ثابت ہے کہ کسی زمانہ مین لوہا بکثرت تیار ہوتا تہا مگر اب صرف تیس چہوٹی ماندری یعنی بہٹیان جاری ہین اون مین سالتمام مین پندرہ ہزار من لوہا تیار ہوتا ہے اور اوسکی تیاری کیواسطے چارلاکہہ اسی ہزار من لکڑی کا ایک لاکہہ بیس ہزار من کویلہ مطلوب ہوتا ہے اگر اسقدر لکڑی فروخت کیجاوے تو شاید اوسکی قیمت لوہے کے کارخانہ کی کل

कीट

آمدنی سے زیادہ ہو مگر کارخانہ مین صدہا آدمی پرورش پاتے ہین اسواسطے اوسکا جاری رہنا مناسب سمجھا گیا ہے مگر اب انگریزی لوہا بکثرت آنے سے اس لوہے کی قدر روز بروز کم ہوتی جاتی ہے شاید انجام مین کارخانہ بند ہو جاوے ❊

شتہ نزول

شتہ نزول مین کل مکانات مملوکہ راج و اراضی سکنی کے فروخت و کرایہ پر دینے اور بیع و رہن اراضیات و مکانات پر محصول راج لینے کا کام ہوتا تہا اس محصول کی شرح بیع پر فیصدی پچیس روپیہ اور رہن پر ساڑہے بارہ روپیہ فیصدی تہی اگرچہ صرف چار ہزار روپیہ سال کی آمدنی تہی مگر رعایا پر بڑا ظلم ہوتا تہا رہن و بیع اراضی و مکانات کی اطلاع دہی مخبرون پر منحصر تہی اور مخبر منفعت کامل حاصل کرتے تہے چالیس برس تک کی بیع و رہن کو جنکی نسبت سنگینی محاصل کی وجہہ سے راج مین اطلاع نہوئی تہی چہیڑ چہیڑ کر مخبرون نے خوب روپیہ کمایا اور متعلقین نے خوشی سے مخبرون کو روپیہ دیا ۱۸۷۲ء مین یہہ شتہ ایک بڑے مستعد افسر کو سفوض ہوا اوس نے کل مقدمات جو عرصہ مین قواعد معینہ پر سختی سے عمل کیا اور ریاست مین بڑا ظلم ہوا سواسطے شرح کی ترمیم کی گئی اور محصول بیع و رہن کہ سابقاً اس حیلہ سے کہ کل زمین مملوکہ راج ہے بہت گران تہا بیع پر چار آنہ روپیہ سے ایک آنہ روپیہ اور رہن پر دو آنہ روپیہ سے آدہ آنہ روپیہ کیا گیا اس سے آمدنی شتہ نزول مین شاید کمی ہوئی مگر بمقابلہ تکلیف و مظلومی رعایا کے کہ انتظام جدید سے موقوف ہوئی راج کا

یہہ نقصان کچھہ بہی نہین ہے بہہ

ڈاکخانہ

راج الور مین تین ڈاکخانجات انگریزی بمقامات الور و راجگڈہ و تجارہ ہین نذریعہ ریل اور ہرکارون کے ڈاک آتی جاتی ہے جہان ہرکارہ لیجاتے ہین حفاظت کے واسطے راج کے سوار ساتہہ جاتے ہین ان ڈاکخانجات مین خطوط بیرنگ زیادہ آتے جاتے ہین ہندوستانیون کو یقین ہے کہ بیرنگ خط ضرور پہونچتا ہے ٭ ان تین ڈاکخانون کے سواے فایدہ رعایا و راج کے واسطے تحصیلون مین راج کے ڈاکخانجات مقرر ہین - پاؤ آنہ پیڈ خط پر اور آدہ آنہ بیرنگ پر محصول لیا جاتا ہے اور خط کا ایک وزن تین ماشہ سمجہا جاتا ہے اور اعالعہ ماہوار کا خرچ ہے اگرچہ محصول خطوط کی آمدنی تخمیناً ڈیڑہ ہزار روپیہ سالانہ خرچ سے بہت کم ہوتی ہے مگر باتفاق فایدہ آمدرفت لفافہ جات کار سرکار کے یہہ ڈاکخانجات بمقابلہ خرچ کے بہت مفید ہین خصوص مقامات واقع لب سڑک ریل کو ریل مین ڈاک جانے سے اور بجاے ہرکارون کے جاگیردارون کے سوار کہ سالتمام مین چہہ مہینے نوکری کرتے ہین اور پیشتر کچہہ نہین کرتے تہے دیگر مقامات کی ڈاک لیجانے پر متعین ہونے سے خرچ مین بہت کفایت ہوئی کہ بجاے عـــہ ماللہ سالانہ کے صرف الـــہ ماعہ سال کا خرچ رہگیا بعد تقرر سوارون کے کل پرگنات کو ایک روز مین ڈاک آنے جانے لگی اور اجراے کار مین بہت آسانی ہوئی اور خرچ سے چندمرتبہ زیادہ فایدہ ہونے لگا ٭

म्युनिसिपि कुमेटी

میونسپل کمیٹی

سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ء مین شہر الور کیواسطے میونسپل کمیٹی مقرر ہوئی اور بتدریج شہر کے کامون کا انتظام کرنے لگی حفظان صحت کیواسطے انواع اصلاحین جاری ہوئین ڈاکٹر ملن صاحب متعلق ایجنسی نے ایک یادداشت لکھی اوس سے اہالیان کمیٹی کو بہت مدد ملی مصارف کیواسطے باشندگان شہر کی آمدنی پر فی روپیہ دو پائی محصول لگا کر آٹھہ ہزار روپیہ سال کی آمدنی قایم کی گئی اوسمین سے تنخواہ عملہ و پولیس و خرچ صفائی ادا ہونے لگی ؛

मलन

کمیٹی کے افسر پنڈت روپ ناراین صاحب پنچسردار راج ہین مگر ممبران کمیٹی کی کم توجہی سے صرف تین چار ممبرون کو کل کام کرنا پڑتا ہے تدبیرات حفظان صحت اور دیگر اصلاحون مین کمیٹی نے بہت مدد دی اور بعض ممبرون نے چودہریان اقوام کو شادی و غمی کے مصارف کے حدود مقرر کرنے پر آمادہ کرکے راج کی بڑی نوکری کی - انمین سوامی گوجرمل اور موتی لال سب سے اول ہین ؛

سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین بجاے محصول خانہ وار کے جس سے سب لوگ ناراض تھے اور جو بڑی مشکل سے آٹھہ ہزار روپیہ وصول ہوتا تھا اجناس تجارت پر خفیف محصول لگایا گیا اور اوسکا بایس ہزار روپیہ کا ٹھیکہ ہوگیا اس سے سب لوگ خوش ہوئے راجگڈھ و تجارہ مین بھی کمیٹیان مقرر ہوئین اور ایسا ہی محصول لگایا گیا مگر تاکید کی گئی کہ یہہ محصول بہاری نہوجاوے ؛

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین شہر الور کے بازار و کوچون مین لعل ٹینین نصب ہوکر ہر روزہ روشنی

ہونے لگی ۔
۱۸۷۰ء سے ۱۸۷۱ء مین تینون شہرون کی کمیٹیون نے بہت اچھا کام دیا اور پسندیدہ عوام ہوگئین شہرون کی تدبیرات حفظان صحت مین بہت ترقی ہوئی اور بہت اصلاحین عمل مین آئین آمدنی اس تفصیل سے ہوئی ۔

تجارہ	راجگڈہ	الور
[illegible]	[illegible]	[illegible]

خصوص الور کی کمیٹی مین بہت لئیق اور صاحب اقتدار لوگ ہین اکثر مقدمات قوم و ازدواج کے فیصلہ کیواسطے اونکو سپرد ہوتے ہین اور انتظام راج مین کمیٹی سے کئی طرح پر مدد ملتی ہے ۔

عدالت فوجداری

زمانہ بااختیاری مہاراو راجہ صاحب مرحوم مین جب دیوانان مخرج دہلی مین بیٹھے ہوئے الور کی حکومت کرتے تھے دو خواجہ سرا ایک موتی ناظر اور دوسرا نشاط علیخان ناظر اور تیسرا پیارےجی اوچہا مہاراو راجہ صاحب کا گورو بہت زبردست ہوگئے تھے انمین سے موتی ناظر قوم سے مینہ تہا اور پیارےجی مینون پر بڑی شفقت رکہتا تہا ۔
میجر امپی صاحب کے زمانہ مین مینون کی سخت نگرانی ہوتی تہی اوقات معینہ پر اونکی شمار کیجاتی تہی اور کوئی تیر و سواری نہین رکھہ سکتا تہا مگر ہوتی

اور پیارہ جی کی عنایت سے یہہ قیدین سب رفع ہو گئین میئون کے پاس سواری کیواسطے عمدہ اونٹ ہو گئے اور جانے آنے کی کچہہ ممانعت نرہی بلکہ مشہور ڈاکو جنکی کرنل ہاروی صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی کو مدت سے تلاش تہی مہاراؤ راجہ صاحب کی خدمت مین حاضر رہتے تہے اور اسوجہہ سے کہ راجپوتون کے خلاف اون سے امداد و دستگیری کے متوقع تہے مہاراؤ راجہ صاحب اون پر کمال مہربانی فرماتے تہے *

اگر الور کیطرف سے بوجہہ ناامیدی پیش رفت تدبیر یا کاہلی کے میئون کی تاکید و تنبیہہ مین کوتاہی ہوئی ہوتی تو چندان لحاظ کے قابل نہوتی کیونکہ انگریزی علاقہ مین بہی باوصف نہایت سخت تدبیرون کے اونکا انسداد کامل نہوسکا ہے مگر ایک واردات سے یہہ بات ظاہر ہوئی کہ سرکار انگریزی سے میئون کے جرایم کے انسداد مین جو کوشش ہوتی ہے اوسمین راج الور کیطرف سے صرف امداد و اعانت مین ہی پہلو تہی نہین ہوتی ہے بلکہ علانیہ بڑی جہد و کوشش سے خلل اندازی کیجاتی ہے *

علاقہ الور کے قزاق و میئون مرتکبان واردات علاقہ غیر کی گرفتاری کیواسطے سررشتہ استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی کی ایک جمعیت سرحد الور پر کوٹ پوتلی مین مقیم تہی اور کرنل ہاروی صاحب اور اونکے ماتحت افسر راج الور سے ہمیشہ خواہان امداد رہتے تہے اور راج سے اقرار بہی ہوتا تہا مگر اوسکا کبہی ایفا نہوا *

کپتان پولٹ صاحب لفٹنٹ کرسپ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل تہے اگست ۱۸۶۸ع مین

हारवी

कोटपूतली

لکہا ہے الور کے کسی اہلکار کی ہمت نہین ہے کہ گرفتاری مجرمان مین مدد دے
بلکہ یہہ بہی ہمت نہین ہے کہ خلل انداز ہونے سے باز رہے بلکہ جو وہین پائے جاتے
ہین اونہون نے مجہسے خفیہ صاف کہدیا ہے کہ اگر ہم تمکو مدد دین تو خود مارے
جاوین ؛

ایک روز کسی نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو خبر دی کہ ایک مخبر علاقہ الور مین بوجہ دینے
ڈکیتون کی اطلاع دہی کی علت مین قید ہوا ہے اوس قیدی کا ٹکٹ دیکہا
گیا تو اوسمین جرم — انگریزی گارد کو علاقہ الور مین لانیکا — لکہا تہا۔
مثل دیکہی گئی تو اوس سے بہی کوئی ایسا امر نہین پایا گیا جس سے اوس شخص
کی سزا دہی کسیطرح واجب سمجہی جاتی یہہ خاص فوجدار کا حکم تہا اور حکم میں
انگریزی گارڈ کی نسبت کسیطرح کی زیادتی کرنیکا حیلہ بہی درج نہین تہا۔
اس سے بدتر فوجداری کا انتظام اور کیا ہو سکتا ہے پولیس کا کوئی علیحدہ
عملہ نہ تہا تہانہ جات مین جو سپاہی رہتے تہے مدت معینہ کیواسطے قلعون سے
آتے تہے اور بدلجاتے تہے یہہ لوگ اکثر کاہل وجود افیونی راجپوت قلیل تنخواہ
اور محض ناکارآمد ہوتے تہے ؛

اس انتظام مین بڑی مدت صرف ہوئی کیونکہ راجپوت لوگ موروثی ملازم تہے
بجز قصور کے موقوف نہین ہو سکتے تہے مجبور اون سے ہی کام لینا پڑا جو لوگ
قلعہ سے علیحدہ کر کے کسی اور کام پر مقرر کیئے گئے اونکی تنخواہ کا اضافہ ہوا اونکو
پہر قلعہ مین بہیجنا داخل سزا متصور ہوا اسطرح تہوڑے عرصہ مین اچہے آدمی
جمع ہو گئے ؛

تہانہ داروں کی تنخواہ مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم نے پندرہ و بیس روپیہ ماہوار کردی تہی پہر تیس روپیہ ہوئے اور جو لوگ مستحق سمجہے گئے اونکا اور بہی اضافہ ہوا ایک مستعد سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوکر نہایت شریر قوم غارتگر مینوں کی نگرانی کرنے لگا اور مینوں کو از سر نو قواعد مجریہ سابقہ کا پابند کیا گیا مگر صرف اونہیں مینوں سے جو بابپیشہ ہین تعرض کیا گیا دیگر مینوں سے کچہہ واسطہ نہ تہا جن مینوں کی اوقات معینہ پر شمار کیجاتی تہی تعداد مین ۲۲۰۶ تہی اور علاوہ اونکے دیگر مینہ اگرچہ تاوقت زراعت کرتے رہنے کے شمار نہین کیئے جاتے تاہم زیر نگرانی تہے قرب و جوار الور کے مینوں مین سے شاہجہان پور کے مینے نہایت شریر و بدپیشہ ہین *

سابق مین فوجدار نہایت غیر معتبر شخص تہا وہ موقوف ہوکر بجاے اوسکے منشی رشنک لال کہ قدیم اہلکاروں مین سب سے بہتر ہے مقرر ہوا عملہ فوجداری کی تنخواہ مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم نے سماعہ سے ماالو کردی تہی اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ رشوت ستانی بکثرت ہونی لگی اسواسطے عملہ کی تنخواہ بدستور سابق کیگئی مقدمات جلد فیصل ہونے لگے *

ریاست مین کوئی باضابطہ قانون جاری نہین ہے مگر عدالتون مین مجموعہ تعزیرات ہند کی پیروی ہوتی ہے اگرچہ اوسپر بہی بالکل عمل نہین ہے عدالتون کے اختیارات کہ سابقاً غیر محدود تہے ۱۸۷۱ سے محدود ہوئے تحصیلداروں کو ایک مہینے کی قید بیس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار ہوا اور اونکے احکام کا فوجداری کی عدالت مین اپیل ہونے لگا *

فوجدار کو ایک برس تک کی قید تین سو روپیہ تک جرمانہ کا اختیار اس سے
سنگین تر مقدمات پنچایت مین بہیجے اور چھ مہینہ تک کی قید اور تیس روپیہ تک
جرمانہ کا اپیل نہو ؛

محکمہ پنچایت تین برس تک کی قید پانسو روپیہ تک جرمانہ زیادہ سنگین مقدمات
ایجنسی مین بہیجے جاوین اور محکمہ ایجنسی مین اپیل ہو ایک سال تک کی قید اور
سو روپیہ تک جرمانہ کا اپیل نہو ؛

سنہ ۱۸۴۳ع مین مینون کے انتظام کیواسطے مجموعہ قواعد جاری ہوا اور اوس
پر بہت سختی و تاکید سے عمل کیا گیا اوسکے بموجب نقشہ جات حاضری تیار ہوتے
ہین کوئی مینہ بلا حصول اجازت نامہ بہ تعین میعاد اپنے گہر سے کہین نہین
جا سکتا ہے ؛

اور سے چھ میل کے فاصلہ پر مینون کی ایک آبادی بنا کر اونکی تربیت و اصلاح
کی تجویز ہوئی اور اونکی شستگی اول کے چلن ورویہ سے امید قایم ہوئی
کہ چوری و غارتگری چھوڑ کر کاشت و زراعت کرینگے ؛

ڈاکو مینون کو جو اس ریاست و قرب و جوار سے جا کر دیگر ممالک ہندوستان
مین ارتکاب واردات سنگین کرتے ہین گرفتار کرنے مین کچھہ کوتاہی نہوئی بلکہ
اسمین ایسی کوشش ہوئی کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹھگی و انسداد
ڈکیتی نے بہی تعریف کی ؛

نانگا / بشنا — تین مجرم ڈکیت مینون مین سے جو گرفتار ہوئے نانگا و بشنا جمعدار تھے کہ پیشتر
اونکے واسطے سزاء دایم الحبس بعبور دریاے شور تجویز ہوئی تہی پہر بزمرہ مجرزان

بہرتی ہوگئے تہے اور بمرور عرصہ چار سال کوہ آبو سے سفرور ہوکے پہر اپنے
قدیم پیشہ مین مصروف ہوئے تہے ؛

جون گذشتہ مین مالوہ مین زر نقد کا دہاڑا پڑا اور سکے سرغنہ مجرمان ساکنان
شاہجہان پور ضلع گورگانوہ تہے منجملہ اونکے چہبیس کس کو گرفتار کرکے بماہ دسمبر
اندور کو بہیجا گیا اور چند مجرم دیگر گرفتار ہوئے کہ اسطرح سالتمام مین اٹہائیس
کس مجرم اضلاع مختلفہ کو جہان وے مرتکب جرم ہوئے تہے بہیجے گئے اون کی
گرفتاری مین منشی رتنک لال فوجدار نے بہت کوشش وتندہی کی اس
کارگذاری مین اوسکی تنخواہ مین سو روپیہ سے چار سو روپیہ ہوگئے ؛

بنظر دریافت کیفیت جرم دختر کشی کے مردم شماری پر غور کیا گیا تو معلوم ہوا
کہ بمقابل لڑکون کے لڑکیان نرو کہ راجپوتون مین بحساب ۴۱ فیصدی او
شیخاوتون مین بحساب ۴۶ فیصدی دیگر ہنود مین ۴۳ فیصدی اہیرون
مین ۴۸ فیصدی مسلمانون مین ۴۴ فیصدی ہین ؛

اس حساب سے خواہ نخواہ گمان ہوتا ہے کہ الور کے راجپوتون مین دختر کشی
جاری ہے مگر مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب مرحوم نے بشمول دیگر اصلاحون
کے انسداد دختر کشی مین بہی کمال کوشش کی تہی اور یہان کے راجپوتون
کا حال اگر بدتر نہین تو بعینہ ویسا ہی جیسا دیگر ریاستون کے راجپوتون کا ہے ؛

ریاست مین جو بطور عارضی چند سال کیواسطے تحت انتظام انگریزی مین آگئی
تہی انسداد جرم کی سخت تدبیرات مروجہ ممالک مغربی وشمالی کا جاری کرنا
خلاف مصلحت سمجہا گیا بس صرف ایک تدبیر مصارف شادی کی تخفیف سے

امید ہوئی کہ ارتکاب جرم مین کسیقدر کمی واقع ہو مگر دوم درجہ کی ریاست مثل
الور مین اس تدبیر کا اجرا بہی دشوار تہا ⁂
الور کے راجپوتون کی اوس پہوٹ چہوٹ وجود وہ الور کے راجپوتون سے رشتہ داری
ہے تاوقتیکہ کسی تدبیر کو بڑی ریاستون کے لوگ منظور نکرلین یہان سے شروع
ہونا محال ہے مہاراجہ صاحب جیپور نے اسباب مین کسیقدر کوشش کی ہے
مگر دیگر ریاستون کے تعصب سے اونکی تدبیرین بہی کچھہ کارگر نہوئین تاوقتیکہ
بہ تحت گورنمنٹ انگریزی کل اقسام کے راجپوتون کی پنچایت ہوکے معقول
و کارگر تجویز نکیجاوے متفرق و بلا شراکت تدبیرون سے کوئی مستقل نتیجہ
پیدا نہین ہو سکتا ⁂
الور کے ذی عزت آدمیون کی پنچایت سے دیگر اقوام ہنود کے مصارف شادی
و غمی کی مقدار مناسب تجویز ہوئی اور ہر قوم کے لوگون نے اوسکو بخوشی تمام
قبول کیا صرف راجپوتون مین جنکے واسطے سب سے زیادہ ضرورت تہی بموجب
مندرجہ صدر سے کچھہ تجویز نہو سکی ⁂
سنہ ۱۸۷۱ع مین قواعد نسبتی مینون بہ اچھی طرح سے عمل ہوا الور کے قریب آباد
رہکے مینون کی اصلاح مین جو تدبیر ہوئی اگرچہ بالکل کامیاب نہوئی مگر کوشش
رایگان بہی نگئی اونمین سے کوئی اس سال مین ماخوذ عدالت نہوا اور اونکی
گذارہ کے لایق زراعت بہی کی اہلکار پولیس جنکے ذمہ اونکی نگرانی تہی [illegible]
ہوگیا اگر اونہون نے ارتکاب جرم کیا ہو اور اوس نے مخفی رکہا ہو تو
عجب نہین ہے ⁂

انتظام ہیون کیواسطے جو قواعد بموجب ایکٹ اقوام جرایم پیشہ کے گورنمنٹ پنجاب
نے جاری کیئے ہین امید ہے کہ کل ہندوستانی ریاستون مین جاری ہونگے
جب تک یہہ نہو اور سپردگی مجرمان کیواسطے باہم ریاستون کے قاعدہ عام جاری
نہو ایک ریاست کی کوشش کچھ کارگر نہوگی ؀

اس سال مین ایک واردات قتل کی ہوئی اوسکے مجرم کو سزا پھانسی دیگئی
اور آٹھہ مقدمات قتل انسان مستلزم سزا کے وقوع مین آئے غارتگری کی
کوئی واردات نہوئی ؀

پولیس اور نے اس سال مین بہی مجرمان مندرجہ رجسٹر ٹھگی و ڈکیتی کو گرفتار
کیا ایک مشہور گروہ برادران سکناء علاقہ جیپور مین سے تین کس ڈہونکلا
باگہلا مفرور جیلخانہ سادہو گرفتار ہوئے مگر اوبیرہ نامی جو تہا شخص آزاد رہا
ایک اور شخص مسمی بخشا مفرور و مندرجہ رجسٹر گرفتار ہوا - افسران پولیس
کی تنخواہ کا بجلدوے حسن خدمت اضافہ ہوا اور سپاہیون کی فوج سے
علیحدہ ہوکر شامل عملہ پولیس ہونے سے کارروائی فوجداری مین بہت ترقی
ہوئی اور اونکی تنخواہ بہی زیادہ ہوئی ؀

धोकला
वाघला
साधु
उवेरा
वखशा

چوکیدارون کی تنخواہ کا بہی انتظام ہوا سابق مین وے علاوہ اپنے لاگ
چوکیدارہ گانوکے اپنے اپنے علاقہ مین گذرنے والے مال تجارت پر محصول
بنام نہاد دہول اوڑائی لیتے تہے چونکہ اس سے عوام کو تکلیف تہی اسواسطے
موقوف کرکے صرف تنخواہ گانو سے مقرر کی گئی - جنوب و مغربی پرگنات کے
کل دیہات مین علی العموم مینہ قوم کے چوکیدار ہین مگر شمال و مشرقی پرگنات

धूलउड़ा

مین جہان میوان کی آبادی ہے مینہ نہین ہین میوان کے بعض دیہات بغیر چوکیدارون کے اپنی حفاظت کا کام چلاتے ہین ❊

बेडफोर्ड

سنہ ۱۸۷۵ء مین میجر بیڈفورڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹھگی و انسداد ڈکیتی نے چند مخبر و نجیب گرفتاری مجرمان کیواسطے الور مین متعین کیے اور راج سے اونکو بخوبی مدد دیگیی ❊

पटियाला
नाभा

پٹیالہ اور نابہہ کی ریاستون سے عہدنامہ گرفتاری و سپردگی مجرمان کے باب مین خط و کتابت رہی مگر عہدنامہ منضبط نہوا بلکہ دربار نابہہ نے تو سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین سلسلہ سپردگی مجرمان جو پیشتر سے جاری تہا وہ بہی موقوف کردیا اس سے کارروائی مقدمات مین ہرج واقع ہوا تو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کو اطلاع دینے پر اہلکاران نابہہ نے پہر سلسلہ سپردگی جاری کرنیکا اقرار کیا مگر اسباب مین کوئی تحریر ضابطہ نہ آئی اور نہ کوئی مجرم سپرد ہوا ❊

تعاقب و گرفتاری مجرمان کیواسطے حسب ہدایت گورنمنٹ راج الور نے دو قواعد مندرجہ ذیل قبول کیے ❊

اول ہر ایک ریاست کے اہالیان پولیس مجرمان کے تعاقب مین گرماگرم دوسری ریاست کے علاقہ مین چلے جاوین اور اوس علاقہ کے قریب ترین پولیس کو اطلاع دین اور مجرمون کو گرفتار کرکے اوس پولیس کے حوالہ کرین تاکہ حسب ضابطہ طلب کرنے کیوقت تک مجرم پولیس مذکور کی حراست مین رہین ❊

دوم جب کسی ریاست کے اہالیان پولیس کو خبر پہونچے کہ دوسری ریاست کے

علاقہ مین مجرم مخفی ہین یا علانیہ رہتے ہین تو وے اوس ریاست کی سرحد
کے اندر چلے جاتے ہین اور ریاست مذکور کے قریب ترین پولیس کو نشاندہی
کرین کہ پولیس مذکور اونکو فوراً گرفتار کرین اور تا وقت طلبی حسب ضابطہ کے
مجرمان کو اپنی حراست مین رکہین ؛
سنہ ۱۲۷۶ و ۷۷ مین جرایم سنگین مثل قتل و غارتگری و نقب زنی بہت کم وقوع
مین آئے مگر چوری مویشی و سرقہ خفیف کی کثرت رہی اور یہہ کثرت مینون
کی عادات بدلنے سے ہوئی ہے سابق مین وے جمعیت کثیر سے صدہا کوس
حیدرآباد دکن تک جاکر مالیت سنگین کی غارتگری و رہزنی کیا کرتے تھے
اور خفیف چوریون کیواسطے گہر پر کم آدمی رہتے تھے جب سے ڈکیت اور شتریان
مال مغروقہ کی ضبط و نگرانی کیواسطے سخت قواعد مقرر ہوکے اون پر بخوبی
تمام عمل کیا گیا ہے تب سے اونکو سنگین وارداتون کے ارتکاب کی فرصت
اور موقع نہین ملا ہے مگر وقتاً فوقتاً قابو پاکر خفیف چوریان کرنے لگے ہین
اور جو لوگ نامی غارتگر تہے سارق مویشی ہوگئے ہین ؛
عرصہ سولہ ماہ کے اندر ۴۲۸ مقدمات مین [illegible] کا قیمتی مال چوری
گیا اوسمین سے ۱۴۴ مقدمات مین [illegible] کا مال برآمد ہوا علاوہ
مال برآمدہ کے چوکیدارون ذمہ ور سے مبلغ [illegible] بطور زر
معاوضہ مدعیون کو دلایا گیا چوکیدارون کی ذمہ وری وارداتِ مین
انواع قباحتین ہین منجملہ اونکے مقدم یہہ ہے کہ بغیر اسکے کہ بد دیانت ذریعہ
سے روپیہ پیدا کرین مقدمات سنگین مین زر معاوضہ کا مطالبہ ادا نہین کرسکتے

مگر اس سے بہتر شتہ ہی جو ہندوستانی ریاست مین حقری مدعیان کیواسطے کارگر ہوا ابتک نظر نہین آیا ہے ❊

بیئون کا گانو کہ بمرور عرصہ چار سال آباد ہوا تہا جسقدر امید تہی اوس سے زیادہ ترقی پر ہے اور راج کا مالگذار ہوگیا ہے باشندگان دیہہ نے اپنے قدیم پیشہ چوری کو چہوڑ دیا ہے اور محنت وایمانداری سے اپنا اور عیال واطفال کی پرورش کرتے ہین اگرچہ یہہ لوگ نگرانی کامل مین رہتے ہین مگر کاشت زمین کیواسطے اسقدر درخواستین گذرین کہ مجبور حدود دیہہ کو ہر طرف سے بڑہانا پڑا ❊

اہالیان پولیس نے اپنا کام اس عمدگی سے انجام دیا کہ اونکی کارگذاری دیگر ریاستون کی پولیس سے بہتر سمجہی گئی اور رہے مجرم گرفتار کرکے دیگر ریاستون اور اضلاع کو بہیجے ❊

۱۸۷۶و۱۸۷۷ع مین جرایم خفیف بہی اگرچہ علاقہ انگریزی کی نسبت زیادہ واقع ہوئے مگر بمقابلہ سالگذشتہ کم ہوگئے چوری مویشی مین بہت کمی ہوئی اور سبب اسکا یہہ کہ اہلکارون نے ہر ایک گانو کے مویشیونکا رجسٹر لکہوا کر اون کی حفاظت کامل کرائی یہہ شتہ کرنل کیٹنگ صاحب نے جاری کیا تہا مگر بجز اس اس سال کے علاقہ الور یا کسی دیگر ریاست مین اوسپر کبہی عمل نہوا ❊

اسمین صرف اسیقدر تکلیف کرنی پڑی کہ پٹواریون سے رجسٹر مویشیان تیار کراکے اوسکی بروقت خانہ پری ہوتی رہی اس سے سارقان مویشیون کی وارداتون کا بہت انسداد ہوا ❊

کوہিनूर

سنہ ۷۶ء میں ۷۴ مجرم گرفتار ہوکر دیگر اضلاع و ریاستون کو بہیجے گئے اور گیارہ ڈکیت مندرجہ رجسٹر محکمہ ٹہگی و ڈکیتی کو اہالیان پولیس الور نے گرفتار کیا جس جستی و تندہی سے وے مجرمان علاقہ غیر کی تلاش و گرفتاری مین کوشش کرتے ہین واقعی تحسین و آفرین کے لایق ہے ؛

مینون کے انتظام و نگرانی کیواسطے علاوہ قواعد مروجہ سابق کے بنظر کیتانیت کاررروائی جو قواعد گورنمنٹ پنجاب نے شاہجہان پور کے مینون کیواسطے جاری کیے ہین یہان بہی جاری ہوئے اور اون پر کمال تاکید و کوشش سے عمل کیا گیا ؛

शाहजहां

جیلخانہ

ہی سنہ ۶۹ء مین بتقریب تولد مہاراج کنوار مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب نے ۴۷۰ قیدی موجودہ محبس رہا کرکے جیلخانہ کو صاف کردیا تہا وقت تقرر ایجنسی تک تیرہ مہینے کے عرصہ مین ۱۶۳ قیدی جمع ہوئے مگر اونمین میعادی صرف ۱۵ کس تہے صفائی مکان کے سوائے قیدی کچہ کام نہین کرتے تہے اونکا وقت نہایت کاہلی سے بسر ہوتا تہا داروغہ محبس کو قلیل رشوت دینے پر قیدی کا رشتہ دار اوس سے مل سکتا تہا داروغہ محبس موقوف ہوا اور خوش نصیبی ریاست سے جارج ہدرلی صاحب دارونگی پر مقرر ہوا جب قیدیون نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ پر حملہ کیا اوس نے بہت جوانمردی اور مستعدی ثابت کی فوراً بند و بست کیا گیا کہ اس قسم کی واردات پہر ظہور مین نہ آوے تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وقوع اس واردات کا

जार्जहिर

بیرونی سازش سے ہوا تہا ۔

کرنل کیٹنگ صاحب الور مین تشریف لائے تب احاطہ جیلخانہ کے اندر زینہ تہا اوسکے ذریعہ سے ممکن تہا کہ قیدی چہت پر چڑہ کے مفرور ہو جاوے حسب الحکم صاحب موصوف زینہ علیحدہ کرایا گیا اور احتمال مفروری رفع ہوا ۔

مکانات مسکن قیدیان بصرف مبلغ للعہ ۔ ۂ ۱۲ امعہ آہنی شلاخون سے علیحدہ کیئے گئے تاکہ آپسمین گفتگو نکر سکین اور ہوا بند نہو سابق مین جیلخانہ پر پلٹن کی جمعیت متعین رہتی تہی بجاے اوسکے محافظان جیلخانہ کی جمعیت علیحدہ مقرر ہوئی اور اوسیقدر آدمی پلٹنون مین سے کم ہوگئے کہ اسطرح راج کے خرچ مین کچہہ کمی و بیشی نہوئی ایک جمعیت جسکی تنخواہ لعمہ ۔ ۂ سے سالانہ کی ہے پلٹنون سے علیحدہ ہوکر ایک بیڑہ بنام نہاد محافظ جیلخانہ ہو گیا ہے اونکو انفیلڈ رایفل بندوقین دیگئی ہین کہ بندوقون کی قیمت اور وردی و باروت گولی مین للعہ ۔ ۂ عامعہ خرچ ہوا ۔

नाफ़िल्डराय फल

جارج ہدرلی صاحب نے جیلخانہ مین چند مفید کارخانجات جاری کیئے اور چند قیدیون کو محبس آگرہ مین کام سیکہنے کیواسطے بہیجا کہ قیدیون کی مشقت سے آٹہہ مہینے مین اعہ ۔ ۂ سالانہ الربایۂ کا فایدہ ہوا قیدیون کو خوراک بدین تفصیل ملتی ہے بیجہر جسمین دو ثلث جو اور ایک ثلث نخود ہوتے ہین چودہ چہٹانک ۔ دال آدہ پاؤ ترکاری پاؤ بہر ۔

زیر تجویز قیدیون کو پاو بہر بیجہر کم ملتی ہے موسم سرما مین بجاے بیجہر کے صرف جو ملتے ہین قیدیون سے حسب قاعدہ انگریزی جیلخانون کی خوراک لینے کیواسطے

کہا گیا تو اونہون نے انکار کیا اس خوراک مین فی کس قریب عہ/ ماہوار خرچ ہوتا ہے ؛

ڈاکٹر میزرس سمتھہ صاحب ڈپٹی سرجن جنرل حلقۂ آگرہ و ڈاکٹر مور صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل شفاخانجات راجپوتانہ نے جیلخانہ کا ملاحظہ کیا اور بہت خوش ہوئے چنانچہ ڈاکٹر مور صاحب نے رپورٹ ۱۸۷۲ع مین لکھا ہے کہ الور کا جیلخانہ ہندوستانی ریاستون کے کل جیلخانون سے بہتر ہے بلکہ بعض صورتون مین اکثر انگریزی علاقہ کے جیلخانون سے بھی بہتر ہے مسٹر جارج بدرلی صاحب نے اول بہ تحت نگرانی ڈاکٹر ڈونی صاحب اور بعد ازان حسب ہدایت ڈاکٹر ملن صاحب جیلخانہ کا اچھا انتظام کیا ۱۸۷۳ع سے ۱۸۷۵ع تک اوسط تعداد قیدیان ۴۴۶ رہی ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین علاوہ خرچ تعمیرات کے جیلخانہ کا خرچ بہ تعداد [illegible] ہوا اور ۲۹۵ قیدیون کی شقت سے [illegible] کی آمدنی ہوئی باقیماندہ قیدی غیر منفعت کامون مین مصروف رہے ؛

۱۸۷۶ و ۷۷ع مین خرچ جیلخانہ بدین تفصیل -

خوراک	پارچہ	تنخواہ محافظان
[illegible]	[illegible]	[illegible]
عملہ	متفرقات	میزان کل
[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہوا اور قیدیون کی مشقت سے لعہ ۶ مابہ وصول ہوکر خرچ بذمہ راج
صرف بتعداد للعہ ۶ ملعہ رہا ؛
جیلخانہ سے متعلق ایک پاگلخانہ بہی ہے کہ اوسمین سنین ماضیہ مین مجنون
حسب تفصیل رہے ؛

سنہ ١٨٧٦ و ٧٧	سنہ ١٨٧٥ و ٧٦	سنہ ١٨٧٤ و ٧٥
٢١	٢٠	٢١

عدالت دیوانی

مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کے زمانہ مین عدالت دیوانی کا کام فوجداری سے بہتر نہ تہا بہت کم مدعی دادخواہ ہوتے تہے اور جو کسیکو ڈگری ہوجاتی تو اوسکا اجرا غیر ممکن تہا عملہ کی تنخواہ چارسو روپیہ سے مالعہ رہ گئی تہی اور کام بند ہوگیا تہا ؛

تقرر ایجنسی پر تنخواہ عملہ بدستور بحال ہوئی اور ریاست کی خوش نصیبی سے منشی رامدیال کہ سابق مین ملک اودہ مین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تہا اور اب دوسو روپیہ ماہوار کی پنشن پاتا ہے اور سر جارج کوپر صاحب نے اوسکو ہندوستانی اہلکارون کا عمدہ نمونہ لکہا ہے حاکم عدالت دیوانی مقرر ہوا ؛

जार्जकूपर

تحصیلدارون کو پانچ روپیہ تک کی نالش سماعت کرنے کا اختیار تہا اوسمین بہی بلامنظوری عدالت دیوانی صدر اونکی ڈگری جاری نہین ہوسکتی تہی

اب اونکو سو روپیہ تک کی نالش سماعت کرنے کا اختیار دیا گیا اور اونکے
احکام کا اپیل عدالت دیوانی صدر مین ہونے لگا ؛
حاکم دیوانی کو بلاحد کل نالشات کی سماعت کا اختیار ہے پچاس روپیہ سے
زیادہ دعوی کے مقدمات کا اپیل سابقاً پنچایت مین ہوتا تہا اور وقت
تقرر محکمہ اپیل سے محکمہ مذکور مین ہوتا ہے قبل تقرر محکمہ اپیل پنچسرداران راج
کل مقدمات اپیل کی سماعت کرتے تہے اونکے فیصلہ سے سو روپیہ سے زیادہ
دعوی کا اپیل محکمہ ایجنسی مین ہوتا تہا ؛
منشی رامدیال حاکم عدالت اپیل مقرر ہوا ہے اوسوقت سے منشی ہیرالال کہ
سررشتہ بندوبست مین سپرنٹنڈنٹ تہا بجاے اوسکے حاکم عدالت دیوانی
مقرر ہوا ہے اور انتظام عدالت دیوانی مین چند سال سے بہت ترقی ہوئی
ہے کہ عدالت صدر و تحصیلات مین مقدمات بکثرت اور جلدی سے فیصل
ہوتے ہین اور مدعیون کی بخوبی حقرسی ہوتی ہے ؛

عدالت اپیل

سنہ ۱۸۷۵ء مین محکمہ عدالت اپیل کہ راج الور مین یہہ بالکل نیا سررشتہ ہے باہتمام
منشی رامدیال مقرر ہوا اور محکمہ پنچایت عدالتون کے اپیل کے کام سے سبکدوش
ہوا مگر محکمہ اپیل کے احکام کا اپیل محکمہ پنچایت مین ہوتا ہے ابتدا مین یہہ
تجویز ہوئی تہی کہ دیوانی مین جو مقدمات ہزار روپیہ تک کے دعوی کے
اور فوجداری مین تین برس تک کی قید کے محکمہ اپیل مین فیصل ہوجا یا کرین

اونکا آیندہ اپیل نہوا کرے چونکہ اس سے زیادہ سنگین مقدمات بہت کم ہوتے ہین پنچسرداران راج کو خیال ہوا کہ ہمارے اختیارات سماعت اپیل محض فضول ہین کہ کوئی مقدمہ نہین آتا اسواسطے ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین محکمہ اپیل کے اختیار مین کمی ہوئی اور پانچ سو روپیہ سے زیادہ دعوی دیوانی اور ایک برس سے زیادہ سزاے قید فوجداری کا اپیل محکمہ پنچایت مین ہونے لگا ؛

کمیٹی مجوزین قانون

۱۸۷۶ و ۷۷ء مین مجموعہ ضوابط فوجداری کہ قوانین مروجہ علاقہ انگریزی اور رسم و رواج راج پر مبنی ہے مرتب کرنیکواسطے ایک کمیٹی مقرر ہوئی اور اوسی طریقہ سے دوسری کمیٹی نے ایک مجموعہ ضوابط دیوانی ترتیب دیا اور بہ تحت نگرانی میجر پولٹ صاحب مجموعہ قواعد مال مرتب ہوا تہا کہ او سپر بخوبی عمل ہوتا ہے امید ہے کہ مہاراو راجہ صاحب کے با اختیار ہو جانے پر بہی یہہ قوانین انتظام راج مین بہت کار آمد ہونگے بلکہ یقین ہے دیگر ریاستون کو بہی اپنے علاقہ مین قوانین مرتب کرنے مین ان سے بہت مدد ملیگی ؛

سررشتہ تعمیرات

سابق مین اگرچہ محل وغیرہ سرکاری مکانات مین عمارت کا کام بہت ہوتا تہا عہد ایجنسی میجر امپی صاحب مین الور و تجارہ کی سڑک تیار ہوئی تہی اور بندات آبپاشی بہی تیار ہوتے رہتے تہے مگر راج مین کوئی باضابطہ سررشتہ

تعمیرات نہتہا ؛

سنہ ۷۱ء مین ایجنسی مقرر ہوے پر میجر کیڈل صاحب نے پنڈت شمبھو ناتھ اسسٹنٹ انجنیر کو بہرت پور سے طلب کرکے اس سررشتہ کے اہتمام پر مقرر کیا اوسوقت سے تیاری مکانات و سڑک و بندات وغیرہ ہر قسم کی تعمیرات اور کارخانہ تیاری اسباب چوبین و آہنی اس سررشتہ سے متعلق ہوے اور کل کارروائی مثل تیاری تخمینہ جات و حصول منظوری و اجراے تعمیر بطور امانی یا بہ تعین ٹہیکہ حسب طریقہ مروجہ علاقہ انگریزی ہونے لگے کہ سات سال آیندہ مین جو کام تیار ہوئے بشرح لاگت سالوار درج نقشہ کئے جاتے ہین ؛

قسم تعمیر	نام تعمیر	سنہ ۱۸۷۱و۷۲	سنہ ۱۸۷۲و۷۳	سنہ ۱۸۷۳و۷۴	سنہ ۱۸۷۴و۷۵	سنہ ۱۸۷۵و۷۶	سنہ ۱۸۷۶و۷۷	میزان
عمارات	پدررو و پاخانہ جات شہر	صما ر	•	الـ ۂ صما عہ	الـ ۂ ما سہ	•	•	سہ ۂ سا لہ عہ
	اسپتال	•	عـ ۂ الـ لعہ	•	الـ ۂ ما صر	الـ ۂ مو عہ	•	عـ ۂ سا لہ عہ
	مرمت محل	اعـ ۂ لما مو سہ	•	•	•	اعـ ۂ سا مو عہ	•	عـ ۂ سا للعہ
	مکان کوتوالی جدید	اما للعہ	•	•	•	•	•	اما للعہ
	مرمت مکان ٹھاکر لکھدہیر سنگہ	الـ ۂ صما لعہ	•	•	•	•	•	الـ ۂ صما لعہ
	برج قلعہ	ما لے ر	•	•	•	•	•	ما لے ر
	مرمت مکان پنڈت رگھوناتہ داس	الـ ۂ ما للعہ	•	•	•	•	•	الـ ۂ ما للعہ

قسم تعمیر	نام تعمیر	سنہ ۱۸۶۱ و ۶۲	سنہ ۱۸۶۲ و ۶۳	سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴	سنہ ۱۸۶۴ و ۶۵	سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶	سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷	میزان
[illegible]	سڑک کبیر تہل و پالنپور	۰	۰	۰	۰	۰	صہ [illegible]	صہ [illegible]
	سڑک تجارہ و فیروزپور	۰	۰	۰	۰	۰	۱ [illegible]	۱ [illegible]

سالانہ مصارف کی میزان اسواسطے نہین لکہی ہے کہ

ان مقدم تعمیرات کے علاوہ متفرق و عملہ

مین اور بہی خرچ ہوا

ہے

منجملہ ان تعمیرات کے مکان مدرسہ و شفاخانہ و سراے و کوتوالی و بازار
جدید معروف کیڈل گنج ہے کہ سب لال دروازہ سے باہر ہین شہر کو بہت
رونق و ترقی ہوئی ہے اور علاوہ اس روپیہ کے جو درج نقشہ ہوا ہی متفرق
مرمت و تیاری اشیار کارخانہ ہین کہ جو کسی خاص مد کے ذیل مین نہین آتے
ہین زر کثیر خرچ ہوا ہے ؛

اس سشتہ کا اہتمام ایک نہایت لئیق و مستعد و ہوشیار و دیانت دار
شخص پنڈت شمبھوناتھہ انجنیر کو مفوض ہے پنڈت شمبھوناتھہ قوم سے سورج
دوج برہمن دہلی کے رہنے والے ہین ابتدا مین چند سال تک سرشتہ
تعمیرات اضلاع دہلی و میرٹھہ مین نوکر رہے تہے کہ وہان کے حکام سے عمدہ
اسناد کارگذاری حاصل کین ؛

مارچ ۱۸۶۱ مین بعہد میجر بوفری صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج بھرت پور مین
بعہدہ اسسٹنٹ انجنیری مقرر ہوئے چنانچہ اونکی وہان کی کارگذاری
کے حالات راج بھرت پور کی تاریخ مین درج ہوئے ہین ؛

۱۵ - دسمبر ۱۸۷۰ کو میجر کیڈل صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج الور نے بدریافت
خواہش نوکری راج الور کے چٹھی مندرجہ ذیل تحریر کی ؛

پنڈت شمبھوناتھہ صاحب

منشی گوپال کشن کہتے ہین کہ تم یہان نوکری چاہتے ہو اگر یہہ امر صحیح ہے تو مین
تمکو وہی تنخواہ و مواجب جو تم اب پاتے ہو بخوشی تمام دونگا جواب خط کا
بوالیسی ڈاک بھیجو اور مہربانی کرکے بنگلہ واقع صحن ایجنسی کا نقشہ سطح و ارتفاع

بھیجو ۰

۲۷ - دسمبر سنہ ۸۰ء کو دوسری چٹھی اس مضمون سے لکھی -

پنڈت شمبھوناتھ صاحب اسسٹنٹ انجنیر راج بھرتپور

مینے آپکو اسسٹنٹ انجنیری راج الور پر مقرر کرنا تجویز کر کے کپتان پولٹ صاحب
کو لکھا تھا کہ آپ کو میرے پاس نوکر ہونے کی اجازت دینے کیواسطے دربار
سے درخواست کرین -

کپتان پولٹ صاحب نے جواب مین لکھا ہے کہ پنڈت شمبھوناتھ کے رہنے
سے راج بھرتپور کو فایدہ ہے اسواسطے ہم اونکے تبادلہ مین کوشش کرنا
نہین چاہتے لیکن چونکہ مین آپ کو یہان بلانے کیواسطے لکھہ چکا ہون اب
اوس سے منحرف نہین ہو سکتا - اسواسطے آپ کو لکھتا ہون کہ اگر آپ بلا تامل
راج بھرتپور کی نوکری سے مستعفی ہونے پر رضامند ہین تو آپ کو وہی عہدہ
جیسیر وہان ہین یہان دونگا مہربانی کر کے بواپسی ڈاک جواب لکھین کیونکہ اس
معاملہ کا بالکل طے ہو جانا ضرور ہے ۰

ڈاکٹر ہاروی صاحب سرجن ایجنسی راجپوتانہ شرقی نے چٹھی مورخہ ۲۳ - جنوری
سنہ ۸۱ء مین لکھا ہے کہ مین پنڈت شمبھوناتھ اسسٹنٹ انجنیر راج بھرتپور
کو ساڑھے چار سال سے جانتا ہون وہ بہت ہوشیار اور صاحب علم شخص
ہے مین ہمیشہ سے سمجھتا ہون کہ وہ اپنے پیشہ کے کام مین بہت مستعد ہے مسٹر
ہیوم صاحب انجنیر سابق راج بھرتپور اوسکی لیاقت و دیانت کی بہت قدر
کرتے تھے مین یہہ چٹھی بہت خوشی سے دیتا ہون اور چاہتا ہون کہ وہ

हारवी

x

الور مین اپنے جدید عہدہ پر خوش رہے ٭

۷- فروری سنہ ۱۸۷۱ء کو میجر کیڈل صاحب نے تیسری چٹھی اور لکھی ٭

کچھ عرصہ پیشتر آپ نے لکھا تھا کہ مین نے بھرت پور کی نوکری چھوڑ دی ہے اوسوقت سے مین آپ کے یہان پہونچنے کا بہت فکر سے انتظار کرتا ہون کیونکہ کام کرنے کا موسم رایگان جاتا ہے مہربانی کرکے جسقدر جلد ممکن ہو براستہ اگرے گڈہ آجاوین مین پانزدہ روزہ آیندہ مین مقامات کٹھومر و لچھمن گڈہ پھیرونگا ٭

ڈاکٹر ڈونی صاحب ایجنسی سرجن الور اپنی چٹھی مورخہ یکم جون سنہ ۱۸۷۲ء مین لکھا ہے کہ پنڈت شمبھوناتھ انجینر راج الور نہایت ہوشیار اہلکار رہے چند سال گذشتہ کے عرصہ مین راج الور مین تعمیرات مفید عام مکانات وسڑکین و بندات وغیرہ بالکل اوسی کی نگرانی سے اور بلحاظ مضبوطی وکفایت بہت فایدہ سے تیار ہوئے ہین کہ اوسکی لیاقت اور خوش انتظامی کی بہی عمدہ دلیل ہے ٭

قریب دو برس سے مین بہی اوسکو جانتا ہون اور ہمیشہ اوسکو خوش اخلاق بامروت نہایت محنتی وچست ومتلاشی علم ومحقق صدق پایا ہے ٭

میجر کیڈل صاحب وہی سی پولٹیکل ایجنٹ اوسپر کمال بخصوصیت اعتبار وشفقت فرماتے ہین اور وہ اسی لایق ہے مین اوسکو ہمیشہ شوق سے یاد رکھونگا اور امید ہے کہ آیندہ پہر ملاقات کرتا رہونگا ٭

بتاریخ ۱۳- مارچ سنہ ۱۸۷۶ء کپتان پونٹ صاحب نے کہ بزمانہ رخصت میجر کیڈل صاحب

قایم مقام پولٹیکل ایجنٹ رہے تہے اپنے سارٹیفکیٹ مین لکہا ہے ؛
پنڈت شمبہوناتہہ انجنیر راج کو مین پانچ سال سے جانتا ہون راج الور مین
اوس سے زیادہ ہوشیار مجہکو کسی دوسرے شخص کا پاس نہین ہے وہ تربیت
یافتہ انجنیر محنتی ہوشیار اور نہایت معتمد ہے اوس نے حسب ہدایت میجر
کیڈل صاحب ریاست مین بڑے کام کئے ہین کہ اونکی تفصیل سالانہ رپورٹون
مین درج ہے مین اوسکی ترقی و بہبودی کا بدل خواستگار ہون ؛

انتخاب رپورٹہاے سالانہ انتظام راج الور مرتبہ میجر
کیڈل صاحب بہادر وہی سی پولٹیکل ایجنٹ راج الور

رپورٹ سنہ ۱۸۷۱و۱۸۷۲ فقرہ ۔ ۵۹ ۔ اگر ہم نے پنڈت شمبہوناتہہ کو کہ دانشمند اور
مشاق ہندوستانی انجنیر ہے اور ہمدران حال ایسا دیانت دار ہے کہ جن
افسران انگریزی کے تحت مین رہا وہین سے عزت و اعتبار حاصل کیا
ہے نوکر نہ رکہا ہوتا تو ایسے بڑے کامون کو جنکا ذکر ہوا ہے شروع نکر سکتے ؛
رپورٹ سنہ ۱۸۷۲و۱۸۷۳ فقرہ ۔ ۵۸ ۔ سالگذشتہ کی رپورٹ مین مین نے پنڈت
شمبہوناتہہ ہندوستانی انجنیر مہتمم سررشتہ تعمیرات کی بہت تعریف لکہی تہی اور
اب مین صرف اسیقدر لکہتا ہون کہ میری نظر مین اوسکا اعتبار و عزت
ہمیشہ کی نسبت زیادہ ہوئے ہین دیانت دار ہوشیار عمدہ مشاق انجنیر صاحب
عقل وتمیز اور با اینہمہ اپنی لیاقتون کا چندان نازان نہین اوسمین جملہ
اوصاف کہ اس عہدہ کیواسطے چاہئین متفق ہین ؛
رپورٹ سنہ ۱۸۷۳و۱۸۷۴ فقرہ ۔ ۶۸ ۔ پنڈت شمبہوناتہہ انجنیر مہتمم سررشتہ تعمیرات کی

کارگذاری بدستور ویسی ہی حسب اطمینان رہی ہے جیسی پیشتر تہی اوسکی تنخواہ مین اضافہ ہوا ہے اور مین اوسکی بہت قدر و منزلت کرتا ہون ✤

رپورٹ ۱۸۶۵ و ۶۶ء - فقرہ - ۳۵ - سررشتہ تعمیرات راج الور کا انتظام ہندوستانی انجنیر پنڈت شمبہو ناتہہ نے جسکی تعریف سابقہ رپورٹون مین لکہی گئی ہے تحسین و آفرین کے لایق کیا ہے وہ بالکل اس عہدہ کے لایق ہے اوسکے بنوائے ہوئے کام مضبوط اور دیرپا ہین اور تعمیرات تیار شدہ زیر نگرانی صاحبان انگریز کے مقابلہ مین ایسے ارزان ہین کہ تعجب ہوتا ہے - مثلاً ضلع اجمیر کی تعمیرات ۱۸۶۶ و ۶۷ء کے کل خرچ تعدادی ۔ لکہہ لالف ۲ عاعہ مین سے مبلغ للالـ ۲ سامعہ یعنی ۱۲ فیصدی عملہ کا خرچ ہے اور الور کے اوسی سال کے خرچ تعدادی یک لکہہ ۲ سماوعہ مین سے ۲ صامالعہ یعنی فیصدی ۴ خرچ عملہ ہوا ہے اجمیر مین نرخ مصالح الور کے نرخ سے دوچند و سہ چند ہے پس اس کفایت خرچ عملہ کی ساتہہ الور مین دوچند و سہ چند کام تیار ہوا ہے ✤

رپورٹ ۱۸۷۶ و ۷۷ء - فقرہ - ۴۷ - چہہ سال گذشتہ کی ہر سالانہ رپورٹ مین پنڈت شمبہو ناتہہ ہندوستانی انجنیر مہتمم سررشتہ تعمیرات کی بہت تعریف لکہی گئی ہے چونکہ اوسکی کارگذاری بدستور ویسی ہے پس اوس کی تعریف پہر لکہنا غیر ضروری ہے ✤

۱۹ - اکتوبر ۱۸۷۷ء کو میجر کیڈل صاحب نے ایک مراسلہ کے اخیر مین لکہا ہے کہ سب سے زیادہ تعریف کے لایق پنڈت شمبہو ناتہہ ہے وہ بہت

بے غرور اور ثقہ شخص ہے اور مین اوسکو اپنا دوست کہنے مین بڑا فخر سمجہتا ہون اوس سے زیادہ با استحقاق شخص کیواسطے پیشگاہ نواب وئسراے صاحب مین کبہی سفارش نہوئی ہے *

اور اپنی چٹھی موسومہ پنڈت شمبہو ناتہہ مین بتاریخ ۱۴ - دسمبر ۱۸۷۷ء صاحب موصوف نے لکہا ہے - اے دوست - سالگذشتہ مین مینے جو کچہہ آپ کی نسبت میجر والٹر صاحب کو اس امید سے لکہا تہا کہ دربار اعظم مین آپکو کچہہ امتیاز حاصل ہو اوسکی نقل بہیجتا ہون میری سفارش پر کچہہ عمل نہوا کیونکہ راج الور کے سردارون کو دو راے بہادری عطا ہوئے ہین کہ دو ممبران کونسل کو مل گئین - مگر مین آپکی کارگذاری کی بدستور ویسی ہی قدر کرتا ہون جیسی ہمیشہ کرتا تہا اور جو عمدہ کام آپنے میرے تحت مین کیا ہے اوسکو ہمیشہ یاد رکہونگا *

سررشتہ تعلیم

مہاراو راجہ صاحب مرحوم نے اختیار ریاست پانے سے تہوڑے دنون بعد مصارف تعلیم کیواسطے مالگذاری راج پر ایک روپیہ فیصدی لگایا تہا کہ اس سے مبلغ ۔۔۔ صمار سالانہ راج مین آتا تہا ۱۸۶۶و۶۵ء مین سررشتہ تعلیم کا خرچ اس سے زیادہ ہوگیا تہا مگر جلد تخفیف ہوکر بارہ ہزار روپیہ سال کا خرچ رکہا گیا کہ اسطرح راج مین صمــ ۔۔۔ صمار سالانہ کا منافع ہوتا رہا *

ایجنسی مقرر ہونے پر اس رشتہ مین بہی اصلاح ہوئی اور پہر خرچ آمدنی سے سوا ہو گیا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا اول دورہ ہوا تب اکثر مدرسہ جات خراب اور طالبعلم کاہل اور کم استعداد تہے چند مدرس موقوف ہوئے اور دیگر مدرسون اور طلباء علم کو تاکید ہوئی دوسرے دورہ کے وقت تک بہت ترقی ہوئی چارہ مدارس بہت عمدہ ہو گئے خصوص تجارہ کا مدرسہ فیروزپور ضلع گورگانوہ کے مدرسہ کی ہر طرح برابر تہا ۱۸۷۰ء مین علاوہ الور کے ہائی سکول اور ٹہاکر سکول کی ۱۶ تحصیلی اور ۴۴ حلقہ بندی مدارس تہے اور اونمین ۲۷۸۵ طالبعلم تربیت پاتے تہے اور مارچ ۱۸۶۸ء مین کپتان بلیر صاحب نے جو تعداد لکہی اوس سے ۱۸۵۴ زیادہ تہے ❊

الور کے ہائی سکول مین ۲۸۲ طالبعلم تہے جب سے مہاراؤ راجہ بنی سنگہ صاحب نے مقرر کیا تہا یہہ مدرسہ مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب کی کچہری مین تہا یہہ مکان بے موقع اور تکلیف کا تہا اسواسطے شہر کے لعل دروازہ سے باہر مدرسہ کا بہت عمدہ وعالیشان مکان تیار کرایا گیا ❊

جنوری ۱۸۷۱ء مین ٹہاکرون کا مدرسہ مقرر ہوا اور ٹہاکرون و دیگر شرفاء کے لڑکے اوسمین داخل ہوئے اوسمین بہت جلد ۱۵ طالبعلم ہو گئے اور اول سال مین ہی اونہون نے بہت ترقی کی اس غرض سے کہ اوس مین صرف سردارون اور شریفون کے لڑکے پڑہین یہہ تجویز قرار پائی کہ لڑکون کا داخلہ محکمہ پنچایت کے حکم سے ہوا کرے ❊

۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین تقرر ہیڈ ماسٹر کی ضرورت پیش آنے سے دو بنگالی طالبعلم

مستند بی اے و ایم اے کلکتہ سے بلائے گئے اگرچہ صاحب پرنسپل کلکتہ
یونیورسٹی کالج نے اونکی تعریف لکہی تہی مگر اس مدرسہ مین اون سے کچھہ
انصرام کار نہوسکا اس ملک کے اوضاع و اطوار و زبان سے بالکل واقف
نہ تہے اور اپنے روزمرہ کی ضروریات کو بہی ہندوستانی زبان مین بیان
نہین کرسکتے تہے اور باوجود حصول اسناد اعلیٰ درجہ کے اون کو
انگریزی بولنے اور لکہنے مین بہی بالکل مہارت نہ تہی اور بہت بدخط
لکہتے تہے اسواسطے بعد امتحان تین مہینے کے اون سے استعفا لیا گیا
اور حسب ہدایت صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن پنجاب صاحب پرنسپل
دہلی کالج نے دو طالبعلم بہیجے کہ اونمین سے ایک ہیڈ ماسٹر ہائی سکول
اور دوسرا ہیڈ ماسٹر ٹہاکر سکول مقرر ہوئے۔ مدرسہ جات علاقہ راج
الور کے ۵۴ طالب علمون کو محکمہ بند و بست و دیگر شرشتہ جات راج اور
قرب وجوار کی ریاستون مین نوکری ملی۔ ستمبر ۱۸۷۲ء مین پنڈت روپنارائن
صاحب ممبر پنچایت نے دو زنانہ مدرسہ جات مقرر کیے اونمین جلد ۴۶
لڑکیان برہمن اور بنیہ اقوام کی پڑہنے لگین ؛
۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ء مین ۱۶ حلقہ بندی مدارس جدید مقرر ہوکے کل بہ تعداد
۶۰ ہوگئے اکثر زمینداران دیہات نے درخواست کرکے مدرسہ جات مقرر
کرائے اس سے ثابت ہوا کہ رعایاے علاقہ علم کی قدر کرتی ہے —
ہائی سکول الور مین طالبعلم زیادہ ہوئے مگر مدرسہ ٹہاکران مین ۸۴ سے
۶۹ رہگئے اس کمی مین لالہ شیام جی راے بی اے ہیڈ ماسٹر کا کچھہ

قصور نہ تہا مگر اصل سبب یہہ تہا کہ اس ملاج کے ٹہاکر کم مقدور ہین اور
اونکو اتنا شوق پیدا نہوا تہا کہ اپنے لڑکون کو الور مین رکہنے کا خرچ گوارا
کرتے اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ بیس کم استعداد ٹہاکرون کے اطفال ملاج
کے خرچ سے بورڈنگ ہوس مین رہاکرین اسوقت تک جو چند طالبعلم رہتے
تہے اپنا روپیہ خرچ کرتے تہے ؛

اسوقت تک کسی مدرسہ مین فیس نہین لیجاتی تہی اور مدرسہ جات کا کل
خرچ آمدنی تعلیم فیصدی ایک روپیہ جمع سے ادا ہوتا تہا مگر تجارت پیشہ
لوگ جنکو مدارس سے سب سے زیادہ فایدہ ہے کچہہ نہین دیتے تہے
اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ یکم اپریل ۱۸۷۴ء سے ہائی سکول الور اور
بعض تحصیلی مدارس مین فیس مروجہ مدارس علاقہ انگریزی سے نصف
لیجاوے اور زمیندار لوگ جو جمع پر ایک روپیہ فیصدی دیتے ہین ادای
فیس سے معاف رہین اگرچہ احتمال تہا کہ اس تدبیر سے ایک دفعہ طالبعلمون
کی کچہہ کمی ہوگی مگر چونکہ جو چیز مفت مین ملتی ہے اوسکی کوئی قدر نہین کرتا
یہہ بہی امید تہی کہ لوگ علم کی قدر کرینگے اور اونکو بہت فایدہ ہوگا ؛

پنڈت روپ نارائن صاحب کی کوشش سے دو جدید زنانہ مدرسہ جات
جاری ہوکر شہر مین چار مدارس اور اونمین ۱۰۱ پڑہنے والی لڑکیان
ہوگئین اور قصبات مین بہی دس زنانہ مدرسہ جات مقرر ہوئے ؛

سررشتہ تعلیم کا خرچ [illegible] تا [illegible] سے [illegible] اضعاف [illegible] ہوگیا کہ منجملہ
اوسکے [illegible] کی آمدنی ایک روپیہ فیصدی جمع سے تہی اور باقیماندہ

راج سے دیا جاتا تہا افزونی خرچ مین منشی کانجمل انسپکٹر سررشتہ تعلیم
کی تنخواہ کا اضافہ اور وظیفہ جات طلباء علم کہ جدید مقرر ہوئے داخل تہے
1875 و 1874ع مین تعداد مدارس ۸۷ سے ۹۱ ہوگئی اور انکے سوائے تقرر
مدرسہ جات کی درخواستین منشی کانجمل کے پاس اور بہی گذرین طالب علمون
سے زر فیس وصول کرنیکا سررشتہ جاری ہوا اور اس سبب سے کہ درس
کی کل کتابین راج سے ملتی ہین کسیکو گران بہی نہ معلوم ہوا باشندگان قصبہ جات
رام پور واکبرپور وجامرولی علاوہ ایک روپیہ فیصدی جمع کے خرچ مدرسہ جات
کیواسطے ماعہ وسہ وعللعہ اور دیتے ہین اس سبب سے وہ ادای زر
فیس سے معاف رہے ؛

چونکہ ایک روپیہ فیصدی جمع صرف رعایاے زراعت پیشہ سے لیا جاتا ہے
اسواسطے براہ انصاف واجب ہے کہ یہہ کل روپیہ صرف دیہاتی
مدرسہ جات مین خرچ ہوا کرے مگر اسوقت تک ان مدرسون مین منجملہ
بیس ہزار روپیہ کے پندرہ ہزار روپیہ خرچ ہوتا تہا دیہاتی مدرسون
کا مقصود اعظم یہہ ہے کہ زمیندار حساب وکتاب مین پٹواریون کے
دست نگر نہ رہین ؛

مدرسہ سے متعلق ایک عمدہ کتابون کا مختصر کتب خانہ جمع کیا گیا اور عام اجازت
ہوئی کہ جو کوئی چاہے کتب خانہ مین جاکر سیر ومطالعہ کیا کرے ؛

1876 و 1875ع مین مدرسون کی تعداد ۹۷ ہوگئی اور سررشتہ تعلیم مین عالعہ
روپیہ خرچ ہوا اسمین بعد منہائی عــہ ماعــہ ایک روپیہ فیصدی جمع

اور لاعہ باقیماندہ روپیہ راج سے دیا گیا میجر پولٹ صاحب قایم مقام
پولٹیکل ایجنٹ نے ایک مختصر نورمل سکول مقرر کیا اوسمین دس دس مدرس
دیہاتی مدرسون کی تحصیل و ترقی علم کیواسطے آنے لگے - بارہ زنانہ مدرسون
مین اعــ ئہ اعالہ عسہ سالتمام کا خرچ ہوا اور ۲۰۱ لڑکیان پڑہنے والی
ہوگیین ڈاکٹر ملن صاحب نے الورکے ہائی سکول و ٹہاکر سکول کے امتحان
مین بہت کوشش کی اور دونون مدرسون مین بہت ترقی ہوئی ؛
۱۸۸۱ ء مین ہائی سکول الور کا ایک طالبعلم کلکتہ یونی ورسٹی کے امتحان
انٹرنس مین کامیاب ہوا مدرسہ جات راجگڈہ مین ہیڈ ماسٹر کے مدت تک

इन्ट्रेंस

بیمار رہنے سے کسیقدر ابتری ہوئی باقی کل مدرسون نے بہت ترقی کی
کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے دورہ مین ہر ایک کا امتحان لیا تو بہت خوش
ہوئے ؛
پندرہ زنانہ مدرسون مین ۳۰۱ لڑکیان پڑہتی رہین شہر الور کے مدرسہ جات
البتہ ترقی پر ہین مگر قصبہ جات مین باوجودیکہ مقرر ہوئے چار برس گذری
ابتک کچھہ ترقی و استقلال کی صورت نہوئی ؛
اس سال مین سررشتہ تعلیم کا خرچ حسب تفصیل

فیصدی ایک روپیہ جمع سے	فیس طلبار	خزانہ راج
اعــ ئہ اعالہ للعہ	لاہ للعہ	لعــ ئہ لالہ عہ

کل بہ تعداد للعہ ئہ لاہ عہ ہوا بجہ مصارف ہائی سکول و ٹہاکر سکول و

بورڈنگ ہوس کی آمدنی فیصدی ایک روپیہ جمع وفیس طلبا رکل مصارف سررشتہ تعلیم کیواسطے خزانہ راج سے جو دیا جاتا ہے انہین تین جگہہ کا خرچ ہے ؛

جب سے یہہ سررشتہ مقرر ہوا ہے اوسکا اہتمام منشی کانجیمل ریاست کے قدیم ووفادار ملازم کو مفوض رہا تہا اس شخص نے صرف اپنی ذاتی لیاقت اور عمدگی اخلاق سے یہہ فضیلت اور قدر وعزت حاصل کی تہی اونکے والد سیتارام صرف مستری تہے اور بندوق وغیرہ بنانیکا کام کرتے تہے مہاراو راجہ بنے سنگہ صاحب مرحوم نے کانجیمل کی ذہانت ومتانت دیکہکر اونکو تحصیل علم کیواسطے آگرہ کالج مین بہیجا تہا اونہون نے اس موقع کو غنیمت سمجہکر فایدہ کامل حاصل کیا کہ عمدہ عالم ہوگئے اور انگریزی بولنے اور لکہنے مین انتہا درجہ کی قابلیت پیدا کی اور اپنے زاد بوم کے خیرخواہ صادق ہوئے کہ الور مین علم کی ترقی جسقدر ہوئی صرف اونہین کے سبب سے ہے اونہین کی سعی سے مہاراو راجہ شیودان سنگہ صاحب مرحوم نے مصارف سررشتہ تعلیم کیواسطے جمع پر ایک روپیہ فیصدی لگایا کہ اس ذریعہ سے سررشتہ قایم رہا ورنہ رئیس کی فضول خرچی کے سبب سے موقوف ہوجاتا اور جب صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے انتظام راج کی اصلاح کی منشی کانجیمل نے صلاح نیک دیکر اور نہایت مفید معلومات بہم پہونچاکر صاحب ممدوح کی بہت مدد کی اور اپنے کام کو اس عمدگی سے انجام دیا کہ اونہین کے وقوف حالات خلایق الور سے اس راج مین تربیت نے فروغ پایا ؛

شروع سنہ ۱۸۸۵ء مین منشی کانجیمل نے مدت تک مبتلاء مرض رہکر بہت تکلیف
پائی اور تاریخ ۱۰ مئی کو اونکے انتقال کی خبر پہونچی تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کو نہایت غم والم ہوا اس شخص کے انتقال سے راج الور کو سخت صدمہ پہونچا
ہے کہ حسن اخلاق ولیاقت وخیر خواہی وجملہ اوصاف کی رُوسے وہ اپنے
عہدہ کیواسطے ایسا مستحق ولایق تہا کہ بجاے اوسکے مقرر ہونے کیواسطے
کوئی ایک شخص جو بہمہ صفت موصوف ہو بہم نہ پہونچ سکا مجبور صاحب پولیٹکل
ایجنٹ نے سررشتہ تعلیم کو چند شخصون پر منقسم کرکے بندوبست کارروائی کیا

فوج

فوج کا بندوبست جیسا قدیم سے تہا یا جیسا مابعد عہد انتظام ایجنسی مین ہوا
مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب کو بالکل پسند نہوا اونہون نے ایک
محکمہ سپہ سالاری کا دہلی مین اور دوسرا الور مین مقرر کرکے صرف اوسکے
انتظام مین ہی بڑا انقلاب پیدا نکیا بلکہ قدیم موروثی بخشی کو بے اختیار
کرکے اوسکی تنخواہ موقوف کردی اور راجپوت سوارون کے پندرہ رسالہ جات
اور فتح پلٹن کے چار سو سپاہی موقوف کرکے بجاے اونکے مسلمانون کی
فوج مفصلہ ذیل بہرتی کی اور بالکل صورت بدلدی

١٨٣٧

سواران ٨٨٠ پیادگان ٩٥٧

بوڈی گارڈ	رجمنٹ	شیودان پلٹن	میواتی	خانزادہ
١١٩	٧٦١	٤٦٩	٢٨٧	٢٠١

سنہ ١٨٠٧ مین جب تک موقوف شدہ راجپوت اور بہرتی جدید کے مسلمان موجود رہے مخالف فریقون کی رضامندی مین کوئی تدبیر پیش نگئی آخرکار بہرتی جدید کو موقوف اور راجپوتون کو بحال کیا گیا تب امن کی صورت پیدا ہوئی ۔

شروع سمت ١٩٢١ مین فوج کی کیفیت حسب تفصیل ذیل تہی ۔

نام فوج	آدمی	توپ	گہوڑے	اونٹ	بیل	خرچ
توپخانہ اسپی	٢٣	٤	٢١	٠	٠	رسـ ـۂ سالعہ
توپخانہ جنسی یعنی نرگاوان وشتری	٣٨٠	٤٥	٠	٣٣	٢٠٣	
اٹھارہ رسالہ جات راجپوتان	١٥٤٣	٠	١٢٦٢	٠	٠	صلکہ للعـ ـۂ ساعہ
رسالہ نقدی	١٢٦	٠	١٢٦	٠	٠	لعمـ ـۂ عہ
فتح پلٹن	٦٦٥	٠	٠	٠	٠	عصـ ـۂ لما عہ
خاص پلٹن	٣٦٢	٠	٠	٠	٠	موعـ ـۂ ما عہ

نام فوج	آدمی	توپ	گھوڑی	اونٹ	بیل	خرچ
نجتاور پلٹن	۳۶۴	.	.		.	[illegible]
۴۳ قلعات	۳۲۸۹	.	.		.	یک لکھہ [illegible]
متفرق برادریان	۶۲۶	.	.		.	[illegible]
زنبورک	۱۰۰	.	.	۱۰۰	.	[illegible]
میزان	۷۴۹۸	۴۹	۱۴۱۶	۱۳۳	۲۰۳	ے لکھہ [illegible]

کاغذ مین یہہ فوج کیسی ہی کثیر التعداد معلوم ہو اصل مین کسی کام کی نہین ہے نہ قواعد جانتی ہے نہ وردی رکھتی ہے اور نہ اچھے ہتیار ہین صرف پولیس کے کام کی ہے ؛

فوج مندرجہ صدر کے سواے راجپوت جاگیردار ہین کہ بالعوض جاگیر کے سوارون سے نوکری کرتے ہین۔ دفتر بخشی گری مین کل جاگیرونکی تعداد یک لکھہ [illegible] لکھی ہے مگر اصل مین تین لاکھہ سے زیادہ ہے اسکے عوض مین ریاست ۹۰۷ سوارون سے نوکری لے سکتی ہے اونمین سے ۲۵۲ معاف رہتے ہین صرف وقت ضرورت پر حاضر رہتے ہین باقیماندہ سالتمام مین چھہ مہینے حفاظت ڈاک و پولیس وغیرہ کی نوکری کرتے ہین قریب سو آدمی کے پیادہ بہی جاگیردار ہین ؛

جب راج کا انتظام تحت اجنسی مین آیا فوج ازبس کشیدہ خاطر تہی اکثر موروثی

رسالدار اور قلعدار بقصور موقوف ہوکے بجاے اونکے غیرمستحق جدید لوگ مقرر ہوئے تہے موقوف شدہ راجپوت اہالیان کونسل مین سے کسی نہ کسی کی رشتہ دار تہے چنانچہ جدید غیر مستحق ملازم موقوف ہوکر مستحق و قدیم بلارعایت مقرر کیے گئے ◆

پندرہ مہینے کی تنخواہ یکمشت دیگیی اور آیندہ کو دوماہہ پر تنخواہ ملنے لگی آدہ آنہ فی روپیہ جو بابت حق تحریر وغیرہ وضع ہوتا تہا معاف ہوا اور اکثر خفیف شکایتین رفع ہوئین ◆

ہر تیسرے سال لوند کے مہینے کی تنخواہ فوج کو ملا کرتی تہی اور چہتیس مہینون مین وضع ہوجایا کرتی تہی مہاراو راجہ صاحب نے بجاے اوسکے کل فوج کی تنخواہ سے لوند کا مہینا وضع کرایا کہ یہہ بہی ایک مصیبت سمجہی گیی اگست ۱۸۷۱؁ مین یہہ معاملہ محکمہ پنچایت مین پیش ہوا تو قرار پایا کہ آیندہ کو تنخواہون کا حساب انگریزی مہینون سے ہوا کرے اور چونکہ راج کا ہندی سال وسط اگست سے وسط ستمبر تک مختلف تاریخون کو واقع ہوتا ہے یکم ستمبر شروع سال اور ۳۱- اگست اخیر سال قرار پایا فوج کو اس سے بہت خوشی ہوئی کہ تنخواہ ہر ماہ ملیگی اور حساب مین صفائی ہونے سے راج کا بہت فایدہ ہوا ◆

۱۸۷۳؁ مین پلٹن و قلعات کی جمعیتین بہ تعداد ۱۰۰ جو جیلخانہ و تہانجات وغیرہ مین متعین رہتی تہین اونکی تنخواہ فوج سے علیحدہ کرکے اونہین سررشتہ جات مین لگائی گیی اور تنخواہ مین کسیقدر اضافہ ہوا- فوج کم کردیگیی

کوشش کی گئی مگر موروثی عہدہ ہا ہونے سے کارگر نہو سکے تاہم حتی المقدور خالی اسامیون پر کیسکو مقرر نکیا اس سے کسیقدر کمی ہوئی ؛

راج مین ہمیشہ سے دستور ہے کہ غیر حاضری بلا رخصت کی بابت سوارون کی تنخواہ سے زر تفاوت وضع ہوتا ہے چنانچہ جاگیر دارون کے ذمہ تفاوت کا [illegible] لکھہ [illegible] چڑھ رہا تھا اور سالہا سال سے حساب صاف نہوا تھا بلکہ راج کے حساب مین ناواجب روپیہ لکھہ رکھا تھا جاگیردار اس مطالبہ سے بہت خایف و ناراض تھے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اون جاگیرون مین جو درمیان مین مہاراؤ راجہ صاحب سے براہ ظلم ضبط کی تھین اور پھر واگذاشت ہوئین یک لکھہ [illegible] معاف کیا اور باقیماندہ کی تحقیقات کیواسطے کمیٹی مقرر کی کہ مبلغ [illegible] غلط و ناواجب ثابت ہوا اور باقیماندہ [illegible] کے ایصال کی قسطین مقرر ہوئین اس سے کل جاگیردار بہت خوش ہوئے ؛

سررشتہ حفظان صحت

مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب مرحوم نے مثل خرچ مدرسہ کے شفاخانون کے خرچ کا بھی ایک روپیہ فیصدی مالگذاری راج پر لگایا تھا کہ اس سے [illegible] سالانہ کی آمدنی ہوتی تھی اور خرچ صرف دو ہزار روپیہ سالانہ کا تھا جب ایجنسی مقرر ہوئی تو روپیہ کی گنجایش دیکھکر عمل مین اضافہ خرچ کیا گیا کہ آمدنی و خرچ برابر ہو گئے ؛

سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع مین اس سررشتہ کا اہتمام ڈاکٹر ہاروی صاحب کرتے تھے مگر اوسی سال مین ڈاکٹر مان صاحب متعلق ایجنسی الور کرینگے دوسرے سال مین ڈاکٹر ڈونی صاحب مقرر ہوئے ✣

سنہ ۱۸۷۴و۷۵ع مین ڈاکٹر مان صاحب پہر آگئے ✣

راج مین تین دار الشفا بمقامات الور راجگڈہ و تجارہ مین اگرچہ ڈاکٹر صاحبان کی ہمیشہ یہہ خواہش رہی کہ دیگر پرگنات مین بہی شفاخانجات مقرر کئے جاوین مگر بیٹو ڈاکٹرون کی قلت کے سبب سے اس ارادہ پر عمل نہوسکا تاہم حسب خواہش باشندگان ملک کہ بمقابلہ انگریزی علاج کے ہندوستانی علاج کو پسند کرتے ہین حکیم و بید ملازم راج پرگنات مین متعین ہوکر بندوبست معالجہ خلایق کیا گیا ✣

ریاست مین ٹیکہ لگانے کا عمل جاری ہوگیا ہے دیگر اقوام کی نسبت راجپوت و مینہ و مسلمان اسکے زیادہ مخالف ہین ابتک اونکا تعصب نہین گیا ہے کہ اکثر برسر مقابلہ ہوجاتے ہین اور حسب تحریر ڈاکٹر ڈونی صاحب عوام کا یقین اسپر ہے کہ ٹیکا لگانے سے انگریزون کا مقصد یہہ ہے کہ ہندوونکے نہکلنک اوتار اور مسلمانون کے امام مہدی کو کہ پیدا ہونے والے ہین تلاش کرین ✣

سنہ ۱۸۷۶و۷۷ع مین اس سررشتہ مین بہت ترقی ہوئی شفاخانون مین علاج کرانے اور بچون کو ٹیکا لگوانے سے جو خلایق کو تعصب تہا وہ رفع ہوگیا اور جم غفیر رعایا فایدہ کثیر حاصل کرنے لگی ✣

اسپتال الور کا اہتمام مادہو نراین ہیٹو ڈاکٹر کرتا ہے یہ شخص بہت محنتی و نیک چلن و خوش اخلاق ہے کل حکام جنکے تحت مین کام کیا ہے اسکی حسن کارگذاری سے خوش ہین اور باشندگان شہر اسکے حسن سلوک سے مشکور رہین اور بہت خوشی سے علاج کیواسطے آتے ہین ؛

طویلہ و دیگر دواب خانجات

الور کا طویلہ گہوڑون کی عمدگی کیواسطے ہمیشہ سے مشہور ہے عہد انتظام ایجنسی مین بہی یہی کوشش رہی کہ اس عمدگی مین کسیطرح کمی عاید نہونے پائے ایسا ہی بندوبست ہوا ؛

طویلہ اسپان سواری

انتظام ایجنسی شروع ہوا اوس سے پیشتر کے سمبات مین تعداد اسپان حسب تفصیل رہی تہی ؛

سمبت	تعداد اسپان	تعداد کمی	خرچ سالانہ
سمبت ۱۹۲۶	۵۷۸	۰	یک لکہ [illegible]
سمبت ۱۹۲۷	۴۹۰	۸۸	[illegible]
سمبت ۱۹۲۸	۲۷۲	۲	[illegible] ششماہی

منجملہ ۱۰۱۴ گہوڑون کے جو سمت ۱۹۲۷ مین کم ہوئے ۲۷۰ رسالون مین بہیجے گئے ۲۵ مر گئے باقیماندہ مختلف طورسے علیحدہ کئے گئے - ۲۷۲ باقی رہے اونمین سے سو راس خاص مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کی سواری کیواسطے متعین کئے گئے مگر اونہون نے منظور نہ کئے اور ۱۷۲ رئیس وریاست دونون کے استعمال کیواسطے رکہے گئے تہے *

گہوڑون کی خوراک کی قیمت مین بہت تخفیف ہوئی عمدہ گہوڑون کو علاوہ دانہ کے آدہ سیر سے ڈیڑہ سیر تک کہانڈ اور آدہ سیر سے ایک سیر تک روغن زرد اور دس پندرہ سیر دودہ ملتا تہا اسمین تخفیف ہوکر مناسب خوراک مقرر کی گئی اور وے پیشتر سے بہی زیادہ قوی و تندرست ہوگئے *

اسپان بگی خانہ

بگی خانہ مین زیادہ تر گہوڑیان ہین اون سے جو بچے پیدا ہوتے ہین نر خاص طویلہ ورسالہ جات مین بہیجدیے جاتے ہین اور مادہ بگی خانہ مین رہتی ہین سنوات گذشتہ مین اونکی تعداد اسطرح رہی تہی *

سمت	تعداد	کمی	خرچ
سمت ۱۹۲۴	۱۰۷	۰	معہ ۱ ۔
سمت ۱۹۲۷	۱۶۴	۶۳	معہ ۱عا ۔
سمت ۱۹۲۸	۱۰۱	۱	معہ ما معہ تنخواہی

سمبت ۱۹۲۱ کی کمی مین سے پانچ مرگئے ۵۴ ایک رسالہ متعینہ الور مین بہیجے گئے کہ
وہان سے جب ضرورت ہو گاڑی کہینچنے کیواسطے آسکین باقیماندہ مین
سے ۲۶ خاص مہاراؤ راجہ صاحب کے استعمال کیواسطے متعین ہوئین۔

طویلہ پیدائش اسپان

اس طویلہ مین دیگر طویلون کی نسبت اصلاح کی زیادہ ضرورت تہی گہوڑیان
اور بچہیرے اگاڑی پچہاڑی سے بندہے رہتے تہے گہوڑیان کبہی نہین
کہولی جاتی تہین اور بچہیرے بہی کم کہولے جاتے تہے اور خاطرخواہ
کودنے کی آزادی اونکو کبہی نہین ملتی تہی اس سے گہوڑیان اکثر بیمار
رہتی تہین اور بچہیرے کم جیتے تہے اور جو جیتے بہت ضعیف الجسم اور کمزور
ہوتے تہے اور اگرچہ اونکو بہت فضول خوراک یعنی علاوہ دانہ کے دس
بیس سیر دودہ اور کہانڈ اور گہی ملتے تہے تاہم تیار ہونے پر کوئی گہوڑا
ڈہائی سو روپیہ سے زیادہ قیمت کا نہوتا تہا اور ہر ایک کی پرورش
مین ہزار پندرہ سو روپیہ خرچ ہوتا تہا۔
جب کوئی گہوڑی ضعیفی یا کسی اور سبب سے ناکارآمد سمجہی جاتی وہ
اس طویلہ مین بہیجی جاتی اب ناکارآمد گہوڑیان سب نکالدی گئین اونکی
خوراک کا واجب طریقہ جاری کیا گیا اور اونکے رہنے کیواسطے تین احاطے
بنوائے گئے کہ اسمین گہوڑیان اور بچہیرے کہلے رہنے لگے اور کاہل ضعیف
قوی ہیکل اور چالاک ہوگئے۔

تفصیل پیدائش و وفات بچھیرہا

سنہ	تعداد گھوڑیان	تعداد پیدائش بچھیرہا	تعداد وفات بچھیرہا
سنہ ۶۷ و ۱۸۶۸	۲۰۴	۷۳	۴۰
سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹	۱۹۹	۶۴	۶۰
سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰	۳۰۴	۶۲	۴۲
سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱	۲۳۸	۶۵	۳۱
ششماہی سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲	۸۱	۳۵	۷۰

ان سشترجات کی آراستگی و انتظام مین خواص شیو بخش نے بہت
کوشش کی ہے یہہ شخص بہت ہوشیار و محنتی و چست و چالاک ہے کل
دواب خانجات راج و بنی و ڑوندا وسی کے اہتمام مین ہین فضول مصارف
کی تخفیف و اصلاح مین اوس نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو بہت مدد دی
ہے مہا راجہ صاحب مرحوم کو یہہ تدبیرین ناگوار گذری تہین اسیواسطے
صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اون کو مفصل لکہا ہے ❊
سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲ مین گئو سالہ کا خرچ بقدر تین ہزار روپیہ سالانہ تیار ہونیوالون
کی کثرت پر خیال کرنے سے کہ صرف او نہین کیواسطے ہین یہہ خرچ فضول نظر

آتا تھا گئو سالہ کا مقصود اعظم یہہ ہے کہ رتھہ خانہ وغیرہ کارخانجات کیواسطے
نرگاؤ پیدا ہوا کرین اور محل اور کوٹھیار کے خرچ کے واسطے دودھ
دہی ہوتا رہے چنانچہ دودہ دہی تو جسقدر ہونا چاہیے تھا اوسکا
عشر عشیر بھی نہوا اور محافظ گئو سالہ اچھے جانورون کے عوض ناقص
بدل لیتے یا اونکو بالکل علیحدہ کردیتے کوئی پرسان نہ تھا اسواسطے
اس سررشتہ کے انتظام کی یہی تدبیر کی گئی کل عمدہ گائین منتخب
کی گئین اور ایک عمدہ بجار الور سے اور چار حصار کے سرکاری گاؤخانہ
سے خرید کر منگا دئے گئے اوس زمانہ مین گئو سالہ مین چارسو مویشی تھے
اور خوش انتظامی سے امید تھی کہ چند سال مین عمدہ نتیجہ حاصل ہوگا
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نقشہ ذیل سے ثابت ہے ؁

نقشہ دواب خانجات راج الور

قسم دواب	مئی سنہ ۱۸۷۰	مارچ سنہ ۱۸۷۵	مارچ سنہ ۱۸۷۶
فیل	۳۳	۲۴	۳۴
شتر	۱۱۱۴	۱۴۴۸	۱۵۴۸
بھینس	۲۷۳	۳۱۸	۳۷۷
بیل	۵۱۷	۴۰۵	۵۳۷

قسم دواب	مئی سنہ ۱۸۷۱ع	مارچ سنہ ۱۸۷۵ع	مارچ سنہ ۱۸۷۷ع
مادہ گاؤ	۳۶۲	۴۳۲	۴۴۰
بچھڑہ	۳۵۰	۳۶۹	۴۴۶
سانڈ گھوڑہ	۱۷	۱۷	۷
اسپ مادگان بچہ کش	۸۰	۶۹	۴۱
بچھیرہ بچھیری	۴۰	۱۱۶	۱۲۹
اسپان سواری	۲۸۲	۳۶۲	۳۰۴
اسپان بگی خانہ	۱۶۸	۶۴	۷۳
اسپان رسالہ جات	۱۴۴۰	۱۲۵۴	۱۳۴۳

سررشتہ بیوتات

اس سررشتہ سے طویلہ و فیلخانہ و رتھہ خانہ و شترخانہ وغیرہ کو اجناس خرچ
روزمرہ دیجاتی ہے شروع بندوبست ایجنسی پر الـ ۲؎ روپیہ روز کا خرچ
تہا کل سررشتہ مین ابتری ہو رہی تہی خرچ کی کچھہ قید نہ تہی اور حساب
کی پڑتال چند سال سے ہنوئی تہی متصدیون کی تنخواہ پانچ پانچ روپیہ
ماہوار تہی اور وہ بہی دو برس سے نہ ملی تہی تاہم وے فربہ اور

خوش پوش تھے اور اس شتہ مین نوکر ہونیکی ہر شخص تمنا رکھتا تھا
چنانچہ ایک موقع ایسا آگیا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے کل عملہ یک قلم
موقوف کیا اور سیٹھہ ملاپ چند کو جس نے پیشتر بعہد انتظام میجر ایبی
صاحب یہہ کام کیا تہا اجمیر سے طلب کرکے اس شتہ کا اہتمام سپرد کیا
مگر کچھہ عرصہ بعد دریافت ہوا کہ سیٹھہ ملاپ چند بجاے کار سرکار کے اپنے
خانگی کامون مین زیادہ مصروف رہتا ہے اسواسطے اوسکو علیحدہ کرکے
پنڈت روپ نراین صاحب پنجسر دار راج نے عرصہ تک خود کام کیا اور بعد ازان
اونکے صاحبزادہ پنڈت رام چرن صاحب نے کیا اور پنڈت رام چرن
صاحب ریاست جہالاواڑ مین بعہدہ ڈپٹی کلکٹری مقرر ہو گئے اوس وقت
سے پہر پنڈت روپ نراین صاحب کرنے لگے ؛
۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء مین حسب دستور مستمرہ چند دوکاندار سامان مطلوبہ بطور ٹھیکہ
روزمرہ بہم پہونچاتے تھے اونکو بازاری نرخ سے ایک مہینے کے اندر
قیمت ملجاتی تھی اسواسطے وے نرخ گران رکھتے تھے اور راج کا نقصان
ہوتا تہا کم وزنی وناقص جنس وجعلی حساب وغیرہ انواع ذریعون سے
ریاست کو لوٹتے تھے اونکی دغابازی اسقدر مشہور تھی کہ اونکی چھپائیت
مین سے آدہ آنہ وضع ہوتا تہا ؛
اسواسطے یہہ ٹھیکہ جسکو مودیخانہ کہتے تھے موقوف کیا گیا اور چند گماشتے
نوکر رکھہ کے جہان ارزانی ہوئی وہین خرید اجناس کیواسطے بھیجے
گئے اس سے بہت کفایت ہوئی مگر گماشتے بھی اپنا فایدہ مقدم سمجھنے لگے

تب بہم رسانی اجناس کے بہ اجراے اشتہارات ٹہیکہ جات مقرر کیئے گئے اور کل اجناس خوش خرید عمدہ قسم کی اور ارزان نرخ سے خریدی گئی۔ ان تدبیرون سے جو خرچ سابق مین چار لاکہہ سالانہ ہوتا تہا سنوات آیندہ مین حسب تفصیل ہوا۔

۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ع	۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ع	۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع
۲ لکھہ [illegible]	۲ لکھہ [illegible]	۲ لکھہ [illegible]

فصل وار ارزانی نرخ پر اجناس خریدنے اور کوٹہیار مین بطور امانی رکہنے سے خرچ کی تخفیف ہوئی اور بازار مین نرخ اجناس جو روزمرہ کی خریداری سے گران ہو کر باعث تکلیف رعایا رہتا تہا ارزان رہا غرض اس بندوبست سے راج و رعایا دونون کو فایدہ پہونچا*

تنازعات سرحدی

سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ع مین کپتان ایبٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل نے ۶۱ مقدمات تنازعہ سرحدی فیمابین راج اور جیپور کا فیصلہ کیا اونمین سے چار منسوخ ہو کر مکرر فیصل ہونے کے لایق سمجہے گئے باوجودیکہ اہالیان جیپور نے انواع طرح سے خلل اندازی کی اور اکثر موقعون پر باوصف فیصلہ واجب کے ناراضگی ظاہر کی مگر صاحب نے اپنا کام بہت انصاف وصفائی سے کیا مہاراجہ صاحب جیپور کا عین منشا ہے کہ سرحد کا نزاع

رفع ہوا ورجسطرح اہالیان الور علاقہ راج جےپور کو دبایا نہین چاہتے اسیطرح مہاراجہ صاحب کو بہی علاقہ الور کا دبانا منظور نہین ہے مگراونکے اہلکار اپنے فواید کی غرض سے فیصلہ کرنا نہین چاہتے تہے ٭

موسم سرما ۷۱-۱۸۷۰ء مین دوراجہ الور و جےپور کے بارہ دیہات تقسیم ہوئے ان دیہات پر دونون ریاستون کا مشترک قبضہ رہنے سے ہمیشہ تکرار و نزاع رہتا تہا میجر کیڈل صاحب و میجر بریڈ فورڈ و کپتان ایبٹ صاحب نے کل حالات دیہی تحقیق کر کے تقسیم واجب کردی کہ فریقین راضی ہوگئے ٭

راج الور و ضلع گورگانوہ کے درمیان بہی نزاع سرحدی بہت تہی راج سے معتمد اہلکار متعین ہوا اوس نے بہ اتفاق تحصیلدار ضلع گورگانوہ بجز ایک یا دو مقدمون کے سبکا برضامندی فیصلہ کردیا۔ تجارہ اور فیروزپور کے درمیان ایک بڑا تنازع سرحدی تہا کہ اوسکا چیف کورٹ پنجاب تک اپیل ہوا صاحب ڈپٹی کمشنر گورگانوہ و صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے باتفاق فیصلہ کیا ٭

۷۳-۱۸۷۲ء مین رعایا راج جےپور نے چند مقامات پر فساد کر کے نزاع سرحدی کو تازہ کیا اور اہالیان راج نے سرحد منفصلہ پر مینارہ جات تعمیر نہونے دئے اور حسب عادت معہودہ نالشات پیش کین ہر مقدمہ کی واقعی حقیقت رعایاء علاقہ الور کے بیان کے موافق پائی گئی مگر کسی مقدمہ مین اہالیان جےپور سے دروغ نالش کی بازپرس نہوئی۔

ओरयन

مسٹر اورین صاحب مہتمم بندوبست گورگانوہ نے مدت کے متنازعہ سرحد
موضع پرتاب پورہ علاقہ الور اور گردہرپور علاقہ نابہہ کا حسب دعوی
راج الور فیصلہ کیا ٭

राजनोता

سرحد جے پور پر سب سے بڑا سنگین مقدمہ موضع راجپوتہ علاقہ جے پور
اور دیہات پرگنہ بانسور علاقہ الور کا تہا ۱۸۴۲ و ۴۳ء مین دونون ریاستون
نے کپتان ایبٹ صاحب پر منحصر کیا کہ بماہ نومبر صاحب موصوف نے فیصلہ
کیا اور زمین متنازعہ راج الور مین شامل ہوئی ٭

मेसी

سرحد ملحقہ پٹیالہ و نابہہ پر لفٹنٹ میسی صاحب اسسٹنٹ کمشنر پنجاب نے
رفع نزاع کرکے مینارے تیار کرائے ٭

सानू कनूका

۱۸۷۶ و ۷۷ء مین صاحب مہتمم بندوبست ضلع گورگانوہ اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ
الور نے مقدمہ موضع سانتو علاقہ الور و کنوکہ علاقہ گورگانوہ کا فیصلہ کیا ٭

تیسری فصل

راج دہولپور

راج دہولپور جسکے شمال ومشرقی سرحد پر آگرہ کا انگریزی ضلع اور جنوب
مشرقی پر دریاے چمبل ملحق سرحد شمالی راج گوالیار اور مغربی پر قرولی
وعلاقہ راج بہرت پور ہین خطوط عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۲۲ دقیقہ اور
۲۶ درجہ ۵۷ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۳۲ دقیقہ اور
۷۸ درجہ ۲۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے شمال مشرق سے جنوب مغرب تک
اوسکا طول ۵۴ میل اور سمت مخالف مین عرض ۳۲ میل اور ۱۶۲۶
مربع میل کا رقبہ ہے +

دریاے چمبل جو اس ریاست کی جنوب مشرقی سرحد ہے مشرق کیطرف
بہتی ہے اور اس راج کی حد پر قریب ساٹھ میل بہکر ضلع آگرہ اور راج
گوالیار کی سرحد ہوگئی ہے بان گنگا جسکو اس نواح مین اوٹنگن کہتے ہیں
چند میل تک سرحد پر بہکر قریب چودہ میل ملک کے اندر مشرقی سمت مین
جاتی ہے اور وہان سے آگے اس راج اور ضلع آگرہ کے درمیان بیس میل
تک خط سرحدی ہوئی ہے اثناے راستہ واقع سرحد عرض بلد شمالی
۲۶ درجہ ۵۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۵۷ دقیقہ پر جانب راست
یعنی جنوب سے پاربتی نامی ایک نالہ کہ ملک قرولی سے جنوب مغرب سے شمال
مشرق کیطرف بہکر داخل راج دہولپور ہوا ہے اسمین شامل ہوا ہے۔

पारबती

مقرر کیا عدم موجودگی سردنکر راؤ صاحب مین نانا صاحب اہتمام کار
کرتے رہے مگر چونکہ ضروریات خانگی کی وجہ سے راؤ راجہ صاحب کا قیام
دہولپور مین ممکن نہ تہا اور اکثر اوقات باہر ہی رہتے تہے اور گنگادہر
راؤ سے بلا اعانت انصرام کار نہین ہوسکتا تہا راؤ راجہ صاحب نے
دہولپور مین علیحدہ محکمہ ایجنسی اور میجر ڈنہی صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ
پولیس ممالک مغربی و شمالی کے پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہونے کی درخواست کی کہ
گورنمنٹ سے منظور ہوکے علیحدگی ایجنسی اور تقرر میجر ڈنہی صاحب عمل
مین آیا اور تاریخ ۲۲- دسمبر ۱۸۷۳ء سے میجر صاحب نے کام شروع کیا
مہارانا بہگونت سنگہ صاحب کے نبیرہ معروف بپیارے راجہ صاحب بجای
اونکے مسندنشین ہوئے اونکی تعلیم و تربیت کی نسبت راؤ راجہ سردنکر راؤ
صاحب کی ابتدا مین یہہ راے ہوئی کہ بالفعل مہارانا صاحب کیواسطے
بہترین تعلیم اونکی والدہ صاحبہ کی ہے کہ اونکے والد مہاراجہ نراندر سنگہ
صاحب والی پٹیالہ نے اونکو نہایت عمدہ طورسے تربیت دی تہی اس سے
وے نہایت ہوشیار و لیق ہین مگر بعد ازان حال راؤ راجہ صاحب نے
ایک انگریزی خوان برہمن اوستادی کیواسطے تلاش کرکے یہہ تجویز
بہی کی کہ موسم سرما مین پانچ سات اطفال ہم خاندان مہارانا صاحب
منتخب کرکے اونکی صحبت مین رکہے جاوین کہ سب بالاتفاق اوستاد
سے پڑہا کرین اور چہہ گہنٹہ آپسمین انگریزی بولا کرین اور کبہی کبہی آگرہ
جاکر صاحبان انگریز و میم صاحبہ ہا کے ساتہہ آمد شد و گفتگو کرکے انگریزی

زبان مین صحت وصفائی سے بولنے کی عادت پیدا کرین مہارانا صاحب
اگرچہ ابتدا سے نہایت ذکی وذہین مگر بہت نازک اندام تھے اسواسطے
اونکی تندرستی اور طاقت کا بڑہانا سب سے مقدم سمجہا جاتا تہا *
سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین ہیڈ ماسٹر مدرسہ دہولپور انگریزی پڑہاتا رہا اور دیگر
اوستادون سے سنسکرت وفارسی وہندی کی ابتدائی کتابین
پڑہتے رہے سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ صغیرسن مہارانا صاحب
کے چلن رویہ سے بہت بہتری وترقی کی امید ہے پیپرچیس - پولو
جمناسٹکس - کرکٹ انگریزی کہیلون مین بڑے شوق سے شامل ہوتے
ہین ابتدا مین بہت نازک تھے مگراب تن آور روز بروز زیادہ تکان
کے متحمل ہوتے جاتے ہین دسمبر سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے مسٹر نورمن
صاحب ایک نوجوان شخص کو موسم سرما مین بمقام دہولپور قیام رکہنے
کیواسطے طلب کرکے اس غرض سے رکہا کہ اونکی صحبت سے مہارانا صاحب
کو اونکی صحبت مین رہنے سے فایدہ ہوا اور بیرونی سیروشکار سے جسم
وروح کو توانائی حاصل ہو صاحب موصوف چند ماہ تک رہکر دوسو روپیہ
تنخواہ پاتے رہے اخیر مئی مین واپس گئے اونکے قیام سے جو مقصود
تہا بخوبی حاصل ہوا مہارانا صاحب کے تحصیل علم مین بہی تغافل نہوا
ہے ایجنسی مین ہمیشہ انگریزی بولتے ہین اور پڑہنے لکہنے مین بخوبی شوق
ہے حساب جغرافیہ اور تاریخ پڑہتے ہین سنسکرت وہندی مین اچہی
ترقی کی ہے اور فارسی پڑہنے کا بہی شغل جاری ہے *

पेपरचेस
पोलो
जमनास्टि
किरकिट
नोरमन

۱۸۷۴ و ۷۵ء مین مہارانا صاحب کی تربیت مین بہت ترقی ہوئی اور اونکے مزاج اور چلن رویہ کی پختگی سے امید بہبودی جو پیشتر سے تھی حاصل ہو گئی مزاج مین غایت درجہ کی اہلیت اور راست بازی اور نہایت شریفانہ طریقہ اور عمدہ اخلاق ہین اب عین وقت ہے کہ اونکو اعلے درجہ کی علمون کی تحصیل مین مصروف کیا جاوے کہ حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اسکی تجویز مناسب کی گئی ؛

جنوری ۱۸۷۶ء مین مہارانا صاحب جناب فیض مآب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کے دربار مین شریک ہوئے پھر بتواریخ ۳۱ - جنوری و ۲ - فروری وقت تشریف فرمائے و معاودت گوالیار کے اثنار راستہ شہزادہ صاحب دہولپور مین رونق افروز ہوئے اور مہارانا صاحب نے تواضع و مہانداری سے ہر طرح اپنی خیر خواہی ثابت کی ؛

۱۸۷۶ و ۷۷ء مین بہی مہارانا صاحب کا شغل تحصیل علم بدستور جاری رہا جنوری ۱۸۷۷ء مین حسب الارشاد جناب نواب ویسراے و گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند مہارانا صاحب دہلی کے جلسہ مین کہ جناب فیض مآب ملکہ عالیہ انگلستان کے خطاب مستطاب قیصرہ ہند اختیار کرنے کی تقریب سے منعقد ہوا تہا شامل ہوئے اس موقع پر نواب ویسراے صاحب نے منجانب جناب قیصرہ ہند صاحبہ ایک علم مزین بہ اصلاح خانگی راج مہارانا صاحب کو عطا کیا ؛

مہارانا صاحب کو اعلے درجہ کے علمون مین حسب قاعدہ تربیت دینے

کے واسطے جو تجویز حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ہوئی اوسپر بخوبی عمل ہوا مسٹر گہان صاحب اسسٹنٹ انجینیر نے کہ سالگذشتہ سے راج مین مقرر ہوئے وقت قائمی دہولپور سے مہارانا صاحب کی تعلیم زبان انگریزی وتحریر وحساب وجغرافیہ وکرۂ ارضی وعادی وعلوم طبعی وغیرہ اپنے ذمہ لی اور مسٹر ڈائٹن صاحب پرنسپل آگرہ کالج نے منظور کیا کہ اونکی ماہانہ ترقی کا امتحان لیتے رہینگے اور نگرانی رکھینگے پٹیالا اور دہلی کے سفرون سے جو اونکی خواندگی مین ہرج ہوا ہے اوسپر لحاظ کیا جاوے تو اس سال کی تحصیل علم کا نتیجہ بہت اچھا ہے مہارانا صاحب کے اخلاق واطوار ومزاج وطریقہ جیسے چاہیئے ویسے ہین انگریزی کا علم مجلسی بہت اچھا ہے اور ہر شاخ علوم مین روزبروز ترقی کرتے ہین ابتدا مین جب راو راجہ سردنکر راو صاحب نے کام شروع کیا پنچ واران راج - راو راج دہر د . با و سنگہ جاٹ رشتہ دار مہارانا صاحب - کنور ہردیو سنگہ ہم خاندان مہارانا صاحب - لوچھمن سنگہ ملازم قدیم ریاست میر عابد علی متوطن علاقہ بہرتپور وملازم قدیم دہولپور - لالہ سندر لال ملازم قدیم ریاست تھے - ہر چہار رشتہ جات مال وفوجداری ودیوانی وفوج کا کام محکمہ پنچایت مین ہوتا تہا خزانہ بہی تحت حکومت محکمہ پنچایت تہا کہ پنچسرداروں کے دستخط سے احکام خزانہ جاری ہوتے تہے مگر اون پر مہر دولہیہ صاحبہ یعنی والدہ مہارانا صاحب کرتی تہین اور محل کا انتظام خاص دولہیہ صاحبہ کے تحت حکومت مین تہا وقت تقرر میجر ڈنہی

वीचूसिंह

صاحب صرف تین پنجپسردار - راؤ راج دہر - کنور ہردیو سنگہ - لالہ سندر لال
تہے اور ۱۸۷۵ء مین لالہ بیچو سنگہ مقرر ہوا ؛

۱۸۷۷ء مین راؤ راج دہر پنجپسردار کا انتقال ہوکر ریاست کو سخت صدمہ
پہونچا باقیماندہ سردار بدستور کام کرتے رہے کل سردارون اور علی الخصوص
ٹہاکر بیچو سنگہ کی کارگذاری تحسین و آفرین کے لایق ہے اور صاحب پولیٹکل
ایجنٹ اونکی امداد و اعانت کے بہت مداح و ثناخوان ہین ؛

مہارانا صاحب مرحوم کے انتقال پہ کپتان روبرٹ صاحب کو آٹہہ لاکہہ
سے زیادہ روپیہ کا قرضہ ریاست کے ذمہ ملا اسمین سے چار لاکہہ فوج
و اہلکاران ریاست کی تنخواہ کا تہا دو لاکہہ ساہوکارون کا اور قریب
دو لاکہہ راج پٹیالہ کا تہا اور خزانہ مین واسطے ادائے اس قرضہ کے
صرف [illegible] کہ وہ بہی بطور قرض آئے تہے موجود پائے - کپتان صاحب
موصوف نے تحقیقات کی تو صحیح تعداد قرضہ [illegible] لاکہہ [illegible]
ثابت ہوئے اسمین سے یک لکہہ [illegible] باہتمام راؤ راجہ سردنکر
راؤ ادا ہوکر وقت تقرر میجر ڈیہی صاحب سے [illegible] لکہہ [illegible]
باقی رہا پہر صاحب موصوف نے بضرورت ادائے تنخواہ ملازمان و قرضہ
سودی مبلغ یک لکہہ [illegible] قرض لیا کہ یکم جنوری ۱۸۷۴ء کو کل
[illegible] لکہہ [illegible] ہوگیا اسمین سے [illegible] لکہہ [illegible] من ابتدا
یکم جنوری ۱۸۷۱ء لغایت ۳۱ - مارچ ۱۸۷۵ء ادا کیا ہر ایک قرض خواہ کی علیحدہ
مثل مرتب ہوکر ایک ایک رقم کی نسبت محکمہ پنچایت سے علیحدہ حکم ہوا جسکو

ادا کیا گیا اوسی کی رسید شامل ہوئی اخیر مین قرضہ تعدادی ... عاہ محض بے اصل ثابت ہوکر بمد کفایت کا غذ ریاست سے خارج کیا گیا اور صحیح تعداد قرضہ باقیماندہ یک لکھہ ... ملاعہ رہی اور اسمین ہی راج پٹیالہ کا یک لکھہ ... جسکو ابتدا مین کپتان روبرٹ صاحب اور رائے راجہ سردنکر راؤ صاحب نے بہ تعداد یک لکھہ ... قایم کیا تہا داخل تہا ❊

جون ۱۸۷۵ع مین یہہ یک لکھہ ... مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے پاس بہیجا گیا اونہون نے جواب متضمن رسید زر مین تحریر فرمایا کہ اگرچہ اس روپیہ کا سود بہی کہ لاکہہ روپیہ سے زیادہ ہوتا ہے واجب الطلب ہے مگر ہم اوسکے دعوی سے دست بردار ہوتے ہین لیکن جب رسید مہارانا صاحب مرحوم والی دہولپور کی تعداد قرضہ کی یک لکھہ ... ہے کہ اسمین سے بعد منہائی اس رقم وصولی اور مبلغ دو ہزار روپیہ دیگر کے جو مہارانا صاحب کا ہمارے ذمہ ہے مبلغ چار ہزار روپیہ باقی رہتا ہے کہ اس چار ہزار روپیہ کو دربار دہولپور نے بہی قبول کیا اور زر مذکور ادا کیا گیا ❊

باقیماندہ قرضہ تعدادی ... صاحب ... مین سے ... بہ ثبوت دعوی قرضخواہون کو دیا گیا اور ... بعدم ثبوت دعوی حساب قرضہ سے خارج ہوکر راج مین جمع کیا گیا اور قرضہ کا حساب تمام وکمال طے ہوگیا ❊

اس قرضہ کے علاوہ شروع انتظام مین بنظر ضروریات ریاست مبلغ سات
لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی سے قرض لیا تہا حسب ایماء راؤ راجہ سر دنکر راؤ
صاحب کپتان روبرٹ صاحب نے بہ تقرر سود پانچ روپیہ فیصدی سالانہ
وبا قرار ادا ے اقساط ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سال گورمنٹ مین اس قرضہ
کی درخواست کی تہی کہ منظور ہو کے معرفت بنک بنگال شاخ آگرہ خواہ
یکبارگی یا چند دفعہ کرکے بحسب ضرورت ریاست دلائے جانیکا حکم ہوا
کہ بتاریخ ۶ - مارچ ۱۸۷۴ع وصول ہوا اول یہہ قرضہ ریاست کے نام لکہا
گیا تہا مگر میجر ڈیلی صاحب کے عہدہ پولیٹکل ایجنسی پر مقرر ہونے پر
اونکے نام بدلا گیا - بتاریخ ۲ - مارچ ۱۸۷۵ع اس قرضہ کی اول قسط تعدادی
ایک لاکہہ بتیس ہزار روپیہ اس تفصیل سے اصل یک لکہہ - سود آمدنی راج
سے ادا ہوکر صاحب اکونٹنٹ جنرل ممالک مغربی وشمالی سے رسید حاصل
ہوئی اور یہہ تجویز ہوئی کہ سڑک بمبئی وآگرہ کے پل دریاے چمبل کی
آمدنی کی بابت راج دہولپور کے حصہ کا تیس ہزار روپیہ صاحب سکرٹری
ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند کے پاس جمع ہے وہ اسی قرضہ مین گورمنٹ
کے نام بدلوا دیا جاوے ۱۸۷۵و۷۶ع مین ایک لاکہہ اٹہاون ہزار روپیہ
قسط دوم کا بہیجا گیا مگر بہ توقف پہونچا اس سبب سے بنک کے حساب
۱۸۷۵و۷۶ع مین درج نہو سکا قسط سیومی یعنی ۱۸۷۶و۷۷ع کی قسط بہ کمی
بہیجی گئی اس سے یہہ مطلب تہا کہ آیندہ کیواسطے حسب ایک ایک لاکہہ
کی پوری پوری قسطین ہوجاوین اگرچہ سال بسال سود کم ہوجانے سے

اوسمین بہی کسیقدر کمی ہوگی مگر حساب صاف رہیگا ❊

اس تیسری قسط کا ایک لاکہہ چوبیس ہزار روپیہ بہیجا گیا اور گورنمنٹ کا

لے لکہہ ہ روپیہ باقی رہا ❊

سنہ ۱۸۷۳ع مین راو راجہ سردنکرراو صاحب نے انتظام راج کیواسطے چہہ

تحصیلین دس تہانہ جات اور بیس چوکیان پولیس کی مقرر کین اہتمام

محکمہ مال کیواسطے ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا اور عدالت دیوانی مین بمقامات

دہولپور و باڑی وراج کہیڑہ دو دو تحصیلون پرایک ایک منصف مقرر

ہوا تحصیل کی کچہریان اونے تر عدالت قرار پاکر منصفون کو ہزار روپیہ

تک کی نالش سماعت کرنیکا اختیار ہوا اور حاکم اول دیوانی کو ہزار روپیہ

سے زیادہ دعوی کے ابتدائی مقدمات اور منصفون اور تحصیلدارون

کے فیصلہ جات کا اپیل سماعت کرنے کا اختیار ہوا ❊ فوجداری مین ادنے

حاکم تحصیلدار بہ اختیار پانچ روپیہ تک جرمانہ اور ایک ہفتہ تک کی قید اور

اون سے برتر حاکم عدالت فوجداری بہ اختیار قید تین سال تک وجرمانہ

تین سو روپیہ تک تجویز ہوئی ان سب سے اعلے محکمہ پنچایت قرار پایا

اور مقدمات سنگین قتل عمد وغیرہ بعد ترتیب و تحقیقات و تحریر راے

صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی خدمت مین ارسال ہونے لگے ❊

وقت تقرر میجر ڈنہی صاحب منشی پربہولال ناظم یعنی حاکم عدالت فوجداری

و دیوانی اور منوہر لال ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے مگر منوہر لال میجر ڈنہی

صاحب کے پہونچنے سے چند روز بعد کہین دوسری جگہہ نوکر ہوکر چلا گیا

اوسوقت سے محکمہ مال کا کام صاحب پولیٹیکل ایجنٹ خود کرنے لگے اور خزانہ
کا کام ابتدا سے صاحب نے اپنے اہتمام مین رکہا موہن لال خزانچی کا
صاحب کو بہت اعتبار ہے اور اوسکا حساب بہت صحیح رہتا ہے ہندی
حساب کے مطابق انگریزی مین بہی حساب مرتب ہوتا ہے اوسمین کل
چٹہیات کی نقل رہتی ہے پنچایت کے مہر و دستخط و نمبر رجسٹر کے سوائے
احکام خزانہ پر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کے دستخط ہوتے ہین اسکے سوا
میجر ڈنہی صاحب نے محکمہ جات کے عملہ کا بندوبست کیا اور طریقہ
تحریر حاضری وغیرہ جاری کرکے جلد اجراے کار کا ضابطہ قایم
کیا ٭

راو راجہ سردنکر راو نے نظم نسق راج کی تجویز کرکے بہ استدعاے
منظوری گورنمنٹ مین بہیجی تہی اوسکی منظوری کا حکم بذریعہ چٹہی صاحب
سیکرٹری گورنمنٹ صیغہ ممالک غیر نمبری ۱۷۱ مورخہ ۱۴ جولائی
سنہ ۱۸۷۰ع صادر ہوا ٭

بندوبست مالگذاری

اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ع مین گورنمنٹ ہندوستان نے مسٹر ڈبلیو ایچ سمتہہ صاحب
مہتمم بندوبست ضلع آگرہ کو اونکی معمولی خدمتون کے علاوہ اہتمام
بندوبست راج دہولپور کی نگرانی عام کرنے کیواسطے حکم منظوری نافذ
کیا دربار دہولپور کی کمال خوش نصیبی ہے کہ اونکو اس کام مین
نہایت عقیل و تجربہ کار افسر مسٹر سمتہہ صاحب سے مدد ملی ہے اونہون

کی لیاقت نظم ونسق وزود فہمی امور جزویات وعاقلانہ نگرانی سے یہہ
عمدہ نتایج کہ اونکی رپورٹ سے آشکار ہین حاصل ہوئے ہین ٭
پنڈت کنہیالال ایک مستعد اہلکار کہ سابقاً بندوبست ضلع کانپور مین
نوکر تہا بندوبست راج دہولپور مین ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا اوس نے
ایسی محنت وصحت و دیانت سے انصرام کار کیا کہ ترتیب دفتر کیواسطے
دوسرا ڈپٹی کلکٹر مقرر کرنے کی ضرورت رفع ہوگئی اور اسی کثرت
کار مین اوس نے انجام مین اپنی جان تصدیق کی کہ جولائی سنہ ۱۸۷۶ع
مین اوسکے انتقال سے راج کو بہت نقصان پہونچا۔ مسٹر سمتہہ صاحب
نے منشی درگاپرشاد کی خدمتون کو راج دہولپور مین منتقل کیا کہ وہ
بمشاہرہ دوسو روپیہ ماہوار اسسٹنٹ بندوبست مقرر ہوا اوسکے
تقرر سے کام بخوبی جاری ہوگیا کیونکہ منشی درگاپرشاد ہوشیار معتمد
اور تجربہ کار اہلکار ہے ٭
ٹہاکر بیجو سنگہ پنجسر دار راج نے جسکو ابتدا سے محکمہ بندوبست کا کام بخصوصیت
مفوض ہے کمال محنت و دیانت داری و دانشوری سے انجام دیا ہے
اوسی کے سبب سے جو مشکلات ہندوستانی ریاستون کے بندوبست مین
ہارج ہوتے ہین دہولپور مین بالکل واقع نہوئین اور جس شایستگی و
عجلت سے کام شروع ہوا اوسیطرح جاری رہا ٭

مضمون پورٹ ہای مسٹر سمتہہ صاحب مہتمم بندوبست

مورخہ ۱۰ - مئی ۱۸۷۶ء و ۲ ا جون ۱۸۷۶ء

محکمہ بندوبست کی کیفیت تین مدات مین منقسم ہے -

اول پیمایش -

دوم ترتیب دفتر -

سوم مصارف -

پیمایش مین حدبست اور تصفیہ تنازعات سرحدی بہی داخل ہین +

حدبست کا کام میرے نینی تال سے واپس آنے کے بعد شروع ہوا تہا اور شروع اکتوبر مین پرگنات گرد و منیہ مین ختم ہوگیا اور پرگنہ کولارس مین جاری تہا کہ اسطرح تینون پرگنات اسینون کو پیمایش کرنے کیواسطے تیار ہوگئے پیشتر سے خیال تہا کہ ہندوستانی ریاست مین جہان غالباً شاہنشاہ اکبر کیوقت سے کبہی پیمایش نہوئی تہی دیہات کی حدود قایم کرنی بہت مشکل ہوگی مگر بخلاف اوسکے پیمایش کا یہہ ابتدائی مگر ضروری کام عجیب آسانی سے ہوگیا تنازعات بہت کم ہوئے اور جو ہوئے بہت خفیف تہے اگرچہ بوجہہ معقول خوف تہا کہ جو نزاع مدت سے خفتہ و نہفتہ پڑے ہین سرسبز و بیدار ہونگے مگر حسن اتفاق سے زمینداران دیہات ملحق السرحد کے درمیان کہین قدیم یا جدید نا اتفاقی ظہور پذیر نہوئی سرحدات عوام کو بخوبی معلوم تہین اور زیادہ تر اتفاق باہمی سے طے ہوگئین صرف چند مقامات پر درمیان راج دہولپور اور دیگر ریاستون

गिरद
मनया
कोलारस

کی اسوجہ سے کہ طرفین کے اہلکارون کی موجودگی کی ضرورت سے
بہت توقف ہوتا ہے تنازعات سرحدی باقی رہ گئے ٭

شروع اکتوبر مین مینے دہولپور مین پہونچکر حسب صلاح صاحب پولیٹکل
ایجنٹ امین ونگران کار پیمایش مقرر کئے اور مساحون کی جماعتین جابجا
متعین کین اور اونکی ہدایت کیواسطے مجموعہ قواعد مرتب کیا ۲۰ اکتوبر
کو پیمایش شروع ہوئی کام بہت استقلال سے جاری رہا اور عجلت
وصحت بہی بتدریج روز بروز زیادہ ہوتی رہین کہ ۲۰ - اکتوبر ۱۸۷۵ء سے
۳۱ - مارچ ۱۸۷۶ء تک ساڑھے پانچ مہینے مین ۴۲۰۸۴۶ بیگہہ مساوی
۴۵۵۷ ۳۳ - ایکر یعنی ۳/۴ ۵۲۲ مربع میل زمین پیمود ہوئی اور
یکم اپریل ۱۸۷۶ء سے ۹ - جولائی ۱۸۷۶ء سوا چار مہینے کے عرصہ مین
۴۴۴۰۵ ۳۰۳ ایکر یعنی ۱/۴ ۵۳۲ مربع میل زمین کی پیمایش ہوئی تاریخ
۹ - جولائی کو کل رقبہ ریاست کہ بہ تعداد ۷۷۶۵۴ ۳۳ - ایکر مساوی
۱۰۵۵ مربع میل کی بہی پیمایش ہوکر کام ختم ہوگیا ٭

ابتدا مین سمجھا گیا تھا کہ پیمایش کا کام تین برس کے عرصہ مین ہر سال
آٹھ مہینے ہوکر چوبیس مہینے مین ختم ہوگا مگر ۱۸۷۵-۷۶ء مین جب کسی قدر
کام ہوگیا تحقیق ہوا کہ صرف ساڑھے نو مہینے مین کل کام ہوجاویگا
چنانچہ یہہ امید حاصل ہوئی کہ ابتدا ۲۰ - اکتوبر ۱۸۷۵ء سے ۹ -
جولائی ۱۸۷۶ء تک آٹھ ماہ بیس یوم مین یہہ مہم ختم ہوگیا جس عجلت
سے یہہ کام امینون کے اہتمام سے ہوا ہے اگر مساحان شترو [illegible]

کرے تو اونکی بہی تعریف کا باعث ہوتا ہے

مگر بہت تاریخین خاص پیمایش کے شروع اور اختتام اور خسرہ موقع کی خانہ پری کی ہین پرتال صحت کا کام و امتحان اقسام زمین و ذریعہ آبپاشی و تصدیق جمعبندی وصفائی کار منصربان موسم سرما ۱۸۷۶ء تک ہوتی رہی تاہم کل میدانی کام مین ڈیرہ برس سے زیادہ صرف نہوا اور جس کفایت سے ہوا ہے تشریح آیندہ سے واضح ہوگا ہے

اول تو اس کام کے سرانجام کیواسطے عملہ ایسا عمدہ جمع کیا تہا کہ علی العموم نہین ملتا ہے جس وقت صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے صاحب مہتمم بندوبست کو صدور حکم منظوری تقرر امینان سے اطلاع دی صاحب مہتمم بندوبست نے امینون کے مجمع کثیر کو جو بسبب موجودگی عملہ رویونیو سروے نینی تال تہے یا جن اضلاع ممالک مغربی و شمالی مین پیمایش جاری تہی متلاشی روزگار تہے اس حال سے مطلع کیا چونکہ وہ پیمایش قریب الاختتام تہی مشاق و ہنرور امینون کا عملہ جنہون نے بہترین حکام کی پیش دستی مین تجربہ حاصل کیا تہا بہم پہونچ گیا اس موقع کو غنیمت سمجہکر بذریعہ اہلکاران قسم اول یکبارگی پیمایش کا کام شروع کیا گیا ہے

علاوہ اسکے کثیر الرقبہ قطعات غیر مزروعہ اراضی کی پیمایش مزروعہ زمین کی کشتوار پیمایش سے سہل ہوتی ہے چنانچہ علاقہ راج مین ممالک مغربی وشمالی کے کل اضلاع کی نسبت غیر مزروعہ زمین بہت تہی پرگنات منیہ وگرڈ و کولارس مین کل رقبہ مین سے ۴۶ فیصدی تحقیق ہوئے اور

دیگر پرگنات مین اس سے بہی زیادہ تہے کام کی صحت و عمدگی کی نسبت
صاحب مہتمم بندوبست نے خود امتحان کرکے اپنا اطمینان کیا خطوط
سرحدی و ہیئت کشتوار اور مناسبت موقعہ سے نقشہ جات نہایت صحیح
مرتب ہوئے ہین بسبب قلت نگرانی کے خوف تہا کہ شاید امین لوگ جیسا
کہ عام دستور ہے چند علیحدہ کہیتون کو ایک قطعہ مین شامل کرکے
غلط کام کرینگے اس نظر سے متواتر امتحان کرکے گرفت کرنا چاہا مگر کوئی
غلطی نملی پس تحقیق ہوا کہ فی الجملہ یہہ کام جسقدر تختہ مسطح کے ذریعہ سے
ممکن ہے کمال صحت سے تیار ہوا ہے اور ان دیہہ وار نقشون کے
ذریعہ سے پرگنات وکل راج کے بہت صحیح وکارآمد نقشہ جات تیار ہوسکینگے
اور جیسا کام ایسے ہی عملہ کے ذریعہ سے بصرف کثیر ممالک مغربی و
شمالی مین ہوتا ہے ویسا ہی اس عملہ سے بکفایت تمام تیار ہوا ہے
روزمرہ کا اوسط کام ہرایک تختہ مسطح سے مارچ سنہ ۱۸۷۶ء تک اڑتالیس
بیگہہ ایک بسوہ یعنی تخمیناً پچیس ایکر ہوا مگر شروع سے اخیر تک کار روزمرہ
کی اوسط بہی زیادہ ہوتی گئی کہ اخیر مین کل پیمایش کے اوسط ساڑہے
انتیس ایکر دریافت ہوئے اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ پیمایش کا خرچ جسقدر
صاحب مہتمم بندوبست نے خیال کیا تہا اوس سے بہت کم ہوا اونہون
نے اپنے سابقہ تجربہ سے سمجہا تہا کہ ہرایک امین اوسط درجہ روزمرہ
سترہ بیگہہ اراضی کی پیمایش کریگا مگر مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ ہرایک نے
اوس سے قریب دوچند کام کیا اول یہہ تجویز ہوئی تہی کہ امینون

کی تنخواہ بارہ روپیہ سے اٹھارہ روپیہ ماہوار تک کی مقرر کیجاوے اور بہ
اوّل درجہ کام روزمرہ کرنے کی مقدار مقرر کیجاوے مگر پھر یہہ تجویز نامناسب
متصور ہو کے اینون سے بہ تقرر اجرت فیصدی بیگھہ ٹھیکہ مین کام
کرایا گیا اس اجرت کی شرح سب جگہہ سے کم مقرر ہوئی یعنی زمین مزروعہ
فیصدی بیگھہ عہ؍ اور غیر مزروعہ پر فیصدی بیگھہ صرف ۸؍ کہ اس تدبیر
سے اینون نے محنت و تندہی کرکے زر اجرت اوسی اندازہ سے
جسقدر بارہ ۱۲ روپیہ سے اٹھارہ ۱۸ روپیہ تک تنخواہ تجویز ہوئی تہی پیدا
کیا اور راج کے خرچ اور وقت مین بہی بہت کفایت ہوئی ÷

ترتیب دفتر بندوبست مین سب سے زیادہ ضروری اور
دقیق کام ترتیب مثل ہے کہ مسودہ خسرہ اور جمعبندی سے بہت ہوشیاری
کے ساتہہ مثل بندوبست بنانی ہوتی ہے کہ اوسمین اول پرتال رقبہ
و بیت کشتوار دوم میزان تفصیلات سوم تیاری صاف جمعبندی چہارم
فراہمی حالات دیہی داخل ہوتے ہین یہان صاحب مہتمم بندوبست کو
ابتدا سے سادگی منظور رہی اسواسطے یہہ تجویز کی کہ صرف چار کاغذون
کی ترتیب کل کامون کے واسطے کافی ہوگی اول خسرہ دوم نقشہ دہ
سوم حالات دیہی چہارم جمعبندی کہ منجملہ اونکے تین ہمیشہ کیواسطے سررشتہ
بندوبست سے تیار ہون اور چوتہا اول بندوبست مین تیار کیاجاوے
اور پہر سال بسال پٹواری مرتب کرتے رہین ÷

خسرہ طریقہ مروجہ ممالک مغربی و شمالی سے مختلف طور پہ بنایا گیا ہے اراضی

مزروعہ اور اقسام اجناس کے خانون کو اس خوبی سے ترتیب دیا
گیا ہے کہ زمین و اقسام و پیداوار ربیع و خریف کی میزان دینے مین
وقت اور خرچ کی بہت کفایت ہو ⁂
اقسام زمین کی تفریق سادہ طریقہ مروجہ دیہات سے جسکے بموجب زمیندار
اپنی زمین پر شرح لگان قایم کرتے ہین کی گئی ہے شرح لگان باعتبار
بعد یا قریب کہیت کی آبادی دیہہ سے تشخیص کیجاتی ہے گانو سے ملحق کسی
معین عرض کا حلقہ گونڈ کہلاتا ہے اور اوسکی شرح لگان سب سے زیادہ
ہوتی ہے گونڈ کے گرد کے حلقہ معروف منجہا کی شرح اوس سے کم ہوتی
ہے اور بعید ترین حلقہ معروف بار کی شرح سب سے کم ہوتی ہے
علی العموم ایک حلقہ کے اندر چاہی زمین کی شرح لگان مین قدرتی اختلاف
خاصہ زمین کے سبب بہت کم اختلاف ہوتا ہے مگر البتہ باراتی بار زمین
قطعات ریگستانی و نالون وغیرہ کا لگان ہموار چکنی زمین کی لگان
سے بہت کم ہوتا ہے اسواسطے اوسکی اول و دوم دو قسمین کی گئین
اس سے زیادہ تقسیم اقسام کی ضرورت نہ تہی حالات دیہی اردو زبان
مین لکہے جاتے ہین اگرچہ وے صاحب تجویز جمع کو تشخیص مین مدد دینے
کیواسطے ہوتے ہین اور اسوجہ سے انگریزی سے زیادہ تر متعلق ہین
عنقریب کل حالات خسرہ سے معلوم ہوتے ہین اور جو حال اوس سے
بقین ورپایقت ہوتا کا غذات قانونگویا دفتر صدر سے لیا جاتا ہے اس
کاغذ سے پٹواری کا کچہہ تعلق نہین ہوتا ہے ⁂

गोंड़ा
मंझा
बार

نقشہ جمعبندی کا ساتوان خانہ کہیوٹ کیواسطے ہے کہ اوسکے سبب سے
علیحدہ کاغذ بنانے کی ضرورت رفع ہوگیی اوسمین ہرایک شخص خواہ
زمیندار یا اسامی کے کاشت کی زمین کی تعداد مع زر ہیج خواہ وہ
صرف جمع سرکاری دیتا ہو یا ذمہ وران اداے جمع سرکاری کو بطور
لگان دیتا ہو درج ہین اور خانہ کیفیت مین خاص رواج وحقوق و
حالات متعلق بہ دیہہ یا خاص اشخاص لکہنے کی گنجایش ہے ہندوستانی
ریاست مین زیادہ دقیق و پیچدار کاغذ بنانے کی اس سبب سے کہ آیندہ
کو اونکا مرتب ہوتا رہنا اور اونپر عمل ہونا دشوار ہے ضرورت نہ تہی
جمعبندی کی پیشانی یہہ ہے۔

نام[۱] تہوک وپٹی۔ نمبر[۲] شمار۔ نام[۳] کاشتکار۔ نمبر[۴] کہیت مندرجہ خسرہ
تعداد[۵] اراضی مزروعہ وغیر مزروعہ۔ مقدار[۶] لگان مع شرح۔ اس پیشانی
کے چہپے ہوے کاغذ وقت شروع خسرہ پٹواری کو دیے جاتے ہین۔
ہرایک محال کیواسطے ایک کاغذ ہوتا ہے جسطرح کہیتون کی پیمایش ہوتی
جاتی ہے اس نقشہ کی خانہ پری ہوتے ہی خسرہ ختم ہوتا ہے تب منصرم
اس پرچہ کی پرتال کرتے ہین بعد تصدیق اوسکے کوایف درج جمعبندی
ہوتے ہین ؂

جس ریاست مین عوام کی تحریری و تقریری زبان ہندی ہے اور
دفترون مین بہی زیادہ تر اوسی کا استعمال ہے دفتر دیہی کا بہی اوسی
زبان وحروف مین مرتب ہونا مناسب ہے اسواسطے یہہ تجویز ہوئی

کہ مسودات خسرہ وجمعبندی کو پٹواری صاف کرین چنانچہ پٹواریون
نے اس کام کو بہت اچھی طرح کیا مگر منحصر ہونے کی دیہات مین تصدیق
کیواسطے جانے کی ضرورت سے پٹواریون کو عرصہ تک گانوین ٹھیرنا
پڑا اس سبب سے وے عرصہ تک صفائی کے کام مین مصروف نہو سکے
مگر حالات دیہی کا ہندی مین لکھنا ضرور نہین ہے اسواسطے مستعد محررون
سے اردو مین لکھائے گئے ❊

۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ مین بجز نقل وصفائی وترجمہ کے ترتیب مثل مین کچھ کام
باقی نرہا اور اوسمین سے بہی زیادہ تر ہوگیا تشخیص جمع کی شروع
کرنے مین صرف اوسکی تکمیل کا انتظار تہا اور یقین تہا کہ موسم سرما آیندہ
مین جمع مشخص ہوکر زمینداروں کو سنا دیجاویگی ❊

خرچ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ تک بندوبست کا کل خرچ۔ مارچ ۱۸۶۶ تک۔ مارچ ۱۸۶۸ تک
عہ ۱۸۶۶ تا ۱۸۶۷ ۱۱۰۰ ۔ ۱۸۶۷ تا ۱۸۶۸ ۲۲۴

میزان ملحقہ ۱۸۶۸ ۱۳۱۴ ہوا اور یقین ہوا کہ خرچ آیندہ دس ہزار روپیہ
سے زیادہ نہوگا مگر ۔ ۱۸۴۱ بابت پیمایش اراضی جاگیر بذمہ
معافیداران وبابت حدبست بذمہ زمینداران وقیمت آلات پیمایش
بذمہ پٹواریان تہا بعد منہائی اس رقم کے بندوبست کا کل خرچ پچاس ہزار
روپیہ سے تجاوز نکریگا ❊

عملہ ممالک مغربی وشمالی کے اکثر اضلاع کا بندوبست اونہین ایام

مین ختم ہونے سے صاحب مہتمم بندوبست کو مشاق و تجربہ کار اہلکار
پسند و منتخب کر کے نوکر رکھنے کا بہت اچھا موقع ملا تھا کہ اونہون نے اپنا کام
بہت اچھی طرح انجام دیا اول سال مین ترقی پیمایش و صحت کاغذات
کنھیالال ڈپٹی کلکٹر بندوبست کی کوشش و توجہ سے ہوئی تھی کہ
اوس نے احکام نافذہ کی کمال اطاعت سے و بلا تفاوت تعمیل کی
اور دوسرے سال مین ہی اوسکی محنت و دیانت سے حکام کی نظرون
مین اوسکا اعتبار روز بروز زیادہ ہوتا گیا اوسکے انتقال سے
محکمہ بندوبست کو سخت صدمہ پہونچا مگر اوسکی کوشش و لیاقت سے
کام اس درجہ کو پہونچ گیا تھا کہ بجاے اوسکے اوسی رتبہ و تنخواہ
کا اہلکار مقرر کرنے کی ضرورت نرہی صرف منشی درگا پرشاد کہ سابقاً
ضلع آگرہ مین بہ تحت صاحب مہتمم بندوبست تھا بمشاہرہ دوسو روپیہ
ماہوار مقرر ہوا وہ ہی بہت تجربہ کار و نیک چلن و مستعد اہلکار ہے

خاتمہ رپورٹ بندوبست

جمع وخرچ ریاست

سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع مین راؤ راجہ سردنکر راؤ صاحب نے سال آیندہ کی آمدنی
کا تخمینہ بہ تعداد [illegible] لکھ [illegible] کیا تھا اسمین [illegible] لکھ [illegible] رقم
مال کا تھا باقی سایر و خراج جاگیرات و نذرانہ وغیرہ بالائی رقمون کا مگر

یکم جون ۱۸۶۷ تک صرف دو لکھہ ۔۔ لماعہ وصول ہوا باقی عدم وصول
رہا سالہاے گذشتہ کی سختی و زیادہ ستانی اور بارش ۱۸۶۳ کی غرقی
اور جنوری ۱۸۶۴ کے پالے سے رعایا تباہ ہوگئی تھی اکثر زمیندار
گانو اور ہزارہا بیگھہ غیر مزروعہ رقبہ چھوڑکر بھاگ گئے تھے باقی ماندہ
مطلق محتاج تھے اصل مالگذاری معینہ غیر ممکن الوصول تھی زیادہ
تشدد کیا جاتا تو باقیماندہ زمینداروں کی مفروری کا بھی خوف تھا
اسواسطے دوسرے سال کا مطالبہ بقدرے لکھہ ... صماسہ رکھا
گیا ہر ایک گانو کی کیفیت تحقیق کی جو وصول ہوا مجرا دیکر بحسب ضرورت
ونقصان تخفیف جمع ہوئی اشتہار جاری ہوا کہ جمع معینہ سے زیادہ
کچھہ نلیا جاویگا محاصل و لاگ ناواجب مروجہ سابق کہ بہ تعداد لہ ...
سما ... تھی مطلق معاف ہوئی اور ... لماصہ کے علاوہ اوس کی
منہائی ہوئی اس سے رعایا کا بخوبی اطمینان ہوگیا اور آمدنی صرف
بقدرے لکھہ ... لاعہ رہگئی افزونی کاشت اراضی اور آبادی
زمینداران مفرورین کوشش عمل مین آئی ... لماحہ تقاوی
خرید نرگاوان و تخم کیواسطے دیا گیا اور ... صماسہ مرمت چاہات و
تالابون مین خرچ ہوا سایر مین بجاے چالیس ہزار کے ... کی آمدنی
ہوئی اس ... کا انتظام اچھا نہ تھا اہلکارون کی نسبت مقدمات
بد دیانتی دایر ہوئے اونکے واسطے تجویز سزا ہوئی ۔ راو سرمتھرہ جاگیر
دار ریاست کا نذرانہ مسند نشینی تعدادی دس ہزار روپیہ بوجہ نقصانات

جاگیر حسب درخواست اوسکے اور پنچسرداران و راؤراجہ ذکمہ راؤ کی
صلاح سے ایک سال کیواسطے ملتوی رہا اسطرح کل آمدنی ریاست بعد
منہائی -

مالگذاری	سایر	نذرانہ	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] -

سمت ۱۹۲۱ کی بابت بہ تعداد رقم لکھہ [illegible] رہگئی ٭
سمت ۱۹۲۳ مین ہرطرح کی منہائی و تخفیف کے بعد زر مالگذاری بقدر لکھہ
[illegible] مقرر ہوا کہ سالگذشتہ یعنی سمت ۱۹۲۳ کی نسبت اکیس ہزار روپیہ
کا اضافہ تہا ٭
سنہ ۱۸۷۵و۷۶ء کی جمع تشخیص کرنے مین حسب رپورٹ نمبری ۶۴ مورخہ -
جولائی سنہ ۱۸۷۵ء یہہ قرار پایا کہ زر مالگذاری حسب جمعبندی سمت ۱۹۲۶ باضافہ
دو روپیہ فیصدی تخمیناً مقرر کیا جاوے اور بغرض تعین جمع دیہہ وار
نقشجات جمع وصولی ابتدا سمت ۱۹۲۰ لغایت سمت ۱۹۳۰ مرتب ہوکر محکمہ پنچایت
مین پیش ہوئے تحصیلدار و قانونگو و چودہری و کل دیگر اہلکاران
ریاست جنسے کچھہ حال قابلیت دیہات معلوم ہونے کی امید تہی پنچایت
مین طلب ہوئے ہر ایک سے رائے لی اور بخوبی بحث و گفتگو کرکے دیہات
کی جمع مقرر کی بعض گانو مین سمت ۱۹۲۶ کی جمع کی نسبت بارہ روپیہ فیصدی
تلک کا اضافہ ہوا اور بعض مین بیس روپیہ فیصدی تک کی تخفیف ہوئی
آخیر مین سے لکھہ [illegible] کی جمعبندی ہوئی نمبرداران دیہات

دہولپور مین طلب ہوکے جمع سنائی گئی اور انکو ہدایت ہوئی کہ اگر
اس سے زیادہ مطالبہ کیا جاوے تو وہ ناجایز ہے ہرگز مت دو مگر اسمین
انکار مت کرو ہر ایک تحصیل کی کچہری کے دروازہ پر جمع دیہات متعلقہ
کا نقشہ چسپان کیا گیا بحالت نہونے پیمایش ملک اور عدم دریافت
حالات دیہی و دیگر کاغذات دفتر کا وسط جمع دریافت کرنے کے
واسطے اس سے بہتر ذریعہ اور کچھ نہ تہا ٭
اپریل ۱۸۶۷ع سے مارچ ۱۸۶۸ع تک لکھہ ...ہ ... سال سے وصول
ہوا اس سے بنظر ظاہر ... کا نقصان معلوم ہوتا ہے مگر اصل
مین یہہ نقصان نہین ہے راج مین ایصال جمع جون سے مئی تک
ہوتی ہے اسواسطے رقم مندرجہ صدر راج کے حساب سے سال تمام
کی آمدنی نہین ہے اوسمین دو ماہ سمت ۱۹۲۳ کی اور دس ماہ سمت ۱۹۲۴ کی
ہین پس جمع مقررہ مین صرف چند مقامات پر کسیقدر ترمیم کرنے کی
ضرورت ہوئی اور اسطرح مبلغ پچیس ہزار روپیہ کی تخفیف لازم
آئی ٭
پرگنات منیا اور گرد مین قحط سمت ۱۹۲۵ کی سختی اور چند سال سے ۲۶ دیہات
کی زمین متواتر سیلاب کی غرقی سے زمینداران دیہات گانو چھوڑ کر
چلے گئے تہے ان دیہات مین اخیر موسم سرما تک پانی بہرا رہتا ہے اور
باقیماندہ آبادی مین امراض پیدا کرتا ہے اور اخیر مین سطح زمین پر
بہ یعنی خاک شور چہوڑ جاتا ہے اس حال کو دیکہتے ہوئے تا وقتیکہ پانی

نکلنے کا بندوبست قرار واقعی نہوجاوے زمینداران مخروج کے از سرنو
آباد ہونے کی امید نہین ہوسکتی علاوہ اسکے سال بسال زمین زیادہ
ضعیف اور زمیندار زیادہ مفلس ہوتے جاتے ہین اسواسطے بنظر انسداد
وکمی نقصان آیندہ حتی الامکان کچھہ تجویز کرنا لازم آیا اراضی غرقی
की مجمل پیمایش اور قیاساً زمین کا ڈہال اور پانی کا نکاس دیکھکر بر تتبعہ
اور او تنگن ندیون مین نالہ کاٹنے کی تجویز ہوئی اور امید تہی کہ بارہ
تیرہ سو روپیہ کے خرچ سے اسی سال مین تیار ہوجاویگا مگر اوسکے
اہتمام کیواسطے تربیت یافتہ انجنیر کی ضرورت تہی اور ان دیہات کی
جمع کہ بہ تعداد ۔۔۔ ہے بمقابلہ جمع سابق کے سخت نہین ہے اس غرقی
سے نجات پاوین تو آیندہ بہی بخوشی دے سکین گے اسواسطے تخفیف
جمع نکرکے صرف التواء مطالبہ کیا گیا ہے کسی گانو مین کل زمین غرق
نہین ہوتی ہے مگر البتہ جزو اعظم غرق ہوتا ہے پس اس سال مین
دس ہزار روپیہ کا ایصال ملتوی رہا پرگنہ راج کہیڑہ کے اکیس دیہات
مین کہپرہ کیڑہ کہ کسی سال مین پیدا ہوکے زراعت نخود کے تخم و بیج کو
کہاجاتا ہے باعث نقصان ہوا کہ اس سے تخفیف جمع لازم آئی علاقہ
ریہنہ کے اٹہائیس گانو واقع نالہ ہاے لب دریاے چمبل جنمین تنور
راجپوت اور گوجر رہتے ہین ہمیشہ سے باعث تکلیف ہین اگرچہ زمین اچہی
ہے مگر آبپاشی نہین ہوسکتی پانی سطح زمین سے بہت عمیق ہے جمع
سخت نہین ہے مگر تنور راجپوت بدخرچ اور مفلس ہین اور گوجر بجاے

वरवय

उदंगन

खपरा

रेहना

محنت کشاورزی کے ارتکاب جرایم سے معاش پیدا کرنے کو بہتر سمجھتے ہین
کل علاقہ مین زراعت کم ہوتی ہے نالون کی بودباش اور دشوار گذار
مقامات کی وجہہ سے یہہ لوگ ہمیشہ فوج کشی کے بغیر جمع نہین دیتے تھے
اب بھی اگرچہ فریب و تساہل کرتے ہین مگر مقابلہ نہین کرتے صاحب پولیٹکل
ایجنٹ نے دورہ مین نمبرداروں سے حالات وہی کی تحقیقات
کی مقدم شکایتین تین تھین - سختی جمع - پانی کی قلت - قرضہ - سختی جمع
کی تحقیقات پیمایش کے بغیر ممکن نہ تھی پانی کی قلت مین کچھہ شبہہ
نہ تھا چاہات و تالاب تیار کرنے کی تدبیر کی گئی اکثر مقامات پر بند و
تالاب بنانے کے موقعے بہت اچھے ہین مگر اونکی تیاری کیواسطے انجنیر
ضرور چاہیئے - قرضہ کی شکایت رفع ہونا مشکل ہے اور اوسکے دفعیہ
کے بغیر کل تدبیرین لاحاصل ہین اور سرکاری تدبیر سے صرف چندروزہ
انسداد ہوسکتا ہے رعایا کی ناعاقبت اندیشی سے پھر وہی حال ہوجاوے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور پچپیردارون نے نمبردار و زمیندارون
سے کچھہ سختی نہ کی کیونکہ اول تو سختی ہر مقام پر خراب ہے اور خصوص
یہان کہ ایک شخص پر سختی کرنے سے صدہا اوسکے جانب دار ہوجاوین
نہایت پر مضرت ہوتی علاوہ اسکے لب دریاے چمبل سرحد گوالیار
پر واقع ہونے سے ان دیہات کا سمبھالنے والا بھی کوئی نہین ہے
کہ اوس علاقہ مین رہ کر ستواتر واردات کرجاوین اور گرفتار نہو سکین
فہرست قرضہ مرتب کراکے قرضخواہون سے بند و بست اداے قرضہ کی

تدبیر کی گئی - پرگنہ راج کہیڑہ مین بابت نقصان زراعت کرم کہیرہ اور
قرضہ وکمی کاشت علاقہ ریہنہ سے گیارہ ہزار روپیہ جمع مین کم ہوا اور
ریہنہ مین نائب تحصیلدار باڑی متعین ہوا ۞

बाड़ी
कुल्हारी
बसई

پرگنات باڑی - کلاری مین انواع موجبات سے چار ہزار روپیہ
کا التوار ایصال وتخفیف لازم آئی پرگنہ بسئی مین کچہہ تخفیف ہوئی کل
راج مین اشتہار دیا گیا کہ سمت ۱۹۴۳ مین اضافہ جمع مطلق نہوگا ۞
اقساط ایصال جمع خریف مین ۱۴ - اکتوبر و ۱۲ - ستمبر اور ربیع مین ۱۴ -
فروری و ۲۰ - اپریل مقرر ہین خریف کی اقساط غیر مبدل رہتی ہین
مگر ربیع کی بحسب ضرورت ۱۲ - مارچ و ۱۲ - مئی سے مبدل ہوجاتی
ہین مگر یہہ التوار صرف اونہین دیہات کے واسطے ہے جنسے ایصال
جمع کی امید کامل ہوتی ہے سرکش وغیر معتمد سکنار ڈانگ ودیگر دیہات
واقع سرحد کو اسمین داخل کرنا خلاف مصلحت ہے دہونس ودستک
وغیرہ سے زمینداروں کا بہت نقصان ہوتا ہے اس واسطے اوسمین
حتی الامکان کمی ہوئی ۞
جون ۱۸۸۶ء مین پنچیسرداران راج دہولپور نے تجویز کی کہ شروع واختتام
سمت راج کی تاریخین بموجب سنہ مروجہ سررشتہ مال و دفتر جناب گورنمنٹ
ہندوستان کے یکم اپریل و ۳۱ مارچ مقرر کیجاوین اور یکم جون و
۳۱ - مئی مروجہ سابق موقوف ہوکے سمت مجریہ حال کی روسے کل
حسابات وکاغذات راج مرتب ہوا کرین ۞

سمت ۱۹۳۲ کی جمع سے لکہہ للعہ ۂ لاعہ تجویز ہوئی تہی دیہات کی جمع
مین کچہہ اضافہ نہوا تہا مگر یہہ خفیف اضافہ اس سبب سے ہوا کہ موضع
ساہن پور جاگیر سے خالصہ مین منتقل ہوکے اوسکی جمع کا راج کی آمدنی
مین اضافہ ہوا ؛

اس سمت مین کل معہ لکہہ ۂ سالعہ ۹ر۳ہر بدین تفصیل

قسط چہارم بحساب سمت سابق	سال حال	بقایا سنوات گذشتہ
ۂ لماعہ ۳ر	ے لکہہ ۂ عالعہ ۲ر۱۲ہر	ۂ لماعہ

وبحساب حال پیشگی سال آیندہ وصول ہوا مگر چونکہ جمع حال مین سے
للعہ ۂ مالعہ باقی رہا اس صورت مین پیشگی سمت ۱۹۳۳ کا صرف
لعہ ۂ اعالعہ وصول ہوا چونکہ یہہ بقایا بہی مابعد وصول ہوکر سمت ۱۹۳۲
کی جمع وصولی سے لکہہ ۂ ماعہ ہوگئی پس اس سمت کی جمع مین صرف
ۂ اعا للعہ ر کا نقصان ہوا ؛

یہہ نقصان زیادہ تر اونہین پرگنات مین واقع ہوا جمین سالگذشتہ
مین ہوا تہا یعنی منیہ وگر دین لعہ ۂ علاقہ ریہنہ پرگنہ راج کہیڑہ مین عالعہ ۂ
پرگنہ باڑی مین الـ ۂ صماعہ کولاری مین ما ۔
پرگنات منیہ وگردین دفعیہ نقصان غرقی کیواسطے نل کہودنے کی تجویز
ہوئی اوسمین مبلغ الـ ۂ صماعہ خرچ ہوا اگرچہ بسبب اختلاف موسم
کے کہ بارش شروع مین کم اور اخیر مین زیادہ ہوئی یہہ نالہ جات

چندان کارآمد نہوئے مگر تاہم اون سے بہت فایدہ پہونچا جس زمین میز
ہوکر یہہ نالے بنائے گئے ہین نرم ریتہ کی ہے اس سبب سے اونکو زیادہ
ڈہالوان بنانا مناسب نہ تہا کہ پانی کے زور سے زمین کٹ جاتی چونکہ
یہہ تدبیر ابتدائی تہی اسمین زیادہ روپیہ خرچ کرنا بہی قرین مصلحت
نہ تہا اسواسطے نالون مین فی میل ایک فٹ کا ڈہال رکہا گیا اور عرض
اوپر سے سات فیٹ اور نیچے سے تین فیٹ اور اوسط عمق ساڑہی
چار فیٹ کا - پس اگرچہ جسقدر پانی نکالنے کیواسطے تجویز کی گئی تہی اوسکو
بہ تدریج نکال سکتے تہے مگر ستمبر مین علی التواتر کثرت سے بارش ہوئی
اوسکا پانی اون سے نہ نکل سکا سرزمین غرق آب ہوگئی اور قبل اسکے
کہ یہہ پانی نالون سے نکلے دیہات مین فصل خریف کو بہت نقصان پہونچا
اور جن دیہات کا پانی نالون سے نہ نکل سکا اونمین بہت نقصان
ہوا نو دیہات ڈوبانی - بسیرپور - بیل پور - ناگولی - سانڈرہ -
لوہاری - جاٹولی - محمدپور - اور ریلہ مین جو پانی ہم سرمامین
بہی بہار رہتا قبل اسکے کہ زمین فصل ربیع کیواسطے کاشت کیجاوے
نکل گیا اور ان ویران دیہات کے زمیندارون سے جسقدر کاشت
ہوسکتی اوس سے زیادہ زمین نکل آئی اور سالہاے گذشتہ کی
نسبت بیماری بہی کم ہوئی اس سے ان مغروق دیہات کی حالت
مین بہت فرق آگیا تاہم اداے مالگذاری کیواسطے او نیز نقصانات ناقابل
نہوا اور جسقدر زمین غرقی سے نکلی گئی اوسی کی کاشت کیواسطے

डुबानी
बिसीरपुर
बीलपुर
नागोली
सांदरा
लोहारी
जाटोली
मुहम्मदपुर

مزارع جدید بہم پہونچاکر آباد کرنے مین کوشش عمل مین آئی از سرنو آباد ہونیکا سلسلہ بتدریج مگر استقلال سے جاری ہلو جدید اسامیان کہ آباد ہونے لگین صرف تین دیہات برونده - دایری - بلگانو مین ۷۰ جدید پل تیار ہوئے تاہم ان دیہات کی جمع سمہ ۱۹۲۳ مین چار ہزار سات سو روپیہ کی کمی عاید ہوئی ؛

بند موضع بشنوده سے جسمین قریب ایک میل طول مین اور ایک ثلث میل اوسط عرض مین پانی ہر یگا امید ہے کہ جو پانی جنوب مغربی بلند زمین سے ان پرگنون کے پست قطعات مین آکر بہرتا ہے آیندہ کو مسدود ہوکر یہہ سرزمین سالانہ غرقی سے محفوظ رہیگی ؛

موضع پنچ گانو واقع بلند زمین پرگنہ گردین بسبب تلف ہوجانے چاول کی زراعت کے کہ ابتدا مین بارش خفیف ہوئی اور کاشتکار معمولی وقت پر تخم ریزی نکرسکے ایک ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ؛

دیگر نو دیہات موضع سانڈرہ - فرخ پور - نرپورہ - پرانی چہاونی بہاگیرتھہ پورہ - بمرولی - بری پورہ - بسئی ڈانگ - بیچیہ مین بعد ملاحظہ کہتونی جدید مرتبہ پٹواری کے بوجہہ افلاس زمینداران وکاشتکاران کے تخفیف کرنی مناسب سمجھی موضع سانڈرہ وفرخ پور مین زمیندار اسقدر مقروض ہوگئے تہے کہ کاشتکارون پر زیادہ ستانی کرنے کے سوائے اونکے گذارہ کا بہی کوئی ذریعہ نہ تہا اور خصوص سانڈرہ مین نہر کی ندی کی طغیانی سے رقبہ کثیر عمدہ اراضی پر ریتہ پہیل گیا کہ اسمین

विरोंद
दायरी
बिलगांव
बिशनोद
पंचगांव
सांडरा
फ़र्रुखपुर
नरपुर
पुरानी छावनी
बमरोली
बरीपुर
बसई डांग
बीच्छया
सुरकी

سبب سے برائے دوام تخفیف جمع لازم آئی مگر دربار نے اس قسم کی دوامی کمی وبیشی بندوبست پختہ پر منحصر رکھکر ہر گانو کے ساتھ سال بسال بطور مناسب عمل کرنا مناسب سمجھا فتح پورا انتظام خاص ریاست مین لیا گیا - نور پور دیہرا فی چہاونی وبہاگیرتھہ پورہ مین مطالبہ سرکاری واقع مین سنگین تہا اسواسطے مثل سابندرہ کے بشرط نتیجہ بندوبست التواا ایصال جمع کیا گیا ؛

بھرولی دریاے چمبل کے کنارہ پر نالون مین واقع ہے وہان کی بھمدہ زراعت چمبل کی آبیاشی پر موقوف ہوتی ہے سمت ۱۹۳۲ مین اس ندی کی طغیانی کم ہوئی اس سبب سے پیداوار کم ہوئی بڑی پورہ وبسئی ڈانگ مین گوجر زمیندار ہین اونہون نے اپنی اسامیون کو اسقدر تنگ کیا کہ ایک سرکاری اہلکار کا متعین کرنا ضرور ہوا اسکی بدچلنی سے کام زیادہ خراب ہوا کہ اوسکو موقوف کیا اور گانو خاص راج کے انتظام مین لیا گیا ؛

بیچیا مین زمیندار سالہا سال سے آپسمین تنازعہ کرکے برباد ہوگئے ہین سمت ۱۹۳۳ مین دربار نے بذریعہ پنچایت اونکے نزاع کا تصفیہ کرایا مگر ہین نے فیصلہ پنچایت کو قبول نکیا تب حکم ہوا کہ گانو کسی غیر شخص کو دیگر چند سال کیواسطے مستاجری بندوبست کیا جاوے ان نو دیہات مین سالانہ جمع مین کم ہوا کہ اسطرح پرگنات گردونیہ مین لعہ کا نقصان ہوا ؛

تعلقہ دہہنہ پرگنہ راج کہیڑہ مین نایب تحصیلدار متعین کرکے زمیندار ون

کے قرضہ کا بندوبست کرنے کی تجویز ہوئی تھی اوسمین ثابت ہوا کہ تاوقتیکہ
اونکے دیہات کو خاص ریاست کے انتظام مین لیکر آیندہ کو راج گوالیار
و نیز اس راج مین اونکو قرضہ نہ ملنے کی تدبیر نہ کیجاوے صرف اداے قرضہ
سابقہ کی تدبیر سے کچھ فایدہ نہین ہوسکتا ہے مجبور صرف اسیقدر مناسب
سمجھا گیا کہ ہر ایک گانو پر نگرانی کامل رکھکر ہر ایک مین حسب موقع تجویز ترقی
کیجاوے اور جو لوگ خود اپنا بندوبست کرین اونکو خرید تخم و فرگاو
وغیرہ کیواسطے تقاوی دیکر اور ذریعہ آبپاشی بہم پہونچا کر مدد دیجاوے
اور جو بارہ دیہات سب سے خراب تھے انتظام خاص مین لئے گئے اونمین
سے بغیر اسکے کہ شرح لگان یا کاشتکارون کی محنت مین زیادتی کی گئی
ہو اور باوجود مشکلات و مخالفت زمینداروں کے بجاے لعہ ما
مدعہ جمع سمت ۱۹۳۱ کی اس مین ۔۔ مالعہ روپیہ وصول ہوا ٭
دیگر حصص ریاست کی نسبت علاقہ بہند مین بہت کم ترقی ہوئی ہے
زبردست تھور ٹھاکر و گوجرون کو جو بذریعہ تمرد و سرکشی ہمیشہ سزا سے
محفوظ رہے مثل دیگر کمزور زمینداروں کے پابند قواعد و مطیع احکام
راج ہونا بہت ناگوار ہے اگرچہ علانیہ مقابلہ نہین کرسکتے مگر پیداوار اراضی
کو بہترین و دیانت ذریعہ معاش سمجھنے پر رضامند نہین ہوتے امید ہے
کہ انتظام متواترہ سے اونکا یہہ طریقہ چھوٹ جاویگا اور تمام دیہات
کی نظر اور نتایج بندوبست مال اور آسانی کاشت اراضی سے کہ وسایل
آبپاشی سے ضرور ہوگی اونکے چلن و رویہ مین بہت ترقی ہوگی اس

پرگنہ مین کل نقصان بہ تعداد [illegible] رہا پرگنہ باڑی مین بسبب
قلت بارش ابتدائی موضع کانپور تالاب جسمین سنگھاڑہ پیدا ہوتا ہے
نہ بھرا اور نو دیہات مین تخفیف جمع ہوئی اسوجہ سے ایک ہزار پانسو
روپیہ کا نقصان ہوا ٭
پرگنہ کولاری کے تین دیہات مین ژالہ زدگی زراعت ربیع خراب ہوکر
دو سو روپیہ کی کمی جمع ضرور متصور ہوئی ٭
پرگنہ بسیری مین کچھہ تخفیف جمع نہوئی ٭
۱۸۷۶ و ۷۷ مین زر مالگذاری بہ تعداد [illegible] سالگذشتہ
سے بہ اضافہ [illegible] تجویز ہوا یہہ اضافہ جمعبندی کی بیشی سے
نہین ہوا مگر موضع برکھیڑہ و ٹہری و بہرانتی کی جاگیر سے داخل خالصہ
ہونے کے سبب سے ہوا ٭

اس سال کل روپیہ [illegible] بدین تفصیل -
بقایاے سنوات گذشتہ [illegible] جمع حال [illegible]
پیشگی سال آیندہ [illegible] ٭
اس سال مین [illegible] تخفیف جمع بسبب افلاس زمینداران و
نقصان زراعت اور [illegible] معاوضہ اراضی درآمدہ ریل و
تالاب وغیرہ کل [illegible] کا نقصان ہوا پرگنات [illegible] و گرد مین
[illegible] کی تخفیف ہوئی ان پرگنون کے مغروق دیہات مین
اخراج پانی کے نالون سے بہت فایدہ ہوا اور نقصان جمع زیادہ تر

اون کے سواے دیگر دیہات مین ہوا ہے علاوہ نو دیہات مندرجہ رپورٹ سالگذشتہ کے موضع ساہن پور مین کہ جاگیر سے منتقل ہوکر انتظام خالصہ مین آیا تہا اور جاگیرداروں نے آپسمین نزاع کرکے جاگیر حاصل کی تہی تخفیف جمع ہوئی اونہون نے اپنی خوشی سے بالعوض جاگیر کے سالانہ نقد تنخواہ لینا منظور کیا تہا یقین ہے کہ تقاوی دینے اور نرم جمع مقرر کرنے سے جو نقصان اونہون نے کیا ہے اوسکا دفعیہ ہو جاویگا ؛

گہیر - بامرولی اور نیا گانو مین بہی چند وجوہات سے تخفیف ضرور متصور ہوئی اسکے سواے جو تخفیف ہوئی وہ بالعوض اراضی درآمدہ سڑک ریلوے کی تہی یہہ زمین ۱۰۰ لمائے روپیہ کی قیمتی تہی کہ اوس سے گردونیہ کے پرگنات مین ۱۰۰ ما لئے کا نقصان ہوا پرگنہ باج کہیڑہ مین ۳۰ سا لئے کی تخفیف جمع ہوئی تو گو تہوڑا کر اور گوجروں نے نیک چلنی اختیار کی اور خام دیہات کا اچہا بندوبست رہا ؛

घेर
बामरोली
नयागांव

پرگنہ باڑی مین موجبات مختلفہ سے ۱۰۰ ا ما ئے کی تخفیف ہوئی ؛
پرگنہ تیسری مین زمینداران موضع جٹ پورہ کا استحقاق سو روپیہ نانکار قایم ہوکر جمع مین سے کم ہوا پرگنہ کولاری مین ژالہ زدگی سے دو گانو مین ۱۰ کی تخفیف ہوئی ؛

जयपुरा

اس سال بعد منہائی معاوضہ اراضی درآمدہ ریل اور نانکار کی تخفیف جمع بحساب صرف پونے دو روپیہ فیصدی ہوئی اور ایصال جمع میں

کچھہ مشکل نہوئی کہ سب نے بخوشی ادا کردی و سایل آبپاشی کے اجراء سے زراعت مین بہت ترقی ہوئی جدید اسامیان آکر آباد ہوئین اور پیداوار فصلین بہی اچہا ہوا ور علاقہ ریہنہ مین بہت ترقی ہوئی تحصیلداران وعملہ مال کی کارگذاری تحسین وآفرین کے لایق ہے اوہنون نے کار و بار بند وبست مین اوس سررشتہ کے عملہ کو بہت مدد دی ❖

ٹانکہ دار

मिरमथरा
बिजौली

مہارانا صاحب دہولپور کے تحت مین دو علاقہ جات سرمتہرہ اور بجولی کہ سرمتہرہ کا راؤ اور بجولی کا ٹہاکر کہلاتے ہین خراج گذار ہین سرمتہرہ کی آمدنی لاکہہ روپیہ سالانہ کی ہے وہان سے بیس ہزار روپیہ سالانہ خراج آتا ہے اور بجولی کی آمدنی کم ہے وہان سے الہ سالانہ داخل ہوتا ہے۔ دونون رئیس مہاراجہ صاحب قرولی کے خاندان مین سے جادون راجپوت ہین دونون کسیقدر خود اختیار ہین مسندنشینی پر مہارانا صاحب کو نذرانہ دیتے ہین اور راج سے اونکو موافقت ہے۔ اسیطرح موضع نمرول کہ علاقہ راج گوالیار کے اندر واقع ہے

निमरोल

اگرچہ اصل مین ٹانکہ داری نہین ہے مگر اوسکی جمع آتی ہے وہ ٹانکہ داری کی ذیل مین لکہی جاتی ہے اس گانو کی جمع اعہ عار ہے ❖ سنہ ۱۲۷۵ مین ٹانکہ بجولی اور جمع نزول کا الہ اعا بقایٰ وصول مہاراؤ سرمتہرہ کے ذمہ سنہ ۱۲۷۵ و سنہ ۱۲۷۶ کا آٹھہ ہزار روپیہ تہا

اوس نے بوجہ زیر باری کے کہ بیٹے کی شادی سے ہوئی تھی اس
مطالبہ کا ملتوی رہنا چاہا کہ منظور ہو کر حسب اقرار اوسکے وصول کیا گیا

نانکار

اس راج مین ۳۸۰ دیہات مالگذار ہین اون مین سے ۲۱۰ دیہات علاوہ
جمع سرکار مبلغ [illegible] مالانہ بابت نانکار کے ادا کرتے ہین یہہ روپیہ
مختلف دیہات مین پندرہ روپیہ سے [illegible] تک بشرح مختلف تقسیم
ہوتا ہے ٭

اصل مین نانکار راج کی جمع دیہہ مین سے ایک دو یا چند نمبرداروں
کو ملتے تھے بعض اوقات یہہ نانکار کسی زمانہ فساد مین راج کی یا خود مہارانا
صاحب کی خیر خواہی کرنے کے عوض مین ملی تھی اور بعض کو کسی گہاٹ
یا سرحد موقع فساد کے انتظام کے جلدو مین عطا ہوئے تھے مگر بیشتر صورتون
مین علاوہ پانچ روپیہ فیصدی جمع کے زبردست ٹھاکرون کو اس غرض
سے مقرر ہوئے تھے کہ وے سب لوگون کو راج کی اطاعت کرنے پر آمادہ
کرین ہمیشہ سے پچہرداران و دیوانان و تحصیلداران کے نزدیک
نانکار بڑا دقیق معاملہ رہا ہے کہ کسی کی سمجھہ مین نہین آتا ہے جہان شاملات
یعنی کل نمبردارون کے مشترک ہے کچھہ نزاع نہین ہوتا مگر جہان صرف
ایک یا دو شخص مستحق ہین اور رون کیطرف سے اوسے نانکار یا اوسیقدر
جزو جمع مین عذر و شکایت ہوتی رہی ہے اصل حال کی تحقیقات نہایت

دشوار ہی یا بندگان نانکار کے پاس سند نہین ہین یہہ امر کسی ذریعہ سے تحقیق نہین ہو سکتا کہ کب کس نے اور کسو جہہ سے نانکار مقرر کی تہی سمت ۱۹۱۲ کے دفتر تحصیل یا دیوانی مین یہہ تو پتہ ملتا ہے کہ فلان نمبردار کو قدیم سے نانکار ملتی ہے اور سمت ۱۹۱۲ کے بعد کے نانکارون کی تاریخ تقرر ملتی ہے مگر اوسکی وجہہ نہین ملتی ٭

اب کل نانکارون کا ایک کاغذ مشتمل جملہ حالات کہ دفتر تحصیل و دیوانی و زبانی شہادت سے معلوم ہو سکے مرتب ہوا جن مقدمات مین ثابت ہوا کہ نانکار بلا شرط یا بعوض خدمت یا بندہ یا اوسکے بزرگ کی مقرر ہوئی تہی بحال رہی اور جن مقدمات مین موقع دیہہ یا حالات متعلقہ سے ثابت ہوا کہ نانکار بالعوض حفاظت گہاٹ یا سرحد کے یا ایصال جمع مین اعانت کرنے کے عوض مقرر ہوئی تہی تحقیقات کی گئی کہ پابندہ نے خدمت معینہ کو کسطرح انجام دیا ہے اور اوسکو آگاہ کیا گیا کہ بشرط اداے خدمت اوسکو ملے گی ٭

ابتدا مین نانکار دیہات کی جمع سرکاری کا جزو تہا قبل عطاے یہہ رقمین راج کی ملکیت تہین اور بعد عطاے دیہات سے علاوہ جمع سرکاری کے وصول ہوتی تہین پس نانکار یا تو سرکار کا حق ہے یا اوس شخص کا جسکو سرکار نے عطا کر دی مگر گانو کا کچہہ حق نہین ہے اگر جاگیرداران راج مناسب سمجہین کہ کسی شخص کو نانکار نملے تو وہ شامل جمع ہو کے اور جمع کا ایک جزو متصور ہو کے راج مین لیجاویگی ٭

اور یہہ دستور کہ نمبردار زر تنکار کو اول گانو کی آمدنی سے وضع کرکے باقی آمدنی بوجہہ جمع سرکاری تحصیلون مین داخل کرین جمعی الاسکا موقوف کیا جاوے گا اور آیندہ کو یا بندگان تنکار جمع سرکاری وصول ہوجانے کے بعد نہ کہ قبل اوسکے وصول کرینگے ٭

جاگیر

اکسٹھہ دیہات جمعی یک لکھہ للعہ تا ۱۵ ماصہ اس راج کے وقتاً فوقتاً جاگیر مین دئے گئے ہین کل جاگیرین بالعوض نوکری ملی ہین اور کسیقدر سوار کی نوکری کل جاگیرداروں کے ذمہ واجب ہے جاگیرون کی شرائط و قواعد بہت مشکل ہین کوئی صفائی سے ظاہر نہین کرتا ہے ٭

اوباری

مہارانا صاحب نے جاگیرداروں کو جسقدر آمدنی کا گانو دینا تجویز کیا اوس سے گانو کی جمع کسیقدر زیادہ ہے تو وہ زیادتی اوباری کہلاتی ہے کہ ماہ بماہ واجب اوسکا خزانہ راج مین داخل کرتا جاگیردار کے ذمہ ہوتا ہے کہ اسطرح ۲۹ جاگیردون مین اوباری کا الٹ ۱ واجب الطلب ہے مگر سابقاً مہارانا صاحب مرحوم کی مروت کے سبب سے کوئی جاگیردار اوباری کا داخل نہین کرتا تھا چونکہ یہہ رقم مدت سے عدم وصول تھی دوبار چند مقدمات بعدالت بڑا سے اوباری دار ہوئی اسواسطے

صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے تا وقت تحقیق ہو جانے حقوق و مطالبہ ہر دیہہ
کے بذریعہ بند و بست مال مقدمات مذکور مین فیصلہ کرنا ملتوی رکہا اور اس
سبب سے زر اوباری کے ایصال مین بہی التوار ہوا ❖

نقد سوای جاگیر

جہان زر معاوضہ نوکری مجوزہ مہارانا صاحب سے جاگیر کی آمدنی کم
ہے اوس کمی کا روپیہ خزانہ راج سے دیا جاتا ہے اسکو نقد سوای جاگیر
کہتے ہین یہہ روپیہ ۱۶۱ جاگیردارون مین لاعہ ہے دفتر ریاست سی صحیح
حال تحقیق نہونے کی وجہ سے جاگیردارون نے مطالبہ زر اوباری اور
ادای زر نقد سوای جاگیر کو یکسان التوار مین رکہا ❖

دیہات معافی و اراضی معافی و جاگیر

چالیس دیہات جمعی لعہ عالعہ زیادہ تر برہمن لوگون کو معافی لاخراج
مین معین ہین ان چالیس دیہات معافی اور ۱۶ دیہات جاگیر کی سوای
مہارانا صاحب مرحوم کے زمانہ مین قطعات اراضی جاگیر و معافی مین دینا
عام دستور ہوگیا تہا اونکا صحیح حال کاغذات دفتر سے تحقیق نہین ہوتا ہے مہارانا
بہگونت سنگہ صاحب کے زمانہ مین جوابتری کل سررشتہ جات مین تہی وہی
اسمین تہی جس شخص کو سو بیگہہ اراضی جمعی ایک روپیہ فی بیگہہ ملنے کا حکم
ہوا اوس نے بصورت زبردست ہونے کے کل گانو کی عمدہ ترین زمین

سے پانچ روپیہ فی بیگھہ جمع کی دوسو بیگھہ لے لی اگرچہ کل معافیات مین ایسا نہین ہوا مگر اکثر مقامات پر ہوا ہے ٭

پرگنہ بالمیری مین دریافت ہوا کہ مہارانا صاحب کے ایک مصاحب نے فقط زمین زاید از تعداد معینہ اور بہتر قسم کی لینے پر قناعت نکر کے کل گانوکے سات پختہ چاہات کو اوسمین داخل کرلیا۔ اکثر صورتومین رقبہ اراضی مین چندان اضافہ نہوا ہے مگر عنقریب کل مین جیسی زمین دینی تجویز ہوئی تہی اوس سے اعلے درجہ کی لی گئی ہے کہ اس سے زیادہ نقصان ہوا ہے سو بیگھہ کے معافی دار نے اضافہ کرکے تو شاید ایک سو پندرہ بیگھہ لی ہو مگر جب اوس نے بجاے ایک روپیہ فی بیگھہ کے دو روپیہ بیگھہ کی لی تو بہت فرق ہوگیا ایسے مقدمات مین بہت مشکل ہوتی ہے اور ہر ایک مقدمہ کا حال دوسرے سے مختلف ہوتا ہے سختی وتشدد کرنا مقتضاء انصاف نہین کیونکہ جن اراضی پر بیس یا پچاس برس سے قبضہ ہے اگرچہ وہ زمین تعداد معینہ سے زیادہ یا بہتر قسم کی ہے مگر بیدخل کرنا صریح زیادتی ہے ٭

اکثر لوگون کے پاس سند نہین ہے اور وے صرف اسی ذریعہ سے کہ فلان وقت مین مہارانا صاحب کے حکم سے لی تہی بیس تیس برس سے قابض ہین بلاشبہہ حکم دفتر تحصیل مین درج ہوا تہا مگر دفتر ابتر ہوگیا یا تحصیلدار بدلنے پر اوسکو اپنے ساتہہ لے گیا کہ اب کوئی کاغذ نہین ملتا ہے اس صورت مین اگرچہ زمین کا ملنا تحقیق ہے مگر یہہ نہین

معلوم ہوتا کہ کسقدر کس قسم کی ملی تہی ؛
مجبور ہر ایک گانو کی ایسی معافی و جاگیر دن کی کہ کس قسم کی کتنی زمین ملی تہی تحقیقات عمل مین آئی ہر مقدمہ مین جیسا تحقیقات سے ثابت ہوا اوسی کے بموجب عمل کیا گیا اور بمقدم تحقیقات داخیر تجویز اوسکے بندوبست پختہ پر منحصر رہی ؛

سررشتہ سایر

۱۸۷۵-۱۸۷۴ع مین سایر کی آمدنی بمقابلہ آمدنی سالگذشتہ کے ...... زیادہ ہوئی اور ...... تخفیف عملہ سے کم ہوا اسطرح اس سررشتہ کی مد جمع مین کل ...... کا اضافہ ہوا اس سال مین کل انتظام سررشتہ پر نظر ہوکر مراتب مندرجہ ذیل کی اصلاحین عمل مین آئین ؛
اول - عملہ کے از سر نو مقرر ہونے اور خدمتون کے نو عدیگر تقسیم ہونے سے اگرچہ صرف ...... کی کفایت ہوئی مگر اجراء کار مین بہت عجلت و اسلوبی پیدا ہوگئی ؛
پیشتر چوکیات پر محصول لیا جاتا تہا اوسکی پڑتال کا کوئی ذریعہ نہ تہا اب روانہ جات کے جاری ہونے سے اونپر بہت روک ہوگئی ہے روانہ جات مین قسم اجناس وزن و شرح محصول و محصول وصول شدہ تاریخ ایصال دستخط گیرندہ درج ہوتے ہین ایک نقل کتاب مین رہتی ہے دوسری محصول ادا کرنے والے کو دیجاتی ہے متواتر نگرانی اور غیر معمولی اوقات پر امتحان ہونے سے زر محاصل کا تغلب دشوار ہوگیا ہے ؛

دوم - تخفیف محاصل سخت جن سے تجارت مین کمی تہی عمل مین آئی یہہ سختی افیون و نمک کی بہرتی مین بخصوصیت مارج تہی ✤

سڑک اعظم آگرہ و بمبئی و راج دہولپور پر محصول بالکل معاف ہونے سی اس سڑک کی تجارت پر سرشتہ سایر کی کچہہ داخلت نہین ہے لیکن اگر افیون پر تین روپیہ بارہ آنہ فی من سخت محصول تہوتا تو جو افیون کوٹہ سے گوالیار اور اندور کو جاتی ہے قرولی سے اس راج مین سڑک اعظم پر آتی مگر بخلاف اوسکے راج دہولپور سے بچنے کیواسطے دو منزل کے فرق سے قرولی کے نالون کے راستون سے گوالیار کو جاتی تہی اسی طرح بہرت پور کا نمک گوالیار وغیرہ کو جانیوالا راج دہولپور کے محصول چار آنہ فی من سے محفوظ رہنے کیواسطے سڑک اعظم پر حد ریاست سے باہر سے پڑہنے کی غرض سے بہت پہیر کہا کر انگریزی علاقہ سے جاتا تہا ✤ محکمہ پنچایت سنے افیون کا محصول فی من دو روپیہ بارہ آنہ اور نمک کا فی من دو آنہ رکہدیا اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ مال علاقہ راج مین آسنے لگا اور آمدنی محصول مین اضافہ ہوا مگر قبل اسکے کہ فوایدہ کامل حاصل ہون محصول افیون مین ایک روپیہ بارہ آنہ اور محصول نمک مین ایک آنہ اور کم کرنا ہوگا ✤

سوم - نمک کی بکری پر سخت محصول ہونے سے محصول کی چوری بہت ہوتی تہی اوسکی گرفتاری کیواسطے تنخواہ کثیر کا عملہ رہتا تہا اسواسطے نمک کا محصول آٹہہ آنہ من سے چار آنہ من کیا گیا - دہولپور مین نمک

بہت نہین ہوتا ہے بیرونجات خصوص بہرت پور سے آتا ہے بہانگ چرس گانجہہ و تماکو کی فروخت کا ٹہیکہ شامل تہا تماکو علیحدہ کرکے باقی کا ٹہیکہ ہوگیا تماکو پر عہ فی من محصول مقرر ہوا اور فروشندگان کو بہ اداے چار روپیہ سال اجازت نامہ ملتا ہے شراب کی ساخت و فروخت کا ٹہیکہ ۱۸۶۷ء کے واسطے الـ ۂ صما سہ مین ہوا ؛

خفیف محاصل جنسے غریبون پر بہت ظلم ہوتا تہا مثلاً سر بوجہہ گہاس و لکڑی وغیرہ اور خانگی ساخت کے تہوڑے شوت پر معاف ہوئے موٹے پارچہ کی تیاری پر چہہ پائی سے چار پائی فی روپیہ محصول رکہا گیا ؛

ان تدبیرون سے آمدنی سایر مین ایسی افزونی ہوئی کہ ۱۸۶۵ء و ۱۸۶۶ء مین جو ... تہی سو ۱۸۶۷ء مین ... ہو گئی ؛

آمدرفت افیون کا محصول صرف ایک روپیہ فی من رکہا گیا اور اوسکی فروختگی پر تیس روپیہ سے سولہ روپیہ فی من رکہا گیا اس سے آمدنی محصول ... سے سما ... ہوگئی اور نمک کا محصول تخفیف شرح کے سبب سے ... سے ... ہوگیا اور موٹے پارچہ کی آمدنی بجاے ... کے ... ہوئی تماکو کے محصول مین آٹہہ آنہ اور کم ہوکے صرف ایک روپیہ من رہا اس سے اوسکی آمدنی ... سے ... ہوگئی ؛

مگر یہہ محصول صرف بازار مین بکنے والے تماکو کا ہے دیہات مین جو تماکو استعمال روزمرہ کیواسطے کاشت و تیار ہوتا ہے اس سے باہر ہے اگرچہ تماکو کل عوام الناس کے خرچ مین آتا ہے مگر یہہ نہایت ضروری جنس نہین ہے

اسواسطے براہ انصاف لازم ہے کہ اوسکے خرچ سے ریاست مین آمدنی ہوا کرے مگر اسکی تدبیر تحقیق ہونی ضرور ہے کہ بغیر اسکے کہ رعایا پر کسی طرحکی سختی ہو کل تماکو پر جو ریاست کے اندر پیدا ہوا ور خرچ مین آوے مساوی محصول لیا جاوے ؛

زیرہ کی کاشت اوسکے جلد فروخت ہونے سے بہت ہوگئی چونکہ اوسکی کاشت بہت آسان ہے اوسکی پیداوار کو ترغیب دینا بہت مناسب ہے اوسکی بکری پر آٹھہ آنہ فی من محصول لیا جاتا ہے چونکہ نرخ زیرہ کا فی من چھہ روپیہ ہے یہہ محصول گران معلوم ہوتا ہے اسواسطے تجویز ہے کہ نصف یعنی چار آنہ من محصول کردیا جاوے ؛

آبکاری کا ٹھیکہ بہ اضافہ چار سو روپیہ کے ایکہزار نوسو روپیہ مین ہوا یہہ اضافہ زیادہ تر سیندھیہ کی ریل پر کثرت آمد رفت مردمان ہونے سے ہوا ہے ؛

مسکرات کا ٹھیکہ شرح سابق یعنی عا و عصہ مین ہوا ؛

بدری ناتھہ سپرنٹنڈنٹ سایر نے اہتمام کار بہت دیانت وہوشیاری سے کیا اہلکارون کیطرف سے رعایا پر زیادتی ہونے کی کوئی شکایت نہ آئی پانچ مقدمات چوری محصول دایر ہوکے مجرمون کو سزاے قید و جرمانہ ہوئی ؛

[illegible] مین آمدنی بہ تعداد [illegible] ہوئی اور سپرنٹنڈنٹ نے اپنا کام اوسی عمدگی سے انجام دیا ؛

آمدنی کی متفرق رقمین

کسرات ٹھیکہ دار کوٹھہ یعنی سودیخانہ جو طویلہ و فیلخانہ و مویشی ہے الخ کیواسطے دانہ راتب وغیرہ مہیا کرتا ہے اوس سے دو سو روپیہ ماہوار بطور نذرانہ لیاجاتا ہے جب صاحب پولیٹکل ایجنٹ اول دہولپور مین آئے تہے سرکاری جانورون کی خوراک کا سامان بدشواری فراہم ملتا تہا اکثر بقالان بازار انکار کرجاتے تو انکو فاقہ ہوتا تہا صاحب نے ماہواری زر قیمت ادا کرنے کا اقرار کیا تب بہی بہت مشکل و شک سے منظور ہوا مگر کچہہ عرصہ بعد حال بدل گیا اور ایک ساہوکار نے بہم رسانی سامان کیواسطے تین ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کرکے دو سو روپیہ ماہوار نذرانہ داخل کرنا منظور کیا اور وہ سامان قیمتی چار ہزار روپیہ کہ ایک مہینے کے خرچ کے واسطے کافی ہے ہمیشہ تیار رکہتا ہے جنس کے وزن اور عمدگی کا ہر روزہ امتحان کرلیاجاتا ہے اور اہلکار خاصگی کی چٹہی سے بعد پڑتال محکمہ پنچایت کے ماہواری روپیہ ادا کیا جاتا ہے ٭

اس دو سو روپیہ ماہوار کے سواے کل بیوپاریون سے قیمت مال خریدشدہ پر آدہ آنہ فی روپیہ کی دستوری لیجاتی ہے وہ بہی کسرانہ مین داخل ہے سابق مین یہہ دستوری افسران سررشتہ جات لیتے تہے اب خزانہ سرکار مین جمع ہوتی ہے ٭

سنہ ۱۸۷۶ء مین خرید اجناس کم ہونے کے سبب سے زر کسرات ذیل ٹھیکہ دار

بہی اکیس سو روپیہ سے کم ہوکے اٹہارہ سو روپیہ سال رہگئے ۔

سٹامپ کاغذ سٹامپ کی فروختگی اگرچہ علاقہ راج مختصر ہونے کی وجہ سے قلیل ہے مگر سال بسال جسطرح راج کی عدالتون کا اعتبار زیادہ ہوتا گیا زیادہ ہوئی ہے سنہ ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ء کے مقابلہ مین سنہ ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ء کی آمدنی تعداد اعاہر سے زیادہ ہوئی اور سنہ ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ء مین مبلغ الت [illegible] اوس سے بہی زیادہ وصول ہوا

پیداوار باغات کثرت پیداوار انبہ اور خاطرخواہ نگرانی کے ذریعہ سے سنہ ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ء کی نسبت سنہ ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ء مین الت [illegible] کی آمدنی زیادہ ہوئی مگر سنہ ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ء مین پیداوار انبہ کم ہونے کی وجہ سے کمی واقع ہوئی ۔

چمڑہ مویشی قدیم دستور ہے کہ علاقہ راج مین جتنے مویشی مرتے ہین اونکی کہال پر راج مین محصول لیا جاتا ہے اس محصول کا ٹہیکہ ہوجاتا ہے اور ٹہیکہ دار زر محصول چمارون سے وصول کرتا ہے ۔

میر بحری موسم برسات مین دریاے چمبل کے چاند گہاٹون سے عبور کرنے کا محصول لیا جاتا ہے اسکی راج مین تہوڑی سی آمدنی ہوتی ہے اور کشتیون کے پل واقع سڑک اعظم آگرہ و بمبئی کا اہتمام صاحب ایجنٹ متعلق ایجنسی وسط ہند کو ہے کہ اوسکا محصول اونکی معرفت وصول ہوکے بعد منہائی مصارف و نصف حصہ راج گوالیار کے باقیماندہ نصف اس راج مین آتا ہے ۔

مندر نرسنگ جی راج کے خاص دیوتا نرسنگ جی کے مندر کی

آمدنی بعض دیہات پرگنہ راج کہیڑہ سے وصول ہوکے بعد ادخال خزانہ راج خاصگی سررشتہ سے راج مین دیدیجاتی ہے ۔

فروخت اسپان طویلہ راج کے گہوڑے فروخت ہوتے ہین اونکی قیمت کی بہی ایک رقم درج جمع وخرچ ہوتی ہے ۔

نذر آمدنی نذر مین علاوہ نذرات کے جو ملازمان و رعایاے ریاست مہارانا صاحب کو دیتے ہین ٹہاکرون کا نذرانہ بہی کہ موروثی جاگیر پر مسند نشین ہونے کے وقت داخل ہوتا ہے شامل ہے ۔

وضعات غیرحاضری ملازمان ریاست مین سے جو لوگ بلاحصول رخصت یا میعاد رخصت سے زیادہ غیرحاضر ہوجاتے ہین اونکی تنخواہ ایام غیرحاضری وضع ہوکر راج مین داخل ہوتی ہے ۔

آمدنی متفرق تحصیلات سے ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ع مین اسی آمدنی مین زرطلبانہ وپیدا وار اراضی منضبطہ کہ اوسوقت تک شامل دیہات ہوئی تہی داخل تہی ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ع مین انتظام چوکیداران دیہات ستحت حکم راج مین لانے کی غرض سے زرنقد جو اونکو منجملہ معاش معینہ کے گانوسے ملتا ہے راج مین وصول ہوکے تقسیم ہوا اور اس مد مین درج ہوا مگر ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ع مد امانت مین داخل ہوکر اس سے علیحدہ ہوا ۔

امانت اس مد مین زیادہ تر آمدنی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ عملہ و فوج کی تنخواہ تقسیم ہوتی ہے تب اکثر ملازم تعیناتی پر یا اور کسی طرح غیرحاضر ہوتے ہین اونکی تنخواہ روز تقسیم سے ایک مہینے تک امانت مین رہتی ہے

اگر کوئی شخص اس میعاد کے اندر درخواست کرتا ہے تو اوسکو ملجاتی ہے
اور انقضاء میعاد تک کوئی طلب نکرے تو پھر داخل سیاہہ ہوکر جمع ہوجاتی
ہے اور اگر دوسرے مہینے کی برآورد مین درج ہوکے ازسرنو منظور نہوجاوے
تو نہین ملتی *

بازگردان تقاوی وغیرہ کا روبیہ جو راج سے کسی کو بطور قرضہ
ملتا ہے وہ وقت ایصال بازگردان مین جمع ہوتا ہے سنہ ۱۲۷۵ و ۷۶ مین زر کثیر
واسطے تعمیر چاہات و دیگر ضروریات زراعت کے دیا گیا تھا چونکہ ایصال
زر تقاوی مین ایک سال کی مہلت دیجاتی ہے اوسمین سے سنہ ۷۶ تمامت سنہ ۷۷
سنہ ۱۲۷۷ مین جمع ہوا اور باقی سنہ ۱۲۷۸ و ۷۹ اکیواسطے وصول طلب رہا *

فروخت سرپتہ کاہ و کوئلہ و چرائی و فروخت کاہ اس مد مین
بھی معمولی آمدنی ہے سنہ ۱۲۷۵ و ۷۶ مین مسٹرس گلوہر و کمپنی ٹھیکہ داران تعمیر
سینہ بیہ ریلوے نے کوئلہ بہت خرید کیا اس سے فروخت کوئلہ کی آمدنی
زیادہ ہوئی اور چرائی مویشیان و فروخت کاہ موضع ایلٹہ کا ٹھیکہ بتعداد
ماصہ سال مقرر ہوا - فروخت کاہ سے بجز اسکے اور کچھ فایدہ نہوا کہ اوسکے
خرچ کا کام جلد اور ایام دربار مین بمقام آگرہ بحسب ضرورت گھاس مہیا
ہوگئی جس گھاس کا فروخت کرنا منظور تھا سعی بھی فروخت نہوسکی سرپتہ
گھاس کا ٹھیکہ الـ صما سال کو ہوا - اور فروخت کوئلہ صرف راج سے ہوتی
ہے باڑی کے قرب وجوار کے جنگلوں مین کوئلہ بہت تیار ہوتا ہے سابق مین
کچھ شتہ نہ تھا دور تک درختوں کو بلا امتیاز و بلا لحاظ ضرورت دور

کرکے کویلہ بناتے تہے اور اوسمین سے سیکڑون من چوری ہوکر آگرہ کو
جاتا تہا اور زمیندار و دیگر سکنا دیہات اس لوٹ مین شریک ہوتے تہے
اب ہرایک گانو کا بن آٹہہ حصون مین منقسم ہوکے ایک سال مین صرف ایک
حصہ کاٹا جاتا ہے اور باقیماندہ کو بڑہنے کیواسطے مہلت دیجاتی ہے بڑی
عمارتی لکڑی حفاظت سے رکہی جاتی ہے حفاظت درختان و انتظام
درو کرنے لکڑی مطلوبہ اور کویلہ بنانیکا زمیندارون کے ذمہ ہے اور
اسکے عوض کسیقدر لکڑی اپنے صرف کے واسطے کاٹ لینے کا اون کو
استحقاق ہے *

بر سر موقع ساڑہے پانچ من کویلہ کی تیاری مین ایک روپیہ خرچ ہوتا ہے
مگر خرچ باربرداری سے اوسکی قیمت جسقدر دور جاتا ہے بڑہتی ہے باڑی
مین جو موقع سے قریب ترین تحصیل ہے چار من پہ ایک روپیہ ہوگیا ہے
سابق مین بمقام باڑی ایک لوہارون کا گروہ رہتا تہا مگر راج سے کویلون
کا نرخ نہایت گران یعنی فی روپیہ دو من ہوگیا اس سے وے سالہا گذشتہ
مین اوٹہہ گئے مگر نرخ ارزان یعنی فی روپیہ تین من کیا گیا تو چند لوہار
واپس آئے کہ اون سے فروخت کویلہ اور باڑی کی تجارت مین بہت
فایدہ ہوا *

گہاس کی پیداوار کے واسطے سولہ روندہین ہین اونمین للعہ اعامن
گہاس پیدا ہوتی ہے اسمین سے للعہ عامن راج طویلہ و فیلخانہ و ہرشتی خانہ
و فرودگاہون مین خرچ ہوتا ہے باقیماندہ مہعہ صہامن فروخت ہوتا ہے

کسیقدر آگرہ کو جاتا ہے اور کسیقدر چرائی کیواسطے دیا جاتا ہے ❊

فروخت برنج کہنہ ریاست کے سب قلعون مین کہنہ برنجی توپین شکستہ زمین پر پڑی ہین پنچسرداروں نے اونمین سے بیس توپون کا پیتل کہ ہر ایک مین اسّی من ہے فروخت کرنا منظور کیا اور اسکا سن پیتل سے نصف قیمت یعنی پانچ آنہ سیر کا بیس ہزار روپیہ وصول ہونے کی امید ہوئی ۱۸۷۵و۱۸۷۶ع مین اونمین سے کسیقدر بحساب ...فی من فروخت ہوا اور ۱۸۷۶و۱۸۷۷ع مین اوس سے چھہ ہزار روپیہ وصول ہوا ❊

مصارف ریاست

۱۸۷۲و۱۸۷۳ع مین راؤ راجہ دنکر راؤ صاحب نے اکثر بیش قرار تنخواہ کے اور جدید ملازم جو کچھہ کام نہین کرتے تھے برخاست کرگئے ہر شعبۂ کے ضروری ملازمون کی فہرست مکمل مرتب کی اور وقت تقرر میجر ڈیلی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو دی ❊

راج مین پیشتر ملازمون کی کوئی صحیح فہرست نہ تھی اکثر تنخواہ دار سالہا سال حاضر نہ ہوتے بعض مدت سے مرگئے تھے اور تنخواہ جاری تھی اور اکثر پیر ضعیف اور شیرخوار بچے محررون اور سوارون اور گولہ اندازون اور سپاہیون مین نوکر تھے وقت تقسیم تنخواہ ہر ایک شخص کو طلب کرکے تحقیقات کامل کیگئی جو تنخواہ نا واجب نظر آئی موقوف ہوئی ملازمان کا نقشہ انگریزی مین مرتب ہوکے ہر ایک ملازم کو تنخواہ ماہوار اور واجب الطلب مدت گذشتہ کا

سارٹیفکیٹ دیا گیا فوج اعہ لماکس تنخواہ دار ے ۳ اعہ ماہوار اور خاصگی یعنی ملازمان خانگی مین الے ۱۱ اکس تنخواہ دار لعمہ ۲ سما ماہوار رکہے گئے اگرچہ یہہ بہی زیادہ تہے مگر صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور راؤ راجہ سرذنگ راؤ کی راے مین سبکا یکبارگی موقوف کرنا مناسب نہوا مگر خالی عہدون پر بہرتی کرنا اور کسیکو جدید ملازم کرنا موقوف رہا ؛

ریاست کے ناکارہ ہاتہی گہوڑہ اونٹ بیل گاے وغیرہ دواب چہانٹکر نکالے گئے اور باقیماندہ کی فہرست مرتب ہوکے دانہ چارہ کا بندوبست کامل کیا گیا فیلبان وسائیسون مین تخفیف ہوئی سالتمام کے خرچ کیواسطے دانہ چارہ فصل پر بکفایت خرید اگیا مصارف راج کی مقدم مدین — جیب خرچ — خاصگی — ملکی — فوج — معافیات ہین ؛

جیب خرچ معمولی جیب خرچ معہ ۱۱ ماہوار ہی کہ ہر مہینے محل مین پہونچانے کیواسطے متصدیان جیب خرچ کو دیا جاتا ہے اوسکی تفصیل یہہ ہے —

مصارف سندر زنگجی	ماجیصاحبہ رانی مہارانا کیرت سنگہ صاحب مرحوم	وظیفہ رانی پہوا جیصاحبہ معہ پسر و دختران	تہوار وخیرات وغیرہ
ماصہ	ماعسہ	للعہ	الے ۲ مار

بیوپاخرچ ملازمان وغربت داران کو بتقریب شادی تولد وغمی	خیرات روزمرہ سالبتہ	تنخواہ عورات ملازم ونجلہ وغیرہ ہی محل	مصارف مہارانا صاحب اور دادی کی والدہ مہارانی بیوا ہیہ صاحبہ
للعہ	اعار	للعسہ	سمہ ۲ صمار

سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ء مین اس سررشتہ کے غیر معمولی مصارف حسب تفصیل ذیل ہوئے

تواضع شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب	خلعت و زیور و سلاح شہزادہ صاحب	تواضع مہاراجہ سیندیہ صاحب و انعام ملازمان	مصارف دربار مرمت و تیاری ہودج فیلان و رخت اسپان و خطروان و پاندان طلائی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پیشتر یعنی رسم چوتھی سال انتقال مہارانا صاحب مرحوم کی دوسرے اور چوتھے سال مقدم سمجھی جاتی تھی *

میزان کل [illegible]

خاصگی مین تنخواہ ملازمان و عملہ سررشتہ و خرچ خوراک دواب سرکاری و عطیہ ملازمان متعینہ خدمت غیر معمولی داخل ہین کہ سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ء مین

تنخواہ عملہ	خوراک دواب وغیرہ	
[illegible]	[illegible]	جملہ [illegible] ماہوار کے

حساب سے سال تمام کا خرچ یک لکھ [illegible] ہوا تنخواہ عملہ تعدادی اور ماہوار کی تفصیل یہ ہے —

پنڈت اعامہ؎	ٹھکرائت لاامہ؎	وکیل ساسہ	حکیم اعالعہ؎
متصدیان ریاست عارعسہ	خزانہ خاصگی ماللعہ	نوبت خانہ ہـ	طوائف ماامہ؎
اہلکاران خاصگی ماسہ	چوبدار ماعسہ	ہرکارہ چپراسی ماحہ	گنگاجلی و دواخانہ سہ
چیلہ سرکاری لعہ	شاگردپیشہ الـ؎ اعاللعہ	طویلہ خاص اعاحہ	طویلہ بارگیری صمامعہ
فیلخانہ ماحہ	شترخانہ عسہ	شکارخانہ وجانورخانہ ماللعہ	گاؤخانہ مع مادگاؤ ماسہ
باغات سرکاری مامعہ	کارخانہ ماحہ	اطفال سرکاری مالہعہ	پنشن الـ؎ لمار

اسکے علاوہ اس سررشتہ مین مصارف غیر معمولی کیواسطے ہزار روپیہ ماہوار

اور مقرر ہے اسمین خرید و مرمت ڈیرہ و خیمہ و فرش و فانوس و اسباب آرائش متعلقہ فراشخانہ و سازو سامان طویلہ و فیلخانہ و شترخانہ و گاؤخانہ و جملہ اسباب آہنی و برنجی و چرمی مطلوبہ کارخانہ جات راج و خرید اسپان و فیل و شتر وغیرہ داخل ہین اگرچہ معمولی برسون مین اس خرچ کیواسطے زر مقررہ کافی ہے مگر اس سال مین دربار دہلی کی وجہہ سے غیر معمولی خرچ بہت ہوا کہ مہاراناصاحب مرحوم کے وقت انتقال سے خرید و مرمت اسباب بالکل نہوئی تھی ✤

شروع انتظام ریاست مین عملہ خاصگی مین بہت تخفیف ہوئی تھی اور بعد ازان ہوتی رہی بجز ایسی صورت کے جہان بنظر استحقاق وراثت اور نوکری کی ضروریات سے لازم آیا جو اسامی موت استعفار یا موقوفی سے خالی ہوئین اونپر کسی کو مقرر نکیا ✤

[illegible] مین جیب خرچ و خاصگی ہر دو رشتہ جات مین غیر معمولی ضروریات سے مبلغ [illegible] باعث حسب تفصیل ذیل خرچ ہوا ✤

خرید و مرمت اشیار طلائی و نقرئی	خرید و مرمت سامان سواریان	خیمہ و رتھ گاڑی وغیرہ	خرید اسپان و نرگاؤن وغیرہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بہتہ ملازمان و ملازمان غیر معمولی	خرچ سفر دہلی	دعوت وغیرہ رؤساز بمقام دہلی و دہولپور	سفر پٹیالہ اول بتقریب انتقال مہاراجہ صاحب مرحوم و دوم بتقریب سند نشینی مہاراجہ صاحب حال
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خرچ نسبت مہارانا صاحب
[illegible]

ملکی و فوج مین تنخواہ اہلکاران سررشتہ جات انتظام اور سپاہ پیادہ و سوار و توپخانہ وغیرہ کے داخل ہے ؛

معافی اس سررشتہ سے نو سو کس برہمن و پوجاری و بیراگی وغیرہ مذہبی لوگون کو نقد وظیفہ ملتا ہے علی العموم یہہ وظیفہ بذریعہ اسناد عطیہ مہارانا صاحبان سابق مقرر ہوا تہا اکثر لوگون کے پاس سند نہین ہے مگر اونکے استحقاق کے کاغذات دفتر راج سے تصدیق ہوتی ہے مگر تحقیقات سے ان وظایف مین بہت فریب دریافت ہوا ایک سند اصل مین برہمن کو ملی تہی نہ معلوم کسطرح ایک مسلمان کے ہاتہہ آگئی اور جن اشخاص کو مرنے

عرصہ گذر گیا تھا اونکے نام سے روپیہ وصول کیا جاتا تھا ۔
اسطرح سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین زرمعافی ... باقی رہگیا اور دوسرے سال
مین بضرورت تحقیقات حقوق مشتبہہ بذریعہ کمیٹی خاص ونیز بوجہ عدم حاضری
اصل یا بندگان ... کا مطالبہ التوا مین رہا اور دریافت
ہوا کہ اسمین سے بہت کمی ہوگی ۔

شرح تعمیرات

مکانات سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین اکثر مکانات راج کے کہ مدت سے خراب وشکستہ
پڑے تھے مرمت ہوئی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی بود و باش کیواسطے چھہ
کمرون کی کوٹھی مع برآمدہ کی تجویز ہوئی اسوقت تک صاحب ڈاک بنگلہ مین
رہتے تھے اور اوسمین کچہری کرتے تھے اوسمین صرف دو خس پوش کمرے
تھے ہر وقت خوف رہتا تہا کہ آگ نہ لگجاوے شہر مین زیادہ چھپر ہونیکی
وجہہ سے آگ بہت لگتی تہی ملازمان سرکاری متواتر بجہانے کیواسطے جاتے
تھے ایک روز بگی خانہ کے قریب آگ لگی تب راج کی عمدہ بیش قیمتی بگی بمشکل
بچالی گئی ۔
شہر مین کوئی مکان کچہری کے لایق نہ تہا اسواسطے علاوہ کچہری ایجنسی کے
پنچایت کی کچہری بہی ڈاک بنگلہ مین ہونے لگی اور وہان ہی پنچایت کا دفتر
رہنے لگا مختصر مکان مین اسقدر مجمع کثیر رہنے سے بہت تکلیف تہی ۔
سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین تعمیر بنگلہ ایجنسی اچھی طرح جاری رہی اور سرکاری محلون کی

مرمت مین زرکثیر خرچ ہوا کہ دوسرے سال جنگلہ بہمہ جہت تیار ہوگیا اور
محل مین بہی کچھہ مرمت کا کام باقی نرہا تب دربار نے فوج کی چہاونی پختہ
سنگین چہت کی تیار کرانی شروع کی مسٹر گہان صاحب نے ان کامون کی
تعمیر مین بہت کوشش کی اور کفایت سے تیار کرائے اس سے دربار اونکی
حسن کارگذاری کا شکرگذار رہا ۞

گہان

تعمیرات آبپاشی

۱۸۷۴ء و ۱۸۷۵ء مین منجملہ کل مزروعہ رقبہ ریاست
کی سیراب زمین صرف دس فیصدی بیگھہ تہی مگر کل پرگنات مین وسایل
آبپاشی کی تعمیر کا خاطر خواہ سامان ہونے سے توقع ہوئی کہ واجبی خرچ سالانہ
سے چند سال مین مزروعہ رقبہ مین سے بیس فیصدی سیراب ہوجاونے
گا اسواسطے تجویز ہوئی کہ آیندہ برسات سے پیشتر تیس ہزار روپیہ کے
صرف سے ۱۱۵ چاہات اور ۳۳ تالابون کی تعمیر و مرمت کیجاوے اکثر چاہات
دو لاوہ ہین اور ہر ایک لاؤ سے پانچ بیگھہ زمین سیراب ہوتی ہے پس جدید
چاہات سے ۱۱۵۰ بیگھہ اراضی چاہی ہوجاویگی جن تالابون کی مرمت ہوئی
زیادہ تر بادشاہی وقت کے ہین کہ مدت سے خالی و شکستہ و مرمت طلب
پڑے ہین اونمین سے بعض بڑے قطعات اراضی کو سیراب کرسکتے ہین
مثلاً موضع خانپور پرگنہ باڑی کا تالاب پانسو بیگھہ اراضی کو سیراب کرسکتا
ہے کہ آٹھہ آنہ اور بارہ آنہ فی بیگھہ سے تین روپیہ فی بیگھہ جمع کی ہوجاوے
لیکن اوسط درجہ کل تالابون سے فی تالاب پچاس بیگھہ زمین کی سیرابی
تصور کیجاوے تو بہی [illegible] سیرابی تالاب اور کل [illegible] بیگھہ سیرابی

खानपुर

چاہات وتالاب ہوجاوے ۔ اسپر دو روپیہ فیصدی اضافہ جمع کے حساب سے بصرف مبلغ تیس ہزار روپیہ کا وسمن سے دس ہزار روپیہ تقاوی تعمیر چاہات بانہ گردان ہوگا صہ سار روپیہ کا اضافہ جمع ہوگا ؛

سابق مین تقاوی اسطرح تقسیم ہوتی تہی کہ چاہ جدید تعمیر کرنے پر مبلغ پچیس روپیہ مہارانا صاحب کیطرف سے بطور بخشش مرحمت ہوتے تہے اور باقیماندہ لاگت چاہ نو تعمیر و کل خرچ مرمت چاہ کہنہ مین جو روپیہ دیا جاتا تہا مع سود فیصدی بارہ روپیہ سالانہ دو تین برس کے عرصہ مین بصول کیا جاتا تہا اور زمین متعلق چاہ اوسی وقت سے چاہی متصور ہوکے اضافہ جمع ہوتا تہا ؛

خرید ترگادان وتخم کیواسطے روپیہ اکثر بوہرہ دیتا تہا اور مع سود فیصدی پچیس روپیہ دوسرے سال وصول کرلیتا تہا ؛

اور تالاب تیس برس کے عرصہ مین صرف ایک بمقام دہولپور تعمیر ہوا تہا اور اوسمین کل راج کی لاگت لگی تہی ؛

چونکہ تقاوی دینے کا یہہ طریقہ زمینداروں کے حق مین بہت مضر تہا اس واسطے قواعد جدید مندرجہ ذیل مقرر ہوئے جہان زیادہ کاریگری کا کام تہوا اور دس روپیہ فیصدی لاگت پر منافع کی امید قوی ہو پر اسنے نالاوں کی مرمت اور جدید کی تعمیر راج سے کیجاوے سیراب شدہ زمین کی جمع مین اضافہ ہووے وہی سود ونزر لاگت متصور ہوکے دیہات سے نزر لاگت وصول نکیا جاوے ؛

چاہات کی مرمت و تعمیر کیواسطے بعد تحقیقات ضرورت چاہ و حیثیت مالک
و اطمینان وصول ہوجانے کے روپیہ بطور قرضہ بلا سود ملا کرے یہہ
روپیہ دو قسطون سے تحصیلدار کے پاس بہیجا جاوے اور وہ طرز تصرف
کی نسبت اپنی دلجمعی کر کے تصدیق کردی - چاہ جدید کی تعمیر پر پچیس روپیہ
معاف ہوتا ہے باقی وصول کیا جاوے جو چاہ بذریعہ تقاوی تیار کیا جاوے
اوسپر جب تک زمیندار ایک سال کامل کا فایدہ حاصل نکرلے اضافہ جمع
نکیا جاوے ؛
از سر نو آباد ہونے والے زمیندارون کو دو روپیہ نقد اور لکڑی و
پولہ وغیرہ تیاری مکان کیواسطے مفت ملے اور خرید نرگاوان کیواسطے
روپیہ قرض دیا جاوے خرید نرگاوان وتخم کے قرضہ پر صرف بارہ روپیہ
فیصدی سالانہ سود لیا جاوے اور قرضہ سرکار سے دیا جاوے ؛
چنانچہ صرف تعمیر و مرمت چاہات کیواسطے چہبیس ہزار روپیہ دیا گیا -
تقاوی چاہات کی اسقدر درخواستین گذرین کہ بنظر گنجایش خزانہ راج
سبکا منظور کرنا غیر ممکن تہا اسواسطے جہان ضرورت شدید دیکہی گئی وہان
کے چاہات کیواسطے تقاوی دیگئی ؛
اسیطرح تالابون کی تعمیر و مرمت کی بہی اسقدر گنجایش ہے کہ بلا موجودگی
انجینیر تجربہ کار و زر مطلوبہ کے خاطر خواہ کام جاری نہین ہوسکتا ؛
یقین کامل ہے کہ تالاب و چاہات مین ایک لاکہہ روپیہ خرچ کیا جاوے
تو اوسکا منافع بعد مجرائی مصارف ضروری مرمت وغیرہ کے بہی دس روپیہ

فیصدی سے کم نہوگا اور ہمدران حال رعایا آسودہ و مالا مال ہوجاوے
گی ؀

۱۸۷۶و۷۵ء مین پرگنات گرد و منیہ مین اخراج پانی کیواسطے نالی کہودوائی
گئی اون سے بلحاظ اونکی قلیل لاگت کے فایدہ کثیر ہوا- پانچ گانو کے
زمینداروں نے بشرط تیار ہوجانے نالہ کے قبل برسات اوسکی تیاری
کا خرچ اپنے پاس سے دینا منظور کیا چنانچہ بصرف ۱۱ صہ یہہ کام تیار ہوا
اور زر لاگت زمینداروں سے وصول ہونا ٹہیرا اور آیندہ کو نالون
کی تیاری کا سلسلہ جاری رہنے کی تجویز ہوئی نو دیہات کا فاضل پانی
خارج کرنے کے واسطے نالہ کا تخمینہ بہ تعداد اٹہارہ سو روپیہ لاگت
مرتب ہوا ؀

چار سو روپیہ کے خرچ سے شہر دہولپور کا پانی نکالنے کیواسطے کہ وہان
اکر گلی کوچون مین پانی بہر کر زمین غرق رہتی تہی ایک نالہ تیار ہوا اس
پانی کے نکلجانے سے اول سال مین ہی دہولپور و دیہات قرب وجوار
مین بیماری بہت کم ہوئی ؀

منجملہ ۳۴ تالاب منظور شدہ کے ۱۹ قبل برسات تیار ہوگئے اور ۱۴ ا
کی تعمیر بعد انقضائے برسات سال آیندہ پر منحصر رہی - ان تالابون
اور ۱۰ دیگر چاہات کی تیاری کیواسطے ___ کا خرچ منظور
ہوا ان تالابون مین سے صرف تین تالاب واقع وہور نیمرول وپچگانو
سے اٹہارہ سو بیگہہ زمین کی سیرابی کی امید ہے ؀

ابسب سے زیادہ ضروری کام موضع بشنودہ واقع آٹھہ میل مغرب دہولپور کی بلند سرزمین کا بند ہے برسات مین گردنواح کے پہاڑون کا پانی قریب بشنودہ کے ایک گہاٹہ مین متفق ہوکر مواضع بشنودہ۔ چاندپور۔ بلگانو۔ کہیرہ۔ سارنی۔ جاکی۔ پورینی۔ امرارہ۔ منیرہ۔ اودے۔ بسیرپور۔ دوباتی۔ ومنیہ کی پست زمین پر پہیلتا ہے کہ اوس سے چہہ ہزار بیگہہ زمین غرق آب ہوکے غیر مزروعہ رہجاتی ہے جس گہاٹہ مین سے پانی نکلتا ہے تخمیناً ایک میل طول مین اور اوسط عرض مین ۱۷۰۰ فیٹ ہے مشرق مغرب اور جنوب مین پہاڑون سے گہرا ہے صرف شمال کیطرف کشادہ ہے اسطرف نہایت تنگ مقام پر ۱۴۰۰ فیٹ کا عرض ہے اوسپر خام بند مع پختہ پشتہ کے بنانے کی تجویز ہے اس احاطہ مین دو سو ایکڑ رقبہ پر قریب دس فیٹ پانی بہریگا اور تین چار فیٹ مٹی کی تہ کے نیچے زمین پہاڑی ہے۔ مسٹر لاٹوس صاحب متعلق سینڈیہہ ریلوے نے اس موقع کو دیکہکر تجویز تیاری بند مناسب سمجہی اور اوسکے خرچ کا بقدر بارہ تیرہ ہزار روپیہ اندازہ کیا تعمیر کیواسطے کانون کا پتہر برسر موقع موجود ہے اور کنکر تین میل کے فاصلہ پر ملسکتا ہے۔

اخیر ۱۸۷۶ع مین گورنمنٹ ہندوستان نے مسٹر گہان صاحب اسسٹنٹ انجنیر سررشتہ تعمیرات سرکاری کو راج دہولپور مین متعین کیا اونہون نے تعمیرات اخراج پانی و برآمدگی اراضی معروضہ واقع شمال دہولپور وفیما

बशनोदा
चांदपुर
बिलगांव
कहेरा
सारनी
जाकी
जाकी
पूरेनी
उमरारा
मनेरा
उदय
बसीरपुर
दुवाती
लाटोस
गहान

شہر وہان گنگا کی تجویز ملاحظہ کرکے جو تجویز بیشتر سے تھی پسند کی نیا نالہ جو سرحد موضع بروندہ و نگر و تور و سرکولی و دلہارہ و مہاراج پور و نیک پور و ڈبرہ و منیہ کی حدون مین ہوکر گذرتا ہے اور اوس کی کہودوائی پیشتر سے جاری تھی بہ اہتمام مسٹر گہان صاحب ختم ہوئی ۱۸۷۶ء کی برسات مین دونون نالون نے بخوبی کام دیا اور بہت زمین غرقی سے محفوظ ہوکے قابل زراعت کی گئی مگر قبل اسکے کہ اس برآمدگی زمین سے فایدہ حاصل ہو دیہات کے از سرنو آباد ہونے کے واسطے عرصہ کثیر چاہیے ؎

صفائی شہر رہولپور کیواسطے جو تجویز سالگذشتہ مین ہوئی اور اس سال مین بہی جاری رہی اوس سے شہر و گردنواح کے باشندون کی تندرستی کو بہت فایدہ پہونچا مسٹر گہان صاحب نے ۱۸۷۴ء سے ۱۸۷۶ء تک کی تعمیر و مرمت شدہ تالابون و چاہات کا ملاحظہ کیا اور اپنے اہتمام سے پندرہ تالاب اور ۷۴ چاہات دیگر راج کے صرف سے تیار کرائے کہ اوسی سال مین آبپاشی کیواسطے کام آمد ہوئے۔ انہین بارہ قدیم بادشاہی بند تہے کہ اونکے پشتہ و چادر وغیرہ تیار کراکے مرمت ہوئی اور باقیماندہ مقامات مناسب پر جدید تیار ہوئے چاہات مین ۷ قدیم خارج از کار تہے اور ۸۰ جدید تیار ہوئے مسٹر گہان صاحب نے ۳۹ دیگر مقامات پر آبپاشی کے تالاب تعمیر کرانے کی تجویز کی دربارے تالابون کی لاگت اور تخمینا سیراب ہونیوالی اراضی کے رقبہ او ذمین سے جو بیس کی تیاری

منظور کی کہ موقع مناسب پر جب روپیہ کی گنجایش ہوگی اونکی تعمیر شروع
کیجاوے گی ان چوبیس تالابون مین غالباً بحساب اوسط سات روپیہ
فی تالاب کل سولہ ہزار آٹھہ سو روپیہ خرچ ہوگا ور اس لاگت پر پندرہ
روپیہ فیصدی سے کم راج کا فایدہ سالانہ نہوگا باقیماندہ پندرہ تالابون
مین خرچ زیادہ ہے اور فایدہ کی کم امید ہے اسواسطے اونکی تعمیر وقت
آیندہ پر منحصر رہی اور بند تشنودہ بہی جسکا پیشتر ذکر ہوا آیندہ پر موقوف
رہا مسٹر گہان صاحب نے پیمایش کی تو اوس سے یہہ اشتباہ پیدا ہوا
کہ پیمایش شدہ رقبہ کا پانی اس وسعت کے تالاب کو بہرنے کیواسطے کافی
ہوگا یا نہین ؛

سڑک سیندہیہ ریلوے کے سٹیشنون سے طرفین کو بغرض آسانی
آمدرفت واجراے تجارت سڑکین تعمیر کرانی تجویز ہوئین اور سڑک باڑی
کو پورانی چہاونی تک کہ دہولپور سے چار میل مغرب مین ہے بڑی آبادی
ہے اور وہان راناصاحب کے قدیم محل ہین اور جیلخانہ بہی وہین ہے
پختہ تیار کرانا قرار پایا اور شہر دہولپور سے سٹیشن ریل تک سڑک پختہ
مع پلون کے تیار کرائی گئی ؛

عدالت فوجداری و دیوانی

محکمہ عدالت فوجداری و دیوانی کا حاکم ناظم کہلاتا ہے اس عہدہ پر منشی
پربہولال بہت ہوشیار ولیئق وتجربہ کار شخص مقرر ہے اوس نے ابتدائ

سے اپنے کام کو ایسی محنت و دیانت سے انجام دیا ہے کہ حکام اوس کی کارگذاری سے بہت خوش ہین مقدمات جلد فیصل ہوتے ہین اور ارتکاب واردات مین بہت کمی واقع ہوئی ہے اور ریاست مین ہرطرح امن و امان ہے +

سابقاً اکثر مقدمات فوجداری کی اطلاع راج مین نہوتی تھی زمیندار بطور خود فیصل کردیتے تھے مال مسروقہ واپس کرکے یا نوعدیگر مدعی کا راضی نامہ کرکے مجرم سزا سے محفوظ رہجاتے تھے اگرچہ یہہ طریقہ بہت بد تھا مگر ایسی ریاست مین جہان اوس وقت تک جرم کو جرم نہین سمجھتے تھے اسقدر خوف سرکار بھی غنیمت تھا اور اکثر مقدمات مین اہالیان پولیس باوجود کارروائی صدر کو اطلاع نکرتے بطور خود تصفیہ کرادیتے +

انتظام جدید مین عملہ پولیس و کارروائی شتہ مین اصلاح و ترقی ہوکر یہہ دستور موقوف ہوئے اور ہر مقدمہ خفیف و سنگین کی سرکار مین اطلاع ہونے لگی پولیس کو بجز انسداد جرایم و گرفتاری مجرمان ماخوذ و تحقیقات ابتدائی کے فیصلہ مقدمات کا اختیار نہ رہا کل مقدمات عدالت مین فیصل ہونے لگے کہ اس بندوبست سے وارداتون کا انسداد ہوگیا اور ڈکیتی و رہزنی وغیرہ کوئی وقوع مین نہ آئی علاقہ رہینہ مین گوجر نہایت شریر و بدپیشہ رہتے ہین اونکی آیندہ نیک چلنی کی طمانیت کیواسطے ۴۵ کس مشہور بدمعاشون سے مچلکہ ضمانت لگئی +

سڑک آعظم آگرہ و بمبئی کی حفاظت کا بہ تعین عملہ پولیس مستعد و گشت و گرداوری

وغیرہ انتظام کامل ہوا کہ رہزنی وغارتگری کی کوئی واردات ہوئی اس سڑک پر باوجود کثرت آمدرفت مسافران ومال تجارت وڈاک گاڑی وشکرم شتری وچوپہیہ وغیرہ کہ شبانہ روزی جاری رہتے ہین واردات کا ہونا واقع مین اہالیان پولیس کی حسن کارگذاری کی قوی دلیل ہے*
عدالت مین دستور تہا کہ جب کسی مجرم کا علاقہ گوالیار یا بھرتپور یا قرولی مین مخفی یا پناہ پذیر ہونا ثابت ہوجاتا تو حسب ضابطہ درخواست گرفتاری مدعاعلیہ معرفت ریاست مذکور کرکے مقدمہ کو زیر تجویز سے خارج کردیتے اور اسکا سبب یہہ تہا کہ اونکو علاقہ غیر مین گرفتاری مدعاعلیہ سے ایسی مایوسی تہی کہ وہان کی کارروائی کے انتظار پر مقدمہ کو زیر تجویز رکہنا عبث سمجہتے تہے صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اس امید سے کہ ان ریاستون مین باہمی اتفاق واحدیت سے مجرمون کی گرفتاری وسپرد کرنیکا سررشتہ جاری ہوجاویگا حکم دیا کہ ایسے مقدمات اور وقوع واردات سے تا انتظار گرفتاری مجرم بعلاقہ غیر ایک سال تک زیر تجویز رہا کرین *
چوری مویشی مین مجرم اکثر مویشیون کو علاقہ گوالیار مین لیجاتے ہین اور مدعی اونکے پیچہے جاکر خواہ اصل مجرم یا کسی متوسط شخص کو زر منہائی دیکر واپس لے آتے ہین اس ریاست مین منہائی لینے دینے کا طریقہ بہت جاری ہے خصوص جس مقدمہ مین مجرم گوالیار کے ہوتے ہین ضرور لیجاتے ہین *
چوری مویشی مین ثبوت جرم بہی بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ گرفتاری

مدعاعلیہ اگر مدعی کا مویشی واپس ہوجاوے تو وہ خود مدعاعلیہ کی بریت کا خواستگار رہوتا ہے اور اگر مدعاعلیہ متوطن علاقہ گوالیار ہوتا ہے تو اسکی گرفتاری غیر ممکن ہوجاتی ہے ؛

پولیس کا خرچ سمہ اعاصہ ماہوار کے حساب سے لہللعہ اعار روپیہ سالانہ تہا مہارانا بہگونت سنگہ صاحب کے انتقال کے بعد کہ صورت بدنظمی تہی اکثر ایسے مقامات پر پولیس رہنے کی ضرورت تہی جہان اب بالکل ضرور نہین ہے پس ممکن ہے کہ اس خرچ مین سے آٹہہ سو روپیہ ماہوار کے حساب سے نو ہزار چہہ سو روپیہ سال کی کفایت ہوجاوے ؛

چمبل کے گہاٹون پر حفاظت کیواسطے چوکیدار مقرر کرنے اور زمینداران دیہات کو ذمہ دار حفاظت کرنے سے چوری مویشی مین کہ اس ملک مین کثرت سے صرف یہی جرم ہوتا تہا بہت کمی ہوگئی ہے ؛

جیلخانہ کا مکان پورانی چہاونی مین دہولپور سے پانچ میل پر واقع ہے صفائی مکان و انتظام خور و نوش قیدیان اچہا ہے جیلخانہ مین مشقت کا سلسلہ جاری کرنے مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو بہت مشکل پیش آئی اول صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ آگرہ سے درخواست کی تہی کہ یہان کے چند قیدی کام سیکہنے کیواسطے ریاست کے خرچ سے محبس آگرہ مین رہا کرین مگر وہان قیدیون کی کثرت تہی اس سبب سے بالفعل التوا رہا بہمہ حال چند قیدی ٹاٹ بنانے اور رسی بٹنے مین مصروف رہتے تہے اور اجرائے مشقت دری و پارچہ بافی و ساخت کاغذ کیواسطے کارخانہ بنانے

کی اور بحسب ضرورت اونکے واسطے اوستاد نوکر رکھنے کی تجویز ہوئی ❊
اس ریاست مین سبسے زیادہ جرم پیشہ قوم ٹھاکر ہین اون سے کم کاچھی اور کاچھیون سے کم گوجر ہین ❊

۲۳- جون سنہ ۱۸۷۶ء کو بوقت نصف شب جیلخانہ مین فساد ہوا چند سپاہیون کے سازسے سات قیدیون نے جنمین پانچ ٹھاکر تھے اپنی جولان کاٹ لین اور جس احاطہ مین یہہ لوگ تھے اوسکا دروازہ بھی عمداً کشادہ رکھا گیا بارہ بجتے ہی ساتون قیدی حیرت زدہ سنتری کے پاس سے بلا تامل بھاگے جمعیت کو جگایا اور دیگر قیدیون کو مفروری سے باز رکھنے کیواسطے دروازہ بند کیا گیا اور تعاقب کرکے مفرورون مین سے چھہ آدمیون کو گرفتار کرلیا اونھون نے اس جرأت وچستی سے مقابلہ کیا کہ سب زخمی ہوئے بلکہ ایک تو مابعد زخمون کی تکلیف سی مرگیا ساتوان قیدی اوسوقت ہاتھہ نہ آیا مگر عرصہ بعد ضلع اگرہ مین گرفتار ہوگیا بعد انسداد فساد تحقیقات ہوئی تو تین سپاہیون کی نسبت سازش ثابت ہوئی اونکو سزا ہوئی ❊

سنہ ۱۸۷۵ء مین عدالت دیوانی کے کام کی نہایت کثرت رہی سبب یہہ کہ زمانہ سابق مین جو ڈگریان ہوئی تھین ابتری کاروبار ریاست سے اون کا عملدرآمد نہوا تھا پنچسردارون نے تجویز کی کہ ان مقدمات کی ازسرنو تحقیقات ہوکے جو ڈگریان واجب ہون اونکا اجرا کرایا جاوے

سررشتہ تعلیم

ریاست مین آٹھہ مدرسہ جات حسب تفصیل۔
دہولپور۔ پورانی چہاونی۔ موضع اگائی۔ پانچ پرگنات مین ہین
سنہ ۷۵-۱۸۷۴ع مین ان مدرسون کا خرچ سمہ ۱۱۱۴ اس تفصیل سے
ہے

خرچ مدارس	کتاب و مرمت مکان	تہا اور تعداد طلبا حسب تفصیل ذیل ہے
سمہ ۱۱۱۴	سا۔ سے ر	
سنہ ۷۵-۱۸۷۴ع	سنہ ۷۶-۱۸۷۵ع	سنہ ۷۷-۱۸۷۶ع
	۵۰۹	۵۳۶

انگریزی	فارسی	ہندی	میزان
۵۲	۱۲۹	۲۶۲	۴۴۳

ریاست دہولپور کے علاقہ مین رعایا کو تحصیل علم کا شوق بہت کم ہے مگر
شہر دہولپور کے لوگ تقرر مدرسہ سے تحریک پاکر علم کی قدر کرنے لگے
ہین اور مفت کی تعلیم کو غنیمت سمجھکر لڑکون کو مدرسون مین بھیجتے ہین
مہارانا صاحب کی تحصیل علم کو دیکھکر سردارون نے بھی اپنے لڑکون
کو پڑہانا شروع کیا ہے ؛

ستمبر ۱۸۷۵ع مین حسب درخواست زمینداران کہ اونہون نے نصف
خرچ دینا منظور کیا ہے موضع اگائی پرگنہ بسیری مین ہندی کا مدرسہ
مقرر ہوا اس ریاست مین شوق تحصیل علم از خود پیدا ہونے کی یہہ

اول نظر ہے ⁂

حسب الایما صاحب ایجنٹ گورنر جنرل صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مسٹر ڈائٹن صاحب پرنسپل آگرہ کالج سے درخواست کی کہ جب ا ونکو اپنے کام سے فرصت ہو براہ مہربانی مدرسہ دہولپور کے قاعدہ تعلیم کو دیکہین لڑکون کا امتحان لین اور اپنے پیشہ کے تجربہ اور صلاح سے فایدہ پہونچاوین چنانچہ اونہون نے بخوشی منظور کرکے مدرسہ دہولپور کو دیکہا اور اقرار کیا کہ شروع ۱۸۷۹ء ایک دفعہ پہر دیگر انتظام مدرسہ کی نسبت جو میری راے ہو گی اوسکو مفصل لکہونگا ⁂

डैटन

سیندہیہ سٹیٹ ریلوے

۱۸۷۵ء ملک علاقہ راج دہولپور مین تیاری ریلوے کیواسطے صرف پیمایش کا کام ہوا تہا اور دہولپور کے قریب تعمیر پل چمبل ندی کیواسطے بضرورت کہودنے پتہر کے کان سے آلات و مصالحہ جمع کیا تہا ⁂

۱۸۷۶ء مین دربار نے کل زمین جو تعمیرات متعلقہ ریل کیواسطے مطلوب تہی صاحب انجنیر انچیف کو دیدی مارچ ۱۸۷۶ء مین حسب درخواست مسٹر گلوہر صاحب و کمپنی مہارانا صاحب نے چمبل کے پل کی اول کوٹہی کی بنیاد قایم کی ⁂

پچگانو واقع چار میل مغرب دہولپور کے سرخ و سفید پتہر کی کانون مین مسٹرس گلوہر صاحب و کمپنی نے کہودائی پتہر کا کام جاری کیا اور کل پتہر

पचगांव

جو انکوان تعمیرات کیواسطے مطلوب ہوا بذریعہ ایک چھبک ریل کی سڑک کے
کہ کان سے چمبل کے پل تک بنائی گئی تہی پہونچایا گیا ؛

گورنمنٹ ہندوستان نے دربار دہولپور کا استحقاق ایصال محصول
پتھر کان مذکور قبول کرکے اوسکے وصول کرنیکی منظوری کا حکم دیا ؛

عام مشتریون سے اس پتھر پر ایک روپیہ فیصدی فیٹ مکسر محصول لیا جاتا
ہے مگر سینڈ ہیہ سٹیٹ ریلوے کیواسطے دربار کی کامل منظوری سے
آٹھ آنہ فیصدی فیٹ مکسر مقرر ہوا ہے ؛

صاحبان انگریز متعلقہ تعمیر ریلوے چار مقامات جاجئو - پچگانو - تباری
کا باغ - پہولگانو کہ بجز جاجئو کے دیگر مقامات دہولپور سے پانچ میل
کے اندر ہین صاحبان موصوف اور اونکے توابعین کے ملازمان ورعایا
راج سے موافقت رہی کبہی کوئی شکایت پیدا نہوئی ؛

जाजो
पचगाव
तिवारीकाबाग
फूलगांव

گروہ کثیر مزدورون کے جمع ہوجانے سے اہالیان پولیس کو انتظام مین
زیادہ محنت کرنی پڑی مگر کوئی سنگین واردات وقوع مین نہ آئی ؛

اس سبب سے کہ ملک کی آبادی کم ہے اور آدمی بیکار کم رہتے ہین مزدوری
بہت گران ہوگئی کہ دیگر ممالک سے آدمی طلب کرکے کام لیا گیا تاہم علاقہ دہولپور
کے بہت آدمی مزدوری کرتے تہے اور مزدوری کا جو روپیہ تقسیم ہوتا
تہا زیادہ تر اسی علاقہ مین خرچ ہوتا تہا کہ اس سے رعایا ر علاقہ کو بہت
فایدہ پہونچا ؛

سنہ [illegible] مین سڑک کا پشتہ اور پل دموریان چمبل سے سرحد ضلع آگرہ

تک تیار ہو گئی بان گنگا کے پُل مین بہت کام ہوا اور کل علاقہ کے اندر سڑک
پر لوہا بچھہ گیا کہ بہرتی مصالحہ کی ریل گاڑیان چلنے لگین دہولپور و منیہ
کے سٹیشنون کا کام قریب الاختتام تہا اور پل دریاے چمبل کی کوٹھیان
بہی اکثر تیار ہو گئین مسٹر لاٹوس صاحب ڈسٹرکٹ انجنیر و مسٹر ٹرلٹن صاحب
شریک تجارت مسٹرس گلور صاحب و کمپنی کے عمدہ انتظام سے باوصف
اجتماع کثیر مزدوران کے ہر مقام پر لب سڑک راج مین کسیطرح کا
نقصان عاید نہوا کہ اونکی کارگذاری شکر و تحسین کے لایق ہے ٭

سررشتہ دار الشفاء

راج دہولپور مین بمقامات دہولپور و باڑی و راج کہیڑہ تین دارالشفا
ہین اونمین روز بروز کام ترقی پر ہے اور موسم سرما مین ہر سال ویکسینٹر
مقرر ہو کے ٹیکہ لگاتے ہین سنوات گذشتہ مین معالجہ مریضان و عمل
ٹیکا و خرچ شفاخانجات حسب تفصیل رہا ہے ٭

سال	معالجہ مریضان	عمل ٹیکا	خرچ شفاخانہ جات
۱۸۷۵و۷۴	۹۱۱۶	۳۷۵۳	سمہ ۃ مایسہ
۱۸۷۶و۷۵	۱۰۸۲۶	۶۹۱۹	للعہ ۃ سماصہ
۱۸۷۷و۷۶	۱۱۹۲۵	۶۳۶۸	للعہ ۃ لماصہ

چوتھی فصل

راج قرولی

راج قرولی کے شمال مین راج بہرت پور مشرق مین دہولپور جنوب مشرق مین گوالیار کہ دریاے چمبل سرحد ہے جنوب مغرب مین بناس ندی کہ اوسکو جے پور سے علیحدہ کرتی ہے اور شمال مغرب مین راج جیپور واقع ہے خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۳ دقیقہ اور ۲۶ درجہ ۴۸ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۷ دقیقہ اور ۷۷ درجہ ۳۸ دقیقہ کے درمیان اوسکا ۱۸۷۸ مربع میل کا رقبہ اور ۱۸۸۰۰۰ باشندون کی آبادی ہے ؛

قرولی کے ملک کی ہیئت پہاڑی اور خوفناک ہے اور چمبل کے کنارون پر زمین نالون سے پہٹی ہوئی سرحد جے پور کیطرف پہاڑی ملک ڈانگ کہلاتا ہے اور چمبل کے کنارہ کے ملک کو بہار کہتے ہین اور قبصہ منڈرائیل کے گرد نواح کی زمین کو تلیڑہ کہتے ہین موسم برسات مین ڈانگ اونٹ اور مویشیون کیواسطے عمدہ چراگاہ ہوجاتا ہے اور اضلاع انگریزی واقع لب جمنا سے قرولی مین اونٹ چرائی کیواسطے آتے ہین چمبل اور موریل دو ندیان حدود پر واقع ہین اور اونکے سوا برساتی ندی و نالے بہت ہین ؛

راج قرولی مین آمدرفت مال تجارت کی تین شاہ راہ ہین —

डांग
वहार
नलेड़ा

شمال مغرب مین خوشحال گڑہ ہوکے چیپور کو ٭

مشرق مین دہولپور کو ٭

شمال مشرق مین ہنڈون ہوکے بہرت پور کو ٭

ان راستون مین گاڑیان چل سکتی ہین مگر اس ملک مین گاڑی کا رواج کم ہے اور اونٹون کو بہی کم استعمال مین لاتے ہین البتہ بیلون کے وزریعہ سے بہت تجارت ہوتی ہے چنانچہ بیلون کیواسطے علاوہ ان راستون کے شمال مشرق مین باچل پور ہوکے علاقہ انگریزی ضلع آگرہ کو اور جنوب مشرق مین منڈرایل ہوکے گوالیار کو اور راستے ہین ٭
قرولی کے راجپوت جادون نسل کے ہین اور راجپوتون کی نہایت بہادر اور جنگ آور شاخون مین سے سمجہے جاتے ہین۔ راجپوتون کے سوائے زیادہ تر آبادی گوجرون کی ہے کہ جنگلون مین مویشی چراکے گذر کرتے ہین مینہ وجاٹ وکاچہی ومالی بہترین زراعت پیشہ اقوام ہین اور بشرطیکہ ٹہاکر لوگ تنگ نکرین محنت سے معاش پیدا کرکے ارتکاب جرایم سے پرہیز کرتے ہین سابق مین ٹہاکر بہت ستاتے تہے مگر بمرور عرصہ قریب بیس سال کپتان مکنیشن صاحب نے انتظام کیا اوسوقت سے کچہہ زیادتی نہین کرتے اس علاقہ کے ڈانگ کے گوجر ڈانگ علاقہ دہولپور کے گوجرون سے کم سرکش ہین مینہ محنتی ونیک چلن ہین اگرچہ اوسی قوم مین سے ہین جو چوری وغارتگری کیواسطے کل ریاستون مین مشہور ہے مگر ان کی اون سے رشتہ داری نہین ہے جو چوری پیشہ

मकनेषन

ہیںنے کہ بلفظ چوکیدار مشہور ہین صرف دو تین گانوین ہین زیادہ نہین +
جاگیرداران ریاست ہین سے ہاڈوٹی وامرگڈھ ورانوترہ وعنایتی کے
جاگیردار اول درجہ کے ہین حال مین اونکا دربار سے کچھہ نزاع نہین ہے
البتہ کم درجہ کے ٹھاکرون مین سے چندکس راج کے شاکی ہین +

मंडरायल
ऊतगिर
माचलपुर
बहादुरपुर
गिरला
जीरोता

انتظام کی غرض سے راج چار تحصیلون - قرولی - منڈرایل - اوٹگر -
ماچل پور مین منقسم ہے اور علاوہ ان مقامات کے بہادرپور - گرلہ -
جیرؤتہ کل سات جگہہ پر تہانہ جات ہین تحصیل اور تہانون مین غول کے
سپاہی رہتے ہین ایسے دیہات کم ہین جنمین چوکیدار ہون صرف ایک سپاہی
تحصیل سے متعین رہکر مال و فوجداری وغیرہ کا کل کام کرتا ہے اس راج
مین ایسے قصبہ جات جنکی آبادی ہزار کس کی یا اس سے زیادہ ہو صرف
سات ہین -

قرولی	ماچل پور	منڈرایل	نارولی	امرگڈھ
۲۴۰۰۰	۵۰۰۰	۴۰۰۰	۳۰۰۰	۱۵۰۰

ہاڈوٹی	کورگانو
۱۰۰۰	۱۰۰۵

قرولی دارالریاست راستہ نصیرآباد و گوالیار پر نصیرآباد سے
۱۵۲ میل مشرق مین اور گوالیار سے ۹۰ میل مغرب مین ہے +

गारडन

गारڈن صاحب نے لکھا ہے کہ اس بڑے قصبہ کے گرد ریختہ فصیل ہے

फ़ुलर

اور قریب دو میل تک ہر طرف کو دشوار گذار نالے ہین ٹفنتھلر صاحب نے

لکہا ہے کہ کسی راجہ نے جس زمانہ مین وہ مرہٹون کے متواتر حملون سی تنگ آکر جاے پناہ کی تلاش مین تہا اسوجہہ سے کہ یہان دو میل تک راستہ بہت تنگ و دشوار گذار ہے اور اوسکی اچہی طرح حفاظت ہوسکتی ہے آبادی کیواسطے اس مقام کو پسند کیا تہا اس شہر کا نواح آب ریز و زرخیز و مزروعہ و سر درخت ہے مکانات زیادہ تر خشتی تعمیر کے ہین اور آسودہ لوگون کے مکانون پر پہتر کے مربع پارچہ اور پٹیان لگی ہین مگر گلیان تنگ اور گندی ہین شہر سے ملحق دو پہاڑیون پر قلعات ہین اونمین سے ایک جسمین مہاراجہ صاحب رہتے ہین بہت عمدہ عمارت ہے برجین بہت بلند ہین اور دیوار فصیل پر طرفین کو سرخ پہتر بہت صنعت سے چسپان ہے اوسکے اندر عالیشان محل اور عمدہ باغات ہین شہر کی فصیل بہت عریض ہے اور اوسپر ہموار و با قاعدہ پٹیان ایک دوسرے پر بہت خوبصورتی سے چسپان ہین مگر بالائی عمارت کل نازک ہے کہ توپخانہ کا مقابلہ نہین کرسکتے اگر حملہ ہو تو غالباً جلد شکست ہوجاے قرولی آگرہ سے ۸۰ میل جنوب مغرب مین اور دہلی سے ۱۵۰ میل جنوب مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۲۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۱۰ دقیقہ پر واقع ہے ٭

تاریخ ریاست

اس ریاست کی قدیم تاریخ بہت تاریکی مین ہے زوال سلطنت مغلیہ سے پہلے کی کوئی علحدہ تاریخ نہین معلوم ہوتی ہے صرف اسقدر معلوم ہے کہ

مہاراجگان قرولی سرگروہ قوم جادون چندربنسی راجپوت ہین اونہون
نے کبہی ملک برج گرد نواح متہراسے بڑہ کر پیش قدمی نکی ایکدفعہ بیانہ
پر قابض ہوگئے تہے وہان سے مسلمان بادشاہون نے اونکو بیدخل
کیا تب چمبل کے مغربی کنارہ پر قرولی اور مشرقی پر سبل گڈہ آباد کی
کہ سبل گڈہ ۱۷۹۶ء مین مہاراجہ سیندہیہ نے لے لیا اور قرولی بدستور
اونکے قبضہ مین ہے ؛

سنہ ۱۴۵۴ء مین محمود غلزئی شاہ مالوہ نے قرولی کو فتح کیا تہا اور کچہہ ملک
اور شامل کرکے اپنے ولیعہد کو جاگیر مین دیا تہا جب اکبر شاہ نے مالوہ فتح
کیا قرولی کا ملک بہی سلطنت دہلی مین شامل ہوگیا اور زوال سلطنت
پر مرہٹون کا مغلوب ہوا ؛

مرہٹون کی تاریخ مین مہاراجہ صاحب قرولی کا ذکر بطور خراج گذار پیشوا
کے لکہا ہے کہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ دیتے تہے اور اس روپیہ کے عوض
ماچل پور کا پرگنہ دے رکہا تہا ؛

عہدنامہ پونا مورخہ ۱۳- جون ۱۸۱۷ء کی چودہوین قلم کے بموجب پیشوا اپنے
کل حقوق وممالک واقع شمال نربدا سے بجز ملک گجرات کے مستعفی ودست بردار
ہوا تو مہاراجہ صاحب قرولی کو بجز اسکے کہ سرکار انگریزی کی حمایت مین آوین
کچہہ چارہ نرہا کیونکہ اگر ایسا نکرتے تو ریاست جاتی رہتی اسواسطے جب ۱۸۱۷ء
مین سرکار انگریزی نے ہندوستانی رئیسون کو ظل حفاظت مین لانا چاہا
تو سب سے اول مہاراجہ صاحب قرولی نے اس تجویز کو منظور کیا بموجب

عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر ۲ باب اول کے مہاراجہ صاحب نے سرکار انگریزی
کی ماتحتی قبول کی اور سرکار نے اونکو ریاست پر قابض رہنے کی کفالت
دی خراج جو اسوقت تک مرہٹون کو دیتے تھے قلیل مقدار ہونے کے سبب سے
معاف کردیا - اس عہدنامہ سے ریاست محفوظ و مکفول ہو گئی مگر مہاراجہ
صاحب نے درخواست کی کہ ہمارے قدیم پرگنات واقع جنوب دریای
چمبل مہاراجہ سیندہیہ کے قبضہ مین آگئے ہین جب کبھی سرکار انگریزی
کے تحت مین آوین بہ تقرر خراج ہمکو ملنے کی کفالت ہو جاوے یہہ امر منظور
ہوا تب اونہون نے سرکار سے کشیدگی اختیار کی ۱۸۲۵ء مین جب سرکار
انگریزی جنگ برما مین مصروف تہی اور بہرت پور مین درجن سال نے
اپنے آقا ولی نعمت کے خلاف فساد برپا کیا مہاراجہ صاحب قرولی نے اوسکی
مدد کیواسطے فوج بہرتی کرکے بہیجی اور درجن سال کی شکست کے بعد بنظر
حفاظت خود مقابلہ کیواسطے فوج تیار کی مگر تہوڑے عرصہ بعد از خود خیر خواہ
ہوکے سرکار انگریزی کی اطاعت اختیار کی اور سرکار نے بہی اون کی
ان حرکات پر کہ اگرچہ خصومتانہ مگر جہل و نادانی سے تہین طوالت کرنا
غیر ضروری سمجھکر چشم پوشی کی ؛

وقت انضباط عہدنامہ سے ۱۸۳۸ء تک مہاراجہ ہربخش پال دیو والی
قرولی سے بجز رفع نزاع سرحد جیپور و قرولی کے سرکار انگریزی کی کچھہ
خط و کتابت ہوئی اس سال مین اونکا انتقال ہوا لاولد ہونیکے سبب سے
پرتاب پال نامی اونکے چچازاد بہائی کا بیٹا اس شرط سے کہ اگر اونکی

رانی کے لڑکا پیدا ہو تو رئیس کیا جاوے نامزد ہوا ایک رانی نے حاملہ ہونا ظاہر کیا مگر پرتاب پال نے اوسپر اعتراض کیا تحقیقات کیواسطے کمیشن مقرر ہوئی تولد پسر کے معقول ثبوت نہ ہونچنے پر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے رانی کے بیان کو باطل سمجھا اور پرتاب پال کو سرکار انگریزی کیطرف سے رئیس کیا اخیر ۱۸۳۹ء مین یہہ منظوری ہوئی اور شروع ۱۸۴۰ء مین مہاراجہ صاحب بہت خوشی سے دار الحکومت مین داخل ہوئے ۔۔ رانی مذکورہ نیز والدہ رئیس مرحوم کہ اوسکی مددگار تہی بہرت پور کو چلی گئین اور اونکو وہان رہنے کی اجازت ہوئی ❊

۱۸۴۸ء مین مہاراجہ پرتاب پال کا انتقال ہوا ونکے عہد مین اونکے اور مختارون کی طرف سے ریاست مین بدنظمی رہی قلت آمدنی کے سبب سے ظلم ہوا اور ظلم کے سبب سے عدول حکمی اور علانیہ فساد وقوع مین آئے ایک صاحب انگریز ثالثی ورفع نزاع کیواسطے چار دفعہ متعین ہوئے مگر ہر مرتبہ اونکی کوشش ناکارگر ہوئی پرتاب پال لاولد تھے خاندان کے لوگون نے اونکی جانشینی کیواسطے نرسنگ پال کو بتنی لیا مگر ریاست کے ذمہ سرکار انگریزی کا قرضہ تہا اور باوصف تاکید متواترہ ادا نہوا تہا اسواسطے سرکار نے تا وقت ادائے قسط اول قرضہ کے نرسنگ پال کی مسند نشینی کو منظور نکیا ❊

یہہ قرضہ اصل مین رئیس قرولی نے راج بہرت پور سے لیا تہا اور راج بہرتپور کے ذمہ سرکار انگریزی کا قرض تہا ادائے قرضہ ذکی راج بہرتپور کا بندوبست

ہوا اب قرضہ ذمگی قرولی اپنے حساب مین راج بہرت پور کو وصول دیگر قرولی کے ذمہ قایم رکہا ۔

سنہ ۱۸۴۴ع مین قرضہ ذمگی قرولی یک لکہہ للحدہ ؟ مائعہ تہا اس قرضہ کے ایصال مین راج قرولی کے ساتہہ بہت رعایت ہوئی اول تو بارہ قسطین مقرر ہوئین دوسرے بجز اوس حالت کے کہ قسط کا روپیہ تاریخ معینہ پر ادا نکیا جاوے بر وقت ادا ہونے والی قسطون کا سود معاف رکہا گیا تاہم سنہ ۱۸۴۷ع تک کچہہ ادا نہوا پہر ڈیڑہ برس کی مہلت دیگئی مگر وہ بہی کار آمد نہوئی انجام کار جب سرکار انگریزی نے نرسنگ پال کی سند نشینی منظور کرنے مین قسط اول زر قرضہ کے داخل کرنے کی شرط پیش کی تب رئیس نے کسی شخص نوکری کے امیدوار سے روپیہ قرض لیکر ایک اپنی سفید سطلب شرط کے ساتہہ زر قسط ادا کرنا چاہا کہ سرکار نے نامنظور کیا ہمدران حال رئیس کا محافظ اور ریاست کا مختار ہونے کیواسطے چند فریق آپسمین بر سر پرخاش تہے اور نامنظوری سرکار انگریزی کی وجہہ سے اونکو اس فساد پر زیادہ آمادگی ہوتی تہی سرکار نے ادائے قسط کی شرط موقوف کرکے نرسنگ پال کی سند نشینی منظور کی مگر اوسکے ساتہہ مہاراجہ صاحب کو آگاہ کیا کہ زر واجب الطلب ضرور وصول کیا جاویگا ہمدران حال مختلف فریقون کو فساد سے باز رکہنے کیواسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوئے کہ با اختیار خود ریاست کا انتظام کرین ۔

بتاریخ ۱ - جولائی سنہ ۱۸۵۲ع مہاراجہ نرسنگ پال بہی مرگئے انتقال سے ایک روز

بیشتر اونہون نے بھرت پال نامی دور کے رشتہ دار کو متبنی لیا تہا حسب
سفارش اہالیان ریاست کرنل سر ہنری منٹگمری لارنس صاحب نے اوسکی
منظوری کی درخواست بیشگاہ گورنمنٹ مین ارسال کی مگر یہہ زمانہ عہد حکومت
لارڈ ڈلہوزی صاحب کا تہا کہ اونہون نے ناگپور و پونا ستارہ و لاہور
و لکہنؤ وغیرہ بڑے ممالک کو ضبط کرکے سلطنت انگریزی مین داخل کیا تہا
کیونکر ممکن تہا کہ بیچارہ قرولی جہان اونکا عمدہ ترین حیلہ لاوارثی موجود
تہا اونکے ہاتہہ سے نجات پاتی اطلاع پہونچتے ہی ضبطی کا حکم صادر ہوا
مگر قرولی کی ریاست اگرچہ وسعت ملک و مقدار آمدنی کی روسے چہوٹی ہے
الا رئیس کے خاندان کی عظمت و قدامت بڑی بڑی ریاستون سے زیادہ
ہے حکام انگلستان خصوص پارلیمنٹ کے ہوس آف کامنس نے ضبطی قرولی
کو خلاف انصاف و باعث ناراضگی جملہ راجگان راجپوتانہ سمجھکر نواب گورنر
جنرل صاحب کی تجویز کو منسوخ کیا اور بہرت پال کی سند نشینی منظور کرکے
اوسکی نابالغی کے زمانہ مین انتظام ریاست بخوبی رکہنے کی ہدایت کی مگر اس
بحث مین انتقال نرسنگ پال کے وقت سے قریب تین برس کا عرصہ گذر گیا
اور اس عرصہ مین کپتان منک میش صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اماناً انتظام
ریاست کیا صدور حکم منظوری سند نشینی بہرت پال سے پیشتر قرولی مین اکثر
اشخاص نے یہہ عذر پیدا کیا کہ رئیس مرحوم کی نابالغی اور چند ضروری
رسمیات نہونے کے سبب سے بہرت پال کی سند نشینی جائز نہین ہے اور
سے فایق قریب تر رشتہ دار مدن پال کا حق ہے روسا بہرت پور و دھولپور

ڈلہوزی

پارلیمنٹ

ہوس آف کامنس

والور وجے پور کی راے بہی اسی پر متفق ہوئی اور تحقیقات سے بہی یہہ
امر صحیح ثابت ہوا رانیون نے اور نو ذی رتبہ وزبردست ٹہاکرون نے
اور دیگر جاگیر دارون مین سے تین چہارم نے اور علی العموم کل باشندگان
ملک نے مدن پال کو پسند کیا کہ اسطرح ۱۸۵۴ء مین سرکار انگریزی نے بعد
تحقیقات کامل مہاراجہ مدن پال صاحب کو راج قرولی کی سند پر بٹہا کے
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کا اختیار معاملات ریاست سے موقوف کیا اور دوسرے
سال مین محکمہ ایجنسی کو بہی برخاست کرلیا مگر اوسی حالت مین مہاراجہ صاحب
کو ہدایت کی کہ اگر زر قرضہ ذمگی ریاست کہ اوسوقت تعداد دی للکہ ... رہگیا تہا سالانہ اقساط سے بروقت ادا نہوگا تو سرکار تا وقت اداے
کل روپیہ کے ایک یا دو پرگنون پر اپنا قبضہ کرلیگی ✤
۱۸۵۷ء کے غدر مین مہاراجہ مدن پال صاحب نے حکام انگریزی کو
ہرطرح مدد دیکے سرکار کی بڑی خیرخواہی کی اسکے جلدو مین قرضہ ذمگی
ریاست کہ بہ تعداد یک لکہ ... روپیہ تہا معاف ہوا خیرخواہی کا خلعت
ملا اور مہاراجہ صاحب کی سلامی پندرہ سے سترہ توپون کی ہوگئی اور
نومبر ۱۸۶۶ء مین تمغا و خطاب ستارہ ہند درجہ اول عطا ہوا ✤
۱۸۵۹ء مین بظہور بدنظمی سررشتہ مال کے اداے قرضہ مین مہاراجہ صاحب
کی مدد کرنے کیواسطے ایک صاحب پولیٹیکل ایجنٹ متعین ہوئے مگر اون کو
ہدایت ہوئی کہ بطور حاکم و افسر کے کام نکرین صرف دوستانہ صلاح و
مشورت سے مہاراجہ صاحب کو مدد دین ۱۸۶۱ء مین جب سررشتہ مذکور

کی خاطر خواہ اصلاح ہو کے قرضہ سے سبکدوشی ہوئی صاحب برخاست ہوئے
سنہ ۱۸۶۷ء مین اشخاص مندرجہ ذیل مہاراجہ صاحب کی پیشی مین سرکار محکمہ
مصاحبت تھے ؛
ملوک پال - چیتر پال برادران مہاراجہ صاحب - دیوان بلدیو سنگہ - منشی اکبر علی
چودھری شیام لال اور ٹھاکر برکھہ بہان سنگہ مختار ریاست کل کام کا اجرا
کرتا تھا - ملوک پال علاوہ مصاحبت کے فوج کا افسر بھی تھا اہلکارون کا
عملہ کیثر اور ملک مختصر ہونے اور مہاراجہ صاحب کے نگران وخبردار رہنے سے
انتظام بہت اچھا تھا وارداتین بہت کم ہوتی تھین اور حسن سلوک و حاکمانہ
اشفاق کی وجہہ سے رعایا مہاراجہ صاحب سے دلی محبت رکھتی تھی اور بہت
تعظیم کرتی تھی جیلخانہ کا انتظام راجپوتانہ کے کل محبسون سے بہتر تھا مہاراجہ
صاحب شفاخانہ کی بہت خبرگیری کرتے تھے اور نیٹو ڈاکٹر اپنا کام خوب کرتا تھا
مہاراجہ صاحب کے ایک لڑکا بعمر ۷ ماہ اور لڑکی بعمر آٹھہ سال تھی ؛
سنہ ۱۸۶۹-۶۸ء مین مہاراجہ صاحب نے سروہی مین جاکر مہاراؤ صاحب والی
سروہی کی ہمشیرہ سے شادی کی اور آبو پر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
سے ملاقات کی - اس سال مین قحط ہوا تھا صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اپنا
لشکر اجمیر مین چھوڑ کے ریاستون کا دورہ جریدہ طور سے کیا چند روز
قرولی مین بھی رہے وہان دیکھا کہ محکمہ جات راج کی کچہریان محل سے باہر بنائے
مکانات مین ہوتی ہین عدالت کا کام ایسا آراستہ اور دفتر اس عمدگی سے
مرتب ہے کہ استحاناً چند مثلین طلب کین کہ فوراً ملگئین پرورش قحط زدگان

کیواسطے مہاراجہ صاحب نے خیرات خانہ مقرر کیا ہے اور تعمیرات جاری کی ہیں
اس کام کیواسطے مہاراجہ صاحب نے سرکار انگریزی سے ڈیڑہ لاکہہ روپیہ قرض
لیا تہا۔ اگرچہ اس ملک مین بہی قحط بہت سخت ہوا تہا مگر چارہ و غلہ کی قلت بہی
جیسے تکلیف جےپور و ٹونک کے علاقہ مین ہوئی اس ملک مین نہو ئی ؛
جولائی سنہ ۶۹ء مین مہاراجہ صاحب نے پچاس ہزار روپیہ اور قرض ملنے
کی درخواست کی کہ بشرط ادائے کل قرضہ تعدادی دو لاکہہ روپیہ مع سود
فیصدی پانچ روپیہ سال بذریعہ اقساط پچاس ہزار روپیہ سالانہ منظور
ہوکے روپیہ مل گیا ؛
۱۷- اگست سنہ ۶۹ء کو مہاراجہ مدن پال صاحب کا انتقال ہوا ونکی نسبت
سنہ ۷۰-۷۱ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ اس رئیس کو عجب ہمت تہی اپنی ریاست
پر بالکل قادر تہا کل معاملات مین اپنی تجویز سے کام کرتا تہا نہایت عمدگی و
صفائی سے کام کرتا تہا عام اجازت تہی کہ صبح و شام کی ہواخوری مین جو
کوئی چاہے اپنی عرضی پیش کرے یا زبانی عرض کرے اوسکے ہمنشین و مصاحبون
کو فیصلہ مقدمات مین دست اندازی کرنے کی مطلق مجال نہ تہی انسداد
جرایم مین اوسکا جہد کامل تہا مجرم خواہ کیسے ہی متبرک مقام پر جاکر پناہ لی
وہان سے بہی گرفتار ہوکے سزا پاتا تہا جرایم ستی و دخترکشی و دہرنہ کو مطلق
موقوف کر دیا تہا مگر البتہ فضول خرچ تہا اس سبب سے ریاست مقروض
رہتی تہی اور محاصل سخت تہے اگرچہ غیر مستحق لوگون کیواسطے حد سے زیادہ فیاض
تہا مگر بخلاف طریقہ بعض رئیسون کے کہ نالایقون کیواسطے فیاض و مستحقون کیجے

کیواسطے بخیل ہین اوس نے زمانہ قحط مین دولاکھہ روپیہ سرکار انگریزی
سے قرض لیکر غربا و مساکین کو تقسیم کیا *
مہاراجہ مدن پال صاحب کے انتقال پر اونکا بھتیجا لچھمن پال راؤ ہاڈوتی
وارث ریاست سمجہا گیا تہا مگر بسوہ والی رانی کے حاملہ ہونیکے احتمال سے
اوسکی مسند نشینی کی نوبت نہ پہونچی کہ ۱۴- سمبر کو وہ بہی مرگیا- اسپر جی سنگہ
پال کہ ہاڈوتی کا رئیس ہوا تہا وارث قرولی متصور ہوا جنوری ۱۸۷۱ء
مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے قرولی مین جاکر مہاراجہ جے سنگہ پال
صاحب کو کہ اوسوقت بعمر بتیس سال اور بہت ہوشیار و مستعد تہے خلعت
مسند نشینی و اختیار ریاست دیا *
ٹہاکر بر کہہ بہان سنگہ تنور راجپوت مہاراجہ مدن پال صاحب کا خسر
چند سال سے اہتمام کار ریاست کرتا تہا بعد انتقال مہاراجہ صاحب
موصوف تا وقت مسند نشینی مہاراجہ جے سنگہ پال صاحب اوسکو ریاست
مین اختیار مطلق رہا اور اوس نے بہت دیانت داری سے کام کیا
ایمانداری کے سبب سے اوسکی بہت قدر و منزلت تہی اور محکمہ پنچایت
مقرر ہوا تو اوسمین بہی شامل رہا مگر ضعیفی و ناطاقتی کے سبب سے محنت
نہین کرسکتا تہا اس محکمہ پنچایت مین اوسکے علاوہ سرداران مندرجہ ذیل
اور شامل تھے -
ٹلوک پال سپہ سالار و افسر رسالہ و رشتہ دار مہاراجہ صاحب * اس
شخص کے رشتہ دار قلعات مین افسر ہین *

چتر پال افسر رسالہ و رشتہ دار مہاراجہ صاحب ‎‏۞
شیام لال مورد ثی اہلکار کہ ہنڈری دفتر کا افسر بہی تہا ‎‏۞
دیوان بلدیو سنگہ کہ سابقاً افسر رشتہ مال تہا اوسکا ایک بیٹا تحصیلدار
تہا اور دوسرا مہاراجہ صاحب کی خدمت مین حاضر باش رہتا تہا ایجنسی
آبو اور راجپوتانہ شرقی کی وکالتون پر قرولی کے ایک قدیمی مسلمان
خاندان کے لوگ مقرر ہین کہ اونمین سے ایک فضل رسول ایجنسی راجپوتانہ
شرقی مین رہتا ہے اوس زمانہ مین پنچایت کے علاوہ مرزا اکبر علی بیگ
ایک اور اہلکار تہا مہاراجہ صاحب مرحوم کے عہد مین وہ حاکم عدالت تہا اور
معاملات ریاست مین اوس سے صلاح لیجاتی تہی مگر مابعد کام سے علیحدہ
ہوگیا باشندگان قرولی اس شخص کو بہت اچہا سمجہتے تہے علاقہ راج مین
چارون تحصیلدار باشندگان قرولی تہے پردیسی لوگون کو کم نوکر رکہتے تہے
اور مثل دیگر بیقاعدہ و ابتر ریاستون کے قرولی مین بہی تحصیلدارون
کے اختیارات غیر محدود تہے زیادہ تر خرابی یہہ تہی کہ عدالت نہ تہی صرف
محکمہ پنچایت تہا اوس سے یہہ امید نہ تہی کہ مثل ایک شخص کے مقدمات کی
تحقیقات و فیصلہ حسب قاعدہ کرسکے مہاراجہ مدن پال صاحب کے زمانہ
مین انتظام ریاست مقدم سمجہا جاتا تہا عرصہ درمیانی مین اوسمین خلل
واقع ہوا پہر مہاراجہ جے سنگہ پال صاحب نے یہی تجویز کی کہ محکمہ عدالت
علیحدہ کرکے اوسپر ایک شخص کو مقرر کرین اور محکمہ پنچایت مین سماعت اپیل
کا کام رہے اسیطرح سررشتہ تعلیم کا بہی کچہہ انتظام نہ تہا مدرسہ شہر مین تہا

انگریزی کا مدرس صرف مبتدیون کو پڑہا سکتا تہا طالبعلمون کی استعداد
کی ترقی ممکن نہ تہی البتہ علی اللہ ڈاکٹر کی کارگذاری کی ڈاکٹر ہاروی صاحب
نے بہت تعریف لکہی تہی +

مہاراجہ مدن پال صاحب کے انتقال پر ریاست کے ذمہ دو لاکہہ ساٹہہ ہزار
روپیہ کا قرضہ تہا اسمین سے دو لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی کا اور باقیماندہ
ساہوکارون وغیرہ کا +

کپتان والٹر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے راج کے مصارف مین ایسی تخفیف
کرائی کہ پچاس ہزار سے زیادہ روپیہ قرض مین دیا جاوے اور پہر بہی
غیر معمولی مصارف کیواسطے کسیقدر پس انداز ہو چنانچہ ۷۱-۱۸۷۰ء تک ستر ہزار
روپیہ سرکار انگریزی کا ادا ہو گیا اور ساہوکارون کے قرضہ مین بہی
کمی ہوئی - مہاراجہ صاحب کی مسند نشینی کے بعد خرچ زیادہ ہوا اگرا وسی
طرح آمدنی ریاست بہی کسیقدر اراضی بالعوض نوکری ضبط ہوکے نقد
تنخواہ مقرر ہونے سے اور کسی قدر نرخ اجناس کی گرانی سے بجاے
چار لاکہہ کے پانچ لاکہہ ہو گئی مگر مال کا بندوبست کچہہ نہوا بطور نیلام سالانہ
ٹہیکہ محالات دینے کا دستور جاری رہا +

۷۳-۱۸۷۲ء مین سوا لاکہہ روپیہ قرضہ سرکاری اور پینتالیس ہزار قرضہ ساہوکارن
ادا ہوکے منجملہ دو لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیہ کے صرف نوہ ہزار روپیہ باقی
رہا ڈہائی برس کے عرصہ مین ایک لاکہہ ستر ہزار روپیہ ادا ہونے سے راج
کی بڑی نیکنامی ہوئی +

سنہ مذکور کی رپورٹ مین میجر والٹر صاحب نے لکہا ہے کہ مہاراجہ جے سنگہ پال صاحب بہت ہوشیار ہین مین ولایت سے واپس آیا تب مہاراجہ صاحب نے بہرت پور آکر مجہسے ملاقات کی پہر مینے بہی قرولی مین جاکے ملک کا دورہ کیا اور وہان کے حالات دیکہکر بہت خوش ہوا مجہکو یقین ہے کہ مہاراجہ صاحب اپنی ریاست و رعایا کی ترقی و بہبودی کا بہت فکر رکہتے ہین ریاست کا زیادہ تر کام خود کرتے ہین اونکے احکام بہت شایستہ اور حسب اطمینان ہوتے ہین اونکو شہر قرولی کی صفائی و حفظان صحت کا بہت فکر ہے اخراج پانی اور فرش بندی شہر کی تجویز کی ہے اسمین دس ہزار روپیہ خرچ ہوگا کسیقدر دولتمند باشندگان شہر سے وصول ہوگا اور باقی راج سے دیا جاویگا مسندنشینی سے اس قلیل عرصہ کے بعد حفظ صحت و آسایش رعایا کی تدبیر کرنا رئیس کی نہایت خوش تدبیری پر دلالت کرتا ہے قرولی سے خوشحال گڈہ اور ہنڈون کی سڑکین کہ دونون پر بہت آمدرفت رہتی ہے تیار کراتے ہین بمقام گوبر گانو آسایش مسافرین کیواسطے سراے تعمیر کرائی ہے اور تدبیرات ترقی پر ہرطرح مایل و مستعد ہین اونکے مزاج مین فضول خرچی نہین ہے یقین ہے اونکے انتظام سے آمدنی و خرچ ریاست کا اچہا بندوبست ہوجاویگا *

ٹہاکر برکہہ بہان سنگہ جسنے وقت انتقال مہاراجہ مدن پال صاحب سے مسندنشینی رئیس حال تک نہایت عمدگی سے کام کیا تہا اب بہی برائے نام دیوان ہے مگر بہت ضعیف ہوگیا ہے کام نہین کرسکتا ریاست مین سب اوسکا ادب

کرتے ہین اور مہاراجہ صاحب کا اوسپر بہت اعتبار ہے جیلخانہ صاف ہے
اور قیدی تندرست رہتے ہین شفاخانہ مین معالجہ اچھی طرح ہوتا ہے
مدرسہ مین بعض طالبعلم اچھا پڑہتے ہین اونمین سے ایک نے گورنمنٹ کالج
آگرہ مین داخل ہونیکی درخواست کی ہے کہ جولائی مین داخل ہوگا ۔
ہندوستان کے بعید ترین مقامات پربہی سال بسال علم کی ترقی ہوتی
جاتی ہے مگر تاوقتیکہ ان مدرسون کی نگرانی کیواسطے کوئی عام تدبیر مثل
تقرر کسی افسر کے نکیجاوے اونمین خاطر خواہ ترقی نہین ہوسکتی اکثر رئیس
اور اونکے اہلکار ناخواندہ ہوتے ہین تاوقتیکہ اونکو فواید تعلیم سے بخوبی
آگاہی نہو امید نہین ہوسکتی ہے کہ وے برائے نام مدد دہی سے کچھہ
زیادہ کرسکین ؛

سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ مین مہاراجہ صاحب نے محکمہ پنچایت کو موقوف کرکے محکمہ اجلاس
خاص کا کام خود شروع کیا تہا کر بہ کہہ بہان سنگہ قدیم وزیر تعمیل احکام کا کام
کرتا رہا وہ حاکم عدالت بہی تہا اور کل مقدمات مرجوعہ کی سماعت و تجویز کرتا
تہا اوسکے احکام کا اپیل محکمہ اجلاس خاص مین ہوتا تہا باقاعدہ عدالت اور
کافی عملہ نہونے کے سبب سے مقدمات بہت باقی رہتے تہے اور اجراء کار مین
بہت سستی تہی ؛

بجرودہ کی سڑک جسکی درستی مین زر جرمانہ ذملی امرگڈہ خرچ کرنا تجویز کیا تہا
تیار ہوگئی اور اوسکے کنارون پر درخت لگائے گئے آسایش مسافرین
کیواسطے دارالحکومت سے سات میل کے فاصلہ پر لب سڑک ہندو کاروان سرای

مع چاہ و باغ کے تعمیر کرائے گئے اس راستہ پر موسم برسات مین ندی نالون کی طغیانی سے مسافرون کو رہنا پڑتا ہے بیشتر قیام کے لایق کوئی مکان نہ تہا اب وہ تکلیف رفع ہوگئی ہے قرولی سے گیارہ میل خوشحال گڈہ کی طرف بمقام کورگا نو گنج تیار ہو کے رئیس کے نام سے جے نگر موسوم ہوا۔ خوشحال گڈہ سانبہر نمک کی منڈی ہے کہ وہان سے قرولی و دہولپور کی ریاستون مین ہو کے ضلع آگرہ و ممالک مہاراجہ سیندہیہ کو جاتا ہے خوشحالگڈہ کے بیوپاریون نے بوجہ اجراء محصول خلاف دستور قدیم دربار جیپور سے ناراض ہو کے اور غالباً اہالیان قرولی کی تحریک سے دربار قرولی مین درخواست کی کہ اپنے علاقہ مین گنج تعمیر کرا دین ہم اوسمین آکر آباد ہونگے مہاراجہ صاحب نے اونکی درخواست منظور کر کے ایک سال کا محصول معاف کیا گنج کی لاگت کا پچاس ہزار روپیہ کا تخمینہ ہو کے سنہ ۱۸۷۱ع مین کام شروع ہوا تہا علاوہ گنج کے فایدہ عوام کیواسطے فرودگاہ وغیرہ مکانات بنانے کی تجویز ہوئی ؁

شہر کی فرش بندی کا کام جاری رہا چند چاہات جدید تعمیر ہوئے اور قدیم باغات کی جو مدت سے ویران پڑے تہے مرمت و ترقی ہوئی ؁ مہاراجہ صاحب نے تعمیر مکان یادگار لارڈ میو صاحب مرحوم کے چندہ مین ایک ہزار روپیہ دیا اور قرضہ سرکاری مین پچیس ہزار روپیہ دیا کہ وہ علاوہ سود پچاس ہزار رہگیا اور ساہوکارون کا قرضہ بہی کسیقدر ادا کیا جیلخانہ کا کام مسٹر سٹیفن صاحب اہل ارمنی کہ مہاراجہ صاحب مرحوم

کے وقت سے مقرر ہے کرتا رہا ؛

۶۳و۱۸۶۴ کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ ریاست کا روزمرہ کا معمولی کام مختار کرتا ہے اوسکے احکام کی اپیل مہاراجہ صاحب کے اجلاس خاص مین دایر ہوتی ہین مختار کے تحت مین محکمہ مال ہے اور پانچ پرگنات قرولی وچیرتو ومنڈرایل وماچل پور واوت گر مین تحصیل وتھانہ جات ہین مقدمات دیوانی مین مختار کے اختیارات غیر محدود ہین مگر مقدمات فوجداری کو وہ منظوری کیواسطے اجلاس خاص مین بھیجتا ہے - مالگذاری کا پختہ بندوبست نہین ہے ہر سال جدید جمعبندی ہوتی ہے علاقہ راج کے کل ۴۰۵ قصبہ جات و دیہات مین سے ۲۰۸ خالصہ کے اور ۱۹۷ معافی کے ہین دیہات معافی بعض خاندان مہاراجہ صاحب کے لوگون کے قبضہ مین ہین بعض چتن مین بعض بالعوض نوکری جاگیر مین بعض مصارف زنانہ مین اور بعض چندسال کیواسطے ٹھیکہ پر ہین - اندازاً خانہ شماری کرنے سے باشندگان ملک کی تعداد ۱۲۴۰۶۰ دریافت ہوئی ملک کی زبان جادون باتی کہلاتی ہے ؛

जादोंवाती

کرنل روبنسن صاحب وکپتان ملول صاحب مہتمان ٹوپوگرافیکل سروے علاقہ گوالیار ووسط ہند نے اس ملک کی پیمایش کی ہے مگر بندوبست مالگذاری کی پیمایش نہونے سے تعداد رقبہ مزروعہ وغیر مزروعہ نامعلوم ہے غالباً رقبہ کثیر اراضی ویران وغیر مزروعہ ہے اور سالانہ جمعبندی کا ہونا اوسکا مقدم سبب ہے جدیارسے کاشت اراضی کی تحریک مین کچھہ

रोबिन्सन
मेलविल

کوشش نہین ہے زمین ایسی عمدہ ہے کہ معمولی اجناس کے سواے
افیون و محلوج باشندگان ملک کے خرچ سے زیادہ پیدا ہو کے اطراف
کو بہرتی ہوتی ہین اور راجل پور مین عمدہ قسم کا برگ تنبول بہ افراط ہوتا
ہے اور دہلی و آگرہ کو جاتا ہے پیداوار باغ کا ٹھیکہ ہو جاتا ہے مگر یہان
کے باغات مین سواے انبہ و لیمون و کیلہ وغیرہ عام میوہ جات کے
اور کچہہ پیدا نہین ہوتا ہے مغربی پہاڑون مین لوہے کی کان بتلاتے
ہین مگر کبہی جاری ہوئی اس سے اوسکے حسن و قبح کا حال بالکل مخفی ہے
کان سنگ سے پتہر بکثرت برآمد ہو کے عمارتون مین خرچ ہوتا ہے قرولی
مین خیراد کا چوبین کام بہت ہوتا ہے پلنگ کے پائے خوشرنگ و خوش وضع
تیار ہوتے ہین علاوہ مکانات مذکورہ سابق شہر قرولی کے مشرقی دروازے
کے مقابل ایک پختہ بازار اس غرض سے تیار کرایا گیا ہے کہ شیوراتری
کے میلہ پر جو مال تجارت آوے وہان ٹہیرا کرے اور ایک قدیم تالاب کی
مرمت ہو کر کارآمد کیا گیا ہے ؛

سڑک بڑودہ مٹی بہت نرم ہونیکے سبب سے جلد ٹوٹ جاتی ہے اوسکی
متواتر مرمت ہوتی رہتی ہے تاہم مسافر و تاجرون کو یہان ایسا راستہ
ملنا بہی بہت غنیمت ہے یہہ سڑک طول مین آٹہہ میل ہے اسکے سواے شہر
کے اندر و باہر قریب چار میل پختہ سڑک اور ہے کہ ہمیشہ درست رہتی ہے
ان سڑکون کیواسطے کنکر نالون مین سے کہود کر آتا ہے اور رودہ ایسا مضبوط
ہے کہ سنہ ۱۸۵۲ مین میجر منک میسن صاحب نے سڑک بنوائی تہی وہ باوجودیکہ

کبھی اوسکی مرمت ہوئی ابتک صحیح وسالم ہے ٭

قرولی مین بہ تحت پوسٹماسٹر بہرت پور انگریزی ڈاکخانہ ہے اوسمین ہ۸ ہ۱ روپیہ ماہوار خرچ ہوتا ہے اور تخمیناً اسیقدر آمدنی ہے ٭

آبپاشی کیواسطے اس راج مین کوئی نہر نہین ہے مگر چند بندات ہین اونمین سے کہیتون کیواسطے پانی بلا اخذ محصول دیا جاتا ہے چاہات سے آبپاشی کرنیکا عام رواج ہے ٭

مئی سنہ ۱۸۷۴ع مین مہاراجہ صاحب مع صاحب پولیٹکل ایجنٹ آگرہ کو گئے اور مارچ سنہ ۱۸۷۵ع مین دہلی جاکر بشمول دیگر روساء راجپوتانہ کے نواب ویسرائے صاحب سے ملاقات کی حکام انگریزی کی خاطر و تواضع سے بہت خوشی ہوئی اور علاقہ انگریزی کی روز افزون ترقی و شایستگی کہ ابتک انکی نظر سے نگذری تھی دیکھکر بہت تجربہ حاصل کیا - مہاراجہ صاحب نے حسب مقدور اپنے قحط زدگان بنگالہ کی پرورش کے چندہ مین روپیہ ادا کیا سرکاری قرضہ باقیماندہ اصل پچیس ہزار روپیہ ادا ہوکے صرف سود کا ۱۱۱۱۵ ۹ ۸ باقی رہگیا ٭

مارچ سنہ ۱۸۷۵ع کے دربار گورنری واقع دہلی سے واپس آنے کے بعد مہاراج جے سنگہ پال صاحب کو دستون کا عارضہ ہوگیا مگر قوت جسمانی کے ذریعہ سے وے بیماری کا مقابلہ کرتے رہے اور بحز بعض ایام کے جب مرض کا زیادہ زور ہوتا اہتمام کار ریاست کرتے رہے اخیر مین بماہ اکتوبر بیماری دیرپا ہوکے ایسی غالب آگئی کہ اونکو بالکل ضعیف و ناتوان کر دیا

اخیر وقت مین مہاراجہ صاحب نے ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی سے علاج
کرانا منظور کیا تہا مگر اونکی تجویز پر کبہی عمل نہوا ہندوستانی طبیبون کا
برابر علاج ہوتا رہا انجام کار ایک مہینے سے مایوسی کی حالت مین تکلیف
پاکر بتاریخ ۱۹- نومبر ۱۸۵۷ء انتقال کیا اونکے کوئی اولاد نہ تہی مگر انتقال
سے پیشتر ایک ملاقات مین اونہون نے کرنل رائٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کو سمجہا دیا تہا کہ ارجن پال راؤ ہاڈوتی میرا دم بہتیجا گدی کا وارث
با استحقاق ہے ۔
مہاراجہ جے سنگہ پال صاحب مسند نشینی کے وقت بعمر ۲۹ سال تہے اور
چہہ برس تک حکمران رہے اوسط قد قوی الجسم شہسوار اور مشاق شکاری
تہے لیئق حاکم مثل مہاراجہ مدن پال صاحب کے انتقال پر ادنے درجہ
سے بلا تعلیم و تربیت قرولی کے حاسد اور پابند دستور قدیم جادون
راجپوتون کی حکومت پر ممتاز ہوکر اونہون نے اپنے منصبی خدمتون
کے انجام دہی کی لیاقت جلد بہم پہونچائی اور بہت استقلال و عدل گستری
سے حکومت کی مسند نشینی سے پیشتر بہ انتظار نتیجہ حمل رانی لبسوہ اون کی
کامیابی مین توقف ہوا اوس زمانہ مین اونہون نے بہت بردباری
سے عمل کیا اور احکام گورنمنٹ کی تعمیل کو ہر طرح مقدم سمجہا اونکا یہہ طریقہ
نہایت تعریف کے لائق ہے بجز جاگیرداروں کے کل مجمع خلائق اون سے
بہت خوش تہا جاگیردار اسوجہ سے ناراض تہے کہ مہاراجہ صاحب کے
انتظام کا مقصود اعظم یہہ تہا کہ اونکی سرکشی وخود اختیاری کو ضبط مین

رکہا جاوے ٭

اپنی عمر کے اخیر برسون مین اونہون نے انتظام ریاست خصوص جمع و خرچ
مین بہت توجہہ کی ہتی اور دہلی سے واپس آنے کے بعد کہ اول اسی مرتبہ
اونکو علاقہ انگریزی کی شایستگی و آراستگی دیکہنے اور ہندوستانی رئیسون
سے ملنے کا اتفاق ہوا تہا اونکے خیالات بہت شستہ اور وسیع ہوگئے
تہے اونکے ارادہ مین تہا کہ ریاست مین مالگذاری کا بندوبست پختہ
کیا جاوے اور اس نظر سے حضور تحصیل اور ماچل پور مین دورہ کرکے
نرمی سے جمعبندی کی اونہون نے قرولی کو بہی بہت آراستگی دی اور
راستہ آگرہ و ماچل پور کو آمدرفت تجارت کیواسطے درست کرنا اور
قرولی و بڑودہ کی سڑک کو پختہ تیار کرانا چاہا اونہون نے شہر کی فرش
بندی شروع کی ہتی اور تاجر و مسافرین کے آرام خصوص ایام میلہ
شیوراتری کیواسطے بالکل سنگین کاروان سراے تعمیر کرائی ہتی مگر
افسوس ہے کہ اونکے بیوقت انتقال سے جسکا اونکی کل رعایا کو نہایت
غم ہے یہہ سب تجویزین ناتمام رہگئین ٭

حسب رضامندی و منظوری جملہ اہلکاران و ٹہاکران ریاست بجز بہجن پال
اور اوسکے خاندان کے اور حسب الحکم گورنمنٹ ہندوستان بتاریخ ۹م جنوری
سنہ ۱۸۷۶ء کرنل رائٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مہاراجہ ارجن پال صاحب
کو مسند نشین ریاست کیا ٭

بہجن پال مہاراجہ صاحب مرحوم کا دوسرا بہتیجا ہے کہ اوسکو اپنے پاس

بہت عزت و امتیاز سے رکھتے تھے مگر اونکے دعوی کی نہ اہلکاران ریاست نے تائید کی اور نہ اوسکے برادر سرداروں نے اسواسطے اوسکو اطلاع دیگئی کہ تمہارا دعوی قابل پذیرائی نہین ہے بعدازان اوس نے دعوی کیا کہ مہاراجہ صاحب مرحوم کے دادا کی جایداد کا وارث ہونے کی وجہہ سے اگر قرولی کی گدی کا نہین تو ہاڈوتی کا راؤ ہونیکا تو مین ضرور مستحق ہون اسکے جواب مین اوسکو مطلع کیا گیا کہ کل سرداران و اہلکاران کی اتفاق راے سے مہاراجہ صاحب حال کا بھتیجا بھنور پال ہاڈوتی کا راؤ منظور ہوچکا ہے اسواسطے تمہارے اس دعوی پر بھی لحاظ نہوگا تمکو لازم ہے کہ مہاراجہ ارجن پال صاحب کو اپنا آقا سمجھکر معمولی نذر کے ذریعہ سے رسم اطاعت ادا کرو ❊

واقع مین جبتک دوم خاندان یعنی منگل پال کی اولاد مین سے ارجن پال یا کوئی اور شخص موجود ہے تیسرے یعنی کمتر خاندان پدم پال مین سے سجن پال یا کوئی اور شخص قرولی کا رئیس یا ہاڈوتی کا راؤ ہونیکا مستحق نہین ہے لیکن اسمین شک نہین کہ حکم منظوری گورنمنٹ صادر ہونے سے پیشتر اکثر لوگ سجن پال کے طرفدار تھے کیونکہ بجز خاندان روپ پورہ کے جنکی سجن پال کے دادا پدم پال کے خاندان سے قدیم عداوت ہے سب لوگ اوس سے خوش ہین ❊

ان احکام سے اپنی حق تلفی سمجھکر سجن پال مدت تک ناراض رہا اوسکے نوجوان و خوش وضع و صاحب اخلاق ہونے سے زنانہ محل کا فریق اوسکا

طرفدار ہوا ۱۸۶۷ء ؁ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اوسکی مہاراجہ صاحب سے صفائی کرائی اگرچہ اوسکے طرفدار بہت تہے مگر محتاجگی نے اوسکی ہمت توڑ دی اور اوس نے حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ مہاراجہ صاحب سے التجا معافی کرکے جو معاش مہاراجہ صاحب تجویز کرین اوسکا شکر و احسان سے منظور کرنا قبول کیا اس مغرور جوان کا عام دربار مین مہاراجہ صاحب کے قدمون پر گرنا واقع مین عبرت انگیز تہا مہاراجہ صاحب نے اوٹہکر اور حسب عادت اوسکی سابقہ ناشکری پر طعن کرکے عالی ہمتی سے قصور معاف کیا اور اوسکی معاش کیواسطے جاگیر مقرر کی اسکے بعد صاحب پولیٹکل ایجنٹ قرولی مین زیادہ قیام نکر سکے اور پیچہے سے دریافت ہوا کہ زنانہ فریق نے سجن پال کو جاگیر مجوزہ مہاراجہ صاحب کے لینے سے انکار کرنے پر آمادہ کیا ہے اور چونکہ اوسکے باپ اور دادا راج سے علانیہ باغی ہو رہے ہین تا وقتیکہ اونکی سزا دہی نہوگی انسداد فساد غیر ممکن ہے اس معاملہ کا طے ہونا مشکل ہے مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ اگر وسے فہمایش سے باز نہ آوین تو فوج بہیجکر سزا دیجاویگی ۞

مہاراجہ صاحب نے اول سال مین ہی اہلکارون کا عزل و نصب کرکے انتظام مین انقلاب پیدا کیا مگر جو امراء مہاراجہ صاحب مرحوم کے زمانہ مین معتمد متصور تہے بدستور اونکے پاس رہتے ہین اگرچہ بپاس خاطر اونکے اون سے کام علیحدہ کر لیا ہے مگر اونکی معاش جاری ہے ٹہاکر برکہہ بہان سنگہ قدیم مختار جس نے پیشتر بڑی خیرخواہی کی ہے علاوہ ضعف و پیری فالج زدہ

ہوکے براے نام رہگیا ہے بستر پر بیمار رہتا ہے اور عرصۂ تک محنت روحانی کرنے کے قابل نہین راجہ بہادر اوسکا بیٹا اپنے باپ کی طرف سے دستخط کرتا ہے ؛

محکمہ اجلاس خاص قایم ہے مگر اوسکے عملہ مین عزل و نصب ہوئی ہے سابقاً اس محکمہ کا افسر لالہ بہاری لال نامی سردار قوم بقال تہا اب بجاے اوسکے کنور جگناتہہ پال کہ سابقاً محکمہ مال کا افسر تہا اور ٹہاکر چیتر پال مقرر ہوئے ہین جگناتہہ پال اور اوسکے بہائی اونکار پال کے کہ اعلیٰ ترین جادون خاندان مین سے ہین مہاراجہ صاحب شفقت و اعتماد کے ساتہہ بہت عزت کرتے ہین یہہ دونون شخص دیانت دار راست باز ہوشیار و محنتی ہین اور عوام اونکے حسن سلوک سے خوش و ثناخوان ہین - ٹہاکر ملوک پال بدستور حاکم فوج ہے ؛

کرنل رائٹ صاحب نے بسچہ راؤ ہاڈوتی کی تعلیم پر توجہ کرکے مہاراجہ صاحب کو صلاح دی کہ اوسکو میو کالج مین بہیجا جاوے - اس لڑکے کی عمر ایسی ہے کہ اسمین تربیت کا شروع ہونا بہت فایدہ مند ہوسکتا ہے اسواسطے مناسب سمجہا گیا کہ اگر چند سال کی تربیت کیواسطے اوسکو اپنے حکم سے اجمیر مین بہیجنے پر مہاراجہ صاحب آمادہ ہوجاوین تو بہت بڑا مطلب حاصل ہو چنانچہ کرنل رائٹ صاحب اور کپتان رجوے صاحب نے متواتر مہاراجہ صاحب کو فہمایش کی اور مہاراجہ صاحب اوسکو بہیجنے پر رضامند ہوگئے مگر اوسکی ماں نے کہا کہ اگر اوسکو بہیجوگے تو مین خودکشی

کرونگی اسپر مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو میری زندگی تلخ ہو جاوے
گی ❖
مہاراجہ صاحب کا خوف بیجا نہین ہے عورات کی قابلیت ایذا رسانی کا انکو
بیشتر تجربہ ہو چکا ہے مسند نشینی سے تہوڑے دنون بعد انکو بخلاف طعن و
تشنیع مستورات کے بدرخواست حفاظت خود صاحب پولٹیکل ایجنٹ کیخدمت
مین استغاثہ کرنے کی ضرورت ہوئی ہتی اسپر انکو یعنی عورتون کو اطلاع
دی گئی ہتی کہ محل سے ۔ ندر گذر رستے ہوئے مہاراجہ صاحب کے
سر پہ آگ کا ڈالنا یا اور کوئی ایسی ہیچ آور حرکت داخل بغاوت ہوکر
سخت باز پرس و سزا کے لایق ہوگی کہ اوسوقت سے وسے اپنی جاہلانہ حرکات
سے باز آئین مہاراجہ صاحب بہت ناچاری سے کہتے ہین کہ اگر یہہ مرد
ہوتین تو مین انکی تدبیر کرتا مگر یہہ عورتین ہین اور مین عورتون سے ڈرتا
ہون ❖
ان مشکلات پر لحاظ کرکے مہاراجہ صاحب سے اس باب مین زیادہ تقاضا
نکیا گیا لیکن اگر وقت آیندہ مین راؤ ہاڈوتی کو زنانہ کی قید سے آزادگی
دیکر تعلیم و تربیت کیجاوے تو جس مخلوق پر وہ کسی روز حاکم ہوگا اوسکے
حق مین بہت مفید ہو اگرچہ مہاراجہ صاحب اوسکی تعلیم کیواسطے اوستاد
نوکر رکہا چاہتے ہین مگر تا وقتیکہ وہ کسیقدر عرصہ تک قرولی سے علیحدہ
نہ رہے صرف خانگی نوشتخواند کار آمد نہین ہو سکتی ❖
ٹہاکران عنایتی و بہوزتن راج قرولی کے پانچ بڑے جاگیردارون مین سے

ہین دونون مہاراجہ صاحب کے قرابتی ہین عنایتی کی آمدنی پانچہزار
روپیہ کی اور بھورتن کی نوہزار کی ہے دربار کو اطلاع ہوئی کہ چند
باگریہ جنکی گرفتاری اہالیان سرشتہ انسداد ڈکیتی راج جیپور کو منظور
تھی ان ٹھاکرون کے علاقہ مین پناہ پذیر ہین فوج بھیجی گئی اونمین سے
چند شخص گرفتار ہوئے باقیماندہ ٹھاکرون کی مدد و چشم پوشی سے مفرور
ہوگئے دربار نے جاگیر عنایتی پر بارہ سو روپیہ جرمانہ کیا اور تاوقت
گرفتار کرادینے مفرورون کے جاگیر بھورتن قرق رہنے کا حکم دیا ٹھاکرون
نے دیہات چھوڑ کے سرکار انگریزی مین استغاثہ کیا کہ مہاراجہ صاحب
کا حکم منسوخ ہوجاوے اور راج سے تمرد و سرکشی اختیار کی اونکی سرکشی
سے دیگر جاگیردارون کو بغاوت کا حوصلہ پیدا ہونے اور مہاراجہ صاحب
کی حکومت مین خلل واقع ہونے کا احتمال تہا اسواسطے صاحب پولٹکل ایجنٹ
نے اونکو ہدایت کی کہ بہت جلد اطاعت کر کے اپنے آقا و نعمت سے قصور
معاف کراوین مگر یہہ نصیحت کارگر ہوئی تب مجبور دربار نے اونکی چشم نمائی
کی تدبیر کی بھورتن اور عنایتی کو فوج بھیجکر گھیر لیا لڑائی مین طرفین سے
چند آدمی مقتول و مجروح ہوئے دونون قلعے خالی ہوگئے تھوڑے
دنون تک باغی ٹھاکر قید رہے مگر انتقال مہاراجہ صاحب مرحوم کے بعد
رہا ہوگئے اور بشرط ادائے جرمانہ مجوزہ کمیٹی ٹھاکران اونکی جاگیرین واگذاشت
ہوئین کہ بعد ادائے جرمانہ اپنی اپنی جاگیرون مین آباد ہوگئے۔

بابت آمد ... مقدمہ معاش مالگذار ... و خراج جاگیرداران و ساہو...

وستامپ وسندر کیلاجی ہین کہ اونکی تفصیل جمع وخرچ مین درج ہوگی
سایر کی آمدنی زیادہ ترکہی افیون ومحلوج کی بہرآمد سے ہوتی ہے اور علاقہ
ہاڑوتی وجےپورہ کی محلوج وافیون بہی براستہ ہنڈون ومنڈرایل
علاقہ انگریزی وممالک مہاراجہ سیندہیہ کوجاتی ہین اور درآمد کی جنس
صرف غلہ وپارچہ ہے ٭

[illegible] بیگہ زمین پرپوست کاشت ہوتاہے اور اوس سے راج مین
[illegible] سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے تخمیناً [illegible] روپیہ کی افیون
ہرسال فروخت ہوتی ہے اور فی بیگہ اوسط درجہ چار پانچ سیر پیدا ہوتی
ہے برآمد افیون کیواسطے کسی طرح کی قید نہین ہے کہ زیادہ تر براستہ
منڈرایل وسبل گڈہ اندور کیطرف جاتی ہے ٭

کیلاجی دیبی کا مشہور مندر قرولی سے چودہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے
وہان ہرسال چیت واسوج کے مہینے مین ہزارہا جاتری پرستش کے
واسطے آتے ہین وہی دیبی جو بنگالہ مین کالی مشہور ہے یہان کیلا کہلاتی
ہے اوسکے معتقد علاوہ قتل بہینسہ وبکرہ وغیرہ حیوانات کے زرکثیر نقد
چڑہاتے ہین کہ بطور آمدنی راج داخل خزانہ ہوتاہے مگر بعد وفات مہاراجہ
مدن پال صاحب کی اس آمدنی مین بہت کمی ہوگئی ہے ٭

مہاراجہ جےسنگہ پال صاحب نے قبل انتقال اگست مین سرکار انگریزی
سے درخواست کی تہی کہ دو پرگنات کا بندوبست پختہ ہونے سے آمدنی
ریاست مین کمی ہوئی ہے اور مصارف ضروری دربیش ہین اور مہاراجہ

مدن پال صاحب کے وقت کے بند و تالاب و دیگر تعمیرات مفید عام مرمت طلب
ہوگئی ہین اونکے کارآمد اور مفید ہونے کیواسطے مرمت ہونی ضرور ہے
اور مرمت کیواسطے روپیہ مطلوب ہے اسواسطے ڈیڑہ لاکہہ دیگر قرض
ملجاوے اسکے جواب مین اونکو اطلاع دیگئی کہ ابہی قرضہ سابقہ تعدادی دو
لاکہہ روپیہ تمام وکمال ادا نہین ہوا ہے اوس سے پیشتر دیگر قرضہ مانگنا
بے محل ہے کہ اسپر درخواست موقوف رہی ؛

جنوری سنہ ۱۸۷۷ مین بعد اختتام جلسہ دہلی کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے
قرولی کا دورہ کیا اور بہرتپور و قرولی کے قدرتی و رواجی اختلافات
کو اسطرح تحریر کیا کہ بہرتپور مین مہاراجہ صاحب خود اختیار حاکم ہین اونکی
اور رعایا کے درمیان کوئی فریق امرا متوسط نہین ہے پس بجز مداخلت
سرکار اعلے کے اونکے اختیار و حکومت مین کوئی مخل نہین ہوسکتا کسی کی
مجال نہین کہ اونکے حکم و تدبیر پر اعتراض کرے کیونکہ جسپر اونکا غضب ہو
بالکل تباہ ہوجاتا ہے ؛

قرولی مین سرکش و سینہ زور امراء کا گروہ کثیر اپنے اور اپنے توابعین کے
حقوق کا محافظ ہے ؛

بہرتپور کا انتظام قرولی کے انتظام سے بہت بہتر ہے اسکا سبب کسیقدر
مہاراجہ صاحب کا عاقلانہ اور محنت پسند طریقہ ہے کہ اختیار حکومت کو مضبوطی
سے اپنے ہاتہہ مین رکہتے ہین اور کسی کو اونپر اونگلی نہین رکہنے دیتے
[illegible] اونکی طرف سے سختی ہوتی ہو مگر صرف اونہین کیطرف سے

ہوسکتی ہے ✣

قرولی مین ایسا یکجائی اختیار نہین ہے جن لوگون پر مہربانی ہوتی ہے
وے بلالحاظ لیاقت تحصیلداریون پر مقرر ہوتے ہین اور تا وقتیکہ معمولی
جمع کو ادا کیے جا وین اپنے اختیار کے استعمال مین کسی طرح قابل باز پرس
نہین ہوتے ✣

علاقہ بہرت پور نہایت مزروعہ ہے اور قرولی کا ملک نالون سے کٹا
ہوا اور پہاڑون سے ڈہکا ہوا ہے تاہم اگر کوئی حاکم مثل مہاراجہ
صاحب بہرت پور دور اندیش و دانشمند ہو تو بہت ترقی ہوسکتی ہے
مہاراجہ صاحب کا وزیر برکہہ بہان سنگہ ہے کہ ضعیفی و بیماری سے کام
کے لایق نہین رہا ہے اوسکا نایب رام نراین دانشمند اور مستقل مزاج
آدمی ہے اور ریاست کی بہبودی اور دولتمندی کا بدل خواہان ہے
ٹہاکر ایدل پور کا چہوٹا لڑکا جگنا تہہ پال با اختیار اہلکار ہے وہ لیئق
و نیک نیت نوجوان ہے مگر یہہ ممکن نہین کہ وہ اپنی برادری یعنی ٹہاکرون
سے رعایت و مروت نکرے اس سے اوسکی رام نراین سے نااتفاقی ہے
با وصف اسکے کہ وہ مخالف فریق مین ہے اوسکا اس عہدہ پر رہنا مناسب
ہے کیونکہ اگر اوسکی ترقی ہوگی تو دیگر ٹہاکر بہی اوسی کے طریقہ پر عمل
کرینگے اور تا وقتیکہ ایسا نہو عمدگی انتظام ریاست کی امید نہین ہوسکتی
بموجودگی ایسے مصاحبون کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو انتظام آمدنی
وخرچ ریاست مین ابتری دریافت ہوئی تو مقام تعجب نہین اونہون نے

فوراً مہاراجہ صاحب کو تخفیف خرچ کی صلاح دی آمدنی و خرچ تو برابر ہے
مگر تنخواہ فوج و قرضہ ساہوکاران شہر قریب دو لاکھ واجب الادا ہے فوج
مین بیس ہزار روپیہ سالانہ تخفیف کرنے کی تجویز ہے اور چالیس ہزار روپیہ
ریاست کے ایسے اہلکارون سے لیا جاویگا جنکی معاش مین زمین و نقدی
دونون چیز ہین اسطرح تین سال کے عرصہ مین کل قرضہ ادا ہوجاویگا
راج قرولی مین دستور ہے کہ جب زیر باری ہوتی ہے برادری اور
اہلکاران ریاست سے مدد لیتے ہین چنانچہ اس موقع پر صاحب پولیٹکل
ایجنٹ موجود تھے جب سب سے حسب مقدور اپنے روپیہ دینے کیواسطے
کہا گیا تو اگرچہ دلسے خوش نہ تھے سب نے بخوشی دینا منظور کیا صاحب
پولیٹکل ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب کے توابعین کی اس کامل خیر خواہی
پر مبارکباد دی تو مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ ہم سب بھائی ہین
ہم مین کوئی غیر نہین ہے جسمین ایک کا فایدہ ہو سبکا فایدہ ہے۔ مگر افسوس
ہے کہ مہاراجہ صاحب اپنے ذاتی مصارف مین تخفیف نہین کرسکتے ؛
مہاراجہ پرتاب پال صاحب مرحوم کی رانی صاحبہ جنہون نے اپنی اسّی
برس کی عمر مین زر کثیر جمع کیا ہے جگناتھ وغیرہ ہندو تیرتھون کے جاترا
کیواسطے گئین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکھا ہے کہ اگر زنانہ محل کی دیگر
عورتین بھی ایسا ہی کرین تو قرولی مین بہت رفع شر ہو ؛
چند سال سے دربار قرولی کی خواہش تھی کہ موضع سلیم پور واقع سرحد
قرولی سے جنوب مغرب مین جو بند قدیم زمانہ کا ہے اوسکی ایزادی

اور مرمت کرین مگر دربار جے پور نے اس عذر سے کہ اس بند سے قرب وجوا
کے دیہات علاقہ جے پور مین پانی کی آمد بند ہو کر ہمارا بہت نقصان ہوگا
ایزادی بند مین اعتراض کیا بعد تحقیقات کامل پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان
سے حکم ہوا کہ دربار قرولی کو بند موجودہ کی مرمت کرنیکا اختیار کلی حاصل
ہے لیکن اگر بڑہانا چاہین تو اول ایک انجنیر افسر ایزادی کے نتایج کی
نسبت رپورٹ کریگا ؛

दीवानगाह

اس راج مین دلچسپ عمارتین تواں گڑہ و منڈرایل واوٹ گر کے قلعات
ہین قلعہ تواں گڑہ عنقریب اوسی زمانہ مین تعمیر ہوا تہا جب قصبہ بیانہ
واقع راج بہرت پور آباد ہوا ہے اور بیجے پال بانی قصبہ بیانہ کے خلف
تواں پال نے تعمیر کرایا تہا ؛

ریاست قرولی مین جرایم سنگین بہت کم وقوع مین آتے ہین اور پولیس
کا انتظام اگرچہ ظاہرا کوتاہ اور غیر مکتفی نظر آتا ہے اصل مین کامل اور
کارگر ہے بسبب ویرانی وناہمواری ملک اور الحاق حدود دیگر ریاستوں
کے ظاہرا مجرمون کا ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ مین مفرور ہونا سہل
معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ تالیڑہ اور ڈانگ مین چوری مویشی کی واردا تین
کسیقدر ہوتی ہین مگر علی العموم ریاست راجپوتانہ نہایت عمدہ انتظام
کی ریاستون سے فایق ہے اس انسداد جرایم کا سبب یہہ ہے کہ اول
تو مہاراجہ نرسنگ پال صاحب کی صغیر سنی مین انتظام ریاست گورنمنٹ
ہندوستان کیطرف سے رہا دوسری مہاراجہ مدن پال صاحب اور اونکے

جانشین جے سنگہ پال صاحب کا بہی انتظام بہت مستقل و زبردست تہا سوی
جادون رعایا جنکا مقدم پیشہ کاشت اراضی ہے طبعاً صلح ور عادات
اور ثقہ مزاج رکہتے ہین اور ارتکاب جرایم کو بد سمجہتے ہین ؛

راج مین صرف ایک مدرسہ بمقام قرولی ہے اوسمین ۱۸۷۵ء و ۱۸۷۴ء مین چالیس
طالبعلم انگریزی اور چہبیس فارسی ہندی پڑہتے تہے اونمین سے صرف
تین راجپوت اور اٹہارہ مسلمان تہے علاوہ ابتدائی کتابون کے ہندوستان
کی تاریخ وجغرافیہ بہی پڑہائی جاتی ہین مگر مہاراجہ صاحب کی شرشتہ تعلیم
پر کچہہ توجہ نہین ہے اور پڑہانے کی ترکیب اچہی نہین ہے کہ بڑی عمر
کے طالبعلم بہی سمجہنے کے بغیر طوطون کیطرح پڑہتے ہین ؛

حفظان صحت کا اہتمام ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی کی تجویز سے ہے کہ حسب
رپورٹ اونکے ۱۸۷۳ء و ۱۸۷۴ء مین کام اچہا ہوا شہر مین کسی طرح کی وبا نہ پہیلی
اور خلایق تندرست رہی اگرچہ اسکی کچہہ سرکار سے تدبیر نہین ہوتی ہے
مگر شہر مین اخراج پانیکا قدرتی ذریعہ موجود ہے کہ گلی کوچون مین نہین ٹہہر
سکتا اس سبب سے کثرت بارش جو نوعدیگر مضر ہوتی شہر کے کل ناپاک
مادہ کو بہالیجانے سے مفید ہوئی ہے ؛

راج مین صرف ایک شفاخانہ بمقام قرولی ہے مگر اوس سے خلایق کو نہایت
فایدہ پہونچتا ہے ۱۸۷۵ء مین اوسمین الہ۔ ۱۲۸ روپیہ ماہوار کے خرچ سے
۶۲۸۳ مریضون کا علاج ہوا اور ۳۰۹۸ بچون کو ٹیکا لگایا گیا ریاست کے
اکثر حصون مین رعایا کو معالجہ وعمل ٹیکا کی مدد بالکل نہین پہونچتی ہے

شہر قرولی مین باوجودیکہ تدبیرات حفظ صحت نہین ہوتی ہین موقع کی قدرتی عمدگی سے بیماری نہین ہوتی ؁

قرولی اور جے پور کے درمیان تین مقدمات تنازعہ سرحد دایر تھے اونمین سے ایک تیس برس سے تہا دوسرا ۱۸۵۴ء سے اور تیسرا ۱۸۸۱ء سے ؁

پلیرا
بڑودا
دھوسی

موضع پلیٹہ علاقہ قرولی کا بڑودہ علاقہ جیپور سے قدیم نزاع ہے اور اکثر فساد ہوجاتا ہے وجہ تنازعہ یہہ تھی کہ میجر تہورسبی صاحب نے کسی قدر زمین شامل موضع پلیٹہ کی تھی مگر بڑودہ والون نے متواتر داب کر اوسپر اپنا قبضہ کرلیا دو تین دفعہ کشت وخون ہوا اور طرفین سے شکایتین ہوتی رہین اور دوسرا تنازعہ درمیان موضع پلیٹہ مذکور اور بارولی

बारोली

علاقہ جیپور کے تہا جولائی ۱۸۷۶ء مین پلیٹہ اور بڑودہ کے درمیان فساد ہوا اور ایک آدمی مارا گیا اوسکی تحقیقات محکمہ پنچوکلا جے پور مین ہوکے موضع پلیٹہ سے مبلغ الـ ۵۰۰ بابت جرمانہ وخون بہا وصول کرنا تجویز ہوا اور قاتل کو کچہہ سزا ہوئی ایسی غیر مکتفی سزا انسداد جرایم مین کارگر نہین ہوسکتی ؁

اس مقدمہ ونیز دیگر مقدمات فیما بین جے پور و قرولی کے فیصلہ کیواسطے

बर्टन

ڈاکٹر برٹن صاحب ایجنسی سرجن بہیجے گئے اونہون نے پلیٹہ وبارولی کے مقدمہ مین میجر تہورسبی صاحب کے فیصلہ ۱۸۴۶ء کو بحال رکہا اور پلیٹہ اور بڑودہ کے مقدمہ مین زمین متنازعہ راج قرولی کو دی اگرچہ ڈاکٹر صاحب کے روبرو میناریں تعمیر ہوگئین مگر زمینداران بارولی نے اونکی

موجودگی مین بہ زبردستی اونکو شکست کرنا چاہا چنانچہ چھہ آدمی گرفتار کرکے اہالیان راج جیپور کو سپرد کئے مگر امید نہین کہ اونکو سزا ہوئی ہو دربار قرولی نے اپنی طرف سے سرحد پر فساد ہونیکا بندوبست کردیا ہے اور ایسا ہی جیپور کیطرف سے ہو تو اچھا ہے ❊

رعایا ر جیپور و قرولی کے درمیان سخت عداوت ہے اور دونون دربار بہی اوسکی شرکت سے صاف نہین ہین صرف سرکار انگریزی کا زبردست اقتدار دونون ریاستون مین انسداد فساد کرتا ہے اگر خدانخواستہ اوسمین فرق آجاوے تو سرحد پر آتش فساد مشتعل ہوجاوے ❊

راج قرولی کی فوج کی تعداد رپورٹون مین اس تفصیل سے لکھی ہے -

سنہ ۷۰ و ۷۱ء	سوار	سوار و پیادہ بے قواعد	فوج قلعات	تحصیل و تھانہ
	۲۵۰	۲۰۰۰	۶۰۰	۱۰۰۰

میزان

۳۸۵۰

سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ء	سوار	پیادہ	گولہ انداز	میزان
	۴۰۰	۳۲۰۰	۳۵	۳۶۲۵

تفصیل دیہات راج قرولی

نام پرگنہ	خالصہ دیہات	دیہات معافی: مصارف زنانہ	خیرات و مذہبی	ٹھاکران ہم خاندان	دیگر موروثی حقداران	معافی میزان	میزان الکل
حضور تحصیل	۴۸	۱۹	۳۲	۸	۱۲	۷۱	۱۱۹
تحصیل جیروتہ	۱۱	۱	۲	۲۵	۹	۳۷	۴۸
تحصیل منڈرایل	۴۳	۲	۹	۲	۶	۱۹	۶۲
تحصیل اُوٹ گر	۶۰	۵	۱۸	۰	۱۰	۳۳	۹۳
تحصیل ماسل پور	۵۹	۳	۶	۲	۳	۲۴	۸۳
میزان	۲۲۱	۳۰	۶۷	۳۷	۴۰	۱۸۴	۴۰۵

فہرست جاگیرات خراج گذار راج قرولی

نمبر	نام جاگیر	تعداد آمدنی	خراج راج	
۱	ہاڑوٹی	عــــ ۃ	الــ ۃ للعہ	हाडोटी
۲	گریری	صمار	بشمول ہاڑوٹی	गरेरी
۳	پردم پورہ	لاار	لعہ	परद्मपुरा
۴	روپ پورہ	اعار	مللعہ	रूपपुरा
۵	خوب پورہ	اعار	مللعہ	ख़ूबपुरा
۶	نیترہ	اعار	مللعہ	नीतेरा
۷	رانوپترہ	عـــ ۃ	الــ ۃ اعاموعہ	रांवपरा
۸	چوڑاگانو	اعـــ ۃ	ساعہ	चौड़ागांव
۹	کھودیہہ	الــ ۃ لا.	مالوعہ	खुदेह
۱۰	عنایتی	للعـــ ۃ	ماعلعہ	इनायती

نمبر	نام جاگیر	تعداد آمدنی	خراج راج	
۱۱	امرگڈھ	عــــہ	الــــہ	अमरगढ
۱۲	مجھورہ	سمــــہ	۱۱عــ	मिझोरा
۱۳	بہرتون	للعمــــہ	الــــہ ۱۱ معہ	भरतून
۱۴	فتح پور	الــــہ اعار	۱۱صدر	फतहपुर
۱۵	سایمردہ	الــــہ صمار	۱۱ر	सायमरदा
۱۶	سئمر	عار	۱معہ	सैमर
۱۷	کہوہ	الــــہ ۱۱ر	۱۱عسہ	खोह
۱۸	نارولی بارولی	الــــہ صمار	۱۱لدصہ	नारोली बारोली
۱۹	لوہڑی	صمار	ســــہ	लोहडी
۲۰	خضرپور	صمار	معہ	खिज़रपुर
۲۱	ہرنگر	الــــہ صمار	ساصہ	हरनगर

نمبر	نام جاگیر	تعداد آمدنی	خراج راج	
۲۲	کوٹہ	الـ ۂصمار	صماصہ	कोटा
۲۳	کیش پورہ	الـ ۂ	صماعہ	केशपुरा
۲۴	خان پورہ	الـ ۂصمار	صماصہ	खानपुरा
۲۵	چین پورہ	اعـ ۂ	صمالولہ	चैनपुरा
۲۶	تنوائی	صمار	ما عہ	तलवाई
۲۷	پاچی	الـ ۂصمار	ما سہ	माची
۲۸	بہنساوت	صمار	ماعہ	भैंसावत
۲۹	فتح پور	الـ ۂسماصہ	سماعہ	फतहपुर
۳۰	رام پورہ	الـ ۂ سار	اعالولہ	रामपुरा
۳۱	مینگری	الـ ۂ	سالوسہ	मेंगरी
۳۲	بخت پورہ	اعـ ۂ	لمالوسہ	बख्तपुरा

نمبر	نام جاگیر	تعداد آمدنی	خراج راج	
۳۳	مچانی	الـــ ۂ	صما لمسہ	मचानी
۳۴	مہوہ کہیڑہ	الـــ ۂ اا	اعامعــہ	महुवाखेड़ा
۳۵	بنیگہ	صمار	•	विनेगा
۳۶	باجنہ	الـــ ۂ	للعہ	बाजना
۳۷	موہولی	للعمـــ ۂ	اعـــ ۂ عاعہ	मोहोली
۳۸	کایلہ	اعار	ســہ	कायला
۳۹	بیرواس	اعار	ســہ	वीरवास
•	متفرقات	•	سما ملسہ	
	میزان	ســـ ۂ لماصہ	عـــ ۂ اماصہ	

تمام شد جلد دوم وقایع راجپوتانہ

بقلم ہیچمدان عجز ذرہ بیمقدار کمترین محمد علی نصرم مطبع مفید عام آگرہ

غلطنامہ وقایع راجپوتانہ جلد دوم پانچوان باب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴	۳	پہارم میل عریض ہے......	چہارم میل عریض بہتی ہے....
"	۷	جودہانے جودہپور نے آباد کرکے	جودہانے جودہپور آباد کرکے..
۴۱	۱۵	حاکم ہوجیسے.........	حاکم ہوا جیسے.........
۴۲	۱۳	سیہوہ کے والی راجپوتون...	سیہوہ کے والی راجپوتون..
۴۳	۹	اوک منڈلہ کی بیگم سے چورا....	اوک منڈلہ کی بیکسی چورا....
۴۴	۸	اسیوقت.........	اسوقت.........
۴۵	۷	اوسکو قبضہ درلو......	اوسکو قصبہ درلو......
۵۵	۱۶	محاصرہ کرکرا ور بعد سخت مقابلہ	محاصرہ کرکر بعد سخت مقابلہ..
۵۷	۷	چولی میشر.........	چول ہمیشر.........
۵۸	۲	میواڑ اور مارواڑ او مارواڑ کی عظمت......	میواڑ اور مارواڑ کی عظمت
۶۸	۷	وہم وخیال کرکر.........	وہم خیال کرکر.........
۷۴	۱۳	جن اشخاص کی کی امداد....	جن اشخاص کی امداد.....
"	۱۵	باوڑی کی جنسی بچاکر......	باوڑی کی جن سے بچاکر..
۸۵	۹	مہرواڑ.........	مارواڑ.........
۸۷	۴	دہونارہ مین آنا......	دہونارہ مین آیا......

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	۱۹	وہان سے یہہ راستہ رای پور	وہان سے براستہ رای پور..
۹۲	۱۹	سرداراوداوتان لے مع اپنے	سرداراوداوتان مع اپنے....
۹۵	۶	اور نہ بہت ناہرخان	اور جمعیت ناہرخان.......
۱۰۴	۷	ہالارسے خرچ دینا......	ہالارسے خراج دینا......
۱۰۶	۱۳	لب سرسوفی روانہ......	لب سرستی روانہ......
۱۱۲	۶	جنگل ہین.........	جنگل ہے.........
۱۱۹	۴	قانون تبنیت ہی پیدا ہوا اس پوہکرن ہین.........	قانون تبنیت سے پیدا ہوا ریاست پوہکرن ہین.........
۱۲۲	۹	موقوفی مضر تہی اور اوسکے ہی سبب سے پہلے......	موقوفی مضر تہی اور اوسکاہی سبب سے پہلے.......
۱۳۷	۳	اسباب سے	اس بات سے : ....
"	۱۰	قلت فوج وغیرہ حاضری سپالار	قلت فوج وغیر حاضری سپالار
۱۳۸	۱۴	چہوڑکر.........	چہوڑاکر.........
۱۳۹	۵	محل بنادیا......	محل بتادیا......
۱۴۳	۱۷	ظاہرکرنا......	ظاہرکرتا......
۱۴۴	۱۸	فوج برسدمقابلہ......	فوج برسرمقابلہ......
۱۴۵	۱۱	ایجنٹ اجمیر رخصت ہوئے	ایجنٹ اجمیر کو رخصت ہوئے
۱۵۴	۱۹	چہوڑکر دہونکل ننگ کے اور صرف چار	چہوڑکر دہونکل ننگ کے شامل ہوگئے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
			اور صرف چار..........
۱۶۵	۱۰	قواعدون..........	قاعدون..........
۱۶۷	۷	کھٹے ورشن مین کچھ مزاحمت..	کھٹ ورشن سے کچھ مزاحمت
”	۱۱	برخاست ہوجاویگی......	برخاست ہوجاوینگے......
”	۱۷	صاحب نے اختیارات.....	صاحب نے بہ اختیارات...
۱۶۸	۶	ناتھونگو..........	ناتھون کو..........
۱۶۹	۱۷	مہاراجہ سخت سنگہ صاحب...	مہاراجہ تخت سنگہ صاحب....
۱۷۵	۵	مردان علیخان نیاقت.....	مردان علیخان صاحب لیاقت
۱۸۴	۱۳	ضبط کیا چاہتے ہین چھوٹے ٹھاکرون..........	ضبط کیا چاہتے ہین بڑے ٹھاکر چھوٹے ٹھاکرون..........
۱۹۰	۳	ایجنٹ نے کیا مگر باوجودیکہ..	ایجنٹ نے کیا مگر مہاراجہ صاحب نے باوجودیکہ..........
۱۹۶	۱۹	غلا..........	غلہ..........
۲۱۶	۱۸	تکلیف خرچ..........	تکلیف وخرچ..........
۲۳۲	۹	گھاٹہ..........	کھاٹو..........
۲۵۳	۱۷	وہی..........	وے..........
۲۵۸	۵	صاحب پولیٹکل سے......	صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے...
۲۶۶	۶	لارڈ نارتھہ بیروک......	لارڈ ناتھہ بروک صاحب...

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۶	۹	پوشاک سے اس موقع....	پوشاک سے آنے پر اس موقع
۲۷۲	۱۹	تاہم..............	باہم..............
۲۷۹	۱۳	دو ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے...........	دو ہزار روپیہ کے خرچ سے تیار ہوا ہے..........
"	۱۴	عملون..........	حملون..........
۲۸۰	۵	اسطرح سدی ۸.......	اسوج سدی ۸.........
۲۸۱	۹ و ۱۰	دونالونگا..........	دونالون کا..........
۲۸۳	۹	سوار ہوتا تھا.........	سور ہاتھا..........
۲۹۵	۳ و ۴	مجبور ضرورت انتقام	مجبور ضرورت انتقام......
۲۹۷	۱۶	بکثرت..........	کثرت..........
۲۹۹	۱۹	صلح اور پیشہ..........	صلح ور پیشہ..........
۳۰۰	۱۰	ابتری و دیگر اضلاع کی.....	ابتری دیگر اضلاع کی......
۳۰۱	۱۶	مال آمدنی..........	مال کی آمدنی..........
۳۰۲	۵	مہاراجہ جسونت سنگھ صاحب	مہاراج کنوار جسونت سنگھ صاحب..........
"	۱۲	سرانغ براری کی آخر اکار سرانغ..........	سرانغ براری کی مگر سرانغ...
۳۰۳	۳	پناہ کے مقدمات ایسی جاپڑ...	پناہ کے مقامات ایسی جاپڑ...

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۸	۲	محولہ	محمولہ
۳۲۶	″	سنہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ء کو آمدنی	سنہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ء کی آمدنی
″	۶	پیشتر	بیشتر
۳۶۶	″	یوراون کا بیان	یوراون کے بیان
″	۱۴	جادوار کا ڈانگ	جادو کا ڈانگ
۳۶۹	۹	انتظام	انتقام
۳۷۴	۷	مغل چغتا کو کو حاصل	مغل چغتا کو حاصل
۳۷۵	″	اپنے بڑے بھاٹھی	اپنے بڑے بھائی
۳۸۵	۱۲	پرماون	پرمارون
۳۹۴	۱۳	راوکرزنگ دیو	راورزنگ دیو
۴۰۰	۵	ماسور	ناسور
۴۰۶	۲	خواہش ہوئی	خواہش ہوئی
۴۰۷	۱۱	لانگھارون	لانگھاون
۴۱۱	۱	زمانہ راجہ	زمانہ مین راجہ
۴۲۳	۵	مگر اوس زمانہ مین	اگر اوس زمانہ مین
۴۲۴	۱	سرکار وزیر	سرکار سے وزیر
″	۳	سزا دہی واحد مصادرہ	سزا دہی واخذ مصادرہ
۴۲۳	۸	انتظام اچھا ہو	انتظام اچھا ہو

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۴۴۰	۱۲	خیال نہین لاتے	خیال مین نہین لاتے ......
"	۱۳	مین اون سے ساتھہ	مین ساتھہ ....
۴۴۹	۹	او نہین روپیہ لیکر	او نہین سے روپیہ لیکر ....

الحمد للہ والمنۃ کہ جلد دوم کتاب وقایع راجپوتانہ بتاریخ
بستم ماہ اکتوبر ۱۸۷۵ء مطابق بست و دوم ماہ شوال
سنہ ۱۲۹۲ ہجری بپیرایہ اختتام دربر کشید۔
واضح باد کہ باب پنجم این جلد تمام وکمال
در مطبع آگرہ اخبار۔ وباب ششم
از آغاز تا اختتام در مطبع
مفید عام آگرہ باہتمام
بلیغ طبع گردیدہ سرمہ
چشم اولی الابصار
شد
فقط

غلطنامہ باب ششم وقایع راجپوتانہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۱۸	بہائی بہرت پور کے نام سے	بہائی بہرت کے نام سے ....
۲۷	۳	ہیبت خان نے کہ وہ	ہیبت خان کہ وہ ....
۲۸	۶	مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب عہد حکومت کا	مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کے عہد حکومت کا.........
؍؍	۱۱	بہت بلند لیئق	بہت لیئق ....
۴۷	۷	روپیاس دیکر رہزنی	روپیاس رہزنی ....
؍؍	۱۵	بعلت قبضہ	بعلت قضیہ ....
۴۹	۲	موجود ہے سولہ ٹہاکرون...	موجود اور سولہ ٹہاکرون...
۶۷	۱۰	دلیر سنگہ کہیتڑی	دلیر سنگہ کہیتری ......
۷۰	۱	راؤرتسنگہ	راؤ رتن سنگہ ....
۷۶	۱۸	سعاوت	معاووت ....
۹۴	۲	فتنہ انگیرزون.......	فتنہ انگیزون ....
۱۰۷	؍؍	ماجی کنور صاحبہ......	ماجی صاحب کنور صاحبہ ...
۱۰۸	۱۷	دانا وکشن	دانادکشن ....
۱۱۷	۱	استحاق	استحقاق ....
۱۲۴	۵	میجر ماریسن صاحب سے	میجر ماریسن صاحب نے .....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۳	۸	نائٹ کمینڈر	نائٹ گرینڈ کمینڈر ....
۱۴۹	قصبات	الف	ادھب ....
۱۵۸	۸	دیہات مذکور زرنقد کے ...	دیہات مذکور و زرنقد کے ..
۱۷۶	۲	صرف دوا دو بندون ہین	صرف دو بندون ہین ....
۱۹۳	۳	راضی نہین ہین اور سبب یہہ کہ مہاراجہ صاحب	راضی نہین ہین اور مہاراجہ صاحب ....
۲۰۲	″	نوشتخواند کا بہت ہے	نوشتخواند کا بہت شوق ہے
۲۱۷	۱۱	نت رام	نیت رام ....
۲۱۹	۵	عدالتی شہر وراج ومہتم مدات ..	عدالتی شہر وراج ومہتم بندات
۲۲۴	۱۷	جانی بانکے بہاری لال	جانی بہاری لال ......
۲۲۸	۲	بہدپردہانی	بعدہ پردہانی ....
۲۳۸	۱۳	ہین یہہ نہین جانتا	ہین یہہ نہین چاہتا ....
۲۴۷	۱۲	سوغات اس دربار کی ..	سوغات اس دیار کی .....
۲۵۵	۱۹	چٹھی مندر ذیل	چٹھی مندرجہ ذیل ....
۲۷۰	۱	ستجارہ مین اسیطرح لکھا ..	ستجارہ مین اسطرح لکھا ...
″	۱۷	ذہرم بہی لاولد	دہرم سے لاولد ....
۲۷۱	۱۶	خانزادی پادشاہ	خانہ زادی پادشاہ ....
۲۸۴	۱	انکے علاقہ سرکاری	انکے علاوہ سرکاری ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۶	۱	سنگین پکے مکانات	سنگین بڑے مکانات ....
۳۰۳	۲	بہت عمدہ ہین	بہت عمدہ مکانات ہین ....
۳۱۰	"	قوم غنیم	فوج غنیم ....
۳۱۱	۱	راج بھرت پور بیچ مین	راج بھرت پور کے بیچ مین ..
۳۳۹	۱۵	خوشحالی رام بوہرہ کو مہاراؤ راجہ صاحب	خوشحالی رام بوہرہ کو قید کردیا مہاراؤ راجہ صاحب .....
۳۴۴	۱۸	راستہ بند کرادیا......	راستہ تیار کرادیا......
۳۴۹	۱۰	بعد رخصت سابقہ	بعذر حقیت سابقہ ....
۳۵۹	۳	باقیماندہ راج تصفیہ مہاراؤ راجہ	باقیماندہ راج بقبضہ مہاراؤ راجہ
۳۶۰	۴	سوائے کوئی کسی کو......	سوائے کسیکو........
۳۶۵	"	سب سے ساہ دولیچند.....	سب سے اول ساہ دولیچند..
۳[illegible]۸	۱۴	ممالک غیر سے بذریعہ مراسلہ ...	ممالک غیر سے بذریعہ مراسلہ...
۳۸۹	۹	مدت تک مسند نشین واختیار..	مدت تک مسند نشینی واختیار
۴۰۰	۱۲	بہبودی رعایا جو کوشش..	بہبودی رعایا مین جو کوشش
۴۰۷	۷	بقایار قبضہ	بقایاء قرضہ ....
۴۰۹	۱۱و۱۲	امر ونصب	امر واجب ....
۴۱۳	۱	مہاراؤ راجہ صاحب اس عالی والانہ	مہاراؤ راجہ صاحب کی اس عالی والانہ
۴۳۶	۳	نقد چہارم	بقدر چہارم ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰۱	۷	سرشتہ تقسیم کو	سرشتہ تعلیم کو
۵۰۳	۱۶	حاضر رہتے ہین	حاضر ہوتے ہین
۵۰۵	۱	راجہ صاحب سے براہ ظلم	راجہ صاحب نے براہ ظلم
″	″	دیکھکر عمل ہین	دیکھکر عملہ ہین
۵۰۹	۹	جو جو جیتے	جو جیتے
۵۱۳	۱۶	آدہ آنہ وضع	آدہ آنہ فی روپیہ وضع
۵۲۱	۲	تلسط	تسلط
۵۴۰	۱	انصرام پاتا	انصرام پاتا تہا
۵۴۶	۱۲	صرف ذریعہ	صرف اسی ذریعہ
۵۵۲	۱۰	ترقی ہوئی	ترقی نہوئی
۵۵۵	۸	تکلیف ومحنت	تکلیف ومحبت
۵۵۸	۹	تن آور روز	تن آور اور روز
۵۶۱	۱۱	صرف للعہ	صرف لله
۵۶۲	۱۰	لیکن جب رسید	لیکن حسب رسید
۵۶۹	″	نینی تال تہے	نینی تال مین تہے
۵۷۲	۷	گونڈ	گونڈہ
″	۸	گونڈ	گونڈہ
۵۷۸	۱۷	دیہات کی زمین متواتر	دیہات کی متواتر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٥٨٦	١١	سمت ١٩٣١ کے اسمین......	سمت ١٩٣١ کے اس سمت مین...
٥٨٧	٥	ژالہ زدگی زراعت......	ژالہ زدگی سے زراعت....
٥٨٩	١٨	جمع نزول کا.......	جمع نمزول کا.........
٦٠٣	؍؍	راج طویلہ........	راج کے طویلہ.........
٦١٥	١٩	اراضی مغروتہ واقع.......	اراضی مغروقہ واقع.......
٦١٦	؍؍	اراضی کے رقبہ اونمین سے	اراضی کے رقبہ پر بلحاظ کرکے اونمین سے
٦١٩	٥	گوار لیار..........	گوالیار..........
؍؍	١٢	مقدمات اور وقوع.....	مقدمات روز وقوع.....
؍؍	١٥	منہائی	پنہائی.........
؍؍	١٦	منہائی.........	پنہائی........
٦٣١	٦	واقع ہے خطوط......	واقع ہین خطوط........
؍؍	١٣	قبضہ منڈرایل........	قصبہ منڈرایل........
٦٤٢	١١	اپنی تجویز سے کام کرتا تھا نہایت	اپنی تجویز سے اور نہایت.....
٦٥٢	٣	مہینے سے مایوسی......	مہینے سے زیادہ مایوسی....
٦٦٣	١٦	راجپوتانہ نہایت......	راجپوتانہ کی نہایت عمدہ.....

تمت

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام احمد خان صوفی طبع گردید

اشتہار

اشتہار قیمت

بے محصول	کاغذ ولایتی	خانی ویلر اسپوری	با محصول	کاغذ ولایتی	خانی ویلر اسپوری
	صلعہ	للعہ		للعہ ۸	سے ۲

SECTION 4TH.

SECTION 3RD.

SECTION 2ND.

LIST

OF

Contents of the second Volume.

Chapter V.

ARRANGEMENT

OF

THE WHOLE BOOK

Vol. I.

Vol. II.

Vol. III.